OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ت-و/۲۹۷۵۱۳ Accession No. ۱۷۲۵۳

Author ابوالفضل محمد رحمت اللہ عباسی

Title ۱۹۳۱ء ترجمہ قرآن مجید

This book should be returned on or before the date last marked below.

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

ترجمہ

قرآن مجید

بزبان اردو غیر حامل المتن

مع

حل لغات توضیح مطالب بیان شان نزول تفسیر و تشریح ضروری

از

علامہ ابوالفضل محمد احسان اللہ عباسی

مولف و مصنف

تاریخ الاسلام الاسلام۔ زاہدہ المجاہد محمد سادہ واپدیٹر نشر سخن چکوال پنجاب

بار سوم

سنہ ۱۹۲۱ء میں

قاضی مولوی محمد اللہ عباسی مالک قاضی کمپنی گوجرانوالہ گوجرہ سپرنٹنڈنٹ شائع کیا

در مطبع حکیم رحیم واقع گوجرہ طبع گردید

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

ترجمہ

قرآن مجید

بزبان اردو غیر حامل المتن

مع

حل معانی۔ توضیح مطالب۔ بیان شان نزول و تفسیر تشریح ضروری

از

علامہ ابوالفضل محمد احسان اللہ عباسی

مولف و مصنف

تاریخ الاسلام۔ الاسلام۔ زاہدہ المجاہد محمدہ فسانہ ولپدیز نشر سخن حکمائے یونان وغیرہ

بار سوم

دسمبر ۱۹۲۱ء میں

قاضی مولوی محمد اللہ عباسی مالک قاضی کمپنی گورکھپور گورکھپور سے شایع کیا

در مطبع حکیم برہم واقع گورکھپور طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ از مترجم

۱- اس ترجمہ کرنے کا خیال مجھے اول اول سنہ ۱۸۸۰ء مین پیدا ہوا۔ مین نے دیکھا کہ کہتے پڑھے مسلمان بھی جو تلاوت قرآن کرتے رہتے ہین مضامین قرآن سے آخر عمر تک واقف نہین ہوتے۔ آیات قرآنی کی عظمت تو دلون مین رہتے ہین لیکن ان کے سمجھنے سے بے بہرہ رہتے ہین اور ناواقفیت کے باعث سے کبھی کبھی مضامین قرآن سے انکار کرتے ہین۔ مین نے یہ بھی خیال کیا کہ جب قرآن پاک مین جابجا یہ تذکرہ ہے کہ قرآن عربون پر انکی زبان مین اسلئے اترا ہے کہ وہ اسے اچھی طرح سمجھ سکین۔ دیکھو سورہ یوسف ۱۲- رکوع ۱- سورہ رعد ۱۳- رکوع ۵- تو ہر ذی علم مسلمان پر یہ فرض کفایہ ہے کہ وہ قرآن پاک کو اپنی زبان مین اپنی قوم کو سمجھائے۔ یہ صحیح ہے کہ مسلمانون نے غیر زبان مین کبھی قرآن کو ترجمہ کرکے علیحدہ کتاب کی صورت مین اسے شایع نہین کیا لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ زید بن ثابت کو آنحضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے تعینات کیا تھا کہ وہ لوگونکو توریت پڑھائین اور کتب سماوی کے ترجمہ کرنے کی نظیر قائم کردی تھی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ۳ صفحہ ۱۰ نیز حاشیہ زیر رکوع ۲ سورہ انعام ۶-

۲- تابعین- تبع تابعین یا دیگر مسلمانان مابعد نے جو قرآن کے ترجمے مختلف زبانون مین نہین کیے۔ انکا اسکی وجہ یہ تھی کہ اشاعت اسلام کے بعد ہی عرب کے قرب و جوار مین عربی زبان قومی زبان ہوگئی اور دیگر بلاد اسلام مین جہان زبان عربی قومی زبان نہین ہوتی تھی وہان بھی وہ سنہ ۱۰۰ ہجری تک سرحد فرانس سے ملتان بالاہور تک سرکاری دفتروں اور مذہبی جماعتون کی زبان رہی۔ ماشاءاللہ دین اسلام کے ساتھ زبان عربی نے بھی کیا عروج پایا۔ جن ممالک مین عربی زبان نے ملکی زبان کو بیخ و بنیاد سے نہین کیا ہا وہان بھی لکھے پڑھے مسلمانون کی زبان عربی تھی اور ہر مسلمان اپنی اولاد

[1] تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۳۰۰

تعجب کیا ہے اگر مسلمانون کا بعد کو یہ حال ہوا

تعجب قرآن کی کمست زدگی اور ناواقفیت

کی تعلیم عربی زبان مین صرف ونحو سے شروع کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ غیر زبان مین قرآن کے ترجمہ کرنے کی ضرورت زمانہ سابق مین محسوس نہین ہوئی۔ اُن زمانہ وسطی مین جب عربی زبان ممالک شرقی کے دفتروں کی زبان نہ رہی اور اسطرح تحصیل زبان عربی وہان عام شرفا کے لئے لازمی نہ رہی تو فارسی ترجمونکی طرف لوگون کی توجہ ہوئی۔ یہ سچ ہے کہ اس زمانہ مین جو ترجمے ہوے وہ علیحدہ کتاب کی صورت مین شایع نہین ہوے مگر اسوقت بھی اعلی طبقہ شرفا اور مذہبی گروہ مین عربی زبان مین علوم کا سیکھنا ضروری سمجھا جاتا تھا اور اہل اسلام عربی ہی کو علم سمجھتے تھے اور اسطرح گویا یہ بھی علما اور شرفا کی زبان عربی تھی اور ان کے لئے جدا کتاب کی صورت مین ترجمہ کی اشاعت ضروری نہ تھی۔ یہ بھی بہت ممکن ہے کہ جدا کتاب کی صورت مین ترجمہ کی اشاعت ہوی ہو لیکن وہ رائج نہ ہوئی ہو۔ کیونکہ امام ابو یوسف کا یہ خیال کہ ترجمہ قرآن کا بے وضو چھونا مکروہ ہے ترجمہ کے جواز کے ساتھ اسکے وجود کی بھی خبر دیتا ہے۔ بہرحال عملی صورت یہ تھی کہ اس وقت کے ترجمے محض عربی دان طلبہ کیلئے سمجھنے کے لئے تھے نہ کہ وہ خود جداگانہ کتاب کی صورت مین احکام قرآن کی اشاعت کے لئے۔ اسی کا تتبع بزمانہ آخر ہندوستان مین بھی کیا گیا۔ علماء فارسی کے اردو ترجمے بھی ہندوستان مین شایع ہوے۔ لیکن اردو زبان کے ترجمے فارسی سے بھی زمانہ متاخر سے متعلق تھے اور انکا حاصل صرف یہ تھا کہ تھوڑی بہت عربی اور فارسی جاننے والے تلاوت قرآن کے ساتھ کچھ کچھ سمجھ بھی لیتے تھے۔

۳- آج سے پچاس برس پہلے تک غنیمت تھا۔ کہ عربی زبان کے جاننے والے مسلمان ہندوستان مین معدوم نہ تھے۔ ایسے لوگونکی تعداد کافی تھی جو قرآن عربی کو سمجھ کر اسکے مطالب وعظ کے پیرایہ مین عوام الناس پر ظاہر کرتے تھے۔ علاوہ بریں ایران کی طرح ہندوستان مین بھی مسلمانون کے لکھنے پڑھنے کی زبان فارسی تھی اور سوا عربی کے فارسی مین ہی قرآن کی متعدد تفسیرین اور فقہ کی کتابین ایران سے لیکر ہندوستان تک پھیلی ہوی تھین اور احکام دین سیکھنے کیلئے قرآن کے ترجمے زبان اردو پڑھنے کی چنداں ضرورت نہ سمجھی جاتی تھی لیکن اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ لوگ عربی کیا فارسی زبان سے بھی کنارہ کرتے جاتے ہین اور وہ وقت قریب ہے کہ قرآن کے سمجھنے والے ہندوستان مین النادر کالمعدوم کے حکم مین آجائینگے۔ انھین خیالات نے مجھے بامحاورہ اردو زبان مین ترجمہ پاک شایع کرنیکی طرف مائل کیا۔

۴- انسان اپنے ابنائے جنس کے عام خیالات سے الگ ہونے کی جرأت دفعتہً مشکل کرسکتا ہے اسلئے باوجود ۲۱ استواری کے جو میرے ارادے مین تھی مین نے جسارت نہ کی کہ ترجمہ قرآن کو علیحدہ کتاب کی صورت مین جیسا کہ اب شایع کرتا ہون پہلی مرتبہ شایع کرتا ..... اوّل اوّل ۱۸۹۲ء مین ایک حصہ ۷ فارسی

نسخہ ہذا مین تعریف کی ضرورت

پارون کے ترجمے کا مین نے شایع کیا۔ اسکی صورت یہ تھی کہ ہر صفحہ کے نصف مین اصل قرآن بزبان عربی تھا اور اسکے مقابل دوسرے نصف صفحہ مین اسکا ترجمہ بزبان اردو تھا + پہلے حصہ کے شایع ہونے پر مخالف صدائین بھی بلند ہوئین اور موافق راین بھی سنی گئین + عوام کا کیا ذکر ہے خود مولانا نذیر احمد مرحوم دہلوی نے اختلاف کیا اور دیکھی صورت اشاعت ہی نہین بلکہ نفس ترجمہ سے ۱۸۹۳ء مین مولانا ہی اور مجھ سے دیر تک گفتگو ہوی اور انھون نے مجھ سے صاف صاف فرمایا۔ "قرآن جبتک عربی زبان مین ہے اسکا لطف ہی۔ عزیز بان مین اسکی شان قایم نہین رہسکتی" گویا ان کے خیال مین قرآن کے جتنے محاسن ہین وہ صرف فصاحت و بلاغت کلام اور ترتیب الفاظ تک محدود ہین۔ قرآن کے معنی مین کوی ایسی شے نہین ہی کہ اسکا ترجمہ کارآمد خیال کیا جاے۔ ناظرین کو حیرت ہوگی کہ مولانا سے ذی علم شخص کے خیالات ترجمہ کے متعلق ابتدا مین کیسے تھے + انسان کا خاصہ ہی کہ جب وہ کوی راے قایم کرلیتا ہی تو اپنی راے کی تایید مین دلایل پیش کرتے وقت مقدمات دلایل کے مناسب و نامناسب ہونے کی پروا نہین کرتا + ایسمین کلام نہین ہوسکتا کہ مولانا بڑے ادیب تھے۔ اور فصاحت و بلاغت قرآن خوب سمجھتے تھے چنانچہ ۱۸۸۷ء مین جب میری طالب العلمی کا زمانہ تھا مجھے مولانا سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا تو وہ فرمایا کرتے تھے "مجھے کسی کتاب کے پڑھنے مین ایسا لطف نہین آتا جیسا کہ قرآن کی تلاوت مین آتا ہی" اور اسی مذاق نے انھین آخر عمر مین حافظ قرآن بھی بنا دیا تھا + مولانا سے اور مجھ سے جو گفتگو ۱۸۹۳ء مین ہوی وہ ایک طور پر مباحثہ کیصورت مین تھی اور دیر تک قایم رہی۔

۵ — مین نے اسوقت خیال کیا تھا کہ تبادلہ خیالات سے مولانا پر کوی اثر نہین پڑا۔ لیکن مین نے ۱۸۹۶ء مین بچشم دیکھا کہ میرے ترجمہ کی اشاعت مین مصروف مین صرف ساتھی سات پارون تک پہونچی تھی اور مولانا کا ترجمہ قرآن پورا لوگون کے ہاتھون مین تھا + ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میری تقریر کے بعد مولانا نے پھر غور فرماکر ترجمہ کی ضرورت تسلیم کی اور بہت سے علما جمع کرکے نہایت اہتمام اور عجلت سے پورا ترجمہ قرآن کا چند سال مین ختم کردیا۔ مین تنہا تھا اور مشاغل دنیا میرے ساتھ بہت تھے میرے ترجمہ کی رفتار بہت دھیمی تھی علاوہ براین یہ امر بھی میرے لئے باعث تاخیر تھا کہ مین نے تاریخ الاسلام اور اسلام کے تالیفات کا کام بھی شروع کر رکھا تھا + مولانا کا ترجمہ دیکھکر مجھے کمال مسرت ہوی اور مین نے اپنے ترجمہ کی تکمیل روک دی + مولانا کا ترجمہ گو میرے خیال مین ایسا نہین ہی کہ غیر مسلمانون مین اسلام پھیلانے کا باعث ہو۔ یا جو مسلمان تلاوت قرآن کے عادی نہ ہون وہ بھی اسے پڑھنے کی خواہش کرین + آجکل شاید کوی لکھا پڑھا مسلمان ایسا نہ ہوگا جو یہ کہے کہ اسکی نظر مولانا کے ترجمہ پر نہین پڑی اور اسنے اسے پسند نہین کیا۔ لیکن فیصدی شاید پانچ بھی ایسے نہ نکلین گے جو یہ کہنے کو تیار ہون کہ انھون نے شروع سے آخر تک مولانا کا ترجمہ مسلسل پڑھا ہی اور اسکی وجہ صرف یہ ہی کہ مولانا نے ترجمہ کو عبارت عربی سے آزاد کرنا پسند نہین کیا لیکن اس ترجمہ سے فایدہ

مولانا نذیر احمد دہلوی کا ترجمہ

کے وقت مولانا نذیر احمد دہلوی اور مولوی فتح محمد صاحب نائب لکھنوی کے ترجمے بھی مین نے پیش نظر رکھے اور دنیا کے اس اصول ترقی کا لحاظ کیا کہ جب کوئی شخص کسی امر مین ترقی کرنا چاہے تو اسے لازم ہے کہ اپنے آپکو اس انتہائے معلومات تک پہونچائے جہان تک لوگ اس سے پہلے پہونچ چکے ہین اور پھر اسکے بعد اپنی رائے سے جتنا چاہے ان معلومات پر مستزاد کرے۔

مذہبی کتابون کی ضرورت

۹- دنیا مین جب انسانی جسم کا وجود ہوا تو ساتھ ہی ساتھ انسانی عقل بھی پیدا ہوئی اور انسانی عقل کا جزو اعظم خیال مذہبی قرار دیا گیا۔ مذہبی خیالات کبھی کبھی لڑائی اور خونریزی کے باعث ہوتے ہین لیکن اس سے انکی اہمیت مین فرق نہین آتا۔ غذا زیست کے لئے ضروری ہے لیکن کبھی کبھی وہ باعث تخمہ اور اس طرح باعث ہلاکت ہوتی ہے تو اس سے وہ بیحتیاجے الٰہی سے خارج نہین ہو جاتی۔ اسوقت تمام دنیا مین تعلیم کا چرچا ہے۔ پھر بھی جاہلونکی تعداد وحشی انسانونکی تعداد تعلیم یافتہ گروہ اور مہذب لوگون سے زاید تر ہے اور اسوقت بھی غیر مہذب کیا مہذب لوگون کو بھی مذہبی خیال اور صرف مذہبی خیال انسانی خصوصیت پر قائم رکھتا ہے۔ جو لوگ مذہب کو نہین مانتے وہ بھی ان خیالات سے ہر وقت متاثر رہتے ہین جو بچپنے مین انہین ماؤن کی تعلیم اور صحبت کے اثر سے حاصل ہوئے تھے۔ اور بہت سے افعال حیوانی سے محض مذہبی خیالات اونھین روکتے ہین جنکے افعال کے ارتکاب کے بعد جو انفعال انسان کو پریشان کرتا ہے وہ بھی مذہبی خیال کا ایک شعبہ ہے۔ صرف مذہبی خیال ایک ایسا آلہ ہے جسکے ذریعہ سے عقل انسانی عقل حیوانی پر غالب رہ سکتی ہے۔ جب اس زمانہ مین بھی مذہبی خیالات کی ضرورت انسان کی انسانیت قائم رکھنے کے لئے ہم ضروری تصور کرتے ہین تو پہلے تاریک زمانہ مین جب سوا مذہب کے اور کوئی شئے انسان کی رہنما نہ تھی خیالات مذہبی گویا قیام وبقاے نسل انسانی کے لئے ضروری تھے۔

اصول مذہب مختلف

۱۰- مذہبی خیال کی ابتدا ایک ذات کو خالق اور قادر مطلق خیال کرنے سے شروع ہوتی ہے اور اس اعتقاد پر ختم ہوتی ہے کہ ایک دن سب کو مرنا ہے اور اُسی ذات کے ہاں اپنے اچھے یا بُرے اعمال ساتھ لیکر جانا ہے۔ یہ وہ خیال ہے جو بدو خلقت سے ابتک انسان کے ساتھ ہے اور اس کے ضمن مین جو فلسفہ مذہب ابتدا قائم ہوا پھر اس مین کوئی ترقی نہین ہوئی۔ تمام باتون مین ترقیان ہوئین مگر اصول مذہب اپنی حالت پر ہے۔ تمام مذاہب مختلف باوقات مختلف ایک ہی طریقہ پر رہنمائی کرتے رہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مذہب فطرت انسانی ہے۔

مذہب اسلام

۱۱- مذہب اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ جس طرح اللہ نے انسان پیدا کئے اور انسان مین مذہبی خیالات پیدا کئے اسی طرح ان خیالات کو عملی طور پر استحکام دینے کیلئے وقتاً فوقتاً اس نے ایسے لوگ بھیجے جنکو اصطلاح شرع مین رسول پیغمبر یا نبی کہتے ہین۔ اور ان سے کم درجہ مین ائمہ۔ علماء مذہب یا اولیاے کرام ہین۔ یہ لوگ ہر حصہ ملک مین وقتاً فوقتاً پیدا ہوے اور آیندہ پیدا ہوتے رہین گے۔ لیکن رسالت (پیغمبری۔ یا نبوت) کا سلسلہ آنحضرت محمد رسول

اللہ پر ختم ہوگیا کیونکہ زمانے نے اتنی ترقی کرلی کہ اب رسالت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ مگر پیشوایان مذہب کی ضرورت جب تک کہ دنیا قائم ہے باقی رہیگی + آنحضرت کا اسی کے متعلق ایک قول ہے۔ "علما امتی کانبیاء بنی اسرائیل" ترجمہ۔ میری امت کے علما انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں" + آنحضرت پر جو کتاب (مجموعہ قوانین) واسطے ہدایت کے نازل ہوئی اسکا نام قرآن ہے + دیگر پیغمبروں پر بھی کتابیں اور صحائف اترے تھے + قرآن میں بہت سے پیغمبر مذکور ہیں اور یہ سب وہ پیغمبر ہیں جو عرب یا اسکے گردونواح میں گذرے تھے یا مشہور تھے اور اہل عرب اُن سے واقف تھے لیکن پیغمبروں کا انحصار انھیں لوگوں میں نہیں ہے جنکے ذکر قرآن میں ہیں + مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ بہت سے پیغمبر ایسے گذرے ہیں جو قرآن میں مذکور نہیں ہیں۔ سورہ مومن ۴۰ رکوع ۱۸ اور سورہ نساء ۴ رکوع ۲۱ +

پیغمبروں کے نام

۱۲۔ جس طرح پیغمبروں کا ذکر قرآن میں ہے اسی طرح چند آسمانی کتابوں اور صحائف کا بھی اسمیں تذکرہ ہے لیکن کتب آسمانی کا انحصار انھیں کتابوں اور صحائف پر نہیں کیا گیا ہے + دیکھئے سورہ بقرہ رکوع ۱۶۔ اور آل عمران ۳ رکوع ۹۔ قرآن میں پچیس پیغمبروں کے نام آئے ہیں + (۱) حضرت آدم (۲) حضرت نوح (۳) حضرت ادریس (۴) حضرت ابراہیم (۵) حضرت اسمعیل (۶) حضرت اسحاق (۷) حضرت یعقوب (۸) حضرت یوسف (۹) حضرت لوط (۱۰) حضرت ہود (۱۱) حضرت صالح (۱۲) حضرت شعیب (۱۳) حضرت موسیٰ (۱۴) حضرت ہارون (۱۵) حضرت داؤد (۱۶) حضرت سلیمان (۱۷) حضرت ایوب (۱۸) حضرت ذوالکفل (۱۹) حضرت یونس (۲۰) حضرت الیاس (۲۱) حضرت الیسع (۲۲) حضرت زکریا (۲۳) حضرت یحیٰی (۲۴) حضرت عیسیٰ (۲۵) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی سائر الانبیاء۔

کتب السماوی

۱۳۔ جب پیغمبروں کی ضرورت شرعاً تسلیم کی گئی ہے تو پھر انکا عرب اور اسکے گردونواح میں محدود ہونا اغراض رسالت اور انصاف الٰہی کے خلاف ہوتا ہے۔ اسلئے دیگر ممالک میں جتنے پیشوایان مذہب توحید الٰہی سکھانے والے گزرے ہیں ان کی نسبت رسول یا نبی ہونیکا خیال کرنا اصول اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ دیکھئے سورہ نساء ۴ رکوع ۲۱ و ۲۲۔ اور انکی کتابوں کو کتب آسمانی قیاس کرنا بیجا نہیں ہے + ہندوستان میں چار وید اور ایران میں ژند آوستا کتب آسمانی مشہور ہیں ان کتابوں کو میں نے نہیں دیکھا لیکن انکے بعض مضامین جو میں نے بعد اسلامی تحریرات میں دیکھے تو انہیں مذہب اسلام کے خلاف نہیں پایا اور خلاف پاتا جب بھی لازم نہیں آتا کہ وید اور ژند آوستا جہان تک انمیں کو تعلق ہے کتب الہامی نہ ہوں + مسلمان جن کتابوں کو کتب آسمانی کہتے ہیں ان کی نسبت بھی وہ اصلی ہونے کا گمان نہیں کرتے + توریت کے نسبت انکا قول ہے کہ اگلے زمانہ میں لکھنے پڑھنے کا دستور کم تھا ایک نسخہ توریت کا بیت المقدس میں تبرکاً محفوظ تھا وہ دشمنوں کے متعدد حملوں میں ضایع ہوگیا اور علماء یہود نے بہت عرصہ کے بعد اپنی یادداشت پر توریت کو از سر نو مرتب دیا + واضح رہے کہ وہ لوگ حفاظ قرآن کیطرح

حافظ توریت نہ تھے الفاظ نہیں یاد نہ تھے صرف مضامین یاد تھے جو اسوقت کے عقاید کے سانچون مین خرد ڈھلے ہوے ہونگے + دیکھئے سورہ مائدہ ۵ رکوع ۷ - آنحضرت محمدؐ کے زمانہ مین اسی توریت کی نقلین یہود یان مدینہ کے پاس تھین جنکی نسبت مسلمانون کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے مضامین آنحضرت کی ضد سے اور کچھ ذاتی اغراض کی بناء پر ردّ و بدل کر دیئے گئے - زبور کی تاریخی حالات اس سے بھی زیادہ حالت خفا مین ہین + انجیل کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ شروع ہی مین جاتی رہی تھی متی - مرقس - لوقا - یوحنا نے بزبانہ مختلف چار رسالے حضرت مسیح کے عقاید اور حالات مین لکھے اور انکا مجموعہ انجیل کہلایا + عہد قدیم اور عہد جدید مین ان کے علاوہ اور بھی رسالے مختلف مصنفون کے شامل ہین اور وہ سب کتب آسمانی کہے جاتے ہین اس تحریر کا یہ منشاء نہین ہے کہ یہ کتابین لائق تعظیم نہین ہین - مثلاً کوئی ہمسے پوچھے کہ صحاح ستہ عین قرآن ہین یا کتب آسمانی ہین تو ہم کہینگے نہین اور پھر پوچھا جائے کہ ان کا درجہ کیا ہے - تو ہم کہینگے نور ایمان - وید اور زند آوستا کی نسبت یہ کہنا کہ ابتدا مین یہ کتابین کس حالت مین تھین نہایت مشکل ہے - مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ ان اطراف مین یہ کتابین اور ان کتابون کے علاوہ اور بھی الہامی کتابین تھین جو امتداد زمانہ کی نذر ہو گئین اور صرف ان دو کے نام باقی رہ گئے + غرضکہ جس مبدء فیاض سے مختلف ملکون مین مختلف اوقات مین آسمانی کتابین اتری اسی مبدء فیض سے قرآن کا نزول سرزمین حجاز مین بھی ہوا - اور ان معنون مین دوسری قوموں کی ہدایت کی کتابون کی عظمت کرنا بالکل روا ہے - لیکن اس سے متجاوز ہو کر بعض اہل ہنود یا بعض نئے خیال کے عیسائیون نے جو یہ رائے قائم کی ہے کہ اصل کتاب وید ہے - وید ہی سے انتخاب کر کے زند آوستا ایرانیون نے بنائی اور پھر یہودیون نے زند آوستا کو دیکھکر توریت بنائی اور توریت سے انجیل ترتیب دیگئی ہے اور توریت اور انجیل سے قرآن بنایا گیا بالکل ایک دعوے بے دلیل ہے اور مسلمانون کے عقیدے مین تو کفر ہے - ایسی رائے رکھنے والے وید کی عظمت بھی کہوتے ہین اور لوگونکو یہ کہنے کا موقع دیتے ہین کہ جسطرح لوگون نے پچھلی کتابین وید کی پیروی مین دل سے گڑھکر بنالین اسی طرح کسی نے وید بھی ویسے گڑھکر بنالیا ہوگا اگر مانا جائے کہ یہ کتب سماوی بلا کسی مضمون الہی کے دل سے بنائے گئے ہین تو جسطرح علوم قدیمہ علوم جدیدہ کے مقابلہ مین تقویم پارینہ کا حکم رکھتے ہین اسی طرح قرآن کے مقابلہ مین تمام کتب سابقہ ردّی ہوے جاتے ہین لیکن مسلمانون کا عقیدہ یہ ہے کہ جس طرح دو لفظون کے درمیان مین ایک ہی خط مستقیم کھینچا جاتا ہے اسی طرح خداشناسی کی ایک ہی راہ ہے اور تمام پیغمبرون کا ایک ہی اصول رہا ہے - تمام کتب آسمانی کی ایک ہی تعلیم ہے اور تمام کتب آسمانی یکسان عزت اور احترام کی مستحق ہین - اسمین جہان کہین کچھ اختلاف ہے وہ جزئیات مین ہے اور وہ بھی وقت موقع اور ضرورت کے اقتضا سے ہے - ورنہ اصل مین سب ہم رنگ ہین + دیکھئے سورہ شوری ۲۵ - رکوع ۲ - آل

۳ رکوع ۹ +

۱۴- علاوہ دیگر عناصر کے چار مشہور عناصر خاک۔ آب۔ باد۔ آتش سے اس کائنات کی سرشت ہے جسے ہم اپنے چاروں طرف دیکھتے ہیں + یہ عالم مادی یا ناسوتی کہلاتا ہے + انسان کے جسم میں مٹی۔ پانی اور ہوا کے علاوہ برقی مادہ بھی ہے جو مادۂ آتشی کا ایک شعبہ ہے + اس عالم کے علاوہ ایک اور عالم ہے۔ جسے برزخ کہتے ہیں اور اس عالم میں اس عالم کا ایک عکس رہتا ہے اور اسلئے اسے عالم مثال بھی کہتے ہیں + جو مخلوقات صرف مادۂ آتشین سے پیدا ہیں وہ زیادہ تر اسی عالم کے کہلاتے ہیں + انکی تین قسمیں ہیں اگر یہ لطافت محض ہیں تو انہیں ملائکہ یا فرشتہ کہتے ہیں اور اگر لطافت اور کثافت دونوں انمیں مخلوط ہیں تو انہیں جن کہتے ہیں اور اگر کثافت زیادہ ہے تو وہ ابلیس یا شیطان ہے + شیطان بنی آدم کا دشمن ہے۔ جن کبھی دوست رہتے ہیں اور کبھی دشمن ہو جاتے ہیں + ملائکہ بنی اپنی خدمتوں پر مستعین ہیں۔ باعتبار خدمت ان کے نام بھی قرآن میں مذکور ہیں + ملائکہ جن اور شیاطین کا ذکر قرآن میں گو جابجا آیا ہے لیکن انکی ماہیت بیان نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے اگر کوئی انہیں نوتوں سے تعبیر کرے اور پھر یہ کہے کہ یہ نوتیں خارجی وجود نہیں رکھتیں یہ عرض نہیں ہیں محض جوہر ہیں۔ تو ان بحثوں میں پڑنے والے میرے خیال میں دائرۂ اسلام سے تو باہر نہیں جاتے۔ لیکن یہ ضرور کہا جائیگا کہ ان کے ایمان میں ضعف ہے + پکے مسلمان کا یہ کام ہے کہ قرآن میں اگر کچھ باتیں سمجھ سے باہر ہوں تو ان پر اسلئے ایمان لائے کہ وہ قرآن میں ہیں اور چاہے تو اپنے دل کو یوں بھی سمجھالے کہ صرف قرآن ہی میں یہ باتیں نہیں ہیں بلکہ تمام مذہبی کتابوں میں ہیں اور ہر زمانے کے عقلا انہیں مانتے آئے ہیں عقل انسانی ہر چیز پر حاوی نہیں ہو سکتی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پیدائش کے قبل انسان کیا تھا اور بعد مرنے کے کیا ہوگا کوئی نہیں کہہ سکتا کہ خلقت طیور میں پہلے انڈے پیدا ہوئے یا پہلے مرغیاں پیدا ہوئیں + ہم خلقت آدمؑ اور حوا کو کیوں نہ مانیں جب عقلا یہ نہیں کہہ سکتے کہ پہلے رحم مادر پیدا ہوا یا پہلے ماں پیدا ہوئی + یہ ماننا ہی پڑتا ہے کہ ابتدائے خلقت میں دنیا کی حالت اتنی مکمل نہ تھی جتنی کہ اب ہے ظاہر ہے کہ ماں بچوں کی حفاظت اور پرورش کے لئے جن ذرایع کو ابتدا صرف میں لاتی ہیں پھر انکی ضرورت بچوں کے جوان ہونے پر باقی نہیں رہتی بالکل قرین قیاس ہے کہ ابتدائے خلقت میں عالم علیین کا تعلق عالم ناسوتی یعنے دنیا کے ساتھ اس سے کہیں زیادہ تھا جتنا کہ اب ہے اور جتنا ہی کارخانہ دنیا مکمل ہوتا گیا وہ تعلقات پر وہ خفا میں آتے گئے اسی لئے زمانہ سلف میں جسقدر معجزے اور پیغمبروں سے ظاہر ہوئے تھے اتنے معجزوں کی ضرورت آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہیں ہوئی۔ فرشتوں کے تعلقات انسان سے جتنے پہلے تھے اتنے پیغمبر خدا کے زمانہ میں بیان نہیں کئے جاتے حضرت جبرئیل کے ذریعہ سے وحی ہی اترتی تھی لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا

کہ بعد پیغمبر کے حضرت جبرئیل کا دنیا میں آنا بند ہو جائے گا +

۱۵ - دنیا اور علیین سے الگ ایک مقام عرش ہے - جہاں محض ذات باری کا ظہور اجلال ہے - گو وہ ہر جگہ ہے اور کہیں بھی اسکا مقام معین نہیں ہے - وہ کائنات کا پیدا کرنے والا ہے اس لئے اسے خالق کہتے ہیں + وہ پرورش کرنیوالا ہے اس لئے اسے رب کہتے ہیں + وہ معبود حقیقی ہے اس لئے اسے اللہ کہتے ہیں + وہ بندوں پر قہر کرتا ہے اسلئے قہار ہے - مہربانی رکھتا ہے اسلئے رحمن و رحیم ہے - خطائیں بخشتا ہے اس لئے غفور ہے + غرضکہ خدا کے اسمائے صفات بہت ہیں + اسی نے تمام کائنات پیدا کئے لیکن ایک دم سے معین رفتہ رفتہ پیدا کئے - چھ دنوں میں اس نے عالم مادی اور غیر مادی بنایا اور ساتویں دن عرش کی جانب متوجہ ہوا - لیکن یہ دن شرعی دن نہیں ہے + قرآن مجید کے سورہ سجدہ ۳۲ - رکوع ۱ میں یوم الٰہی دنیا کے ہزار برسوں کے برابر بیان کیا گیا ہے - خدا نے انسان کو پیدا کرنے کے قبل اسکی تقدیر ٹھہرائی اس روز کو روز ازل کہتے ہیں - اور ٹھہرائی ہوئی باتیں جس کتاب میں درج ہوئیں اسے لوح محفوظ کہتے ہیں + آیا لوح محفوظ میں کلیات کا اندراج ہے یا جزئیات کا یہ ایک دوسری بحث ہے - لیکن قرآن کے ظاہر الفاظ سے تو جزئیات کا اندراج پایا جاتا ہے + انسان مجبور ہے - لیکن اسکے ساتھ عقل پیدا ہوئی ہے جسنے اسے فاعل مختار کر دیا ہے - جنھیں اعمال انسان سے سرزد ہوتے ہیں - انھیں فرشتے جنکا نام کراماً کاتبین ہے لکھتے جاتے ہیں اور یہ تحریر نامۂ اعمال کہلاتی ہے اور اس نامۂ اعمال کے ذریعہ سے بعد مرنے کے بروز قیامت جب پھر انسان زندہ کیا جائیگا تو حساب ہوگا وہ مقام جہاں تمام انسان زندہ ہو کر حساب کے لئے حاضر ہونگے میدان حشر کے نام سے موسوم ہے ہر انسان کے ساتھ جو مختلف خواہشیں مخلوق ہیں ان کے لحاظ سے انسان کے اعمال نیک بہت کم ہونگے - لیکن اللہ کی بخشش انسانوں کی خطاؤں سے بھی زیادہ ہوگی - علاوہ اس بخشش کے دنیا میں انسان اپنی خطاؤں سے معافی مانگتا ہے تو نامۂ اعمال اسکا دنیا ہی میں درست ہوتا رہتا ہے + خدا گنہگاروں کو سزائے اعمال میں آگ میں ڈالیگا جس کا نام دوزخ یا جہنم ہے اور بطور لسان تمثیلی وہاں ان تمام چیزوں کا مہیا رہنا بیان کیا گیا ہے جن سے انسان کو عادۃً تکلیف پہونچتی ہے + اور بندگان نیکوکار کو بہشت یا جنت ملیگی جہاں وہ تمام آسائش کی چیزیں مہیا رہینگی جسے وہ چاہینگے + بہشت کے سامان آسائش کا بیان جابجا قرآن میں کیا گیا ہے - لیکن اہل تسنن کے نزدیک تمام لطف سے بڑھکر دیدار الٰہی کا درجہ رکھا گیا ہے جسکا سمجھنا زیادہ تر علم باطنی سے تعلق رکھتا ہے اور اہل تشیع کا مذہب یہ ہے کہ قیامت میں بھی رویت باری تعالیٰ ناممکن ہے +

۱۶ - غرضکہ مبدء فیاض سے ایک ہی اصول پر مختلف زمانے میں خدا شناسی کے دلائل ہندوں پر القا کئے

گئے اور چونکہ اصول ایک تھا اسلئے الہامات انہی ایکدوسرے سے ملتے جلتے ہین - پہلی جول ایک بڑی دلیل کتب سماوی کی صداقت کی ہے - اس فطرتی خوبی کو نظر انداز کر کے یہ کہنا کہ پیغمبرون نے وقتاً فوقتاً ان کتب سماوی کو اسطرح ترتیب دیا ہے جسطرح ماہران علوم طبیعات نئے تحقیقات سے مختلف زمانون مین نئی نئی کتابین نئے نئے تجربون کے بعد تصنیف کرتے رہتے ہین - بالکل گمراہی ہے - یہی اعتراض بعض لوگون نے آنحضرت محمد رسول اللہ کے زمانہ مین قرآن پر بھی کئے تھے - لیکن یہ حدیثہ آنحضرت کے متعلق وارد نہ ہوسکا - کیونکہ آنحضرت محمد رسول اللہ بے لکھے پڑھے اُمّی محض تھے اور ایسے لوگون مین پیدا ہوے تھے جنمین مذہبی علوم کا چرچا تک نہ تھا اور نہ آنحضرت کو سفر کرنے کا ایسا اتفاق ہوا تھا کہ دوسری قومون سے وہ تبدیل خیالات کرتے - صرف دو مرتبہ آپ نے شام کا سفر محض تجارت کی غرض سے کیا تھا اور وہ بھی بہت تھوڑے دنون کے لئے اور خیر کفار مکہ کی معیت مین کسی اہل کتاب سے تلمذ کیا صحبت رکھنے کا بھی اتفاق آپکو نہین ہوا - ان سب باتون پر نظر کر کے کفار مکہ بہتر سے بہتر جو بہتان آنحضرت کی نسبت قائم کرسکے وہ یہ تھا کہ ایک عجمی غلام سے جو مکہ مین تھا آنحضرت تمام علم الٰہی کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہین لیکن خود کفار مکہ عرصہ تک اس بات پر قائم نہ رہے اور وہ سمجھے کہ وہ عجمی غلام بھلا کیا تعلیم کرسکے گا جو عربی زبان بولنے پر بھی قادر نہین ہے - اسی کا تذکرہ سورہ نحل ۱۶ رکوع ۱۴ مین بھی ہے آنحضرت کے دشمن یا آنحضرت کے خلاف باتین پیدا کرنے والے کفار مکہ نے بالآخر مجبور ہوکر بالاتفاق یہ کہنا شروع کیا کہ سحر کے زور سے آنحضرت وہ معلومات حاصل کرتے ہین جنکا ذکر قرآن مین ہے آجکل کے تعلیم یافتہ حضرات اگر اُس زمانہ مین ہوتے تو ہرگز سحر کا لفظ انکی زبان پر نہ آتا اور خواہ مخواہ یہ کہتے کہ اس اُمّی محض مین کوئی خاص قوت مخلوق ہوئی ہے - یا وقتاً فوقتاً موجود ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے یہ حیرت افزا کلام باعتبار مفہوم اور باعتبار الفاظ وہ اپنے منھ سے نکالتا ہے - اسی قوت کو لسان شرع مین ذات باری کی طرف سے حضرت جبرئیل فرشتہ کا آنحضرت کے پاس پیغام لانا کہا گیا ہے - اگر غور کیا جائے تو لفظون ہی کا پھیر رہجاتا ہے مفہوم ایک ہی ٹھہرتا ہے -

۱۷ - بعض مذہبی خیال کے لوگ جب پیغمبرون کے اخلاق کا موازنہ کرتے ہین تو کہتے ہین کہ مصلحان قوم مین بودھ اور پیغمبرون مین حضرت عیسیٰ نے جو کچھ اخلاق کی تعلیم کی ہے وہ اخلاق کا بہترین نمونہ ہے یہ دونون صاحب مہذب ممالک مین پیدا ہوئے تھے اور جس زمانہ مین یہ لوگ پیدا ہوئے تھے اُس زمانہ مین امرا کے ظلم اور عیش پرستی کی انتہا نہ تھی - برہمنون نے ہندوستان کی تمام نوع انسانی کو مویشیون کیطرح اپنی ضرورت کے لئے وقف سمجھ لیا تھا - اور شام کے یہودیون نے تعلیم موسوی فراموش

کر کے عیش پسندی سے واسطہ رکھا تھا - بودھی کا زمانہ حضرت عیسیٰ سے کچھ قبل تھا مگر طرز تعلیم دونون کا یکسان تھا + یعنی ان لوگون نے فقیرانہ اور بے تعلقانہ زندگی بسر کی اور دوسرونکو بھی ایسی ہی تعلیم کی - نہ وہ خود دنیاوی زحمتون مین پھنسے اور نہ دوسرونکو بتایا کہ دنیاوی زحمتون کا مقابلہ کس طرح کیا جائے + آنحضرت محمد رسول اللہ نے بھی ابتداءً صرف وحدانیت اور حسن اخلاق کی تعلیم کرنا چاہی تھی اور اگر وہ اپنے ارادے مین کامیاب ہوتے تو بجز تعلیم اخلاق اور کوئی تعلیم ان سے نہ پھیلتی - لیکن مشیت ایزدی یہ تھی کہ ان کے ذریعہ سے انسان کے لئے ایک مکمل قانون دینی اور دنیاوی بھلائیون کا تیار کیا جائے اور دنیا مین ایک خاص قسم کی تہذیب پھیلے - اور اسکا سبب یون پیدا ہوا کہ مکہ کے جاہل کفار نے آنحضرت کو یاد الٰہی مین مشغول رہنے سے منع کیا اور آنحضرت مع اپنے ساتھیون کے مختلف مقامات پر بھاگتے پھرے اور کفار انکا تعاقب کرتے رہے + بالآخر آنحضرت کو کفار کے مقابلہ کے لئے فوج اکٹھا کرنا پڑی اور فوج اکٹھا کرنے کے بعد قواعد حکمرانی اور دستور جہانبانی بنانے پڑے اور اس پیرائے مین علاوہ تعلیم مسائل توحید اور فلسفہ الٰہیات کے مالی ملکی فوجی اخلاقی وغیرہ وغیرہ وہ تمام قوانین مرتب ہوے جن کی ضرورت انسان کو اعلیٰ درجہ پر مہذب طریقے سے دنیا مین بسر کرنے کے لئے لاحق ہو سکتی ہے + جب تک مسلمان ان قواعد کے پابند رہے دنیا مین بہترین انسان سمجھے گئے - لیکن جب انھون نے مذہبی تعلیم کی طرف سے اپنی توجہ پھیر لی ان کی حالت اس درجہ پر نہ رہی جیسی کہ پہلے تھی + پھر بھی اہل اسلام جس حالت مین ہین بہت سی باتون مین اکثر بنی نوع انسان سے بہتر اور بہت بہتر ہین + دیگر اقوام نے جو اپنی حالتین درست کی ہین تو مذہب مسلمانون کے مذہب سے سیکھ کر اور احکام قرآن کی بہت سی باتین اختیار کر کے + ان تمام باتون کے لکھنے کی گنجائش اس دیباچہ مین نہین ہے پھر بھی آیندہ کچھ تذکرہ کر دیا گیا ہے + لیکن اس مضمون کو اگر پورے طور پر سمجھنا چاہین تو اسپر ایک مستقل کتاب "الاسلام" میری تالیف ہے - ناظرین اسے دیکھین + اسکے دیکھنے سے بخوبی سمجھ مین آجائیگا کہ اسوقت جو روشنی دنیا مین پورب سے پچھم تک اور اتر سے دکھن تک پھیلی ہوئی ہے وہ اسی قرآن کے ذریعہ سے پھیلی ہے - جو آنحضرت پر نازل ہوا تھا - اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ قرآن سے مکمل قانون کے بعد پھر کسی دوسرے قانون کی ضرورت دنیا مین باقی نہین رہتی اور انھین معنون مین مسلمان آنحضرت کو خاتم المرسلین کہتے ہین

۱۸ - قومی ہمدردی کے پیرایہ مین اصلاح بنی نوع انسانی کا بڑا کام حضرت موسیٰ نے بھی انجام دیا ہے اور اسکی نسبت یہ کہنا کہ محض اخلاق کی تعلیم انھون نے کیون نہ دی ان کے وقت کے حالات سے چشم پوشی کرنا ہے - یہان پر حضرت موسیٰ کے کچھ مختصر حالات لکھے جاتے ہین - اور پھر آیندہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے انکا مقابلہ بھی کیا جائیگا + اس سے یہ مقصد ہین ہے کہ ایک پیغمبر کو دوسرے

حضرت موسیٰ اور آنحضرت محمد کے حالات

پیغمبر برفوق دیا جائے۔ قرآن یہ تعلیم کرتا ہے۔ کہ تمام پیغمبروں کو برابر سمجھنا چاہیئے دیکھو سورہ آل عمران ۳ رکوع ۹۔ بلکہ ان بیانات سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے حالات میں قدرت الٰہی کی جتنی نشانیاں ہیں اُنسے زیادہ تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں ہیں اور اگر آنحضرت کو تمام پیغمبروں پر اس اعتبار سے فوقیت دیجائے کہ آنحضرت کے حالات میں جناب باری کی قدرت کی نشانیوں کا بہت کچھ اظہار ہوا ہے اور قرآن پاک کے ذریعہ سے نہایت مکمل قانونی انسانی بہبود کے لئے نازل ہوا ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ اُس زمانہ میں پیدا ہوئے تھے جبکہ مصر کے بنی اسرائیل غلامی کی حالت میں آگئے تھے اور تمام مصر میں قبطیوں کی جابرانہ حکومت تھی۔ قبطیوں کا برتاؤ بنی اسرائیل کے ساتھ ویسا ہی تھا۔ جیسا کہ ہندوؤں کے راج میں ہندوستان کے برہمن اور چھتریوں کا برتاؤ شودروں کے ساتھ تھا۔ اور اب بھی جسکا اثر کم وبیش موجود ہے۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں مصری بادشاہوں کا لقب فرعون تھا۔ ایک فرعون کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اسکی حکومت کا زمانہ قریب الاختتام ہے اور بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص ایسا پیدا ہوگا جو قبطیوں کا زور توڑ دے گا اور اسی خیال سے وہ بنی اسرائیل کی اولاد ذکور کو پیدا ہوتے ہی قتل کروا دیتا تھا۔ اور اسی پرآشوب زمانہ میں مصر کے ایک بنی اسرائیل کے گھر حضرت موسیٰ کی ولادت ہوئی۔ حضرت موسیٰ کی ماں نے اس ولادت کو کچھ عرصہ تک راز کی حالت میں رکھا۔ اور آخرکار ایک صندوق میں حضرت موسیٰ کو بند کیا اور صندوق کو دریائے نیل میں بہا دیا اور دریائے نیل کی ایک نہر نے وہ صندوق محل شاہی تک پہونچا دیا۔ فرعون کی بی بی حضرت آسیہ رضؓ تک وہ صندوق کسی طرح پہونچا تو انھوں نے اپنے شوہر کو راضی کرکے حضرت موسیٰؑ کی پرورش اپنے ذمہ لی۔ حسن اتفاق کہ حضرت موسیٰؑ کی والدہ ہی دودھ پلانے کے لئے مقرر ہوگئیں۔ اس طرح حضرت موسیٰؑ نے خاندان شاہی میں مثل شہزادوں کے پرورش پائی اور جب وہ سن شعور کو پہونچے تو قبطیوں کا ظلم وہ بنی اسرائیل پر نہ دیکھ سکے۔ ایک روز ایک بنی اسرائیلی ایک قبطی کے خلاف حضرت موسےٰ کے سامنے فریادی ہوا۔ حضرت موسیٰؑ نے اسے اس قبطی کے ہاتھ سے چھڑانا چاہا تو وہ قبطی برسرمقابلہ ہوا اور قبطی کو ایک ضرب حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ سے ایسی پہونچی کہ وہ مرگیا۔ اس روز تو حضرت موسیٰ وہاں سے نظر بچا کر چلے گئے۔ لیکن سوء اتفاق کہ دوسرے دن اسی بنی اسرائیلی پر ایک دوسرا قبطی ظلم کر رہا تھا کہ ادھر سے حضرت موسیٰ گزرے اور اس نے حضرت موسیٰ سے پھر مدد چاہی۔ حضرت موسیٰؑ کو یوم گذشتہ کے واقعہ پر انفعال اور افسوس تھا ہی انھوں نے جو اس بنی اسرائیلی کو پھر ایک قبطی سے الجھا ہوا دیکھا تو اسے لعنت ملامت کرتے ہوئے لپکے۔ اس کی غرض بنی اسرائیلی کو اس ظالم کے ہاتھ سے چھڑانا تھی لیکن وہ کمبخت یہ سمجھا کہ اسی پر حضرت موسیٰؑ حملہ آور ہوئے ہیں اس نے کہا "موسیٰ! کیا کل کی طرح تم آج میری ہلاکت کا قصد رکھتے ہو" یوم گذشتہ کے قاتل کی تلاش

ہو ہی تھی بنی اسرائیلی کے منہ سے جو یہ کلمات نکلے تو شہر مین مشتہر ہو گئے اور حضرت موسیٰ کو مصر سے بھاگنا پڑا حضرت موسیٰ بھاگتے ہوے عراق عرب مین بمقام مدائن پہونچے - اور وہان دس برس حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت کی اور انکی لڑکی سے عقد بھی کیا + علوم دینا تو انھون نے دربار فرعون مین حاصل کئے تھے اور مذہبی معلومات کی تکمیل حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت مین کی + ایک عرصہ کے بعد مدین سے اپنی بی بی کو لیکر وہ مصر چلے توڑ نے ہوے چلے - کہ مصر ہو پہنچکر معلوم نہین کیا اتفاق پیش آئے + راستہ مین فیضان الٰہی ہوا - خدمت رسالت انکے تعلق کی گئی اور پھر ان کی مدد کے لئے ان کے بھائی حضرت ہارون کو بھی درجہ نبوت عطا ہوا + مصر مین پہونچکر انھون نے فرعون کو دعوت اسلام کی + فرعون یہ حال دیکھکر اپنی ہی فکر مین گرفتار ہو گیا - اور حکم قصاص دینے کی فرصت بھی نہین پائی + حضرت موسیٰ کے معجزات اور کرامات دیکھکر بنی اسرائیل اور کچھ لوگ قبطیون مین سے بھی حضرت موسیٰ کے طرفدار ہوے + حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو آزاد کرانا چاہتے تھے لیکن فرعون کے لشکر کا مقابلہ نہین کر سکتے تھے + بالآخر حضرت موسیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ تمام بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر کسی اور ملک مین چلے جائین + فرعون نے اپنے دشمن کی جلاوطنی اس جاہ اور احتشام کے ساتھ پسند نہین کی اور لشکر جرار کے ساتھ بنی اسرائیل کا تعاقب کیا - بنی اسرائیل قدرت الٰہی سے پانی عبور کر گئے اور فرعون مع اپنے لشکر کے غرق ہو گیا + بنی اسرائیل کو وہان سے لیجاکر حضرت موسیٰ نے ایک جنگل مین رکھا جسکے ایک طرف پہاڑ تھا اور دوسری طرف پانی تھا - کچھ دنون تک جنگل کی عمدہ نباتاتی پیداوار اور طیور پر گذر اوقات رہی جسے من وسلوی قرآن مین لکھا ہے + پھر حضرت موسیٰ نے اپنے ساتھیون کو کسی شہر مین بسنے اور وہان دین الٰہی پھیلانے کی ترغیب دی لیکن انھون نے نہ مانا + اسی اثنا مین حضرت موسیٰ چالیس روز تک ایک غار کوہ مین گوشہ نشین رہے اور وہین بذریعہ الہام الٰہی انپر توریت نازل ہوئی اور وہ توریت لیکر آئے تو دیکھا کہ بنی اسرائیل نے سونے کا ایک گوسالہ بنا کر اسکی پرستش شروع کر دی ہے حضرت موسیٰ نے کچھ نرمی سے اور کچھ سختی سے لوگونکو سمجھایا اور احکام توریت پر پابند رہنے کا معاہدہ لیا + اسکے علاوہ حضرت موسیٰ کے زمانے کے مجموعی واقعات پیش آئے اور جن زحمتون مین وہ گرفتار رہے ان سب کا لکھنا دیباچہ کے اغراض کے لئے ضروری نہین ہے + آنحضرت کے حالات تاریخ الاسلام کے باب مین پورے طور پر درج کئے گئے ہین - ناظرین انھین پڑھین اور حضرت موسیٰ کے حالات سے مقابلہ کرین + حضرت موسیٰ نے دربار شاہی مین شہزادون کیطرح پرورش پائی تھی - اور آنحضرت نے ایسے جاہلون اور وحشیون مین نشو ونما پائی تھی جنکو دنیا کی تہذیب کی ہوا بھی نہین لگی تھی اور اسلئے آنحضرت نے لکھنا پڑھنا ذرا بھی نہین سیکھا تھا + حضرت موسیٰ نے تعلیم یافتہ حضرت شعیب پیغمبر کیصحبت مین رہکر پورے طور پر حاصل کی تھی اور آنحضرت کو کسی معمولی مذہبی آدمی کی صحبت مین بھی بیٹھنے کا اتفاق نہین ہوا + تمام بنی اسرائیل نے خوشی سے حضرت موسیٰ کا ساتھ دیا اور آنحضرت

کے ہمقوم کا آنحضرت کا ساتھ دینا کیسا۔ خاندان کے لوگ بھی کنارہ کش تھے + اور صرف کنارہ کش ہی نہین تھے بلکہ دشمنون کے ساتھ ہوکر مخالفت پر کمربستہ تھے + حضرت موسیٰؑ کے قوت بازو ان کے بھائی حضرت ہارونؑ تھے جو اپنے وقت کے ایک زبردست اور تجربہ کار ذی علم تھے اور یہان آنحضرت کے ساتھ دینے والون مین ابتداءً حضرت علیؓ تھے جنکی عمر ۱۳ یا ۱۶ سال کی تھی۔ یا ایک حضرت ابوبکرؓ تھے جو آپ کے خاندان کے نہ تھے + دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحات ۵۴ و ۵۰ + حضرت موسیٰؑ نے اپنی حیات مین کوئی سلطنت کسی غیر قوم پر قائم نہین کی اور آنحضرتؐ نے اپنی حیات ہی مین تمام عرب پر نہ مذہب کے ساتھ ملکی حکومت کا نقشہ بھی جما دیا اور اس استحکام کے ساتھ کہ دنیا کی تاریخ مین کوئی نظیر اسکی نہین ملتی + جن مسلمانون کے پاس ہجرت مدینہ کے اوّل سال صرف ایک کنوین کا نصف حصہ سادی کا ثنات تھی انھین مسلمانون نے آنحضرت کی صحبت کے اثر سے ۲۳ سال کے اندر سرحد ہند سے سرحد اسپین تک اور بحر اسود سے ملک یمن تک ظلمت کفر مٹا دی اور خدا کے دین کا ڈنکا بجا دیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۲۱۵ +

قرآن مجید کا نزول

۱۹ - قرآن ایک مرتبہ نہین اترا - وقتاً فوقتاً و حسب ضرورت نازل ہوتا تھا اور آنحضرت اسے مسلمانون کو یاد کرا دیتے تھے اور لکھوا دیتے تھے + آنحضرت کے بعد یہ قرآن کتاب کی صورت مین مدوّن و یکجا کیا گیا قرآن کے تاریخی حالات دو حصون پر منقسم ہو سکتے ہین اول حالات نزول اور دوم حالات تدوین + پیغمبر پر جو الہام ہوتا تھا یا جو احکام یا آیتین پیغمبرون پر القا ہوتی تھین انھین اصطلاح شرع مین وحی اور اسکے اترنے کو وحی کا آنا یا وحی کا اترنا کہتے ہین + یمن کے ایک آتش پرست یا عیسائی حاکم نے ایک مرتبہ خانہ کعبہ کے گرانے کے لئے مکہ پر چڑھائی کی تھی + اسوقت اہل مکہ نے خانہ کعبہ کو تجانہ بنا رکھا تھا معلوم نہین اس حاکم کا مقصد بت خانہ ڈھا کر مذہب عیسوی کو عروج دینا تھا یا اسکی یہ غرض تھی کہ مکہ پر قبضہ کرکے تمام عرب پر اپنی سلطنت قائم کرے + ان ایام مین بھی مکہ سال مین ایک مرتبہ مختلف مقامات کے عربون کے جمع ہونے کی ایک جگہ تھی - ملت ابراہیمؑ کی پیروی تو انھین مقصود نہ تھی لیکن بنائے ابراہیمؑ کی عظمت اُن کے دلون میں تھی + ممکن ہے کہ حاکم یمن مکہ پر قبضہ کرنا تمام عرب پر حکومت کرنے کا ذریعہ سمجھا ہو + یہ حملہ آور ہاتھیون پر سوار آئے تھے - خدا کو خانہ کعبہ کا آنحضرت کے ذریعہ سے از سر نو عروج دینا مقصود تھا - اسلئے حملہ آور ناکام رہے + اسکا ذکر سورۂ فیل مین ہے غرضکہ خدا نے خانہ کعبہ کو رونق دینے کے لئے اس واقعہ سے ایک سال کے اندر اور بعض روائتون کے مطابق پینتیس چالیس برس کے بعد آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین پیدا کیا + جب آپ حالیس برس کی عمر پوری کر چکے تو طبیعت آپکی گوشہ نشینی کیطرف مائل ہوئی + ماہ ربیع الاوّل سے ماہ رمضان المبارک

یعنی چھ مہینے تک رویاء صادقہ (سچے خواب) کے ذریعہ سے آپ پر نزول برکات الٰہی شروع ہوا کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ اور نبیوں پر بھی پہلے خواب میں اور بعد کو بیداری میں وحی کا القا شروع ہوا تھا اس چھ مہینے میں آنحضرت کا معمول تھا کہ کھانے پینے کی چیزیں لیکر مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر جبل حرا کے غار میں جاتے اور وہیں مہینہ بھر یاد الٰہی اور اسکے ذریعہ سے تزکیہ نفس کرتے تھے اور جب کھانے پینے کی چیزیں کم ہو جاتیں تو ان کے لینے کے لئے گھر پر آتے تھے اور پھر چلے جاتے تھے۔ چھ مہینے کے بعد رمضان المبارک میں بالمشافہ آپ پر قرآنی آیتوں کی وحی اترنے لگی یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ فرشتے آیات قرآنی کی تعلیم دینا شروع کی۔ اول اول شب آنحضرت پر غار حرا میں ماہ رمضان طاری ہوئی۔ دیکھو سورہ بقرہ ۲۔ رکوع ۲۳۔ اور آپ بہت ہراساں اور پریشان گھر پر آئے اور اپنی بی بی حضرت خدیجہ رض سے اسکا اظہار کیا۔ حضرت خدیجہ کا چچیرا بھائی ورقا کتب آسمانی سے واقف تھا اس نے آپ کی تسکین خاطر کی اور کہا "آپ نہ گھبرائیے۔ اگلے نبیوں پر بھی اسی طرح وحی اترتی تھی"۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۴۴۔ غرضکہ رفتہ رفتہ آنحضرت مانوس ہوتے گئے اور وحی اترنے کے وقت جو پریشانی آپکو ہوتی تھی وہ کم ہوتی گئی اور یہ سلسلہ ۲۳ برس تک مکہ اور مدینہ میں جاری رہا۔ اور ۲۳ برس میں جتنی وحیاں اوترین انکا مجموعہ وہ قرآن پاک ہے جسکا یہ ترجمہ ہے +

۲۰۔ احکام قرآن جو اترتے تھے وہ کبھی کم ہوتے تھے اور کبھی زیادہ ہوتے تھے + وہ زیادہ ہوتے تھے تو سورہ سے موسوم ہوتے تھے اور کم ہوتی تھی تو آیت لکھے جاتے تھے۔ آنحضرت یہ سورتیں یا آیتیں مسلمانوں کو یاد کراتے تھے اور لکھوا دیتے تھے۔ لیکن لکھنے کا طریقہ اسوقت ایسا مکمل نہ تھا جیسا کہ بعد کو ہوا۔ آنحضرت سورتوں کے نام بھی بتا دیتے تھے اور جب چھوٹی چھوٹی آیتیں نازل ہوتی تھیں تو انکی نسبت فرما دیتے تھے۔ کہ انھیں فلاں سورہ کے ساتھ ملا لو یا اسمیں لکھ لو۔ چنانچہ اسی وجہ سے بہت سی سورتیں مکی ایسی ہیں کہ انمیں مدنی آیتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ اسی مقام پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو سورتیں ہجرت کے قبل یعنی آنحضرت کے مدینہ تشریف لے جانے کے قبل نازل ہوئیں۔ وہ مکی کہلاتی ہیں اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی کہی جاتی ہیں + مفہوم سے بھی کبھی کبھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کون سی آیت یا سورۂ مکی ہے اور کونسی مدنی ہے۔ ایک یہ بھی پہچان ہے کہ جن آیتوں یا سورتوں میں مسلمانوں یا منافقوں سے خطاب ہے یا انکا ذکر ہے وہ اکثر مدنی ہیں اور جہاں عوام الناس یا کفار سے خطاب ہے وہ اکثر مکی ہیں۔ ہر سورہ کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہوتی ہے۔ صرف سورۂ برأت یا (توبہ) کی شکل خاص ہے کہ اسکے قبل بسم اللہ نہیں ہے بعضوں کے نزدیک یہ کوئی جدا سورہ نہیں ہے بلکہ سورہ ماسبق کا تتمہ ہے۔ اور اسی اختلاف آرا کے اظہار کی غرض سے

قرآن کی سورتیں اور آیتیں

قرآن مین اسکے پہلے بسم اللہ لکھنے کا معمول نہین ہے ۔ بعض سورتون کے متعدد نام ہین لیکن قرآن مین وہی نام لکھے جاتے ہین جو زیادہ تر مشہور ہین ۔ قرآن مین ایک سو چودہ سورتین ہین ۔ اور سورہ برأت (توبہ) جدا سورہ نہ سمجھا جائے تو ایک سو تیرہ سورتین ہین ۔ انمین سب سے بڑا سورہ بقرہ اور سب سے چھوٹا سورہ کوثر ہے ۔ ہر آیت کو خواہ مخواہ قاعدہ نحو کی رو سے پورا جملہ کہنا صحیح نہ ہوگا ۔ گو اکثر آیتون پر جملہ ختم ہوتا ہی ۔ قرآن کا طرز تحریر ایک خاص قسم کا ہی ۔ جو نظم و نثر کے بین بین ہے ۔ کلام کی خوبی اور عبارت کی موزونی پر لحاظ کرکے کفار عرب جہان آنحضرت کو مجنون اور ساحر کہتے تھے وہان شاعر بھی کہنے لگے تھے ۔ اور یورپ کے علما تو قرآن کو شعری سمجھتے ہین ۔ کیونکہ نظمون کے متعلق انکے خیالات جدا ہین ۔ انکی نظم کی بحرین عربی اور فارسی اشعار کی سی موزون نہین ہوتین ۔ غرضکہ جسطرح نظم مین ہر ایک مصرعہ یا چند مصرعون کا مجموعہ ضرور ہین کہ جملہ تامہ ہو اسی طرح قرآن کی ہر ایک آیت کو بھی جملہ تامہ ہونا لازم نہین ہے ۔ غیر زبان مین قرآن کا اس طرح ترجمہ کرنا کہ ایک آیت دوسری آیت سے جدا رہے غیر ممکن تو نہین ہے ۔ لیکن مشکل یہ ہی کہ اس اہتمام سے جو ترجمہ ہوتا وہ عام فہم نہ ہوتا ۔ اسی لحاظ سے اس ترجمہ مین آیتون کا اظہار نہین کیا گیا ہی ۔ بلکہ جملہ تامہ کا لحاظ کیا گیا ہے ۔ اور ایسے جملون کے خاتمہ پر نشان (۰) بنا دیا گیا ہی ۔ تاکہ ناظرین کو مطلب سمجھنے مین آسانی ہو لیکن یہان پر یہ لکھ دینا کچھ بیموقع نہین ہے ۔ کہ اصل قرآن مین آیتون کا بہت لحاظ کیا گیا ہے ۔ اور ہر آیت کے آخر مین نشان (ہ) بنا ہوا ہے ۔ ان نشانون مین بھی بوجھ اختلاف قرأت کہین کہین فرق پڑ جاتا ہے اور اسی فرق کا نتیجہ ہے ۔ کہ آیتون کی تعداد مین تمام علما متفق نہین ہین ۔ کوئی چھ ہزار سے کچھ کم آیتون کا شمار کرتا ہی اور کوئی انمین چھ ہزار سے زاید بتاتا ہی ۔ آیتون کے علاوہ بڑی بڑی سورتون کی تقسیمین رکوع پر کی گئی ہین ۔ ترجمہ مین رکوع کا خیال رکھنا آسان تھا ۔ اسلئے اسکا لحاظ رکھا گیا ہی ۔ صرف مذاق زمانہ کے خیال سے اتنا کیا گیا ہی کہ اصل قرآن مین تو رکوع کا شمار ختم رکوع پر درج ہی اور اس ترجمہ مین شروع رکوع پر ہے ۔ اسطرح رکوع قرآن کے تلاش کرنے مین کسیقدر آسانی ہوگی ۔ یہ امر کہ کون سورہ سب سے پہلے نازل ہوا اور بنز یہ کہ نزول وحی کا شمار رویا صادقہ سے شروع ہوا یا نہین امور اختلافی ہین اسلئے انکا بیان ترک کیا جاتا ہی ۔

۲۱ ۔ اب ایک بڑا امر تدوین قرآن کا ہی ۔ جسکے ذریعہ سے قرآن بمشکل موجودہ ہمارے سامنے ہے ورنہ آنحضرت کے زمانہ مین کھجور کے پتون لکڑی کے تختون پتھرون چمڑون اور ہڈیون پر اور کمتر کاغذ و نیز (جو اُس زمانہ مین نایاب تھے) پر لکھا گیا تھا ۔ اور ان تحریرون پر اتنا بھروسہ مسلمانون کو نہ تھا جتنا اپنے حافظہ پر تھا اور ابتداً اسلام پھیلنے کے متعلق اتنے بہت سے کام تھے ۔ کہ حفاظ کی قوت حافظہ پر بھروسا کرنا

کافی سمجھا گیا تھا۔ آنحضرت کی وفات کے بعد اوّل اوّل قرآن کی تدوین کا خیال حضرت ابوبکر خلیفہ اوّل کی ابتدائے خلافت مین پیدا ہوا۔ جبکہ مسیلمہ کذاب کی لڑائی مین بہت سے حفاظ قرآن شہید ہو رہے تھے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۱۶۵۔ اسوقت حضرت ابوبکر صدیق کے حکم سے وہ متفرق سورتین جو جا بجا لکھی ہوئی تھین ایک جگہ رکھ دی گئین بانتھی کردی گئین بلالحاظ اسکے کہ کس سورہ کو پہلے اور کسکو بعد رکھنا چاہیئے۔ یہ کام حضرت زید ابن ثابت کے اہتمام سے انجام کو پہونچا تھا۔ یہ آنحضرت کے زمانہ مین بھی کاتب وحی تھے۔ یہ مجموعہ بعد حضرت ابوبکر صدیق کے حضرت عمر فاروق کے قبضہ مین آیا اور حضرت عمرؓ کے بعد ان کی لڑکی حضرت حفصہ زوجہ نبی کے پاس پہونچا۔ لیکن اس اثنا مین دیگر ضرورتون کے مقابلہ مین قرآن کی تحریری اشاعت کی طرف توجہ نہین ہوئی اور محض اہلبیت صحابیون اور ان کے تلامذہ کی قوت حافظہ پر بھروسا رہا۔ حضرت عثمان کے عہد مین پھر بہت سے حفاظ جنگ مین شہید ہوے۔ کچھ تو اس واقعہ سے اور کچھ اس خیال نے کہ مختلف ممالک مین اسلام پہونچا تو تحریری قرآن بھی وہان پہونچنا چاہیئے کہ کہین مختلف ممالک مین قرآن کی مختلف صورتین قائم نہ ہو جائین۔ قرآن کو بشکل کتاب شایع کرنے کی طرف مسلمانون کو متوجہ کیا۔ اس خیال سے قرآن کی سات جلدین حضرت عثمان کے عہد مین مرتب کرائی گئین۔ ایک جلد تو دارالخلافت مدینہ مین رکھی گئی اور بقیہ ۶ جلدین۔ مکہ۔ شام۔ یمن۔ بحرین۔ بصرہ۔ اور کوفہ بھیجی گئین۔ یہ واقعہ ۲۵ھ کا ہے۔ اسوقت جو قرآن اسلامی دنیا مین رائج ہے اسی مصحف کے مطابق ہے جو ۳۰ھ مین مدون ہوا تھا۔ حضرت عثمان نے ترتیب قرآن کے لئے چار اشخاص منتخب کئے تھے۔ انمین حضرت زید بن ثابت بھی تھے۔ جنھون نے بار اوّل ترتیب دی تھی۔ اور یہی میر مجلس تھے۔ اسی ترتیب مین قرآن بحالت موجودہ قائم ہوا یعنی ایک سورہ کے بعد دوسرا سورہ رکھا گیا۔ اور کتاب کی صورت پیدا ہوئی۔ اس قرآن مین سورتون کی ترتیب باعتبار زمانہ نزول نہین رکھی گئی ہے۔ اور نہ ایسا ہو سکتا تھا کیونکہ بعض سورتون مین مختلف زمانون کی آیتین خود آنحضرت کے حکم سے شامل کردی گئین تھین جمع کرنے والون نے اپنی رائے سے سورتون کی ترتیب دی۔ یا کوئی ہدایت انھین آنحضرتؐ یا خلفا کی تھی اسمین اہمیت نہین ہے۔ لیکن اتنا معلوم ہے کہ بڑی بڑی سورتین پہلے رکھی گئی ہین۔ اور احکام زاید تر انھین سورتون مین ہین جو پھلے رکھی گئی ہین۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر کے وقت مین جو قرآن جمع کیا گیا تھا اسکی ترتیب کا لحاظ پچھلی مرتبہ نہ ہو سکا کیونکہ پہلی مرتبہ فی الواقع کوئی ترتیب نہ تھی صرف اوراق پریشان کا یکجا کر دینا تھا۔

۲۲۔ قرآن مین زیر و زبر پیش وغیرہ اعراب جو دیکھے جاتے ہین وہ مصحف عثمانی مین نہ تھے۔ یہ

قرآن بشکل موجودہ

خیال معاویہ اور بعض کے نزدیک عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں پیدا ہوا تاکہ عربی نہ جاننے والے صحت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرسکیں۔ کہا جاتا ہے کہ اول اول حضرت ابوالاسود نے یہ کام انجام دیا جسے حضرت علیؓ نے تدوین قواعد نحو کا حکم کوفہ میں اپنے عہد خلافت میں دیا تھا۔ لیکن یہ روایت متفق علیہ نہیں ہے۔ بعض مورخین دوسروں کے نام بطور موجد اعراب لیتے ہیں، ممکن ہے کہ ضرورت پر لحاظ کرکے مختلف اشخاص کے دل میں اعراب کا خیال ایک ساتھ پیدا ہوا ہو۔ تاکہ قرآن کی تلاوت میں اہل عجم غلطی نہ کریں۔ بہرحال ۸۰ھ میں یا اسکے بعد زمانہ میں مصحف عثمانی پر اعراب لگائے گئے اول اول سرخ نقطوں سے اعراب کا اظہار کیا گیا تھا۔ اور ان نقطوں کے بجائے خطوط کا قائم کرنا ۱۸۷ھ میں خلیل نحوی کا ایجاد ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں حجاج بن یوسف گورنر خراسان کے عہد میں قرآن کی اشاعت با اعراب کی گئی تھی۔ اور حجاج کا زمانہ فوت ۹۵ھ ہے غرضکہ جسطرح عرب کے مختلف قراتوں اور لہجوں کو مٹاکر ایک قرات میں سات جلدیں حضرت عثمان کے عہد میں تیار کی گئیں۔ اسی طرح بنوامیہ کے زمانہ میں عربی نہ جاننے والوں کے لئے با اعراب قرآن کی اشاعت کی گئی اور گورنر خراسان کو یہ ضرورت زیادہ تر محسوس ہوئی ہوگی کہ اسکے زیر حکومت تمام غیر عربی دان قومیں تھیں۔ بالآخر جو قرآن اسطرح با اعراب شایع کیا گیا وہ تمام بلاد اسلام میں پھیل گیا اور بغیر اعراب کا قرآن کہیں دیکھا نہیں جاتا۔ مگر اسی مقام پر یہ بھی قابل تذکرہ ہے کہ خان بہادر مولوی عبدالرحیم بنگلوری اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا کا چشمدید واقعہ جو انھوں نے مجھ سے کہا کہ ملک چین کے مسلمانوں کے پاس بغیر اعراب کے قرآن ہیں اور وہاں شرفائے اسلام کے لئے قرآن کو بصحت پڑھنے کے لئے عربی صرف اور نحو کا پڑھانا لازم ہے، اگر یہ صحیح ہے۔ تو چین کے مسلمانوں کا درجہ باعتبار معلومات مذہبی ہمارے ہندوستان سے بہتر ہونا چاہئے۔ یہ تو سمجھ میں آیا کہ دعاۃ اسلام حضرت ابوبکرؓ کے وقت میں بذریعہ تجارت چین پہونچے تھے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۸۹ اور اس لئے ممکن ہے کہ عہد عثمانی کا قرآن وہ لوگ بھر آکر لے گئے ہوں۔ بنوامیہ کے اثر سے چین کے مسلمان ہمیشہ الگ رہے اس لئے انمیں بنوامیہ کے زمانہ کے با اعراب قرآن کی اشاعت نہیں ہوئی۔ اگر چین کا کچھ حصہ خلفائے عباسیہ کے زمانہ میں بھی تو مسلمانوں سے آباد ہوا تھا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۱۰۴ اور اسوقت تو اعراب والا قرآن وہاں جانا چاہئے تھا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ چین کے بعض حصوں کے مسلمانوں کے پاس السابق قرآن ہو۔ جیسا کہ ہمارے دوست خان بہادر نے کہا۔ لیکن یہ ایک نئی بات سنی گئی۔ عام طور پر مسلمانوں کا یہی خیال ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں قرآن بزبان عربی ہے بنوامیہ کے زمانہ کا با اعراب قرآن ہے۔

قرآن کے تیس پارے

۲۳- قرآن کی چھوٹی چھوٹی سورتیں تو مشہور ہیں لیکن بڑی سورتوں کی اتنی شہرت عوام میں نہیں جتنی کہ پاروں کی ہے۔ قرآن تیس پاروں میں تقسیم ہے اور جن الفاظ سے جو پارہ شروع ہوا ہے انھیں الفاظ سے وہ موسوم ہوا ہے۔ اسکا پتہ لگنا مشکل ہے کہ ان پاروں میں قرآن کی تقسیم کیوں ہوئی مشہور یوں ہے کہ ابتدا میں جو قرآن لکھا گیا وہ تیس جزو میں تھا بعد کو جو نقلیں ہوئیں امین بالتزام نہ رہ سکا۔ کہ نقل کے صفحے یا اجزا اصل کے مطابق ہوں لیکن نقول میں چند الفاظ گذشتہ حرفوں میں لکھ کر اجزا یا پاروں کا شمار مطابق اصل کے ظاہر کر دیا گیا۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ جو قرآن سنہ ۶ھ میں مرتب ہوا تھا اور جسکی سات نقلیں مختلف ممالک میں بھیجی گئیں تھیں اُن کے اجزا کا قطع پاروں میں کیا جاتا ہے۔ بالفعل جو اعراب قرآن شایع کئے گئے تھے ان کے اجزا کی تقلید کی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ پہلی اشاعت کی تقلید دوسری اشاعت میں کی گئی ہو۔ اور اب اسی کی تقلید تمام قرآنوں میں کی جاتی ہے۔ بہرحال قرآن کے تیس پاروں سے سب مسلمان واقف ہیں اور اکثر مضامین قرآن کا پتہ پاروں سے بتایا جاتا ہے۔ اسلئے اس ترجمہ میں پاروں کا بھی اظہار کر دیا گیا ہے۔

تنسیخ احکام قرآن میں بہت ہیں

۲۴- قرآن میں احکام کے متعلق جو آیتیں ہیں وہ وقت اور موقع کے حسب حال نازل ہوئی ہیں اور اسطرح کہیں کہیں ایک آیت دوسری آیت سے مطابق نہیں ہے۔ اور اس عدم مطابقت کی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ ایک آیت دوسری آیت کی ناسخ ہے۔ مگر میرے نزدیک کسی آیت کا ناسخ یا منسوخ ہونا اس اعتبار سے نہیں ہے کہ پہلا حکم اصولاً غلط تھا اور صحیح حکم بعد کو صادر ہوا۔ یہاں تک کہ ان معنوں میں یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ قرآن نے انجیل یا توریت کو منسوخ کر دیا جس طرح اصول میں تمام آسمانی کتابیں یکساں ہیں۔ اسی طرح تمام آیات قرآنی کا اصل واحد ہے۔ آیات قرآنی کے نزول میں کبھی تو ایسا ہوا کہ کسی حکم کا جاری ہونا دفعتہً لوگوں پر گراں گزرتا اس لئے بتدریج وہ حکم نافذ ہوا تاکہ دفعتہً لوگوں پر ایسی سختی نہ عاید ہو جسے وہ سہ نہ سکیں۔ اسی مصلحت وقت کی طرف سورہ نحل ۱۵- رکوع ۱۴ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ مثلاً شراب خواری کے متعلق پہلے صرف یہ حکم ہوا کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھنا چاہئے۔ دیکھو سورہ نساء ۴- رکوع ۶۔ اور پھر کچھ دنوں کے بعد یہ حکم نازل ہوا کہ شراب حرام مطلق ہے۔ کسی حالت میں اُسے نہ پینا چاہئے دیکھو سورہ بقرہ ۲۹- رکوع ۲۷- وسورہ مائدہ ۵- رکوع ۱۲۔ کبھی باقتضائے حالت بھی احکام میں اختلافات ہوئے مثلاً جب مسلمانوں کی جماعت تھوڑی تھی تو مسلمانوں کو حکم کفار سے لڑنے کا نہ تھا قرآن میں بجا مسلمانوں کو تاکید کی گئی کہ کفار کے مقابلہ میں صبر کرو کفار کا دین کفار کے لئے ہے اور تمھارا دین تمھارے لئے تم کوشش کرو کہ کفار کے دلوں میں تمھاری طرف سے نفرت نہ ہو۔ لیکن کفار نے جب مسلمانوں کو

کہ سے نکالدیا اور غیر مقام پر بھی مسلمانوں کو چین سے رہنے نہ دیا اور اس اثنا میں مسلمانوں کو بھی قوت مقابلہ حاصل ہوئی تو مسلمانوں کو کفار سے لڑنے کی اجازت ہوئی - دیکھو سورہ حج ۲۲ - رکوع ۶ - اور پھر وقتاً فوقتاً یہ حکم دیا گیا کہ تمام لوگ جہاں پاؤ کفار کو قتل کرو مگر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی انکی طرف سے تم پر ہوئی یا ہوتی ہے - چار مہینے جو ایام حج کے پہلے اور پیچھے آتے تھے انمیں کفار رخنگ وجدل حرام سمجھتے تھے - یہ حرمت ابتداءً نظر بہ مصلحت وقت اسلام میں بھی تسلیم کی گئی دیکھو سورہ بقرہ ۲۴ رکوع ۲۰ - لیکن جب آنحضرت کی وجہ سے تمام ملک عرب میں ایک نشاہی قائم ہونیکی صورت پیدا ہوئی تو اس احترام کی ضرورت باقی نہ رہی - دیکھو سورہ صف ۶۱ رکوع ۱ و ۲ جو قت مکہ کے مسلمان ہجرت کرکے مدینہ میں آئے اور مکہ کے رشتہ داروں سے انکا قطع تعلق ہوگیا تو حکم ہوا کہ مسلمانان مدینہ باہم اپنے اپنے دوستوں سے اخوت قائم کرلیں (دیکھو سورہ انفال ۸ رکوع ۱۰ نیز کہ ایکے مرنے پر وہ وارث ہوں اور اسی حالت میں جبکہ مسلمانوں کی جماعت تھوڑی تھی اور عورتوں کے حقوق سے مرد بالکل بیخبر تھے تو سورہ بقرہ ۲ رکوع ۲۴ میں پہلے یہ حکم ہوا کہ مرنیوالوں کو چاہئے کہ وہ مرتے وقت وصیت کر دیا کریں کہ انکی بیوہ سال تک خرچ پاکر یں اسکے بعد جب پورا طور پر امن کے ساتھ اکثر حصہ عرب میں اسلام پھیل گیا اور دور و نزدیک کے رشتہ داروں میں میل جول قائم ہوگیا اور عورتوں کے حقوق سے بھی لوگ آشنا ہو چلے تو مکمل آیت توریث نازل ہوئی - اور ترکہ میت میں تمام رشتہ داروں کے حصے مقرر کردئے گئے - دیکھئے سورہ نساء ۴ - رکوع ۲ و سورہ احزاب ۳۳ رکوع ۱ - شروع شروع بیبیوں کی تعداد معین نہ تھی - جاہلیت کیطرح بیبیوں کی تعداد مسلمانوں میں غیر محدود تھی - پھر اس حکومت اسلام قائم ہونے پر یہ حکم نازل ہوا کہ حتی الوسع ایک مرد کیلئے ایک بی بی بہتر ہے لیکن کسی حالت میں بیبیوں کی تعداد چار سے بڑھنے نہ پائے دیکھو سورہ نساء ۴ رکوع ۱ - اور اسی زمانہ میں سوتیلی ماؤں سے آیندہ کیلئے عقد نکاح ناجائز قرار پایا اور ایسی دو عورتوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا بھی حرام قرار پایا جنمیں سے کوئی ایک مرد ہو تو باہم انکے عقد نکاح جائز نہ ہوتا پھر محرمات نکاح کی پوری تعیین کیگئی اور رضاعت کے ذریعہ سے بھی محرمات نکاح قائم کئے گئے - مگر یہ سب ایک ساتھ نہیں ہوا رفتہ رفتہ ہوا - پہلے زنا نہ کے حبس کا حکم ہوا - دیکھو سورہ نساء ۴ رکوع ۳ - بعد ازاں سورہ نور میں درے مارنیکا حکم نازل ہوا - پھر آنحضرت نے چوتھے سال ہجری میں مدینہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو احکام توریت کی بنا پر سنگسار کرنے کا حکم دیا اور بعضوں کا خیال ہے کہ سنگسار کرنے کے متعلق وحی آئی تھی - مگر یہ تلاوت قرآن میں شامل نہیں ہوئی - نماز پڑھتے وقت اولاً کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم تھا - یہ میں اگر کچھ تالیف قلوب کی غرض سے اور کچھ مکہ سے بے نیاز ہونے کے خیال سے بیت المقدس کی طرف رخ کرنیکا حکم ہوا دیکھو سورہ بقرہ ۲ رکوع ۱۸ - مگر جب مکہ میں اسلام جاری ہوگیا تو پھر کعبہ کیطرف رخ کرنا فرض [illegible] یہ احکام باہم مختلف ہیں لیکن اصول میں اختلاف نہیں ہے - یعنی ہر حالت میں مقصود [illegible] کہ تمام مسلمانوں

کو کسی خاص سمت قبلہ رکھنا چاہیے جو انکے باہمی اتفاق کا سبب ہے۔ اور وہ مقام متبرک ہو جو پہلے سے حق پرستوں کا مرجع رہ چکا ہو + یہاں پر آیات منوع التلاوۃ کا بھی بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے + چند آیتیں جو غالباً چار پانچ سے زیادہ نہ تھیں ایسی تھیں کہ آنحضرتؐ کے منھ سے نکلیں اور حضار جلسہ نے انھیں آیات قرآنی تصور کیا۔ لیکن آنحضرت نے ان کی نسبت کاتب وحی سے قرآن میں لکھنے کی ہدایت نہیں کی اور حفاظ کے حافظہ میں بھی وہ قائم نہ رہیں کہ کتابت اور لوگوں کے حافظے یا یادداشت میں اختلاف واقع ہوتا + دیکھو سورۃ بقرہ رکوع ۱۳ +

مضامین قرآن کا اجمالی ذکر

۲۵۔ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ قرآن میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جو انسان کو مہذب بنانے کیلئے درکار ہیں۔ لیکن اجمالی طور پر بیان کرنا کہ قرآن میں کیا کیا باتیں ہیں اس دیباچہ میں مناسب معلوم ہوتا ہے + اگر مضامین قرآن علیحدہ علیحدہ کئے جائیں تو بہت سی مدیں قائم ہوتی ہیں مثلاً توحید باری۔ جبر و اختیار۔ خلقت ارض و سماء قصص بانبیاء۔ حالات صلحا۔ حالات زمانہ رسولؐ۔ احکام توریت۔ احکام جنگ۔ قانون شہادت۔ احکام تطہیری۔ طریقہ طہارت۔ طریقہ عبادت۔ اوامر و نواہی۔ اصول جہانداری۔ حسن اخلاق۔ تمدن اور حسن معاشرت۔ صدقہ۔ زکوۃ۔ حج۔ تہذیب۔ غلامی۔ عورتوں کے حقوق۔ بخل و اسراف۔ مسائل جہاد۔ نماز۔ روزہ معاملات وغیرہ وغیرہ + ترجمہ کے ہر صفحہ کے حاشیہ پر آئندہ کے اہم مضامین کا خلاصہ لکھدیا گیا ہے۔ اور پھر سورتوں کی فہرست جو اسکے بعد درج کی گئی ہے۔ اسمیں بھی ظاہر کر دیا گیا ہے۔ کہ کن کن سورتوں میں کیا کیا بیانات ہیں یہاں سب کے لکھنے کا موقع نہیں ہے +

کیا باتیں قرآن میں

۲۶۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو بار بار قرآن میں آئی ہیں + اگر قرآن ایک مرتبہ مسلسل اترتا تو شاید ایسا نہ ہوتا لیکن مختلف اوقات میں مختلف مخاطب اور مختلف مواقع کے حسب حال وحیاں اتریں اسی لئے بہت سے مضامین کی تکرار ناگزیر ہوئی + اگر کوئی ناصح برابر وعظ بیان کرتا ہے۔ تو اسکے وعظوں کے مجموعہ میں بہت سی باتوں کی تکرار پائی جائیگی۔ مگر اسکا ہر ایک بیان جو الگ الگ مختلف مواقع پر ہوا ہوگا۔ اپنی اپنی جگہ پر پسندیدہ اور نقص تکرار سے پاک ہوگا۔ اسی طرح پیغمبروں کے قصے اور نافرمان امتوں کے حالات اور ان کے اعمال بد کے نتائج۔ جنت و دوزخ۔ قیامت۔ جزا اور سزا کے حالات کبھی مطول اور کبھی مختصر مختلف مقامات پر بذریعہ وحی آنحضرت کی زبان پر آئے اور ہر بیان نے خاص طور پر اثر ڈالا۔ ناظرین جب قرآن پڑھیں تو اپنے آپکو اس زمانہ میں فرض کر لیں۔ جبکہ قرآن اترا تھا تو خاص لطف سے مشکیف ہونگے + صلحا اسی طرح تلاوت قرآن کرتے ہیں اور وقت تلاوت جب وہ سمجھتے ہیں کہ مختلف طریقوں سے انھیں وہ حالات بتائے جاتے ہیں جو عمل نیک پر انھیں قائم رکھیں گے تو ایک خاص لطف اس تذکرہ میں وہ پاتے ہیں اور خاص کیفیت انپر طاری ہوتی ہے

اس قرآن مین علاوہ ظاہری باتون کے کچھ باتین ایسی بھی ہین جو باطن سے تعلق رکھتی ہین اور کہا جاتا ہے کہ اس لطف کو صوفیان کرام ہی خوب سمجھتے ہین - اور پہلے اہلبیت رسول - آئمہ اور صحابہ اسے سمجھتے تھے - مثلاً صوفیان کرام ہر وقت باری تعالے کے دیدار کے شوق مین موت عاجل کی تمنی رہتے ہین اور جنت اور دوزخ کے حالات اس تمنا کے مقابلہ مین بھول جاتے ہین + ظاہر ہے کہ جسے یہ درجہ حاصل ہوگا اس سے بڑھکر کوئی خوش نصیب نہین ہوسکتا - بشرطیکہ فی الواقع یہ درجہ حاصل بھی ہو جائے قرآن ایک اور امر ایسا تعلیم کرتا ہے جو اصطلاح تصوف مین مسئلہ تسلیم و رضا کہلاتا ہے - یعنی قرآن یہ بتاتا ہے کہ جو کچھ دنیا مین ظاہر ہوتا ہے وہ خدا کی قدرت سے ظاہر ہوتا ہے - اور خدا کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا + یہ انسانی فہم کا قصور ہے کہ وہ مصالح الٰہی نہین سمجھتا اور واقعات دنیا پر کبھی خوش اور کبھی ناخوش ہوتا ہے - چنانچہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کی ملاقات کا جو قصہ سورہ کہف ۱۰ - رکوع ۹ و ۱۰ مین ہے - اسمین نہایت عمدہ طور سے دکھایا گیا ہے کہ مصالح باری تعالی کا سمجھنا امر آسان نہین ہے شان عبودیت یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی مین نہ کبھی خوش ہو اور نہ کبھی ناخوش ہو صرف اتنا سمجھے ع

آنچہ از دوست میرسد نیکوست + اللہ تعالی کے افعال کو جو کوئی اس حیثیت سے دیکھے گا اُسے گو بادنیا ہی مین جنت ملگئی + ایسا عقیدہ رکھنے والا دنیا مین دوسرون کی نظرون مین کیسا ہی حقیر ہو لیکن غور کیا جائے تو اس سے زیادہ کوئی مسرور و دوسرا شخص جو اسکا خیال نہ ہوگا - ہو نہین سکتا + دنیا مین ہر شخص کا منتہائے سعی حصول مسرت ہے اور مسرت ایک ایسی شئے ہے کہ ذرا خیال بدلا اور کافور ہوئی - حکما کا تو یہ قول ہے کہ اصلی مسرت دنیاوی دولت دنیاوی عقل دنیاوی قوت اور دنیاوی اکتساب سے کبھی حاصل نہین ہوتی - صرف اللہ واحد پر لو لگانے اور اسکے ہر کرشمہ قدرت پر راضی اور خوش رہنے سے حاصل ہوسکتی ہے + یہ خوشی بھی صرف اسی قرآن کی تعلیم سے حاصل ہوتی ہے - مگر یہ بڑا نازک مسئلہ ہے - کہنے سننے کی بات نہین ہے دلی جذبات سے متاثر ہونے کی چیز ہے + اگر دلمین قابلیت نہین ہے - محض تصنع سے یہ خیال قائم کیا جائیگا - تو کاہلی اسکا نتیجہ ہوگا جو عیب مین داخل ہے + اسی کاہلی نے بہت سے نااہلون کو توکل بجا اور قناعت نامناسب کی طرف راغب کرکے دین اور دنیا کہین کا نہین رکھا +

۲۷ - ترجمہ قرآن کتنا ہی بامحاورہ ہو جب بھی اسکی شان نزول کا سمجھنا اور جن تاریخی واقعات کی طرف اسمین اشارہ ہے انکا جاننا ضروری ہے + اور کہین کہین توضیح معنی کی بھی ضرورت لاحق ہوتی ہے + اس ترجمہ کے ذیل مین یہ ضرورتین پوری کردی گئین ہین - اس طرح ترجمہ کا سمجھنا ہر شخص کے لئے جو زبان دان اردو ہو نہایت آسان ہوجاتا ہے + قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ ہر زمانہ کے موافق ہے -

قرآن کے مضامین کا

اور جاہل اور عالم دونوں کے لئے اسمین ہدایت ہے + ہر ایک اپنے طور پر اسے سمجھ سکتا ہے + جتنی عمدہ باتین اسوقت مہذب ممالک مین ہین سب قرآن سے اخذ کی گئی ہین اور جتنے نئے معلومات دنیا مین ظاہر ہوے ہین کہین سے بھی وہ قرآن کے خلاف نہین ہین - ان امور کی توضیح مین میری ایک کتاب الاسلام ہے جسکا حوالہ جابجا اس ترجمہ مین بھی دیا گیا ہے + اسی طرح ایک اور کتاب تاریخ الاسلام ہے جسمین آنحضرت کے وقت کے حالات شرح اور بسط سے بیان کئے گئے ہین + ترجمہ قرآن مین جہان کہین آنحضرت کے زمانہ کے حالات سمجھنے کی ضرورت پڑی ہے وہان اس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے گویا تاریخ الاسلام الاسلام کے ساتھ ملکر یہ ترجمہ قرآن کی تفسیر ہوجاتا ہے - الاسلام اور تاریخ الاسلام کے اسباب تالیف بھی اس ترجمہ سے تعلق رکھتے ہین اسلئے کچھ انکا بیان کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے -

۲۸ - قرآن کا پورے طور پر سمجھنا پیغمبر خدا کے حالات جاننے پر بہت کچھ منحصر تھا - اسلئے قرآن کے ترجمہ کرتے وقت مجھے کتب سیر دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور پھر انمین کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہوئی کہ بنے آنحضرت کے حالات لکھنا شروع کردے اور ارادہ یہ ہوا کہ ایک مختصر سا رسالہ قرآن کے ترجمہ کے ساتھ شایع کیا جائے - جو آنحضرت کے وقت کے حالات (جہان تک وہ قرآن مین ہین) سمجھنے مین معین ہو + لکھنا شروع ہوا تو آنحضرت کے حالات کے ساتھ خلفائے اربعہ کے حالات بھی منضبط ہوگئے - اور پھر اسکے بعد تاریخی مذاق جو پیدا ہوا تو یہ رائے قائم ہوئی کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے زمانہ حال کے مسلمانون تک سلسلہ وار مختصر حالات منضبط کئے جائین + اس خیال نے مجھے ترجمہ قرآن کی اشاعت سے بالکل روکدیا - اور مین تاریخی الاسلام لکھنے مین ہمہ تن مصروف ہوگیا - اور ۱۹۰۰ء مین میری محنت کا نتیجہ تاریخ الاسلام کے نام سے شایع ہوا +

۲۹ - وہ بھی کیا وقت تھا جب مین تاریخ الاسلام لکھتا تھا - مسلمانون کے پچھلے کارنامون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ دنیا مین ہم سے بڑھکر کوئی نہین ہوا - اور اہل اسلام کی موجودہ حالت پر لحاظ کرکے یہ کہنا پڑتا تھا کہ ان مین کوئی بات ان کے بزرگون کی پائی نہین جاتی - مسلمانون کا ایک زمانہ وہ تھا کہ تمام عالم مین انکی دھاک بندھی ہوئی تھی اور اب ان کی حالت ایسی ہے - گویا مادر گیتی نے یہ فرزند ہی نہین جنے - مین لکھتا تو تھا تاریخ الاسلام لیکن مسلمانون کی حالت موجودہ نے مجھے مسلمانون کی ترقی اور تنزل کے اسباب کی طرف متوجہ کیا اور آخر کار برسون کے غور و فکر کے بعد میری رائے قائم ہوئی کہ مسلمان جب تک قرآن پر عمل کرتے رہے دنیا کے پیشوا بنے رہے اور جب احکام قرآن سے الگ ہوے تو اپنی پیشوائی کھو بیٹھے - دوسری قومون نے انکے گزشتہ طریقون پر عمل کرنا شروع

کیا اور اسی طرح اُن کے اعمال احکام قرآنی کے مطابق ہونے لگے۔ تو دنیا کی پیشوائی بھی آپ ہی طور منتقل ہو گئی ۔ جس زمانہ میں قرآن اُترا تھا عیسائی تو میں بھی یہود اور کفار عرب کی طرح تمام اخلاقی برائیوں کا چشمہ تھیں۔ اسلام اُنہیں وہ الحق الجلود والنعلی کے اعتبار سے غالب آیا۔ آنحضرت محمد نے کوئی نیا مذہب یا انوکھا دین جاری نہیں کیا۔ عیسائیت میں جو نقائص پیدا ہو گئے تھے زیادہ تر اُنکی اصلاح کی۔ دیکھو سورہ شوری ۴۲۔ رکوع ۲۰ صد یوں کے بعد جب عیسائیوں کو مسلمانوں کے اثر صحبت سے اپنی حالت کا احساس ہوا تو فکر ثانی مافات کی فکر ہوئی۔ اور تمام عمدہ باتیں جو قرآن نے تعلیم کی تھیں اُنھوں نے اختیار کیں جب انھوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کی پیروی بغیر زندگی بسر کرنا مشکل ہے تو انھوں نے آنکھیں کھولیں اور مسائل اسلام کی تقلید شروع کی۔ میدان تقلید میں وہ بڑھتے بڑھتے مسلمانوں کے برابر پہونچے اور پھر اُن سے بھی بڑھنا شروع ہوئے۔ اور مسلمان روز بروز پیچھے ہوتے گئے۔ میرے نزدیک نہ ایک لاکھ دانہ کی تسبیح پر کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ رات دن پڑھا کرے لیکن بھولے سے بھی احکام الٰہی اور تعلیم نبوی کا دھیان نہ کرے بلکہ اقوال اور افعال بنی کی پیروی معیوب سمجھے تو وہ ہرگز برابری نہیں کر سکتا۔ اُس غیر مذہب والے کی جو نہ خدا کو ایک مانتا ہو نہ پیغمبر کو برحق جانتا ہو لیکن کرتا ہو زیادہ تر وہی جو قرآن میں مذکور ہے۔ اور جسکو پیغمبر خدا پسند کرتے تھے۔ میرا دعوے بے دلیل نہ رہجائے اس لئے میں بطور تمثیل چند احکام قرآنی کا ذکر کرتا ہوں جنپر آج کل عیسائیوں کا عملدرآمد ہے اور مسلمانوں کا نہیں ہے۔

(۱) قرآن میں جابجا ملکوں کی سیر کرنے کا حکم ہے۔ یورپ والوں کا اسپر عمل ہے۔ اور ایشیا والوں کا اسپر عمل نہیں ہے ایک شخص نے کیا اچھی بات کہی، ایک مجلس میں یورپ کی ملکی ترقیوں کا ذکر تھا۔ اُسنے ترقی کا راز سفر بتایا اور کہا یورپ والے جب غیر ملکوں میں جاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ غیر ملک پر کچھ رذل ہی کرتے ہیں اپنا ملک تو کچھ نہیں کھوتے اور ایشیا والے جب یورپ میں نہیں جاتے تو یورپ کے کسی خطہ پر انکا دخیل ہونا محالات عقلی سے ہے۔

(۲) قرآن میں عورتوں کے حقوق وراثت مقرر ہیں۔ دیگر ممالک کا حال تو مجھے معلوم نہیں لیکن ہندوستان میں کوئی بھائی اپنی بہنوں کا حق بخوشی نہیں دیتا۔ یہانتک کہ باپ کو بھی یہ پسند نہیں آتا کہ اسکی میراث میں اسکی لڑکیاں کچھ پائیں۔ اسی کے مقابلہ میں انگریزوں کو دیکھئے کہ وہاں کسی بھائی کے ذہن میں بھی یہ بات نہیں گزرتی کہ بہنیں محض عورت ہونے کی وجہ سے ترکہ پدری سے محروم رہیں۔

(۳) قرآن میں بیوہ کا عقد مکروہ ہے۔ دیکھو سورہ بقرہ ۲۔ رکوع ۳۰ و ۳۱ و سورہ نور ۲۴ رکوع ۴۔ ہندوستان کے شرفا عقد بیوگان کو خلاف شرافت سمجھتے ہیں اور انگریزوں میں یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ایسا کرنا معیوب ہے۔

(۴) قرآن میں جابجا سچ بولنے کی تاکید ہے اور بطور استعجاب یہ مذکور ہے کہ جو کام تم لوگ کرنا نہیں چاہتے

اسکا وعدہ کیون کرتے ہو۔ مثلاً دیکھو سورہ صف ۶۱ رکوع ۱ + عدم ایفائے وعدہ انگریزون مین ایک سخت گناہ سمجھا جاتا ہے اور ہندوستان کے مسلمانون مین وعدہ کرکے ایفا نہ کرنا الفوز الکبیر کا باعث بھی نہین ہوتا عدم ایفائے وعدہ ہی نہین ہے۔ کہ سلوک کرنے سے وعدہ کرکے پھر گئے بلکہ یہ بھی عدم ایفائے وعدہ ہے کہ کسی دوست کو آٹھ بجے کھانے کو بلایا اور آٹھ بجنے کے بعد پلاؤ دم پخت ہونے لگا۔

(۵) قرآن تعلیم کرتا ہے۔ کہ اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہو۔ ہندوستان کے مسلمانون نے جب کوئی کام شروع کیا۔ اور ناامیدی کی صورت قائم ہوئی۔ تو وہ فوراً ہمت چھوڑ دیتے ہین۔ اور یورپ کے لوگون مین دیکھا جاتا ہے کہ ناکامی انھین کبھی مایوس نہین کرتی۔ استقلال غربت کا سبق جو قرآن نے دیا ہے۔ اسپر تمام مہذب قومین عامل ہے۔ اور نہین ہے تو اہل اسلام کا +

(۶) سورہ آل عمران ۳۔ رکوع ۱۱ پر غور سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہر جماعت پر فرض ہے کہ وہ ایک مذہبی پیشوا یعنی جماعت کے لئے انتخاب کرے + ہندوستان کے شہروں میں بہت کم ایسے شہر ہوں گے جہان کے مسلمانون نے اپنے شہر مین مذہبی امور انجام دینے کے لئے کسی کو پیشوا بنا لیا ہو۔ اور انگریزون کی یہ کیفیت ہے کہ جہان چار انگریز بھی ہوتے ہین تو ایک مذہبی پیشوا انکا مذہبی کاموں کے انجام دینے کیلئے موجود رہتا ہے + یہ تقرر سلطنت کی طرف سے نہیں ہوتا۔ یورپ کی جماعتون کی طرف سے یہ تقرر ہوتا ہے۔ ان لوگون نے چندہ کرکے اتنا روپیہ فراہم کرلیا کہ جب اپنے شہرون کو وہ آراستہ کرچکے تو غیر ملکون میں انھون نے پادریون کو بھیجنا شروع کیا +

(۷) قرآن مین متعدد مقامات پر کشتیون کا ذکر ہے اور یہ بات سمجھائی گئی ہے۔ کہ کشتیون کا سفر حصول رزق کا عمدہ ذریعہ ہے۔ دیکھو سورہ نحل ۱۶۔ رکوع ۲ + اب یہ دیکھنا چاہئے کہ اس اشارہ پر عیسائیون کا عمل ہے یا مسلمانون کا + تعجب ہے کہ اسوقت ترکون کے پاس تجارتی جہاز یونانیون سے بھی کم ہین + ایک وہ وقت بھی تھا کہ ان کی جہازی قوت تمام یورپ سے بڑھکر تھی۔ اور اس زمانہ میں ترکون کی شاہنشاہی بھی تمام یورپ میں تسلیم کی جاتی تھی + دیکھئے تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۱۴۱۴

(۸) قرآن مین باہم مشورہ کرنے کی تاکید ہے۔ دیکھئے سورہ شوریٰ ۴۲۔ رکوع ۴ + یہ امر اتنا اہم بالشان سمجھا گیا ہے۔ کہ سورہ کا نام ہی "شوریٰ" ہوگیا + ابتدائے اسلام میں تو اسپر اتنی سختی سے عمل ہوا کہ سلطنت میں ابتداءً وراثت کا قانون ہی منسوخ سمجھا گیا۔ سلطنت شخصی کی گویا بنیاد ہی اکھڑ گئی۔ اور مجالس شوریٰ پر انتظام سلطنت ہونے لگا + سلطنت شخصی بعد کو قائم ہوئی تو برائے نام قائم ہوئی سلاطین کا عملدرآمد بالکل مجالس شوریٰ پر تھا۔ اور یہی مسلمانون کی کامیابیون کا راز تھا۔ اسوقت مجالس شوریٰ جسکا دوسرا نام ہے جمہوری سلطنتین یورپ اور امریکا میں برابر قائم ہیں اور مسلمان قومیں اس سے بالکل بے بہرہ ہیں + حال مین ایران اور ٹرکی کے چند

نوجوانوں نے مجلس شوریٰ کو اپنے ممالک میں رواج دینا چاہا تو معلوم ہوا کہ یہ مسلمانوں کے عام مذاق کے موافق نہیں ہے۔ اور اس سے بجائے نفع کے نقصان کی صورت دکھائی دی۔ افسوس ہے کہ سلطنت جمہوری جسکی بنا اسلام نے ڈالی تھی۔ عیسائی سلطنتوں کو نفع بخش ہے۔ اور اسلامی سلطنتوں کے مناسب حال نہیں ہے کیوں؟ محض اسلئے کہ باہمی صلاح اور مشورے سے کام کرنیکا سبق جو قرآن نے مسلمانوں کو سکھایا تھا۔ انھیں یاد نہیں رہا۔

(۹) اسلام نے سکھایا ہے کہ ایک شخص دوسرے کے گھر میں جائے تو اجازت طلب کرلے۔ یہانتک کہ خاص خاص وقتوں میں نابالغ لڑکے بھی اپنے والدین کے کمروں میں جانا چاہیں تو اجازت طلب کریں۔ دیکھو سورہ نور ۲۷ رکوع ۴۔ و ۸۔ انگریزوں میں نہایت سختی سے اسپر عمل ہے۔ لیکن مسلمانوں میں ایسا نہیں ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی اپنے گھر میں ایسا انتظام کرے کہ اسکے ملنے والے اطلاع کراکے اسکے پاس آیا کریں تو ہم ہندوستان کے مسلمان اسکی اس انتظام کو جو قرآن کے بالکل موافق ہے بُری نظروں سے دیکھتے ہیں۔ میں نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ گورکھپور میں کسی زمانہ میں ایک مسلمان ڈپٹی کلکٹر تھا جو انگریزوں کی تقلید میں بے پہلے سے مطلع ہوئے کسی سے ملتا نہ تھا۔ کسی خیال سے اس نے ایسا کیا ہو۔ مگر شان حکومت سے الگ ہو کر دیکھئے تو گویا وہ لوگوں کو اس حکم قرآنی کی تعمیل پر مجبور کرتا تھا۔ اسکے ایک دوست نے اس سے شکایت کی اور اپنے آپکو اس قید کا پابند نہ رکھا۔ اس ڈپٹی کلکٹر نے اپنے اس دوست کو ایک دن آتے ہوئے دیکھکر اپنے آپکو اپنے کمرہ میں بالکل برہنہ کرلیا اور ہاتھ میں ایک استرہ گویا طہارت کے لئے لے لیا۔ وہ دوست کمرہ میں گھستے تو الٹے پھرتے ہوئے باہر نکلے۔ ڈپٹی کلکٹر صاحب بولے "آئیے آپ نے تکلف ہی کیا ہے"۔

(۱۰) دنیا میں سب سے پہلے قرآن نے رسم غلامی مٹانا چاہا۔ دیکھو سورہ محمد ۴۔ رکوع ۱ جسمیں قیدیان جنگ کو لونڈی غلام بنانیکا حکم نہیں دیا گیا۔ مسلمانوں کے ابتدائی زمانہ میں اسپر عمل ہوا کہ جو پہلے کے لونڈی غلام تھے وہی اپنی حالت میں قائم رہے۔ لیکن آئندہ بھی یہ سہولتیں کی جاتی تھیں اور قیدیان جنگ جو بوجہ بعد مسافت یا محبت مسلمانان وطن جانا پسند نہ کرتے تھے وہ مسلمانوں میں مثل بھائیوں کے رہتے تھے۔ بعد میں غلامی کی رسم بدپھر مسلمانوں میں قائم ہوگئی دیکھئے الاسلام فصل ۱۰۔ مگر یاد رہے کہ یورپ کی قوموں نے جب دنیا میں حیرت انگیز ترقیاں شروع کیں تو ان کی ترقی کا پہلا زینہ یہی تھا کہ آج سے دو سو برس پہلے انھوں نے رسم غلامی کا استیصال کیا مسلمانی ریاستیں اگر رسم غلامی کو روکے ہوئے ہیں اور عام مسلمانوں میں اسوقت اسکا رواج نہیں ہے۔ تو یہ صرف اس لئے ہے کہ یورپ کی مہذب قوموں کا ان کے دلوں میں خوف ہے۔

(۱۱) قرآن میں زور سے گفتگو کرنیکی ممانعت کی گئی ہے۔ دیکھو سورۂ لقمان ۳۱ رکوع ۲ یہانتک کہ بہت چلا کر نماز پڑھنے کا بھی حکم نہیں ہے۔ دیکھو سورۂ بنی اسرائیل ۱۷۔ رکوع ۱۲۔ اب انگریزوں کے جلسوں میں حاکم اور مسلمانوں

کے جلسون مین شریک ہوکر موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ کہان اس پر عمل ہوتا ہے

(۱۲) جس طرح ہندوستان مین اسوقت غیر کے لڑکون کو اپنا لڑکا بنا لینے کا دستور ہے۔ ایسا دستور زمانہ جاہلیت مین بھی تھا۔ اور اسے تبنیت رکھتے تھے۔ قرآن نے اس دستور کو نامناسب بتایا۔ دیکھئے سورۂ احزاب ۳۳۔ رکوع ۱۔ رسم تبنیت کا کہین خیال بھی یورپ مین نہین ہے لیکن بعض مسلمانان ہندوستان کے اس بارہ مین اپنے خیالات رکھتے ہین۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہند کے مسلمانون مین تبنیت کا خیال نہین ہے۔ تو اسکے جواب مین یہ کہا جائیگا کہ چند برابر کے وارثون مین سے کسی کو کل جائداد کا ہبہ کردینا اور بیٹے کی طرح اسکی پرورش کرنا اور یہ خیال کرنا کہ اسکے ذریعہ سے نام قائم رہے گا۔ یا کسی غیر وارث کو وارثون پر ترجیح دیکر اپنی کل جائداد کا بھانے کے خیال سے اُسے ہبہ کردینا اولاد کو نہ رکھنے والے مسلمانون مین بہت دیکھا جاتا ہے اور یہی تبنیت ہے۔

(۱۳) علم الٰہی یا علم مذہب ہی علم نہین ہے۔ علم تشریحات جسم انسانی۔ علم نباتات۔ علم معدنیات۔ علم طبقات الارض۔ علم برق۔ علم خواص اشیاء علم کیمیا۔ علم طبعیات وغیرہ بھی علوم ہین۔ اسوقت جتنے علوم یورپ مین سکھائے جاتے ہین۔ ہمارے مین سے بہت کم مسلمان جانتے ہین۔ یہان تک کہ ٹرکی کے مسلمان اُتنے علوم بھی نہین جانتے جو اُن کے کمزور زمانہ سے یونان والے جانتے ہین۔ ترک صرف تعلیم مذہب یا تعلیم فن حرب کو علم سمجھتے ہین۔ نئی تحقیقاتوں کیا کرین گے۔ جب دوسرون کی تحقیقات کے سمجھنے کی بھی قابلیت نہین رکھتے حالانکہ علوم کے پڑھنے سے خدا کی قدرت کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور خدا شناسی مین اس سے مدد ملتی ہے۔ علوم کے سیکھنے کی طرف سخت تاکید قرآن مین ہے۔ لیکن اسپر عمل اُن تمام یورپ والون کا ہے جو احکام قرآنی پر عمل نہ کرنے والے سمجھے جاتے ہین۔ اور عمل نہین ہے تو مسلمانون کا۔ سورۂ فاطر ۳۵ (ملائکہ) رکوع ۴ مین ہے "اللہ سے تو وہی بندے ڈرتے ہین جو علم رکھتے ہین"۔

(۱۴) قرآن کے سورۂ کہف ۱۸۔ رکوع ۴۔ اور سورہ قلم ۶۸۔ رکوع ۱۔ مین تہذیب گفتگو کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ کہ جب کوئی کسی کام کرنے کا آیندہ زمانہ مین اظہار کرے تو یہ کہا کرے کہ "انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) مین اسے کرونگا" جسکا منشاء یہ ہوا کہ مین فلان کام کرنے کی کوشش کرونگا کیونکہ اس کام کا پورا ہونا میرے اختیار کی بات نہین ہے۔ آجکل مہذب ممالک مین یہی طرز گفتگو زیر عمل ہے۔ لیکن ہمارے لوگ بہت کم ایسے ہین جو اس تہذیب سے گفتگو کرنے کے عادی ہین۔ پہلے انشاء اللہ کہنے کا دستور تھا۔ گو بغیر سمجھے ہوئے تھا۔ لیکن اب وہ بھی مٹتا جاتا ہے

بہ چند بابین بطور نمونہ کے بیان لکھی گئین۔ قرآن پڑھنے والے قرآن کو پڑھتے وقت خیال رکھین گے تو انہین خود بخود معلوم ہوتا رہے گا کہ ہم مسلمانون کا عمل قرآن پر بہت کم ہے اور یہی ہمارے ادبار کا باعث ہے بہرحال غور کرنے کے بعد بہایت استوار ہی سے مین اس رائے پر قائم ہوا کہ اسلامی اصول کی پیروی جو اس زمانہ

کے مسلمانون نے ترک کردی ہے اور غیرون نے اُسے اختیار کرلیا ہی باعث ہر ایک کے تنزل اور دوسرے کی ترقی کا +

۳۱ - الاسلام لکھتے وقت بھی مین نے اُن باتون کی طرف توجہ کی تھی جنکے کھونے سے مسلمان بگڑ گئے۔ اور جنکے پانے سے یورپین قومین بنگئین اور میرا اطمنان اسقدر معلومات حاصل کرنیکے بعد بخوبی ہوگیا تھا کہ احکام قرآنی کے زمانے سے مسلمانون پر دبا رہے۔ لیکن پھر طبیعت نے اسپر قناعت نہ کی اور اب یہ مجھے فکر ہوئی کہ مسلمانون کی گزشتہ ترقی کے زمانہ کو عیسائیون کی موجودہ ترقی کے زمانہ سے مین مقابلہ کرون اور یہ دیکھون کہ مسلمانون کی بعض باتون کے نہ اختیار کرنے سے اسوقت کی عیسائی قومون مین کونسی کمی ہے یا نہین ہے یا دوسری لفظون مین اسلام کی پوری تقلید کئے بغیر عیسائی اپنے زمانہ ترقی مین گزشتہ مسلمانون کی برابری کرسکتے ہین یا نہین + چنانچہ بنان سے معلوم ہوا کہ نہین۔ اسلئے تہذیب کی تمام شاخون پر جدا جدا بحث کرکے مجھے یہ دکھانا پڑا کہ اسلام کی پیروی یورپ مین ادھوری ہوئی ہی اس لئے ان کی تہذیب ناقص ہے + تعلیم یافتہ گروہ کے بعض اشخاص کہتے ہین کہ اسلام وحشی قومون کے لئے ہی۔ مہذب قومون کے لئے نہین ہے + اس خیال کے دور کرنے کی طرف بھی مین نے توجہ کی اور اسی سلسلہ مین اُن اعتراضات کے جواب دیے ہین جو غیر مذہب والون یا لامذہبون سے مین نے سنے یا کتابون مین دیکھے تھے۔ مجھے امید ہے کہ منصف فرانج معترضین الاسلام کو پڑھکر تسلیم کرینگے کہ ہر قرن اور ہر درجہ کے لوگون کو تہذیب سکھانے کے لئے دین محمدی سے اچھا دین یا اسلام سے اچھا فلسفہ طائر خیال کی پرواز سے باہر ہے + اس کتاب مین مین نے دین محمدی کے تمام مسائل کا اجمالی ذکر کرکے اُنھین دنیا کی مختلف قومون کے قاعدے اور رسوم سے مقابلہ کیا ہی۔ اور دکھایا ہے کہ اسلام کی تمام باتین ایسی ہین کہ اُن سے اچھی صورت ذہن مین نہین آسکتی اور نہ دنیا مین خوش رہنے کے لئے اسلام سے اچھے قاعدے بن سکتے ہین + ان قاعدون پر جو قوم جتنا ہی زیادہ عمل کرے گی اتنا ہی زیادہ خوش رہیگی اور اس لئے دین اسلام برحق ہے +

۳۲ - قرآن مین گو لفظ معجزہ کہین نہین آیا ہی۔ لیکن اصطلاح شرع مین پیغمبر کے خوارق عادات افعال کو معجزہ کہتے ہین + قرآن مین لفظ "آیات" البتہ جابجا آیا ہی + آیات جمع ہے آیت کی + آیت کے معنی ہین نشانی۔ اور جسنے سورہ قرآنی کو بھی آیت کہتے ہین + آیات کے معنی ہوے۔ احکام اور نشانیان اور ان معنون مین بھی آیات کے لفظ کا ترجمہ مفسرین نے کیا ہے + بینات کے معنی ہین دلائل واضح اور یہ لفظ بھی قرآن مین جابجا آیا ہی۔ بعض مقامات پر مفسرون نے اس لفظ سے معجزات مراد لئے ہین + خدا کی نشانیان دو قسم کی قرآن مین بیان کی گئی ہین۔

معجزات

برکات اسلام کے لئے الاسلام بھی دیکھنا چاہئے

ایک تو وہ جو عادات کے موافق ہیں۔ جیسے مینھ کا برسنا بجلی کا کڑکنا آسمان اور زمین میں رنگا رنگ چیزوں کا ظاہر ہونا وغیرہ وغیرہ + اور دوسری وہ چیزیں ہیں جو عموماً ظاہر نہیں ہوتیں + پچھلے مضمون میں جہاں لفظ "آیات" قرآن میں آیا ہے وہاں مفسرین نے "معجزات" اسکا ترجمہ کیا ہے۔ اور یہی ترجمہ جا بجا میں نے بھی اختیار کیا ہے + اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ اور پیغمبروں کے معجزات جس طرح قرآن میں مذکور ہیں اسی طرح آنحضرت کے معجزات بھی قرآن میں ذکر کیے گئے ہیں یا نہیں ؟ تو اسکا جواب مشکل ہے + قرآن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت سے بار بار معجزوں کی فرمائش کیگئی اور آنحضرت نے جواب دیا "معجزے دیکھکر اگلی امتیں کب ایمان لائیں کہ تم معجزوں کی فرمایش کرتے ہو" میں قدرت الٰہی دکھا کر اللہ کی وحدانیت تمھیں سمجھاتا ہوں پچھلے واقعات یاد دلاکر تمھیں عبرت دلاتا ہوں اور آخرت کے عذاب سے تمھیں ڈراتا ہوں۔ ماننے نہ ماننے کا تمھیں اختیار ہے" + صرف ایک معجزہ شق القمر کا قرآن میں مذکور ہے لیکن یہ بھی مختلف فیہ ہے۔ دیکھئے سورۂ قمر میں حاشیہ زیریں لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ پیغمبروں کے معجزوں سے کوئی مسلمان انکار کر سکتا ہے + اب رہی معجزوں کی حقیقت۔ کہ خدا نے جو اسباب دنیا کے انتظام کے لئے قائم کر رکھے ہیں ان سے الگ ہو کر وہ پیغمبروں کیلئے مافوق العادت باتیں دکھاتا تھا۔ یا یہ کہ سلسلۂ اسباب جو وقت روز ازل میں قائم ہوا اسی وقت ٹھہر گیا تھا اور لوح محفوظ میں درج ہو گیا تھا کہ فلاں وقت فلاں بات فلاں پیغمبر کے ذریعہ سے اس طرح سرزد ہوگی کہ خارق عادت یا مافوق العادت متصور ہوگی ؟ + یہ ایسی بحث ہے جیسے اللہ پر ایمان لانے والے سے بحث کرنا بے ادبی تصور کرتے ہیں + بہرحال اگر مجھ سے آنحضرت کے معجزات کی تفصیل پوچھی جائے تو سب سے پہلے میں قرآن ہی کو لوں معجزہ پیش کرونگا اور ایسا معجزہ ہے کہ خود قرآن میں اسکا ذکر ہے + آنحضرت بار بار کفار عرب سے کہتے تھے کہ سب سے بڑا ثبوت اس قرآن کے سچ ہونے کا خود قرآن ہی ہے اگر تم اسے کلام انسان کہتے ہو تو کوئی آیت ایسی ہی فصیح اور بلیغ اپنے دل سے بنا کر پیش کیوں نہیں کرتے ؟ خود قرآن میں اسی مضمون کی متعدد آیتیں ہیں مثلاً دیکھو سورۂ بقر رکوع ۳ + بیشتر کفار عرب نے زور مارا لیکن ان کو کامیابی نہ ہوئی + قرآن نہ معمولی نثر ہے اور نہ نظم ہے۔ ایک خاص طرز ہے جو قرآن ہی کے لئے موضوع ہوا۔ اور قرآن ہی پر ختم ہو گیا + اس طرز پر زمانہ ماقبل و مابعد میں کوئی کتاب لکھی نہیں گئی + اسمیں فصاحت بلاغت اور بندش الفاظ ہر ایک بجائے خود معجزہ ہے۔ دیکھئے سورۂ رعد رکوع ۳ + علاوہ بریں احکام قرآنی بھی معجزات ہیں + جو باتیں قرآن نے توحید تہذیب اخلاق تمدن اور سیاست کے متعلق تعلیم کیں ان سے بہتر آجتک کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ اسے مفصل طور پر سمجھنے کے لئے الاسلام پڑھنا چاہئے۔ احکام قرآنی پر بوقت فرصت غور کیا جائے تو یہ سمجھ میں آجائیگا کہ انہی محض کی زبان سے ایک غیر مہذب جماعت

کے اندر ایسے احکام کا صادر ہونا بجائے خود معجزہ تھا۔ آنحضرت جس سے باتیں کرتے تھے وہ آنحضرت کی سی کہنے لگتا تھا۔ رفتہ رفتہ اسکا اثر یہ ہوا کہ آنحضرت کے جان نثاروں سے مدینہ بھر گیا۔ غیر قوموں کے مورخین بھی منفق اللسان ہیں کہ آنحضرت کے ملنے والوں پر جو اثر آنحضرت کا تھا وہ دنیا کے کسی بادشاہ۔ مالدار یا پیشوائے مذہب کو اپنے تابعین پر کبھی حاصل نہیں ہوا۔ اس کا سبب کیا تھا؟ یہ آنحضرت کا معجزہ تھا۔ اور پیغمبروں کے معجزات جمادات اور نباتات کو بدل دیتے تھے اور آنحضرت کا معجزہ قلوب کا بدل دینے والا تھا۔ مثنوی ؎

ہر زنداز جان کامل معجزات ۔ ہر ضمیر جان طالب چون حیات

قرآن میں پیشگوئیاں بھی ہیں جو قریب ہی زمانہ میں سچی ہوئیں اور وہ پیشین گوئیاں ایسے واقعات کی نسبت تھیں جنکا وہم و گمان بھی عربوں کو نہ تھا یہ پیشین گوئیاں بھی معجزات کہی جاسکتی ہیں اور سب سے بڑا معجزہ قرآن کا تو میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ عربوں کے مابین اول سنہ ہجری میں صرف نصف صدی کے اندر ساری کائنات جامد و غیر منقولہ کی بھی اور پھر اسی قرآن کی بدولت ۳۳ برس کے اندر ہی اندر ایشیا کا بڑا حصہ اور افریقہ کے تمام مذہبی حصے اور یورپ کے سرحدی مقامات مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے تھے۔ ابتدائے خلقت آدم سے آجتک کسی قوم کی ترقی کی یہ اعجاز نما صورت دیکھی نہیں گئی۔ اور یہ ساری ترقی قرآن کے احکام کی خوبیوں کی وجہ سے تھی۔ دیکھئے تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۴۲۵ یہاں یہ لکھنا بیموقع نہ ہوگا کہ اعجاز قرآن جہاں تک اسے لفظوں سے تعلق ہے بعد ترجمہ کے قائم نہیں رہ سکتا مثلاً اشعار میں بعض لفظوں کے ساتھ فیضان الٰہی کچھ ایسا شامل ہوتا ہے کہ وہ دلوں کو مسخر کر دیتا ہے اور یہ سب اہل دل کے قصے مشہور ہیں کہ حالت سماع میں کسی شعر کی تکرار سے انکی جان پر بنگئی پوری توضیح کے لئے میری کتاب نشتر سخن کا دیباچہ دیکھئے۔ اگر کسی ایسے شعر کا ترجمہ جسے اصطلاح شعرا میں نشتر کہتے ہیں۔ غیر زبان میں کیا جائے۔ تو اسکا لطف جہانتک اسے الفاظ سے تعلق ہے ہرگز باقی نہ رہیگا۔ یہی ایک خیال تھا جس سے سابق زمانہ میں قرآن کے ترجمہ کا شائع کرنا پسند نہیں کیا گیا۔ لیکن اب وہ وقت آگیا ہے کہ ایسے خیالات دلوں میں قائم نہ رکھے جائیں کیونکہ اب زبان عربی کی تعلیم اٹھتی جاتی ہے۔ تو قرآن کے سمجھنے کا ذریعہ صرف ترجمہ ہے۔

۳۳ ۔ یہاں یہ لکھنا بیموقع نہیں ہے کہ ترجمہ قرآن اور تاریخ الاسلام لکھنے میں مجھے از سر نو طالب العلمی کی سی زندگی اختیار کرنا اور محنت شاقہ اٹھانا پڑی۔ سلسلہ نظامیہ کی تعلیم کا جنھیں تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ صرف و نحو۔ بیان و معنی۔ منطق اور فلسفہ کی تحصیل میں سارا وقت طلبہ کا صرف ہو جاتا ہے۔ دینی کتابیں کم پڑھائی جاتی ہیں۔ علم فقہ میں کسی کتاب کی جلدین اولین اور کسی کتاب کی جلدین آخرین۔ تفسیر میں جلالین اور تفسیر بیضاوی کے کچھ حصے پڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی بیدلی کے ساتھ۔ معقولات کے ساتھ منقولات کی تعلیم ایسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ انگریزی تعلیم کے ساتھ عربی یا فارسی کا علم ادب دوسری زبانوں کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ لیکن

اسمیں کلام نہیں ہے کہ معقولات کی تعلیم کے بعد منقولات میں کوئی بلکہ حاصل کرنا چاہئے تو اسکے لئے استعداد اُسے حاصل ہوجاتی ہے۔ اس سے کام لیا جائے یا نہ لیا جائے مجھے بھی سلسلہ درس نظامی میں تعلیم پائی تھی۔ لیکن وہ تعلیم مذہبی کتابوں کے لکھنے کے لئے بالکل ناکافی تھی مذہبی تالیفات کے لئے مجھے بہت سی کتابیں تفسیر حدیث فقہ اور سیر کی دیکھنا پڑیں اور میری عمر کے ۳۳ سال اسی میں صرف ہوئے۔ اس تحریر سے مجھے اپنی جانفشانی کا اظہار مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اپنی بے بضاعتی اور زحمتوں کی توضیح کرنا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ میری غلطیوں کی طرف علماء دین استادانہ طریقہ سے توجہ کرینگے۔ اور اُن سے مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ یہ ترجمہ طبع آئندہ میں زیادہ تر صحیح ہو۔ بلکہ میں تو یہ درخواست کرتا ہوں کہ ترجمہ کی یہ صورت جو میں نے اختیار کی ہے۔ اگر علماء اسے پسند فرمائیں تو وہ ہندوستان کے کسی مقام پر ایک مجلس عام کریں اور پھر اُسی مجلس سے اس ترجمہ کی اشاعت ہونی رہے اور یہ ترجمہ کسی کی ذاتی ملکیت نہ رہے۔ اسطرح جس ترجمہ کی اشاعت ہوگی وہ ہندوستان کے لئے مستند ہوگا۔

۳۴ میں نے اس ترجمہ میں بھی خیال کیا ہے کہ جو آیت یا جزو آیت مختلف طور پر ترجمہ کی گئی اسکے مختلف ترجمے میں نے لکھ دیے ہیں۔ اسطرح کہ جس ترجمہ پر کثرت رائے ہے۔ وہ اصل کتاب میں ہے۔ اور دیگر اقوال کا اظہار حاشیہ میں ہے۔ اور جہاں حاشیہ میں معنی کی توضیح کیگئی ہے وہاں بھی حتی الوسع وہ تمام معنی لکھ دیئے گئے ہیں جو اسلام کے مختلف فرقوں میں مختلف فیہ ہیں لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے جن مسائل فقہ میں اختلاف پیدا ہوا ہے۔ اُنکی توضیح بھی کردی گئی ہے۔ تاکہ اس ترجمہ قرآن سے ہندوستان کے مختلف فرقوں کے اہل اسلام یکساں مستفید ہوں۔ — آنمیں قرآن مجید میں علماء کا اختلاف مسلمانوں کے رجحان

۳۵ مجھے امید ہے کہ جسطرح میں نے تحصیل علم کا سلسلہ اس عمر میں جاری رکھا ہے اسیطرح ہر نوجوان اور ضعیف العمر مسلمان اس ترجمہ کو بطور تحصیل علم دین دیکھے گا اور اگر اسکے استعداد کافی نہ ہوگی تو سبقاً سبقاً وہ کسی استاد سے پڑھے گا چھوٹے چھوٹے بچوں کیلئے بعد قرآن مجید کے اس ترجمہ کا پڑھنا بھی لازم کردیا جائے تو بہت اچھا ہے۔ اسطرح دنیا سے پورے طور پر واقف ہوکر جو لڑکے انگریزی اسکولوں میں جائینگے انکی نسبت یہ اندیشہ نہ ہوگا کہ وہ اسکول کی تعلیم کے جھگڑے میں معلومات مذہبی سے بے بہرہ رہجائینگے۔ ایک صورت میں اور پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ شرفا اپنی عورتوں کیلئے اس ترجمہ کا پڑھنا پڑھانا لازم کردیں تو ان کے ذریعہ سے گھر کے تمام لڑکے اور لڑکیاں اسے پڑھ لینگی۔ اور اس زمانہ میں کہ تعلیم دینے سے پروا لی بڑھتی جاتی ہے یہ بہترین طریقہ مسلمانوں کے گھروں میں مذہبی تعلیم قائم رکھنے کا ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

محمد احسان اللہ عباسی

گورکھپور یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء

فہرست سورہ ہائے قرآن مجید

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
۱	فاتحہ	۱	۱	حمد باری و دعا
۲	بقرہ	۲		ذکر مومنین
		۲	۲	ذکر منافقین
		۳	۳	ترغیب و تحریص اسلام اعجاز قرآنی
		۴	۴	تخلیق آدم سجدہ آدم ابلیس کا انکار
		۵	۵	یہود کو تخلیص اسلام
		۶	۶	یہود کی گزشتہ حالتیں گوسالہ پرستی
		۷	۷	یہود کی گزشتہ حالتیں
		۸	۸	گائے کی قربانی تعظیم روز شنبہ
		۹	۹	گائے کی قربانی اور یہود مدینہ کیحالت موجودہ
		۱۰	۱۰	یہود مدینہ کی حالت زار
		۱۰	۱۱	یہود مدینہ سے خطاب
		۱۲	۱۲	سحر کی مذمت
		۱۳	۱۳	مومنین مدینہ سے خطاب
		۱۳	۱۴	اذکار مختلفہ
		۱۴	۱۵	بنائے کعبہ
		۱۵	۱۶	ملت ابراہیم اور دین اسلام کتب سماوی
		۱۶	۱۷	حکم قبلہ
		۱۸	۱۸	حکم قبلہ
		۱۸	۱۹	شہدائے بدر صفا و مروہ ارکان حج
		۱۹	۲۰	خدا کی قدرت اور منکرین کا انجام
		۱۹	۲۱	حلال و حرام ماکولات میں

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۲۰	۲۲	دینداری اور پرہیزگاری - فضائل وصیت
		۲۱	۲۳	روزہ - دعا - اولاد پیدا ہونا - اعتکاف مسجد - رشوت
		۲۲	۲۴	ہجرت مدینہ کو بعد مسلمانوں کا پہلا حج - فساد بدتر از قتل احسان کرنا
		۲۳	۲۵	احکام حج - مذمت منافقین - منی - الجنس - نقفی
		۲۵	۲۶	نصیحت - کلمات لشکریوں کو حکم جہاد - فرار از رسالت محل خوف حکم جہاد
		۲۶	۲۷	جنگ جہاد - ارتداد - تراجاری - قمار بازی - یتیم - نکاح مومن و مشرکہ
		۲۷	۲۸	احکام حیض - لغو قسمیں - طلاق
		۲۷	۲۹	احکام طلاق - رجعت - طلاق رجعی
		۲۸	۳۰	طلاق با تمام عدت - رضاعت - عقد نکاح
		۲۹	۳۱	مہر - نماز - نماز خوف - وصیت بحق زوجہ - عقد نکاح بیوہ
		۳۰	۳۲	شاہ طالوت
		۳۱	۳۳	جنگ شاہ طالوت - و شاہ جالوت
		۳۲	۳۴	خرچ کرو - اللہ کی صفت -
		۳۲	۳۵	حضرت ابراہیم - نمرود - حضرت عزیر - احیائے موتی
		۳۳	۳۶	تہذیب صدقات
		۳۴	۳۷	تہذیب صدقات نذر
		۳۴	۳۸	سود خواری
		۳۵	۳۹	لین دین کا معاملہ - تہذیب کی بات - گواہی - امانت
		۳۶	۴۰	تذکرہ مومنین
۳	آل عمران	۳۷	۱	مومن و غیر مومن
		۳۸	۲	غزوہ بدر - باغ جنت - ذکر مومنین اہل کتاب -
		۳۹	۳	ذکر یہود
		۴۰	۴	عمران - حضرت مریم - حضرت زکریا - حضرت یحییٰ
		۴۲	۵	ولادت حضرت عیسیٰ - حواری

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۴۳	۶	مباہلہ بمقابلہ بصدا البحرین
		۴۴	۷	ملت ابراہیمؑ
		۴۴	۸	خیانت طریقہ تعظیم رسولؐ
		۴۶	۹	رسولوں کا اتفاق باہمی پیغمبروں کے نام
		۴۷	۱۰	کعبہ مقام ابراہیمؑ حج
		۴۸	۱۱	امامت کی ضروریات۔ ضرورت پیشوا اور مذہب
		۴۹	۱۲	مومن اور غیر مومن۔ منافقین
		۵۰	۱۳	غزوۂ احد
		۵۱	۱۴	سود و قماری۔ توبہ۔ غزوہ
		۵۲	۱۵	غزوہ احد وقت موت
		۵۲	۱۶	غزوہ احد
		۵۳	۱۷	غزوہ احد تقسیم غنیمت
		۵۵	۱۸	غزوہ احد ہزیمت کل
		۵۶	۱۹	منکرین اہل مدینہ سے خطاب
		۵۷	۲۰	اسلام کی منادی۔ مہاجرین کی ہجرت
۳	نساء	۵۸	۱	خلقت آدم حوا و ابراہیم [illegible]
		۵۹	۲	تقسیم ترکہ میت
		۶۱	۳	[illegible]
		۶۲	۴	محرمات نکاح۔ حرمت عورتوں کا اور کون سی حلال ہیں
		۶۳	۵	خودکشی قتل عمد گناہ کبیرہ [illegible]
		۶۴	۶	مردوں کی حکومت عورتیں عورتوں کی ذمہ داری [illegible]
		۶۵	۷	حسن سلوک کس پر کس کو کیا کیا کے خرچ کرنے [illegible] نماز اور حالت نشہ حالت جنابت [illegible]
		۶۶	۸	عذاب جہنم [illegible]
		۶۷	۹	رسولؐ بہترین حکم ہے

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۶۸	۱۰	تحریص جہاد
		۶۹	۱۱	تحریص جہاد و جبر و اختیار۔ اخفائے راز بتحریص جہاد۔ اعانت غیر۔ اعانت مشرکین جواب سلام
		۷۱	۱۲	وجوب ہجرت۔ مقاطعہ
		۷۱	۱۳	مسائل متعلقہ قتل۔ تحقیق جرم
		۷۲	۱۴	ہجرت فرض ہونی
		۷۳	۱۵	نماز حالت خوف دشمن۔ نماز بحالت جنگ مستعدی بحال شکست نماز فرض ہے بقید وقت
		۷۴	۱۶	انفصال نزاع۔ اتہام
		۷۴	۱۷	مجالس شر۔ مجالس خیر
		۷۵	۱۸	شرک شیطانی کا مآل جزائے اعمال
		۷۶	۱۹	یتیم لڑکے اور لڑکیاں۔ یتیمیوں عالی نسب مطلقہ کی تسکین۔ خاطر داری اور دنیائی فکر
		۷۷	۲۰	گو ہی۔ اعتقادات اسلام منافق۔ مرتد۔
		۷۸	۲۱	منافق ڈرنا جھگڑنا۔ درگزر کرنا۔ سب پیغمبر برحق ہیں
		۷۹	۲۲	بنی اسرائیل کی نافرمانیاں حضرت عیسیٰ کی وفات پیغمبر بنی کے نام تکذیب تشلیث
		۸۱	۲۳	مسیح عبداللہ کالہ۔ یہودیوں کا حصہ
۵	مائدہ	۸۲	۱	ایفائے عہد احرام میں شکار کرنا۔ متعلقات حج کا احترام۔ محرمات۔ حلت و حرمت اسلام شعائر حج اور عمرہ کا شعائر۔ ان یہودیہ النصاریٰ سے نکاح
		۸۴	۲	وضو۔ یتیم گواہی۔ عدل۔
		۸۴	۳	ذکر یہود۔ ذکر نصاریٰ۔ ایمان کی خوبیوں پر گفتگو۔ تکذیب مسئلہ تثلیث لعنت محمد
		۸۶	۴	بنی اسرائیل کے [illegible] یہود و نصاریٰ۔
		۸۷	۵	قبائل یہود و نصاریٰ کا حال
		۸۸	۶	سزائے سرقہ۔ ذکر مسائل
		۸۹	۷	قصاص
		۹۰	۸	منافق۔ منافقین کی مخاصمت کی پیشین گوئی
		۹۱	۹	منافق اہل کتاب
		۹۳	۱۰	اہل کتاب بنی اسرائیل حضرت عیسیٰ تثلیث۔ لعنت
		۹۴	۱۱	بنی اسرائیل علمائے نصرانی کا ایمان لانا

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۹۵	۱۲	ماکولات و مشروبات - شراب - قمار بازی
		۹۶	۱۳	احرام اور شکار - بحری شکار
		۹۷	۱۴	مذہب میں کمی نہیں ہے - وصیت حلف
		۹۸	۱۵	معجزات حضرت عیسیٰ -
		۹۹	۱۶	حضرت عیسیٰ بروز قیامت
۶	انعام	۹۹	۱	قدرت الٰہی - انعام سابقہ اہل مکہ کی نافرمانی
		۱۰۰	۲	تبلیغ رسالت
		۱۰۱	۳	مذمت کفار
		۱۰۲	۴	نصیحت بغرض تسلی و تشفی آنحضرت بمعجزہ دکھانے سے انکار کیا جانا اور انکا عذر اور دعا آنحضرت
		۱۰۴	۵	انعام سابقہ - نصیحت
		۱۰۵	۶	حسن اخلاق و ادب -
		۱۰۵	۷	نصیحت
		۱۰۶	۸	موت یاد الٰہی بحالت خوف - نصیحت
		۱۰۷	۹	قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام - دلائل توحید
		۱۰۸	۱۰	پیغمبروں کے نام
		۱۰۹	۱۱	نبوت - قرآن بکمیت
		۱۱۰	۱۲	قدرت الٰہی [illegible]
		۱۱۱	۱۳	اللہ و اصحاب کی ہمیشہ [illegible] معجزہ دکھانے سے آنحضرت نے انکار کیا
		۱۱۲	۱۴	قوم کے شریر لوگ - ذبیحہ ماکولات - ذبیحہ
		۱۱۳	۱۵	صفت مومنین - قوم کے شریر لوگ حشر
		۱۱۴	۱۶	حشر شرک - قتل اولاد - اچھوتی چیزیں - قتل اولاد
		۱۱۶	۱۷	قدرت الٰہی اسراف - سوائے حلال
		۱۱۶	۱۸	حرام چیزیں
		۱۱۷	۱۹	والدین کے ساتھ سلوک قتل اولاد قتل ناحق یتیم ناپ تول عدل

نمبر شمار	نام سورۃ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۱۱۸	۲۰	نصیحت
	اعراف	۱۱۹	۱	نصیحت قیامت
		۱۲۰	۲	خلقت آدمؑ۔ ابلیس ودشمنی بنی آدم
		۱۲۱	۳	لباس نماز کے وقت لباس۔ اسراف
		۱۲۲	۴	ماکولات۔ ادبار واقبال قوم موسیٰ۔ دوزخ۔
		۱۲۴	۵	دوزخ اور جنت۔ اعراف
		۱۲۴	۶	اہل اعراف۔ قرآن۔
		۱۲۵	۷	آفرینش ارض وسما۔ قدرت الٰہی۔ روز حشر
		۱۲۶	۸	حضرت نوحؑ۔
		۱۲۶	۹	حضرت ہودؑ
		۱۲۷	۱۰	حضرت صالحؑ۔ حضرت لوطؑ
		۱۲۸	۱۱	حضرت شعیبؑ
		۱۲۹	۱۲	نصیحت
		۱۳۰	۱۳	حضرت موسیٰؑ
		۱۳۱	۱۴	فرعون۔ فرعون کے جادوگر
		۱۳۲	۱۵	حضرت موسیٰ اور فرعون
		۱۳۲	۱۶	قوم فرعون اور حضرت موسیٰ ٹڈیاں۔ جوئیں۔ مینڈک۔ خون۔ غرق دریا بنی اسرائیل پار ہونے
		۱۳۳	۱۷	تجلی کوہ طور۔ نزول توریت
		۱۳۴	۱۸	گوسالہ پرستی
		۱۳۵	۱۹	دوبارہ کوہ طور پر حضرت موسیٰ گئے۔ آنحضرت کی بعثت کی پیشین گوئی۔
		۱۳۶	۲۰	بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے من اور سلویٰ
		۱۳۷	۲۱	سنیچر کا احترام۔ بشکل بوزینہ مسخ ہونا بنی اسرائیل پہاڑوں میں
		۱۳۸	۲۲	معاہدہ روز اول بلعوبن باعور
		۱۳۹	۲۳	بعثت آنحضرت محمد غیب داں نہ تھے۔

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۱۳۹	۲۴	توالد اور تناسل شرک۔ معاف کرنا جاہلوں سے کنارہ کشی
۸	انفال	۱۴۱	۱	تقسیم مال غنیمت
		۱۴۲	۲	جنگ بدر
		۱۴۳	۳	نصیحت
		۱۴۴	۴	کفار قریش۔ کفار کی نمازیں
		۱۴۵	۵	حکم جہاد۔ تقسیم مال غنیمت
		۱۴۶	۶	مال غنیمت۔ جنگ بدر
		۱۴۷	۷	جنگ بدر۔ قوم فرعون۔ معاہدہ صلح
		۱۴۸	۸	تہیہ جنگ۔ مسلمانوں کا اتفاق باہمی
		۱۴۸	۹	ایک مسلمان دس کفار کو بہت ہے۔ ایک مسلمان دو کافر و بیتے تیاں
		۱۴۹	۱۰	جنگ بدر۔ وراثت بین المہاجرین والانصار
۹	توبہ	۱۴۹	۱	اعلان جنگ بمقابلہ کفار
		۱۵۰	۲	کفار کی بدعہدیاں۔ کفار کی زیادتیاں
		۱۵۱	۳	مشرکین اور مسجدیں۔ فضیلت مہاجرین۔
		۱۵۲	۴	غزوہ حنین۔ مشرک نجس اور مسجد حرام
		۱۵۳	۵	غربا اور مسیح۔ جمع مال۔ احترام ماہ حرام
		۱۵۴	۶	تحریص جہاد
		۱۵۴	۷	منافقین اور جہاد
		۱۵۶	۸	محل صدقات۔ منافقین۔ احکام دین سے مسخر
		۱۵۷	۹	منافق
		۱۵۷	۹۰	تحریص جہاد منافقین
		۱۵۸	۱۱	غزوہ تبوک اور منافق
		۱۵۹	۱۲	غزوہ تبوک اور اعراب۔ منکرین اعراب
		۱۶۰	۱۳	مہاجر و انصار۔ منافق۔ منافقوں کی مسجد

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۱۶۱	۱۴	منافقوں کو بشارت۔ غزوۂ تبوک
		۱۶۳	۱۵	معیت صادقین۔ تخلف رسول اللہ پر آنحضرت کی ملامت اور اللہ کی عتاب
		۱۶۳	۱۶	حکم جہاد۔ منافق
۱۰	یونس	۱۶۴	۱	نصیحت محمد جامع و گواہ ہیں سے خلقت ارض و سما قلیت۔ عناد قریش تدبیر الٰہی اہل
		۱۶۴	۲	انسان بحالت مصیبت۔ کفار و مشرکین معجزہ
		۱۶۶	۳	راحت اور تکلیف میں انسانی قلوب۔ حیات دنیا۔ جنتی دوزخی
		۱۶۷	۴	اللہ مدبر عالم ہے۔ تقدیر قرآن معجزہ ہے
		۱۶۸	۵	ذکر قیامت
		۱۶۹	۶	عذاب قیامت۔ قرآن۔ علت و حرمت امر شرعی ہے
		۱۶۹	۷	اللہ حاضر و ناظر ہے۔ اولیا اللہ مشرک کوئی اللہ کا بیٹا نہیں ہے
		۱۷۰	۸	حضرت نوحؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ جادوگر
		۱۷۱	۹	حضرت موسیٰؑ کے پیرو مصریں۔ فرعون غرق دریا ہوا
		۱۷۲	۱۰	توریت۔ قرآن۔ قوم یونسؑ
		۱۷۲	۱۱	ایمان
	ہود	۱۷۳	۱	نصیحت۔ خلقت عالم
		۱۷۴	۲	نصیحت۔
		۱۷۵	۳	حضرت نوح
		۱۷۶	۴	حضرت نوح۔ کشتی نوحؑ۔ پسر نوحؑ
		۱۷۷	۵	حضرت ہودؑ
		۱۷۸	۶	حضرت صالحؑ۔ حضرت صالحؑ کی اونٹنی
		۱۷۹	۷	حضرت ابراہیمؑ۔ بشارت۔ ولادت اسحٰق و یعقوب۔ قوم لوط کی بدکاریاں
		۱۸۰	۸	حضرت شعیبؑ کم تولنا یا کم ناپنا۔ حضرت شعیبؑ کے نصائح
		۱۸۱	۹	حضرت موسیٰ۔ انجام نافرمانی الٰہی۔ روز آخرت
		۱۸۳	۱۰	نماز پنجگانہ۔

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
۱۲	یوسف	۱۸۳	۱	قصہ حضرت یوسفؑ۔ حضرت یوسفؑ کا خواب
		۱۸۳	۲	حضرت یوسف چاہ میں۔ حضرت یوسف فروخت ہوئے
		۱۸۵	۳	زلیخا کی توجہ حضرت یوسف کی طرف
		۱۸۶	۴	شہادت زنان مصر
		۱۸۶	۵	حضرت یوسف مجلس میں۔ حضرت یوسف کا وعظ قید خانہ میں
		۱۸۷	۶	شاہ مصر کا خواب
		۱۸۸	۷	حضرت یوسف کو تقرب سلطانی حاصل ہوا۔
۰		۱۸۹	۸	کنعان میں خط یوسف کے بھائی مصر میں حضرت یعقوب کا علم باطنی
		۱۹۰	۹	ابن یامین مصر میں
		۱۹۲	۱۰	حضرت یوسف کا پتہ لگا۔
		۱۹۲	۱۱	حضرت یعقوب مصر میں
		۱۹۳	۱۲	تعلیم اسلام
۱۳	رعد	۱۹۴	۱	قدرت الٰہی۔ طلب معجزہ
		۱۹۵	۲	تغیر حالت انسانی بحکم الٰہی۔ اجل۔ اطل حساب قیامت
		۱۹۶	۳	ذکر مومنین۔ صلہ رحم
		۱۹۶	۴	طلب معجزہ۔ فتح مکہ کی پیشین گوئی
		۱۹۷	۵	شرک جنت اور دوزخ۔ قرآن زبان عربی۔ اللہ کو نظام عالم کے بدلنے کا اختیار ہے۔ فتوحات اسلامی
۱۴	ابراہیم	۱۹۸	۱	تبلیغ اسلام۔ حضرت موسیٰ
		۱۹۹	۲	تبلیغ رسالت
		۲۰۰	۳	نعمت بیان سابق اور الٰہی اشین۔ حالت دوزخ۔ قدرت الٰہی
		۲۰۱	۴	شیطان اور اوسکے تابعین کی باہمی گفتگو قیامت۔ جنت۔ کلمہ طیبہ
		۲۰۱	۵	کفار قریش کی مذمت۔ خرچ کرنا۔ قدرت الٰہی
		۲۰۲	۶	حضرت ابراہیمؑ اور کعبہ

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۲۰۲	۷	ہول قیامت۔عذاب دوزخ
۱۵	حجر	۲۰۳	۱	تقدیر
		۲۰۴	۲	قدرت الٰہی۔
		۲۰۴	۳	خلقت آدم ابلیس بندگان خاص،
		۲۰۵	۴	جنت مہمانان ابراہیم
		۲۰۶	۵	حضرت لوط۔قوم لوط۔تباہ ہوئی۔اہل ایکہ
		۲۰۶	۶	قوم ثمود۔سبع مثانی۔آنحضرت کی تسلی
۱۶	نحل	۲۰۷	۱	الوہیت۔توالد وتناسل۔احسانات الٰہی
		۲۰۸	۲	قدرت الٰہی۔تجارت بحری
		۲۰۹	۳	کفار کی مذمت
		۲۰۹	۴	پرہیزگار۔قبض روح مومنین
		۲۱۰	۵	مشرکین۔خدا رسول۔قیامت
		۲۱۰	۶	مہاجرین۔نصیحت
		۲۱۱	۷	مشرکین
		۲۱۱	۸	نصیحت
		۲۱۲	۹	قدرت الٰہی۔شہد کی مکھیاں
		۲۱۲	۱۰	غلام۔مشرکین
		۲۱۳	۱۱	قدرت الٰہی
		۲۱۳	۱۲	قیامت
		۲۱۴	۱۳	عدل۔احسان۔صلہ رحم۔نقض عہد
		۲۱۵	۱۴	ایک آیت کے بعد دوسری آیت۔مرتد۔مہاجرین
		۲۱۶	۱۵	کفار مکہ۔حرام چیزیں
		۲۱۶	۱۶	حضرت ابراہیم تعظیم شعبہ انتقام۔
۱۷	بنی اسرائیل	۲۱۷	۱	معراج حضرت موسیٰ حضرت نوح۔بنی اسرائیل۔

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۲۱۸	۲	قدرت الٰہی - نامۂ اعمال
		۲۱۹	۳	والدین - قرابت دار - مساکین - خرچ میں اعتدال
		۲۱۹	۴	قتل اولاد - زنا - قتل ناحق - قصاص - یتیم - ایفائے وعدہ - ناپ تول
		۲۲۰	۵	منکرین قیامت
		۲۲۱	۶	باد شمنان مدارا - مشرکین - لوح محفوظ
		۲۲۲	۷	سجدۂ آدم - اللہ جہاز میں بادآتا ہے
		۲۲۳	۸	نامۂ اعمال بدست راست بوقت تصفیہ - کفار کی مخلوق کی تبشیر و نذیر
		۲۲۳	۹	نماز پنجگانہ - فتح مکہ کی پیشگوئی
		۲۲۴	۱۰	حقیقت روح - قرآن معجزہ ہے - معجزہ دکھانے سے انکار
		۲۲۴	۱۱	قیامت - دوزخ - بخل
		۲۲۵	۱۲	معجزات حضرت موسیٰ بہت چلا کر نماز نہ پڑھنا چاہیئے -
۱۸	کہف	۲۲۶	۱	اصحاب کہف
		۲۲۷	۲	اصحاب کہف غارمیں
		۲۲۷	۳	سگ اصحاب کہف - اصحاب کہف بیدار ہوئے - تعداد اصحاب کہف
		۲۲۸	۴	انشاءاللہ کہو - دوزخ - بہشت
		۲۲۹	۵	انسان اپنے آپ کو فراموش نہ کرے
		۲۳۰	۶	مال اور اولاد - نامۂ اعمال
		۲۳۱	۷	ابلیس مردود
		۲۳۱	۸	نصیحت
		۲۳۲	۹	حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ
		۲۳۲	۱۰	حضرت خضر اور کشتی - قتل طفل - دیوار شکستہ
		۲۳۳	۱۱	ذوالقرنین - یاجوج ماجوج
		۲۳۵	۱۲	کافر مومن - قدرت الٰہی
۱۹	مریم	۲۳۵	۱	حضرت زکریاؑ - حضرت یحییٰؑ

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۲۳۶	۲	حضرت مریمؑ۔ ولادت حضرت عیسیٰؑ
		۲۳۸	۳	اسحاقؑ و یعقوبؑ
		۲۳۸	۴	حضرت موسیٰؑ۔ کوہ طور۔ حضرت ادریسؑ۔ سجدہ جنت۔ فرشتے دنیا میں
		۲۳۹	۵	قیامت۔ جہنم۔ مشرک
		۲۴۰	۶	شفاعت۔ اولاد خدا غلط
۲۰	طٰہٰ	۲۴۱	۱	قرآن۔ آتش طور۔ عصائے موسیٰؑ
		۲۴۲	۲	حضرت ہارونؑ۔ نسل فطی۔ فرعون
		۲۴۳	۳	فرعون۔ جادوگر
		۲۴۵	۴	حضرت موسیٰؑ مصر سے چلے۔ نزول توریت۔ طلائی بچھڑا
		۲۴۶	۵	بھائیوں میں جھگڑا۔ سامری۔ نفخ صور
		۲۴۶	۶	قیامت
		۲۴۷	۷	سجدہ آدمؑ۔ حضرت آدمؑ جنت سے نکلے۔ قیامت
		۲۴۸	۸	نماز پنجگانہ۔
۲۱	انبیاء	۲۴۹	۱	طلب معجزہ
		۲۴۹	۲	نصیحت۔ فرشتے بندے ہیں
		۲۵۰	۳	آسمان و زمین۔ قدرت الٰہی۔ موت۔ انسان جلد باز ہے۔
		۲۵۱	۴	نصیحت۔ میزان عدل
		۲۵۳	۵	حضرت ابراہیمؑ اور آزر۔ حضرت لوطؑ
		۲۵۴	۶	حضرت نوحؑ۔ حضرت داؤدؑ و حضرت سلیمانؑ۔ مویشی کا سلیقہ۔ زرہ حضرت سلیمانؑ کا عروج حضرت ایوبؑ۔ حضرت اسماعیلؑ۔ حضرت ادریسؑ۔ حضرت ذوالکفلؑ۔ حضرت یونسؑ۔ حضرت مریمؑ
		۲۵۴	۷	یاجوج ماجوج۔ بندہ نیک۔ وارث زمین
۲۲	حج	۲۵۰	۱	زلزلہ قیامت۔ بے پیر گم۔ زمین۔ قدرت الٰہی۔ قیامت
		۲۵۷	۲	نصیحت۔ دوزخ
		۲۵۸	۳	بہشت کفار مکہ۔

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۲۵۸	۴	کوہ حلال وحرام۔ کذب
		۲۵۹	۵	قربانی
		۲۶۰	۶	اجازت جہاد
		۲۶۰	۷	نصیحت
		۲۶۱	۸	مہاجرین و مجاہدین۔ قدرت الٰہی
		۲۶۱	۹	قدرت الٰہی۔ نصیحت
		۲۶۲	۱۰	نصیحت
۲۳	مومنون	۲۶۳	۱	نیکوکار بچے۔ شکم مادرمیں۔ دودھ
		۲۶۴	۲	حضرت آدمؑ۔ کشتی نوحؑ
		۲۶۵	۳	حضرت صالحؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ
		۲۶۶	۴	تکلیف بقدر طاقت۔ نصیحت
		۲۶۷	۵	نصیحت۔ دلیل وحدانیت
		۲۶۸	۶	عالم برزخ
۲۴	نور	۲۶۹	۱	زنا کی سزا۔ مناکحت بین المسلمین والمشرکات۔ تہمت زنا
		۲۷۰	۲	اتہام لگانے سے بچو۔
		۲۷۱	۳	اتہام بجا
		۲۷۱	۴	کسی کے گھر میں بلا اذن نہ جاؤ۔ عورتوں کے مقامات پردہ۔ تجہیز گان۔ مکاتبت
		۲۷۲	۵	نور الٰہی
		۲۷۳	۶	قدرت الٰہی۔ منافق
		۲۷۴	۷	رسول بہترین حکم منافق
		۲۷۵	۸	بلوغ بعض اوقات اجازت اندر آنے کی طلب کریں رشتہ داروں کا حساب کسی سے ملو سلام کرو
		۲۷۶	۹	تعظیم رسولؐ
۲۵	فرقان	۲۷۶	۱	تقدیر معبودان باطل کفار
		۲۷۷	۲	دوزخ

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۲۷۸	۳	کفار
		۲۷۹	۴	حضرت موسیٰ۔ اور حضرت ہارون۔ حضرت نوح کفار کے
		۲۸۰	۵	قدرت الٰہی۔ کفار
		۲۸۱	۶	قدرت الٰہی۔ بندہ نیکوکار۔ خرچ میں اعتدال۔ بہشت
۲۶	شعرا	۲۸۲	۱	نصیحت
		۲۸۲	۲	حضرت موسیٰ۔ فرعون۔ عصائے موسیٰ
		۲۸۳	۳	جادوگر
		۲۸۴	۴	حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل مصر سے چلے۔ اہل فرعون غرق ہوئے
		۲۸۴	۵	حضرت ابراہیمؑ۔ نصیحت
		۲۸۵	۶	حضرت نوحؑ
		۲۸۶	۷	حضرت ہودؑ
		۲۸۶	۸	حضرت صالحؑ
		۲۸۷	۹	حضرت لوطؑ
		۲۸۷	۱۰	حضرت شعیبؑ
		۲۸۸	۱۱	قرآن کی پیشگوئیاں۔ نصیحت۔ شاعر
۲۷	نمل	۲۸۹	۱	آتش طور۔ حضرت موسیٰ کی نو نشانیاں
		۲۹۰	۲	حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ۔ چیونٹی۔ ہدہد۔ بلقیس
		۲۹۱	۳	تخت بلقیس
		۲۹۲	۴	حضرت صالحؑ۔ حضرت لوطؑ
		۲۹۳	۵	نصیحت
		۲۹۴	۶	نصیحت دابۃ الارض
		۲۹۵	۷	قیامت
۲۸	قصص	۲۹۶	۱	حضرت موسیٰؑ
		۲۹۶	۲	قتل قبطی

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۲۹۸	۳	ذکر ان حضرت شعیبؑ
		۲۹۹	۴	آتش طور۔ ہامان
		۳۰۰	۵	طلب معجزہ
		۳۰۱	۶	مؤنین و اہل کتاب۔ کفار مکہ
		۳۰۲	۷	روز حساب۔ نصیحت
		۳۰۳	۸	قارون
		۳۰۴	۹	معاد
۲۹	عنکبوت	۳۰۴	۱	والدین۔ نصیحت
		۳۰۵	۲	عمر نوح حضرت ابراہیمؑ
		۳۰۶	۳	آتش ابراہیمؑ۔ حضرت لوط
		۳۰۷	۴	فرشتے حضرت شعیبؑ حضرت موسیٰ۔ مکڑی کا گھر
		۳۰۸	۵	نصیحت آنحضرت امی محض تھے۔ طلب معجزہ
		۳۰۹	۶	اللہ رزاق ہے
		۳۰۹	۷	اصل زندگی۔ نصیحت
۳۰	روم	۳۱۰	۱	اہل روم مغلوب ہونے۔ نصیحت
		۳۱۱	۲	قیامت۔ پنجوقتہ نماز
		۳۱۱	۳	زن و شوہر۔ قیامت
		۳۱۲	۴	نصیحت اقارب۔ سود
		۳۱۳	۵	نصیحت بحری تجارت۔ قدرت الٰہی
		۳۱۴	۶	خلقت انسانی۔ قیامت
۳۱	لقمان	۳۱۵	۱	قدرت الٰہی
		۳۱۵	۲	لقمانؑ۔ نصیحت لقمان۔ اطاعت والدین۔ نصیحت لقمان۔ آواز
		۳۱۶	۳	نصیحت
		۳۱۷	۴	یاد خدا بحالت خوف۔ خاکسار

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
۳۲	سجدہ	۳۱۸	۱	قدرت الٰہی
		۳۱۸	۲	روز قیامت۔ رذائل بسجدہ۔ نغمائے بہشت دفع پیشگوئی۔
		۳۱۹	۳	توریت موسیٰ۔
۳۳	احزاب	۳۲۰	۱	اظہار منبت۔ امہات مومنین
		۳۲۱	۲	غزوۂ خندق۔
		۳۲۲	۳	غزوۂ خندق
		۳۲۳	۴	امہات مومنین
		۳۲۴	۵	نکوکاری۔ اطاعت رسول حضرت زید۔ حضرت زینب تقدیر برادر رذائل خاتم النبیین
		۳۲۵	۶	عدت طلاق امہات مومنین
		۳۲۶	۷	دعوت میں قبل از وقت نہ جاؤ۔ امہات مومنین۔ حجاب پردہ
		۳۲۷	۸	عورتوں کا پردہ۔ عورتوں سے چھیڑ چھاڑ
		۳۲۷	۹	حضرت موسیٰ پر اتہام۔ انسانی ذمہ داریاں
۳۴	سبا	۳۲۸	۱	قیامت۔ لوح محفوظ۔ کفار
		۳۲۹	۲	حضرت داؤدؑ۔ حضرت سلیمانؑ وفات حضرت سلیمان۔ ملک سبا
		۳۳۰	۳	کفار
		۳۳۱	۴	قیامت مصالح تقسیم رزق
		۳۳۱	۵	نصیحت
		۳۳۲	۶	نصیحت
۳۵	ملائکہ (فاطر)	۳۳۳	۱	قدرت الٰہی نصیحت
		۳۳۳	۲	نصیحت کلمہ طیبہ۔ بحری تجارت
		۳۳۴	۳	قیامت نصیحت۔ امم سابقہ
		۳۳۵	۴	قدرت الٰہی سخاوت۔ بندگان صالح بہشت۔ دوزخ
		۳۳۷	۵	نصیحت
۳۶	یٰسٓ	۳۳۷	۱	آنحضرت رسول برحق ہیں

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۳۳۸	۲	خلاف مناسخ
		۳۳۹	۳	قدرت الٰہی۔ نصیحت۔ قیامت۔
		۳۴۰	۴	قیامت جنت۔ دوزخ۔
		۳۴۰	۵	درازی عمر۔ شاعری۔ قدرت الٰہی
۳۷	صافات	۳۴۱	۱	ملاء اعلیٰ قیامت
		۳۴۲	۲	دوزخ جنت۔ عذاب دوزخ نصیحت
		۳۴۴	۳	حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ آنش ابراہیمؑ ہجرت ابراہیمؑ اولاد ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ
		۳۴۵	۴	حضرت موسیٰؑ حضرت ہارونؑ۔ حضرت الیاسؑ۔ حضرت لوطؑ
		۳۴۶	۵	حضرت یونسؑ۔ دعقران الٰہی کا ہونا غلط۔ تقدیر
۳۸	ص	۳۴۷	۱	نصیحت کفار کی ہزیمت کی پیشگوئی۔
		۳۴۸	۲	حضرت داؤدؑ۔ حضرت داؤدؑ کی لغزش
		۳۴۹	۳	حضرت سلیمان کی نماز قضا ہوئی۔ حضرت سلیمان کے اختیارات
		۳۵۰	۴	حضرت ایوب۔ الیسع۔ ذوالکفل۔ جنت۔ دوزخ۔
		۳۵۱	۵	آدمؑ اور شیطان
۳۹	زمر	۳۵۲	۱	نصیحت قدرت الٰہی نصیحت
		۱۵۲	۲	صبر بت پرستی۔ بہشت۔ قدرت الٰہی
		۳۵۳	۳	نصیحت
		۳۵۴	۴	نصیحت ہزیمت کفار کی پیشین گوئی
		۳۵۵	۵	خلاف تناسخ۔ شفاعت
		۳۵۶	۶	بخشش الٰہی کی نصیحت
		۳۵۷	۷	نفخ صور
		۳۵۷	۸	دوزخ
۴۰	مومن	۳۵۸	۱	نصیحت۔ فرشتوں کی دعا۔
		۳۵۹	۲	قیامت۔ آنکھوں کی چوری

شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۳۵۹	۳	امم سابقہ۔ حضرت موسیٰؑ
		۳۶۰	۴	مومن آل فرعون۔ محل فرعون
		۳۶۱	۵	مومن آل فرعون۔ دوزخ
		۳۶۱	۶	توریت نصیحت
		۳۶۲	۷	قدرت الٰہی۔ تجربہ پیران
		۳۶۳	۸	نصیحت۔ رسل نامعلوم الاسم
		۳۶۳	۹	چارپائے۔ امم سابقہ
۴۱	سجدہ	۳۶۴	۱	نصیحت زکوٰۃ
		۳۶۴	۲	قدرت الٰہی۔ کارکنان قضاوقدر۔ قوم عاد۔ قوم ثمود
		۳۶۵	۳	گواہی اعضا
		۳۶۶	۴	کفار مکہ۔ موت مومنین
		۳۶۶	۵	بادشمنان مدارا۔ قیامت نصیحت
		۳۶۷	۶	نصیحت
۴۲	شوریٰ	۳۶۸	۱	وحی
		۳۶۹	۲	قیامت
		۳۷۰	۳	نصیحت رزق۔ منہج
		۳۷۱	۴	ملک سے اعمال۔ عفو خطا
		۳۷۲	۵	قیامت انسان ناشکرگزار ہے
۴۳	زخرف	۳۷۳	۱	نصیحت
		۳۷۳	۲	کافروں سے سوال وجواب
		۳۷۴	۳	نصیحت دنیا کے مزے
		۳۷۵	۴	شیاطین انسان۔ نبی کی تسلی تشفی
		۳۷۵	۵	حضرت موسیٰؑ اور فرعون
		۳۷۶	۶	حضرت عیسیٰؑ

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۳۷۶	۰	اہل جنت۔اہل دوزخ۔کرامکاتبین۔شفاعت
۴۴	دخان	۳۷۸	۱	سبب نزول قرآن۔حضرت موسیٰ اور فرعون
		۳۷۹	۲	قوم تبع۔قیامت
		۳۷۹	۳	درخت زقوم دوزخ میں۔جنت قرآن بزبان اہل عرب
۴۵	جاثیہ	۳۸۰	۱	قدرت الٰہی
		۳۸۱	۲	قدرت الٰہی۔بنی اسرائیل
		۳۸۱	۳	زمانہ
		۳۸۲	۴	نامۂ اعمال
۴۶	احقاف	۳۸۳	۱	نصیحت
		۳۸۴	۲	والدین۔ایام حمل وایام رضاعت۔فرزند شقی۔دوزخ
		۳۸۵	۳	حضرت ہود
		۳۸۵	۴	جن ایمان لائے
۴۷	محمد	۳۸۶	۱	مؤمن اور کافر۔قتال۔جنگ کے قیدی
		۳۸۶	۲	مومن اور کافر۔جنت۔منکرین۔
		۳۸۸	۳	حکم جہاد۔منافقین
		۳۸۹	۴	منافقین
۴۸	فتح	۳۹۰	۱	صلح حدیبیہ۔عہد بیعت
		۳۹۱	۲	سفر حدیبیہ۔غزوہ خیبر۔جنگ فارس وروم کی پیشگوئی۔
		۳۹۲	۳	بیعت تحت شجر۔غنیمت خیبر۔صلح حدیبیہ
		۳۹۳	۴	خواب نبی۔فتح خیبر۔نشان سجود
۴۹	حجرات	۳۹۴	۱	لحاظ رسول۔ادب سے گفتگو کرنا۔خبر رسول۔خبر دینے میں احتیاط۔کذب مسلمانوں میں جنگ۔مسلمانوں میں مصالحت
		۳۹۵	۲	کسی پر پہنا طعنہ غلبت۔شک کرنا عیب۔جوئی۔مسلم اور مومن کا فرق کوئی مسلمان ہوتا ہے تو غیر مرکیا احسان کرتا ہے۔

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
۵۰	ق	۳۹۶	۱	روز حشر
		۳۹۶	۲	سکرات موت۔ نفخ صور۔ دوزخی
		۳۹۷	۳	دوزخ جنت۔ امم سابقہ۔ زمانہ تخلیق کائنات۔ قیامت
۵۱	ذاریات	۳۹۸	۱	وعدہ قیامت۔ دوزخ جنت۔ بندگان نیکوکار
		۳۹۹	۲	حضرت ابراہیم کے مہمان فرشتے۔ قوم لوط کی تباہی۔ حضرت موسیٰ فرعون غرقاب ہوا۔ قوم عاد قوم ثمود۔ قوم نوح۔
		۴۰۰	۳	خلقت کائنات۔ امم سابقہ
۵۲	طور	۴۰۰	۱	قیامت۔ دوزخ۔ جنتی۔
		۴۰۱	۲	نصیحت کی باتیں۔ قرآن خود معجزہ ہے۔ نماز تہجد۔ مغرب عشا۔ صبح۔
۵۳	نجم	۴۰۲	۱	نصیحت کی باتیں۔ حضرت جبرئیل۔ لات۔ عزی۔ منات۔ انسان مجبور ہے۔
		۴۰۳	۲	نصیحت کی باتیں
		۴۰۳	۳	ولید بن مغیرہ کی شان میں۔ اگلی باتوں کی نصیحتیں
۵۴	قمر	۴۰۴	۱	میدان حشر۔ قوم نوح کشتی نوح۔ قوم عاد
		۴۰۵	۲	قوم ثمود حضرت صالح۔ اونٹنی۔ قوم لوط
		۴۰۶	۳	قوم فرعون۔ ہزیمت کفار کی پیشگوئی۔ نامہ اعمال
۵۵	رحمن	۴۰۶	۱	قدرت الٰہی
		۴۰۷	۲	دوزخ کا بیان
		۴۰۸	۳	جنت کی صفت۔
۵۶	واقعہ	۴۰۹	۱	قیامت۔ داہنے ہاتھ والے۔ بائیں ہاتھ والے۔ آگے رہنے والے
		۴۰۹	۲	جنتی دوزخی۔ کفار۔ خلقت انسان۔ آب باران۔ آگ۔
		۴۱۰	۳	قرآن۔ لوح محفوظ میں۔ حالت نزع۔ روح
۵۷	حدید	۴۱۱	۱	الوہیت۔ خرچ کرنا۔ مہاجرین

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۴۱۱	۲	قرض حسنہ - نور ایمان - منافقین کا حشر - صدقہ - قرض حسنہ
		۴۱۲	۳	دنیا چند روزہ ہے - دنیا سرمایہ فریب ہے - جنت - لوح محفوظ - غم کرو نہ خوشی کرو - مسئلہ رضا و تسلیم - معجزات - آہن
		۴۱۳	۴	رہبانیت
۵۸	مجادلہ	۴۱۴	۱	ظہار
		۴۱۴	۲	اللہ حاضر و ناظر - آنحضرت کے خلاف سرگوشیاں - یہود مجلس نبی ﷺ
		۴۱۶	۳	منافقین - ہر زمانہ کفار کی پیشگوئی - حزب اللہ
۵۹	حشر	۴۱۶	۱	بنو نضیر کی جلاوطنی - مہاجرین
		۴۱۷	۲	منافقین
		۴۱۸	۳	عظمت قرآن - الوہیت
۶۰	ممتحنہ	۴۱۹	۱	مہاجرین اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق رکھیں
		۴۱۹	۲	لیکن اپنے محسنوں کو نہ بھولیں مہاجر عورتیں - کفار اور مومنین میں مناکحت جائز نہیں یہود سے الگ رہو
۶۱	صف	۴۲۱	۱	ایفائے وعدہ - مجاہدین لڑائی کی صفیں - بشارت احمد انجیل میں
		۴۲۱	۲	جنت فتح بلاد کی پیشگوئی - حواریان حضرت عیسیٰ
۶۲	جمعہ	۴۲۲	۱	رسالت آنحضرت ﷺ تمام عالم کی طرف - علم بے عمل
		۴۲۲	۲	اذان جمعہ
۶۳	منافقون	۴۲۳	۱	منافقین
		۴۲۴	۲	اللہ کو یاد کرو - سخاوت اپنا شعار کرو
۶۴	تغابن	۴۲۴	۱	الوہیت - امم سابقہ - روز قیامت - روز حشر
		۴۲۵	۲	نصیحت کی باتیں
۶۵	طلاق	۴۲۵	۱۰	طلاق - عدت - رجعت - ایام عدت - رضاعت
		۴۲۶	۲	امم سابقہ - بانع جنت - آسمان و زمین
۶۶	تحریم	۴۲۷	۱	کفارۂ قسم - امہات مومنین

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۴۲۵	۲	نوح کا بیان - ازدواج نوحؑ و لوطؑ - زن فرعون کی دعا
۶۷	ملک	۴۲۹	۱	الوہیت - عذاب دوزخ
		۴۲۹	۲	نصیحت کی باتیں - قیامت
۶۸	قلم	۴۳۲	۱	ولید بن مغیرہ - باغیوں کی ویرانی
		۴۳۲	۲	روز حشر - حضرت یونسؑ - کفار
۶۹	الحاقہ	۴۳۳	۱	قیامت - نفخ صور - نامۂ اعمال بہنے ہاتھ میں - بائیں ہاتھ میں
		۴۳۴	۲	قرآن عین یقین ہے
۷۰	معارج	۴۳۴	۱	یوم الٰہی - قیامت - دوزخ - مدت نجل - اہل جنت کون ہیں؟
		۴۳۵	۲	نصیحت کی باتیں - روز آخرت
۷۱	نوح	۴۳۵	۱	حضرت نوحؑ
		۴۳۶	۲	دعائے نوحؑ -
۷۲	جن	۴۳۷	۱	جن مسلمان ہوئے - نصیحت کی باتیں
		۴۳۸	۲	خاتمیت رسالت
۷۳	مزمل	۴۳۸	۱	ذکر الٰہی - دوزخ - حضرت موسیٰؑ
		۴۳۹	۲	نماز تہجد - نماز پنجگانہ
۷۴	مدثر	۴۳۹	۱	طہارت
		۴۴۰	۲	دوزخ
۷۵	قیامت	۴۴۱	۱	قیامت - جبرئیل معلم قرآن - آخرت - موت -
		۴۴۲	۲	ابوجہل کے شان میں
۷۶	دہر	۴۴۲	۱	زمانہ قبل خلقت - دوزخی جنتی چشمہ سلسبیل
		۴۴۳	۲	نصیحت کی باتیں
۷۷	مرسلات	۴۴۴	۱	قیامت دوزخ
		۴۴۴	۲	جلبتا
۷۸	نبا	۴۴۵	۱	قیامت - دوزخ

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۴۴۶	۲	جنت
۷۹	نازعات	۴۴۶	۱	قیامت - ساہرہ - میدان محشر - حضرت موسیٰ
		۴۴۷	۲	قدرت الٰہی - قیامت - مدت زندگی -
۸۰	عبس	۴۴۸	۱	عبداللہ بن مکتوم - قرآن لوح محفوظ میں - نفخ صور کر
۸۱	تکویر	۴۴۹	۱	زاد آخرت - صفت قرآن
۸۲	انفطار	۴۴۹	۱	آثار دنیا - کراماً کاتبین
۸۳	تطفیف	۴۵۰	۱	ناپ اور تول میں کمی کرنا - سجین علیین
		۴۵۱	۱	علیین - جنت - آب تسنیم - اہل جنت
۸۴	انشقاق	۴۵۱	۱	قیامت طے منزل ہستی
۸۵	بروج	۴۵۲	۱	قیامت - خندق والے - قرآن لوح محفوظ میں
۸۶	طارق	۴۵۳	۱	قیامت
۸۷	اعلیٰ	۴۵۳	۱	نصیحت کی باتیں - آخرت
۸۸	غاشیہ	۴۵۴	۱	عذاب دوزخ - نعمائے جنت - قدرت الٰہی
۸۹	فجر	۴۵۵	۱	جزائے اعمال - ورثہ کو حصہ نہ دینا - نفس مطمئنہ
۹۰	بلد	۴۵۶	۱	انسان مصیبت میں ہے - راہ سخت
۹۱	شمس	۴۵۶	۱	بندگان پاک - تزکیۂ نفس - قوم ثمود
۹۲	لیل	۴۵۷	۱	سخاوت - جنت دوزخ -
۹۳	ضحیٰ	۴۵۸	۱	خطاب بہ آنحضرت
۹۴	انشراح	۴۵۸	۱	مشکل کے ساتھ آسانی
۹۵	تین	۴۵۹	۱	پیری - عیب
۹۶	علق	۴۵۹	۱	مذمت ابوجہل
۹۷	قدر	۴۶۰	۱	شب قدر
۹۸	بینہ	۴۶۰	۱	اہل کتاب کا کفر
۹۹	زلزلہ	۴۶۱	۱	قیامت - نامہ اعمال

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
۱۰۰	عادیات	۴۶۱	۱	محبت مال
۱۰۱	قارعہ	۴۶۲	۱	قیامت - دوزخ - ہاویہ
۱۰۲	تکاثر	۴۶۲	۱	مذمت حرص
۱۰۳	عصر	۴۶۲	۱	دینداری بہترین عمل ہے
۱۰۴	ہمزہ	۴۶۳	۱	بخیل عیب جو - حطمہ
۱۰۵	فیل	۴۶۳	۱	اصحاب فیل
۱۰۶	قریش	۴۶۴	۱	قریش احسان گزاریں
۱۰۷	ماعون	۴۶۴	۱	بخیل بے نماز - ریاکار - لئیم - ماعون
۱۰۸	کوثر	۴۶۴	۱	آنحضرت کی تسلی
۱۰۹	کافرون	۴۶۵	۱	اپنا اپنا دین
۱۱۰	نصر	۴۶۵	۱	فتح مکہ
۱۱۱	لہب	۴۶۵	۱	ابولہب
۱۱۲	اخلاص	۴۶۶	۱	اللہ ایک ہے
۱۱۳	فلق	۴۶۶	۱	اللہ سے پناہ مانگنا
۱۱۴	ناس	۴۶۷	۱	اللہ سے پناہ مانگنا -

سورۂ فاتحہ[1]

مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدی وفا

ع تمام خوبیوں کا سزاوار اللہ ہی جو تمام عالموں کا پروردگار ہی ۔ نہایت رحم کرنے والا مہربان ہی ۔ روز جزا کا مالک ہی ۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ۔ ہم کو سیدھی راہ یعنی اُن لوگون (انبیا) کی راہ پر چلا جن پر تیرا فضل رہا ہی اُن لوگون (کفار و مشرکین[2]) کی راہ پر نہ چلا جن پر غضب نازل کیا گیا اور جو گمراہ ہین ۔

---

[1] سورۂ فاتحہ اس سورہ کا نام اس روایت سے رکھا گیا ہی کہ قرآن اسی سورہ سے شروع ہوتا ہی۔ اسکا نام سبع مثانی بھی ہی ۔ [2] بجائے کفار و مشرکین علمائے اہل تشیع - یہود و نصاری مراد لیتے ہین ۔ دیکھیے ترجمہ الصلوٰۃ از علامہ محمد باقر مجلسی

سورۂ بقرہ[1]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر متقین ع الٓمٓ[2] ۞ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب (قرآن) کلام الٰہی ہے اور اُن پرہیزگاروں کے لیے رہنما ہے جو غیب[3] پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور اے محمدؐ! جو کتاب تجھ پر اتری اور جو کتابیں تیرے قبل اُتریں سب پر ایمان لاتے ہیں اور روز آخرت کا یقین کرتے ہیں ۞ یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں ۞ (اے محمدؐ) کافروں کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے یہ ایمان نہ لائیں گے ۞ اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ نے مہر کردی ہے اور انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ ان پر بڑا عذاب ہوگا ۞

ذکر منافقین ع بعض ایسے آدمی ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لائے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں ۞ اللہ کو اور ایمان والوں کو یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اپنے آپ کو یہ دھوکا دیتے ہیں۔ اور سمجھتے نہیں ۞ ان کے دلوں میں کفر کی بیماری تھی جس کو اللہ نے قرآن نازل کرکے اور بڑھا دیا[5] ۞ جھوٹ بولنے سے ان پر دردناک عذاب ہوگا۔ جب ان سے کہا جاتا ہے "ملک میں فساد نہ پھیلاؤ" تو کہتے ہیں "ہم اصلاح کرتے ہیں" دیکھو یہی لوگ (منافقین) مفسد ہیں لیکن نہیں سمجھتے ۞ جب ان سے کہا جاتا ہے "اور لوگوں کی طرح تم بھی ایمان لاؤ" تو یہ کہتے ہیں "کیا احمقوں کی طرح ہم بھی ایمان لائیں؟" دیکھو یہ خود احمق ہیں اور نہیں سمجھتے ۞ جب یہ مومنین سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو مومن بتاتے ہیں اور جب اپنے شیطانوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں "ہم تمھارے ساتھ ہیں۔ ہم تو استہزا کرتے تھے" اللہ ان پر استہزا کرتا ہے

---

[1] بقرہ کے معنی ہیں گائے اور اس میں گائے کی قربانی کا ایک قصہ ہے اسلیے اسکا نام سورۂ بقرہ ہوا یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی جہاں یہود رہتے تھے اسلیے انکی معلومات کی رعایت سے تخلیق آدم اور حضرت موسیٰ اور ملاء بعد کے واقعات اس میں بیان کیے گئے ہیں اور پھر اس میں احکام شرعی مرقوم ہیں ۞ [2] یہ حروف مقطعات کہلاتے ہیں اور کشتہ رائے یہ ہے کہ انکے معنی نہیں ہیں ظاہر نہیں کیے گئے ہیں ۞ حروف تہجی کی طرح یہ پڑھے جاتے ہیں ۞ بہت سی سورتوں کے شروع میں ایسے حروف آئے ہیں ۞ [3] اللہ کو دیکھتے نہیں اور ایمان لاتے ہیں ۞ [4] مکہ میں جو کوئی مسلمان ہوتا تھا وہ بخلوص نیت سے ہوتا تھا۔ اور مدینہ میں مسلمانوں کی حالت درست ہوئی تو بعض لوگ اپنے آپکو مسلمان کہنے لگے لیکن انکے دلمیں اسلام سے محبت نہ تھی بظاہر شرع میں داخل ہوگئے ایسے لوگ منافق کہلاتے ہیں انکی نشان میں یہ آیت اور آیتائے مابعد نازل ہوئیں ۞ [5] مرض ضلالت موجود تھا قرآن اترا اور اسنے انھوں نے انحراف کیا تو ضلالت کا انکشاف ہوگیا

اور انھیں اس نے چھوڑ رکھا ہو کہ یہ سرکشی میں بہکتے پھریں ٭ یہ وہ لوگ ہیں کہ ہدایت کے بدلے گمراہی مول لیتے ہیں - نہ انھیں اپنی تجارت ہی سے نفع ہوا اور نہ یہ راہ راست ہی پر قائم رہے ٭ انکی مثال اس شخص کی سی ہو کہ جس نے آگ سلگائی اور جب آگ کی روشنی پھیلی تو اللہ نے اُن لوگوں کی روشنی چشم لے لی اور تاریکی میں انھیں اندھا بنا کر چھوڑ دیا ٭ بہرے ہیں گونگے ہیں اور اندھے ہیں - راہ راست پر نہ آئیں گے ٭ یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ گھٹا - گرج اور بجلی کے ساتھ آسمان سے مینھ برسے اور لوگ بجلی کی کڑک سے موت کے ڈر سے کانوں میں انگلیاں دے لیں - اللہ منکروں کو گھیرے ہوئے ہے ٭ قریب ہے کہ بجلی سے اُن کی آنکھیں چاتی رہیں جب بجلی چمکتی تو وہ آگے بڑھتے اور جب اُن پر اندھیرا چھا گیا تو کھڑے رہ گئے ٭ اللہ اگر چاہے تو اُن کی سماعت اور بینائی سلب کر لے - بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ٭

ترغیب بقبول اسلام

ع ۲ لوگو اپنے پروردگار کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تم سے جو پہلے گذرے ہیں اُن کو پیدا کیا - تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ ٭ اُسی نے تمھارے لیے زمین کا بچھونا اور آسمان کی چھت بنائی ہے آسمان سے مینھ برسا کر تمھارے کھانے کے لیے میوے پیدا کیے ہیں - جان بوجھ کر اللہ کا ساتھی کسی کو نہ بناؤ ٭ ہم نے یہ قرآن جو اپنے بندہ (محمدؐ) پر اتارا ہے - اگر تمھیں اس میں کچھ شبہ ہے اور تم سچے ہو تو ایسی ہی ایک سورۃ بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جسے چاہو اپنا مددگار بلا لو ٭ پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو

اعجاز قرآنی

---

۱ یہ منافقین کی مثال ہے کہ کفر کی شب تاریک میں مسلمانوں کی تلوار کے ڈر سے کلمۂ شہادت کی آگ انھوں نے سلگائی اور بے خوف ہو کر زندگی بسر کرنے لگے ٭ مرنے پر ایمان کی روشنی ان کے دلوں سے جاتی رہی اور ندامت کے اندھیرے میں گھر گئے ٭ اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اسلام کی آگ ان کے لیے روشن ہوئی تو اُس کی روشنی نے انھیں اندھا کر دیا برکات اسلام انھیں نظر نہیں آتے جیسا کہ آگ روشن کرنے والوں کو لوگ دور سے دیکھتے ہیں لیکن جو آگ کے قریب ہوتے ہیں وہ دور کی چیز نہیں دیکھ سکتے ٭ ۲ نہ حق نہ سنتے نہ دیکھتے اور نہ کہتے ٭ ۳ اللہ تعالیٰ منافقین کو ایسے گروہ سے تشبیہ دیتا ہے جو اندھیری رات میں کسی بیابان میں ہوں اور زور شور سے مینھ برسنے لگے اور راستہ تاریکی کی وجہ سے نظر نہ آتا ہو - بجلی کے چمکنے سے انھیں دو چار قدم راہ نظر آجایا کرے اور بجلی کی کڑک سے وہ کانوں میں انگلیاں دیے ہوئے ہوں ٭ دل کی زندگی اسلام ہے - اس لیے اس کو مینھ سے تشبیہ دی - تکلیف شرعیہ کو اس وجہ سے کہ وہ منافقوں پر شاق تھی اندھیری سے تشبیہ دی - اور خوف جو جہاد میں پیش آئے اُسکو گرج سے اور جو نفع لڑائی میں یا اور طور پر خوشی کا سامان نظر آئے اُس کو بجلی کی چمک سے - منافقین پر جو سختیوں کا تذکرہ آیا ہے اُسکو برق سے تشبیہ دی یہ دو تمثیلیں جو بیان ہوئی ہیں ان کے معنی مفسروں نے کئی طرح سے بیان کیے ہیں اُن میں سے ایک معنی یہاں لکھے گئے ٭ ۴ اس کو ح میں اسلام کی طرف لوگوں کو تحریص و ترغیب دی گئی ہے ٭ ۵ قرآن میں فصاحت و بلاغت ایسی ہے کہ لوگوں نے بہت کوششیں کیں مگر ایسی فصیح و بلیغ ایک آیت بھی نہ لکھ سکے ٭ یہاں لکھنے کا یہ منشا ہے کہ خاص فیضان الٰہی سے یہ قرآن آنحضرت صلعم کی زبان سے نکلتا ہے - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۵۳ ٭

اور یہ جنت ہرگز نہ کر سکیں گے تو اُس آگ سے ڈرو جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہونگے اور جو کافروں کے لیے بنائی گئی ہے ۲۴ اے محمدؐ! مومنین نیکوکار کو تو خوشخبری دے کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جب اُن کو اُن میں سے کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو وہ کہیں گے "یہ وہی ہے جو پہلے بھی ہم کو ملا تھا" یعنی[۵۱] متشابہ میوے اُن کے پاس لائے جائیں گے ۲۵ وہاں انکیلئے پاک اور صاف بیبیاں ملیں گی اور وہ ہمیشہ اُن باغوں میں رہیں گے ۲۶ اللہ کو مثال بیان کرنے میں کیا شرم[۵۲] ہو جائے مچھر کی ہو یا اُس سے بھی بڑھ کر حقیر چیز کی ہو۔ ایمان والے تو سمجھتے ہیں کہ یہ مثال سچ ہے اپنے رب کی طرف سے ہے۔ اور کفار کہتے ہیں "اللہ کو بھلا اس مثال سے کیا مطلب ہے؟" اللہ اس[۵۳] سے کثیروں کو گمراہی میں چھوڑتا ہے اور کثیروں کو راہ راست پر لاتا ہے۔ لیکن وہ گمراہی میں[۵۴] چھوڑتا ہے تو فاسقوں ہی کو جو اللہ کے ساتھ قول[۵۵] و قرار پکا کر کے توڑتے ہیں اور جن تعلقات کی نسبت اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے انہیں قطع کرتے ہیں۔ اور دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں ۲۷ یہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے ۲۸ لوگو! اللہ سے تم کیونکر منکر ہو سکتے ہو؟ تم بے جان تھے اُس نے تمہیں زندہ کیا۔ پھر وہ تم کو مارے گا پھر جلائے گا اور پھر تم اُس کے پاس پہنچائے جاؤ گے ۲۹ جو کچھ دنیا میں ہے سب اُسی نے تمہارے لیے پیدا کیا ہے۔ پھر اُسی نے آسمان کی طرف متوجہ ہو کر سات[۵۶] آسمان ہموار بنائے ہیں۔ وہ سب کچھ جانتا ہے ۳۰

تخلیق آدم

۴ع اے محمدؐ! لوگوں سے اُس وقت کا تذکرہ کر جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا "میں اپنا ایک نائب زمین پر بھیجنے والا ہوں" تو فرشتوں نے کہا "کیا تو اُس میں ایسے شخص کو رکھنا چاہتا ہے جو اُس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں؟" اللہ نے کہا "مجھے جو علم ہے تمہیں نہیں ہے" پھر اللہ نے آدم کو سب چیزوں کے نام بتائے پھر فرشتوں کے سامنے وہ چیزیں پیش کر کے کہا "تم سچے ہو تو ان کے نام بتاؤ" فرشتوں نے کہا "تو پاک ذات ہے ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ حکمت والا اور پورا جاننے والا

---

۵۱ بہشت کے میوے صورت میں ایک اور لذت میں مختلف ہونگے ۵۲ یہود استہزا کرتے تھے کہ اللہ نے قرآن میں مکھی اور مکڑی کا کیا ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۵۳ یعنی مثال بیان کرنے سے ۵۴ اللہ سے عہد شکنی یا تو توریت اور انجیل کے احکام سے نافرمانی ہے یا توحید و ایمان کی عہد شکنی ہے ۵۵ صلہ رحم یعنی اقارب سے احسان کرنا اللہ نے ضروری قرار دیا اور لوگ اسکی پروا نہیں کرتے ۵۶ اس کو ع میں خلقت آدم کا بیان ہے معنی صاف ہیں۔ لیکن دل میں شک رکھنے والے۔

الاعلام ف دیکھیں ع۵ سات آسمانوں کے لیے دیکھو الاسلام ف

تو تو ہی" اللہ نے کہا "اے آدم! ان چیزوں کے نام انھیں بتا" جب آدم انھیں نام بتا چکا تو اللہ نے فرشتوں سے کہا "کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمانوں اور زمین کی سب مخفی چیزیں میں ہی جانتا ہوں۔ وہ تمام باتیں جو تم بظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپا کر کرتے ہو" ہم نے جب فرشتوں کو آدم کے سجدے کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ ابلیس نے انکار اور سرکشی کی اور کافر ہوا ۔ ہم نے آدم سے کہا۔ اے آدم! تو اپنی بی بی کے ساتھ جنت میں رہ اور تم دونوں اس میں سے بافراغت جو جی چاہے کھاؤ۔ لیکن اس درخت[۱] کے پاس نہ جانا ورنہ تم دونوں نقصان پاؤ گے شیطان نے اُن دونوں کو وہاں سے اکھاڑ دیا اور جہاں وہ تھے وہاں سے انھیں نکلوا دیا۔ ہم نے آدم سے کہا "اب تم یہاں سے اُترو۔ تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہوگا۔ اور ایک زمانہ تک تم کو زمین پر رہنا اور بسیر کرنا ہوگا ۔ پھر آدم نے اپنے پروردگار سے چند کلمات[۲] معذرت سیکھے۔ پھر اللہ نے اُسکی توبہ قبول کی بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے ۔ ہم نے آدم سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اس وقت تم سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ پھر میری طرف سے تم کو ہدایت پہونچے گی ۔ تو میری ہدایت پر جو چلیں گے انھیں نہ ڈر ہوگا اور نہ غم ہوگا۔ اور جو منکر ہوں گے اور میری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہی دوزخی ہوں گے اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۔

سجدۂ آدم — ابلیس کا انکار

یہودیوں کو تعریف اسلام

ع ۵ اے بنی اسرائیل[۳] ! میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تمھیں دے رکھی تھی اور تم میرا وعدہ[۴] سچا کرو تو میں تمھارا وعدہ سچا کروں۔ تم مجھی سے ڈرو۔ میں نے جو قرآن اُتارا ہے اُس پر ایمان لاؤ کہ یہ اُس کتاب (توریت) کی تصدیق کرتا ہے جو تمھارے پاس ہے۔ پہلے تمھیں اس کے منکر نہ بنو۔ مجھی سے ڈرو اور میری آیتوں کو تھوڑی قیمت[۵] پر فروخت نہ کرو ۔ نہ سچ کو جھوٹ کے ساتھ ملاؤ اور نہ سچ کو چھپاؤ ۔ نماز پڑھو زکوٰۃ دو رکوع[۶] کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ۔ تم کتاب (توریت) پڑھ کر کیا دوسروں کو تو بھلائی کرنے کا حکم دیتے ہو اور

---

[۱] مفسرین نے اسے درخت گندم بتایا ہے [۲] کلمات معذرت جنکے ذریعہ سے آدم کی توبہ قبول ہوئی ۔ آدم کے دل میں اللہ نے ڈالدیے کہ اس طرح مجھکو پکارو تو بخشش ہوگی۔ چنانچہ آدم نے عفو خطا کی دعا مانگی اور خطا معاف ہوئی ۔ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۔ وہ دعا ہے دیکھو سورۂ اعراف، رکوع ۲ ۔ [۳] حضرت یعقوب کا نام اسرائیل بھی تھا۔ بنی اسرائیل کا لفظی ترجمہ ہوا "یعقوب کے لڑکے" یعقوب کی نسل میں جتنے نبی ہوئے سب بنی اسرائیل کہلاتے ہیں یہود عرب کی قوم کے تھے اور مدینہ کے گرد یہی زیادہ تر آباد تھے ۔ [۴] یعنی اچھے کام کرو۔ آنحضرت محمد پر ایمان لاؤ تو دنیا میں تمھیں بڑا بنا دیا جائے گا ۔ [۵] یہود عرب بعثت محمدؐ کے بعد توریت کی تحریف کرنے لگے اور محرف نسخے کو اصلیت پر پھیلانے لگے [۶] نماز میں جھکنا ۔

خود اپنی خبر نہیں رکھتے ۔ کیا تمھیں اتنی بھی سمجھ نہیں ہے ۔ صبر اور نماز کا سہارا پکڑو ۔ یہ بیشک دشوار ہے مگر ان عاجزی کرنے والوں پر دشوار نہیں ہے جن کا یہ خیال ہے کہ اپنے رب سے ان کو ملنا ہے اور اس کے پاس انھیں پھر جانا ہے ۔

بعد دیگر گذشتہ نعمتیں

۴۶ اے بنی اسرائیل ! میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تمھیں دے رکھی تھی اور تمام عالموں پر تم کو فضیلت[۵۱] دی تھی ۔ اس دن[۵۲] سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا ۔ نہ کسی کی سفارش کسی شخص کی طرف سے سنی جائے گی ۔ نہ کسی سے معاوضہ لیا جائے گا ۔ اور نہ کسی کو مدد پہونچے گی ۔ یاد کرو کہ فرعون کے ساتھیوں سے ہم نے تمھیں[۵۳] بچایا تھا ۔ وہ بدترین اذیتیں تم کو دیتے تھے ۔ تمھارے[۵۴] لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور تمھاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے ۔ تمھارے رب کی طرف سے یہ بڑی آزمایش[۵۵] تھی ۔ یاد کرو کہ ہم نے تمھارے[۵۶] لیے دریا کو پھاڑ کر تمھیں بچا لیا اور فرعونیوں کو تمھارے دیکھتے دیکھتے ڈبو دیا ۔ یاد کرو کہ ہم[۵۷] نے موسیٰ سے چالیس

گوسالہ پرستی

راتوں کا وعدہ کیا اور تم نے اپنے اوپر یہ ظلم کیا کہ اس کے بعد تم ایک گوسالہ[۵۸] بنا بیٹھے ۔ تمھیں شکر کرنا چاہیے تھا کہ ہم نے پھر بھی درگذر کی ۔ یاد کرو کہ تمھاری ہدایت کے لیے ہم نے موسیٰ کے پاس کتاب (توریت) اور شریعت بھیجی تھی ۔ یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا[۵۹] لوگو تم نے گوسالہ بنا بیٹھنے سے اپنے آپ پر ظلم کیا اپنے خالق کے سامنے توبہ کرو اور آپس میں مقابلہ کرو تمھارے خالق کے نزدیک تمھاری خیر اسی میں ہے ۔ پھر اللہ تمھاری توبہ قبول کی ۔ وہ بڑا توبہ قبول

گوسالہ پرستی

---

۵۱ ایک وہ زمانہ تھا کہ تہذیب اور ثروت میں بنی اسرائیل کو تمام دنیا میں فوق تھا ۔ ۵۲ روز قیامت ۵۳ تمھارے اجداد کو ۵۴ اس زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ فرعون کو نجومیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی اور فرعون کا یہ حکم عام ہو گیا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اس خیال سے کہ شاید وہی موسیٰ ہو قتل کر ڈالا جائے دیکھو الاسلام فصل ۳ و ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام ۔ ۵۵ آزمائش میں ۔ ۵۶ فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعاقب کیا اور دریا کے بیچ میں پہنچا ۔ دریا کا پانی اللہ کے حکم سے رک گیا اور حضرت موسیٰ مع اپنی قوم کے پار اتر گئے ۔ فرعون نے بھی چاہا کہ اسی راہ سے چلے ۔ پانی اپنی اصلی حالت پر آگیا اور وہ غرق ہو گیا ۔ ۵۷ وعدہ کیا ۔ ۵۸ بچھڑا معبود کر کے جب حضرت موسیٰ آگے بڑھے تو چالیس دن کے لیے اپنے ساتھیوں سے علحدہ ہو کر ایک دن کو طور میں چلے گئے اور وہیں تورات نازل ہوئی ۔ ۵۹ یعنی انکی پرستش کرنے لگے ۔ اس رکوع میں اور رکوع ۱۶ میں حضرت موسیٰ کے وقت کے قصوں کی طرف اشارہ ہے ۔ حضرت موسیٰ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر جب دورہ کوہ میں چلے گئے تھے تو ان کی غیبت میں لوگوں نے بیل کی مورت بنا کر اسکی پرستش کی ۔ حضرت موسیٰ جب واپس آئے تو بت پرستی سے نفرت کی اور مقابلہ کی نوبت آئی ۔ حضرت موسیٰ دورہ کوہ میں اسی طرح تشریف لے گئے تھے جس طرح آنحضرت محمد غار حرا میں تشریف لے گئے تھے ۔ دیکھو تاریخ الاسلام فصل ۳ ۔ اور سورۂ اعراف ۷ رکوع ۱۳ تا ۱۷

کرنے والا رحیم ہو۔ تم نے موسیٰ سے کہا: "جب تک ظاہر طور پر ہم خدا کو نہ دیکھ لیں گے تم پر ایمان نہ لائیں گے"۔ پھر تم سب کو بجلی مار گئی اور تم دیکھتے رہے ۔ بعد ازاں تم کو مردہ سے ہم نے پھر زندہ کیا تاکہ تم شکر کرو۔ ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور تمھارے لیے من و سلویٰ اتارا اور کہا۔ من و سلویٰ "پاک چیزیں جو ہم دیں اُسے کھاتے جاؤ"۔ اُنھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے آپ پر ظلم کیا۔ یاد کرو کہ ہم نے کہا تھا: "اس گاؤں میں جاؤ اور بافراغت جہاں سے جی چاہے کھاؤ اور سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو اور استغفار کرو۔ ہم تمھارے گناہ بخشدیں گے اور عنقریب ہم اچھوں کو زیادہ ثواب دیں گے"۔ بات جو کہی گئی تھی اُسے ظالموں نے بدل دیا۔ اس لیے ہم نے ان ظالموں پر اُن کی نافرمانی کی سزا میں آسمان سے عذاب بھیجا۔

یہودیوں کی گذشتہ خطائیں

ع جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا۔ تو ہم نے اُس سے کہا: "تو اپنی لاٹھی پتھر پر مار"۔ پتھر سے بارہ چشمے جاری ہوئے اور سب آدمیوں نے اپنے اپنے گھاٹ پہچان لیے۔ اذن عام ہو گیا کہ اللہ کے دیے ہوئے رزق کو کھاؤ پیو اور دنیا میں فساد کرتے ہوئے نہ پھرو۔ یاد کرو

---

۱ اس گستاخی پر ایک بجلی جس سے آنکھیں چندھی ہو گئیں اور سب بے ہوش ہو کر مردہ کی طرح گر پڑے اور کئی دن تک پڑے رہے پھر خدا نے اُٹھایا۔ ۲ حضرت موسیٰ کو اور اُن کے ساتھیوں کو مصر سے نکل کر عرصہ تک میدان و جنگل میں رہنے کا اتفاق ہوا وہاں ابر کا سایہ مکان کی چھت کا کام دیتا تھا اور ایک قسم کا بیٹھا گوند درختوں کے پتوں پر جم جاتا تھا جیسے من کہتے تھے اور ایک چڑیا کثرت شکار ہوتی تھی جسے سلویٰ کہتے تھے انھیں دو چیزوں پر بسر اوقات ہوتی تھی۔ ۳ من و سلویٰ کھانے کے لیے تھا نہ کہ جمع کرنے کے لیے۔ جب وہ جمع کرنے لگے تو وہ مفقود ہو گیا تب حضرت موسیٰ نے کہا اب آبادی کی طرف ملک شام میں چلو اور کھیتی کر کے کھاؤ۔ ۴ حضرت موسیٰ کے عہد میں بنی اسرائیل برابر جنگلوں میں رہے کفار سے لڑنے سے راضی نہیں ہوئے۔ بعد حضرت موسیٰ کے حضرت یوشع پیغمبر ہوئے اور اُن کی معیت میں عمالقہ سے وہ لڑنے کو آئے لیکن پہلا ہی شہر اُنھوں نے فتح کیا تھا کہ حضرت یوشع پیغمبر سے سرتابی شروع کی۔ ۵ یعنی استغفار کی جگہ وہ لال لال گیہوں اللہ سے مانگنے لگے۔ وبا پھیلی اور ملک مفتوحہ صحرا تھا سے نکل گیا۔ حطۃ کے معنی ہیں "گناہ دور ہوں"۔ حنطۃ کے معنی ہیں گیہوں ۔ بنی اسرائیل حطۃ کی جگہ حنطۃ کہنے لگے۔ ۶ یعنی یاد کرو کہ جب حضرت موسیٰ جنگل میں پہنچے تو اپنے ساتھیوں کو شام پر چڑھائی کرنے کی ترغیب دی۔ اُنھوں نے انکار کیا اور چالیس برس تک وہیں رہے ۔ حضرت موسیٰ نے بحکم اللہ کے سنہر پیدا کی پانی پینے کے لیے اور کھانے کے لیے دسترخوان کا بندوبست کیا۔ من و سلویٰ کھاتے کھاتے وہ لوگ گھبرا گئے تو حضرت موسیٰ نے کہا جنگل میں تو یہی مل سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ کے مرنے پر بنی اسرائیلیوں نے کنعان پر حملہ کیا شکست و فتح شروع ہوئی اور ایک وہ زمانہ آیا کہ بنی اسرائیل دنیا کی مہذب ترین قوموں میں شمار کیے گئے جس کا اشارہ شروع رکوع میں ہے۔ پھر کثرت عیش کے ساتھ اپنے نامحموں اور پیغمبروں سے انھوں نے بے ادبی شروع کی نتیجہ وہ ہوا جو اب تک دیکھا جاتا ہے کہ یہودیوں کے قبضہ میں کہیں بھی زمین نہیں ہے۔

کہ تم نے موسیٰ سے کہا تھا "اے موسیٰ! ہم ایک کھانے پر نہ رہیں گے اپنے پروردگار سے ہمارے لیے دعا کیجئے کہ زمین میں جو کچھ ساگ۔ ککڑی۔ گیہوں۔ مسور۔ پیاز پیدا ہوں وہ ہمارے لیے بھی پیدا کرے" موسیٰ نے کہا "اچھی چیزوں کے بدلے تم ادنیٰ چیزیں لینا چاہتے ہو تو کسی شہر میں جا رہو جو چیز مانگتے ہو ملے گی" پھر اُن پر ذلت اور فقیری آپڑی اور وہ خدا کے غضب میں آگئے۔ یہ اس وجہ ہوا کہ وہ خدا کی آیتوں کو مانتے نہ تھے اور ناحق نبیوں کو قتل کر ڈالتے تھے۔ اور نیز اس لیے کہ گناہ کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے +

گذشتہ کی تمہید ع ۸ مسلمان۔ یہود۔ نصاریٰ اور ستارہ پرست[۵۱] ان میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے۔ بیشک یہ لوگ اپنے رب سے اپنا اجر پائیں گے۔ نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ کچھ غم ہوگا + یاد کرو کہ ہم نے تم سے عہد[۵۲] لیا تھا اور تمہارے اوپر کوہ طور کھڑا کیا تھا اور کہا تھا "ہم نے جو کتاب توریت تم کو دی ہے اُسے مضبوطی سے پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اُسے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ" + تم نے اس کے بعد اپنا منھ پھیر لیا۔ اللہ کی بخشش اور رحمت اگر نہ ہوتی تو تم کو نقصان پہونچ جاتا + تم اُنھیں جانتے ہو گے جو روز شنبہ[۵۳] کی بابت تم میں سے حد سے گذر گئے تھے۔ ہم نے اُن سے کہا "ذلیل بندر ہو جاؤ" اور اس قصہ کو ہم نے موجودہ اور آئندہ قوم کے لیے عبرت اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت قرار دیا + یاد کرو کہ موسیٰ[۵۴] نے اپنی قوم سے کہا کہ "اللہ تم کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے" اُن لوگوں نے کہا "کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو؟" موسیٰ نے کہا "اللہ کی پناہ۔ میں نادان نہیں ہوں" اُنھوں نے کہا "اپنے رب سے ہمارے لیے پوچھیے وہ بتا دے کہ کیسی گائے ہو؟" + موسیٰ نے کہا کہ اللہ کہتا ہے "گائے نہ بوڑھی نہ بچھیا۔ بیچ کی اوسط ہو" تم حکم کی تعمیل کرو" اُنھوں نے کہا۔ اپنے رب سے ہمارے لیے پوچھیے کہ وہ بتائے

---

۵۱ صابئین کا صحیح ترجمہ یہی بیان کیا گیا ہے + ۵۲ تعمیل احکام تورات کا + ۵۳ احکام تورات کی تعمیل سے بنی اسرائیل گریز کرتے تھے لیکن انھیں مجبوری یہ تھی کہ دریائے نیل پس پشت اور پہاڑ سامنے تھا حضرت موسیٰ کی اطاعت کرتے تو کیا کرتے؟ اکثروں نے یہ معنی لکھے ہیں کہ قدرت خداوندی سے پہاڑ بصورت ابر سر کے اوپر نظر آیا اُسکے گرنے کے خوف نے حضرت موسیٰ کی فرمانبرداری پر بنی اسرائیل کو مجبور کیا + ۵۴ تورات + ۵۵ ملت موسوی میں ہفتہ کے دن دنیاوی کار کی ممانعت تھی۔ حضرت داؤد کے زمانہ میں ایک گروہ نے اسکی پابندی ترک کر دی تھی + اُن پر عذاب بھی آیا اور وہ مرنے کے پہلے اُنکے چہرے بندر کے سے ہو گئے یا اُن کی صورتیں مسخ ہو گئیں۔ اور وہ بندر کی طرح نظر آنے لگے + ۵۶ بنی اسرائیل میں ایک خون ہوا تھا۔ خون کا پتہ ایک خاص طور پر لگا۔ مفصل قصہ آئندہ رکوع میں ہے +

کیا رنگ ہو؟ موسیٰ نے کہا کہ اللہ کہتا ہے وہ گائے زرد شوخ رنگ ہو کہ دیکھنے میں اچھی معلوم ہو۔ انھوں نے کہا اپنے رب سے ہمارے لیے پوچھیے کہ وہ بتائے کہ کیسی گائے ہو ایسی گائیں تو بہتیری ایک ہی رنگ کی دکھائی دیتی ہیں۔ اب اللہ نے چاہا تو تم کو ہدایت ہوگی۔ موسیٰ نے کہا اللہ کہتا ہے وہ گائے محنت کش زمین جوتنے والی نہ ہو اور نہ کھیتی کی آبپاشی کرنے والی ہو۔ تندرست ہو اور بیداغ ہو۔ انھوں نے کہا اب آپ نے ٹھیک بات کہی۔ بالآخر انھیں ذبح کرنا پڑا اگو وہ ذبح کرنا چاہتے نہ تھے۔

گائے کے قربانی اور یہود کی حالت موجودہ

ع یاد کرو کہ تم نے ایک آدمی مار ڈالا تھا اور اس کے بارے میں جھگڑا کر کے ایک نے دوسرے پر الزام لگایا تھا۔ اللہ کو تمھارے راز کا پردہ فاش کرنا تھا۔ ہم نے کہا کہ گائے کو بدن پر کے گوشت کا ٹکڑا مقتول سے چھوا دو اور دیکھو اسی طرح اللہ مردوں کو جلاتا اور اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ پھر بھی تمھارے دل اس کے بعد سخت رہے۔ وہ مثل پتھر کے تھے یا اس سے بھی زیادہ سخت تھے۔ پتھروں میں تو بعض ایسے بھی ہیں کہ ان سے نہریں جاری ہوتی ہیں اور بعض پتھر پھٹتے ہیں تو پانی بہ نکلتا ہے۔ اور بعض تو خوف خدا سے گر پڑتے ہیں۔ اللہ تمھارے کام سے غافل نہیں ہے۔ مسلمانو! کیا تمھیں یہ توقع ہے کہ یہ (یہود) تمھاری بات تسلیم کریں گے؟ ان میں بعض تو ایسے تھے کہ اللہ کے کلام (توریت) کو سنتے اور سمجھتے تھے اور پھر دانستہ اسے بدل ڈالتے تھے۔ مومنین سے مل کر یہ منافق اپنے آپ کو مومن بتاتے ہیں اور جب آپس میں خلیہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ اللہ نے جو تم پر ظاہر کیا ہے کیا تم اسے ان مسلمانوں سے کہہ دیا کرتے ہو کہ اللہ کے سامنے یہ تم سے حجت کریں۔ کیا تمھیں اتنی بھی عقل نہیں ہے؟ کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ ظاہر اور باطن ان کا جانتا ہے۔ ان میں بعض جاہل ایسے ہیں جو کتاب (توریت) نہیں جانتے صرف امیدوں کو جانتے ہیں اور صرف ظنیات سے ان کو مطلب ہے۔ افسوس ان پر ہے جو اپنے

---

۱ بار ارسوال وجواب سے انکا مقصد صرف یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کے حکم کی تعمیل نہ کرنا پڑے۔ ۲ حضرت موسیٰ کے وقت میں ایک خون ہو گیا تھا۔ حضرت موسیٰ کے حکم سے ایک گائے ذبح کی گئی اور اسکا گوشت مقتول کے پاس لایا گیا۔ خدا کے حکم سے کچھ ایسی تاثیر مین پیدا ہوئی کہ مقتول تھوڑی دیر کے لیے اپنے قاتل کا نام بتانے کے لیے زندہ ہو گیا یا ہوش میں آگیا۔ ۳ مقتول کی شہادت پر بھی قاتل نے اقبال نہ کیا۔ ۴ یعنی پتھروں میں بھی ایک قسم کی صلاحیت ہے۔ ۵ توریت میں بعض بعض مقامات پر آنحضرت محمدؐ کی صفت لکھی تھی۔ علماء یہود جب اسکی خبر اصحاب محمدؐ کو دیتے تھے تو یہود ان علماء سے کہتے تھے ۶ یعنی مسلمانوں سے جانتے ہو کہ یہ محمدؐ کی صفت ہے۔ ۷ یعنی جان بوجھ کر ایمان نہیں لاتے تھے۔ ۸ اُن کے علماء سے کہ سب خاص ان کے اور ان کے بزرگوں کے لیے ہے۔ ۹ یعنی اُن کے بزرگ بروز قیامت شفاعت کر کے چھڑا لیں گے۔

ہاتھوں سے تو کتاب[۵۱] لکھتے ہیں اور کہتے ہیں "یہ اللہ کی طرف سے ہے" تاکہ کچھ قیمت مل جائے۔ ان کے ہاتھوں کی اس کتابت اور اس کمائی پر حیف ہے۔ اور محمدؐ جب یہ کہیں کہ ہمیں دوزخ میں تھوڑے ہی دن رہنا ہوگا تو تو کہہ[۵۲] دو کیا تم نے اللہ سے کوئی وعدہ لے لیا ہے کہ وہ اُس کے خلاف نہ کرے گا۔ یا بے سمجھے ہوئے اللہ پر افترا کرتے ہو؟ ہاں جو برائیاں کرتے ہیں اور جن کو گناہ نے گھیر لیا ہے وہ دوزخی ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں وہ جنتی ہیں اور ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

یہود بنی اسرائیل کی حالت زار

ع ۱۰ ہم نے بنی اسرائیل[۵۳] سے عہد لیا تھا کہ سوا اللہ کے کسی کی بندگی نہ کرنا۔ ماں باپ۔ اپنے بیگانے یتیموں اور مساکین کے ساتھ نیکی کرنا۔ لوگوں سے اچھی بات بولنا۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ چند آدمیوں کے سوا تم سب عہد سے پھر گئے اور بے پروائی کرنے لگے۔ یاد کرو کہ ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ باہم خونریزی نہ کرنا۔ اور نہ لوگوں کو اپنے شہروں سے جلاوطن کرنا۔ تم اس کے شاہد ہو کہ تم نے اسے قبول کیا تھا۔ اب وہی تم ہو کہ باہم خونریزی[۵۴] کرتے ہو اور برائی اور تعدی کرنے میں ایک دوسرے کے مددگار ہو کر اپنی قوم کے ایک فریق کو اُن کے گھروں سے جلاوطن کرتے ہو اور جب وہ اسیر ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں تو اُن کا فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو۔ حالانکہ اُن کا نکال دینا ہی تم کو روا نہ تھا۔ کیا کتاب توریت کی بعض[۵۵] آیتوں کو تم مانتے ہو اور بعض کو نہیں مانتے؟ تم میں سے جو ایسا کرتے ہیں اُن کی سزا سوا اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ حیات دنیا میں اُن کی خواری ہو اور بروز قیامت وہ عذاب سخت ترین میں مبتلا کیے جائیں۔ اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے حیات دنیا مول لی ہے۔ ان سے عذاب کم نہ کیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کیجائے گی۔

یہود بنی سے خطاب

ع ۱۱ ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تھی۔ اُس کے بعد پے در پے پیغمبر[۵۶] بھیجے تھے۔ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ہم نے نشانیاں[۵۷] دی تھیں اور روح القدس[۵۸] سے اُس کی مدد کی تھی۔ کیا تمہارے پاس جب

---

۵۱ یعنی توریت محرف کو۔ ۵۲ مخاطب ازاں حضرت۔ ۵۳ توریت میں۔ ۵۴ یعنی تمہارے بزرگوں نے۔ ۵۵ جب مسلمان مدینہ گئے تو قریش کی طرح وہاں بھی لڑائیاں تھیں۔ بنو نظیر اور قبیلہ خزرج ایک طرف تھے اور بنو قریظہ دوسری طرف تھے۔ یہ آپس میں جب لڑتے تھے حالانکہ یہ سب ایک قوم کے تھے اور توریت سے پورا کما لاتے تھے۔ ۵۶ دوسرے قیدی کے ساتھ مل لیتے ہو یا فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو۔ ۵۷ عوض لے کر چھوڑ دیا توریت کے موافق اور شہر بدر کرنا احکام توریت کے خلاف ہے۔ ۵۸ یاشع۔ داؤد۔ سلیمان۔ الیاس۔ زکریا۔ یحییٰ۔ ۵۹ غیب کی خبر دینا۔ مردوں کو جلانا۔ یا تقریب الموت مریضوں کو اچھا کرنا۔ ۶۰ روح القدس سے مراد جبرئیل۔ اسم اعظم یا انجیل ہے اور بعضوں نے کہا روح القدس سے مراد روح اللہ ہے یعنی اللہ کے زندہ کیے ہوئے۔ یہ اضافہ تشریفی ہے یعنی بغیر واسطہ کے اللہ نے انھیں پیدا کیا۔

کوئی پیغمبر تمہاری مرضی کے خلاف حکم لاتا تھا تو تم سرکشی نہیں کرتے تھے؟ - بعض کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو مار ڈالا۔ یہ یہود کہتے ہیں کہ "ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہے" یہ پردہ نہیں ہے بلکہ کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار ہے کہ بہت کم یہ ایمان لاتے ہیں ۔ جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس ایسی کتاب (قرآن) پہونچی جو ان کی کتاب (توریت) کی تصدیق کرتی ہے اور اس سے پہلے یہ مشرکین پر اسی کی توقع پر فتح پانے کی دعائیں مانگا کرتے تھے تو جب وہ آگیا جسے یہ پہلے سے جانتے تھے تو اس سے انکار کرنے لگے۔ ان منکرین پر اللہ کی پھٹکار ہے۔ بُری ہے وہ شے جس کے بدلے ان لوگوں نے اپنے آپ کو فروخت کیا ہے۔ یعنی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اسے یہ محض اس حسد سے انکار کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنے بندوں میں سے جسے چاہا اس پر اپنے فضل سے وحی بھیجی ۔ اللہ کے دُہرے غضب کے وہ سزاوار ہیں ۔ کافروں کے لیے عذاب ذلت ہے۔ ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو قرآن اتارا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ تو کہتے ہیں "ہم پر جو توریت اتری ہے اس پر ہم ایمان لاتے ہیں" اور اس کے سوا یہ اور کچھ نہیں مانتے۔ حالانکہ یہ قرآن برحق ہے اور ان کی کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ اے محمد! تو ان سے پوچھ "تم یعنی تمہارے بزرگ مومن تھے تو نبیوں کو پہلے کیوں قتل کرتے تھے" موسیٰ تو تمہارے سامنے صریح نشانیاں لے کر آیا تھا پھر تم نے یہ ظلم کیا کہ اس کی غیبت میں گوسالہ پرستی اختیار کی۔ یاد کرو ہم نے جب تم سے یعنی تمہارے بزرگوں سے قول و قرار لیا تھا اور تم پر یعنی تمہارے بزرگوں پر کوہ طور کھڑا کیا اور کہا تھا ہم نے جو توریت تمہیں دی ہے اسے مستحکم پکڑو اور سنو تو انہوں نے کہا تھا "ہم سن تو لیا مگر مانیں گے نہیں" کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں گوسالہ کی محبت سرایت کر گئی تھی۔ اے محمد! تو کہہ "اگر یہی تمہارا ایمان ہے تو یہ تمہیں بُری تعلیم کرتا ہے"۔ اے محمد! تو کہہ "اگر اللہ کے پاس تمہارے ہی لیے دار الآخرت ہے اور دوسروں کے لیے نہیں ہے۔ اور تم سچے ہو تو مرنے کی خواہش کرو"۔ وہ یہ ان اعمال کے جو کر چکے ہیں موت کبھی نہ چاہیں گے۔ اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ تو انہیں اور دوں سے زیادہ جینے پر حریص پائے گا۔ ان مشرکین میں سے بھی ہر ایک

---

۱ جیسے آنحضرت محمدؐ جیسی ۲ زکریا یحییٰ ۳ یہود ۴ تورات سے کہتے ہیں ۵ کفار مدینہ سے یہود تنگ تھے اور اللہ سے دعائیں مانگتے تھے کہ آنحضرت محمدؐ کو جن کا ذکر توریت میں ہے بھیج کہ ان کی مدد سے ہم تمہیں تباہ ہوں ۔ یہود خیال کرتے تھے کہ آنحضرت محمدؐ بنی اسرائیل سے ہونگے اور یہود بنی اسمٰعیل سے اس لیے یہود آنحضرت محمدؐ سے جان بوجھ کر پھر بیٹھے ۶ حضرت محمد کے توریت میں ان کے آنے کی خبر یہود پڑھ چکے تھے ۷ ایک تو حضرت عیسیٰ کے زمانے سے اور دوسرے آنحضرت محمدؐ کے زمانے سے ۸ یہود کہتے تھے کہ ہم بھی مومن ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۹ دیکھو کرتوت ۱۰ یہود کہتے تھے "بہشت میں ہمارے سوا کوئی دوسرا نہ جائیگا" اللہ نے فرمایا کہ اگر ایسا سچا ہونا رکھتے ہیں تو موت سے کیوں ڈرتے ہیں؟

ہزار برس جینا چاہتا ہے ایسا جینا بھی تو عذاب سے بچا نہیں سکتا۔ اللہ ان کے اعمال دیکھتا ہے ۔

سحر کی مذمت

۱۲ ع ۱۰ اے محمدؐ تو کہہ "جبرئیلؑ کا دشمن جو ہو۔ ہوا کرے" وہ بے شک اللہ کے حکم سے تیرے دل پر ایسا قرآن اتارتا ہے۔ جو اپنے سامنے والی کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہے اور جس میں مومنین کے لیے ہدایت اور بشارت ہے ۔ اللہ۔ اللہ کے فرشتوں اور پیغمبروں۔ جبرئیل اور میکائیل کے یہود دشمن ہیں انکا فروں کا دشمن اللہ ہے۔ میں نے تجھ پر صاف صاف آیتیں بھیجی ہیں۔ فاسقوں کے سوا دوسرا کوئی اس سے انکار نہ کرے گا ۔ یہود جب کوئی عہد کرتے ہیں تو اُن کا ایک گروہ اُسے توڑ ڈالتا ہے بلکہ زیادہ تر تو اُن میں ایمان ہی نہیں رکھتے ۔ جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے پیغمبر آیا جو ان کے پاس کی کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہے تو ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب (توریت) پس پشت پھینک دی۔ گویا کچھ جانتے ہی نہیں۔ اور ان باتوں کی پیروی اختیار کی جو سلیمانؑ کے عہد سلطنت میں شیاطین کرتے تھے ۔ سلیمانؑ تو کافر نہ تھا لیکن شیاطین کافر تھے کہ لوگوں کو سحر سکھاتے تھے اور وہ چیز بتاتے تھے جو بابل میں ہاروت اور ماروت فرشتوں پر اتری تھی۔ سکھاتے وقت وہ دونوں کہدیا کرتے تھے "ہم صرف ذریعۂ آزمائش ہیں تم کفر نہ کرو" ان دونوں سے لوگ وہ باتیں سیکھتے تھے جن سے زن و شوہر میں افتراق کرائیں۔ لیکن ان باتوں سے وہ بے حکم اللہ کے کسی کو ضرر نہیں پہونچا سکتے تھے ۔ اس سیکھنے سے خود انھیں ضرر پہونچتا تھا نفع نہیں ہوتا تھا۔ وہ خود جانتے تھے کہ ان باتوں کا خریدار آخرت میں بے نصیب ہے کاش سمجھیں کہ کیا بُری شے ہے وہ جس کے بدلے یہ بکے ہوئے ہیں ۔ اچھا ہوتا اگر یہ ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے۔ کاش یہ اتنا ہی سمجھتے ۔

---

۱۰ حضرت جبرئیل سے بعض یہود عداوت رکھتے تھے کہ اسکی بدولت ہمارے بزرگوں پر بارہا عذاب آیا اور بعض یہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے حالات یہ جاکر پیغمبر خدا سے کہدیتا ہے۔ بعضوں کا مقولہ یہ تھا کہ اللہ وحی ہم لوگوں میں سے کسی پر نازل کرتا ہے یہ دوسری قوموں میں سے کسی کو مثل عیسیٰ و محمدؐ کے منتخب کر لیتا ہے ۱۱ سحر کا چرچا سلیمان کے وقت میں تھا۔ سلیمان نے اس کو مٹانا چاہا تھا لیکن قرآن میں یہ کہیں نہیں بتایا گیا کہ سحر کیا چیز ہے ۱۲ بعد سلیمان کے لوگوں کا یہ خیال ہوا کہ سحر کے زور سے سلیمان کا سارا عروج تھا اب اس لیے توریت چھوڑ کر سحر کے سیکھنے کی طرف لوگوں کی طبیعتیں مائل ہوئیں ۔ ۱۳ ہاروت و ماروت کی نسبت مفسرین کا یہ بیان ہے کہ یہ دو فرشتہ انسان کے گناہوں پر تعجب کرتے تھے۔ اللہ نے امتحاناً انسانی قوتیں انھیں عطا کیں تو یہ مرتکب گناہ ہوئے ۔ یہ سحر جانتے تھے اور لوگوں کو بھی سکھاتے تھے لیکن یہ بھی کہدیتے تھے "ہم فتنہ ہیں کافر نہ بنیو" ۔ بعضوں نے لکھا ہے "یہ دونوں معمولی آدمی تھے۔ نیک فرشتہ سیرت ۔ فانامے۔ تعبیر نامے۔ تعویذ۔ گنڈے۔ نقش۔ عملیات اور رصاخرات کے شائق تھے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں بعض مسلمانوں کی حالت ہے کہ قرآن حدیث فقہ کی کتابوں کے بدلے یہ چیزیں انھیں زائد پسند ہیں اور عوام کالانعام بھی ان کی طرف ہیں بعض قرأت میں ملکین کا لفظ بکسر لام ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ ہاروت و ماروت دو بادشاہ تھے بابل میں مراد ہے جو ایک زمانہ میں بہت بڑا شہر تھا ۔

مومنین سے خطاب

ع ۱۳ ہو مومنو تم (درباعنا) نہ کہو (انظرنا) کہا کرو اور (خوب) سُن لیا کرو۔ منکرون کے لیے دردناک عذاب ہو ۞ منکرین اہل کتاب اور مشرکین پسند نہین کرتے کہ تمھارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی (وحی) تم پر اُترے۔ اللہ جسے چاہتا ہو اپنی رحمت خاص بھیجتا ہو۔ اللہ صاحب فضل عظیم ہو ۞ ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہین یا دلون سے بھلا دیتے ہین تو اُس سے اچھی یا ویسی ہی دوسری آیت بھیجتے ہین۔ کیا تمھین معلوم نہین ہو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہو ۞ کیا تمھین معلوم نہین ہو کہ اللہ ہی کو آسمانون اور زمین کی سلطنت ہو۔ اور اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہ تمھارا حمایتی ہو اور نہ تمھارا مددگار ہو ۞ مسلمانو کیا تم اپنے رسول سے ایسے بیہودہ سوالات کرنا چاہتے ہو جیسا کہ موسیٰ سے پہلے کیے گئے تھے۔ ایمان کے بدلے جو کفر اختیار کرتا ہو وہ سیدھی راہ بھول جاتا ہو ۞ اکثر اہل کتاب باوجودیکہ اُن پر امر حق ظاہر ہو چکا ہو ذاتی حسد سے یہ چاہتے ہین کہ تمھین مومن سے پھر کافر بنا دین۔ جب تک اللہ اپنا حکم نازل نہ کرے تم معاف اور درگذر کرتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہو ۞ نماز پڑھو زکوٰۃ دو۔ اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اللہ کے پاس اُسے پاؤ گے۔ تمھارے کام کو بیشک اللہ دیکھتا ہو ۞ اُن کا یہ کہنا کہ یہود و نصاریٰ کے سوا ہرگز کوئی جنت مین نہ جائے گا۔ یہ اُن کی تمنائین ہین ۞ اے محمد! تو اُن سے کہہ دے کہ تم سچے ہو تو کوئی سند دکھاؤ۔ سچ یہ ہو کہ جس نے اپنے آپ کو اللہ کا مطیع بنایا اور نیک کام کیے اُسی کو اپنے رب کے یہان اجر ملے گا۔ نہ تو اُسے کچھ خوف ہوگا اور نہ کچھ غم ہوگا

ذکر رفتگان

ع ۱۴ یہود کہتے ہین نصاریٰ راہ پر نہین ہین اور نصاریٰ کہتے ہین یہود راہ پر نہین ہین۔ یہ دونون تو کتاب الٰہی پڑھنے والے ہین ۞ انھین کی طرح کفار بھی کہتے ہین جن کے پاس کوئی علم نہین ہو۔ اب اللہ ہی ان کے جھگڑون کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا ۞ اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس نے اللہ کی مسجدون مین اللہ کا ذکر روک دیا اور اُس کی بربادی کی فکر کی۔ ایسون کو تو بہت ڈر کر اُس مین جانا چاہیے تھا ۞ دنیا مین اُنھین رسوائی ہو۔ اور آخرت مین اُن پر بڑا عذاب ہوگا

---

۱ جب پیغمبر خدا مومنون کو احکام الٰہی تعلیم کرتے تھے تو بعض بطی الفہم کہتے تھے ذرا ہماری رعایت کیجیے یعنی ٹھہر جائیے آہستہ کہیے اور فرمائیے ۞ مسلمانون کی زبان سے یہ لفظ سنکر یہودیون نے بھی اسی طرح کہنا شروع کر دیا ۞ عبرانی اور سریانی زبان مین یہ لفظ بُرے معنون مین استعمال ہوتا ہو۔ اسلیے اللہ نے فرمایا کہ دو معنی لفظ چھوڑ کر انظرنا کہا کرو دیکھو سورۂ نساء رکوع ۶ ۲ حضرت موسیٰ کی امت بہت نافرمان تھی لاطائل باتین پوچھتی تھی اور بغرض تشخین کرتی تھی ۞ محمد رسول اللہ سے بھی بعض مسلمانون نے اُسی رنگ کی گفتگو شروع کی۔ اُسوقت یہ آیت تنبیہاً نازل ہوئی ۞ ۳ کہ آیا ان سے قتال کیا جائے یا جزیہ لیا جائے ۞ غالباً جاڑے کے قبل یہ آیت اُتری ۞ ۴ یہود اپنے آپ کو جنتی کہتے تھے اور نصاریٰ اپنے آپ کو جنتی بتاتے تھے ۞ ۵ کفار مکہ نے مسلمانون کو خانہ کعبہ مین نماز پڑھنے سے روک دیا جس سے خانہ کعبہ کی ویرانی لازم آئی۔ اس کے بہت پہلے نصاریٰ یہود کی عداوت سے بیت المقدس برباد طوس رومی کو چڑھا لائے تھے اس لیے غالباً قریش یا نصاریٰ کی طرف اشارہ ہو ۞

پورب اور پچھم اللہ ہی کا ہی۔ جدھر تم منہ کرو وہین اللہ کا سامنا ہی۔ وہ بڑا گنجائش والا خبردار ہی ✦ یہ لوگ کہتے ہین "اللہ اولاد والا ہی" وہ پاک ہی۔ بلکہ آسمانون اور زمین مین جتنی چیزین ہین سب اُس کی ملک ہین اور سب اُس کی مطیع ہین ✦ آسمانون اور زمین کا موجد وہی ہی۔ جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہی تو صرف "ہو جا" کہتا ہی اور وہ ہو جاتا ہی ✦ جہلا کہتے ہین "اللہ ہم سے خود کلام کیون نہین کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیون نہین آتی" ان سے پہلے جو گذر گئے ہین وہ بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔ ان سب کے دل ایک ہی طرح کے ہین۔ اہل یقین کے لیے تو ہم نے نشانیان ظاہر کر رکھی ہین ✦ اے محمدؐ! ہم نے تجھے دین حق دے کر بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا ہی ✦ دوزخ والون کی بابت پرس تجھ سے نہوگی ✦ یہود اور نصاریٰ تو تجھ سے جب ہی راضی ہون گے کہ تو اُن کا دین قبول کرلے ✦ اے محمدؐ! تو کہدے "بیشک راہ وہی ہی جو اللہ نے بتائی ہی" قرآن اُترنے پر بھی اگر تو اُنکی خواہشون پر چلا تو پھر اللہ سے تیرا بچانے والا کوئی دوست اور مددگار نہوگا ✦ ہم نے جنھین کتاب (قرآن) دی ہی وہ اُسے ٹھیک پڑھتے ہین۔ اور اُس پر ایمان لاتے ہین۔ جو اُس سے انکار رکھتے ہین وہی خسارہ مین ہین ✦

۴۵ اے بنی اسرائیل! تم میری نعمتون کو یاد کرو جو مین نے تمھین دے رکھی تھین کہ سارے جہان پر تم کو فضیلت دی تھی ✦ اُس دن سے ڈرو جب کوئی کچھ بھی کسی کے کام نہ آئے گا۔ نہ معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ سفارش اور مدد سے فائدہ پہونچے گا ✦ اے محمدؐ! بنی اسرائیل کو یاد دلا کہ اللہ نے کئی باتون مین ابراہیم کو آزمایا اور ابراہیم نے انھین پورا کر دکھایا ✦ اللہ نے اُس (ابراہیم) سے کہا "مین تجھکو سب لوگون کا پیشوا کرون گا" ابراہیم نے کہا "میری کسی اولاد کو بھی؟" اللہ نے کہا

---

۱ ایک مرتبہ مسلمانون کا لشکر کسی میدان مین شب تاریک مین گذرا۔ سمت نہین نظر آتی تھی تجری سے نماز پڑھی جب صبح ہوئی غلطی ظاہر ہوئی ✦ مدینہ مین آکر سب نے آنحضرت سے کہا۔ کیسے نماز کا پھیرنا اعادہ کرنا ہوا؟ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر تحری کرکے نماز پڑھے تو کوئی حرج نہین ہی ✦ لیکن اہل شیعہ کا یہ مذہب ہی کہ چار نمازین چار ون طرف پڑھنا چاہیے ۲ یہود و نصاریٰ مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہین ✦ ۳ یعنی ان لوگون کے دل بھی انھین لوگون سے ہین جو پہلے ان سے گذرے ہین اور جن کو یہ تناقض کو سمجھ سے اللہ باتین کیون نہین کرتا ورنہ یقین کرنے والون کے لیے کافی نشانیان دنیا مین موجود ہین ✦ ۴ صانع مطلق کا بنے لگے اور اسکے احکام کی خوبیان معلوم ہون ✦ ۵ ایک بار حضرت پیغمبر کے دل مین یہ بات گذری کہ اگر دنیا مین عذاب دوزخ دکھلا دیا جائے تو سب مسلمان موجائین اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ✦ ۶ لفظاً خطاب پیغمبر کی طرف ہی لیکن معنی اُمت کی طرف ہی ✦ ۷ بعض اس آیت کو شان مین عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیون کی سمجھتے ہین کہ توریت کا علم ان کو بہت اچھا تھا اُنھون نے تحریف نہین کی تھی اور جہان جہان ذکر آنحضرت محمدؐ کا توریت مین تھا اسے قائم رکھا تھا ✦ ۸ حضرت ابراہیم کی صفت اس سے ظاہر ہوتی ہی اور یہی وجہ ہی کہ آنحضرت محمدؐ ہمیشہ اپنے آپ کو ملت ابراہیمی کا پیرو

ہان۔ لیکن میرے اقرار مین وہ داخل نہین ہین جو برسرِ ظلم ہون گے ۞ اے محمدؐ! بنی اسرائیل کو یاد دلاکہ ہم نے خانہ کعبہ کو مرجع (معبد) مردمان اور محل امن قرار دے کر حکم دیا تھا کہ "مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ اور ابراہیم اور اسمٰعیل سے کہدیا تھا کہ "میرے گھر کو طواف کرنے والون۔ اعتکاف مین بیٹھنے والون اور رکوع اور سجود کرنے والون کے لیے پاک رکھو" اے محمدؐ! لوگون کو یاد دلاکہ ابراہیم نے دعا مانگی تھی۔ کہ "اے رب! اس شہر کو با امن رکھ اور اُس کے باشندون کو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائین میوے کھلا" اللہ نے کہا دوزخ کے دنون کو بھی تھوڑے دنون فائدہ اُٹھانے دون گا۔ پھر عذاب دوزخ کے لیے پکڑ بلاؤن گا جو بُری جگہ ہے ۞ اے محمدؐ! لوگون کو یاد دلاکہ ابراہیم اور اسمٰعیل جب خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالنے لگے تو انھون نے کہا "اے ہمارے پروردگار! ہم سے اسے قبول کر تو میری دعا کا سننے والا اور میری نیت کا جاننے والا ہے ۞ اے ہمارے پروردگار! ہم دونون کو اپنا فرمان بردار بنا اور ہماری اولاد مین سے ایک گروہ کو اپنا فرمان بردار بنا ہمکو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہمارے قصورون سے درگذر کر بیشک تو ہی بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے ۞ اے ہمارے پروردگار! ان مین سے کوئی رسول ان مین بھیج جو تیری آیتین انھین پڑھکر سُنائے اور تیری کتاب اور حکمت ان کو سکھائے اور ان کی اصلاح کرے تو ہی زبردست حکمت والا ہے ۞

ملت ابراہیم اور دین اسلام

۱۶ ع سوا اُس کے جس کی عقل ماری گئی ہو اور کون ابراہیم کے دین کو ناپسند کرے گا ۞ دنیا مین اُسی ہم نے بیشک منتخب کیا تھا اور آخرت مین بلاشبہہ وہ نیکون مین ہوگا ۞ جب اُس سے اللہ نے کہا "اسلام لا" اُس نے کہا "مین جہان کے پروردگار کا فرمان بردار ہوا" ۞ ابراہیم اور یعقوب اپنے بیٹون کو یہی وصیت کر گئے تھے کہ "بیٹو! اللہ نے تمھارے لیے دین اسلام پسند کیا ہے۔ تم مسلمان ہی مرنا" ۞ اے یہود! کیا تم اُسوقت موجود تھے جب کہ یعقوب کے پاس موت آئی اور اُس نے بیٹون سے پوچھا "میرے بعد تم کس کی بندگی کروگے" ۞ وہ بولے "ہم تیرے اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے اللہ کی بندگی کرین گے۔ کہ وہی ایک اللہ ہے اور ہم اُسی کے حکم پر ہین" ۞ لوگو! وہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی۔ وہ جو کر گئے اُن کے لیے ہے اور تم جو کروگے وہ تمھارے لیے ہوگا ۞ اُن کے اعمال کی پرسش

سلہ خانہ کعبہ کو حضرت ابراہیم نے مکہ مین بنایا جہان سبزی کا نام نہین ہوا۔ اُسوقت انھین فکر ہوئی کہ یہان کے رہنے والے کیا کھائینگے چنانچہ انھون نے دعا مانگی اور وہ دعا قبول ہوئی ۞ باہر سے اناج غلہ۔ میوہ اور ترکاریان آنے لگین کہ وہان کے باشندون کو فکر رزق باقی نہین رہی۔ اور اب تک ایسا ہی ہے ۞ سہ ابھی کہ مین ۞ سہ تم موجود نہ تھے لیکن یہ واقعہ گذرا وہ صحیح صحیح بیان کیا جاتا ہے ۞ حضرت اسمٰعیل یہودیون کے بیان مین حضرت ہین باپ کا لفظ چچا کو شامل ہوتا ہے ۞ پیغمبرزادگی پر فخر نہ کرو صرف اپنے اعمال کا خیال رکھو ۞

ہو گے ۔ یہود یا نصاریٰ مسلمانوں سے کہتے ہیں یہود یا نصاریٰ ہو جاؤ تو راہ راست لیگے تم کہدو کہ "نہیں بلکہ ہم ابراہیم کے طریقے پر ہیں۔ جو ایک خدا کا ہو رہا تھا۔ مشرک نہ تھا" اے مسلمانو تم کہو۔ "ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اُس قرآن پر ایمان لائے ہیں جو ہم پر اُترا ہے اور اُن صحیفوں پر ایمان لائے ہیں جو ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحاق۔ یعقوب اور اُس کی اولاد پر اُترے تھے اور اُن کتابوں پر ایمان لائے ہیں جو موسیٰ اور عیسیٰ کو ملی تھیں اور اُن احکام پر ایمان لائے ہیں جو اور نبیوں نے اپنے رب سے پائے تھے ۔ ہم اُن میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں" تمہاری طرح اگر یہ لوگ بھی اس پر ایمان لائے تو راہ پر آجائیں گے اور منحرف ہوئے تو سمجھو یہ ضد پر ہیں ۔ اے محمدؐ! اللہ تجھے ان سے عنقریب بچالے گا۔ وہ ہر ایک کی سنتا ہے اور ہر ایک سے واقف ہے ۔ اے مسلمانو! کہو "ہم نے اللہ کے رنگ میں ہیں بھلا اُس کے رنگ سے بڑھکر اور کس کا رنگ ہو سکتا ہے اور ہم تو اُسی اللہ کی بندگی کرتے ہیں" اے محمدؐ تو پوچھ "کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے حجت کرتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا دونوں کا رب ہے ۔ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں۔ ہم خالص اُسی کو مانتے ہیں ۔ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحٰق۔ یعقوبؑ۔ اور اولاد یعقوبؑ یہود یا نصاریٰ تھی؟" اے محمدؐ! تو ان سے پوچھ "تم اسے زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟" اللہ کی شہادت موجود ہ کو جو چھپائے اُس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا؟ ۔ اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے ۔ یہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی اُن کی کمائی اُن کے لیے تھی اور تمہاری کمائی تمہارے لیے ہے ۔ اُن کے اعمال کی پرسش تم سے نہ ہوگی ۔

(دوسرا پارہ)

ع ۱۷ اب بیوقوف آدمی کہیں گے کہ مسلمان اپنے قبلہ بیت المقدس سے جس پر وہ تھے کیوں پھر گئے؟ ۔ اے محمدؐ! تو ان سے کہہ کہ "پورب اور پچھم اللہ ہی کا ہے جسے وہ چاہتا ہے سیدھی راہ

---

۵۱ نصاریٰ اپنے لڑکوں کو یا اُن کو جو نئے سرے عیسائی مذہب اختیار کرتے تھے آب زرد میں غوطہ دیتے تھے اس نے اسی رعایت سے فرمایا کہ مسلمان جو اللہ کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں (یعنی اللہ والے ہیں) وہ سب سے اچھے ہیں ۔

۵۲ توریت اور انجیل میں انبیا کی خبریں ابراہیم اور اسمٰعیل کے تذکرے اور محمدؐ کے فضائل موجود تھے لیکن یہود اُسے مٹاتے اور چھپاتے تھے ۔ ۵۳ بعد ہجرت کے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم ہوا تھا یہود خوش ہوئے کہ میرا دین نہیں تو میرا قبلہ محمدؐ نے اختیار کیا محمدؐ کی خواہش پر پھر کعبہ کے رخ نماز پڑھنے کا حکم آیا تب یہود جھک کہنے لگے یہ اسی زمانہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۔

چلا ہی جس طرح ہم نے مسلمانوں کے قبلہ کو یہودیوں کے قبلہ سے افضل ٹھہرایا ہی اسی طرح ہم نے مسلمانوں کو امت معتدل بھی بنایا ہی تاکہ اور لوگوں کے مقابلہ مین تم گواہ بنو اور تمھارے مقابلہ مین رسول گواہ بنے ۔ اے محمد جس قبلہ پر تو نماز پڑھتا تھا ہم نے اُسے اس لیے قبلہ ٹھہرایا تھا کہ معلوم ہو جاے کہ رسول کی تبعیت کون کرتا ہی اور کون سرتابی کرتا ہی + قبلہ کا بدلنا شاق تھا مگر اُن پر شاق نہ تھا جنھین اللہ نے ہدایت دی تھی ۔ اللہ ایسا نہین ہی کہ تمھارا ایمان (نماز) ضائع کرے ۔ اللہ لوگون پر شفقت کرتا ہی اور مہربانی رکھتا ہی + اے محمد آسمان کی طرف تیرا دیکھنا ہم دیکھتے ہین ۔ اب ہم پھیر دیتے ہین تجھے اُسی قبلہ کی طرف جسے تو چاہتا ہی ۔ اب تو منھ اپنا مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کرے + مسلمانو تم کہین رہو نماز کے وقت اُسی طرف منھ پھیر لیا کرو + اہل کتاب جانتے ہین کہ یہ ٹھیک اُن کے رب کا حکم ہی + اللہ اُن کے اعمال سے غافل نہین ہی + اے محمد اہل کتاب کے سامنے تو کتنی ہی دلیلین پیش کرے وہ تیرے قبلہ کی پیروی نہ کرین گے اور نہ اب تو اُن کے قبلہ کی پیروی کرے گا ۔ ان مین بھی ایک دوسرے کے قبلہ کو نہین مانتا + اب علم آنے پر تو انکی خواہش پر چلا تو ایسی صورت مین بے شک بے انصافون مین تیرا شمار ہوگا + اہل کتاب اس رسول کو اس طرح پہچانتے ہین جس طرح وہ اپنے بیٹون کو پہچانتے ہین + ان مین کتنے ایسے ہین جو امر حق کو دانستہ چھپاتے ہین + تیرا رب جو کہے وہی حق ہی تو ہرگز شک نہ کرنا +

---

۱۵۱ یعنی یہ حکم دیا کہ بجاے بیت المقدس کے کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھو ۱۵۲ نہ ایسی بے عقل کہ کسی بات مین غور نہ کرے اور نہ ایسی تیز کہ کسی بات کو جلد نہ مانے اور حجت کیا کرے ۱۵۳ جب آنحضرت نے تحویل قبلہ بجانب کعبہ کا حکم دیا تو سب نے اسے خوشی سے نہین مانا بلکہ بعض نے اس پر اعتراض بھی کیے کہ ان کا یہ اعتراض بجا تھا یا نہین اس کے جان لینا معلوم ہو گا ۱۵۴ رسول نے تعین بتا دیا کہ آج سے کعبہ کی نماز پڑھو اب تم اور دن کو ایسی ہی تعظیم دو ۱۵۵ بیت المقدس ۱۵۶ کہ مدینہ سے کعبہ رخ لوگ نماز پڑھتے تھے ۔ مدینہ مین پہونچکر آنحضرت محمد نے حکم دیا کہ بیت المقدس بھی بیت اللہ ہی ہی ان اُسی طرف نماز پڑھو جس کو یہ شاق گذرا لیکن سب نے بے سوچے نظر کیا + اس آیت سے یہ کہا جاتا ہی کہ آنحضرت کو اپنے ساتھیون کی شوخ اور ضدی طبیعت کا امتحان لینا تھا ۔ سولہ مہینے کے بعد پھر کعبہ رخ نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور سب نے اس حکم کی بھی تعمیل کی + ۱۵۷ بعض کو یہ خیال پیدا ہوا کہ سولہ برس تک جو مسلمان بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے اور اس اثنا مین مر گئے وہ نجات کس طرح پائین گے کیونکہ وہ غلط سمت مین نماز پڑھتے اُس وقت یہ آیت نسخی بعض نازل ہوئی + ۱۵۸ پھر کعبہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم لوگون عادر ہوا کہ قبل ظہر محمد صلعم نے اپنی خواہش اور درخواست جناب باری کے حضور مین پیش کی ۔ نماز مین آسمان کی طرف بار بار نظر اٹھا کر دیکھتے تھے ۔ دو رکعت کے بعد اللہ نے وحی بھیجی کہ ہم تیرا آسمان کی طرف نظر کرنا دیکھتے ہین ۔ کعبہ کی طرف منھ پھیر ۔ چنانچہ پیغمبر نے بحالت نماز تین کعبہ رخ پھیر دیا + ۱۵۹ خانہ کعبہ +

۱۶۰ اہل کتاب جانتے ہین کہ حضرت ابراہیم کا قبلہ کعبہ تھا اور آنحضرت بھی جو ملت ابراہیمی کی پیروی ہین اسی کو قبلہ قرار دین گے ۱۶۱ یعنی اہل یہود و نصاریٰ اعمال بد سے مسلمانون کو دلون مین شکوک پیدا کرنے کی کوشش کرین تو تم ذرا بے خبر نہین ہو + ۱۶۲ لفظاً خطاب آنحضرت محمد کی طرف ہی اور معنی امت محمدی کی طرف سے +

حکم قبلہ

ع ۱۸ ہر ایک نے اپنی توجہ (قبلہ) کے لیے ایک سمت[۵۱] مقرر کی ہے۔ مسلمانو! تم (اختلاف سمت کی پروا نہ کرکے) اعمال نیک کی طرف لپکو ✦ جہاں کہیں تم ہوگے قیامت کے دن اللہ تم سب کو جمع کرلیگا[۵۲] بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے ✦ اے محمدؐ! تو جہاں کہیں سے چلے نماز کے وقت اپنا منہ مسجد حرام[۵۳] کی طرف کرلیا کر۔ یہ (نیا قبلہ) تیرے رب کے نزدیک برحق ہے ✦ مسلمانو! تمھارے کام سے اللہ بے خبر نہیں ہے ✦ اے محمدؐ! تو جہاں کہیں سے چلے نماز کے وقت اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرلیا کر۔ مسلمانو! تم جہاں رہو نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف منہ کرلیا کرو۔ ایسا کروگے تو دوسروں کو تم سے حجت[۵۴] کرنے کا موقع نہ رہے گا۔ باستثنا چند ناحق[۵۵] کوشوں کے جن سے تمھیں ڈرنا نہ چاہیے۔ بلکہ ڈرنا مجھ سے چاہیے۔ اور نیز ہم اپنی نعمت تم پر پوری کریں گے اور تم راہ راست پاجاؤگے ✦ ایسا ہی احسان ہم نے تم پر کیا ہے کہ تمھاری ہی جنس کا ایک رسول ہم نے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ جو ہماری آیتیں تمکو پڑھکر سناتا ہے۔ تمھاری اصلاح کرتا ہے۔ کتاب (قرآن) پڑھاتا ہے حکمت سکھاتا ہے اور ایسی ایسی باتیں بتاتا ہے جسے تم جانتے نہ تھے ✦ تم مجھے یاد رکھو کہ میں تمھیں یاد رکھوں۔ میرا احسان مانو اور میری ناشکری نکرو ✦

شدائد پر صبر

ع ۱۹ اے مسلمانو! صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ بیشک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ✦ اللہ کی راہ میں جو مارے جائیں اُن کو مردے نہ کہو۔ وہ زندہ ہیں لیکن تمھیں خبر نہیں ہے ✦ البتہ ہم تمھیں تھوڑے سے خوف سے اور بھوک اور مال و جان اور میوہ جات کے نقصان سے آزمائیں گے ✦ اے محمدؐ! تو بشارت دے صابروں کو جو مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ (ہم اللہ کے ہیں اور اُس کے پاس ہم کو پھر جانا ہے) کہتے ہیں انہیں[۵۶] لوگوں پر پروردگار کی شاباش اور مہربانی ہے اور یہی لوگ راہ راست پر ہیں ✦ بے شک صفا[۵۷] اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں خانہ کعبہ کا حج کرنے والا

ادعمرہ ان حج

---

۵۱ منہی ✦ قبلۂ شتابان ہوتا ہے ✦ قبلۂ ارباب دنیا سیم و زر ہے ✦ قبلۂ صورت پرستان آب و گل ✦ قبلۂ معنی شناسان جان و دل ✦ قبلۂ عاشق وصال پذیراں ✦ قبلۂ عارف جمال ذوالجلال ✦ قبلۂ حرص دام باشد ہوا ✦ قبلۂ فانع توکل برخدا ✦ ۵۲ اُسوقت حق و باطل کا امتیاز آپ ہی ہوجائے گا ✦ ۵۳ معنی جمیع مومنین کی طرف خطاب ہے ✦ ۵۴ خانہ کعبہ ✦ ۵۵ یہود کہتے تھے محمدؐ نے ہمارا قبلہ اختیار کیا تو دین ہمارا کیوں نہیں اختیار کرتا ✦ اور مشرکین عرب کہتے تھے "محمدؐ نے باپ دادا کا قبلہ کیوں چھوڑ دیا" کعبہ کے قبلہ ہوجانے سے یہ جھگڑا ختم ہوگیا ✦ ۵۶ لیکن اس پر بھی بعض بالوں سے نہیں ہوا بعض مشرکین کہتے تھے کہ ہمارے باپ دادا کا دین درست تھا جب ہی تو اُن کا قبلہ محمدؐ نے اختیار کیا" اور یہود کہتے تھے کہ اپنے باپ دادا کے لحاظ سے ہمارا قبلہ پھر کعبہ ہی کو قرار دیدیا" اُسوقت یہ آیت اتری کہ ایسے بے ہودہ خیالوں کا خیال نکرو اور نہ ان سے ڈرو ✦ ۵۷ جنگ بدر کے شہدا کی شان میں ہے ✦ بعض لوگ کہتے تھے کہ بیچارے مرگئے اور دنیا کی لذتوں سے گئے۔ ان کے دن ابھی مرنے کے نہ تھے۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ✦ ۵۸ ایام جاہلیت میں کفار عرب صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے تھے۔ اسلام کے جاری ہونے پر مسلمانوں کو شبہہ گذرا کہ آیا دستور کفار کا مسلمان جاری رکھیں یا نہیں۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ✦

یا عمرہ کرنے والا اگر ان دونوں مقامات کے درمیان طواف کرے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ کوئی شوق سے نیکی کرے اور اللہ قدر[ف] دان اور علیم ہے ۞ جو لوگ ہماری اُتاری ہوئی کھلی ہوئی نشانیوں اور راہ نمائیوں کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ ہم انھیں لوگوں کے لیے کتاب (توریت) میں ظاہر کر چکے ہیں۔ اُن پر اللہ اور رحمت سے لعنت بھیجنے والے لعنت بھیجتے ہیں ۞ مگر جنھوں نے توبہ کی۔ اصلاح حال کی اور صاف صاف کہدیا میں انھیں معاف کر دیتا ہوں۔ ہم بڑے معاف کرنے والے مہربان ہیں ۞ جو لوگ منکر تھے اور منکر ہی مر گئے انھیں پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ نہ تو اُن کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ انھیں فرصت ملے گی ۞ لوگو! تمھارا معبود اکیلا معبود ہے۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ وہ بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے ۞

خلاصہ قدرت اور شدرون کا انجام ۲۰

ع ۲۰ آسمانوں اور زمین کا بنانا۔ رات اور دن کا بدلنا۔ کشتیوں کا دریا میں انسان کے نفع کی چیزوں کو لے کر چلنا۔ آسمان سے مینھ برسانا۔ پھر مری ہوئی زمین کا اُس سے زندہ کرنا۔ اور اُس میں سب طرح کے جانوروں کا پھیلانا۔ ہواؤں کا پھیرنا۔ آسمان اور زمین کے بیچ میں ابر کا مسخر کر رکھنا بیشک یہ سب قدرت الٰہی کے نمونے ہیں عقلمندوں کے لیے ۞ بعض آدمی ایسے ہیں جو غیروں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور اللہ کی سی محبت اُن کے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور ایمان والوں کو سب سے زیادہ محبت اللہ کی ہوتی ہے ۞ جو بات عذاب دیکھنے پر یہ ظالم سمجھیں گے اے کاش اسی وقت سمجھتے کہ ہر طرح کی قوت اللہ میں ہے اور اللہ کا عذاب سخت ہے ۞ اُس وقت کر دار اپنے چیلوں سے دست بردار ہو جائیں گے اور عذاب دیکھ لیں گے اور اُن کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔ چیلے کہیں گے کاش ایک بار ہم پھر زندہ ہو جائے تو ان سے ہم اُسی طرح بھاگتے جیسا کہ یہ ہم سے اب یہاں بھاگتے ہیں" اس طرح اللہ انھیں اُن کے کام افسوس دلانے کو دکھائے گا اور آگ سے اُن کا چھٹکارا نہ ہوگا ۞

حلال حرام ماکولات ۲۱

ع ۲۱ لوگو! زمین کی چیزوں میں جو پاک اور ستھری ہے اسے کھاؤ۔ شیطان تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ اُس کی پیروی نہ کرو۔ وہ تو تمھیں برائی اور بے حیائی سکھائے گا اور یہ بتائے گا کہ بے سمجھے بوجھے اللہ پر افترا کرو ۞ جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ "اللہ نے جو حکم اُتارا ہے اس پر چلو" تو کہتے ہیں "نہیں۔ بلکہ اپنے باپ دادا کو جس پر ہم نے پایا ہم تو اُسی پر چلیں گے" گو ان کے باپ

[ف] یعنی دونوں مقام سے جانا ہوتا ہے ایک تو ایام حج میں بہ نیت حج احرام باندھ کر جس کو حج کرنا کہتے ہیں اور دوسرے بغض زیارت کعبہ کے لیے جاتا ہے جس کو عمرہ کرنا کہتے ہیں ۞ اس آیت سے علمائے صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا سنت قرار دیا ہے اور امام ابو حنیفہؒ اسے واجب سمجھتے ہیں ۞

دادا کو نہ عقل رہی ہو اور نہ وہ راہ راست پر چلتے رہے ہون + کافرون کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو کسی ایسے کو پکارے جس مین قوت سامعہ نہو اور اُس کا بلانا محض بے سود بلانا اور پکارنا ہو + ان لوگون پر کیا منحصر ہے یہ کفار خود بہرے گونگے۔ اندھے اور بے عقل ہین + ایمان والو پاک چیزین جو ہم نے تمھین روزی مین دین کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر تم اُس کی بندگی کا دم بھرتے ہو + صرف مردار۔ لہو اور سور کا گوشت اور وہ شے جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو پر اسی کی حرام کی ہے تعدی اور زیادتی کیے بغیر کوئی بے بس ہو جائے اور انھین کھالے تو کوئی گناہ نہین ہے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے + اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب (توریت) کے احکام جو چھپاتے ہین اور تھوڑا سا معاوضہ اُس کے بدلے حاصل کرتے ہین وہ اپنے پیٹون مین آگ ہی بھرتے ہین۔ قیامت کے دن اللہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کو (گناہون کی آلائش سے) پاک کرے گا۔ ان پر دردناک عذاب ہوگا + یہ وہ ہین جنھون نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خریدا ہے۔ یہ کیون آگ سے اتنا نڈر ہین ہا + یہ عذاب دردناک اس لیے ہے کہ اللہ کی کتاب ٹھیک ہے اور جو اُس کتاب مین ردوبدل کرتے ہین وہ ایسی مخالفت مین ہین جو صواب سے دور ہے +

۲۲ع نماز مین پورب یا پچھم کی طرف اپنا منھ کر لینا ہی نیکی نہین ہے۔ بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ اللہ۔ روز آخرت۔ فرشتون۔ کتاب (آسمانی) اور نبیون پر ایمان لائے۔ اور اللہ کی محبت مین مال اپنا ناتے والون۔ یتیمون۔ محتاجون۔ مسافرون۔ مانگنے والون کو دے۔ اور گردنون کے چھڑانے مین

وبھاری در پرہیزگاری

---

۱۷ کفار کا باتون سے دعا مین مانگنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی بہرے سے باتین کرے اور باتون پر کیا منحصر ہے یہ کفار خود بھی بہرے ہین کہ اسلام کی دعوت ان کے کان تک نہین پہونچی اور گونگے ہین کہ کلمہ تو منھ نہین کہہ سکتے اور اندھے بھی ہین کہ فضائل اسلام ان کو نظر نہین آتے + ۱۸ یہ اس آیا ہے کہ اطعت لانا یتان ودان (پھر دو میت اور دونون حلال ہوئے) اس سے فقہون نے بچھلی اور ملح مردہ اور کبد وطحال کی نسبت فتوی جواز کا دیا ہے اور حدیث کو قرآن کے خلاف نہین سمجھا ہے۔ وہ کہتے ہین بچھلی اور ملح مردہ پر مردہ کا لفظ اور کبد وطحال پر خون کا لفظ روزمرہ کے محاورے مین بولا نہین جاتا + ۱۹ پہلے علمائے یہود آنحضرت کی نبوت کو توریت سے ثابت کرتے تھے جب آنحضرت آئے تو خلقت آپ کی طرف رجوع ہوئی اور اُن علما کی توقیر کم ہوئی اور تو قیر کے ساتھ اُن ہدایا اور تحائف مین بھی کمی ہوئی جو معتقدین سے ملتے تھے + اُس وقت انھون نے توریت سے آیات متعلق نبوت آنحضرت کو محو کرنا شروع کیا + ۲۰ اس کے مخاطب اہل کتاب ہین + یہود مدینہ کچھ پورب نہ پڑھتے تھے۔ اور عیسائی پورب طرف + ۲۱ بظاہر اس سے یہ نکلتا ہے کہ زکوٰۃ دینے کے علاوہ صدقہ دینا بھی فرض ہے لیکن حدیث مین آیا ہے کہ زکوٰۃ مین کل ضروری صدقے آگئے۔ اس لیے اسے یون سمجھنا چاہیے کہ یہ عبارت زکوٰۃ کی تصریح ہی بالفاظ اصل نبوت کا ذکر ہے + ۲۲ غلامون کو آزاد کرنا۔ بعضون دین جو قید ہو اُس کو چھڑانا یا جرمانہ ادا کرنا۔

خرچ کرے۔ مار کا جال رکھے۔ اور زکوٰۃ ادا کرے۔ وعدہ کرے تو وفا کرے۔ سختی۔ تکلیف اور لڑائی مین صابر رہے۔ ایسے ہی لوگ سچے دیندار ہین۔ اور ایسے ہی لوگ پرہیزگار ہین ۞ اے ایمان والو! مقتولین کے بارے مین تم پر قصاص فرض کیا جاتا ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد۔ غلام کے بدلے غلام۔ عورت کے بدلے عورت۔ اگر مقتول کا وارث کچھ قصاص معاف کردے تو مطالبۂ خون بہا شرعی طور پر ہونا چاہیے۔ اور خوش معاملگی کے ساتھ اُسے ادا کر دینا چاہیے۔ تمھارے رب کی طرف یہ آسانی اور مہربانی ہے۔ پھر اس کے بعد جو زیادتی کرے گا اُس کے لیے عذاب دردناک ہے ۞ عقل والو! اس حکم قصاص مین تمھارے لیے زندگی ہے۔ کہ اس طرح خونریزی سے تم بچوگے ۞ مسلمانو! تم لوگون کو حکم ہوتا ہے کہ تم مین سے جب کوئی ایسا شخص مرنے لگے جو کچھ مال چھوڑنے والا ہے تو وہ والدین اور رشتہ دارون کے لیے باانصاف وصیت کر جائے۔ پرہیزگارون پر ان کے اوپون کا یہ ایک حق ہے پھر جو سُن کر وصیت کو بدل دے گا تو اُس کا گناہ بدلنے والون ہی پر ہوگا۔ بیشک اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۞ جو کوئی اس ڈر سے کہ وصیت کرنے والے نے طرفداری یا حق تلفی کی ہے۔ موصی لہ وارثون مین صلح کرادے۔ تو اُس پر کوئی گناہ نہین ہے۔ اللہ بیشک بخشنے والا مہربان ہے ۞

ع ۱۳ ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ جیسا کہ تمھارے اگلون پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ یہ گنتی کے چند روز ہین۔ تم مین سے جو مریض ہو یا سفر مین ہو وہ اتنے ہی روزے دوسرے دنون مین رکھ لے۔ اور جن کو طاقت نہین ہے ایک روزہ کے عوض وہ ایک محتاج کا

قصاص

وصیت

روزہ

ل۱ محققون کا قول ہے کہ کمالات انسانی تین چیزون پر منحصر ہین صحت اعتقاد۔ حسن معاشرت۔ تہذیب نفس۔ اللہ پر ایمان لانا صحت اعتقاد ہے۔ متقین کو اپنے مال سے دینا حسن معاشرت ہے۔ اور نماز وغیرہ تہذیب نفس ہے ۞ یہ کل باتین اس آیت مین ہین اور یہ آیت جامع کمالات انسانی ہے ۞ ۲ پہلے یہ دستور تھا کہ کمزور قبیلہ کا کوئی شخص کسی زبردست قبیلے کے غلام یا عورت کو قتل کرتا تو اُس کمزور قبیلے سے عوض غلام کے آزاد کو اور عوض عورت کے مرد کو نہین کرتے تھے اس بے انصافی کے مٹانے کے لیے یہ آیت اُتری (بعض فقہ اسلام کے اس کا یہ مطلب سمجھے ہین کہ آدمی کے قتل سے مسلم پر قصاص نہوگا اور غلام کے مارنے سے آزاد یا عورت کے مارنے سے مرد مارا نہ جائے گا مگر حنفی فقہ اس آیت کا یہ مطلب سمجھتے ہین کہ اس آیت نے امتیاز مٹا دیا ہے قاتل کسی گروہ کا ہو اور کسی کو وہ قتل کرے اگر قتل عامد ہے تو قصاص اُس پر جاری ہوگا۔ دیکھو الاسلام ف ۲۱۱ ۳ ایام جاہلیت مین لوگ وصیت کرکے والدین اور اقربا کو محروم کر دیتے تھے اس لیے یہ آیت نازل ہوئی اس کے بعد دوسری آیت توریث کی نازل ہوئی جس سے ورثہ کے سہم (حصے) مقرر کر دیے گئے تو یہ آیت منسوخ سمجھی گئی۔ اب وصیت کرنا فرض نہین ہے بلکہ وصیت ورثہ کے مقابلہ مین کالعدم ہے اور غیر وارث خویش کے مقابلہ مین ایک ثلث ترکہ تک جائز ہے۔ قرآن کی مختلف آیتون اور حدیثون کو ملا کر یہ مسئلہ بقول قرار پایا ہے۔ دیکھو الاسلام ۳۲ ۴ ابتدائے اسلام مین یہ حکم تھا کہ جو روزہ نہ رکھے وہ ایک مسکین کا کھانا دے جسکو نصف صاع گیہون یا ایک صاع کوئی دوسرا غلہ لوگون کو تجویز کیا گیا لیکن پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی یہ معنے وہ بیان کرتے ہین جو "طاقت نہین ہے" بجائے استطاعت ہے۔ ترجمہ کرتے ہین ۞ اور جو روزہ کی طاقت نہین ہے" ترجمہ کرتے ہین اونکو تاویل کی ضرورت نہین ہے۔ طاقت نہین ہے کا ترجمہ کرنا ہے کہ فدیہ ادا کرنے کی طاقت نہین ہے۔ محذوف مانے جاتے ہین یعنی باب افعال کا یہ خاصہ جاتا ہے مین کہ بعض وقت خود نفی کے معنے پیدا ہو جاتے ہین۔ دیکھو الاسلام ۳۰ ۞

کھانا دیا کرین ۔ اور کوئی شوق سے زیادہ نیکی کرے تو اور اچھا ہی ہے۔ تمھین مقبول ہی تو روزے رکھنے مین تمھاری بھلائی ہی ۔ روزے رکھنے کا مہینا رمضان کا مہینا ہی جس مین یہ قرآن نازل ہوا ہی جو لوگون کے لیے ہدایت کی کھلی کھلی نشانی ہی ۔ اس مہینے مین جو زندہ موجود ہو وہ روزہ رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر مین ہو تو اتنے ہی روزے اور دنون مین رکھ لے ۔ اللہ تمھارے حق مین آسانی چاہتا ہی سختی نہین چاہتا ۔ تمھین چاہیے کہ گنتی کے دن پورے کرو ۔ اللہ نے جو تم کو راہ بتائی اس پر اس کی بڑائی کرو اور اس کے شکرگذار ہو ۔ اے محمدؐ ! ہمارے بندے جب ہماری کیفیت پوچھین تو کہدے " مین قریب ہون ۔ جب وہ ہم سے کوئی دعا کرتے ہین تو ہم اُسے قبول بھی کر لیتے ہین ۔ انھین ہمارا حکم ماننا اور ہم پر ایمان لانا چاہیے ۔ اس طرح نیک راہ انھین ملجائے گی " روزے کی راتون مین تم اپنی عورتون کے پاس جانا حلال ہی ۔ وہ تمھارے لیے اور تم اُن کے لیے لباس ہو ۔ اللہ کو تمھاری خیانت نفس معلوم تھی ۔ اس نے معاف کیا اور درگذر کی ۔ اب تم اُن سے مباشرت کرو ۔ اور اللہ نے جو تمھارے لیے اولاد لکھ رکھی ہی اُسے حاصل کرو ۔ سیاہی شب پر سپیدۂ صبح نمودار ہونے تک کھاؤ پیو ۔ پھر اُس وقت سے رات تک روزے رکھو ۔ اور مسجدون مین جب اعتکاف مین بیٹھو تو عورتون سے مباشرت نکرو ۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدین ہین ۔ تم اُن کے پاس نہ جانا ۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام لوگون سے بیان کرتا ہی کہ لوگ پرہیزگار ہو جائین ۔ آپس مین تم ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اپنے مال کو حکام رسی کا ذریعہ بناؤ اور اس طرح دوسرون کے مال سے کچھ لے کر دانستہ تصرف مین لاؤ ۔

ع ۱۴ اے محمدؐ نئے چاند کے بارے مین تجھ سے لوگ پوچھتے ہین ۔ تو کہہ " یہ لوگون کے لیے اور حج کے لیے وقت بتانے والا ہی ۔ پچھواڑون سے گھرون مین آنا کچھ نیکی نہین ہی ۔ نیکی یہ ہی کہ معصیت سے بچتا رہے ۔ دروازون سے گھرون مین آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ تم مراد کو پہونچو ۔ اللہ کی راہ مین

روزہ کے احکام

اولاد پیدا کرنے کی

اعتکاف کے

رشوت

ہجرت کرنے کے بعد مسلمانوں کو جہاد کا

ل۱ ایک قصہ سے زیادہ کھلائے تو اچھا ہی ۔ ل۲ بعض اصحاب نے پوچھا کہ اللہ کو ہم کس طرح پکاریں اور بعض دہقانیون نے سوال کیا کہ اللہ دور ہی یا نزدیک کہ ویسی آواز سے ہم اسے پکاریں ۔ یہ آیت اُن سوالون کا جواب ہی ۔ بجائے مقبول بھی کرتے ہین " کے بعض نے ترجمہ کیا ہی " سنتے ہین " معلوم اس طرح معلوم ہوتا ہی ۔ ل۳ پہلے روزے کی راتون مین مباشرت روا نہ تھی لیکن لوگ باز نہ آتے تھے اللہ نے اسکے بیان کی آیت اُتاری اور گناہ معاف کیے ۔ ل۴ اللہ تعالیٰ نسل کی طرف اشارہ کرتا ہی اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ غایت مقصد اولاد پیدا ہونا ہی ۔ ل۵ یعنی رشوت دے کر ناحق فیصلہ اپنے حق مین نہ کرا لو ۔ ل۶ ایام جاہلیت مین ایک رسم یہ بھی تھی کہ حج کے دنون مین دروازہ کی راہ سے گھرون مین نہین جاتے تھے اللہ نے اس دستور کو کالعدم کیا ۔ ل۷ حدیبیہ مین معاملت ہوئی کہ اس سال مسلمان واپس جائین اگلے سال آئندہ وہ آئین گے تو اہل مکہ خالی کر دینگے شہر کو تین دن کے لیے اور مسلمان اُن کے لیے جائین گے جتنا بڑا لشکر آئے اور ہتھیار نہ لائے مسلمان اندر آنے لگے مسلمانون کے دل مین یہ خطرہ پیدا ہوا کہ یہ عہد توڑ دینگے تو ہم کو لڑنا پڑیگا اگر کفار عہد توڑ کر آئے ہوں تو ہم کو لڑنا

اُن سے لڑو جو تم سے لڑیں مگر زیادتی نہ کرنا۔ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۞ جہاں پاؤ اُن کو قتل کرو اور جہاں (مکہ) سے اُنھوں نے تم کو نکالا تم بھی اُن کو وہاں سے نکال دو۔ فساد قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔ مسجد حرام کے پاس تم اُن سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو اُنھیں قتل کرو کہ یہی کافروں کی سزا ہے۔ پھر اگر وہ باز آئیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ جبتک فساد فرو نہ ہو اور دین اللہ کا جاری نہ ہو جائے اُن سے لڑتے رہو۔ پھر اگر وہ باز آئیں تو کچھ نہ کرنا کیونکہ زیادتی ظالموں کے کسی پر نہ چاہیے ۞ ماہ حرام کا بدلہ ماہ حرام ہے۔ اور حرمت میں مساوات چاہیے۔ جس نے تم پر زیادتی کی تم بھی اُس پر ویسی ہی زیادتی کرو۔ اللہ سے ڈرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ بے شک پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ۞ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور خود اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کرو۔ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۞ حج اور عمرہ اللہ کے واسطے پورا کرو۔ اور اگر مجبوری آئے تو جو میسر ہو قربانی بھیجو۔ اور قربانی جب تک اپنے ٹھکانے منیٰ پہونچ نہ جائے سر نہ منڈاؤ۔ جو کوئی تم میں مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی دکھ ہو تو اُس کے عوض میں روزے رکھے صدقہ دے یا قربانی کرے۔ پھر جب عذر رفع ہو تو جس نے حج اور عمرہ ساتھ کیا ہو وہ جو کچھ میسر آئے قربانی کرے۔ اور جو نہ کر سکے وہ تین روزے ایام حج میں اور سات روزے گھر آکر۔ دس اس طرح پورے کرے۔ یہ سہولت صرف اُس کے لیے ہے جس کا گھر مکہ میں نہ ہو۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ۞

ع ۲۵ حج کے مہینے تو مشہور ہیں۔ ان مہینوں میں جو شخص حج کی نیت کرے تو پھر وہ حج میں عورت

فساد بدتر از قتل

احسان کرو

احکام حج و عمرہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲) جنگ کریں گے اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر کفار احترام نہ کریں اور لڑائی پر آمادہ ہوں تو تمھیں احترام کرنا۔ دیکھو تاریخ طبری ج ۲ ص ۱۳۹ و ۱۵۳ طبع دوم ۱۲ ۞ عمرہ کے لیے حضرت چلنے لگے تو بہت سے لوگ ہمرکابی سے رُکے اور خرچ راہ ہونے کا عذر پیش کیا۔ اُسوقت یہ حکم اللہ کی طرف سے آیا کہ مرا فقر کے خرچ راہ کا سامان کردیں ۞ ۱۲ دشمن یا ناطاقتی اگر بعد احرام باندھنے مانع سفر ہو تو قربانی کا جانور کسی دوسرے کے ہاتھ کعبہ میں بھیجدینا چاہیے ۞ ۱۲ یعنی احرام نہ اُتارو ۞ ۱۲ جب کسی مجبوری سے کوئی شخص سر اپنا قبل از وقت منڈوا ڈالے تو اُس پر بطور فدیہ واجب ہوتا ہے کہ تین روزے رکھے یا چھ فقیروں کو کھانا دے یا قربانی کرے ۞ روزے اور محتاجوں کی یہ تعداد حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ فقہ کی کتابوں میں حج اور عمرہ کے احکام مفصل مدرج ہوئے ہیں ۞ ۱۲ حج دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ پہلے حج کی نیت کی جائے اور اُس کے ختم ہونے پر عمرہ کی نیت کیجائے عمرہ کرنے کی نیت کرتے وقت وضع بھی بدلنا پڑتی ہے۔ اس لیے اس نیت کرنے کو اصطلاح شرع میں احرام باندھنا کہتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرلیجائے اور اس طرح ایک ساتھ دونوں انجام پائیں جو شخص پہلی صورت اختیار کرے اُسے ایک قربانی کرنی یا بصورت بے استطاعتی دس روزے رکھنے ہوں گے۔ لیکن یہ سہولت یعنی پہلی صورت کا اختیار کرنا صرف بیرونی لوگوں کے لیے جائز رکھا گیا ہے۔ اہل مکہ کو حج اور عمرہ کی نیتیں جدا جدا کرنا چاہیئں ۞ ۱۲ شوال ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے یعنی دو ماہ دس یوم ۞

سے ناواقف نہ کرے نہ کوئی گناہ کرے۔ اور نہ جھگڑا کرے۔ اور تم جو کام نیکی کا کرتے ہو اللہ اُس کو جانتا ہے + زاد راہ ساتھ لے لیا کرو کہ بہترین زاد راہ سوال کرنے اور چوری کرنے سے پرہیز کرنا ہے۔ عقلمندو مجھ سے ڈرتے رہو + موسم حج میں اگر تم اللہ سے روزی مانگو تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ جب تم عرفات سے واپس چلو تو مشعر حرام کے نزدیک اللہ کو جیسا تم کو سکھلایا گیا ہے یاد کرو۔ اگرچہ اس کے قبل تم راہ بھولے ہوئے تھے + پھر تم بھی اوروں کی طرح چلو۔ اور اللہ سے مغفرت چاہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے + جب اپنے ارکان حج پورے کر چکو تو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے تھے اسی طرح یا اُس سے زیادہ اللہ کا ذکر کرو۔ بعض آدمی کہتے ہیں "اے ہمارے رب! ہمکو دنیا میں خیر و برکت دے" ایسوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں "اے ہمارے رب! دنیا میں ہمکو خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور عذاب دوزخ سے ہمیں بچا" انھیں کو اچھی کمائی کا ثمرہ ملے گا۔ اللہ جلد حساب کرنے والا ہے + ایام معدودہ میں اللہ کو یاد کرو + جو کوئی دو دن کے اندر ہی منیٰ سے چلا گیا اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور جو رہ گیا اُس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے یہ سب اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اُس کے پاس جمع کیے جاؤ گے + اے محمدؐ ایک آدمی وہ ہے جس کی بات تجھکو دنیا کی زندگی میں بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی دلی ارادت پر اللہ کو گواہ قرار دیتا ہے۔ حالانکہ وہ بڑا جھگڑالو ہے + جب وہ واپس جاتا ہے تو زمین میں تباہی پھیلاتا ہے۔ کھیتی برباد کرتا ہے۔ جاندار و نسل کو ہلاک کرتا ہے۔ اللہ کو فساد پسند نہیں ہے۔ اور جب اُس سے کہا جاتا ہے "اللہ سے ڈر" تو حمیت جاہلیت اُس سے گناہ کراتی ہے۔ اب اُسے جہنم کافی ہے کہ وہ بُری جگہ ہے + اور ایک آدمی وہ ہے۔ جو اللہ کی خوشی کی تلاش میں اپنے آپ بیچ دیتا ہے

ف۱ سفر حج میں کوئی کرے یا نہ کرے لیکن مال تجارت کی خرید و فروخت کرنا مناقض نہیں ہے ف۲ یہ ایک مقام ہے قریب مکہ کے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آدم و حوا میں تعارف ہوا اسی مقام پر مشہور ہے ف۳ عرفات اور منیٰ کے درمیان یہ ایک مقام ہے مزدلفہ بھی کہتے ہیں ف۴ تہلیل و تلبیہ بھی کرو ف۵ قریش کی طرف خطاب ہے ف۶ جن میں اور لوگ تو عرفات میں ٹھہرتے تھے اور قریش اور دوں سے خصوصیت جتانے کو مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اسکو اللہ نے ناپسند کیا اور منع کیا ف۷ عرب کے معمول اور کاروبار تھا کہ حج سے فارغ ہو کر کعبہ کے پاس یا منیٰ و جبل الرحمۃ کے درمیان کھڑے ہو کر اپنے باپ دادا کے مفاخر و محامد بیان کرتے تھے۔ اللہ نے حکم دیا کہ اللہ کا ذکر کیجیے جیسا باپ دادا کے ذکر کیا کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ف۸ بعض کہ لوگ صرف دنیا ہی مانگتے ہیں ان کے لیے دعا کرتے تھے ارشاد ہوا کہ دین و دنیا دونوں کے لیے دعا کرنا چاہیے ف۹ بلکہ کیسا کرو بعد فراغ کے تین ایام میں اختلاف ہے ابو حنیفہ صبح عرفہ سے عید پڑھ کر گیارہ بارہ تیرہ تک بلکہ کہتے ہیں آخر ایام تشریق تک بلکہ کہتے ہیں تیرہ ف۱۰ اس ثقفی نام ایک شخص آنحضرت محمد کے پاس مسلمان ہونے آیا اور ظاہر میں ظاہر داری کی آنحضرت محمد بہت خوش ہوئے حالانکہ وہ منافق تھا + اللہ نے اوسکی تکذیب کی ف۱۱ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اسود حمیت دینی و حفظ ملی ہیں خلاف ہے کہ ان چار میں اشخاص میں سے یہ آیت کس کس کی شان میں ہے لیکن کثرت رائے اسپر ہے کہ مقصد بالا اشخاص میں سے کسی ایک کی شان میں ضرور ہے۔ اور اہل تشیع کے نزدیک بالاتفاق حضرت علی مرتضےٰ کی شان میں ہے ++

مسلمانوں پر اسقدر شفقت رکھتا ہے ۔ ایمان والو پورے طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ ۔ شیطان کے قدموں پر نہ چلو ۔ وہ بیشک تمہارا صریح دشمن ہے ۔ احسان صاف احکام پہونچنے پر بھی تم پھسلتے ہو تو جان رکھو کہ اللہ بیشک زبردست حکمت والا ہے ۔ کیا یہ لوگ اسی امر کے منتظر ہیں کہ ان پر ابر کی اوٹ میں اللہ فرشتوں کو لیے ہوئے اُترے اور امر کا فیصلہ کر دیا جائے ۔ سب باتیں اللہ ہی کے حوالہ ہیں ۔

ف۱ یہودی ایمان لائے تھے مگر کچھ اپنے فرقے کا پاس رکھتے تھے ۔ مثلاً اونٹ کا گوشت یا دودھ نہیں کھاتے تھے ۔ اللہ نے فرمایا کہ کھل کر مسلمان ہو جاؤ ۔ ف۲ پیغمبر اور قرآن پر یقین نہیں لاتے تو اب یہی باقی رہ گیا کہ اللہ خود آکر ہر کسی کو اس کے عمل کے موافق جزا دے ۔ ف۳ اللہ نے پورب کی جگہ کعبہ کو قبلہ اور شنبہ یکشنبہ کی جگہ جمعہ کو روز عید قرار دیا ہے ۔ شاید اسی کی طرف یہ اشارہ ہو کہ یہود اور عیسائی ان دونوں سے علحدہ مسلمانوں کا قبلہ اور روز عید تمام ہوئے ۔ ف۴ غزوۂ احزاب میں جب مسلمان بہت پریشان ہوئے اُسوقت یہ آیت اُتری ۔ دیکھو تاریخ الاسلام باب فضل ۴ ص ۱۲۵ طبع ثانی ۔ ف۵ عمرو بن جموح نام ایک مال دار آدمی تھا اُس نے آنحضرت سے پوچھا کہ میں اپنا مال کیونکر صرف کروں کیونکہ اُس وقت تک زکوٰۃ کی آیت نہیں اُتری تھی ۔ یہ آیت اُتاری ۔ ف۶ اس سے مراد دشمنان دین سے لڑنا ہے اور اپنے نفس سرکش سے لڑنا بھی معنی سمجھا جا سکتا ہے ۔

ضعیف کلمات

کفار و مشرکین جہاد

فضیلت ہجرت

محل خرچ

حکم جہاد

ع اے محمد! تو بنی اسرائیل سے پوچھ کہ ہم نے کتنی واضح نشانیاں اُن کے پاس بھیجیں ۔ جو کوئی شخص اللہ کی نعمت پاکر اُسے بدل ڈالے گا تو اللہ کی مار بڑی سخت ہے ۔ کافر دنیا کی زندگی پر ریجھے ہوئے ہیں اور ایمان والوں سے ٹھٹھا کرتے ہیں ۔ حالانکہ قیامت کے دن پرہیزگار اُن سے بڑھے ہوئے رہیں گے ۔ اللہ جسے چاہتا ہے بیشمار روزی دیتا ہے ۔ آدمی پہلے ایک ہی گروہ تھے ۔ جب ان میں پھوٹ ہوئی ۔ تو اللہ نے خوشخبری اور ڈر سنانے کے لیے نبیوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ سچی کتاب بھی اُتاری کہ وہ اُن کے آپس کے جھگڑے فیصلہ کر دے ۔ جن کے پاس کتاب آئی ہوئی تھی وہی لوگ احکام صریح کے ہوتے ہوئے آپس کی ضد سے اُس کتاب میں اختلاف کرنے لگے ۔ بالآخر وہ راہ حق میں وہ اختلاف کرتے تھے اللہ نے اپنی عنایت سے مومنوں کو دکھا دی ۔ اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے ۔ مسلمانو! کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ تم جنتی ہو گئے ۔ حالانکہ اگلوں کی سی حالت ابھی تمہاری کہاں ہوئی ۔ کہ جب وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے پریشان ہوتے تھے ۔ تو گھبرا کر رسول اور اُس کے ساتھی کہتے تھے " اللہ کب مدد کرے گا " حکم ہوتا تھا " اللہ کی مدد نزدیک ہے " اے محمد! تجھ سے لوگ پوچھتے ہیں " ہم کیا خیرات کریں " تو بتا " خیر کے لیے خرچ کرتے ہو تو ماں باپ کو ۔ نزدیک کے رشتہ داروں کو ۔ یتیم بچوں کو ۔ محتاجوں کو اور مسافروں کو دو ۔ کوئی بھلائی تم کرو گے تو اللہ کو ضرور علم ہو گا " مسلمانو! تم کو لڑائی کا حکم ہوا ہے جو تمہیں ناگوار گذرے گی ۔ ممکن ہے کہ ایک شے تمہارے لیے بہتر ہو اور وہ تمہیں بری معلوم ہو یا وہ بری ہو اور تمہیں بہتر معلوم ہو ۔ اس کا علم اللہ کو ہے تمکو نہیں ہے ۔

جنگ جائز ع ۲۶ اے محمدؐ تجھ سے لوگ پوچھتے ہین کہ "ماہ حرام مین لڑائی کیسی ہی؟" تو کہ "اس مہینے مین لڑنا بڑا گناہ ہی۔ لیکن اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد حرام کے باشندون کو مسجد حرام سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس لڑائی سے زیادہ بُرا ہی۔ اور فساد قتل سے بھی زیادہ برا ہی۔ وہ تو تم سے لڑتے رہین گے اور حتی الوسع تم کو اسلام سے پھیرنے کی فکر مین ہین۔ تم سے جو شخص اسلام سے پھر جائیگا اور کافر مرے گا۔ اُس کی دنیا اور آخرت دونون خراب ہونگی۔ وہ دوزخی ہون گے اور ہمیشہ آگ مین رہین گے ✦ جو لوگ ایمان لائے ہین اور جنھون نے ہجرت کی ہی اور اللہ کی راہ مین جہاد کیے ہین وہ اللہ ہی کی رحمت کے امیدوار ہین۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی" اے محمدؐ تجھ سے لوگ شراب اور جوے کے بارے مین پوچھتے ہین تو کہہ "ان مین بڑا گناہ ہی اور لوگون کے کچھ فائدے بھی ان مین ہین لیکن نفع سے گناہ بڑھکر ہی" تجھ سے پوچھتے ہین "ہم کتنا خرچ کرین" تو کہ "جو بچ رہے" اُسے خرچ کرو" اسی طرح اللہ تمھارے واسطے اپنے احکام بیان کرتا ہی۔ تاکہ تم دنیا اور آخرت پر غور کرو ✦ تجھ سے یتیمون کے بارہ مین پوچھتے ہین۔ تو کہہ "جس مین ان کی بھلائی ہو وہی بہتر ہی" ✦ تم اُن سے مل جل کر رہو تو وہ تمھارے بھائی ہین۔ مفسد اور مصلح کو اللہ جانتا ہی ✦ اللہ چاہتا تو تم کو مشکل مین ڈال دیتا۔ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہی ✦ مشرک عورتین جب تک ایمان نہ لائین اُن سے نکاح نہ کرو۔ مشرک عورت تمھین کیسی ہی بھلی معلوم ہو مسلمان لونڈی اُس سے اچھی ہی ✦ مرد مشرک کو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائے تم اپنی عورتین نکاح مین نہ دو۔ گو وہ تم کو کیسا ہی بھلا معلوم ہو مسلمان غلام اُس سے بہتر ہی۔ یہ مشرکین دوزخ کی طرف بلاتے ہین۔ اور اللہ اپنی عنایت سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہی۔ اللہ اپنے احکام لوگون کو بتاتا ہی تاکہ وہ سوچین ✦

ل ہجرت کے بعد مسلمانون کو کفار عرب سے عناد پڑگیا تھا کہ اُنھون نے بڑی سختی سے کعبہ سے مسلمانون کو نکال دیا تھا۔ چنانچہ ہجرت کے دو سال بعد ایک مرتبہ قریش عرب سے اتفاقاً ملاقات ہوجانے پر راستہ مین مسلمانون نے لڑائی کی وہ مہینہ جب کا تھا مسلمانون پر کفار اس مہینے مین لڑنے سے طعن کرتے تھے۔ کیونکہ اس مہینے مین لڑنا عموماً بُرا سمجھا جاتا تھا آنحضرت محمدؐ سے لوگون نے استفسار کیا۔ خدا نے یہ آیت بھیجی جس کا مطلب یہ ہی کہ لڑنا بُرا تو ہی مگر نہ اتنا کہ جتنا کفار نے مسلمانون کے ساتھ کیا تھا دیکھو تاریخ الاسلام صفحہ ۹۰ طبع ثانی ✦ ۲ یعنی شراب حرام ہی ✦ ۳ جو ضرورت سے بچ رہے اُسے خرچ کرڈالو۔ نہ اتنا خرچ کرو کہ زحمت مین پڑو اور نہ بیکار جمع کرو ✦ ۴ یتیمون کا مال کھانا آگ کھانے کے برابر ہی" جب یہ حکم نازل ہوا تو لوگ یتیمون کا کھانا علیحدہ پکوانے لگے کہ کہین کچھ اُن کا مال ہمارے صرف مین نہ آجائے ✦ اس طرح اور زحمت بڑھ گئی تو لوگون نے پیغمبر سے استفسار کیا۔ حکم ہوا کہ حالت معتدل اچھی ہی۔ یتیمون کا جس مین فائدہ ہو وہ کرو۔ نیت خالص چاہیے بے ضرورت پیچھا چھڑانا مناسب نہ چاہیے ✦ ۵ اللہ نیک بخت عورت عطا کرے تو سمجھو دین مین اُس کی آدھی مدد فرمائی ✦

احکام حیض

ع ۲۸ اے محمدؐ! تجھ سے حیض کا حکم پوچھتے ہین۔ تو کہہ وہ گندگی ہے۔ عورتون سے بحالت حیض الگ رہو۔ اور جب تک وہ پاک نہون ان سے مقاربت نہ کرو۔ جب وہ پاک[۵۱] ہو جائین تو جدھر سے اللہ نے بتایا ہے اُن کے پاس جاؤ۔ توبہ کرنے والون اور پاک رہنے والون کو اللہ پسند کرتا ہے۔ تمھاری عورتین تمھاری کھیتیان ہین جس طرح چاہو اپنے کھیت مین جاؤ۔ اور[۵۲] اپنے لیے آئندہ کی بھی فکر رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمھین اللہ سے ملنا ہے۔ اے محمدؐ! خوشخبری تو ایمان والون کو سنا۔

مسلمانون کو نیکوکاری پرہیزگاری کرنے اور لوگون مین صلح کرانے سے تم کو قسم کھانا ہو تو اللہ کو اپنی قسمون کا نشانہ نہ بناؤ۔ اللہ سنتا جانتا ہے۔ تمھاری لغو قسمون کا اللہ تم سے مواخذہ نہین کرتا لیکن اُن قسمون کا مواخذہ کرے گا جو تم اپنے دلی ارادہ سے کیا کرتے ہو۔ اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔ جو لوگ اپنی عورتون سے الگ رہنے کی قسم کھائین[۵۳] تو اُن کو چار مہینے کی مہلت ہے۔ پھر اس مین اگر وہ مل گئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر طلاق ہی ٹھان لی تو اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ طلاق پانے والیان تین حیضون تک اپنے کو روکے رہین۔ اگر اللہ اور روز آخرت پر وہ ایمان رکھتی ہین تو اُن کے ارحام مین جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اُن کا چھپانا اُن کو حلال نہین ہے۔ اُن کے شوہر اگر صلح کرنا چاہین تو جائز ہے کہ وہ ایسی حالت مین پھر اپنی عورتون کو اپنا کرلین۔ حسب دستور جیسا حق عورتون پر مردون کا ہے ویسا ہی حق عورتون کا مردون پر بھی ہے۔ ہان مردون کو اُن پر نوقیت ہے۔ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

خوف قسم طلاق

اقسام طلاق رجعیت

ع ۲۹ طلاق قابل رجعت دو دفعہ کرکے دیے جائین پھر اس کے بعد یا تو موافق دستور کے عورتین

---

[۵۱] امام شافعی کے نزدیک بلا غسل مباشرت جائز نہین ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک محض خون کا بند ہونا جواز مباشرت کے لیے کافی ہے۔ [۵۲] یعنی اولاد کو طلب کرو یا اپنے نفس کو حرام سے بچاؤ۔ [۵۳] عبداللہ نے اپنے کسی عزیز سے ناخوش ہو کر قسم کھائی کہ اُس کے ساتھ سلوک نہ کرونگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اچھے کام سے باز رہنے کی قسم نہ کھانا چاہئے اور مسئلہ فقہ یہ ہے کہ ایسی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دیدینا اولیٰ ہے۔ دیکھو الاسلام باب طلاق۔ [۵۴] کسی بات کو کوئی غلطی سے سچ سمجھ کر قسم کھائے تو وہ ابو حنیفہ کے نزدیک لغو قسم ہے اور امام شافعی کے نزدیک بالقصد

بسبیل عادت کسی کے حق مین قسم کھائے تو وہ ناکارہی ہے۔ بہرصورت لغو قسم کا کفارہ نہین ہے تفصیل کے لیے سورہ مائدہ دیکھو۔ [۵۵] شروع مین اسے بڑا لکھتے ہین۔ فقہین طلاق کے متعلق مسائل کثیرہ درج ہین۔ اس رکوع مین اور اسکے بعد احکام طلاق مذکور ہین انکے سمجھنے کے لیے اصطلاحات شرع کا جاننا مناسب ہے۔ معمولی طلاق یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے کہے کہ مین نے طلاق دی۔ اور کبھی مرد غصہ یا رنج سے عورت کی مقاربت سے قسم کھا لیتا ہے جسے ایلا کہتے ہین۔ عورت مرد کو کچھ دے کر طلاق پر آمادہ کرے تو اسے خلع کہتے ہین۔ بعد طلاق کے کچھ دنون تک عورت کو عقد ثانی جائز نہین ہے یہ دن عدت کے دن کہلاتے ہین۔ دیکھو الاسلام باب طلاق۔ [۵۶] مرد قسم کھا کر کہے کہ مین تجھسے چار مہینے ہم بستر نہونگا تو چاہیے کہ وہ ظہار طلاق کرے اور کفارہ دیدے نہین تو چار مہینے کے بعد تو بخود طلاق بائن ہو جائے گی۔

[۵۷] صرف دو طلاق تک طلاق رجعی ہے یعنی مرد کو طلاق منسوخ کرکے عورت کی طرف رجوع کرنے کا اختیار ہے۔ اسکے بعد طلاق بائن ہو جاتی ہے اور پھر رجعت نہین ہو سکتی۔

رکھ لی جائیں یا لطف کے ساتھ رخصت کر دی جائیں۔ اور تم کو یہ روا نہیں ہے کہ تم نے جو عورتوں کو دیا ہو اُس میں سے کچھ واپس لے لو۔ بجز اُس صورت کے کہ تم دونوں کو یہ خوف ہو کہ اللہ کے قاعدوں کو تم دونوں قائم نہ رکھ سکو گے پھر اگر تم کو یہ خوف ہے کہ تم اللہ کے قاعدوں کو قائم نہ رکھ سکو گے تو کچھ گناہ نہیں ہے اگر عورت[1] کچھ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لے۔ یہ اللہ کے بنائے ہوئے قاعدے ہیں۔ اس سے تجاوز نہ ہونا۔ اور جو لوگ اللہ کے قاعدوں سے متجاوز ہونگے اُن کا شمار گنہگاروں میں ہوگا۔ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو دو سے زیادہ طلاقیں دے تو پھر وہ عورت جب تک کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے اسے حلال نہیں ہو سکتی۔ پھر شوہر ثانی طلاق دیدے تو کچھ گناہ نہیں ہے اگر وہ ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لیں بشرطیکہ اُن دونوں کو توقع ہو کہ اس طرح سے اللہ کے بنائے ہوئے قاعدوں کو وہ ٹھیک رکھیں گے۔ یہ اللہ کے قاعدے ہیں جسے سمجھ رکھنے والوں کے لیے اللہ بیان کرتا ہے۔ جب تم عورتوں کو رجعی طلاق دو اور اُن کی عدت پوری ہونے کے قریب آئے تو اُن کو دستور کے مطابق پھر رکھ لو یا اچھی طرح رخصت کر دو۔ ستانے اور اس طرح زیادتی کرنے کے لیے اُنھیں نہ رکھ چھوڑو۔ جو ایسا کرتا ہے اپنے لیے آپ برائی کرتا ہے۔ اللہ کے احکام کو ہنسی نہ سمجھو اور اللہ کا یہ احسان یاد کرو کہ تمھارے سمجھانے کے لیے اُس نے کتاب اور کام کی باتیں تم پر اُتاری ہیں۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

ع ۳ جب تم عورتوں کو تین بار طلاق دیدو اور وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو پھر اگر وہ کسی سے مطابق دستور کے باہمی رضامندی کے ساتھ نکاح کرنا چاہیں تو تم اُن کو نہ روکو۔ تم میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُس کے لیے یہ بیان نصیحت ہے۔ تمھارے لیے یہ بڑی پاکیزگی اور صفائی کی بات ہے۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اگر کوئی شخص پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اُس کی خاطر ماؤں[2] کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں۔ اور کھانا کپڑا عورتوں کا دستور کے مطابق شوہر خواہ بچہ کے باپ کو دینا ہوگا۔ کسی کو ایسی تکلیف[3] نہ دینا چاہیے جو اُسکی وسعت سے زائد ہو۔ اپنے بچوں کی وجہ سے نہ مائیں نقصان اُٹھائیں اور نہ باپ نقصان اُٹھائیں۔ باپ کے وارث کو بھی ایسا ہی خیال چاہیے۔ اگر وہ ماں باپ آپس کی رضامندی اور مشورت سے دودھ چھڑانا چاہیں

[1] جب عورت مرد کو کچھ دے کر طلاق حاصل کرتی ہے تو اصطلاح فقہ میں اسے خلع کہتے ہیں۔ [2] یہ وہ حالت ہے کہ جس عورت کو طلاق دی جائے اُس کی گود میں لڑکا ہو۔ [3] گو عورت طلاق یا موت شوہر کے بعد عدت سے سبکدوش ہو جائے مگر اُسے چاہیے کہ وہ دو برس تک اپنے بچے کو دودھ پلائے اور باپ بقدر استطاعت روٹی کپڑے کا ذمہ دار ہے۔

تو کوئی گناہ نہیں ہے بشرطیکہ تم نے دل میں ارادہ کیا ہو کہ اپنی بیویوں کو دائمی طور پر علیحدہ کر دو گے۔ یہ گناہ عین ہے بشرطیکہ دستور کے مطابق جو تعین دینا تھا تعین دیدیا ہو۔ اللہ سے ڈرو اور جان رکھو وہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔ جو لوگ تم میں سے عورتوں پر تہمت لگا کر چار گواہ نہ لا سکیں تو ان کو چار برس تک اپنے آپ کو روکے رہنا چاہیئے اور جب وہ یہ مدت پوری کر لیں تو پھر الزام نہیں وہ موافق دستور کے جو چاہیں اپنے لیے کریں۔ اللہ تمہارے کام کی خبر رکھتا ہے۔ اور اس مدت میں اگر تم پیغام نکاح کنایۃً تو تک پہنچا دیا یا دل میں تم بات کو چھپائے رہے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ معلوم ہے کہ تم ان کا دھیان کرو ہی گے۔ لیکن چھپا کر بھی انکو نہ وعدہ دو سوائے اس کے کہ کوئی ہوشیار بات رمز و اشارہ کی کرو۔ اور جب تک میعاد مقرر پوری نہ ہو عقد نکاح نہ باندھو۔ جان رکھو کہ اللہ تمہارے دلوں کا حال جانتا ہے اور اس سے ڈرو اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔

ع ۲۳ جب ہاتھ لگانے اور مہر مقرر کیے ہوئے تم عورتوں کو طلاق دو تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ ہاں ان کو کچھ خرچ دیدو۔ تونگر کو تونگر کی طرح اور درویش کو درویش کی طرح دستور کے مطابق کچھ خرچ دینا چاہیئے نیکی کرنے والوں پر یہی عورتوں کا بھی حق ہے۔ لیکن اگر ہاتھ لگانے سے پہلے تم نے ایسی عورتوں کو طلاق دی جن کا مہر مقرر کر چکے تھے تو اس مہر کا نصف دینا ہوگا۔ سوا اس صورت کے کہ عورتیں معاف کر دیں۔ یا وہ معاف کر دے جس کے ہاتھ میں عقد نکاح تھا۔ لیکن اگر تم یہ ارادہ کرو تو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔ باہم ایک دوسرے پر احسان کرنے کا خیال رکھو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ ضرور دیکھتا ہے۔ مسلمانو! تم خیال رکھو اپنی نمازوں کا خصوصاً بیچ والی نماز کا۔ اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہو اگر تمہیں کوئی ڈر ہو تو پیدل یا سوار چلتے ہوئے نماز پڑھو۔ اور پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اللہ نے تمکو سکھایا ہے اور جسے تم پہلے سے جانتے نہ تھے۔ تم میں سے جو کوئی بی بی کو چھوڑ کر مرے۔ وہ یہ وصیت کر جائے کہ اس کی بی بی ایک سال تک خرچ پائے اور گھر سے نہ نکالی جائے اگر وہ بی بی از خود نکل جائے تو تم پر کوئی گناہ اس امر کا نہ ہوگا جو اس نے طابق شرع کے اپنے واسطے کیا ہے۔ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ طلاق پانے والیوں کے ساتھ موافق دستور کے کچھ سلوک

ع ۲۲ یعنی ایلاء مدت پورے نہ ہوئے ہوں ع ۲۳ امام شافعی نے ہاتھ لگانے سے دخول مراد لیا ہے۔ اور ابو حنیفہ نے خلوت صحیحہ مراد لی ہے ع ۲۴ اس کا تعین حاکم شرع کی رائے پر ہے ع ۲۵ نکاح کے وقت مہر معین نہ ہو تو مہر مثل واجب ہوگا۔ دیکھو ابو داؤد ع ۲۶ ع ۲۷ عورتوں کے اولیا سے نکاح مراد ہیں اور بعضوں نے شوہر مراد لیا ہے۔ ایسی حالت میں ترجمہ یوں ہوگا کہ جب تک عورتیں اپنا حق نہ معاف کر دیں یا شوہر جس کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے معاف نہ کر دے۔ یعنی جس صورت میں یہ ہے کہ عورت یا اس کا ولی راضی ہو جائے تو نصف بھی نہ دینا ہوگا اور جس صورت میں یہ ہے کہ شوہر کل دیدے یا کل چھوڑ دے اس میں سے کچھ واپس لینا جائز ہے ع ۲۸ مطلقہ کو متعہ دینا اور اس کا مقدار مقرر کرنا بھی ہے ع ۲۹ اس کے بعد طلاق کا سارا رکوع ۳ مہینوں کے سوا مقرر کیے ہوئے

کرنا چاہیے۔ پرہیزگاروں[۱] پر اُن کا یہ بھی حق ہے۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تمھارے لیے بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

شاہ عطا ۱۲ ع ۱۲ اے محمدؐ! کیا تو نے اُن لوگوں[۲] کے حال پر نظر نہیں کی جو بخوف موت ہزارہا آدمی کی جماعت سے اپنے گھروں سے نکلے تھے۔ اللہ کا حکم ہوا کہ "مرجاؤ" تو وہ مرگئے۔ پھر اللہ نے اُن کو زندہ کیا۔ اللہ لوگوں پر فضل رکھتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ۞ اللہ کی راہ میں لڑو اور جان لو کہ اللہ سنتا جانتا ہے ۞ کوئی ہے جو اللہ کے لیے اچھا قرض دے[۳] کہ اللہ اُس کو کئی حصے بڑھا دے گا؟ اللہ روزی گھٹاتا اور بڑھاتا ہے اور اُسی کے پاس تم کو واپس جانا ہے ۞ اے محمدؐ! کیا تو نے بنی اسرائیل کے سرداروں کی حالت پر نظر نہیں کی جنھوں نے موسیٰ کے بعد اپنے نبی[۴] سے کہا: "ہمارے لیے ایک بادشاہ معین کر دیجیے۔ کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں ۞ اُس نبی نے کہا: "تمکو لڑائی کا حکم ہوگا تو شاید نہ لڑو گے۔" وہ بولے: "راہ خدا میں ہم کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم اپنے گھروں سے اور اپنے بال بچوں سے الگ کر دیے گئے ہیں؟" پھر جب اُن کو لڑائی کا حکم ہوا تو چند آدمیوں کے سوا اور سب منحرف ہوگئے۔ اللہ نافرمانوں کو خوب جانتا ہے ۞ جب اُن کے نبی نے اُن سے کہا کہ "اللہ نے تمھارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے" تو وہ بولے: "ہم پر وہ بادشاہت کیونکر کرے گا؟ اُس سے زیادہ استحقاق حکومت تو ہم ہی کو ہے

---

[۱] یعنی شرک سے پرہیز کرنے والوں پر۔ [۲] یہ ایک قصہ کی طرف اشارہ ہے۔ مفسرین نے صورت قصہ میں اختلاف کیا ہے۔ لیکن واقعہ متفق۔ کسی خوف سے کئی ہزار آدمی بھاگے تھے اللہ نے ان سب کو راہ میں ایک دوسرے سے مروا لا اور پھر زندہ کیا۔ بیان یہ تعلیم دینی کو ہے کہ مرنے جینے کا ہی رہتا ہے۔ انسان کو اس کی پروا نہ کرنا چاہیے ۞ اور پھر اس کے بعد اللہ کی راہ میں لڑنے کا حکم دیا ہے ۞ پہلے کچھ نہ ملا اور اللہ نے سب کچھ کیا تو اللہ کو مار کر جلانا کیا مشکل ہے؟ لیکن اگر یہ معنی لیے جائیں کہ وہ لوگ قریب ہلاکت ہو گئے تھے بیہوش اور بیدم پڑے تھے اور قریب مرض ہو کر پھر صحتیاب ہوئے جب بھی جیدان خلاف نہیں ہوتا۔ بعض مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ مرض وبائی کے خوف سے وہ لوگ بھاگے تھے لیکن راستہ میں مبتلائے مرض ہوئے اور یہیں سے بعض لوگوں کی یہ رائے ہے کہ طاعون کے خوف سے نقل مکان طلاق شرع ہے۔ ایک سابق حضرت ابوعبیدہ کا ملک شام میں طاعون سے بھاگنا اور فوج اسلام کا نہ بھاگنا اپنے زمان حضرت عمرؓ کا حکم نقل مکان کی نسبت تائید ہونا یہ کہنا کہ طاعون سے بھاگنا پہلے بھی مختلف فیہ رہا ہے۔ اور جو لوگ حضرت عمرؓ کے اجتہاد کے قائل ہیں ان کو ماننا پڑے گا کہ اس آیت کو حضرت عمرؓ جس طرح سمجھے وہی درست ہے ۞ [۳] یعنی اچھے کام میں خرچ کرے ۞ [۴] اس نبی کا نام مفسرین نے سموئیل لکھا ہے ۞ طالوت اور جالوت کی جنگ کا تذکرہ ہے۔ قصہ یوں ہے کہ جالوت نام ایک کافر ظالم بادشاہ تھا بنی اسرائیل کو اس سے تکلیف تھی طالوت نام ایک شخص کو اللہ نے جالوت کے مقابلہ کے لیے بادشاہ بنایا اور کسی قدر کفایت کے بعد بنی اسرائیل طالوت کے ہمراہ جہاد کے لیے ایک صندوق تھا اُس میں سکینہ تھی اور موسیٰ اور ہارون کے وقت کے کچھ تبرکات بھی تھے ۞ مفسرین نے سکینہ کے معنی میں اختلاف کیا ہے بعض نے اس سے تدبیر مراد لی ہے اور صندوق سے اسکی نسبت کے معنی کی ہیں ۞ بیان اتنی معنی کی پیروی کی گئی ہے۔ صندوق نے زیادہ تر اس بادشاہی حیثیت کے لیے دوسروں کو آمادہ کیا ۞ طالوت نے راہ میں ایک نہر پانی پینے سے امتحاناً اپنے ساتھیوں کو روکا اور کہا کہ ایک چلو سے زیادہ کافی نہیں ہے شدت تشنگی میں اکثروں نے خوب پانی پی لیا اور بہت کم لوگ ایک چلو پر قانع رہے ۞ جنھوں نے ایک چلو پانی پیا تھا اُن کی بیابان میں بھی اور جنھوں نے زیادہ پانی پیا تھا اُن پر استسقا کی سی کیفیت طاری ہوئی اور وہ وہیں رہ گئے ۞ شکر تھوڑے آدمیوں سے دشمن کا مقابلہ ہوا کثرت اعداد کی وجہ سے ان میں بھی بعض کے دل ٹوٹے۔ لیکن چند آدمیوں نے خوب مقابلہ کیا ۞ حضرت داؤد اور ایشا بھی اس لشکر میں تھے جالوت مارا گیا ۞ طالوت نے حسب وعدہ اپنی لڑکی کا نکاح اُن سے کر دیا اور نصف ملک دیدیا ۞ اللہ نے اس طرح داؤد کو ملک عطا کیا اور حکمت اور علم بھی سکھایا ۞ حکمت سے مراد نبوت یا زبور اور علم سے بعض نے علم تعبیر کی اور بعض نے زرہ گری اور بعض نے علم لسان الطیر مراد لیا ہے

اُس کے پاس دولت و مال بھی تو نہین ہی۔ نبی نے کہا۔ اللہ نے اسی کو تم پر حکومت کے لیے پسند کیا ہی اور علمی اور بدنی قوت اُسے زیادہ دی ہی۔ اللہ اپنا ملک جسے چاہتا ہی دیتا ہی۔ اللہ واسع اور علیم ہی۔ پھر اُن کے نبی نے کہا۔ "طالوت کی بادشاہت کی نشانی یہ ہی کہ اس کے ساتھ ایک صندوق ہی اور صندوق مین تمہارے پروردگار کی طرف سے تسلی (توریت) ہی اور آل موسیٰ اور آل ہارون کی کچھ چھوڑی ہوئی چیزین ہین جنھین فرشتے اُٹھاکر لاتے ہین۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو تمھارے سمجھنے کے لیے یہ نشانی کافی ہی"

پیشگی شاہ طالوت و شاہ جالوت

ع ۳۳ طالوت فوج لیکر جب روانہ ہوا تو اُس نے اپنے ساتھیون سے کہا۔ "تم کو ایک نہر پر اللہ آزمانا چاہتا ہی۔ جو وہان پانی پی لے گا وہ میرا ساتھی نہین ہی۔ اور جو نہ پیے گا وہ البتہ میرا ساتھی ہی۔ ہان ایک آدھ چلو کوئی اپنے ہاتھ سے بھر لے تو مضائقہ نہین ہی" چند لوگون کے سوا اور سب نے وہان پانی پیا۔ طالوت اپنے ایمان والے ساتھیون کو لے کر آگے بڑھا تو اُسکے اور ساتھیون نے کہا۔ "جالوت اور اُس کے لشکر سے لڑنے کی طاقت آج ہم مین نہین ہی" لیکن جن کو یہ خیال تھا کہ اُن کو اللہ کے پاس جانا ہی وہ بولے "بارہا ایسا ہوا ہی کہ تھوڑی جماعت نے اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح پائی ہی۔ اللہ صابرون کے ساتھ ہی" جب یہ مسلمان جالوت اور اُس کے لشکر کے سامنے آئے تو دعا کی "اے ہمارے رب! ہم کو صبر دے۔ ہمارے قدمون کو جما دے اور کافرون کی جماعت پر ہمین فتح دے" اللہ کے حکم سے اُنھون نے کافرون کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔ اللہ نے داؤد کو سلطنت اور حکمت عطا کی اور جو علم اُس نے چاہا اُسے سکھایا۔ اللہ اگر ایک آدمی سے دوسرے کو دفع نہ کرتا رہے تو ملک درہم برہم ہو جائے۔ لیکن دنیا کے لوگون پر مہربان ہی۔ اے محمدؐ یہ اللہ کی آیتین برحق ہین جو ہم تجھکو پڑھکر سناتے ہین اور تو بے شک اللہ کے پیغمبرون مین سے ہی۔

(تیسرا پارہ)

یہ رسول جو ہم نے بھیجے ہین ان مین ہم نے بعض کو بعض پر برتری دی ہی۔ کوئی رسول تو ایسا ہی جس سے اللہ نے بات کی ہی۔ اور کسی رسول کا اللہ نے رتبہ بلند کیا ہی۔ عیسیٰ ابن مریم کو ہم نے نشانیان دین اور روح پاک[۵۲] کا اُس کو زور دیا۔ جو لوگ ان نبیون کے بعد ہوے اللہ چاہتا تو حکم صریح ہوتے ہوے وہ باہم لڑائی نکرتے۔ لیکن اُنھون نے باہم اختلاف کیا۔ کوئی اُن مین سے

---

[۵۲] یہ گویا حضرت جبرئیل کی طرف سے آنحضرت محمدؐ کی طرف خطاب ہی۔ روح القدس کا ترجمہ ہی۔ روح القدس کا یہ ترجمہ بعض نے حضرت جبرئیل لکھا ہی اور بعض نے انجیل سے اسے تعبیر کیا ہی۔

ایمان لایا اور کوئی منکر ہوا۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے

ع ۳۴ ایمان والو ہمارا دیا ہوا اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرو جس دن نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی ہوگی اور نہ سفارش ہوگی۔ گنہگار وہی ہیں جو منکر ہیں ۞ ایک اللہ جو اس کے سوا دوسرا معبود نہیں ہے۔ وہ زندہ اور منتظم کار ہے۔ نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اسی کا ہے۔ کون ایسا ہے جو اس کے حکم بغیر اس کے پاس سفارش کر سکے۔ لوگوں کے سامنے جو ہو رہا ہے اور جو ان کے پیچھے ہو چکا ہے سب کچھ وہ جانتا ہے۔ اللہ جتنا چاہتا ہے اتنا ہی اس کے علم کو لوگ پہونچ سکتے ہیں۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت سے وہ تھکتا نہیں ہے۔ سب سے برتر اور بڑا وہی ہے ۞ دین میں کچھ جبر نہیں ہے۔ ہدایت اور گمراہی دونوں ظاہر ہو چکیں جس نے شیطان سے منہ موڑ کر اللہ پر یقین کیا ہے۔ اس نے گویا مضبوط رسی پکڑی ہے جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اللہ سنتا جانتا ہے ۞ اللہ ایمان والوں کا حامی ہے کہ اندھیروں سے انھیں اجالے میں لاتا ہے۔ منکروں کے حامی شیطان ہیں جو اجالے سے انھیں اندھیروں میں لیجاتے ہیں۔ یہ دوزخ والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے ۞

ع ۳۵ اے محمد! تو نے اس شخص کے حال پر نظر کی جو صرف اس لیے کہ اللہ نے اسے سلطنت دے رکھی تھی ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑنے لگا تھا؟ جب ابراہیم نے اس سے کہا "میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے" تو وہ بولا "میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں" ابراہیم نے کہا "اللہ پورب سے آفتاب نکالتا ہے تو اسے پچھم سے نکال تو جانوں" یہ سنکر وہ کافر حیران رہ گیا۔ اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ۞ اے محمد! تو نے اس شخص کے حال پر بھی نظر کی ہے جو ایک ایسے گاؤں میں گذرا تھا جس کی

حضرت ابراہیم اور نمرود

سلہ قیامت ۔ سلہ حسین نامی ایک شخص کے دو لڑکے نصرانی تھے اور اسلام پر راضی نہیں ہوتے تھے اسوقت یہ آیت اتری۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبدیل مذہب کے لیے کسی پر جبر کرنا منع ہے۔ اور ایمان جو اسلام میں ہوگیا وہ اسلام کو مضبوط رکھنے کے لیے ہوگیا۔ (کمعہ الاسلام میں مسیف الدولہ صفحہ ۱۳۴) سلہ ابراہیم کے وقت میں نمرود بادشاہ تھا اور وہ بڑا گھمنڈی تھا اور بت پرستی کا بہت حامی تھا۔ وہ خود اپنے تئیں خدا کہتا تھا۔ ابراہیم سے مقابلہ ہوا تو ابراہیم نے کہا۔ اللہ تو مارتا جلاتا ہے۔ نمرود نے کہا میں بھی قتل کا حکم دیتا ہوں اور بہتوں کو اپنے قتل سے معاف کر کے جلا لیتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا اللہ تو سورج کو پورب سے نکالتا ہے تو ایک دن تو پچھم سے نکال تو تجھے خدا جانوں۔ نمرود لاجواب ہو گیا۔ سلہ ۔ سلہ ۔ سلہ

حضرت عزیرؑ

دیواریں گر کر کھنڈر رہ گئے تھے؛ وہ بولا" اللہ اس اجڑے ہوئے گانوں کو کیونکر آباد کرے گا؛ اللہ نے سو برس تک اس شخص کو مردہ رکھا اور پھر اٹھایا اور اس سے پوچھا کہ تو کتنی دیر یہاں رہا؛ اس نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کچھ کم؛ اس نے کہا" نہیں سو برس سے تو یہاں ہے۔ اپنا کھانا اور پانی دیکھ کہ سڑا نہیں ہے۔ اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ۔ ہم تجھکو لوگوں کے لیے نمونہ کیا چاہتے ہیں۔ دیکھ ہم کس طرح ہڈیوں کو ابھارتے ہیں اور پھر ان پر گوشت پہناتے ہیں۔ جب اس پر یہ سب ظاہر ہوا تو وہ کہنے لگا" مجھے معلوم ہے کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے؛ اے محمدؐ یاد کر جب ابراہیم نے کہا" میرے رب

احیاء موتی

تو مجھے دکھا دے کیونکر تو مردوں کو جلاتا ہے؛ تو اللہ نے کہا" کیا تجھے یقین نہیں آتا؟ ابراہیم نے کہا" کیوں نہیں؛ مگر اپنے دل کی تسکین کے لیے میں نے پوچھا ہے؛ اللہ نے کہا" چار پرندے لے اور ان کو اپنے پاس منگا۔ پھر ایک ایک جزو ان کا ہر پہاڑ پر رکھ اور بعد ازاں ان کو بلا۔ تیرے پاس وہ دوڑے چلے آئیں گے۔ جان رکھ اللہ زبردست حکمت والا ہے؛

تہذیب صدقات

ع ۴ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنیوالوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک دانہ بوئے اور اس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اللہ جسے چاہتا ہے برکت دیتا ہے۔ اللہ گنجائش والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے؛ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کرکے احسان نہیں جتلاتے اور نہ ایذا دیتے ہیں انھیں ثواب اس کا اپنے رب سے ملے گا۔ نہ ان کو ڈر ہوگا اور نہ غم ہوگا؛ نرم بات کہنا اور درگذر کرنا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا دیجائے اللہ بے نیاز اور بردبار ہے؛ مومنو احسان جتاکر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو۔ ایسا کرنے والا گویا لوگوں کے دکھانے کے لیے دیتا ہے اور اللہ اور روز آخرت پر یقین نہیں رکھتا؛ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے چکنی چٹان پر مٹی جم جائے پھر اس پر زور کا مینھ برسے اور اسے صاف کردے۔ ایسے لوگوں کو اپنے صدقات سے کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔ اللہ کافروں کو راہ نہیں دکھاتا؛ اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی رضاجوئی کے لیے دلی اعتقاد سے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے بلندی پر ایک باغ ہو۔ مینھ برسا تو دونے پھل لائے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳) اٹھا لا۔ وہ بہ طرح مردہ تھا مگر روح باقی تھی ایک عرصہ تک انتظار کرکے اسکے شکر میں کوئی دہ اگرم ہوا چلائی گئی۔ اس سے دست آئے اور روح فنا ہوگئی؛ لوگوں کو خیال ہوا کہ اگر اسے نہ چھیڑتے تو وہ از خود زندہ ہوتا؛ ہندوستان کی ہر ان روایتوں میں اس قسم کے فقروں کا وجود تواتر سے صحیح مانا گیا ہے؛ لیکن قرآن کے ماننے والوں کو ان تمام تجلگروں سے کیا تعلق ہے ان کے لیے اتنا سمجھنا کافی ہے کہ قرآن میں ہے اور سچی ہے ۱۲ ابراہیم نے ایک مرتبہ مر کر جینے پر غور کیا؛ اللہ نے وحی بھیجی اور اس کے مطابق وہ چند پرندوں کو مار کر پہاڑوں پر پھینکنے اور پھر آواز دی تو وہ پرند اڑتے ہوئے ان کے پاس چلے آئے ۱۲ کوزہ گر گوزہ را نیکند چوں نکوہش؛ الم گذند آنکہ دانند کوزہ کردن از نخست؛ چہ عجب گر بسازد اشکستہ درست؛ بعضوں نے اسکے معنی یہ لکھے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے چار جانوروں کو ذبح ناموس کرکے چار جگہ رکھدیا اور بلایا تو چاروں دوڑے چلے آئے اس سے وہ سمجھ گئے کہ اجزائے جسم کہیں ہوئے اللہ کے بلانے سے یکجا ہو جائیں گے؛

اور مینھ نہ برسا تو شبنم ہی کافی ہوئی۔ اللہ تمھارے کام کو دیکھتا ہے ۞ بھلا تم مین سے کوئی بھی پسند کرے گا کہ تمھارے کھجورون اور انگورون کے کسی باغ مین جس کے نیچے نہریں جاری ہون اور جس مین اسکو ہر طرح کے میوے موجود ہون اور وہ مالک بڈھا ہو اور اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہون، آگ کے شعلے سے بھری ہوئی ایک آندھی آئے اور وہ باغ جل کر رہ جائے ؛ اللہ تمھین اپنے احکام اسی طرح سمجھاتا ہے تاکہ تم غور کرو ۞

تہذیب عدقات

۲۶ع مومنو! اپنی کمائی مین سے اور جو ہمنے تمھارے لیے زمین سے نکالا ہے اُس مین سے عمدہ چیزین دیا کرو اور ایسی گندی چیز دینے کی نیت بھی نہ کرنا۔ جو تمھین دی جاتی تو تم نہ لیتے مگر یہ کہ اُس کے لینے مین چشم پوشی کرتے۔ جان رکھو کہ اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے ۞ شیطان تم سے کہتا ہے کہ خرچ کروگے تو تنگدست ہو جاؤگے اور وہ تمھین شرم (بخل) کی باتین سکھاتا ہے۔ اور اللہ اپنی بخشش اور فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہے اللہ گنجایش والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے ۞ جسے چاہتا ہے وہ سمجھ دیتا ہے اور جسے سمجھ دی گئی ہے اس نے بڑی دولت پائی ہے اسے وہی لوگ سمجھین گے جو صاحبان عقل ہین ۞ تم نے جو مال بطور خیرات خرچ کیا ہے یا کوئی نذر کی ہے وہ اللہ کو معلوم ہے۔ ظالمون کا مددگار کوئی بھی نہوگا ۞ اگر صدقہ ظاہر کرکے دو تو وہ بھی اچھا ہے۔ اور اگر چھپا کر محتاجون کو دو تو تمھارے حق مین زیادہ اچھا ہے۔ ایسا دینا تمھارے گناہون کا کفارہ ہوگا۔ اللہ تمھارے کاموں سے واقف ہے ۞ اے محمدؐ! ان لوگون کو راہ راست پر لانا تیرے ذمہ نہین ہے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست پر لاتا ہے۔ تم لوگ جو مال خرچ کروگے وہ اپنے لیے خرچ کروگے۔ تم تو اللہ ہی کے خوش کرنے کے لیے خرچ کرتے ہو۔ تم جو مال خرچ کروگے وہ تمھین پورا پورا قیامت مین واپس ملے گا۔ تم پر ظلم نہوگا ۞ ان محتاجون کو دینا چاہیے جو اللہ کی راہ مین گھرے ہوے ہین۔ ملک مین چل پھر نہین سکتے۔ بے خبر لوگ اُن کو سوال نہ کرنے سے تونگر سمجھتے ہین۔ اے محمدؐ تو ان کی صورتون سے ان کو پہچانتا ہے۔ لوگون سے یہ گڑگڑا کر سوال نہین کرتے۔ جو کچھ مال تم لوگ خرچ کروگے اللہ کو معلوم ہے ۞

۲۸ع جو لوگ اللہ کی راہ مین رات دن چھپے اور ظاہر اپنے مال خرچ کرتے ہین وہ اُس کا ثواب اپنے

سلہ یعنی تم اپنے اچھے اعمال کو برائیون کے ملانے سے خراب نکرو ۞ سلہ کسی کام کا اپنے ذمہ واجب ٹھہرانا نذر کہلاتا ہے ۞ نذر کی تعمیل واجب ہوا اور اُس کا تارک گنہگار ہے ۞ لیکن بُرے کام کے لیے نذر کی گئی ہو تو اسکی تعمیل نہ کرنا چاہیے ۞ سلہ حاصل یہ ہے کہ دوسرون کو صدقہ کی ترغیب دینا ہو تو صدقہ علانیہ کرنا چاہیے اور ریا کا خوف ہو تو چھپانا مناسب ہے ۞ غرضکہ اس خصوص مین نیت پر مدار و مدار ہے ۞ اور بعضون نے یہ لکھا ہے کہ صدقہ مفروض کے لیے اعلان اور غیر مفروض کے لیے اخفا بہتر ہے ۞ سلہ جو لوگ پیغمبر خدا کے پاس کچھ سوال جو لے کر آتے تھے اُن کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی ۞ یہ لوگ دن کو احکام شرعیہ کی تعمیل کرتے تھے اور رات کو بھوکے مسجد نبوی مین سو رہتے تھے ۞

سود خوار

رب سے پائین گے - بروز قیامت نہ اُنہین کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم ہوگا ۞ سود کھانے والے قیامت مین اس طرح اُٹھین گے گویا شیطان[۱] نے لپٹ کر اُن کے حواس کھو دیے ہین - یہ اُن کے اس مقولہ کی سزا ہوگی کہ وہ بیع کو مثل سود کے بتاتے تھے - حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہی اور سود کو حرام کیا ہی - اپنے رب کی نصیحت سنکر جو شخص باز آیا[۲] تو اُس کے لیے جو بات پہلے ہوچکی وہ حلال ہی - اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہی - اور اگر وہ پھر سود خواری کی طرف راغب ہو تو وہ دوزخی ہی اور ہمیشہ اُسکو دوزخ مین رہنا ہوگا ۞ اللہ سود کو گھٹاتا[۳] ہی اور صدقات کو بڑھاتا ہی - ناشکر گنہگار کو اللہ پسند نہین کرتا ۞ جو لوگ ایمان لائے ہین - اچھے کام کرتے ہین - نماز قائم رکھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین اُن کو اپنے رب سے ثواب ملے گا - نہ اُن کو کچھ ڈر ہوگا اور نہ کچھ غم ہوگا ۞ مومنو اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود[۴] باقی رہ گیا ہی اُسے چھوڑ دو ۞ اگر تم ایسا نہین کرتے تو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہوجاؤ - اور اگر توبہ کرتے ہو تو تمھارا راس المال تمھارے لیے ہی - نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی دوسرا تم پر ظلم کرے ۞ اگر تمھارا قرضدار تنگی مین ہی تو اُسے مُہلت دینا چاہیے اُس وقت تک کہ وہ فراخ دست ہوجائے - اور تم بخش دینے مین تمھارے لیے اور بھی بھلائی ہی ۞ اُس دن سے ڈرو جب اللہ کے پاس تم واپس بلائے جاؤگے اور ہر شخص کو اُس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا ۞

لین دین کا معاملہ لکھنے کا حکم

ع ۳۷ اے مومنو! جب تم اُدھار کا معاملہ کسی وعدۂ مقررہ تک کرو تو اُسے لکھ[۵] لو - چاہیے کہ تم مین کوئی انصاف کے ساتھ لکھدے - لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے اللہ نے اسے

---

[۱] عرب کے محاورہ مین مخبوط ہونے کے ہین جن کا سر پر جُنّ بولتے تھے - وہی محاورہ یہان بھی استعمال ہوا ہی - مقصود یہ ہی کہ سود خوار قیامت کے دن مخبوط اُٹھین گے ۞ [۲] اس کے معنی دو طور پر سمجھے گئے ہین ایک تو یہ کہ تائب اور مومن کے لیے ایام گذشتہ کا سود حلال رہتا ہی اور دوسرے یہ کہ پہلے گناہ معاف ہوجاتے ہین ۞ [۳] خیرات دینے مین برکت ہی اور سود خواری کا انجام اچھا نہین ہوتا - یہان ایک خیال پیدا ہوتا ہی کہ اکثر سود خوار بہ نسبت اور پیشہ وروں کے زائد تر مالدار اور خوش حال ہین - اس کی وجہ کچھ سود خواری کی حلالی نہین ہی بلکہ کُل کارخانہ رزق کی اُلٹی ہی جو سود خواری سے بھی بدتر ہین مثلاً ملازمت سرکاری مین رشوت ستانی جاری ہی زمینداری ہی تمام دنیا کے جھوٹ اور فساد ہین - سود خواری کو اسلام نے اس لیے منع کیا کہ اس ذریعہ سے تجارت پر لوگ مجبور ہون گے لیکن آج کل کے مسلمان تجارت سے بالکل بے بہرہ ہو رہے ہین اور اسی سے منکوب ہین - دیکھو الاسلام ب ف ۱۷ ۔ ۲۴ ۞ [۴] بنی مغیرہ مقروض تھے بنی عمرو کے بنی عمرو نے بنی مغیرہ سے کہا کہ ہم سود نہ لین گے لیکن روپیہ ابھی دیدو بنی مغیرہ نے آنحضرت کے سامنے اپنی مصیبت بیان کی اُسوقت یہ آیتہ نازل ہوئی ۞ [۵] تاکہ کوئی شرط مبہم نہ رہ جائے کسیکا حق کم و بیش نہ ہو سکے اور ان معاہدین مین اختلاف نہ واقع ہو اور آئندہ نزاع کا دروازہ نہ کھلے ۞

جیسا سکھایا ہو[۱] ویسا لکھے۔ اور جس پر دین ہو وہ لکھوا تا جائے اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتا رہے اور اُس دین سے کچھ کم نہ کرے۔ اگر دیندار بے عقل ہو۔ ضعیف ہو یا لکھوانے کے قابل نہ ہو تو اس کا ولی[۲] انصاف سے لکھوا دے اور معاملہ کے وقت جن لوگوں پر تمھارا اطمینان ہو اُن میں سے دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو۔ دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو جنھیں تم گواہوں میں سے پسند کرو کہ ایک عورت بھول جائے گی تو دوسری یاد دلائے گی۔ گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں۔ اور معاملہ میعادی چھوٹا ہو یا بڑا تم لوگ اُس کے لکھنے میں کاہلی نہ کیا کرو۔ یہ تحریر اللہ کے نزدیک منصفانہ ہے اور اس طرح گواہی بھی درست[۳] رہے گی اور پھر کوئی شک باقی نہ رہ جائے گا لیکن اگر لین دین نقدی ہو جو آپس میں تم ہیر پھیر کیا کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لیا کرو۔ نہ کاتب کو ضرر پہونچایا جائے نہ گواہ کو ضرر پہونچایا جائے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو گناہ کی بات ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تم کو سکھاتا ہے۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا تم کو نہ ملے تو رہن پر قبضہ رکھو۔ اگر ایک شخص دوسرے شخص کے پاس امانت[۴] رکھے تو جس کے پاس امانت رکھی جائے اُسے چاہیے کہ امانت ادا کر دے اور اللہ سے جو پروردگار ہے ڈرتا رہے۔ تم گواہی کو نہ چھپاؤ۔ جو اُسے چھپاتا ہے اُس کا دل گنہگار ہے۔ اللہ تمھارے کام سے واقف ہے۔

گواہی

امانت

تذکرۂ مومنین

ع ۴۰ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے۔ اپنے جی کی بات تم ظاہر کرو یا چھپائے رہو اللہ تم سے اُس کا حساب کرے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخشے گا۔ اور جس پر چاہے گا عذاب کرے گا۔ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ رسول اور تمام مومنین اُس کتاب کو مانتے ہیں جو اُس کے رب کی طرف سے اُس پر اتری ہے۔ یہ سب کے سب اللہ۔ اللہ کے فرشتوں۔ اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور کہتے ہیں[۵] اللہ کے پیغمبروں میں ہم فرق نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور ہم نے مانا ہمارے پروردگار[۶]

---

[۱] اس طرح کے الفاظ جہاں آئے ہیں اُن سے یہ مراد ہے کہ جس طرح یہ امر اپنے اور بیاری ہے ویسا کرو۔ اس موقع پر یہ مطلب ہوا کہ جس طرح لکھنے پڑھنے کا علم رکھتا ہو ویسا لکھے۔ [۲] مقدم علیہ یا وکیل۔ [۳] جب لکھنے کی غایت بیان کی گئی بھول جو کہ واقع ہونا اور یہ دونوں حد پر بھی ممکن ہے۔ تو معلوم ہوا کہ لکھنا واجب نہیں مستحب ہے۔ [۴] اکثروں نے امانت سے دین مراد لیا ہے۔ [۵] پیغمبر اور مسلمانوں کی طرف سے یہ کہا گیا ہے گویا وہ زبان حال سے یہ کہتے ہیں۔ [۶] پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ دل کے خیالات پر بھی حساب ہوگا۔ یہ حکم سنکر اصحاب نے آنحضرت سے عرض کیا کہ یہ حکم سخت ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی طرح تم لوگ انکار نہ کرو جو حکم بروز ہوگا کا ہو قبول کرو اور اللہ سے مدد چاہو۔ لوگوں نے یہ سنکر کہا "ہم ایمان لائے اور قبول کیا" اللہ کو یہ بات پسند آئی تب اُنکے بعد دو آیتیں اُتریں جن کا منشا یہ ہے کہ جو امر کہ قدرت سے باہر ہے اُسکا حساب نہ ہوگا۔

ہمنے سُنا اور قبول کیا۔ تیری بخشش ہم کو چاہیے کہ تیرے ہی طرف ہم کو پھر جانا ہی۔ ۲ پروردگار ہمارے ہم پر بوجھ نہین ڈالتا۔ مگر بقدر اُس کی طاقت کے اچھے کام کرنے والے کو اپنے کام کا فائدہ ملے گا اور برے کام کرنے والے کو ضرر پہونچے گا۔ اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائین یا چوکین تو ہم کو نہ پکڑ۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر ایسا بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا ہم سے اگلون پر تو نے رکھا تھا۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے اتنا بوجھ نہ اُٹھوا جس کی طاقت ہمکو نہین ہی۔ اور ہم سے درگذر کر۔ ہم کو بخش۔ اور ہم پر رحم کر۔ تو ہمارا مددگار ہی کافرون کی قوم پر تو ہماری مدد کر۔"

سورۂ آلِ عمران[۲]

مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع الٓمّٓ[۱]۔ اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہی۔ وہ زندہ ہی اور سب کو قائم رکھنے ہوے ہی۔ ۲ اے محمدؐ اُس نے یہ سچی کتاب (قرآن) تجھ پر اُتاری ہی جو اگلی کتابون کی بھی تصدیق کرتی ہی۔ اُس کے پہلے اُس نے لوگون کی ہدایت کے لیے توریت اور انجیل اُتاری تھی اور اُسی نے فرقان[۳] اُتارا ہی۔ اللہ کی آیتون سے جو منکر ہین بے شک اُن کے لیے سخت عذاب ہی۔ اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہی۔ ۵ اللہ سے زمین و آسمان کی کوئی شی ہرگز پوشیدہ نہین ہی۔ ۶ رحمون مین تمھاری صورتین جس طرح چاہتا ہی وہی بناتا ہی۔ اُس زبردست حکمت والے کے سوا اور کوئی معبود نہین ہی۔ ۷ اے محمدؐ اُسی نے تجھ پر یہ کتاب (قرآن) اُتاری ہی جس مین محکم آیتین ہین جو اصل کتاب ہین اور دوسری مبہم (متشابہ[۴]) بھی ہین لیکن جن کے دلون[۵] مین کجی ہی وہ فتنہ بڑھانے اور

مومن غیر مومن

---

[۱] یہان سے آنحضرت محمدؐ کی ذات سے جناب باری مین دعا ہی۔ [۲] حضرت عیسیٰؑ کے نانا کا نام عمران تھا۔ اسمین حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا تذکرہ ہی اسلیے اس سورہ کا نام "آل عمران" ہی۔ [۳] فرقان کے معنی ہین حق اور باطل مین فرق کرنے والا۔ بعضون نے اس سے قرآن مراد لیا ہی اور یہ خیال کیا ہی کہ تاکید قرآن کا پھر ذکر کیا گیا ہی۔ بعض کہتے ہین اس سے مراد ہین دیگر پیغمبرون کے صحائف یا عقل سقیم یا معجزات۔ [۴] قرآن مین لفظ "متشابہ" آیا ہی جسکا ترجمہ "مبہم" اور "مجمل" کے معنی مین لفظی محکم اور مجمل کے معنی بعضون نے یہ بیان کیے ہین کہ جس آیت کے ایک ہی معنے نکل سکتا ہو وہ محکم ہی اور جسمین کئی معنون کے نکالنے کی گنجائش ہو وہ مجمل ہی اور بعضون نے لکھا ہے کہ حروف مقطعات جو بعض سورتون کے شروع مین آئے ہین مجمل ہی سے ہی مراد ہین اور ان کے سوا سب محکم ہین۔ [۵] حروف مقطعات سے مخالف سمجھے ہوے یہود اور نصاریٰ لوگون کو گمراہ کرتے تھے یہ آیت انھین کی شان مین ہی۔

تاویل کرنے کو کتاب کی مبہم آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کی تاویل اللہ کے سوا دوسرے کو معلوم نہیں ہے۔ اور بڑے پکے علم والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ اور سمجھانے سے وہی سمجھتے ہیں جن کو دانش ہے۔ وہ کہتے ہیں "اے ہمارے پروردگار ہدایت کے بعد ہمارے دل نہ پھیر۔ اور اپنے پاس سے ہمکو رحمت عطا کر بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! تو ایک دن لوگوں کو بے شک جمع کرے گا اس میں شبہ نہیں ہے" اللہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

غزوۂ بدر

ع ۲ منکروں کو اللہ کے عذاب سے ان کے مال یا ان کی اولاد ذرا بھی بچا نہیں سکتی۔ یہ دوزخ کے ایندھن بنائے جائیں گے۔ جیسا کہ فرعون والوں اور فرعون سے اگلوں کا حال ہوا کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو اللہ نے اُن کو بسبب اُن کے گناہوں کے پکڑ لیا۔ اللہ کی مار بڑی سخت ہے۔ اے محمدؐ! تو منکروں سے کہدے کہ وہ عنقریب مغلوب ہونگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ جو بُرا ٹھکانا ہے۔ اے منکرو! تم ان دو فوجوں میں جو بھڑی تھیں۔ نشانی دیکھ چکے ہو کہ بروز جنگ بدر ایک فوج اللہ کی راہ میں لڑتی تھی اور دوسری فوج جو کافروں کی تھی اُسے پہلی فوج آنکھوں سے صریح دوچند دکھائی دے رہی تھی۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی مدد کا زور دیتا ہے۔ آنکھ والوں کو اس سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ بیبیاں۔ بیٹے۔ سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر۔ عمدہ گھوڑے۔ مواشی اور کھیتی۔ یہی مرغوب چیزیں ہیں جو انسان کو بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اور یہی دنیا کی زندگی کے فائدے ہیں۔ لیکن اچھا ٹھکانا اللہ ہی کے پاس ہے۔ اے محمدؐ! لوگوں سے کہہ "میں ان سے بھی بڑھکر اچھی چیزیں تمھیں بتاؤں؟ متقیوں کے لیے اللہ کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور اُن میں

بیان جنت

---

۱ اس آیت کے یہ معنی اُسوقت ہونگے جب اللہ پر وقف کیا جائے اور یہی قرأت اہل تسنن کے نزدیک صحیح ہے۔ اور اہل تشیع راسخون فی العلم پر وقف کرتے ہیں۔ اسوقت میں یہ ترجمہ ہوگا کہ "حالانکہ اُس کی تاویل اللہ اور پُرے پکے علم والے (ائمہ) کے سوا دوسرے کو معلوم نہیں ہے" ۲ مثلاً حضرت عیسیٰ کی نسبت روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہا گیا ہے۔ اب اہل خرد کو اس سے بحث نہ ہونا چاہیے کہ ان لفظوں سے کیا مراد ہے ۳ کفار اس امر پر ہنستے تھے کہ آنحضرت نحمہ کے کوئی لڑکا نہ تھا اُن کی تنبیہ کے لیے یہ آیت نازل ہوئی ۴ قدرت الٰہی یا علامت نبوت ۵ اللہ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا کہ ایک مومن دو کافروں پر غالب آئے گا (مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین) جنگ بدر میں کفار سے چند تھے۔ اللہ کی قدرت سے وہ صرف دوچند مسلمانوں کو نظر آئے۔ مسلمانوں کو دلاسہ خدا یاد آیا اور ہمت سے لڑکر اُنھوں نے فتح پائی۔ اکثر مفسرین نے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے جس سے مفہوم یہ ہوتا ہے کہ کفار کو مسلمانوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوئی اور وہ مرعوب ہوگئے۔ جنگ بدر میں مسلمان تین سو تیرہ اور کفار نو سو کے قریب تھے میں نے ترجمہ بیان اختیار کیا ہے جنگ بدر کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ۶ حسن المآب کا ترجمہ اچھا ٹھکانا ہے ۷ اخذ دل از درگاہ جہان فتح مناصب بزندگی خواہی بجانان تقرب + بندگی کوہ مراد مرس

وہ ہمیشہ رہین گے۔ وہان پاک صاف بیبیان ملین گی اور اللہ کی رضامندی ملے گی۔ اللہ دیکھ رہا ہے
ذکر مومنین اُن بندون کو جو کہتے ہین کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے۔ ہمارے گناہ بخشدے
اور عذاب دوزخ سے ہمکو بچا۔ اور صبر کرتے ہین۔ سچ بولتے ہین۔ بندگی مین لگے رہتے ہین خرچ
کرتے ہین۔ اور آخر شب مین استغفار کرتے ہین ۱۸ اللہ خود گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہین
ہے۔ اور فرشتے اور علم والے بھی یہی گواہی دیتے ہین کہ اللہ انصاف کے ساتھ مدبر عالم ہے۔ اس زبردست
حکمت والے کے سوا دوسرا کوئی معبود نہین ہے ۱۹ دین مقبول اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ جنہون نے
اہل کتاب جو اختلاف کیا کتاب پانے کے بعد وہ آپس کی ضد سے کیا ہے۔ اللہ کی آیتون سے
جو منکر ہوتے ہین اُن سے اللہ جلد حساب لے گا ۲۰ اے محمد! اگر اس پر بھی تجھ سے اہل کتاب حجت کرین تو
کہدے "مین نے اور میرے ساتھیون نے اللہ کے حکم پر اپنا سر خم کر دیا ہے" اے محمد! تو اہل کتاب اور
جاہلون سے پوچھ "تم اسلام لاتے ہو؟" پھر اگر وہ بھی اسلام قبول کرین گے تو ہدایت پائین گے اور نہین تو
تجھپر صرف پیغام پہونچا دینا تھا۔ اللہ بندون کو دیکھتا ہے ۲۱
ذکر یہود ع ۳ اے محمد! اللہ کی آیتون ۵۳ سے انکار کرنے والون اور نبیون کو ناحق مار ڈالنے والون اور جو
انصاف کرنے کو کہتے تھے اُن کے مار ڈالنے والون کو تو عذاب الیم کی خوشخبری دے ۲۲ یہ وہ ہین کہ انکے
اعمال دنیا و آخرت مین مٹ گئے اور ان کا کوئی مددگار نہین رہا ۲۳ اے محمد کیا تو ان لوگون کو
نہین دیکھتا جن کے پاس ایک حصہ ۵۴ کتاب (توریت) کا ہے۔ جب یہ اللہ کی اس کتاب ۵۵ کی طرف بلائے
جاتے ہین کہ یہ جھگڑا چکا دے تو ان مین سے بعضے تغافل کرکے ہٹ جاتے ہین۔ یہ تمرد اسوجہ سے ہے کہ
ان کا مقولہ ہے کہ یہ آگ مین تھوڑے ہی دن رہین گے ۲۴ اپنی بنائی ہوئی باتون سے یہ دین مین
بہکے ہوے ہین ۲۵ قیامت کے دن جس کے آنے مین شبہہ نہین ہے جب ہم ان کو جمع کرین گے تو

---

۱۸ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب تہائی رات باقی رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے (انا الملک من ذا الذی یدعونی فاستجیب لہ من ذا الذی یسئلنی فاعطیہ من ذا الذی یستغفرنی فاغفر لہ) مین بادشاہ ہون کچھ سے کوئی سوال کرتا ہے تو پورا کرون اور بخشش چاہتا ہے تو بخش دون ۱۹ یعنی کارخانہ الوہیت خود کہہ رہا ہے کہ کوئی الٰہ ہے ۲۰ یہ ذکر یہود کا ہے کہ اپنی کتاب پر عمل نہین کرتے اور گناہ پر دلیر ہین۔ اس سے غرض یہ ہے کہ ان کے اگلے جرائم بیان کرکے کہتے ہین کہ ہم مین اگر کوئی بڑا گناہ بھی کرے گا تو سات دن سے زیادہ عذاب نہ پائے گا۔ اسکی شان نزول مین بعض نے یون بیان کیا ہے کہ آنحضرت نے چند یہودیون سے توریت مانگی تاکہ اپنی نبوت کا ثبوت اسی کتاب سے دین۔ اکابر یہود جمع ہوے بعض نے کتاب دینے کی رائے دی اور بعض نے امتحان کیا۔ بعض نے جرم یہود یہ کو شان نزول ٹھہرایا ہے۔ وہ یہ کہ یہودیون مین کوئی مالدار شخص مرتکب زنا ہوا اسکی سزا کی بحث پیش ہوئی۔ توریت مین سنگساری سزا ہے۔ آنحضرت نے وہی تجویز کی۔ شرفاء یہود توریت کا وہ مضمون آنحضرت سے چھپانے لگے۔ لیکن بالآخر وہ چھپا نہ سکے ۲۱ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ۱۲۴ ۲۲ یہودیون کی طرف اشارہ ہے لیکن انصاف اور فکر آباد واجداد کے بیان کیے گئے ہین، یہود دانے واعظون اور تیجہ رسمون کی بڑی بیقیدی کرتے تھے اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا مین کہین بھی انکی حکومت نہین ۲۳ یعنی پوری توریت یا بعض احکام توریت کے یہ منکر ہونے والے نہین ہین اسلیے کہ یہ صرف ایک جزو توریت انکے پاس ہے ۲۴ توریت

ان کی کیا حالت ہوگی ہ اُس دن ہر ایک شخص اپنا کیا ہوا پورا پورا پائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا ہ
اے محمدؐ! تو کہہ اے اللہ تو ملک کا مالک ہے جسے چاہے تو سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت
چھین لے جسے چاہے تو عزت دے اور جسے چاہے تو ذلت دے۔ خیر تیرے ہاتھ میں ہے بے شک
تو ہر چیز پر قادر ہے ہ تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بیجان سے
جاندار اور جاندار سے بیجان کو پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو بیحساب رزق دیتا ہے ہ مسلمانوں کو
چاہیے کہ مسلمانوں کے سوا کافروں کو رفیق نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اُس سے اور اللہ سے کچھ
سروکار نہیں ہے۔ لیکن کسی طرح اُن سے بچنا ہو تو خیر۔ اللہ تم کو اپنے جلال سے ڈراتا ہے۔ اللہ ہی کے
پاس جانا ہے ہ اے محمدؐ! تو ان سے کہدے کہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو معلوم ہے۔
اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بھی وہ جانتا ہے۔ اللہ ہر شے پر قادر ہے ہ وہ دن یاد کرو
جب ہر شخص اپنا بھلا اور برا عمل اپنے سامنے پائے گا اور آرزو کرے گا کہ کاش اُس کے اور اُس کے
درمیان میں زمانہ دراز حائل ہوتا۔ اللہ تم کو اپنے جلال سے ڈراتا ہے اور اللہ شفقت بھی رکھتا
ہے اپنے بندوں پر" ہ

ع اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہدے "اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری راہ پر چلو۔ کہ
اللہ تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہوں کو بخشدے۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے" ہ اے محمدؐ! تو کہہ
"اللہ اور رسول کی اطاعت کرو" ہ پھر اگر یہ نہ مانیں تو سمجھے رہیں کہ اللہ منکروں کو دوست نہیں
رکھتا ہ اللہ نے آدم کو نوح کو آل ابراہیم کو اور آل عمرانؑ کو تمام عالم پر فوقیت دے کر چن لیا۔ یہ
سب ایک دوسرے کی اولاد ہیں۔ اللہ سنتا اور جانتا ہے ہ ایک وہ وقت تھا جب عمران کی بی بی نے

---

۱۵ تعز من تشاء وتذل من تشاء کا یہ ترجمہ ہے۔ کسی صوفی نے اس کا مطلب یوں لگایا ہے "آنکو بقناعت آعتنا شد ہ از نیفیں تعز من تشاء شد ہ وانکو رہ حرص واز نیمود ہ مقہور تذل من تشاء شد ہ عرب میں مسلمانوں کا تسلط پورے طور پر نہیں ہوا تھا کہ آنحضرتؐ کو ایران و شام میں دین اسلام پھیلانے کی فکر ہوئی۔ یہود یہ سنکر ہنسنے لگے۔ اسوقت یہ آیت اتری۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۴۱ ہ ۱۶ یعنی کبھی رات کو چھوٹا کرکے دن کو بڑا کرتا ہے اور کبھی دن کو چھوٹا کرکے رات کو بڑا کرتا ہے یعنی تبدیل ایام اور تبدیل موسم کرتا ہے ہ ۱۷ بہت سے انصار نے یہودیوں کے ساتھ گہری دوستی کر رکھی تھی۔ ابتداے اسلام میں یہ دوستی آئندہ مسلمانوں کی رد کنے والی تھی۔ کیونکہ ان سے ڈرنے کی ضرورت یا ان کے بُرے عادات سے اجتناب کا وقت انھیں سے اخوت یہ ایک بے جوڑ بات تھی۔ اسلیے یہ آیت نازل ہوئی ہ ۱۸ تقیہ کرنا یہ ایک مشہور لفظ ہے جسکے اصطلاحی معنی ہیں۔ کافروں کے سامنے اپنے مذہب کو نہ ظاہر کرنا یعنے مذہبی خیال کو چھپانا۔ اسوقت یہ لفظ مسلمانوں کا ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے مقابلہ میں بھی استعمال کرتا ہے لغوی معنی اسکے بچنے کے ہیں۔ لغوی اور اصطلاحی معنی کی مناسبت ظاہر ہے ہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ حکم شروع اسلام میں تھا اب اور اب کے سوا دوسری جگہ تقیہ درست نہیں ہے ہ ۱۹ بعض اصحاب نے کہا کہ ہم اللہ سے محبت رکھتے ہیں ہمکو تو آداب محبوب کی تعلیم میں ارشاد ہوا ہے ۲۰ گذشتہ آیت نازل ہوئی تو بعض منافقین نے کہا کیا اب چاہتے ہیں یہود و نصاریٰ کیطرح مسلمان آپکو مقصود اور معبود بنائیں۔ اسوقت ارشاد ہوا ہے ۲۱ یعنی حضرت موسیٰ و حضرت مریم

کرتی ہوں۔ تو مجھ سے قبول کر۔ تو سنتا جانتا ہے" لڑکی جننے کے بعد اُس نے کہا "اے میرے رب میں تو لڑکی جنی ہے" اللہ کو تو اُس کے جننے کا علم تھا ہی۔ اور اُس نے یہ بھی کہا کہ "مرد اور عورت برابر نہیں ہوتے۔ میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے۔ اور شیطان مردود کے وسوسوں سے میں اسکو اور اس کی نسل کو تیری پناہ میں دیتی ہوں" تو اُن کے پروردگار نے مریم کو بخوبی قبول کیا۔ اور اچھی طرح اُس کی پرورش کی۔ اور زکریا کو اُس کی کفالت کے لیے مقرر کیا۔ جب زکریا اُس مریم کے پاس محراب میں جاتا تو کھانے کی چیزیں اُس کے سامنے دیکھتا۔ ایک دن اُس نے پوچھا کہ "اے مریم! یہ کھانا کہاں سے آیا؟" مریم نے کہا کہ "اللہ نے دیا ہے۔ جسے وہ چاہتا ہے بے شمار روزی دیتا ہے" اُسی وقت زکریا نے اپنے رب سے دعا مانگی اور کہا "اے پروردگار میرے! اپنی جناب سے مجھے اولاد پاک عطا کر۔ تو دعا کا سننے والا ہے" وہ محراب میں دعا ہی مانگ رہا تھا کہ فرشتوں نے پکار کر کہا "اللہ تجھکو یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ کی تصدیق کرے گا۔ سردار ہوگا عورتوں سے دور رہے گا۔ اور نبی صالح ہوگا" زکریا نے کہا "اے میرے رب! میرے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے میں تو بڈھا ہوں اور میری بی بی بانجھ ہے" ارشاد ہوا کہ اللہ اسی طرح جو چاہتا ہے کرتا ہے" زکریا نے کہا "اے میرے پروردگار! میرے لیے کوئی نشانی قرار دے" ارشاد ہوا۔ "نشانی تیری یہ ہے کہ تین دن تک تو بات صرف اشاروں سے کرے گا۔ یعنی تین دن روزے رکھنا۔ پھر اللہ کو زیادہ یاد کرنا اور شام و صبح اُس کی تسبیح کرنا"۔

حضرت مریم

حضرت زکریا

حضرت یحییٰ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰) یا حضرت مریم و حضرت عیسیٰ ۔ ۱۲ منہ تمام تھا۔ ۱۳ جن کا نام مریم رکھا گیا اور جن سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ ۱۴ یعنی بیت المقدس کی خدمت کے لیے لڑکے یہ نسبت لڑکیوں کے زیادہ تر مناسب ہیں۔ ۱۵ حضرت عیسیٰ کی ماں مریم کا تذکرہ ہے۔ پورا حال سورۂ مریم میں آئے گا۔ یہاں صرف اتنا ہی مذکور ہے کہ اُس زمانہ میں مسجد مقدس کی خدمت کے لیے بعض لوگ اپنے لڑکے نذر کرتے تھے۔ عمران کی بی بی حنہ حاملہ تھی اُس نے ایسی ہی نیت کی۔ لیکن لڑکا پیدا نہ ہوا لڑکی پیدا ہوئی۔ نیت کر چکی تھی اس لیے وہ لڑکی یعنی حضرت مریم کو اجابت القدس کے سپرد کر آئی۔ اجار میں قرعہ چلا زکریا کے حصہ میں حضرت مریم آئیں۔ زکریا نے اس کی پرورش کی۔ طرح طرح کے میوے غیب سے حضرت مریم کے لیے آجاتے تھے اس پر زکریا کو استعجاب ہوتا تھا۔ ایک روز زکریا نے اللہ کی قدرت کو دیکھا کہ بے سان وہم کے ان تازے میوے بے فصل کے مریم کے پاس موجود ہیں۔ یہ دیکھکر اُسکے جی میں آئی کہ میرا سا بھی بوڑھا اولاد کی تمنا کرے۔ اللہ نے انکی دعا قبول کی۔ انکی بڑھاپا بی ایشاع سے حضرت یحییٰ پیدا ہوئے اور انکی زنجبی لڑکی مریم سے اللہ نے بلا باپ حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا۔ حضرت زکریا کے ذریعہ سے ۱۲ منہ حضرت عیسیٰ کو اللہ نے روح القدس کے زور سے ایسا زور دیا جس کے زور سے وہ مردے جلا دیتے تھے۔ ۱۳ منہ

ع ۵ اے محمد! یاد کرو جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! بیشک تجھے اللہ نے برگزیدہ کیا ہے اور پاک کیا ہے اور دنیا جہان کی عورتوں میں تجھے منتخب کیا ہے۔ اے مریم! تو اللہ کی فرمانبرداری کر سجدہ کر اور نمازیوں کے ساتھ نماز پڑھ۔ اے محمد! تیری طرف ان غیب کی خبروں کی ہم وحی کرتے ہیں۔ تو ان لوگوں کے پاس نہ تھا جب وہ قلم ڈالتے تھے کہ دیکھیں کون مریم کا کفیل ہوتا ہے؟ تو اس وقت اُن کے پاس نہ تھا جب وہ باہم جھگڑا کرتے تھے۔ جب فرشتوں نے کہا "اے مریم! تجھے اللہ اپنی طرف سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ نام اس کا مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔ دنیا اور آخرت میں وہ باآبرو ہوگا۔ اور اللہ کے مقربین میں ہوگا۔ وہ جھولے میں اور ادھیڑ ہو کر لوگوں سے یکساں باتیں کرے گا اور صالح ہوگا"۔ مریم نے کہا "اے میرے رب! میرے لڑکا کس طرح ہوگا؟ حالانکہ کسی بشر نے تو مجھے چھوا بھی نہیں"۔ ارشاد ہوا "اللہ جیسے چاہتا ہے یوں پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو صرف "ہو جا" کہدیتا ہے اور وہ ہو جاتا ہے"۔ اللہ اس غیب لڑکے کو لکھنا پڑھنا۔ حکمت۔ توریت اور انجیل سب کچھ تعلیم کرے گا۔ اور بنی اسرائیل کے پاس اپنا پیغامبر بنا کر بھیجے گا تو وہ جا کر کہے گا کہ "میں تمہارے رب کی نشانیاں لیکر تمہارے پاس آیا ہوں۔ مٹی سے میں تمہارے لیے چڑیا کی صورت کا جانور بناتا ہوں اور اس میں دم کرتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتا ہے۔ اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں۔ مردہ کو زندہ کرتا ہوں۔ میں بتا دیتا ہوں کہ تم لوگ کیا کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں کیا

---

۵۱ جن میں قوت روح زیادہ ہوتی ہے اُن پر فیضان الٰہی بالقا خاص طور پر ہوتا ہے۔ اسے وہی لوگ سمجھتے ہیں جو تزکیہ نفس کرتے ہیں۔ قرآن میں عوام کے سمجھنے کے لیے نہیں لکھا ہے کہ اللہ نے ارشاد کیا۔ اور نہیں لکھا ہے کہ فرشتوں نے کہا۔ ۵۲ اس آیت سے ظاہر ہے کہ مرد کے پیچھے عورت بھی نماز پڑھ سکتی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ساتھ کا لفظ ایسے معنی میں نہیں ہے کہ جماعت واجب ہو بلکہ معنی یہ ہیں کہ اس فعل میں اُن کے ساتھ رہو۔ ترک نماز کر کے علیحدہ نہ ہو جاؤ یعنی ایسا نہ ہو کہ مرد نماز پڑھیں عورتیں نہ پڑھیں۔ ۵۳ اجارنے قلم اپنے نہر میں ڈال دیے اور خاص طور پر جرجانا قاضی خان فرماتے ہیں اسی طریقہ سے حضرت مریم کی کفالت کا ترعہ ڈالا گیا جس کا تذکرہ اوپر لکھا گیا ہے۔ ۵۴ کلمہ کا ترجمہ حکم ہو سکتا ہے۔ اللہ کو پیدا کرنے کے لیے محض "کن" (ہو جا) کہنا پڑتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی پیدائش جو بلا سبب ظاہر کے تھی اسلیے محض "کن" ہی اس کا سبب سمجھا گیا جو ایک کلمہ ہے اور اسی لیے قرآن میں اُن کی ذات کلمہ کے لفظ سے تعبیر کی گئی ہے۔ ۵۵ جھولے میں بول کر معجزہ دکھاتے تھے۔ اور ادھیڑ ہو کر جو بولتے تھے اس سے اسلام کی طرف دعوت کرتے تھے۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کی عقل ایسی مکمل تھی کہ لڑکپن اور بڑھاپے میں یکساں حکمت کی باتیں کرتے تھے۔ ۵۶ ان ہونی باتیں جو حضرت عیسیٰ کر دکھاتے تھے یہاں کا بیان ہے۔ مختلف فرقے ان سے معجزے گھڑتے ہیں۔ یوں بھی کہتے ہیں کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو ہوا میں رکھ لیا تھا کیونکہ ضرور ہے وہ ایسی باتیں کرتے تھے جن کے متعلق ان کی ماں جانتی تھی کہ یہ کسی مرد سے نہیں ہوئی ہیں

جھٹلاتے ہو۔ تم ایمان والے ہو تو یہی سب نشانیاں ہیں ۔ میں اس لیے آیا ہوں کہ تورات جو میرے سامنے ہے اُس کی تصدیق کروں اور جو چیزیں تم پر پہلے سے حرام تھیں اُن میں سے بعض کو تم پر حلال کروں۔ تمھارے رب کی طرف سے نشانی لیکر آیا ہوں۔ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور تمھارا بھی پروردگار ہے۔ اُسی کی پرستش کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ جب عیسیٰ نے لوگوں کو منکر پایا تو وہ بولا "کوئی ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کرے"۔ حواریوں نے کہا "اللہ کے طرفدار ہم ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ آپ گواہ رہیے کہ ہم مسلم ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم تیری اُتاری ہوئی (انجیل) پر ایمان لائے اور تیرے رسول کی پیروی اختیار کی۔ ہمکو تصدیق کرنے والوں میں لکھ لے"۔ یہودیوں نے داؤں کیا عیسیٰ سے تو اللہ نے اُن سے داؤں کیا۔ اللہ بہتر داؤں کرنے والا ہے۔

حواری

سلسلۂ حوادث بعد از معجزات

جب اسی زمانہ میں اللہ نے کہا "اے عیسیٰ! میں تیرے رہنے کی مدت پوری کروں گا۔ اور اپنی طرف تجھے اُٹھا لوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کروں گا اور تیرے تابعین کو میں قیامت تک منکرین (یہود) پر غالب رکھوں گا۔ پھر تم سب میرے پاس آؤ گے تو جس امر میں تم اختلاف کرتے تھے اُس کا فیصلہ میں سناؤں گا۔ پھر منکروں کو میں دنیا اور آخرت میں بڑا سخت عذاب دونگا اور کوئی اُن کا مددگار نہ ہوگا۔ ایمان لانے والوں اور اچھے کام کرنے والوں کو اللہ پوری مزدوری دے گا۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اے محمدؐ! ہم جو تجھے سناتے ہیں۔ یہ ہماری آیتیں ہیں اور پُر از حکمت تذکرے ہیں۔ اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال ایسی ہے جیسی آدم کی مثال ہے کہ اللہ

---

(۱) گائے اور بکری کی چربی اور اوجھڑی کا گوشت یہود میں کھاتے تھے حضرت عیسیٰ نے اُنھے حلال بتایا۔ بعض نہ بھی ایسے تھے جنکا گوشت پہلے نہیں کھایا جاتا تھا حضرت عیسیٰ کے وقت سے وہ حلال ہوے۔ ہفتہ کے دن کی عظمت بھی حضرت عیسیٰ کے وقت سے جاتی رہی۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ جب توریت بھی قانون الٰہی ہے اور انجیل بھی قانون الٰہی ہے تو ایک دوسرے کا ناسخ کیوں ہے جواب یہ ہے کہ ایکدوسرے کا ناسخ نہیں ہے اصول میں سب ایک ہیں بعض جگہ مشکل احکام موقع اور ضرورت کے اعتبار سے آسان کردیے گئے ہیں سزا میں اختلاف ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ توریت یا انجیل جو آنحضرت محمدؐ کے زمانے میں تھی وہ اصلی حالت پر نہ تھی دیکھو دیباچہ دفعہ ۱۳ باب ۵ (۲) حواریوں سے مراد اصحاب حضرت عیسیٰ ہیں جو بعض بندگان خاص ہیں (۳) تابعدار و فرمانبردار (۴) کسی طرح حضرت عیسیٰ دشمنوں کے ہاتھ لگ گئے سمجھوں نے انھیں قید کیا۔ یہود دشمنوں کا سردار قید خانے میں حضرت عیسیٰ کو قتل کرنے کے لیے پہنچا لیکن حضرت عیسیٰ قدرت خدا سے غائب ہوگئے اور یہود کی صورت مثل حضرت عیسیٰ کے معلوم ہوئی اور لوگوں نے اُسے قتل کر ڈالا (۵) دنیا میں قتال و جہاد اور مغلوبی کا عذاب اور عاقبت میں دوزخ کا عذاب (۶) نصاریٰ تو حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ ان کی پیدائش کا حال انھوں نے مسلمانوں سے جیسا کہ اوپر کی آیت سے ظاہر ہے سنا تو نجران کے نصاریٰ آنحضرت کو جھوٹا کہنے لگے۔ بعد کے مکہ کے مطابق آنحضرت مباہلہ پر آمادہ ہوئے اور حسنین فاطمہؓ اور علیؓ کو لیکر مباہلہ کے لیے گئے اور ۴ مکھن بتایا کہ جب میں دعا مانگوں تو تم آمین کہنا۔ یہ مستعدی دیکھکر باوجود آدمی سابق کے نجران کے نصاریٰ کا اس مباہلہ سے منکر ہوگیا اور دب کر صلح اور مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۶۱ +

نے مٹی سے آدم کو بنا کر کہا "ہو" اور وہ ہو گیا یہ حق بات ہے تیرے رب کی طرف سے۔ اس میں شک نہ کر۔ تجھے تو حقیقت عیسیٰ معلوم ہو گئی۔ اس کے بعد جو تجھ سے اُس کے بارے میں محبت کرے تو اُس سے کہہ "آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ ہم اپنے نفسوں کو بلائیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ اور پھر ہم تم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت قرار دیں" یہ بیان واقعی ہے اور سوا اللہ کے دوسرا معبود نہیں ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ روگردانی کریں تو خیر۔ اللہ ان مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

ع اے محمدؐ تو کہہ "اے اہل کتاب! آؤ۔ ہم تم ایسی بات اختیار کریں جس میں ہم اور تم برابر ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے کی پرستش نہ کریں اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ نہ ہم لوگوں میں سے ایک دوسرے کو سوا اللہ کے مالک ٹھہرائے۔" وہ اگر اس سے منحرف ہو جائیں تو مسلمانو تم اُن سے کہو "تم گواہ رہو کہ ہم ایک اللہ کو مانتے ہیں۔" اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں حجت کرتے ہو؟ کیا تم نہیں جانتے کہ توریت اور انجیل تو اُس کے بعد اتری تھیں؟ سنو! تم نے اب تک تو اُن باتوں میں جھگڑا کیا جن کا تمھیں علم تھا۔ لیکن اب جسے تم جانتے نہیں اُس میں کیوں حجت کرتے ہو؟ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ یہودی تھا نہ نصرانی تھا بلکہ ایک ضعیف (پاک) فرمانبردار تھا۔ وہ مشرک نہ تھا۔ ابراہیم سے زیادہ نزدیک اُسکے تابعین تھے اور یہ پیغمبر اور مومنین ہیں۔ اللہ مومنوں کا دوست ہے۔ اے مسلمانو! اہل کتاب کا ایک گروہ تمھیں گمراہ کرنا چاہتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے آپ ہی گمراہ ہے۔ اے اہل کتاب! تم واقف ہو کر اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو؟ اے اہل کتاب! تم واقف ہو کر باطل کو حق کے ساتھ کیوں ملاتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو؟

ع اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا "مسلمانوں پر جو (قرآن) اترا ہے اُس پر اول دن

ملت ابراہیم

۱۵ احبار کی تعظیم میں یہود بہت مبالغہ کرتے تھے اور بعد ترک وار کھتے تھے۔ مولانا شبیر عثمانی کی تفسیر میں بھی سنا ہے کہ لوگ بعض احبار کو علم میں حد اعتدال سے بڑھتے ہیں اس آیت کی طرف خاص تو ہم اس ضمون میں کرنا چاہیے ہے ۱۶ یعنی توریت میں محمدؐ کی رسالت پیشگوئی ہو چکے تھے اور پھر اُس سے انکار کرتے تھے ۱۷ یہود حضرت ابراہیم کو دین موسیٰ اور نصاریٰ تھیں دین عیسوی کا پیرو کہتے تھے۔ ارشاد ہوا کہ کیسے لیکن جب وہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے پہلے گذرے ہیں ۱۸ خیبر اور مدینہ کے یہود نے باہم صلاح کر کے چند یہود سے کہا کہ مسلمانوں کے فریب دینے کو مسلمان ہو جاؤ اور پھر دوسرے وقت اسلام سے پھر جاؤ اور کہو "مجھے دھوکا ہوا تھا میں نے جو توریت کی تعلیم ہو اگر توریت کے سمجھنے میں مجھ سے غلطی ہوئی تھی محمدؐ دونوں نہیں ہو سکتا" اس تدبیر سے بہت سے مسلمانوں کے دل پھر جائیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ ذی علم اور غیر متعصب یہود میں جو تو کہ مسلمان ہو کر پھر انکار کر گئے ہیں وہ اسلئے مسلمانوں کو دل برداشتہ کر دیا اور یہ بیان ہے کہ

ایمان لاؤ اور آخر روز منکر ہو جاؤ۔ شاید اس سے یہ (مسلمان) بھی اپنے دین سے پھر جائیں۔
اور جو شخص تمہارے دین کی پیروی کرے اُس کے سوا کسی دوسرے کو نہ ماننا۔ اے محمدؐ! تو کہدو کہ
اُن سے اللہ کی ہدایت اصلی ہدایت ہے۔ اُسی گروہ نے کہا یہ بھی نہ ماننا کہ جو تم کو دیا گیا
ہو وہ کسی دوسرے کو دیا جائے گا اور یہ بھی باور نہ کرو کہ تمہارے رب کے سامنے یہ (مسلمان)
تم سے جھگڑ سکیں گے۔ اے محمدؐ! تو اُن سے کہدے کہ فضل (دینا) اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے
وہ دے۔ وہ واسع اور علیم ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے مخصوص کرتا ہے۔ وہ بڑا
فضل کرنے والا ہے۔ بعض اہل کتاب ایسے ہیں کہ تو اُن کو خزانہ سپرد کر دے تو وہ واپس دیدیں
اور بعض ایسے ہیں کہ ایک دینار بھی تو اُن کے پاس رکھے تو جب تک اُن کے سر پر سوار نہو وہ
تجھے واپس نہ دیں گے یہ اس لئے ہے کہ اُن کا قول یہ ہے کہ ان پڑھوں کے ساتھ خیانت کرنا گناہ
نہیں ہے۔ یہ لوگ جان بوجھ کر اللہ پر افترا کرتے ہیں۔ ہاں اپنا اقرار جس نے پورا کر کے پرہیزگاری
اختیار کی۔ بے شک اللہ اُسے دوست رکھتا ہے۔ جو لوگ خدا کے ساتھ باندھے ہوئے عہد اور
اپنی قسموں کے بدلے تھوڑا معاوضہ قبول کر لیتے ہیں اُن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے
قیامت کے دن نہ اللہ اُن سے گفتگو کرے گا نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ اُن کو پاک کرے گا۔
عذاب الیم میں وہ مبتلا ہوں گے۔ ان یہود میں بعض ایسے ہیں جو کتاب (توریت) کو اس طرح
لہجہ بدل کر پڑھتے ہیں کہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں وہ جزو کتاب (توریت) ہے۔ حالانکہ وہ کتاب
میں نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ منزل من اللہ ہے۔ حالانکہ وہ منزل من اللہ نہیں ہے۔ وہ
جان بوجھ کر اللہ پر یہ افترا کرتے ہیں۔ کسی آدمی کو یہ شایاں نہیں ہے کہ جب اللہ اُس کو کتاب۔

خیانت

طریقہ تعلیم رسولؐ

---

۱۵ بچے دین کو وہ افضل بتاتے تھے۔ ۱۶ توریت میں خیانت سے بچنے کی سخت تاکید کی ہے۔ یہود نے یہ پڑھا رکھا تھا کہ ان پڑھوں کے ساتھ جو توریت نہ پڑھ سکیں یا قریش کے مال میں کہ وہ غیر مذہب کے ہیں خیانت روا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور خلاف احکام توریت تھا۔ چنانچہ احبار یہود میں ایک شخص تھا اُسکو ایک اشرفی کسی نے رکھنے کو دی تھی وہ مر گیا اُسی وقت میں عبداللہ بن سلام کے پاس جو یہود کا مقتدا تھا نسل نے کسی نے بہت سا مال رکھنے کو دیا تھا۔ اُنھوں نے امانت کے آداب کو پورے طور پر بجا لایا۔ غالباً اس آیت میں یہی بیان کیا گیا ہے ۱۷ یہ مہاجرین کو جلا وطن عرب میں شمار کرتے تھے۔ ۱۸ توریت میں کسی کے مال کی خیانت درست نہیں ہے ۱۹ خان نزول۔ مدینے میں کچھ یہود اور چند مسلم یہود یوں نے سود اور یہود کعب بن اشرف سے استمداد چاہی تھی اُسنے یوں کہا کہ تم کون ہو؟ اُن قافلہ کشوں نے کہا ہم احبار و اُسنے امانت سے انکار کیا یہ لوگ وہاں سے لوٹ گئے اور کہا کہ اب ہم سودا کرتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں کہ وہ نبی اللہ نہیں ہے یہ لوگ اُس سودا نے کیا خانت کی ۲۰ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب آنحضرت نے یہود کو دعوت دین کی پیش کی تھی۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ ہم لوگ کیونکر آپ کا کہنا مانیں جب آپ نے کچھ لیے دیے کے ساتھ ہم لوگوں سے دوستی نہیں کی اور کہا کہ میں کچھ مانگنے آیا ہوں۔ بعض نے لکھا ہے کہ یہود نے آنحضرت سے اقرار کرایا کہ آپ کی پرستش کریں؟ اور بعض نے لکھا ہے کہ آپس میں سوا حضرت عیسیٰ کے اور نہ سب بنایا۔ بجز اس کے اور ایک شتر ابھی

حکمت اور نبوت عطا کرے تو وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ "اللہ کو چھوڑ کر میری بندگی کرو" بلکہ اُسے یہ کہنا چاہیے "تم لوگ خود کتاب پڑھتے پڑھاتے رہے ہو۔ تمھیں خدا پرست رہنا چاہیے۔ اللہ تم سے یہ نہیں کہے گا کہ فرشتوں اور نبیوں کو پروردگار بناؤ۔ کیا وہ یہ کہے گا کہ تم مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو جاؤ؟"

رسولوں کو اتفاق باہمی

ع اے محمدؐ تو یاد دلا کہ اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیتے وقت کہا تھا "میں نے تو تمھیں کتاب دی اور عقل دی۔ اب اس کے بعد تمھارے پاس کوئی رسول آئے اور تمھاری کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرے تو تم اُس پر ضرور ایمان لانا اور ضرور اُس کی مدد کرنا" اور پوچھا تھا "تم اقرار کرتے ہو اور عہد باندھتے ہو؟" تو پیغمبروں نے کہا تھا "ہم اقرار کرتے ہیں"۔ اللہ نے کہا تھا "تم شاہد رہو اور میں بھی تمھارے ساتھ ایک شاہد ہوں۔ پھر اس کے بعد جو کوئی منحرف ہوگا وہ نافرمان ہوگا"۔ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے طوعاً و کرہاً اُسی کے حکم میں ہے۔ اور اُسی کی طرف سب کو پھر جانا ہے۔ اے محمدؐ! تو کہہ "ہم ایمان لائے ہم اللہ پر اور اُس کتاب پر جو ہم پر اُتری اور ان صحیفوں پر جو ابراہیمؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ اسحاقؑ۔ یعقوبؑ اور نسل یعقوبؑ پر اُترے تھے۔ اور اُن کتابوں پر جو موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ اور دیگر پیغمبروں کو اُن کے رب نے دی تھیں۔ ہم ان میں سے ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی ایک رب کے فرمانبردار ہیں"۔ جو شخص اسلام کے سوا دوسرا دین تلاش کرے گا ہرگز اُس کا دین مقبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ گھاٹے میں رہے گا۔ ایمان لانے اور پیغمبروں کو برحق جاننے اور دلیلوں کے پانے کے بعد جو لوگ کفر کریں گے اللہ اُن کو کیونکر راہ راست دکھائے گا؟ اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ بس اُن کی یہی جزا ہے کہ اللہ کی

پیغمبروں کے نام

لہ شاید عالم ارواح کے قول و قرار کی طرف اشارہ ہے۔ لہ اللہ نے اور نبیوں سے وعدہ کرایا تھا کہ وہ محمدؐ کی مدد کریں گے اس طرح کہ اُن کے وقت میں محمدؐ مبعوث ہوئے تو وہ خود اُن پر ایمان لائیں گے اور نبیوں کو اپنی امت کو ایمان لانے کی تاکید کر جائیں گے اور نیز ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں اور یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ دین ایک ہے باعتبار مصالح وقت کچھ کچھ اختلاف احکام ہے۔ جتنے پیغمبر کے حدیث میں پیغمبر آتا تھا تو سابق پیغمبر پچھلے پیغمبر کی تبعیت کرتا تھا۔ اسی بنا پر آنحضرتؐ نے کہا تھا کہ میرے زمانہ میں حضرت موسیٰ ہوتے تو وہ میری اتباع کرتے۔ لہ اُن کے اقرار کرنے پر اللہ نے کہا تم شاہد رہو یعنی ایک پیغمبر دوسرے پیغمبر کے اقرار کا شاہد رہے یا فرشتوں کو اللہ نے پیغمبروں کے اقرار پر شاہد رہنے کو کہا۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے یہ معنی بتائے ہیں کہ پیغمبروں سے یہ عہد کرایا گیا تھا کہ جو پیغمبر اُن کے زمانہ میں آئے وہ اُس پر ایمان لائیں اور نبیوں اُمتوں سے وصیت کر جائیں۔ لہ یعنی اس کے حکم میں رہنا ایک قسم اضطراری ہے۔ لہ اُن پیغمبروں کے نام جن پر کتب آسمانی نازل ہوئی تھیں بطور دین نے فرمائے۔ "اور ہیں داؤدؑ حنظلہؑ اور شعیبؑ بتائے ہیں۔ ان کے علاوہ قرین قیاس ہے کہ دیگر ممالک میں بھی پیغمبر گذرے ہوں گے۔

فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت اُن پر پڑے گی۔ وہ اسی لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اُن سے عذاب کم کیا جائے گا اور نہ اُن کو مہلت ملے گی ۞ مگر اُس کے بعد جنھوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کی اصلاح کی۔ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں بڑھتے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔ یہی لوگ راہ بھولے ہوئے ہیں ۞ جو لوگ کافر ہیں اور کافر ہی مرگئے تو زمین بھر سونا بھی اگر وہ فدیہ دینا چاہیں گے تو قبول نہ کیا جائیگا۔ انھیں لوگوں پر دردناک عذاب ہوگا۔ اور کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا ۞

(چوتھا پارہ)

ع لوگو! تم جب تک وہ چیزیں کچھ خرچ نہ کروگے جنھیں تم عزیز رکھتے ہو نیکی تک نہ پہونچوگے اور جو کچھ تم خرچ کروگے اللہ کو معلوم ہے ۞ بنی اسرائیل کے لیے کھانے کی سب چیزیں حلال تھیں۔ سوا اُن کے جنھیں توریت نازل ہونے کے پہلے اسرائیل (یعقوب) نے اپنے آپ پر حرام کرلیا تھا اے محمدؐ! تو ان یہود سے کہہ "اگر سچے ہو تو توریت لاؤ اور اُسے پڑھکر سناؤ" ۞ پھر اسکے بعد بھی کوئی شخص اللہ پر تہمت باندھے تو وہ بے انصاف ہے ۞ اے محمدؐ! یہ بھی کہہ "اللہ سچا ہے۔ تم ابراہیم کے دین کی پیروی کرو کہ وہ ایک اللہ کی طرف تھا۔ مشرک نہیں تھا" ۞ آدمیوں کے لیے جو پہلا گھر زیارت گاہ ٹھہرایا گیا تھا وہی مکہ میں ہے۔ اور تمام عالم کے لیے وہ ذریعۂ برکت و ہدایت ہے۔ اسمیں کھلی کھلی نشانیاں ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک یہ ہے کہ وہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ (مقام ابراہیم) ہے ۞ وہاں جو پہونچا اُسے امن ملی۔ جنھیں استطاعت راہ ہو اُن پر فرض ہے کہ اللہ کے واسطے خانۂ کعبہ کا حج کریں ۞ اس سے جو کوئی منکر ہوگا تو کیا؟ - اللہ دنیا جہان سے بے نیاز ہے ۞ اے محمدؐ! تو اہل کتاب سے پوچھ "اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو؟ تمھارے

کعبہ
مقام ابراہیم
حج

---

۵۱ اس آیت کو حارث کے بھائی نے حارث کے پاس بھیجا کہ تم توبہ کرکے اور مسلمان ہوجاؤ۔ حارث پھر مسلمان ہوا اور اُن کے ساتھیوں کے پاس جو اُسکے ساتھی تھے گیا کہ اُن کو بھی پھر مسلمان کرے ۞ وہ لوگ مسلمان نہ ہوئے اور کہنے لگے کہ اب تو توبہ کی آیت آہی گئی ہے دیکھا جائے گا بالفعل تو مجھے کہ ہیں کفار کے پاس رہنے دو اگر مسلمان مغلوب ہوئے تو فوراً مرتد اور نہیں تو بجبوری پھر ہیں بھی مسلمان ہوجاؤں گا ۞ ۵۲ اُسوقت یہ دوسری آیت نازل ہوئی ۞ ۵۳ یعقوب علیہ السلام کا نام ہے ۞ یہود نے آنحضرت سے کہا کہ اس وقت ابراہیم پر جو نے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اونٹ کا گوشت اور دودھ کھاتے ہیں حالانکہ حضرت ابراہیم اس کو نہیں کھاتے تھے۔ وحی نازل ہوئی کہ ابراہیم کے وقت میں یہ حرام نہیں تھا حضرت یعقوب نے خود تحریم دیا تھا ۞ ۵۴ وہ جگہ جہاں کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم خانۂ کعبہ بناتے تھے ۞ ۵۵ اس آیت سے حج فرض ہوا ۞

اعمال کو اللہ دیکھتا ہے" + اے محمدؐ! تو اہل کتاب سے پوچھ۔" تم دیدہ و دانستہ مسلمانوں کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو اور کجی ڈھونڈتے ہو؟"۔ تمھارے کام سے اللہ بے خبر نہیں ہے + ایمان والو! اگر تم ایمان لاکر اہل کتاب کے کسی فرقہ کی بات مانوگے تو یہ تمھیں پھر مومن سے کافر بنا دینگے۔ تم کفر کیونکر کروگے جب کہ اللہ کی آیتیں تمھیں سنائی جاتی ہیں اور اللہ کا رسول تم میں موجود ہے؟ اللہ کو جو شخص مضبوط پکڑے گا وہ سیدھی راہ پائے گا +

امامت کی ضرورت

ع ۱۱ ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا حق ہے اُس سے ڈرنے کا۔ اور مسلمان ہی مرو۔ تم سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ اللہ کا وہ احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اُس نے تمھارے دلوں میں الفت پیدا کی۔ اور اب اُس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہوگئے ہو۔ تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے اُس نے تم کو بچالیا۔ اسی طرح اللہ تم پر اپنے احکام ظاہر کرتا ہے۔ کہ تم راہ راست پر آجاؤ + تم میں ایک ایسی جماعت ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے۔ اچھی بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے فلاح ہے + تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو احکام صریح آنے کے بعد متفرق ہوگئے اور اختلاف کرنے لگے۔ اُن پر بروز قیامت بڑا عذاب ہوگا۔ اُس دن کسی کے منھ روشن ہوں گے اور کسی کے منھ تاریک ہوں گے + تاریک منھ والوں سے کہا جائے گا" ایمان لانے کے بعد تم کافر ہوگئے تھے تو اب کفر کی سزا میں عذاب چکھو" اور روشن منھ والے اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور ہمیشہ اُسی میں رہیں گے + اے محمدؐ! یہ اللہ کی آیتیں ہم تجھے ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں۔ دنیا

ضرورت پیشوائی مذہب

---

۱۰۳ اوس اور خزرج دو جنگ جو فرقے مسلمان ہوکر باہم شیر و شکر ہوگئے + جنہ یہودیوں نے اُنھیں لڑوا دیا اُسوقت یہ آیت اُتری پڑھے ۱۰۴ یہاں مسلمانوں کو ایک دل رہنے اور باہم اختلاف نہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور اپنی اپنی رائے علیحدہ قائم کرکے نئے نئے مذہب کی بنا ڈالنے کی بھی ممانعت ہے + اور باہم اتفاق رکھنے کو اللہ یوں بتاتا ہے کہ ایام جاہلیت میں تم آپس میں لڑتے تھے ایمان کی برکت سے تم لوگوں میں مصالحت کا بیج بویا گیا۔ اب بجائے انھار احسانمندی مذہبی امور میں اختلاف پیدا کرکے انھار نفاق نہ کرو + ۱۰۵ جس کام سے آگ میں جانا پڑے اُسکو آگ کا کنارہ ہی کہنا چاہیے + ۱۰۶ اچھی اور بُری باتوں کا ترجمہ ہے + کتاب و سنت کے موافق جو کام ہو اُسے معروف کہتے ہیں اور اُسکی ضد کو منکر + اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو نصیحت کرتا اگر نیک نیتی سے ہو تو بڑا کار خیر ہے۔ اور ایسا کرنا فرض کفایہ بھی ہے + اس کے ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ ہر گروہ میں ایک شخص امور دینی کی تعلیم کے لیے مقرر کیا جائے + ۱۰۷ توریت و انجیل کے صریح احکام کے ہوتے ہوئے یہود و نصاریٰ نے آپس میں پھوٹ پیدا کرکے بہت سے فرقے بنالیے تھے۔ اللہ کہتا ہے کہ اُن کی طرح مسلمان پھوٹ اختیار نہ کریں + ۱۰۸ یہ ایسی مثال ہے۔ جیسے کہ سرخ رو اور سیاہ رو۔ اچھے بُرے کام کرنے والوں کے لیے بولتے ہیں + ۱۰۹ بعض نے کہا ہے کہ اس سے مرتد مراد ہیں اور بعض نے لکھا ہے کہ جمیع کفار قاتل و مانع اسمیں داخل ہیں کیونکہ بزور عقل سب سمجھتے ہیں کہ صنعت عالم کا کوئی صانع ہے اور پھر یہ سمجھ کر جو کوئی عمل نہیں کرتا وہ اس آیت کا مصداق ہے +

جہان کے لوگون پر اللہ ظلم کرنا نہین چاہتا ۞ آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہی اللہ ہی کا ہی۔ اور اللہ ہی تک سب کام پہونچتے ہین[۱] ۞

مومن اور غیر مومن

۱۱۰ مسلمانو! جتنی امتین لوگون کی رہنمائی کے لیے پیدا ہوئین تم اُن سب سے بہتر ہو۔ کہ اچھی باتون کا حکم دیتے ہو اور بُری باتون سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر اہل کتاب ایمان لائین تو اُن کے لیے بہتر ہی۔ ان مین بعض تو ایمان لائے ہین۔ لیکن اکثر نافرمان ہین ۞ یہ تمھارا کچھ نہ بگاڑین گے صرف ایذا پہونچائین گے۔ تم سے لڑین گے تو پیٹھ پھیرین گے۔ اور پھر کوئی ان کا مددگار نہوگا ۞ اللہ[۲] کی ذمہ داری یا آدمیون کی پناہ نہوتی تو جہان دیکھو ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی اللہ کے غضب مین یہ گرفتار ہین اور محتاجی ان پر آپڑی ہی ۞ یہ اس لیے ہی کہ یہ اللہ کی آیتون کے منکر تھے اور نبیون کو ناحق قتل کرتے تھے۔ اس انکار و قتل کی جرأت انھین اس لیے ہوئی کہ یہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھ گئے تھے ۞ یہ سب یکسان نہین ہین۔ اہل کتاب[۳] مین کچھ لوگ ایسے بھی ہین کہ راتون کو کھڑے ہوکر اللہ کی آیتین پڑھتے ہین۔ اور سجدے کرتے ہین۔ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہین۔ اچھی بات کا حکم دیتے ہین۔ بُری بات سے منع کرتے ہین اور نیک کامون مین دوڑتے ہین بس یہی لوگ نیک بندون مین ہین اور کار نیک جو یہ کرین گے ہرگز ناقبول نہوگا اللہ پرہیزگارون کو خوب جانتا ہی ۞ ان منکرون کے مال اور اولاد اللہ کے آگے کچھ بھی ان کے کام نہ آئین گے۔ یہ لوگ دوزخی ہین اور ہمیشہ دوزخ مین رہین گے ۞ کفار[۴] جو اس دنیا کی زندگی مین خرچ کرتے ہین اُسکی مثال ایسی ہی جیسے اپنے حق مین بُرائی کرنے والون کی کھیتی کو پالا بھری ہوئی ہوا مار جائے اور اُسے نابود کردے۔ اللہ نے اُن پر ظلم نہین کیا ہی یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہین ۞ مومنو! غیرون کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ تمھاری خرابی مین وہ کمی نہین کرتے۔ تمھاری تکلیف مین اُن کی خوشی ہی۔ دشمنی اُن کی باتون سے ظاہر ہوتی ہی۔ اور جو کچھ وہ اپنے دل مین رکھتے ہین وہ اور بھی بڑھ کر ہی۔ ہم نے تمھین نشانیان بتا دین۔ اگر تمھین عقل ہو تو سمجھو ۞ تم لوگ تو اُن کے دوست ہو مگر وہ تو تمھارے دوست نہین ہین۔ حالانکہ تم اللہ کی تمام کتابون کو مانتے ہو۔ وہ جب تم سے ملتے ہین تو اپنے آپ کو

منافقین

---

[۱] اسکا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہی کہ سلسلہ اسباب خدا ہی پر ختم ہوتا ہی سبب اول وہی ہی ۞ [۲] اللہ کی ذمہ داری ترجمہ ہوا "حبل من اللہ" کا یہ مراد اس سے ہی ایمان لانا ۞ آدمیون کی پناہ ترجمہ ہوا "حبل من الناس" کا مراد ہی جزیہ دینا یعنے ہو کے لیے مسلمان ہونا یا مسلمانون کے تابع ہوکر جزیہ دینا ان دو صورتون کے سوا امن نہین ہی ۞ جزیہ کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۵۲۰ تا ۵۲۳ ابن ہشام اور انکے حواشیہ کی طرف مراجعت ہی ۞ [۳] مال دیا لیکن اللہ کی رضامندی پر نہین دیا تو دینا اور نہ دینا برابر ہی ۞ یا جو مال دنیا کی نمائش اور ناموری یا خدا اور رسول کی مخالفت اور فسق و فجور مین خرچ کیا گیا ہو تو اُسکی بھی یہی مثال ہی ۞

مسلمان بتاتے ہین اور جب اکیلے ہوتے ہین تو غصے سے تم پر اپنی اُنگلیان کاٹ کھاتے ہین۔ اے محمدؐ تو ان لوگون سے کہہ دو تم اپنے غصہ مین جل مرو۔ اللہ کو دلون کی باتین معلوم ہین ✦ مسلمانو! اگر تم کو کوئی فائدہ پہونچتا ہی تو اُن کو بُرا معلوم ہوتا ہی اور تم کو نقصان پہونچتا ہی تو وہ اُس سے خوش ہوتے ہین۔ اگر تم صبر کروگے اور بچتے رہوگے تو تمھارا اُن کے مکر سے کچھ نہ بگڑے گا۔ وہ جو کچھ کرتے ہین سب اللہ کے اختیار مین ہی ✦

غزوۂ اُحد ع ۱۳ اے محمدؐ! وہ بھی ایک وقت تھا کہ جب تُو اپنے گھر سے نکل کر تو مسلمانون کو لڑائی کے موقعون پر بٹھا رہا تھا۔ اللہ سنتا جانتا ہی ✦ اُس وقت تم مین سے دو فرقون نے نامردی کرنا چاہی تھی۔ لیکن اُنھون نے ایسا نہ کیا۔ اللہ اُن کا مددگار تھا۔ مومنون کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے بدر کی لڑائی مین تم بے مقدور تھے اور اللہ نے تمھاری مدد کی تھی۔ تو اب اللہ سے ڈرتے رہوگے تو عجب نہین پھر موقع شکر گذاری پاؤ ✦ اے محمدؐ! روز بدر کا واقعہ ہی۔ کہ تو مسلمانون سے کہتا تھا کہ آسمان سے تین ہزار فرشتے تمھاری مدد کو اللہ کے بھیجے ہوئے اُترین تو کیا وہ کفایت نکرین گے بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو اور نافرمانی نہ کرو اور دشمن تم پر اسی دم چڑھ آئین تو پانچ ہزار فرشتے عمدہ گھوڑے رکھنے والے تمھارا اللہ تمھاری مدد کے لیے بھیجے گا۔ اللہ نے ایسا محض تمھارے خوش کرنے کو کیا ہی تاکہ تمھارے دل اُس سے مطمئن ہون ورنہ مدد کرنا تو صرف زبردست حکمت والے اللہ کے اختیار کی بات ہی ✦ اللہ نے بدر مین تمھاری مدد اس لیے کی کہ کفار کا ایک گروہ قتل کیا جائے یا وہ ذلیل ہو اور نامراد ہو کر بھاگ جائے ✦ اے محمدؐ! تیرا کچھ اختیار نہین ہی۔ اللہ چاہے ان پر رحم کرے یا ان کو سزا دے کہ یہ ظالم ہین ✦ جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اللہ ہی کا ہی ✦ جسے چاہے وہ بخشے اور جس پر چاہے وہ عذاب کرے۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہی ✦

سلہ آنحضرتؐ کے مکہ سے مدینہ مین چلے آنے کے ڈیڑھ سال بعد کا زمان مکہ سے مسلمان بہ وجودگی و شرکت پیغمبر خدا کے لڑے اس لڑائی کا نام جنگ بدر ہی۔ یہ پہلی لڑائی ہی اسمین مسلمانون نے فتح پائی ✦ آیندہ سال بدلہ لینے کے لیے جمعیت کثیر کے ساتھ کفار نے مدینہ پر چڑھائی کی ✦ بہت سے آدمیون کی جمعیت کے ساتھ فجر کے وقت گھر سے پیغمبر خدا چلے۔ اسی کی طرف صبح کو گھر سے نکلنے کا اشارہ ہی ابن اُبی ایک منافق تھا اُس کے بہکانے سے دو فرقے پیغمبر کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے۔ لیکن سرداروں نے سمجھانے سے سمجھ گئے۔ اسی کو وہ فرقون کا نامردی کرنا اللہ کہتا ہی ✦ اس غزوہ کا نام غزوۂ اُحد ہی ✦ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۱۲ سلہ یعنی جنگ اُحد مین ہزیمت نہ پایا ۱۲ سلہ یعنی بروز بدر آنحضرتؐ مسلمانون سے کہتے تھے کہ تم ہمت کرو تو اللہ تمھاری مدد غیب سے کرے گا ۱۲ اللہ اور انسان کے درمیان جو قوت کام کرتی ہی اُسے اصطلاح شرع مین فرشتہ کہتے ہین۔ لیکن فرشتون کی ماہیت کہیں قرآن مین نہین بیان کی گئی ہی ✦ مفسرون کا یہ خیال ہی کوئی ذی روح ہے جو انسان سے نزدیک تر ہے اور بعض یہ سمجھتے ہین کہ یہ تعبیر لسان تمثیل مین بیان کی گئی ہی۔ دیکھو رسالہ مین ملائکہ

سوخواری

۱۳۰ اے ایمان والو! دونا چوگنا سود نہ کھاؤ۔ اللہ سے ڈرو کہ تمھارا بھلا ہو ۱۳۱ اُس آگ سے جو کافرون کے لیے مہیا کی گئی ہے بچو ۱۳۲ اللہ اور اللہ کے رسول کا حکم مانو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جاے ۱۳۳ دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کا عرض مثل آسمانون اور زمین کے ہے اور جو اُن متقیون کے لیے بنائی گئی ہے ۱۳۴ جو تو انگری اور تہیدستی ہر حالت مین خرچ کرتے ہین۔ غصے کو روکتے ہین اور لوگون کی خطائین معاف کرتے ہین۔ اِن نیکو کارون کو اللہ پسند کرتا ہے ۱۳۵ یہ لوگ ایسے ہین کہ جب کوئی گناہ یا اپنے حق مین کوئی برائی کرتے ہین۔ تو پھر اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہون کی معافی مانگتے ہین کیونکہ اللہ کے سوا کون گناہ معاف کرسکتا ہے اور دانستہ اپنے افعال بد پر اصرار نہین کرتے ۱۳۶ انھین لوگون کو اپنے رب کی طرف سے بدلہ مین مغفرت ملے گی اور ایسے باغ ملین گے جن کے نیچے نہرین بہتی ہین اور جن مین انھین ہمیشہ رہنا ہوگا۔ نیک کام کرنے والون کو کیسا اچھا اجر ملے گا ۱۳۷ اے مسلمانو! تم سے پہلے کتنے واقعات ایسے گذر چکے ہین۔ ملک مین سیر کرو اور دیکھو کہ نبیون کے جھٹلانے والون کا کیسا انجام ہوا ۱۳۸ لوگون کے لیے یہ ایک بیان ہے۔ اور پرہیزگارون کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے ۱۳۹ تم سست اور غمگین نہو۔ تم ایمان والے ہو تو تمھین غالب ہوگے ۱۴۰ اگر تم زخمی ہوے تو کیا؟ اسی طرح وہ لوگ بھی زخمی ہوے تھے ۱۴۱ یہ تو زمانہ ہے جسے ہم آدمیون مین پھیرا کرتے ہین تاکہ ایمان والون کو اللہ جان لے اور تم مین سے بعض کو درجۂ شہادت دے۔ ورنہ اللہ ان ظالمون کا دوست نہین ہے ۱۴۲ اللہ کو یہ منظور تھا کہ وہ ایمان والون کو پاک کرے اور کافرون کو مٹائے ۱۴۳ کیا تم سمجھتے تھے کہ اللہ تمھارا مجاہدہ اور صبر نہ دیکھے گا۔ اور تم کو جنت ملجائے گی؟ اس کے پہلے تو تم اسی موت کی آرزو کرتے تھے جسے اب تم نے آنکھون سے دیکھ لیا ۱۴۴

تنبیہ

وغزوۂ احد

---

۱۳۰ عرب مین سود در سود کا بہت رواج تھا۔ اصل کا دوچند چہارچند قرضداروں سے وصول کرتے تھے۔ اسی رعایت سے دونا چوگنا بیان کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ نہین ہے کہ کم سود لینا حلال ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ سورۂ بقر رکوع ۳۸ مین جس سود کی ممانعت کی گئی ہے اُس سود کی توضیح بیان کی گئی ہے یعنی مثل ہندوون کے مسلمانون مین صرف زائد سود لینے کی ممانعت ہے کم سود درست ہے تو جمہور اسلام کی راے کے خلاف ہوگا ۱۳۱ دیکھو الا عمران رکوع ۱۰ ۱۳۲ دیکھو الا عمران رکوع ۱۴ ۱۳۳ سخاوت۔ تحمل۔ عفو۔ ان تینون باتون کے ساتھ اتقا کی صورت پوری ہوتی ہے اور جنت صلہ مین ملتی ہے ۱۳۴ جنگ احد مین مسلمانون کو ہزیمت ہوئی۔ اُن کی تسکین کے لیے یہ آیہ نازل ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ ہمیشہ نبیون کو یون ہی کفار سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ لیکن دیکھو کہ انجام ہمیشہ کفار کا خراب ہوا اور مسلمانون کی ہمیشہ فتح رہی ہے ۱۳۵ یعنی جنگ بدر مین کفار بہت زخمی ہوے تھے ۱۳۶ جنگ احد کی ہزیمت اس لیے تھی کہ مسلمانون کو شہادت کا درجہ ملجائے اور منافق اور مومن پرکھے جائین۔ ایسا نہین ہے کہ اللہ کافرون کو دوست رکھتا ہے اور اس لیے اُن کو فتح ہوئی ۱۳۷ بہت سے مسلمانون کو یہ افسوس تھا کہ ہم جنگ مین کیون نہ شریک ہوے اور ہم کو درجۂ شہادت کیون نہ ملا۔ جنگ اُحد کی ہزیمت سے جو لوگون کے دل کمزور ہوے تو اللہ اس طور پر اُن کی نادہی پر ہنستا ہے اور اُن کو جرأت دلاتا ہے ۱۳۸ یعنی دیگر مسلمانون کو شہید ہوتے دیکھا۔

ع ۱۵ محمدؐ بھی ایک رسول ہی۔ اس کے پہلے بھی رسول گذرے ہین۔ پھر اگر وہ مرجائے یا مارا جائے تو کیا تم اُلٹے پاؤن کفر کی طرف پھر جاؤگے، جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا اور شکر کرنے والون کو اللہ عنقریب جزا دے گا۔ کوئی شخص بے حکم خدا مر نہین سکتا۔ وقت مقرر لکھا ہوا ہی۔ جو کوئی دنیا مین بدلہ چاہتا ہی ہم اُسے دنیا مین دیتے ہین۔ اور جو آخرت مین بدلہ چاہتا ہی اُسے آخرت مین دیتے ہین۔ شکر کرنے والون کو ہم عنقریب جزا دین گے۔ بہت سے پیغمبرون کے ساتھ ہوکر بہت سے اللہ والون نے کفار سے جنگ کی ہی۔ اللہ کی راہ مین تکلیف پہونچنے سے نہ وہ لوگ ہمت ہارتے تھے نہ سست ہوتے تھے اور نہ دبتے تھے۔ اللہ صابرون کو دوست رکھتا ہی۔ وہ لوگ یہی کہتے تھے "اے ہمارے رب! ہمارے گناہ اور ہمارے کامون مین جو ہم سے زیادتیان ہوئین اُنھین بخش دے۔ ہمین ثابت قدم رکھ اور گروہ کفار پر ہم کو فتح دے"۔ پھر اللہ نے اُن کو دنیا مین بدلہ دیا اور آخرت مین بھی اچھا بدلہ دیا۔ نیک بندون کو اللہ دوست رکھتا ہی۔

ع ۱۶ اے مؤمنو اگر تم کافرون کا کہنا مانوگے تو وہ تم کو اُلٹے پاؤن کفر کی طرف پھیر دین گے اور تم خسارہ مین آجاؤگے۔ وہ نہین بلکہ اللہ تمھارا ہی خواہ ہی۔ اُس کی مدد بہترین مدد ہی۔ اب ہم کافرون کے دلون مین تمھاری ہیبت ڈالین گے۔ کیونکہ جن کے لیے اللہ نے کوئی سند نہین اُتاری ہی اُنھین وہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہین۔ دوزخ اُن کا ٹھکانا ہی۔ ظالمون کے لیے وہ بُری جگہ ہی۔ اے مسلمانو! جب تم نے اللہ کے حکم سے کافرون کو قتل کیا تو اللہ اپنا وعدہ سچا کرچکا لیکن بعد اس کے کہ اللہ نے تمھین تمھاری خاطر خواہ آخر فتح دکھا دیے تھے تم خود نامردی کی

---

۱۵ جنگ اُحد مین بہت سے مسلمان شہید ہوے پیغمبر خدا بھی زخمی ہوے۔ لوگون مین پیغمبر خدا کی شہادت کی خبر مشہور ہوگئی۔ ضعیف الاعتقاد مسلمانون نے ابن ابی کے وسیلے ابوسفیان سے پناہ مانگی اور پیغمبر خدا کے استفسار پر ان لوگون نے کہا کہ جب آپ کی شہادت کی خبر ہم لوگون نے سُنی تو اور کیا سہارا ہم لوگون کے پاس تھا۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ محمدؐ کے جینے اور مرنے سے اسلام کو کیا تعلق ہی۔ اسلام خدا کا دین ہی اور محمدؐ ایک خدا کا پیغمبر ہی۔ ۵۲ جنگ اُحد مین کچھ تو منافق تھے جو ابوسفیان سے پناہ مانگنے لگے اور کچھ بودے مسلمان تھے جو بھاگ نکلے اور کچھ ایسے تھے جو برابر ثابت قدم رہے انھین لوگون کی تعلیم کے لیے یہ کہے ہین۔ ۵۳ جنگ اُحد کی ہزیمت کی یہ وجہ ہوئی کہ درہ کوہ مین جو مسلمان کھڑے کیے گئے تھے وہ ہٹ گئے اور اسی راہ سے کفار نے آکر حملہ کیا اور مسلمان اس لڑائی مین پسپا ہوے۔ ایک پہاڑی پر جاکر پیغمبر خدا اپنے ساتھیون کے پیچھے۔ ابوسفیان لشکر کفار قریش کا سردار پہاڑی تک گیا لیکن کچھ ایسا رعب اُس پر غالب ہوا کہ وہ مقابلہ کو آگے بڑھ نہ سکا اور نہ اُسے مدینہ کے تاخت و تاراج کی جرأت ہوئی۔ جب وہ مکہ کی طرف پھرا تو مسلمانون نے تعاقب کیا تین منزلین طے کرنے کے بعد مسلمان قریب کفار کے پہونچے کفار یہ دیکھکر بدحواس بھاگے۔ اسی واقعہ کو خدا فرماتا ہی "ہم کافرون کے دل مین تمھاری ہیبت ڈالین گے"۔ ۵۴ ابتداے جنگ اُحد مین مسلمانون کے غلبہ کے آثار نظر آئے۔ کفار شکست کھا چکے تھے۔ کہ درہ والی فوج پیغمبر کی ہدایت کو بھلاکر اپنے سردار عبداللہ بن جبیر کا حکم رد کرکے لوٹ مین شریک ہونے کو درہ کوہ سے چل آئی۔ اسی کو خدا کہتا ہی کہ مسلمانون سے جو وعدہ فتح کا کیا تھا وہ تو ہم پورا کرچکے یعنے فتح کے آثار دکھا دیے اب وہ خود اپنی حماقت اور نافرمانی سے بات بگاڑ دین تو کیا کیا جائے۔

حکم رسول مین جھگڑا کیا اور نافرمانی کی۔ تم مین سے کوئی دنیا[۵۱] چاہتا تھا اور کوئی آخرت چاہتا تھا۔ پھر اللہ نے تم کو اُن (کافرون) کے قتل سے باز رکھا تاکہ تمھارا[۵۲] امتحان کیا جائے اور پھر تمھاری خطا معاف بھی کردے۔ مؤمنین پر اللہ فضل رکھتا ہے ✦ یاد کرو کہ جب تم پہاڑ پر چڑھے جا رہے تھے اور کسی کو دیکھتے نہ تھے۔ حالانکہ رسول تمھارے پیچھے پکار رہا تھا۔ پھر تم پر غم[۵۳] پر غم ٹوٹ پڑا تاکہ مطلب کا فوت ہونا اور مصیبت کا آنا تم کو نہ کھلے۔ اللہ کو تمھارے کام کی خبر ہے ✦ اللہ نے اُس غم کے بعد پھر تم پر امن کی نیند[۵۴] اُتاری جس نے تم مین سے بعض کو آگھیرا اور تم مین سے بعض منافق ایسے تھے جن کو اُن کی طبیعتون نے غم مین مبتلا کر دیا تھا اور اللہ پر وہ زمانہ جاہلیت کے سے جھوٹے گمان کرتے تھے اور کہتے تھے "ہمین کچھ اختیار نہین ہے"۔ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہدے کہ تمام اُمور اللہ کے اختیار مین ہین یہ لوگ دلون مین باتین چھپائے ہوے رہتے ہین تمھیر ظاہر نہین کرتے۔ یہ کہتے ہین کہ "اگر کچھ ہمارا اختیار ہوتا تو ہم یہان نہ مارے جاتے"۔ اے محمدؐ! تو کہدے کہ اگر تم اپنے گھرون مین ہوتے جب بھی جنکی قسمت مین قتل ہونا لکھا ہوا تھا وہ اپنے مقتلون مین پہونچ جاتے۔ اللہ کو اس[۵۵] طرح سے تمھارے دل کی بات کا آزمانا اور تمھارے دلی خیالات کا صاف کرنا تھا۔ اللہ کو دلون کی باتین معلوم ہین ✦ دونون جماعتون کے مقابلہ کے وقت جنھون[۵۶] نے منھ پھیرا تھا اُن کو اُن کے گناہ کی شامت سے شیطان نے بہکا دیا تھا۔ اللہ نے اُن کو معاف کر دیا۔ بیشک اللہ بخشنے والا بُردبار ہے ✦

ع ۱۶ اے[۵۷] مؤمنو! تم اُن منکرون کے مثل نہو جاؤ جن کے بھائی سفر یا جہاد (لڑائی) مین گئے ہون تو وہ کہتے ہین "ہمارے پاس وہ ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے"۔ اللہ ہی نے اُن کے

غزوۂ احد

---

[۵۱] درہ کوہ کو اسلیے بعض مسلمانون نے چھوڑا تھا کہ مال غنیمت لوٹنے کی نوبت آئی ہوئی تھی اور جو لے مسلمان تھے وہ جگہ سے نہین ہٹے اور بھی بوجہ اپنی قلت کے شہید ہوے۔ اگر سب وہین قائم رہتے تو پھر کفار غالب نہ آتے ✦ [۵۲] جنگ اُحد مین مسلمانون کو غلبہ ہوتے ہوتے، رہگیا اللہ کہتا ہے کہ مین نے مسلمانون کو کافرون پر اسلیے فتح حاصل کرنے نہین دی تاکہ دیکھ لون کہ اور کچے مسلمانون کا امتحان ہو جاے کہ کون مصیبت مین ایمان پر قائم رہتا ہے ✦ [۵۳] جن لوگون نے درہ کوہ کو اپنے سردار کی مرضی کے خلاف چھوڑ دیا اور وہی گویا غزیمت کے اصلی سبب تھے اُنکی خطا معاف ہوئی ✦ [۵۴] مسلمانون کی فتح ہو چکی تھی وہ مال غنیمت لوٹ رہے تھے کہ دفعۃً ہزیمت ہوئی مال غنیمت کی نوبت اور ہزیمت کی مصیبت پر بڑے پیچھے تھے ✦ اللہ کہتا ہے کہ اسی حالت مین تم کو محمدؐ کے مارے جانے کی خبر پہونچی تو گویا غم پر غم پہونچا ✦ پہلا غم سخت تھا اسلیے اُسنے اگلے غم کو بھلا دیا اور پھلا غم پیچھے کے جہان جہان یاد دیکھنے کے بعد خود ہی زائل ہو گیا۔ اگر اللہ ایسا نہ کرتا تو مسلمانون کو اپنی چوک کا ایسا غم ہوتا کہ مشکل سے جاتا ✦ یہ مطلب بھی بیان کیا ہے کہ اللہ نے یہ مصیبت اور ہزیمت اسلیے مسلمانون پر نازل کی کہ انھین صبر کرنے کی بھی عادت ہو ✦ [۵۵] جنگ کے بعد اکثر جان نثار کو نیند آئی اور اسطرح اگلی اندگی دفع ہو گئی اور منافقین اُحد مین بڑے تھے اور اسلام پر اُن کے دل شک کرتے تھے ✦ [۵۶] یہ جمعیت اہل اسلام اور غلبہ کفار اس لیے تھا کہ منافق پہچان لیے جائین اور مسلمانون کی استواری عزیمت ظاہر ہو جاے ✦ [۵۷] یعنی جنگ اُحد شروع ہونے پر جو لوگ شیطان کے وسوسہ سے اپنے اسپر کی حکم عدولی کر کے درۂ کوہ سے باہر نکل آئے تھے ✦ [۵۸] جو لوگ قتل ہوے تھے اُن کی نسبت اُن کے بعض رشتہ دار کہتے تھے کہ وہ جنگ مین نہ جاتے تو کیون مارے جاتے۔ اور یہ کہنا مخاطب لہ کی موت گھٹانے اور افسوس بڑھانے کی غرض سے تھا اسلیے مسلمانون سے کہا گیا ہے کہ تم اس طرح آپس مین نہ کہا کرو ✦

خیالات ایسے کر دیے ہین تاکہ اُن کے دلون مین یہ حسرت رہے۔ حالانکہ اللہ جلاتا ہی اور مارتا ہی۔ اور تمھارے اعمال کو اللہ دیکھتا ہی ۞ اللہ کی راہ مین تم مارے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت اُس دولت سے کہین بہتر ہی جو لوگ زندہ رہکر جمع کرتے ہین ۞ تم مرو یا مارے جاؤ اللہ ہی کے پاس جمع کیے جاؤگے ۞ اے محمدؐ یہ بھی اللہ کی رحمت ہی جو تو اُن کو نرم دل ملا ہی۔ اگر تو بدخلق اور سخت دل ہوتا تو وہ تیرے پاس سے منتشر ہوجاتے۔ تو اُن کے قصور معاف کر۔ اُن کے واسطے بخشش مانگ اور معاملات مین اُن سے مشورہ لے اور بعد مشورہ کے اگر تیرا قصد مصمم ہوجاے تو اللہ پر بھروسا کر۔ بھروسا کرنے والون کو اللہ دوست رکھتا ہی ۞ مسلمانو! اگر اللہ نے تمھاری مدد کی تو پھر تم پر کوئی غالب نہ ہوگا اور اگر اُس نے تم کو ذلیل کیا تو پھر اس کے بعد تمھارا مددگار کون ہوسکتا ہی؟ مومنون کو اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے ۞ غلول[۵۱] کرنا (خیانت کرنا) نبی کی شان نہین ہی۔ جو کوئی غلول کرے گا وہ اپنی خیانت کی چیز قیامت کے دن سامنے لائے گا۔ پھر ہر ایک اپنی کمائی کا بدلہ پورا پورا پائے گا اور کسی پر ظلم نہوگا ۞ کیا اللہ کی مرضی پر چلنے والا مثل ایسے شخص کے ہوجائے گا جو اللہ کے غضب مین آگیا ہو اور جس کا ٹھکانا جہنم ایسی بُری جگہ ہی؟ ۞ اللہ کے نزدیک لوگون کے درجے ہین۔ اللہ ہر ایک کے اعمال کو دیکھتا ہی ۞ اللہ کا مومنون پر احسان ہی کہ اُس نے اُنھین مین کا ایک رسول اُن کے پاس بھیجا ہی کہ وہ اُس کی آیتین اُنھین پڑھکر سناتا ہی اُن کو پاک کرتا ہی۔ کتاب (قرآن) اور کام کی باتین اُن کو سکھاتا ہی۔ ورنہ وہ لوگ پہلے صریح گمراہی مین تھے ۞ جنگ اُحد مین تمھین مصیبت پہونچی تو تم کیا پوچھتے ہو "یہ کہان سے آگئی؟" حالانکہ اس سے دوچند[۵۲] مصیبت تم جنگ بدر مین فریق مقابل کو پہونچا چکے ہو[۵۳] ۞ اے محمدؐ تو اِن لوگون سے کہہ کہ یہ مصیبت خود تمھاری لائی ہوئی ہی۔ اللہ ہر شے پر قادر ہی ۞ دو فوجون کے بھڑنے کے روز جو تم کو مصیبت پہونچی وہ اللہ کے حکم سے تھی تاکہ وہ مومنون

تقسیم غنیمت

---

۵۱ ماحصل یہ ہی کہ اللہ کے فضل سے رسول رحمدل ہی۔ جنگ اُحد مین جو کچھ کہو اُسے بھول جانا چاہیے اور آئندہ کو ہوکر مشورہ اور سعی کرنا چاہیے ۞ ۵۲ ان غنیمت یا کرونہ کی تقسیم کے قبل براہ خیانت کچھ نکال رکھنا غلول کہلاتا ہی ۞ اس آیت کا سبب تو ظاہر ہی کہ لڑائی فتح ہونے کے بعد جو مال لوٹ کا ملے وہ سب ایک جگہ جمع کیا جاے اور باقاعدہ فوج مین تقسیم ہو۔ شان نزول کے متعلق بعض نے کہا ہی کہ جنگ بدر کا مال غنیمت جو تقسیم کرنے کے لیے کہا گیا اُسمین ایک گدی کم ہوئی کسی بدباطن نے خیال کیا کہ شاید وہ پیغمبر خدا کے پاس رہگئی ۞ اُسوقت یہ آیت اُتری کہ پیغمبر غلول نہین کرسکتا غلول کرنا معصیت ہی ۞ دیکھیے چھوٹی باتون مین بھی کسقدر جبابا قاعدہ تھین جب ہی تو اگلے مسلمانون نے حیرت انگیز ترقیان کی تھین ۞ ۵۳ آنحضرت محمد رسول اللہ ۞ ۵۴ یہ نہ پوچھو کہ جنگ اُحد مین ہزیمت کیون ہوئی۔ اللہ کی مرضی یہی تھی ہو اور پھر یہ نہین سوچنے کہ جنگ اُحد مین تھاے ستر مارے گئے اور جنگ بدر مین فریق مخالف کے ستر گرفتار ہوے اور ستر قتل ہوے ۞ ۵۵ یعنی جنگ بدر کے قیدیون کو تمھین نے چھوڑ دیا تھا جو تم سے جنگ اُحد مین آکر لڑے یا یہ کہ جنگ اُحد مین وہ کوہ سے تم ہٹے اور تمھین لڑائی مین ہزیمت اور مصیبت کے باعث ہوے ۞ خلاصہ یہ کہ تمھاری معصیت اور خطا کے باعث یہ مصیبت آئی ۞

اور منافقوں کو معلوم کرے۔ ان منافقوں سے کہا گیا تھا کہ آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا دشمنوں کو ہٹا دو تو یہ کہتے تھے یہ ہمکو معلوم ہو جائے کہ لڑائی ضرور ہوگی تو ہم تمھارے ساتھ چلیں۔ اُس روز یہ بہ نسبت ایمان کے کفر سے زیادہ نزدیک ہو گئے تھے اور جو بات دلوں میں نہ تھی اُسے مُنھ سے کہتے تھے۔ اللہ خوب جانتا ہے اُسے جسے یہ چھپاتے ہیں ۔ یہی لوگ جو جنگ اُحد سے بیٹھ رہے ہیں اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں "اگر وہ ہمارا کہنا مانتے تو مارے نہ جاتے"۔ اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "اگر سچے ہو تو موت کو اپنے اوپر سے ٹال دینا"۔ اے محمدؐ! جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں اُن کو ہرگز مردہ نہ سمجھ۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں۔ رزق پاتے ہیں ۔ اللہ نے جو اپنے فضل سے انھیں دیا ہے اُس پر خوش ہیں اور جو لوگ اُن کے پیچھے ہیں۔ ابھی اُن تک نہیں پہونچے ہیں ان کے لیے وہ خوشیاں منا رہے ہیں کہ نہ ان کو کچھ ڈر ہوگا اور نہ غم ہوگا۔ وہ خوشیاں منا رہے ہیں اللہ کی نعمتوں کی اور اللہ کے فضل کی اور اس امر کی کہ اللہ ایمان والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا ۔

غزوۂ اُحد ع ۱۸ زخم کھا کر جنھوں نے اللہ اور رسول کا حکم مانا۔ نیک کام کیے اور پرہیزگاری کی اُن کو بڑا ثواب ملے گا ۔ جب اُن سے لوگوں نے کہا "تمھارے مقابلے کے لیے بہت سے لوگ جمع ہوئے ہیں۔ تم اُن سے ڈرو"۔ تو اُن کا ایمان اور بڑھ گیا اور وہ بولے کہ "ہم کو اللہ کافی ہے کہ وہ اچھا کارساز ہے"۔ پھر اللہ کے احسان اور فضل سے وہ واپس آئے۔ اُن کو کچھ گزند نہیں پہونچا۔ وہ اللہ کی رضا پر چلے۔ اللہ کا فضل بڑا ہے ۔ یہ ڈرانے والے شیطان ہیں اور اپنے ساتھیوں سے تم مسلمانوں کو ڈراتے ہیں۔ تم اُن سے نہ ڈرو ایمان رکھتے ہو تو مجھ سے ڈرو ۔ اے محمدؐ! وہ لوگ جو کفر میں بڑھتے جاتے ہیں تجھے رنج نہیں پہونچا سکتے۔ وہ اللہ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں اُن کو کچھ حصہ نہ دے اور وہ عذاب عظیم میں گرفتار ہوں ۔ ایمان کے بدلے کفر خریدنے والے لوگ اللہ کا کچھ

---

۱ دل میں تو لڑائی سے بچنا چاہتے تھے اور مُنھ سے کہتے تھے کہ جانا عبث ہے لڑائی ہوگی۔ یہ اُن منافقوں کی طرف اشارہ ہے جو جنگ اُحد میں شریک نہیں ہوئے تھے ۔ ۲ یعنی نفاق کو ۳ یعنی جو مسلمان بھائی ابھی دنیا میں ہیں اُن کے انجام کو یہ خیال کر کے خوش ہوتے ہیں ۴ جنگ اُحد کی ہزیمت کے بعد زخم خوردہ مسلمانوں کو آنحضرتؐ نے کفار کے تعاقب کا حکم دیا اور اُنھوں نے ایسا ہی کیا اور یہ منزل تک کفار کو بھگا دیا۔ اُن کی شان میں یہ آیت ہے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۱۸ ۵ مسلمان جب تعاقب میں جا رہے تھے تو راہ میں کفار کے تعلیم کیے ہوئے مخبروں سے ملاقات ہوئی جنھوں نے لشکر کفار کی کثرت سے مسلمانوں کو ڈرایا۔ لیکن مسلمانوں نے کچھ پروا نہ کی ۔ یہی مخبر آئندہ شیطانوں سے تعبیر کیے گئے ہیں ۔ ۶ یعنی تعاقب کر کے واپس آئے ۔ بعض مفسرین اس کا تعلق غزوۂ بدر صغریٰ سے بتاتے ہیں مگر ان اختلافات میں کوئی دلچسپی نہیں ہے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۱۸ ۷ اہل کتاب پہلے پیغمبر آخر الزمان کے مبعوث ہونے کے قائل تھے اور آخر میں براہ حسد اپنے قول سے منحرف ہو گئے تو گویا انھوں نے کفر خریدا ۔

نہ بگاڑیں گے۔ بلکہ خود اُن کو عذاب الیم ہوگا ✦ مُنکرین یہ نہ سمجھیں کہ ہم جو انھیں مہلت دیتے ہیں اس میں ان کی بھلائی ہے۔ ہم تو اس لیے مہلت دیتے ہیں کہ یہ گناہوں میں بڑھتے جائیں۔ آخر کار ان کو ذلت کی مار ہے ✦ متقو! اللہ ایسا نہیں ہے کہ وہ مومنوں کو اُس حالت پر چھوڑ دے جس پر تم ہو۔ وہ بُرے کو اچھے لوگوں سے جدا کر دے گا۔ اور اللہ ایسا بھی نہیں ہے کہ تمھیں غیب کی باتیں بتا دے۔ ہاں اپنے پیغمبروں سے جسے وہ چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور ایمان لا کر تم پرہیزگاری کرو گے تو اجر عظیم تمھیں ملے گا ✦ اللہ نے جن لوگوں کو اپنے فضل سے کچھ دیا ہے اور وہ اُس کے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ بخل اُن کے حق میں اچھا ہے۔ بلکہ اُن کے حق میں یہ بُرا ہے۔ قیامت کے دن وہ شے جس کے خرچ کرنے میں انھوں نے بخل کیا ہے اُن کے گلے کا طوق ہوگی۔ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ کے لیے ہے۔ اللہ تمھارے اعمال سے خبردار ہے ✦

منکرین اہل مدینہ یہود

۶۹ اللہ نے سُن لیا لوگوں کا یہ کہنا کہ "اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں"۔ اُن کا یہ کہنا ہم دیں لکھ لیتے ہیں جہاں اُن کا ناحق نبیوں کو قتل کرنا ہم لکھ چکے ہیں۔ اور بروز قیامت ہم کہیں گے کہ "چکھو جلانے والا عذاب۔ یہی تمھارے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ بے شک اللہ اپنے بندوں پر ظلم روا نہیں رکھتا"✦ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ کرے جسے آگ آکر جلا دے۔ اے محمدؐ! تو اُن سے کہہ کہ "مجھ سے پہلے بہت سے رسول تمھارے پاس کھلی کھلی نشانیاں اور یہ نشانی جو تم بیان کرتے ہو لے کر آئے تھے۔ تم سچے تھے تو تم نے انھیں کیوں قتل کیا؟"✦ اے محمدؐ! اگر وہ تجھے جھٹلائیں۔ تو تو پرانا مان تجھ سے پہلے بھی بہت سے رسول نشانیاں صحیفے اور نورانی کتاب لے کر آئے تھے اور جھٹلائے گئے تھے ✦ موت کا مزہ ہر شخص کو

---

۵۱ پیغمبر خدا سے کسی نے پوچھا کون آدمی اچھا ہے؟ جواب ملا "جس کی عمر طویل اور عمل قبیح ہو"۔ پھر پوچھا گیا "کون بُرا ہے؟" جواب ملا "جس کی عمر طویل اور عمل قبیح ہو"✦ ۵۲ پیغمبر خدا نے کہا کہ میرے تابعین جنت میں جائیں گے اور غیر تابعین جہنم میں جائیں گے ✦ کفار نے پوچھا جب آپ عالم الغیب ہیں تو یہ بھی بتا دیجیے کہ کون آپ کا تابع ہوگا اور کون نہ ہوگا۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ جس کو چاہے غیب کی خبر سے مطلع کر دے۔ جیسا کہ منافقین کے انجام سے پیغمبر کو اللہ نے مطلع کر دیا ✦ ۵۳ یعنی بخیلوں کا مال سانپ بنکر یا اسی طرح کچھ اور ہو کر اُن کے گلے میں پڑے گا ✦ ۵۴ اقرضوا اللہ کی آیت جو یہود نے سنی تو کہنے لگے "اللہ ہم سے قرض مانگتا ہے تو وہ محتاج اور ہم غنی ہیں"✦ ۵۵ یہ روز قیامت فرشتوں کی زبان سے ✦ ۵۶ یہود کہتے تھے "پہلے زمانہ میں معجزہ تھا کہ قربانی رکھدی جاتی تھی اور آسمان سے آگ آکر اُسے جلا دیتی تھی۔ اے محمدؐ! آپ بھی یہ معجزہ دکھائیے تو ہم ایمان لائیں گے"۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ✦

چکھنا ہے۔ تمکو تمھارے اعمال کا بدلہ پورا پورا قیامت ہی کے دن ملے گا + اُس دن جو آگ سے دور رکھا گیا اور جنت مین داخل کیا گیا اُسی کا کام بنا۔ دنیا کی زندگی تو دھوکے کی پونجی ہے + مسلمانو! جان و مال کے نقصان سے تمھاری آزمائش کی جائے گی۔ اور اگلی کتاب والون اور مشرکون سے تم بہت سی ایذا رسان باتین سنوگے۔ اگر تم صبر کروگے اور پرہیزگاری کروگے تو یہی بہت کے کام ہین + اے محمد! تو اہل کتاب کو وہ وقت یاد دلا جب اُن سے اللہ نے قول و قرار لیا تھا کہ وہ لوگون سے کتاب کا مطلب صاف صاف بیان کرین گے اور کوئی بات اُس مین سے نہ چھپائین گے لیکن قول کو تو انھون نے پس پشت پھینکا اور اس کے بدلے مین تھوڑے دام حاصل کیے۔ بُرا ہے وہ سودا جو یہ خرید رہے ہین + جو لوگ اپنے کیے پر خوش ہین اور بے کیے تعریف کے امیدوار ہین۔ اے محمد! تو ان کو عذاب سے بچا ہوا نہ سمجھ۔ ان کے لیے عذاب الیم موجود ہے + اللہ ہی کے لیے آسمانون اور زمین کی سلطنت ہے۔ اور اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے +

اسلامی منادی

ع ۲۰ آسمانون اور زمین کی بناوٹ مین اور رات اور دن کے رد و بدل مین اُن عاقلون کے لیے نشانیان ہین۔ جو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوے یاد کیا کرتے ہین اور آسمانون اور زمین کی پیدائش مین غور کرتے ہین اور کہتے ہین "اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ سب بے فائدہ نہین بنایا ہے۔ عیب سے تو پاک ہے عذاب دوزخ سے ہم کو بچا + اے ہمارے رب! جسے تو نے دوزخ مین ڈالا اُسے تو نے رسوا کیا۔ گنہگارون کا مددگار کوئی بھی نہ ہوگا + اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ ایک منادی کرنے والا ایمان کی منادی کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ "تم لوگ اپنے رب پر ایمان لاؤ" تو ہم ایمان لائے + اے ہمارے پروردگار! ہمارے قصور معاف کر دے اور ہمارے گناہ دور کر دے۔ اور نیک بندون کے ساتھ ہمین موت دے + اے ہمارے رب! اپنے رسولون کی زبانی جو وعدے تو نے ہم سے کیے ہین وہ ہمین دے اور قیامت کے دن ہمین رسوا نہ کر۔ تو وعدہ خلافی نہین کرتا" + اُن کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کی اور کہا کہ مین تم مین سے کسی محنت کرنے والے کی محنت کو۔ مرد ہو یا عورت ہو ضائع نہین کرتا کہ تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو جن لوگون نے

---

۱ ہر مسلمان کو امتحان روز مصائب کے لیے آمادہ رہنا چاہیے ۲ تصبر دتقوی عالی ہمتی اور ثابت قدمی ۳ یعنی فرمبردار پابندی ترک کرکے دنیاوی عزت اور نفس کی خوشنودی کی فکر کی جو متاع قلیل ہے ۴ اپنے ناموں پر اترانا اور بے کیے ہوے پر تعریف کا خواہان ہونا بُرا ہے ۵ کفار نے آنحضرت محمد سے کہا کہ آپ پہاڑ سونے کا بنا دیجیے تو ہم آپ کو اور آپ کے خدا کو سچا سمجھین اسوقت یہ آیت اُتری کہ زمین و آسمان اور رات دن کے کرشمے خدا کی قدرت پہچاننے کے لیے کیا کم ہین ۶ آنحضرت محمد رسول اللہ

۷ ایک مرتبہ اُم سلمہ نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ ہجرت یا جہاد مین کہین عورتون کا نام نہین آتا؟ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی +

ہجرت کی ہو۔ اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں۔ میری راہ میں ایذا پائی ہو۔ لڑے ہیں اور مارے گئے ہیں اُن کی خطائیں میں ضرور مٹا دوں گا۔ اور ایسے باغوں میں انھیں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اللہ کے پاس یہ ثواب ملے گا۔ اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے ۞ اے محمد! شہروں میں کافروں کا خوشحال پھرنا تجھے مغالطہ میں نہ ڈالے۔ یہ فائدۂ قلیل ہے۔ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے جو بُری جگہ ہے ۞ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کے لیے آخرت میں ایسے باغ ہیں جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں اور اُس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کی طرف سے یہ مہمانداری ہوگی۔ اللہ کے یہاں جو کچھ ہے نیکوکاروں کے لیے بہتر ہے ۞ بعض اہل کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور اُن کتابوں پر جو تم مسلمانوں پر اور اُن پر اُتری ہیں ایمان لاتے ہیں۔ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اللہ کی آیتوں کے عوض مال دنیا جو قلیل ہے نہیں خریدتے۔ ایسے ہی لوگوں کی مزدوری اُن کے رب کے پاس موجود ہے۔ اللہ بے حساب جلد حساب کرنے والا ہے ۞ اے ایمان والو! صبر کرو۔ ثابت قدم رہو۔ آپس میں مل کر رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ تم مراد کو پہنچو ۞

سورۂ نساء

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے ایک جان (آدم) سے تم کو پیدا کیا۔ اُس سے اُس کا جوڑا پیدا کیا اور پھر انھیں دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ خیال رکھو اُس اللہ کا جس کا آپس میں واسطہ دلاتے ہو اور رشتوں کا اور بے شک اللہ تمہارا نگران حال ہے ۞ یتیموں کو اُن کے مال دے ڈالو۔ اور بُرے کو اچھے سے بدل نہ لو۔ اپنے مال کے ساتھ اُن کے مال بھی نہ کھا جاؤ کہ یہ بڑا گناہ ہے ۞ اگر تمھیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں

خلقکم ۔ ارحام ۔ مال یتیم

---

۱ کفار کے جتنے دعوتوں پر مسلمانوں کو نظر کرنا چاہئے ۲ دین کو دنیا کے بدلے نہیں بیچتے ۳ صابر دین پر ہوگی جلد مزدوری ملے گی ۴ غفور ہیں ۵ کہ آئندہ سورۂ آل عمران کی دس آیتیں یعنی آخر رکوع آنحضرت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے ۶ نساء کے معنی عورتیں ہیں اس سورہ میں عورتوں کے حقوق زیادہ تر بیان کیے گئے ہیں ۷ یعنی سب انسان حضرت آدم اور حوا سے ہیں مرد حضرت آدم سے اور عورتیں حضرت حوا سے پیدا ہوئیں ۸ سے انسان کی نسل چلی ۹ اس لڑکے کا مال جائداد اس کی حفاظت سے رکھو جب وہ بالغ ہو تو اُسے دے ڈالو ۱۰ یعنی یتیموں سے ۱۱ یہ خطاب ہے ہر اس مرد کے جس کی ولایت میں کوئی نابالغ لڑکا یا لڑکی ہو یعنی اگر کوئی یتیم لڑکا کسی کی ولایت میں ہو اور وہ اُس کا چچا ہے یا ماموں ہے یا بھائی ہے یا کوئی اور ایسا ہی قریبی رشتہ دار ہے اور اُس یتیم لڑکے کا باپ بہت مفلس تھا اور اُس کی ماں بھی مر گئی اس لئے اُس کی ولایت اُس کے چچا یا ماموں وغیرہ کو ملی تو اُس کو چاہئے کہ اُس یتیم لڑکے کا مال اپنے مال میں ملا کر نہ کھا جائے بلکہ اُس کا مال الگ رکھے اور اُس کی پرورش اچھی طرح کرے اور جب وہ لڑکا بالغ ہو جائے تو اُس کا مال اُس کو دے دے۔ اور اگر اُس یتیم لڑکے کا باپ مفلس نہ تھا بلکہ اچھا خاصا مالدار تھا اور اُس کی ماں بھی زندہ ہے تو اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو اُس یتیم لڑکی سے نکاح نہ کر بہتیری عورتیں ہیں جس سے تیرا جی چاہے نکاح کر لے۔ چار تک تجھے حلال ہیں ۞

تم انصاف نہ کر سکو گے۔ تو جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو تین تین چار چار سے نکاح کر لو لیکن اگر تمھیں یہ ڈر ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی بی بی یا جو لونڈی تمھارے قبضہ میں ہو اُسی پر قناعت کرنا۔ ایسا کرنے سے تم قریب اس کے ہو جاؤ گے کہ ناانصافی نہ کرو۔ عورتوں کو اُن کے مُہر خوشی سے دے ڈالو پھر اگر اُس میں سے وہ بخوشی کچھ تم کو اپنے جی سے چھوڑ دیں تو رچتا پیتا کھاؤ۔ اپنے وہ مال جس میں اللہ نے تمھارے لیے سہارا بنایا ہے نا فہموں کے حوالہ نہ کرو۔ ہاں اُن کو کھلاؤ پہناؤ اور اُن سے اچھی اچھی بات کرو۔ یتیموں کو جب تک وہ نکاح کی عمر کو نہ پہونچیں تم جانچتے رہو پھر اگر اُن میں صلاحیت دیکھو تو اُن کے مال اُن کے حوالہ کر دو۔ اسراف اور جلد بازی کے ساتھ تم انکے مال نہ کھا جاؤ کہ مبادا وہ بڑے ہو جائیں اور تم سے لے لیں۔ اور جو دولتمند ہو اُسے بچنا چاہیے اور جو محتاج ہو وہ موافق دستور کے کھا سکتا ہے۔ جب تم اُن (یتیموں) کو اُن کے مال حوالہ کرو تو لوگوں کو گواہ کر لو۔ اللہ پورا حساب لینے والا ہے۔ ماں باپ اور اقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ ہے اور ماں باپ اور اقارب کے ترکہ میں عورتوں کا بھی حصہ ہے کم ہو یا زیادہ یہ حصے مقرر ہیں۔ تقسیم ترکہ کے وقت قرابت والے۔ یتیم و مساکین جمع ہو جائیں تو اُس میں سے اُن کو بھی کچھ دیدو اور اُن سے اچھی بات کرو۔ جنھیں یہ خوف ہو کہ اپنے بعد اولاد ضعیف چھوڑ کر مر جائیں گے تو اُن کا کیا حال ہوگا۔ اُنھیں تو اور ڈرنا چاہیے۔ اُنھیں چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کہیں۔ جو لوگ یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنی پیٹوں میں آگ ہی بھرتے ہیں۔ اور عنقریب وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

ع تمھاری اولاد کے حق میں اللہ وصیت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے

کثرت ازدواج

مہر

یتیموں کی راشت

حصہ اوران ترکہ میت

تقسیم ترکہ میت

---

۵۱ چاہیے یہاں تک کہ یہ رہا سہا مال بھی خرچ ہو جائے۔ ۵۲ یتیموں کو بھائی یا اور رشتہ والے یتیموں سے لے لیں اگر ایسا ہو تو ان کا اختیار ہے۔ ۵۳ یتیموں کے مال ہو جانے کے پاس ہوں اُن کا انتظام ہم خود کر دیں گے تم علیحدہ رہو۔ دیکھو الاسلام ص ۵۴ یتیموں یا بچوں کے مال ہو جانے کے پاس ہوں اُن کا انتظام ہم خود کر دیں گے تم علیحدہ رہو۔ دیکھو الاسلام ص ۵۵ عدالتی معاملہ ہی ہمیشہ ہوتا ہے۔ ۵۶ یعنی جب بالغ ہو جائیں۔ ۵۷ یعنی جب سمجھدار ہو جائیں تو اپنے مال کے وہ مختار کر دیے جائیں۔ ۵۸ عدالتی معاملہ اسی کی مقتضی ہے۔ ۵۹ یعنی اگر تم جھوٹ کہو یا نہ کہو تو صحیح رسالہ اشد و احساب کرے گا۔ ۶۰ مترجم کا لفظ محل پر نہیں معلوم ہوا۔ ۶۱ یہ حکم کے معین ہونے کے متعلق آگے چل کر کچھ اور آگے۔ چلا کر کچھ اسی قرآن میں مذکور ہزار ہا بچھ حدیث نبوی۔ یہ معلوم ہوا کہ قرابت والے اور عورتوں کا وراثت کے لیے کیا حق ہے کہ ماں باپ کے سوا اور دوں کو بھی ترکہ ملتا ہے اور عورتیں بھی وارث ہوتی ہیں ۶۲ یعنی تقسیم ترکہ کے وقت جب اقارب جمع ہو جائیں جو حصہ دار نہیں ہیں تو اُن کو بھی کچھ دیدینا چاہیے اور یتیموں اور مساکین کو بھی۔ ۶۳ یعنی ان کی خصومت کے ممکن ادا کرنے کے طریقے سے دینا چاہیے۔ ۶۴ یتیموں کی جائداد کے متعلق لڑنے والے۔ ۶۵ یعنی جو ان کے بچے ہیں اور کمسن ہیں۔ ۶۶ یعنی کیا کریں گے۔ ۶۷ یہ کہ بیٹا مرا فلاں کا بیٹا بھائی کو ملیگا اُس کا نصف بہن کو ملے گا۔

برابر ہو اور اگر عورتیں دو یا دو سے زیادہ ہوں تو اُن کا حصہ ترکے کی دو تہائی ہے۔ اور اگر ایک عورت ہو تو اُس کا آدھا ہے۔ میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے اگر اُس (میت) کے اولاد ہو ترکے کا چھٹا حصہ ہے۔ اور اگر اُس کے اولاد نہ ہو اور ماں اور باپ دونوں اُس کے وارث ہوں تو ماں کا ایک تہائی حصہ ہے۔ اور میت کے کئی بھائی بہن ہوں تو ماں کا ایک چھٹا حصہ ہے۔ یہ حصے میت کی وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیے جائیں گے۔ تم نہیں جانتے کہ تمھارے باپ اور بیٹوں میں سے کون تمھیں زیادہ نفع پہنچائے گا۔ اللہ کی طرف سے حصے مقرر ہیں۔ بے شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ تمھاری بیبیوں کے ترکہ میں اگر وہ اولاد نہ چھوڑیں نصف تمھارا ہے۔ اور اگر وہ اولاد چھوڑیں تو اُن کے ترکہ میں ایک چوتھائی تمھارا حصہ ہے۔ یہ حصے میت کی وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیے جائیں گے اور تمھارے ترکہ میں تمھاری بیبیوں کا حصہ اگر تمھاری اولاد نہ ہو تو ایک چوتھائی ہے۔ اور اگر تمھاری اولاد ہو تو تمھارے ترکہ میں تمھاری بیبیوں کا آٹھواں حصہ ہے۔ یہ حصے تمھاری وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیے جائیں گے۔ اگر کوئی مرد یا عورت اپنی اصل اور فرع میں کوئی وارث نہ چھوڑے اور ایک اخیافی بھائی یا ایک اخیافی بہن چھوڑے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر وہ ایک سے زیادہ ہونگے تو وہ سب ایک تہائی میں شریک رہیں گے۔ یہ حصے میت کی وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیے جائیں گے بشرطیکہ میت نے کسی کو نقصان نہ پہنچانا چاہا ہو۔ یہ اللہ کی وصیت ہے۔ اللہ دانا اور بردبار ہے۔ اللہ کی یہ حدیں ہیں۔ جو کوئی اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ اُسے جنت میں اللہ داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہریں جاری ہیں

---

۱۱ تین لڑکیوں اور ایک لڑکے کا حصہ تو یہاں مذکور ہوا مگر دو کا ذکر کہیں نہیں آیا۔ سورۂ نساء رکوع ۲۲ میں دو بہنوں کا حصہ دو ثلث ہے اس پر قیاس کرکے اور نیز دیگر قرآن کے لحاظ سے فقہا اس پر ہیں کہ لڑکیاں دو ہوں جب بھی وہ دو تہائی ترکہ پائیں گی اور اسی لیے ترجمہ میں "دو یا" کی عبارت بڑھادی گئی ہے کمر قرآن کے لفظی ترجمہ سے یہ عبارت خارج سمجھنا چاہیے۔ واضح رہے کہ ایک لڑکے یہ بھی ہے کہ وہ لڑکیوں کو نصف نہ لے مگر جمہور اہل اسلام اور ائمہ دین کی رائے اسکے خلاف ہے ۱۲ بیان باپ کا حصہ نہیں بیان کیا گیا اسلیے کہ بقیہ دو ثلث یا جتنا ہوگا وہ تو باپ کا ہی ہے ۱۳ یعنی میت کے مال سے پہلے تجہیز و تکفین کرکے قرض ادا کیا جاوے اسکے بعد وصیت بقدر ایک ثلث مال کے ادا ہوگی ان سب کے بعد ورثہ میں ترکہ تقسیم کیا جائے گا ۱۴ وصیت ایک ثلث ترکہ سے زائد کی بابت ناجائز ہے۔ اسلیے کہ اگر وصیت زائد از یک ثلث کی بابت ہو یا میت نے کسی کے غیر واجب قرضہ کو وارثوں کی حق تلفی کے لیے تسلیم کیا ہو تو اسکا لحاظ نہ ہوگا ۱۵ میت کے ترکہ کو خلاف قرآن اسطرح تقسیم کرنا یا کسی مقدار کو محروم کرنا بڑا گناہ ہے جو ایسا کرتے ہیں وہ برا کرتے ہیں خدا کا حکم ہے اور مگر وہ اپنی بردباری کی وجہ سے دنیا میں انکو بسبب غضب نہیں کرتا عاقبت میں انھیں اپنے کردار کا عوض ملے گا ۱۶ یہ سب تو بیان اللہ کی وصیت و فرمان آتی ہے اور اللہ کی باندھی ہوئی حدیں اور بنائے ہوئے قاعدے ہیں۔ ان کے خلاف کرنے والے خدا کے تائید ہیں دست اندازی کرتے ہیں۔

اور جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے ۞ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اللہ کی حدوں سے بڑھ جائے گا۔ اُسے اللہ دوزخ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُس پر ذلت کا عذاب ہوگا ۞

سزائے بدکاری

ع ۳ اے مسلمانو! اگر تمھاری عورتیں بدکاری کریں تو تم چار مسلمانوں کو اُن پر گواہ بنا لو۔ پھر اگر وہ گواہی دیں تو گھروں میں اُن عورتوں کو اُس وقت تک روکے رہو کہ اُن کو موت اُٹھا لے یا اللہ اُن کے لیے کوئی راہ نکالے[۵۱] ۞ اگر تم میں سے دو مرد بدکاری کریں تو تم اُن کو سزا دو۔ اگر وہ توبہ کریں اور نیک ہو جائیں تو اُن سے چشم پوشی کرو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۞ اللہ انھیں لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو جہالت سے برائیاں کرتے ہیں۔ اور پھر جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں۔ تو اللہ بھی اُن کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اللہ دانا حکمت والا ہے ۞ اُن لوگوں کی توبہ قبول نہیں کی جاتی جو برائیاں کرتے رہتے ہیں اور یہاں تک کہ جب موت آموجود ہوتی ہے تو کہتے ہیں "میں نے اب توبہ کی"۔ اور نہ اُن کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ جو کافر ہی مرگئے ہیں۔ انھیں لوگوں کے لیے ہم نے عذاب الیم تیار کیا ہے ۞ اے مومنو تمھیں یہ روا نہیں ہے کہ تم عورتوں کو میراث سمجھ کر اُن پر جبراً قبضہ کر لو۔ اور نہ اُن کو اس لیے روک رکھو کہ جو تم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے کچھ واپس لے لو۔ ہاں وہ کھلی ہوئی بےحیائی کریں تو روک رکھو عورتوں کے ساتھ تم حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اگر تم انھیں بُرا جانتے ہو تو عجب نہیں ہے کہ تم ایک شے کو بُرا جانو اور اللہ اُس میں خیر کثیر دے۔ اگر تم ایک عورت چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہو تو جو مال بہت سا اُسے دے چکے ہو اُس میں سے کچھ بھی واپس نہ لینا۔ کیا تم بہتان لگا کر اور صریح بیجا بات کر کے اُسے لے لوگے ۞ کیسے واپس لے سکتے ہو جب کہ ایک نے دوسرے سے حظ حاصل کر لیا ہے اور عورتوں نے تم سے پکا وعدہ لے رکھا ہے ۞ تمھارے

بےوقت موت

عورتیں میراث نہیں ہیں

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

---

[۵۱] پہلے زانیہ عورت کے حبس کا حکم ہوا بعد ازاں سورۂ نور میں اُسے مارنے کا حکم نازل ہوا۔ لیکن آنحضرتؐ نے جو چھٹے سال ہجری میں مدینہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو انکا مرتد ہونا ثابت ہونے پر سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع قاہرہ ص ۲۴۰۔ اور جن لوگوں نے سنگسار کرنے کی آیت "الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما" پڑھی تھی مگر وہ آیت منسوخ التلاوت ہوگئی یعنی قرآن کا جزو نہیں قرار پائی (مسلم) فقہ یہ کہ غلام اور لونڈی کو پچاس کوڑے لگائے جائیں اور آزاد کو سو کوڑے اور آزاد اگر نکاح سے وحشی کر دیا ہو پھر اگر بھی ہو تو وہ سنگسار کیا جائے یا جلا دیا جائے۔ سخت سزائے زناکاری کے متعلق دیکھو الاسلام ص ۲۴۰ ۔ ۵۲ حاکم وقت کے ذریعہ سے ۔ ۵۳ بندہ کی توبہ یہ ہے کہ مرنے سے باز آنا۔ مرنے دم کو توبہ قبول نہ ہوگی اور نہ بحالت کفر موت ہو تو مغفرت ہوگی ۔ ۵۴ ایام جہالت میں کوئی مرتا تو مرنے والے کے وارث اُسکی بیوہ کو جبراً اپنی بیبی بنا لیتے تھے یا اُسے دوسرا نکاح اُس وقت تک نکرنے دیتے تھے کہ وہ کچھ مال واپس کرنے پر راضی ہو ۔ اس دستور سے ممانعت کی گئی ہے ۵۵ اگر عورتیں ناپسند ہوں جب بھی انکے ساتھ اُن کے خاوندوں کو بھلائی سے پیش آنا چاہیے کہ شاید ان میں انتظام خانہ داری اور صاحب اولاد ہونے کی صفتیں غیب سے ظاہر ہوں ۔ ۵۶ طلاق دینے وقت یا اُس کے بعد عورت مطلقہ سے دیا ہوا مال واپس نہ لینا چاہیے ۵۷ نکاح کے بجائے قبول کرنے

باپ دادا نے جن عورتوں کے ساتھ نکاح کیا ہو تم اُن سے نکاح نہ کرنا۔ مگر جو ہو چکا وہ جدا ہو چکا + بیشک بے حیائی تھی۔ گناہ تھا اور بُرا دستور تھا +

حرمت نکاح

اے مسلمانو! تمھاری مائیں۔ بیٹیاں۔ بہنیں۔ پھوپھیاں۔ خالائیں۔ بھائی کی بیٹیاں۔ بہن کی بیٹیاں۔ رضاعی مائیں۔ رضاعی بہنیں۔ بیبیوں کی مائیں یہ سب تم پر حرام ہیں اور تمھاری لڑکیاں غالیا جو تمھاری گودوں میں تمھاری ایسی بیبیوں کے ساتھ ہیں جن سے تم نے ہم بستری کی ہو۔ یہ بھی تم پر حرام ہیں۔ لیکن اگر اُن بیبیوں سے تم نے ہم بستری نہ کی ہو تو نکاح کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور تمھارے صلبی بیٹوں کی بیبیاں بھی تم پر حرام ہیں اور یہ بھی حرام ہے کہ دو بہنوں کو تم ایک ساتھ نکاح میں رکھو۔ مگر جو ہو چکا وہ ہو چکا۔ اللہ غفور اور رحیم ہے +

(پانچواں پارہ)

حرام ہیں تم پر شوہر دار عورتیں۔ استثنا اُن کے جو کافروں کی لڑائی میں قید ہو کر تمھارے قبضہ میں آئی ہوں۔ یہ اللہ کا پکا حکم تحریری ہے۔ سوا ان کے اور سب تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں۔ بشرطیکہ مال (مہر) سے اُن کی طلبگاری کرو۔ اور پاک دامنی سے اُن کو روکنا مقصود ہو مستی نکالنا نہ ہو + اور جن عورتوں سے تم لطف نکاح اُٹھا چکو اُن کے مہر مقرر دے ڈالو۔ مہر مقرر ہو جانے کے بعد اگر تم دونوں آپس کی رضامندی سے کوئی مقدار ٹھہرا لو تو اُس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ بے شک خبردار ہے اور سب کام حکمت سے کرتا ہے + تم میں سے جسے آزاد مومنہ سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ اُن مسلمان لونڈیوں سے نکاح کرے جو تمھارے

مہر عورتوں کے ادا کرو

نکاح لونڈیوں

(بقیہ صفحہ ۶۱) وعدہ سے تعبیر کیا ہے + ۵۱ باپ سے مراد میں باپ دادا اور نانا + ۵۲ اور جلوہ لڑکی کو یہ کہتے ہیں جو اپنی ماں کے ساتھ ہو اُسی وقت حرام ہو گئی جب اُسکی ماں کے ساتھ ہم بستری کی ہو محض اُسکی ماں کے ساتھ نکاح کرنا اُسکو حرام نہیں قرار دیتا + ۵۳ یعنی دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے لیکن لفظوں اور عبارتوں میں یہ بھی حرام نہیں اور حدیثوں سے یہ بھی حرام ثابت ہوا ہے کہ ایک ہی وقت میں پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کے ساتھ نکاح کیا جائے + ۵۴ جب تک کسی عورت کا شوہر زندہ رہے کوئی دوسرا شخص اُسے نکاح میں نہیں کر سکتا۔ یہ حکم اُس عورت کا ہے کہ کوئی شوہر دار عورت کسی غلام کے ہاتھ آجائے اور اُسکا شوہر دار الکفر میں موجود ہو تو اُس سے جدا نہ ہو جائے جب تک

خبیثہ میں ہوں - اللہ تمھارے ایمان کو خوب جانتا ہے - تم ایک دوسرے کے ہمجنس ہو - اُن کے مولا کی اجازت سے تم اُن سے نکاح کرو اور شرعی طور پر تم اُن کے مہر ادا کرو بشرطیکہ وہ پاکدامن ہوں - نہ زنا کرنے والیاں اور چھپ کر یار بلانے والیاں نہ ہوں - پھر اگر نکاح میں آنے کے بعد وہ بدچلنی کریں تو اُن کی سزا آزاد عورتوں سے آدھی ہے - لونڈیوں سے نکاح کرنے کی اجازت اُسی شخص کے لیے ہے جسے زنا کا اندیشہ ہے - اور اگر تم صبر کر سکو تو یہ تمھارے لیے زیادہ اچھا ہے - اللہ بے شک بخشنے والا مہربان ہے +

ع ۵ اللہ چاہتا ہے کہ تم مسلمانوں سے پہلے جو صلحا گذرے ہیں اُن کے طریقے تمھیں بتائے اور انھیں طریقوں پر تمھیں چلائے اور تم پر نظر عنایت رکھے - اللہ دانا اور پختہ کار ہے + اللہ تم پر نظر عنایت رکھنا چاہتا ہے - اور جو نفسانی خواہشوں کے بندے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے دور چلے جاؤ - اللہ تمھارے لیے آسانی چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے + اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ - ہاں آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو تو مضائقہ نہیں ہے - اپنی جانوں کو قتل نہ کرو - اللہ تمھارے ساتھ مہربان ہے + اور جو زور اور ظلم سے ایسا کرے گا عنقریب ہم اُس کو آگ میں ڈالیں گے - اللہ کے لیے یہ آسان ہے + اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم منع کیے گئے ہو بچتے رہو گے تو ہم تمھارے چھوٹے چھوٹے قصور معاف کر دیں گے - اور مقام عزت میں تم کو داخل کریں گے + اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دے رکھی ہے اُس کا ارمان نہ کرو - مرد جو کچھ عمل کریں گے اُس کا حصہ پائیں گے اور عورتیں جو عمل کریں گی اُس کا حصہ وہ پائیں گی - اللہ سے اُس کا فضل مانگتے رہو - اللہ ہر شے سے واقف ہے + ماں باپ اور رشتے داروں کے متروکے میں ہم نے سب کے لیے وارث

---

۵۱ یعنی لونڈیاں بھی انسان ہیں اُن سے نفرت نہ کرو ۵۲ یہی آزاد عصائے بدکار و بدکردار کہ دراقریش نزیک جواہر اند + ۵۳ یہاں سزا سے کوڑے لگنے مراد ہیں کیونکہ رجم سنگساری کی تشفیت نہیں ہو سکتی یا معلوم ہوا کہ لونڈیوں کو زنا کرنے پر پچاس کوڑے لگائے جائیں گے + ۵۴ حتی الوسع لونڈیوں سے نکاح نہ کرو تو اچھا ہے لونڈیوں سے نکاح وہی شخص کرے جسے بہت ڈر ہو کہ نکاح نہ ہونے کی صورت میں وہ اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکے گا اور زنا کا مرتکب ہوگا ۵۵ یعنی بہتر تو یہ ہے کہ کفار جو بعض محارم کا نکاح جائز رکھتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی انھیں کی طرح ہو جاؤ + ۵۶ یعنی تجارت کے ذریعہ سے ایک کو نفع اور دوسرے کو نقصان ہو گیا جو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن بے وجہ کسی کو مالی نقصان نہ پہنچاؤ کہ انتظام قائم نہ رہ جائے گا + ۵۷ نہ اپنی جان ہلاک کرو اور نہ کسی دوسرے کی - ہاں جو حیلہ کرو جب تمھاری جانوں پر اللہ مہربان ہے تو تم کیوں نہیں مہربانی کرتے + ۵۸ جنت میں وہ حصہ پاؤ گے اور کھلے کھلے گناہوں سے تم بچتے رہے تو چھوٹے چھوٹے گناہ اللہ تمھارے حساب سے معاف کر دے گا + ۵۹ یعنی حسد بغض کو دور کر کے اور مقدرات الٰہی پر قانع ہو کر کوشش کرو +

ٹھہرا دیے ہیں۔ جن لوگوں سے تمہارا عہد و پیمان ہو اُن کے حصے بھی ادا کر دو بے شک اللہ ہر بات کا گواہ ہے ؛

مردوں کی حکومت

ع مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لیے کہ اللہ نے مردوں کو عورتوں پر بڑائی دی ہے اور نیز اس لیے بھی کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ نیک عورتیں اپنے شوہروں کی فرمانبردار رہتی ہیں۔ اور اللہ کی حفاظت سے پیٹھ پیچھے حفاظت کرتی ہیں ؛ جن عورتوں کی نافرمانی سے تم ڈرتے ہو اُن کو سمجھاؤ اُن کے ساتھ ہم بستری موقوف کر دو اور اُن کو مارو۔ اگر وہ مان جائیں تو الزام کے پہلو نہ ڈھونڈھو بے شک اللہ غالب اور بڑا ہے ؛ اگر تمہیں زن و شوہر میں پھوٹ پڑنے کا ڈر ہو تو ایک پنچ مرد کے کنبے سے اور ایک پنچ عورت کے کنبے سے مقرر کرو۔ اگر یہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ اُن میں موافقت کرا دے گا۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور سب کی خبر رکھتا ہے ؛

عورتوں پر

عورتوں کی خانہ داری

زن و شو کے جھگڑے

اللہ کی بندگی کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ماں باپ سے۔ قرابت والوں سے یتیموں اور مساکین سے۔ قرابت والے ہمسایوں سے۔ اجنبی ہمسایوں سے۔ پاس کے بیٹھنے والوں سے مسافروں سے اور لونڈیوں اور غلاموں سے سلوک کرتے رہو۔ بے شک اللہ اُن اترانے والوں اور بڑائی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا جو خود بخل کریں۔ دوسروں کو بھی بخل سکھائیں اور اللہ کی دی ہوئی نعمت کو چھپائیں۔ کفران نعمت کرنے والوں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ؛ اللہ اُنھیں بھی پسند نہیں کرتا جو لوگوں کے دکھانے کو اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور روز قیامت پر ایمان نہیں لاتے۔ شیطان جس کا ساتھی ہوا سمجھو بُرا ساتھی ہوا۔ ان کا کیا بگڑتا اگر یہ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور اللہ کا دیا ہوا خرچ کرتے ؟ اللہ ان کے حال

سخاوت

بخل

کفار کی خرچ کرنے پر

---

۵۱ زمانۂ جاہلیت کا بیان جاری ہے۔ اخوت مہاجرین۔ توریث مخالفت۔ کئی طرح پر رفتہ رفتہ ان نے اسکے معنی بیان کیے ہیں جو ایک بیجا اور مسئلہ اختلاف ہے کا ذکر بیان تفریع کی گنجایش نہیں ہے ؛ اخوت مہاجرین کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۰۰ ۵۲ انتظام دنیا ہے کہ ایک ایک حاکم رہے اسلیے عورتوں کو اپنے خاوندوں کی اطاعت کرنا چاہیے اور اسلیے بھی مردوں کو حق حکومت حاصل ہے کہ وہ عورتوں کے لیے کمائی کرتے ہیں ؛ شان نزول یہ حضرت عورتوں کا بہت لحاظ کرتے تھے ایک روز سعید بن ربیع نے اپنی بی بی کو مارا۔ اس لیے آنحضرت کے حضور میں نالش کی۔ آنحضرت حکم دیا کہ سعید کی منہ لی جائے اسی اثنا میں یہ وحی نازل ہوئی ؛ آنحضرت نے فرمایا میں نے تو اور کچھ چاہا لیکن اللہ کا حکم اس کے خلاف آیا اور یہ ہے کہ آنحضرت نے عورتوں کی بیاسداری میں بند اور یہ خیال نہیں کیا کہ عورتوں کا مردوں کے لیے برابر رہنا انتظام عالم کے لیے ضروری ہے لیکن جب آنحضرت کو حکم الٰہی کی مصلحت معلوم ہوئی ؛ ۵۳ حدیث شریف میں ہے کہ عورت جو پنج وقتہ نماز پڑھتی ہے اپنی اور روزے رکھتی ہے اور شوہر کی اطاعت کرتی ہے وہ جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو سکے گی ؛ ۵۴ انتظام عالم میں زن و شو کی مصالحت بہت ضروری ہے ان کے باہمی برتاؤ کو خوبی کے ساتھ قائم رکھنے کے لیے یہ کتنا عمدہ قاعدہ ہے ؛ حدیث شریف میں ہے کہ عورتوں کو زور سے نہ مارو ؛

سے خبردار رہو ۞ اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ زرا بھی نیکی ہو تو وہ اُسے بڑھا دیتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا عوض دیتا ہے ۞ پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت کے گواہ (رسول) بلائیں گے اور تجھے بھی۔ اے محمدؐ! ہم بلائیں گے کہ تو ان لوگوں کی نسبت گواہی دے۔ کفر کرنے والے اور رسول کی نافرمانی کرنے والے اُس روز تمنا کریں گے کہ کاش ہم زمین میں ملا دیے جاتے مگر اللہ سے وہ کوئی بات چھپا نہ سکیں گے ۞

نماز اور حالت نشہ

ع اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو جب تک تم اپنی بات نہ سمجھنے لگو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ اور نہانے کی حاجت ہو تو بھی بامتثنا بر حالت مسافرت بلا غسل کیے ہوئے نماز کے

حالت جنابت

قریب نہ جاؤ۔ اگر تم بیمار ہو یا تم جائے سفر سے آئے ہو یا عورتوں سے ہم صحبت ہوئے ہو اور پانی نہیں ملتا تو پاک مٹی لے کر تیمم کر لو یعنی اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔ اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے ۞ اے محمدؐ! کیا تو نے اُن لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جن کو ایک حصہ کتاب کا دیا گیا ہے؟ وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بہکو ۞ اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ پورا حامی اور پورا مددگار ہے ۞ اے محمدؐ! چند یہود ایسے ہیں جو کلمات کے معنی بدل ڈالتے ہیں۔ اور اپنی زبانیں مروڑ کر اور دین میں طعنہ سے رَاعِنَا کہتے ہیں۔ اگر وہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا کہتے تو اُن کے حق میں بہتر ہوتا مگر اللہ نے تو اُن کے کفر کی وجہ سے اللہ کی پھٹکار ہے اور اسی لیے اُن میں سے کم لوگ ایمان لاتے ہیں ۞ اے اہل کتاب! ایمان لاؤ اس (قرآن) پر جو ہم نے اُتارا ہے اور جو اُس کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے۔ قبل اس کے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور پشت

۱؎ یعنی کیسا سخت اور ہیبتناک ہوگا جب قیامت میں ہر امت کا پیغمبر اپنی امت کے اعمال پر گواہی دے گا ۲؎ کفار چاہیں گے کہ زمین پھٹ جائے اور اُس میں سما جائیں اور اس طرح نیست و نابود ہو جائیں تو اچھا کہ حساب دینا نہ پڑے ۳؎ اس وقت تک تمہارے لیے نماز حرام نہیں ہوئی تھی۔ شان نزول یہ ہے کہ حالت نشہ میں چند مسلمانوں نے قرآن غلط پڑھا ارشاد ہوا کہ نشہ جب تک نہ اترے نماز نہ پڑھو اس کے بعد سورہ بقر ۲ رکوع ۲۷ میں حرمت شراب کا حکم آیا ۴؎ مسافر کو بجائے غسل کے تیمم کر کے نماز پڑھنا حالت جنابت میں درست ہے۔ مسافرت اور وہ بھی عرب کی مسافرت دیکھو الاسلام اصل ۲۰ ۵؎ ہم صحبت ہونے سے شافعیوں کے نزدیک بس مراد ہے اور حنفیوں کے نزدیک جماع مراد ہے ۶؎ یہود ایک جزو کتاب پر عمل کرتے تھے اور دوسرے جزو پر عمل نہیں کرتے تھے تو گویا ان کو پوری کتاب دی ہی نہیں گئی تھی ۷؎ وہ گمراہی پھیلاتے ہیں تو اُن سے کنارہ کشی چاہیے ۸؎ یہ عبارت ذو معنی ہے۔ اچھے پہلو پر بھی ہے دونوں پہلو پیدا ہوتے ہیں آنحضرتؐ کے سامنے بعض یہود برا سا تمسخر لوں خطاب کرتے تھے۔ اس پر تنبیہ کی گئی۔ اسی کے متعلق دیکھو سورہ بقر رکوع ۱۳ ۹؎ ذو معنی الفاظ یہود استعمال کرتے تھے۔ اردو میں کوئی عبارت ایسی نہ ملی کہ وہ نقلی ترجمہ ہو اور پھر اچھے پہلو پر بھی پیدا کرے اس لیے اصل الفاظ قرآن رکھ دیے گئے ۱۰؎ تمسخر کرنے والے یہودیوں کو تنبیہ کرتے ہوئے یہودیوں کو ارشاد ہوا کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی ہم تو سمخ کر دیا یا لعنت تم پر بھی ہو تو پھر تم سے کچھ بن نہ پڑے گا۔ زرد رنگ شنبہ والوں کا ذکر سورہ بقر رکوع ۸ میں ہے ۱۱؎ اس آیت کے سنتے ہی یہودیوں پر بڑا خوف طاری ہوا اور کچھ لوگ فوراً ایمان لائے ۔

کی طرف پھیر دین یا روز شنبہ والون کی طرح تم پر لعنت کرین - اللہ کا جو حکم ہو وہ تو ہو کر رہتا ہو + اللہ شرک کو جو اُس کے ساتھ کیا جائے نہین بخشتا اور اس کے سوا وہ جو گناہ جسے چاہے بخشدے - بیشک اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے افترا پردازی کرتے ہین جو بڑا گناہ ہو + اے محمد کیا تو نے ان پر نظر نہین کی جو اپنے آپ کو پاک بتاتے ہین - بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہو پاک بناتا ہو اور کسی پر ذرا بھی ظلم نہین کیا جائے گا + اے محمد تو دیکھ اللہ پر یہ لوگ کیسے غلط بہتان باندھتے ہین - یہ بہتان ہی کھلا ہوا گناہ ہو +

شرک

ع ۸ اے محمد کیا تو نے اُن لوگون کے حال پر نظر نہین کی جن کو ایک حصہ کتاب (آسمانی) کا ملا ہو - اور وہ بتون کو اور شیطانون کو مانتے ہین - اور کہتے ہین کہ مومنون سے تو کافر ہی زیادہ تر راہ پر ہین + ان لوگون پر اللہ کی پھٹکار ہو - اور جس پر اللہ کی پھٹکار ہو اُس کا کوئی مددگار نہین ہو سکتا ہو + کیا سلطنت مین ان کا کوئی حصہ ہو کہ اب یہ اُس مین سے تل برابر بھی اوروں کو دینا نہین چاہتے ؟ یا اللہ نے جو لوگون کو اپنے فضل سے دیا ہو اُس پر یہ حسد کرتے ہین ؟ آل ابراہیم کو ہم نے بے شک کتاب و حکمت دی تھی - اور بڑی بھاری سلطنت بھی انہین عطا کی تھی - انمین سے کسی نے تو اُس کتاب کو مانا اور کوئی اُس سے الگ رہا - جو الگ رہا اُس کے لیے جہنم کی جلانے والی آگ کافی ہو + جو لوگ ہماری آیتون سے منکر ہین عنقریب انھین ہم آگ مین ڈالین گے جب ان کی کھالین گل جائین گی تو دوسری کھالین اُس کے سوا ہم بدل دین گے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہین + بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہو + اور جو لوگ ایمان لائین گے اور نیکیان کرین گے ہم اُن کو عنقریب ایسے باغون مین داخل کرین گے جن کے نیچے نہرین بہتی ہین اور انھین مین وہ ہمیشہ رہین گے + اُن (باغون) مین اُن کے لیے ستھرے بوڑے ہین اور گھنے گھنے سائے مین ہم انھین وہان رکھین گے + اے مسلمانو اللہ تم کو حکم دیتا ہو کہ امانت رکھنے والون کی امانتین تم اُن کے حوالہ کر دیا کرو - اور جب تم لوگون کے باہمی جھگڑون کا

عذاب جہنم

نعمائے بہشت

امانت

جھگڑون کا فیصلہ

کفار قریش مدینہ مین

۱۵ محمد تو نے یہود اور نصاری کو دیکھا جو اپنے آپ کو بے گناہ اور اللہ کا دوست کہتے ہین + ۱۶ یہ کفار قریش کے سے مدینہ گئے اور یہودیون کو مسلمانون کے خلاف برانگیختہ کرنا چاہا + دوران تقریر مین بعض یہودی نے اُن سے کہا کہ مسلمانون سے تو تمہی اچھے ہو + اسی واقعہ کا یہ بیان ہو + ۱۷ یہود کا کاروبار نبوت اسلیے بھی کرتے تھے کہ مسلمان ہونے سے اُن کی ریاست چلی جائے گی - ارشاد ہوتا ہو کہ سلطنت الٰہی نہین ہو کہ دوسرون کو نہ دی جائے + ۱۸ آل ابراہیم کو پہلے بھی اللہ نے سلطنت دی تھی اور اب آنحضرت بھی انھین کی نسل مین ہین ان کو بھی اللہ نے سلطنت دیدی پھر تمام آل ابراہیم کتاب آسمانی کے پیرو نہ تھے اچھے بُرے ہر طرح کے لوگ تھے - ابھی قریش ہی مین دیکھ لو مومن بھی ہین اور منکر مومن بھی ہین + آنحضرت کا سلطنت یا کوئی اور بات نہین کہ کیونکر حسد کیا جائے + ۱۹ امانت مین خیانت کرنے پر تنبیہ ہوتی ہو

فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اللہ جو تمکو نصیحت کرتا ہو وہ اچھی ہو۔ اللہ بے شک سنتا اور دیکھتا ہو۔ اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں اختیار والے ہیں اُن کا حکم مانو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو تو جس امر میں تم اور حاکم وقت آپس میں جھگڑ پڑو اُسے اللہ اور رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو۔ یہی بہتر ہو اور اسی کا اچھا انجام ہو۔

اولی الامر

رسول بہترین مسکن ہے

ع اے محمدؐ! کیا تو نے ان منافقوں کے حال پر نظر نہیں کی جن کا دعویٰ تو یہ ہو کہ تیرے اوپر جو (کتاب) اُتری ہو اور پہلے جو (کتاب) اُتری تھی ان سب پر یہ ایمان لائے ہیں۔ اور داد خواہی کے لیے وہ ایک سرکش کی طرف[۵۱] جانے ہیں حالانکہ اُس سے دور رہنے کا انھیں حکم ہو چکا ہو۔ اور شیطان چاہتا ہو کہ راہ راست سے ان کو دور بہکا لے جائے۔ جب ان سے کہا جاتا ہو کہ "اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ" تو تو نے دیکھا کہ یہ منافق تجھ سے بالکل کتراتے ہیں۔ پھر کیا ہوا؟ جب ان کو مصیبت[۵۲] پہونچی اُس کام کی بدولت جو خود انھوں نے کیے تھے۔ تو پھر تیرے پاس آکر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں "ہم تو صرف سلوک اور موافقت چاہتے تھے"۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے دل کی بات اللہ ہی خوب جانتا ہو۔ تو چشم پوشی کر اور انھیں نصیحت کر اور ایسی باتیں کر کہ ان کے ذہن نشین ہو جائیں۔ لوگو! ہم نے رسول

منافق کا حال از عمرؓ

[۵۱] اولی الامر کا ترجمہ "اختیار والا" کیا گیا ہو۔ بعض مفسرین سلاطین سمجھتے ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک ہر کہ کا افسر بالا دست اُس کا اولی الامر ہو۔ انتظام عالم قائم رکھنے کے لیے بھی یہی مناسب معلوم ہوتا ہو۔ پھر آگے چل کر یہ لکھا ہو کہ اگر حاکم و محکوم کسی امر میں اختلاف کریں تو اللہ اور رسول کی طرف یعنی نص و حدیث کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اولی الامر کی اطاعت ناواجب بات میں نہ کرنا چاہیے۔ شان نزول یوں ہو کہ خالد بن ولید ایک لشکر کے آگے تھے اور عمارؓ اُس میں ادنیٰ افسر یا سپاہی تھے۔ خالد کے پہونچنے کے قبل کسی مصلحت سے عمارؓ نے اُن لوگوں کو امن دیدیا تھا جن پر چڑھائی کی گئی تھی۔ خالد نے اُس قوم کا ایک شخص گرفتار کیا عمارؓ متعرض ہوئے اور آپس میں ردوبدل ہوئی پیغمبر خدا کے سامنے قضیہ پیش ہوا تو پیغمبر خدا نے کہا "عمار برسر حق ہو" اور خالد نے معافی مانگی۔

[۵۲] ایک یہود اور ایک منافق مسلمان میں جھگڑا ہوا یہود نے منافق سے کہا چلو تمھارے پیغمبر محمدؐ کو حکم قرار دیں۔ منافق نے کہا "نہیں" پھر ایک یہودی یا کسی کاہن کا نام لیا جسے قرآن میں طاغوت لکھا ہو اور اُس کا ترجمہ "سرکش" کیا گیا ہو۔ اس کے بعد محمدؐ کے پاس آنے پر وہ منافق رہتی ہوا آنحضرت محمدؐ نے اُس منافق کے خلاف فیصلہ صادر کیا۔ پھر منافق نے عمرؓ کو وقت کیا اس پر عمرؓ نے کہا یہود نے کہا کہ آپ کے پیغمبر کے فیصلہ کو غلط سمجھکر آپ کے پاس فیصلہ کرانے آیا ہو عمرؓ نے کہا ٹھہر میں تیرا فیصلہ کرتا ہوں۔ اور گئے اور اُس کا سر تن سے جدا کر دیا۔

[۵۳] عمارؓ و خالدؓ کے جھگڑے میں منافق نے عمارؓ کو قتل کیا تھا اس لیے منافق کے عزیز عمرؓ کے پاس گئے اور کہا کہ آپ نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہو۔ عمرؓ نے کہا میں نے قتل نہیں کیا اُس نے اپنے کیے کی سزا پائی ہو۔ منافق کے عزیز پیغمبر خدا کے پاس گئے اور کہا کہ عمرؓ نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہو۔ پیغمبر خدا نے کہا کہ عمرؓ نے قتل نہیں کیا اُس نے اپنے کیے کی سزا پائی ہو۔ منافق کے عزیز عمرؓ کے پاس آکر باتیں بنانے لگے

اس لیے بھیجا ہو کہ اللہ کے (یعنی ہمارے) حکم سے اُس کی اطاعت کیجائے۔ اپنے آپ پر ظلم کرنے کے بعد اگر یہ لوگ۔ اے محمدؐ! تیرے پاس آتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسولؐ یعنی تو بھی ان کے لیے معافی مانگتا تو بے شک یہ لوگ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے ۶۵ اے محمدؐ! قسم ہو تیرے رب کی کہ یہ مومن نہین ہو سکتے جب تک یہ تجھے آپس کے جھگڑے مین حکم نہ بنائین اور پھر ۶۶ جو تو حکم لگا دے اُس سے دل آزردہ نہ ہون۔ بلکہ پورے طور پر اُسے مان لین ۶۷ اگر ہم ان کو حکم دیتے کہ یہ اپنے آپ کو ہلاک کرین اور اپنے گھرون سے نکل جائین تو ان مین سے بہت کم لوگ ایسا کرتے جو نصیحت ان کو کی جاتی ہو اگر یہ اُس پر عمل کرین تو ان کے حق مین بہتر ہو اور دین مین یہ زیادہ مضبوط ہون۔ اور اس وقت ہم ان کو اپنے پاس سے بڑا ثواب دین اور ان کو سیدھی راہ چلائین ۶۸ جو کوئی اللہ اور رسول کے حکم پر چلتا ہو وہ اُن لوگون کا ساتھی ہو جن پر اللہ کی نوازش ہو۔ یعنی نبیون۔ صدیقون۔ شہدا اور صلحا کا ساتھی ہو۔ اور یہ لوگ کیا ہی اچھے ساتھی ہین۔ اللہ کا یہ فضل ہو اور اللہ ہی خوب جانتا ہو کہ کون اس کا مستحق ہو ۶۹

ع ۱۰ ۶۹ ایمان والو! خوب اپنی خبرداری کرلو۔ پھر جُدا جُدا فوج کی صورت مین کوچ کرو یا ایکساتھ چلو ۷۰ تم مین وہ لوگ بھی ہین جو جہاد مین جانے سے پہلوتہی کرتے ہین ۷۱ اور کوئی مصیبت تم پر پہونچتی ہو۔ تو کہتے ہین کہ "اللہ نے ہم پر فضل کیا کہ ہم ان مجاہدین کے ساتھ موجود نہ تھے" اور اگر تم پر اللہ کا فضل ہوا تو اس طرح کہتے ہین "گویا تم مین اور ان مین کچھ دوستی ہی نہ تھی" کاش مین ان کے ساتھ ہوتا تو مجھے بھی بڑی کامیابی حاصل ہوتی" ۷۲ جو لوگ دنیا کی زندگی کو بعوض آخرت

۶۵ مدینہ مین پانی چلانے کی بابت زبیرؓ پیغمبر خدا کے عزیز اور ایک انصاری مین جھگڑا ہوا۔ جھگڑا پیغمبر خدا کے سامنے پیش ہوا۔ فیصلہ انصاری کے خلاف صادر ہوا انصاری فیصلہ سے بددل ہو کر بولا کہ عزیزی کی پاسداری سے یہ فیصلہ کیا گیا ہو۔ اس پر یہ آیت اُتری ۶۶ منافقین کی نسبت کہا جاتا ہو کہ ان کے ایمان کا کچھ ٹھیک نہین ہو ایسے رسم احکام کی پابندی مین تو ان کا یہ حال ہو کہ سالہا برسون کو حکم قتل نفس اور اہل بیت کو حکم جلاوطن ہونے کا دیا گیا تھا اگر ان سے کہا جاتا تو یہ ہرگز نہ مانتے ۶۷ پچھلی آیت سنکر بعض یہود کہنے لگے کہ اگر ہم سے قتل نفس کے لیے اور جلاوطن ہونے کو کہا جائے تو ہم تعمیل کو مستعد ہین۔ ارفدہ ہوا کہ جتنا کہا جاتا ہو اگر اتنے ہی پر عمل کرلو تو بہت ہو ۶۸ شان نزول۔ ایک مرد پیغمبر خدا کے پاس آکر کہنے لگا کہ "آپ مجھے زن و فرزند سے زیادہ پیارے ہین۔ مجھے افسوس ہو کہ مین جنت مین گیا بھی تو آپ کہان ملین گے؟ آپ کہین ہونگے اور مین کہین ہونگا" ارشاد ہوا کہ رسول کے حکم پر چلنے والے قیامت کے دن رسول کے ساتھ ہونگے ۶۹ اس کا مطلب یہ ہو کہ جہاد مین جانے کے قبل ہتھیار وغیرہ سے خوب مسلح ہو لو پھر اس کے بعد اختیار ہو جس طرح مناسب سمجھو دشمن سے لڑو ۷۰ متفرق کاذ کر ہو کہ لڑائی کے وقت جمع کر بیٹھے ہین بعد ازان مجاہدین کو ہزیمت ہوتی ہو تو اپنی جاہلی پر خوش ہوتے ہین اور فتح ہوتی ہو اور وہ لوگ مال غنیمت لاتے ہین تو مسخرے پن اور کہتے ہین کہ ہمکو حکم نہ تھا ورنہ ہم بھی جاتے اور مال مارتے۔ ان کے حسد سے ظاہر ہوتا ہو کہ مسلمانون سے یہ مغایرت رکھتے ہین انکی کامیابی حقیقی کامیابی نہین سمجھتے ۷۱ یعنی بمقابلہ آخرت کے دنیا کو کچھ نہین سمجھتے

دے ڈالنے کو موجود ہین انھین چاہیے کہ اللہ کی راہ مین لڑین ۔ اور اللہ کی راہ مین جو لڑے گا چاہے مارا جائے یا غالب آئے ہم ہر حال مین اُسے عنقریب بڑا اجر دین گے ۔ مسلمانو! تم کیون[۵۱] نہ لڑو گے اللہ کی راہ مین اور ان کمزور مردون ۔ عورتون اور بچون کے لیے جو کہتے ہین "اے ہمارے پروردگار ہمیں اس بستی (مکہ) سے کہ اس کے رہنے والے ظالم ہین ۔ ہمین باہر نکال ۔ اپنی طرف سے کوئی حمایتی بھیج اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کسی کو مددگار بنا" ۔ ایمان والے راہ خدا مین لڑتے ہین ۔ اور کفار شیطان کی راہ مین لڑتے ہین ۔ مسلمانو! تم شیطان کے دوستون سے لڑو ۔ بیشک شیطان کی تدبیرین کمزور ہین ۔

ع ۱۱ اے محمدؐ! تو نے اُن لوگون کے حال پر نظر نہین کی جن سے ابتداءً کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھون کو روک لو ۔ صرف نماز پڑھو زکوٰۃ دو ۔ پھر جب اُن کو لڑنے کا حکم[۵۲] دیا گیا تو اُنمین سے ایک جماعت آدمیون سے ایسا ڈرنے لگی جیسے کہ کوئی خدا سے ڈرے یا اس سے بھی بڑھ کر ڈرے ۔ اور کہنے لگی "اے اللہ تو نے ہمین لڑنے کا حکم کیون دیا؟ ۔ تھوڑے دنون ہمین اور کیون نہ جینے کی مہلت دی"؟ ۔ اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "دنیا کے فائدے تھوڑے ہین ۔ اور پرہیزگارون کے لیے آخرت کا نفع کہین بہتر ہے ۔ وہان تاگے برابر بھی تمھاری حق تلفی نہ ہوگی تم کہین رہو گے موت تمھین آئے گی ۔ مضبوط برجون مین رہو گے جب بھی آئے گی" ۔ اے محمدؐ! ان لوگون کو کچھ فائدہ پہونچتا ہے تو کہتے ہین "یہ اللہ کی طرف سے ہے" اور اگر کوئی نقصان پہونچتا ہے تو کہتے ہین[۵۳] "اے محمدؐ! یہ آپ کی وجہ سے ہے" ۔ اے محمدؐ! تو کہدے "یہ سب اللہ کی طرف سے ہے" ۔ اس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ کوئی بات نہین سمجھتی ۔ اے بندے! تجھے فائدہ[۵۴] پہونچے تو سمجھ کہ اللہ کی طرف سے ہے اور تجھکو کوئی نقصان پہونچے تو سمجھ کہ وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے

تحریص جہاد

جبر و اختیار

---

۵۱ مکہ کے لوگ جو ہجرت کرکے مدینہ کو چلے گئے تھے کہ مین اُن کے متعلقین پر ظلم ہوتا تھا تو وہ ہر وقت اللہ سے دعا کرتے تھے یہ کسی طرح غازیان اسلام اگر ہو بھی یہان سے لے جائین ۔ اس ہجرت دلانے کے لیے یون ارشاد فرماتا ہے کہ جہاد و انکو لڑنے مین بحالت موجودہ کیا تامل ہو سکتا ہے ۔ ۵۲ یعنی جہاد فرض ہوا ۔ ۵۳ پیغمبر خدا کی ہجرت کے بعد شروع شروع مدینہ کے لوگ بہت ہی ضعیف الاعتقاد تھے ۔ کوئی اچھی بات ہوتی تو پیغمبر کے قدم کی برکت سمجھتے اور کوئی بُری بات ہوتی تو نعوذ باللہ قدم مبارک کی نحوست کو سبب ٹھہراتے ۔ خدا ایسے خیالات کی مذمت کرتا ہے ۔ ۵۴ پہلی آیت مین بیان تھا کہ خالق اور فاعل ہر چیز اور ہر کام کا خدا ہے اور اس آیت مین اسباب توفیق اور آثار شر کا بیان ہے کہ نیکیون کی توفیق اللہ دیتا ہے اور بُرائیان بندون کے کسب سے ہوتی ہین ۔

اے محمدؐ ہم نے تجھے لوگون کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہی۔ تیری رسالت پر اللہ کی گواہی کافی ہی
جس نے رسول کا حکم مانا اُس نے اللہ کا حکم مانا۔ اور جس نے اُس سے روگردانی کی اُسکی
باز پرس تجھ سے نہوگی ہمنے اُن پر تجھے نگہبان[۱] بنا کر بھیجا ہی + یہ لوگ تجھ سے بظاہر کہتے ہین۔
ہم آپ کے فرمانبردار ہین۔ اور جب تیرے پاس سے چلے جاتے ہین تو رات کو اپنے
مقولہ کے خلاف مشورہ کرتے ہین۔ ان کے مشورون کو اللہ لکھ لیتا ہی تو ان کی پروانہ کر اور
اللہ پر بھروسا رکھ کہ اللہ کام بنانے کے لیے کافی ہی + یہ لوگ قرآن[۲] مین کیون غور نہین کرتے؟
اگر اللہ کے سوا کسی دوسرے کے پاس سے قرآن آتا تو اس مین یہ بہت اختلاف پاتے +
جب انھین کوئی خبر امن[۳] یا خوف کی پہونچتی ہی تو اُسے مشہور کر دیتے ہین۔ اگر رسول یا اپنے
با اختیار لوگون کی طرف یہ رجوع ہوتے تو ان مین سے جو تحقیق کرنے والے ہین اُسے جانتے
اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی مہر نہوتی تو تم لوگ باستثنا چند آدمیون کے شیطان کی پیروی
کرتے + اے محمدؐ تو اللہ کی راہ مین لڑ۔ تجھپر صرف[۴] تیری ذات کی ذمہ داری ہی۔ اور مومنون
کو بھی آمادہ کر قریب ہی کہ اللہ کافرون کا زور روک دے۔ اللہ کا زور زیادہ قوی ہی اور
اُسکی سزا زیادہ سخت ہی + جو کوئی نیک کام کی سفارش کرے گا اُسے بھی قیامت مین اُسکے اجر مین سے ایک حصہ ملیگا اور جو کوئی بُری
کام کی سفارش کریگا اُسکے ذمہ مین وہ بھی شریک ہوگا اللہ ہر شے کا نگہبان ہی + جب کوئی شخص تمھین سلام[۵] کرے تو تم جواب مین بہتر سلام
کرو یا ویسا ہی سلام کرو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہی + اللہ۔ اُس کے سوا کوئی
معبود نہین ہی۔ اس مین شک نہین کہ وہ قیامت کے دن تم سب کو جمع کریگا۔ اللہ سے
زیادہ سچی بات کس کی ہوسکتی ہی +

تحریص جہاد

اعانت شر

اعانت شر

جواب سلام

---

[۱] یعنے جو روگردانی کرے آپ کی بلا سے اپنے کئے کا ذمہ دار جوابدہ یا نگہبان نہین ہین + [۲] قرآن اگر
کلام الہی نہ ہوتا تو اسمین بسقدر استواری نہ ہوتی [۳] شان نزول یہ ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کو ایک قبیلہ
کے پاس زکوۃ لینے کے لئے بھیجا وہ لوگ استقبال کو نکلے تو یہ شخص سمجھا کہ وہ لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین اور بھاگ کر
مدینہ آیا اور دس قبیلہ کے مرتد ہونے کی خبر شہر کر دی جب آنحضرت کو خبر ہوئی تو آنحضرت نے اُن کے مرتد
ہونے کی تردید کر دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی خبر مین پہلے صاحب امر تک پہونچانا چاہیے جو تمام امور پر
نظر رکھتا ہے [۴] یعنے تو خود اپنے ذمہ سے دوسرے کو بھروسہ کر [۵] اسلام علیکم کے معنی ہین "تم پر اللہ
کی رحمت" مطلب اسکا یہ ہے کہ جب تمپر کوئی سلام عقیدت نیازمندی سے اُسکے سلام کا جواب دو اور کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
یا وعلیکم السلام کہدینے سے رخصت ملنے مین سبقت کی تو مہ یہ اخلاق ظاہر کرو۔ غیر کے معنی یہان سلام کے ہین بعضون نے بجائے سلام کے تحفہ ہدیہ ترجمہ کیا ہی

ع ۱۲ اے مسلمانو! تمھین کیا ہو گیا ہی کہ منافقون[۵۱] کے بارے مین تم دو گروہ ہو رہے ہو
اُن کو بہ سبب اُن کی بداعمالی کے اللہ نے اوندھا کر دیا ہی۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ نے جسے گمراہی
مین چھوڑ دیا ہی اُسے تم راہ پر لاؤ جسے اللہ راہ نہ دکھائے اُسے تم مین سے کوئی بھی راہ نہین دکھا سکتا
منافق چاہتے ہین کہ جس طرح وہ خود کافر ہین اُسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ اور پھر تم سب
برابر ہو جاؤ۔ لیکن جب تک وہ اللہ کی راہ مین ہجرت[۵۲] نہ کرین اُن مین سے کسی کو اپنا
دوست نہ بناؤ۔ اور اگر وہ ہجرت سے روگردانی کرین تو اُن کو پکڑو اور جہان پاؤ اُن کو
مار ڈالو اور اُن مین سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ۔ باستثنا اُن کے جو ایسی قوم
سے ملتے ہین جن سے تم سے معاہدہ ہی۔ یا تمھارے پاس ایسی حالت مین آئین کہ اُن کے دل
تم سے یا اپنی قوم سے لڑنا نہین چاہتے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا اور وہ تم سے
ضرور لڑتے۔ اگر وہ تم سے کنارہ کرین اور تم سے نہ لڑین اور تمھارے ساتھ بہ صلح پیش آئین
تو اللہ نے اُن کے ساتھ لڑنے کے لیے کوئی راہ تم کو نہین بتائی ہی۔ عنقریب[۵۳] ایک اور گروہ
تم دیکھو گے جو تم سے اور اپنی قوم دونون سے امن مین رہنا چاہتا ہی۔ لیکن جب فساد کے لیے
یہ لوگ بلائے جاتے ہین تو منھ کے بھل اُس مین گرتے ہین۔ اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کش نہون
اور نہ تم سے صلح کرین اور نہ اپنے ہاتھ روکین تو انھین پکڑو اور جہان پاؤ قتل کرو۔ ہم نے تم کو
ان پر حجت[۵۴] ظاہر دی ہی۔

ع ۱۳ مومن کو مومن کا مارڈالنا روا نہین ہی۔ مگر غلطی ہو جائے تو خیر۔ جس نے مومن کو
غلطی سے مار ڈالا[۵۵] وہ ایک مومن بردہ آزاد کرے اور اوس (مقتول) کے ورثہ کو خون بہا

---

[۵۱] چند عرب مدینہ مین آئے اور مسلمان ہو کر پھر مکہ مین کفار کے پاس گئے اور وہان سے مال تجارت لیکر شام کو چلے
گئے ان نومسلمون کی نسبت صحابہ مین اختلاف ہوا بعض اُنھین منافق سمجھے اور بعض مسلمان سمجھے [۵۲] یعنے اپنا
وطن نہ چھوڑین شروع مین ہجرت واجب تھی لیکن فتح مکہ کے بعد سکا وجوب جاتا رہا [۵۳] یعنے جن لوگون کو تم جانتے
ہو کہ تم سے عہد صلح کرکے اُس پر قائم ہین۔ نہ تم سے لڑتے اور نہ اپنی قوم کے کفار سے لڑتے تو تم بھی اون سے نہ لڑو اور وہ لوگ جو امن
کے خواہان معلوم ہوتے ہین۔ نہ تم سے لڑتے اور نہ تمہارے مخالف سے لڑتے۔ لیکن وقت کے منتظر رہتے ہین موقع پاکر
تمھارے ساتھ بدی کرنے سے چوکتے نہین تو تم تو ایسون سے لڑو اور نہ کمر سے دھوکا نہ کھاؤ [۵۴] انسے بے تردد جہاد کرو [۵۵] اگر
کوئی مؤمن کسی مؤمن کو بلا قصد ہلاک کرے تو قاتل ایک غلام یا لونڈی آزاد کرے اور وارثان مقتول کو خون بہا ادا کرے
جو باختلاف ٹائم سو اونٹ یا دس ہزار درہم یا بارہ ہزار دہم ہو لیکن ورثہ کو خون بہا معاف کرنیکا اختیار ہے خون بہا کو عربی مین

بھی دے ٭ باستثنا اُس حالت کے کہ وہ معاف کردین ٭ اگر مقتول[۵۱] تمھارے دشمن کی قوم سے ہو لیکن خود مومن ہو تو ایک مومن بردہ آزاد کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایسی قوم سے ہو کہ تم سے اور اُس سے صلح کا عہد و پیمان ہو تو اُس کے ورثہ کو خون بہا دینا چاہیے۔ اور ایک مومن بردہ آزاد کرنا چاہیئے۔ اور جسے مقدور نہو وہ اللہ سے گناہ بخشوانے کے لیے دو مہینے پے در پے روزے رکھے۔ اللہ دانا اور حکمت والا ہے ٭ اور جو کوئی مومن کو عمداً مار ڈالے تو اُس کی سزا دوزخ ہے جس مین وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اللہ کا اُس پر غضب ہوگا اور اللہ کی لعنت ہوگی۔ اُسکے لیے اللہ نے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ٭ ایمان والو[۵۲] جب تم اللہ کی راہ مین لڑنے کے لیے سفر کرو تو اچھی طرح تحقیق کر لو اور کوئی تمھین سلام کرے تو اُس سے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہین ہے۔ دنیاوی زندگی کے اسباب ڈھونڈھتے ہو تو اللہ کے پاس مال غنیمت بہت ہے۔ تم[۵۳] بھی پہلے اظہار اسلام مین اسی طرح تذبذب کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ہے تو تم تحقیق کر لیا کرو۔ اللہ تمھارے کام سے واقف ہے ٭ گھر بیٹھ[۵۴] رہنے والے مومن صاحب عذر نہونے کی حالت مین اُن لوگون کے برابر نہین ہو سکتے جو اپنے مالون اور جانون سے اللہ کی راہ مین جہاد کرتے ہین۔ جان و مال سے جو جہاد کرتے ہین اُن کو اللہ نے گھر بیٹھ رہنے والون پر مرتبے مین بزرگی دی ہے۔ اللہ کا اچھا وعدہ[۵۵] تو سب مسلمانون سے ہے۔ لیکن جہاد کرنے والون کو بیٹھ رہنے والون پر اللہ نے ثواب عظیم مین۔ مراتب مین بخشش مین اور رحمت مین فضیلت دی ہے۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٭

ع ۱۴ جو لوگ اپنے[۵۶] آپ پر ظلم کرنے والے ہین جب فرشتے اُن کی روحین قبض کرتے ہین

---

۵۱ اگر مقتول کے ورثہ کا فر ہون تو خون بہا نہ دیا جائے صرف غلام آزاد کیا جائے لیکن وارثان کافر ایسی قوم سے ہون جن سے صلح ہو تب خون بہا دینا چاہیے ٭ فقہ مین قتل کی دو قسم کے ہین اگر قتل ایسے آلے سے وقوع مین آیا ہے جو قتل مین مستعمل ہوتا ہے تو قتل عمد ہے اور اس مین خون کا عوض خون ہوگا ٭ اگر ایسے آلے سے قتل نہین کیا جو قتل کے لیے عموماً مستعمل ہوتا ہے تو وہ شبہہ عمد ہے اور اس مین خون بہا اور کفارہ لازم آتا ہے ٭ کفارہ ہے غلام آزاد کرنا یا استطاعت نہونے کی حالت مین روزے رکھنے ٭ ۵۲ مسلمانون کی فوج جا رہی تھی چند جو واہے دشمن کی سرحد مین ملے۔ وہ مسلمان تھے۔ انھون نے اسلام علیکم کہا لیکن مسلمانون نے انھین کافر سمجھکر قتل کر ڈالا اس آیت سے تنبیہ کی گئی کہ قتال مین جلدی نہ کرنا چاہیے ٭ ۵۳ تم بھی پہلے کافر ہی تھے اللہ نے اپنے احسان سے تمکو اسلام کی فضیلت عطا کی ہے تمھے ہوے اور بلا تحقیق کیے ہوے کسی کو کافر نہ سمجھو ٭ ۵۴ جو لوگ بیماری یا نقص عضو کا عذر نہین رکھتے اور پھر جہاد سے منھ موڑتے ہین وہ بھلا جہاد کرنے والون کے برابر کیونکر ہو سکتے ہین ٭ ۵۵ ون جنت تو مسلمانون کے لیے ہی ہے لیکن جہاد کرنے والون کا درجہ ہی کچھ اور ہے ٭ ۵۶ جو مسلمان ہو کر مکہ سے ہجرت نہین کرتے مدینہ مین بغیر خدا نے مکہ سے ہجرت کی تھی اُس زمانہ مین ہجرت واجب ہوتی تھی اور وجوب اسکا فتح مکہ تک قائم تھا۔ مسلمانان مکہ کا عدم ہجرت بعذر مستقل اسلیے نہین کہ یہ مکہ خدا کا تنگ نہین تھا اب ہجرت واجب مسلمانون پر اپنے فرائض دینی ادا نہ کر سکین تو وہ دار الحرب ہے اور جب جہان ایسا موقع آئے ہجرت فرض ہوتی ہے ٭

اور اُن سے پوچھتے ہیں کہ "تم کس دین میں تھے"۔ اور وہ کہتے ہیں کہ "ہم اس ملک میں کمزور اور عاجز تھے"۔ تو فرشتے جواب میں کہتے ہیں "کیا زمین اللہ کی اتنی کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کرکے کہیں اور چلے جاتے؟" ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جو بُری جگہ ہے + مگر ہاں کمزور مرد۔ عورتیں اور بچے جو تدبیر سے معذور ہیں اور اُنھیں کوئی راہ نظر نہیں آتی تو امید ہے کہ اللہ اُن کو معاف کردے گا۔ اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے + جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا اُسے ملک میں وافر اور کشادہ جگہ ملے گی۔ جو شخص وطن چھوڑ کر اللہ اور اُس کے رسول کی طرف اپنے گھر سے چلا اور اُسے موت آئی تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے +

نماز بحالت خوف دشمن

ع ۵ اے مسلمانو! تم کہیں سفر کرو تو نماز قصر کرنا تمھیں گناہ نہیں ہے۔ اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ کافر تمھیں ستائیں گے۔ بے شک کافر تمھارے صریح دشمن ہیں۔ اے محمدؐ! جب تو ان مسلمانوں میں ہو اور نماز کے لیے تو اُن کو کھڑا کرے۔ تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تیرے ساتھ ہتھیار لیے ہوئے کھڑی ہو پھر جب وہ سجدہ کرچکے تو پیچھے ہٹ جائے۔ اور پھر دوسری جماعت جنھوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آکر تیرے ساتھ نماز میں شریک ہو۔ اور اپنا بچاؤ اور اپنا ہتھیار ساتھ لیئے ہے۔ کافر تو چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح اپنے ہتھیاروں اور ساز و سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ دفعتہً تم پر ٹوٹ پڑیں + اگر تم کو مینھ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے ہتھیار کھولڈالو اور ہوشیار رہو۔ اللہ نے ذلت والا عذاب کافروں کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ جب تم نماز پڑھ چکو

نوٹ: جب جنگ

مستعدی بحالت جنگ

---

۱ جو ہجرت کرنے سے معذور تھے اُن پر ہجرت واجب نہ تھی ۲ یہ ہجرت ہی کرنے والے مسلمان تھے جنکو اللہ نے ہجرت کے لیے دو برس کے اندر اندر تمام روئے زمین کا حکمران بنا دیا اس طرح کہ ایشیائے مغربی اور افریقہ شمالی میں ان کی حکومت تھی یورپ میں ان کا اثر تھا مشرقی ایشیا میں ان کی دھاک تھی دیکھو تاریخ الاسلام نجیب ۱ صفحہ ۲۶۹ ۳ شروع میں مسلمانوں کو سفر کرنے میں کافروں کا بڑا ڈر رہتا تھا اسلیئے صلوٰۃ الخوف کا یہ ذکر قرآن میں آیا اسکے علاوہ حدیث میں عام مسافرت میں بھی قصر صلوٰۃ کا حکم درج ہے اور اسلیے علماء متفق ہیں کہ خوف کفار نہ ہو جب بھی سفر میں قصر جائز ہے پوری تشریح فقہ کی کتابوں میں درج ہے ۴ یعنی نماز کم پڑھنا بجائے چار رکعتوں کے دو یا ایک پڑھنا یا بالکل ہی ترک کر دینا اور بعد کو قضا پڑھ لینا ۵ حالت جنگ کی یہ نماز ہے کہ فوج کا ایک گروہ امام کے پیچھے اگر ایک رکعت پڑھے اور اُسکے بعد دوسرا گروہ آئے۔ اور اسی طرح لوٹ پھر کر دونوں گروہ اپنی دو رکعتیں امام کے پیچھے پوری کر جائیں اور لڑائی کا سلسلہ قائم رہے۔ پوری تشریح قصر کی کتابوں میں دیکھو ۶ یعنی اگر کسی وجہ سے تم لڑنے سے معذور ہو جاؤ تو ہتھیار کھول ڈالو لیکن ہتھیار کھولنے کے قبل امن کا مقام لینے قلعہ یا اپنے لشکر کا پڑاؤ ڈھونڈھ لو ۷ نماز کے بعد بھی ہر وقت اللہ کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ اور بعض اس کا مطلب یوں لگاتے ہیں کہ جب بحالت خوف یا مرض تم نماز کا ارادہ کرو تو کھڑے لیٹے بیٹھے جسطرح ہو سکے پڑھ لو۔ لیکن جب اطمینان کی حالت ہو تو حفظ ارکان کے ساتھ اوسے ادا کرو +

نماز بحالت مسافرت

تو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہو۔ پھر جب اطمینان ہو جائے تو معمول کے مطابق نماز پڑھو بے شک نماز مومنوں پر بقید[۵۱] وقت فرض ہے ✤ لوگوں کے پیچھا[۵۲] کرنے میں تم ہمت نہ ہارو اگر تمھیں تکلیف پہونچتی ہے تو تمھاری طرح انھیں بھی تکلیف پہونچتی ہے جیسی تمھیں تکلیف پہونچتی ہے۔ اور تم کو جو امید اللہ سے ہے اُن کو نہیں ہے اللہ دانا اور حکمت والا ہے ✤

نماز فرض ہے بقید وقت

اتصال ۱۶ ع اے محمدؐ! ہم نے تجھ پر سچی کتاب[۵۳] اس لیے اُتاری ہے کہ اللہ تجھے جیسا بتایا ہے اُس کے مطابق تو لوگوں کے باہمی جھگڑے فیصلہ کرے۔ تو دغابازوں کی طرفداری نہ کر۔ اللہ سے معافی چاہ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ✤ جو لوگ اپنی جانوں پر خیانت[۵۴] کرتے ہیں تو اُن کی طرف ہو کر دوسروں سے نہ جھگڑ بے شک اللہ دغاباز۔ گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ آدمیوں سے تو وہ پردہ کرتے ہیں۔ لیکن اللہ سے پردہ نہیں کرتے۔ جب وہ اُن باتوں پر رات کو بیٹھکر مشورہ کرتے ہیں جن سے اللہ راضی نہیں ہے تو اللہ اُن کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ اُن کے اعمال اللہ کے احاطۂ علم میں ہیں ✤ مسلمانو! تم اُن کی طرف سے دنیاوی زندگی میں تو جھگڑتے ہو قیامت کے دن اُن کی طرف سے کون اللہ کے ساتھ جھگڑا کرے گا؟ یا کون اُن کا وکیل ہوگا؟ جو کوئی بُرائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے اور پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو غفور و رحیم پائے گا ✤ جو گناہ کرتا[۵۵] ہے اپنی ہی جان کے لیے کرتا ہے۔ اللہ تو سب کچھ جانتا ہے اور حکمت والا ہے ✤ جو شخص خطا یا گناہ کرکے کسی بے خطا کو متہم کرتا ہے اور خود بری ہونا چاہتا ہے تو وہ بے شک بہتان اور کھلا ہوا گناہ اپنے سر لیتا ہے ✤

اتہام

۱۷ ع اے محمدؐ! اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک جماعت نے تجھے بہکانے[۵۶] کا قصد کیا ہی تھا۔ یہ لوگ خود اپنے ہی کو بہکاتے ہیں تجھے کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتے

---

۵۱ بقید وقت ترجمہ ہے موقوت کا۔ موقوت کے معنی ہیں موقت لیکن جو اس کے معنی وقت سمجھتے ہیں وہ دو وقت کی نماز کو جمع کرکے پڑھ سکتے ہیں اہل تشیع کا یہی مذہب ہے ✤ ۵۲ غزوۂ حمراء الاسد میں جن زخمیوں اور تھکے ہوئے مسلمانوں کو کفار مکہ کے تعاقب کا حکم ہوا تھا اُن کی شان میں یہ آیت ہے دیکھو تاریخ الاسلام طبع صفحہ ۱۱۸ ✤ ۵۳ اس رکوع اور رکوع آیندہ کی شان نزول یوں بھی بیان کی گئی ہے کہ لبید نے کسی کی بات کو صحیح مان کر کسی چوری کے معاملہ میں پیغمبر خدا کے واقعہ کے خلاف غلطی سے رائے قائم کی تو اس آیت سے پیغمبر خدا کی رائے کی اصلاح کی گئی ۵۴ اپنی جان سے خیانت کرنا اشارہ ہے گناہ کرنے پر یعنے جو لوگ گناہ کرتے ہیں تو اُن کی طرف سے نہ جھگڑو ۵۵ حاصل اسکا یہ ہے کہ کسی قسم کا خطا یا خفیف یا ثقیل اُسکا وبال کرنے ہی والے پر پڑے گا کسی غیر کا نام لینے سے نفع نہیں ہوتا بلکہ کذب و بہتان کی معصیتیں مستزاد ہوتی ہیں ۵۶ گذشتہ رکوع کے ذیل میں اس رکوع کی شان نزول ہی بیان

اللہ نے تو تجھ پر کتاب اور کلام کی بات اُتاری ہے اور تجھے جو معلوم تھا وہ بتایا ہے۔ تجھ پر اللہ کا بڑا فضل ہے ۱۱۴ ان لوگوں کی سرگوشیاں اکثر اچھی نہیں ہوتیں۔ مگر ہاں کوئی صدقے کا حکم دے نیک بات بتائے۔ لوگوں میں صلح کرائے۔ تو یہ اچھی باتیں ہیں۔ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جو ایسا کرتے ہیں عنقریب ہم اُنھیں بڑا ثواب دیں گے ۱۱۵ راہ راست ظاہر ہونے کے بعد جو رسول سے مخالفت کرے گا اور مومنین کی راہ کے خلاف چلے گا۔ تو جدھر اُس نے منھ کیا ہے اُسی طرف ہم اُسے چلائیں گے اور دوزخ میں اُسے داخل کریں گے کہ وہ بری جگہ ہے ۱۱۶ بے شک اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا اور اس سے کم درجہ کی کوئی خطا کرے تو وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ بہک کر بہت ہی دور چلا گیا ۱۱۷ یہ مشرکین اللہ کے سوا دیویوں کو ہی پکارتے ہیں اور اُس شیطان سرکش کو پکارتے ہیں جس پر برمزہ ازل اللہ نے لعنت کی۔ تو اس نے اللہ سے کہا ۱۱۸ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ ضرور لیا کروں گا۔ اُن کو بہکاؤں گا۔ امیدیں دلاؤں گا۔ اُن کو سمجھاؤں گا کہ وہ جانوروں کے کان چیریں۔ اور اُن کو سمجھاؤں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلیں ۱۱۹ اللہ کے سوا جس نے شیطان کو دوست بنایا اُس نے صریح نقصان اُٹھایا ۱۲۰ شیطان اُن سے وعدہ کرتا ہے اور اُن کو آرزوئیں دلاتا ہے۔ حالانکہ اُس کا وعدہ فریب ہی فریب ہے ۱۲۱ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جہاں سے وہ بھاگنے نہ پائیں گے ۱۲۲ ایمان لانے والوں اور اچھے کام کرنے والوں کو عنقریب ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے۔ اللہ سے زیادہ قول کا سچا کون ہوگا ۱۲۳ اے مسلمانو! نہ تمھاری تمنائیں اور نہ اہل کتاب کی تمنائیں جو بُرا کرے گا اُس کی سزا پائے گا اور اللہ کے سوا کسی دوسرے کو

مجلس شر

مجلس خیر

شرک

شیطانی کام

جزائے اعمال

---

۱۱۴ جو لوگ جمع ہو کر مشورے کرتے ہیں تو عموماً شر کی باتیں سوچتے ہیں۔ خیر و برکت کی مجلسیں بہت کم ہوتی ہیں اور جو ایسی ہوتی ہیں وہ مقبول بارگاہ ایزدی ہوتی ہیں ۱۱۵ ہم نے "اناثا" کا ترجمہ کیا ہے "دیویوں" "اناثا" جمع ہے "انثیٰ" کی انثیٰ کے معنی ہیں "عورت"۔ زبان عرب میں بعض بتوں کو مونث بولتے تھے جس طرح یہاں دیوی بولتے ہیں۔ اناثا سے اشارہ تھا دیویوں کی طرف۔ ہم نے ایسا ہی کو لکھنا مناسب سمجھا ۱۱۶ یعنی زیادہ وہی لوگ ہیں جو نیک کام نہیں کرتے اور نیک کام کرتے بھی ہیں تو ریا اور نخوت سے اُسے خراب کرتے ہیں۔ اور اس لیے زیادہ تر حصہ انسان کے کام کا شیطانی ہی ہوتا ہے ۱۱۷ تفصیل ہے شیطانی کاموں کی۔ جو اونٹنی پانچ بچے جن چکتی تھی اس کا کان زمانۂ جاہلیت میں چیر ڈالتے تھے اور اُس کو متبرک سمجھتے تھے ۱۱۸ صورت بدلنا بھی منع ہے مرد کو عورت اور عورت کو مرد کا لباس پہننا منع ہے ڈاڑھی مونچھ منڈوانا مرد بنانا برا ہے اسی طرح اور بہت سی باتیں ہیں شلاً سر پر سنت کی چوٹی رکھنا گدنا گدوانا ۱۱۹ نہ لغو عمل کا بھروسہ صحیح کچھ نتیجہ نکلتا ہے نہ اہل کتاب کے خیالات درست ہیں کہ ان کے سوا کوئی جنت میں نہ جائے گا۔ جو یہ کرے گا جیسا کرے گا ویسا پائے گا

وہ اپنا دوست اور مددگار نہ پائے گا ۔ اور جو نیکیاں کریں گے مرد ہوں خواہ عورت ۔ ایمان رکھتے ہونگے تو جنت میں جائیں گے ۔ اُن پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا ۔ کس کا دین اُس شخص سے بہتر ہوگا جس نے اللہ کی طرف اپنا مُنہ کیا ۔ نیکی کی اور ابراہیم حنیف[۱] کے مذہب کی کہ اُس کو اللہ نے اپنا دوست بنالیا ہے پیروی کی ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے ۔ اللہ ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے ۔

۱۹ ع اے محمدؐ! عورتوں[۲] کے بارے میں لوگ تجھ سے حکم مانگتے ہیں تو تو اُن سے کہدے کہ ان عورتوں کے بارے میں اللہ وہی حکم دیتا ہے جو تمہیں اس کتاب میں اُن یتیم عورتوں کے بارے میں سُنایا گیا ہے کہ اُن کا لکھا ہوا حق تم نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ اُن سے نکاح کرلو ۔ اور نیز کمزور بچوں کے بارے میں اللہ حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو تم اُن کے ساتھ جو کچھ بھلائی کروگے اللہ اُس کا جاننے والا ہے ۔ اگر کسی عورت[۳] کو اپنے شوہر کے جھگڑے یا بے پروائی کا اندیشہ ہو تو اُن دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہے اگر وہ آپس میں صلح کرلیں ۔ صلح خوب چیز ہے ۔ بخل تو سب ہی کی طبیعت میں ہوتا ہے ۔ اگر تم سلوک کرو اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔ تم چاہو گے بھی تو عورتوں میں پورا پورا عدل نہ کرسکو گے ۔ لیکن تم ایک طرف پورے طور[۴] سے جھک کر دوسری کو بیچ ادھر میں لٹکتا ہوا نہ چھوڑ دو ۔ اگر صلح کرلو اور ڈرو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں گے تو اللہ اپنی کشائش سے دونوں کو غنی کردے گا[۵] ۔ اللہ وسعت دینے والا حکیم ہے ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے ۔ مسلمانو! تمہارے پہلے جو اہل کتاب گذرے ہیں اُن سے اور تم سے ہماری یہی نصیحت رہی ہے

یتیم لڑکے اور لڑکیاں

بیبیوں میں عدل

زن سلقہ کی تسلی خاطر

---

[۱] اس آیت میں مذہب اسلام کی فضیلت کا بیان ہے ۔ [۲] ایام جاہلیت میں لڑکوں کو بلوغ تک وارث نہ بناتے تھے اور نہ عورتوں کو میراث دیتے تھے ۔ آنحضرت سے عہد اسلام میں استفسار کیا گیا تو جواباً ارشاد ہوا کہ ان کے احکام پہلے گذر چکے ہیں ۔ وآتوا الیتامیٰ اموالہم الخ سورہ نساء ۱ ۔ رکوع ۱ ۔ وان خفتم الا تقسطوا الخ سورہ نساء رکوع ۱ ۔ اور پھر اس آیت میں بھی انہیں احکام کیطرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ [۳] مرد پر واجب ہے کہ جب اسکی کئی بیبیاں ہوں تو ان میں عدل کرے لیکن کوئی عورت کبر سنی کیوجہ سے بالکل بے مصرف ہو جائے اور خوف طلاق سے وہ بخوشی حق زناشوئی کو چھوڑ دے یا انہیں کی منظور کرلے تو کچھ حرج نہیں ہے ۔ [۴] اللہ کہتا ہے کہ عورتوں میں عدل کرنا دلی تعلق رکھتا ہے اور دلکو قابو میں رکھنا مشکل ہے اسلئے تکلو زیادہ مستعد رہنا چاہئے ۔ عدل سے کبھی غافل نہ ہو ۔ اور عورت کو معلق چھوڑ دینا کہ نہ تم اسکی پاس جاؤ نہ وہ دوسرے کے پاس جاسکے اس سے تو طلاق دیدینا بہتر ہے ۔ اس کہنے سے طلاق کی ترغیب نہیں ہے بلکہ عدل کے لئے تاکید ہے ۔ [۵] لیکن اگر عورت بخوشی اور بصلح اپنے حق سے باز آئے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے ۔ [۶] مطلقہ عورتوں کی تسکین کیلئے اللہ کہتا ہے کہ طلاق کے بعد گھبرا نہ ہو کل اپنا گھر بسر ہوگی اللہ ہر وقت ساتھ ہے ۔ لیکن منشا یہ نہیں ہے کہ طلاق اچھی چیز ہے ۔ شرعاً طلاق بدترین مباح سمجھا جاتا ہے ۔

کرنے سے ڈرتے رہو۔ اگر کفر کروگے تو جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اللہ بے پروا اور ہر صفت موصوف ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اللہ کارساز کافی ہے ۱۳۲ اے لوگو اگر وہ چاہے تو تمہیں دنیا کے پردے سے اٹھا کر دوسروں کو لاسکے۔ اللہ اس پر قادر ہے ۱۳۳ جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے ہیں۔ اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ۱۳۴ ع ایمان والو انصاف پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔ خدا کی گواہی دو۔ گو وہ گواہی خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہو۔ کوئی غنی ہو یا محتاج ہو اللہ تو اُن کی پرداخت کرنے والا اس سے زیادہ ہے۔ تم حق سے گریز کرنے میں خواہش نفس کی پیروی نہ کرو۔ اگر تم دبی زبان سے گواہی دوگے یا پہلو تہی کروگے تو اللہ تمہارے کام سے واقف ہے ۱۳۵ ایمان والو اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اُس نے اپنے رسول پر اُتاری ہے اور اُس کتاب پر جو اُس نے پہلے اُتاری تھی ایمان لاؤ۔ اللہ اور اُس کے فرشتے اور اُس کی کتابوں۔ اور اُس کے رسولوں اور روز آخرت سے جو انکار کرتا ہے وہ بیشک راہ راست سے دور بہک گیا ہے ۱۳۶ جو لوگ ایمان لاکر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے اور کفر میں بڑھتے گئے۔ اللہ نہ اُن کو بخشے گا اور نہ اُن کو راہ راست دکھائے گا ۱۳۷ اے محمد تو منافقین کو دردناک عذاب کی بشارت دے کہ یہ منافقین مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ کفار کے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں؟ عزت تو ساری اللہ کی ہے۔ حالانکہ تم مسلمانوں پر اس کتاب میں حکم نازل کرچکا ہے کہ تم اللہ کی آیتوں پر لوگوں کو کفر کرتے اور ہنستے سنو تو جب تک وہ دوسری باتیں شروع نہ کریں تم اُن کے پاس نہ بیٹھو۔ نہیں تو تم بھی اس صورت میں اُن کے مثل ہو جاؤگے۔ منافقوں اور کافروں سب کو اللہ جہنم میں جمع کرے گا ۱۳۸ یہ منافق تمہارے منتظر ہیں کہ اگر تم کو فتح ملے اللہ کی طرف سے تو کہیں کیا ہم تمہارے

دربارہ دنیا کی فکر

گواہی

اعتقادات اسلام

مرتد

منافق

---

۱۳۱ اہل عرب سے خطاب ہے کہ اللہ چاہے تو دوسری قوم کو تم پر مسلط کردے اور یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ انسانی خلقت جو دنیا میں ہے اس کے علاوہ دوسرے طور کی خلقت بھی اللہ پیدا کرسکتا ہے ۱۳۲ تنہا دنیا اللہ سے طلب کرو اللہ سے دین اور دنیا دونوں مانگو کیونکہ دونوں اُسی کے پاس ہیں ۱۳۳ کسی حالت میں کیا ہی تمہارا یا تمہارے اعزہ کا نقصان ہو جھوٹ نہ بولو ۱۳۴ تمہیں اس سے کیا بحث ہے کہ ایک فریق مقدمہ مفلس ہے اور ایک تونگر ہے تم سچ سچ کہدو اللہ تم سے بڑھکر اُن کا خیرخواہ ہے ۱۳۵ گواہی دینے میں رعایت کروگے زبان دبا کر کوئی بات کہوگے اور حاکم دھوکے میں آجائے گا تو اللہ دیکھتا ہے ۱۳۶ بعض سمجھے ہیں کہ یہ اشارہ ہے یہود کی طرف کہ پہلے حضرت موسیٰ کی طرف ایمان لائے پھر گوسالہ پرستی سے کفر کیا پھر توبہ پر ایمان آیا۔ پھر حضرت عیسیٰ سے انکار کیا پھر آنحضرت سے انکار کیا۔ تو اُن کا کفر اور بڑھ گیا ۱۳۷ منافق اور کافر دونوں مراد ہیں ۱۳۸

ساتھ نہ تھے ہ" اور اگر کافروں کو فتح نصیب ہو۔ تو اُن سے کہیں "کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں آگئے تھے اور مسلمانوں سے تمہیں بچا نہیں دیا تھا؟ مسلمانو! تمہارے اور منافقوں کے درمیان قیامت کے دن اللہ فیصلہ کرے گا۔ اللہ کافروں کو ہرگز مسلمانوں پر غلبہ نہ دے گا ٭

منافق

اع منافق اللہ سے دغابازی کرتے ہیں اور اللہ اُن سے داؤں کرتا ہے۔ جب نماز کے لیے منافق کھڑے ہوتے ہیں تو سست کھڑے ہوتے ہیں۔ آدمیوں کے دکھلانے کو اللہ کو تھوڑا ہی یاد کرتے ہیں۔ یہ مذبذب ہیں کفر اور ایمان میں۔ نہ اِدھر ہیں نہ اُدھر ہیں جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے پھر تم میں سے کوئی اُس کے لیے ٹھکانا نہ پائے گا۔ ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح عائد کر لو؟ منافق بیشک دوزخ کے سب سے نیچے درجہ میں ہوں گے اور اُن کے لیے تم کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ مگر جو لوگ توبہ کریں۔ اپنی حالت درست کر لیں۔ اللہ کو مضبوط پکڑیں۔ اور اللہ کے لیے اپنا دین خالص کر لیں۔ تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ رہیں گے۔ عنقریب اللہ مومنوں کو بڑا ثواب دے گا۔ تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ کو تمہیں عذاب کرنے سے کیا غرض ہے؟ اللہ تو قدردان اور واقف حال ہے ٭

چھٹا پارہ

لڑنا جھگڑنا اور درگزر کرنا

چلا کر بری بات کہنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔ مگر جس پر ظلم کیا گیا وہ معذور ہے۔ اللہ سنتا اور جانتا ہے۔ تم نیک کام ظاہر کر کے یا چھپا کر کرو۔ یا دوسروں کی خطائیں معاف کرو تو اچھا ہے۔ اللہ تو

سلہ یعنے تمکو مسلمان ہونے سے جبنے روکا اسطرح اسلام کی برائی سے تمکو بچا لیا۔ یا یہ مطلب ہے کہ لڑائی میں تمکو غنیمت مسلمان لیگئے تھے اور تمکو غلبہ ہو چلا تھا لیکن ہمنے تمہاری خاطر سے پھلوٹی کی اور میدان تمہارے ہاتھ رہا۔ سہ یعنے منافق اللہ والوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ سہ اللہ کا داؤ یہ ہے کہ انکو مسلمانوں کی تلوار سے جو وہ بچا ہوا ہے ہی تو منافق سمجھتے ہیں کہ ہم مزے میں رہے۔ حالانکہ مرنے پر جو بلا اون پر نازل ہو گی وہ بہت سخت ہو گی۔ سہ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کیلئے نہایت مستعدی سے آمادہ ہونا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مخلص نمازی کثیر الذکر ہوتے ہیں۔ ۵ یعنے پورا کفر ہی کرنا چاہتے ہو کہ اللہ اچھی طرح تمہیں پکڑے۔ ۶ اسلئے کفار سے بدتر ہیں کہ کفار تو صرف کفر کرتے ہیں اور منافق تو کفر کرتے ہیں اور تمسخر بھی کرتے ہیں۔ ۷ کسی کی بے وجہ لڑنا جھگڑنا گالی بکنا منع ہے لیکن گالی اور لڑائی کے جواب میں کوئی بات کہی جائے اور حد اعتدال سے بڑھی ہوئی نہ ہو تو معاف ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ برائی کا باعلان کرنا مصیبت کو اور بڑھاوا دیتا ہے ع عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے۔ ۸ آنحضرتؐ سے یہ جو گلا اپنے غلاموں کی کتنی خطائیں ایکدن میں معاف کیجائیں۔ ارشاد ہوا آنحضرتؐ بارہا اسرائیل میں ایک تونگر اپنے نوکروں کو تاکید کرتا تھا کہ مفلس ضرورتمند کو بار بار کرو۔ مرنے پر صرف یہی نیکی نامہ اعمال میں تھی جناب باری کا ارشاد ہوا کہ میں اس سے زیادہ معاف اور درگزر کرنا چاہتا ہے ٭

باوجود قدرت رکھنے کے درگذر کرتا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اُسکے پیغمبروں سے برگشتہ ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اُس کے پیغمبروں میں تفرقہ ڈالدیں۔ اور کہتے ہیں "ہم بعض پیغمبروں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے"۔ اور چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے بیچ میں ایک دوسری راہ نکالیں۔ تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں۔ ہم نے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں۔ اور اُن میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہیں سمجھتے۔ تو ایسے لوگوں کو اللہ عنقریب اُن کا ثواب دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پیغمبر برحق ہیں

۲۲ ع اے محمدؐ! اہل کتاب تجھ سے کہتے ہیں کہ تو کوئی کتاب لکھی لکھائی اُن پر آسمان سے اُتار لائے۔ موسیٰ سے تو اس سے بھی بڑا سوال اُن کا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ "ہمیں کھلم کھلا اللہ کو دکھا دے" اُن کی شرارت کی وجہ سے اُن کو بجلی مار گئی۔ اُن کے پاس دلیلیں آگئی تھیں پھر بھی اس کے بعد وہ پرستش کے لیے گوسالہ لے بیٹھے۔ پھر ہم نے اُسے بھی معاف کیا۔ اور موسیٰ کو صریح غلبہ دیا۔ اُن لوگوں سے قول واثق لینے کے لیے ہم نے اُن پر کوہ طور کھڑا کیا۔ ہم نے اُن سے کہا کہ سجدہ شکر کرتے ہوئے دروازۂ شہر میں داخل ہو اور ہم نے اُن سے یہ بھی کہا کہ ہفتہ کے دن میں حد سے نہ بڑھنا اور پکا عہد اُن سے لیا پھر اُن پر اللہ کی پھٹکار نازل ہوئی۔ اس لیے کہ اُنھوں نے اپنے عہد توڑ ڈالے۔ خدا کی آیتوں سے کفر کیا۔ نبیوں کو ناحق مار ڈالا اور کہنے لگے کہ "ہمارے دل محفوظ ہیں"۔ اُن کے دل محفوظ نہیں ہیں بلکہ اُن کے کفر کی وجہ سے اللہ نے اُن کے دلوں پر مُہر کردی ہے۔ اور اس لیے وہ کم ایمان لاتے ہیں۔ اور اسلیے بھی اُن پر پھٹکار نازل ہوئی کہ وہ کفر کرنے لگے اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے لگے۔ اور کہنے لگے "ہم نے مریم کے بیٹے مسیح عیسیٰ رسول خدا کو قتل کیا"

بنی اسرائیل کی نافرمانیاں

حضرت عیسیٰ کی وفات

---

۵۱ یہود و نصاریٰ مراد ہیں ۵۲ پیغمبر خدا سے یہود گستاخی کرتے معجزہ طلب کرتے۔ ایمان لانے کے لیے نہیں بلکہ محض عاجز کرنے کے لیے کہتے تھے جیسے توریت ایک مرتبہ آسمان سے اُتری ویسے ہی ایک کتاب لوح آسمان سے اُترے۔ خدا کہتا ہے کہ ان کی باتوں پر دھیان نہ کر دیکھ حضرت موسیٰ کو بھی اسی طرح دق کرتے تھے۔ معجزے دیکھنے پر بھی پورا یقین نہیں کرتے تھے ۵۳ پچھلے زمانہ کی طرح یہ ہیں۔ بنی اسرائیل توریت کو مانتے نہ تھے۔ راہ میں سامنے پہاڑ ملا اور وہ چلنے سے رُکے نہ ایمان لانے پر راضی ہوئے اس کے بعد شہر میں جانے کا حکم ہوا کہ سجدہ شکر کا ادا کریں اور اندر جائیں پر حضرت داؤد کے زمانہ میں حکم ہوا تھا کہ سنیچر کے دن شکار نہ کریں لیکن یہود ہمیشہ نافرمان رہے اللہ یہ سب باتیں یاد دلاتا ہے ۵۴ یہود کہتے اور یہ ہی جانتے بھی تھے کہ حضرت عیسیٰ کو اُنہوں نے قتل کر ڈالا حالانکہ اُنکے ہاتھ سے حضرت عیسیٰ قتل نہیں ہوئے بلکہ زندہ آسمان پر اُٹھا لئے گئے۔

ہے حالانکہ نہ انھوں نے اُسے قتل کیا اور نہ انھوں نے اُسے سولی دی۔ مگر اُن کو یہ معلوم ہوا کہ وہ سولی دے رہے ہین۔ جو اس مین اختلاف کرتے ہین وہ اس معاملہ مین شبہہ مین پڑے ہین۔ اُن کو اس کی خبر کچھ بھی نہین ہے۔ مگر وہ صرف اٹکل پر چلتے ہین۔ اُنھون نے اُسکو یقیناً قتل نہین کیا بلکہ خدا نے اُسے اپنی طرف اُٹھا لیا۔ اللہ زبردست حکمت والا ہے ۞ مرنے کے پہلے جتنے اہل کتاب ہین سب اُس پر[۱] ایمان لائین گے۔ قیامت کے دن وہ ان منکرون کے خلاف گواہی دے گا ۞ یہودیون کی شرارتون کی وجہ سے ہم نے یہودیون پر وہ پاک چیزین حرام کردین جو اُن کو حلال تھین اور اس لیئے بھی حرام کین کہ وہ اکثر اللہ کی راہ سے لوگون کو روکتے تھے۔ سود لیتے تھے حالانکہ اُس سے انھین ممانعت کردی گئی تھی اور ناحق لوگون کے مال کھا جاتے تھے۔ ان مین جو نا فرمان ہین اُن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ۞ لیکن ان یہودیون مین سے جو لوگ علم پر ثابت ہین اور ایمان والے ہین وہ اس کتاب کو جو تجھ پر اُتری ہے اور اُن کتابون کو جو تجھ سے پہلے اُتری تھین سب کو مانتے ہین۔ نماز پڑھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین۔ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتے ہین۔ ان سب کو ہم عنقریب بڑا اجر دین گے ۞ اے محمدؐ! ہم نے جس طرح نوح اور نوح کے بعد جو پیغمبر آئے اُن کی طرف وحی بھیجی تھی۔ اُسی طرح تیری طرف بھی وحی بھیجی ہے۔ اور اسی طرح ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحٰق۔ یعقوب اور اُس کی اولاد اور عیسیٰ۔ ایوب۔ یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف ہم نے وحی بھیجی تھی۔ داؤد کو ہم نے زبور دی تھی ۞ اور بھی کتنے رسول ہم نے بھیجے ہین جن کا ذکر ہم تجھ سے پہلے کر چکے ہین اور کتنے ایسے[۲] رسول ہین جن کا ذکر ہم نے تجھ سے نہین کیا ہے۔ اللہ نے موسیٰ سے گفتگو کی تھی ۞ یہ رسول خوشی سنانے والے اور ڈرانے والے تھے تاکہ لوگون کو اللہ پر رسولون کے آنے کے بعد پھر الزام[۳] رکھنے کی جگہ نہ رہے۔ اللہ زبردست حکمت والا ہے ۞ لیکن اے محمدؐ! اللہ خود گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اُس نے تجھ پر اُتارا ہے اُسے سمجھکر اُتارا ہے

پیغمبرون کے نام

ضرورت رسالت

---

[۱] مسلمانون کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قبل ظاہر ہون گے اور اُس وقت سب اُنکے پیرو ہونگے ۞ [۲] یہود کے بُرے افعال کا ذکر کرکے عذاب دوزخ کا تذکرہ کیا گیا ہے تا مسلمان ڈرین اور یہودیون کی پیروی سود خواری اور غصب حقوق مین اختیار نہ کرین ۞ [۳] پیغمبرون کی انتہا معلوم نہین ہے۔ بہت سے پیغمبر گذرے ہین۔ مذاہب باطلہ کی اُمت اپنے پیشواؤن کا نام لین تو اون پیشواؤن کو برا نہ کہنا چاہیئے۔ بلکہ کہ وہ پیغمبر ذرا ہوں۔ اور اُن کی باتون کو اوگی امت نے اوسی طرح بدل ڈالا ہو جسطرح حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ کی پیروی اون کی اُمت نے ترک کردی ہے ۞ کہ اللہ تو ہم لوگون کو کچھ بتاتا ہی نہین ۞

اور فرشتے بھی یہی گواہی دیتے ہین اور گواہی کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے + جو کفر کرتے ہین اور اللہ کی راہ سے دوسرون کو روکتے ہین وہ بہت دور بہک گئے ہین + جو لوگ کفر اور ظلم کرتے ہین اللہ اُن کو ہرگز نہ بخشے گا۔ اور نہ جہنم کی راہ کے سوا جس مین وہ ہمیشہ پڑے رہین گے۔ کوئی دوسری راہ اُنھین دکھائے گا۔ اللہ کے نزدیک یہ آسان ہے + لوگو! تمھارے رب کی طرف سے ٹھیک بات لے کر یہ رسول (محمدؐ) تمھارے پاس آیا ہے۔ ایمان لاؤ کہ یہ تمھارے واسطے اچھا ہے۔ اور اگر انکار کروگے تو جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے اللہ کا ہے وہ باخبر حکمت والا ہے + اے اہل کتاب! تم اپنے دین مین مبالغہ نہ کرو۔ اور اللہ کے حق مین سچ ہی کہو۔ مریم کا بیٹا مسیح عیسیٰ اللہ کا رسول تھا اور اللہ کا کلمہ تھا جس کو مریم کی طرف اُس نے ڈال دیا تھا۔ اور وہ اللہ کی طرف سے ایک روح تھا۔ تو اللہ اور اُس کے رسولون پر ایمان لاؤ۔ تین کا نام نہ لو۔ اس سے باز آؤ کہ تمھارا بھلا ہو۔ اللہ بس ایک معبود واحد ہے۔ وہ اس سے بری ہے کہ اُس کے اولاد ہو۔ آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہے اُسی کا ہے۔ وہ کارسازی کے لیے کافی ہے + مسئلہ تثلیث

ع ۲۱ اللہ کا بندہ ہونے سے مسیح کو کبھی عار نہ تھا۔ اور نہ مقرب فرشتون کو عار ہے۔ جو لوگ اُس کی بندگی سے عار کرین گے اور تکبر کرین گے اُن سب کو اپنے پاس اللہ عنقریب جمع کریگا + ایمان لانے والون اور نیک کام کرنے والون کو وہ پوری مزدوری اُن کے کام کی دے گا۔ بلکہ اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ دے گا۔ اور عار رکھنے والون اور تکبر کرنے والون کو وہ دردناک عذاب دے گا۔ اور سوا اللہ کے یہ کسی کو دوست یا مددگار اپنا نہ پائین گے + لوگو! تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے سند پہونچ چکی اور واضح روشنی ہم تمھاری طرف بھیج چکے + جو لوگ اللہ پر ایمان لائین گے اور اُس کو مضبوط پکڑین گے اُن کو عنقریب وہ اپنی رحمت اور فضل مین داخل کرے گا۔ اور اپنی بارگاہ تک سیدھی راہ پر اُنھین پہونچائے گا۔ اے محمدؐ! لوگ تجھ سے حکم پوچھتے ہین۔ تو کہہ اللہ کلالہ کے بارے مین یہ حکم دیتا ہے کہ کوئی مرد (جس کے) مسیح عبداللہ کلالہ

---

۱۷ یہ نہ کہو کہ عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے + ۱۸ عیسائی تین خدا مانتے ہین۔ اللہ۔ روح القدس۔ عیسیٰ + ۱۹ نجران کے نصاریٰ نے مسلمانون پر الزام لگایا کہ وہ حضرت عیسیٰ کو بندۂ خدا کہکر اُن کی کسر شان کرتے ہین اُسوقت یہ آیتین نازل ہوئین + ۲۰ ملائکہ جو نور سے بنے ہوے ہین یعنی عالم ناسوتی سے باہر ہین وہ تو اللہ کے بیٹے ہو ہی نہین سکتے عیسیٰ جسم خاکی کے ساتھ اللہ کے بیٹے کیطرح ہو سکتے ہین + ۲۱ قرآن + ۲۲ یہ علم فرائض کے متعلق ہے یہان آسانی سے سمجھ لینا مشکل ہے۔ کل قرآن کی آیتون اور حدیث نبوی کو ملاکر تفسیر کرنی

باپ دادا (نہو) لاولد مرجائے اور ایک بہن موجود ہو تو اُس کو ترکہ کا نصف پہونچے گا۔ اور بہن مرجائے اور اُس کے کوئی لڑکا نہو تو بھائی اُس کے کل ترکہ کا وارث ہوگا۔ اگر بہنین دو ہون تو اُن کو دو تہائی ترکہ کی ملے گی۔ اگر وہ بھائی بہن ہون یعنی کچھ مرد ہون اور کچھ عورتین ہون تو مرد کا حصہ دو عورتون کے حصون کے برابر ہوگا۔ اللہ تمھارے بہکنے کے خیال سے کھول کھول کر تم سے بیان کردیتا ہے۔ اللہ ہر شے سے واقف ہے۔

بہنون کا حصہ

سورۂ مائدہ

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ایمان والو! اقرارون کو پورا کرو۔ تمھارے لیے چارپائے حیوان باستثنا اُن کے جو تمھین آگے بتائے جائین گے حلال کیے گئے ہین۔ مگر حلال نہ سمجھو شکار کو جب تم احرام مین ہو۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ ایمان والو! احترام کرو اللہ کے مناسک وارکان۔ ادب والے مہینون۔ ہدی قلائد اور خانۂ کعبہ کی طرف آنے والون کا کہ یہ اپنے پروردگار کا فضل اور اُسکی خوشی ڈھونڈھتے ہین۔ اور جب احرام سے نکلو تو شکار کرسکتے ہو۔ کوئی قوم تم کو مسجد حرام مین آنے سے روکے تو اُس کی دشمنی تم کو حد سے زیادہ تجاوز کرنے پر برانگیختہ نہ کرے نیک کام مین اور پرہیزگاری مین ایک دوسرے کی مدد کرو۔ گناہ اور زیادتی مین مدد نکرو۔ اللہ

ایفائے عہد

احرام مین شکار کرنا

منافقات چیزون کا احترام

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۱) کا ایک علم فقہ والون نے مدون کیا ہے اور اس کا نام علم الفرائض رکھا ہے۔ سورۂ ہذا کے رکوع ۱۰ مین بھی اسی کا ذکر ہے۔ ۵۱ اسقدر عبارت جو خط الحاقی مین ہے قرآن مین نہین ہے جمہور اسلام کے موافق یہ عبارت بڑھائی گئی کہ کلالہ کے معنی یہ ہین کہ مرنے والا مرے اور اُس کے اصل و فرع مین کوئی نہو اور اسی لحاظ سے سورۂ ہذا کے رکوع ۲ مین جہ یُورَثُ کَلٰلَۃً کا ترجمہ کیا گیا ہے "اپنی اصل و فرع مین کوئی وارث نہ چھوڑے"۔ ۵۲ مائدہ یعنی خوان۔ اس سورہ مین آسمان سے خوان اُترنے کا ذکر ہے۔ ۵۳ حلال سے یہ مطلب نہین کہ خواہ مخواہ اُن کا کھانا حلال ہے۔ بعضون کو کھانا بعضون پر سواری اور بعضون سے اور دیگر فوائد جائز رکھے گئے ہین۔ ۵۴ دیکھو سورۂ مائدہ رکوع ۱۳۔ ۵۵ یعنی حرم مکہ یا حالت احترام کا احرام کرو۔ ۵۶ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ محرم۔ رجب یہ چار مہینے شہر حرام کہلاتے ہین جس کا ترجمہ کیا گیا ہے "ادب والے مہینے"۔ ۵۷ حج کو جاتے تھے تو قافلہ کے آگے آگے اونٹ کے کوہان کو نیزہ سے چھید کر زخمی کرلیتے تھے اس سے اشارہ تھا کہ یہ قافلہ حج کو جاتا ہے جہان قربانی کی جائے گی اور جب قافلہ حج سے لوٹتا تھا تو آگے چلنے والے اونٹ کی گردن مین درخت کی چھال لپیٹ دیتے تھے۔ اول الذکر اونٹ کو ہدی اور آخر الذکر کو قلائد کہتے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپس کے جنگ وجدال سے حج مین تفرقہ نہ ڈالو (حتی کہ حالت احرام مین شکار تک روا نہین رکھا گیا) ۵۸ حج یعنی ذی الحجہ کے پہلے اور نہ پیچھے جنگ وجدال نکرو اور حج کے سفر مین آنے جانے والے جانورون سے یا زائرین سے مزاحمت نہ کرو۔ ۵۹ تجارت اور ثواب کے لیے سفر کرتے ہین۔

ماکولات حرام

سے ڈرتے رہو کہ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ۴ تم پر حرام ہے مردار۔ لہو۔ سؤر کا گوشت اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور کا نام زد کیا گیا ہو۔ اور وہ بھی حرام ہے جو گلا گھٹ کر۔ چوٹ کھا کر۔ گر کر یا سینگ کے مارنے سے یا درندوں کے پھاڑنے سے مرے اور تم اُسے ذبح نہ کر سکو اور جو بتوں پر چڑھا کر ذبح کیا گیا ہو یا تیروں کے پانسے ڈال کر تم میں تقسیم کیا گیا وہ بھی حرام ہے۔ یہ سب گناہ ہیں ۴ آج کے دن تمھارے دین سے کافر ناامید ہو گئے تم اُن سے نہ ڈرو۔ مجھ سے ڈرو ۴ آج کے دن میں تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر چکا۔ اپنا احسان تم پر پورا کر چکا۔ اور دین اسلام میں نے تمھارے لیے پسند کیا ۴ اگر کوئی بھوک میں ناچار ہو جائے۔ گناہ کی طرف اُس کا میلان نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۴ اے محمدؐ! تجھ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ "اُن کے لیے کیا کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں؟" تو کہہ "تم کو تمام ستھری چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اور شکاری جانور جو تم نے سکھا رکھے ہوں۔ اور جیسا کہ اللہ نے تمھیں سکھایا تم نے انھیں ویسا ہی سکھا دیا ہو تو جو شکار یہ تمھارے لیے پکڑ رکھیں اُسے کھاؤ اور شکار کے لیے انھیں چھوڑو تو اللہ کا نام لے لیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے" ۴ آج تمھارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں۔ اہل کتاب کا کھانا بھی تمھیں حلال ہے اور تمھارا کھانا اُن کو حلال ہے۔ اور حلال ہیں تم پر پاکدامن جو مؤمنہ ہوں یا اُن میں سے ہوں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ بشرطیکہ تم اُن کا مہر ادا کرو اور اُن کا قید (نکاح) میں لانا مقصود ہو کھلم کھلا بدکاری کرنا یا چوری چھپے آشنا بلانا مقصود نہ ہو۔ جس نے ایمان سے انکار کیا اُس کا کام ضائع ہوا اور آخرت میں اُسے

زن یہودیہ و نصرانیہ سے نکاح

---

۱ نصب کا تر جمہ ہے بتان۔ ۲ جس طرح ہندو پتھروں پر جانوروں کی گردن اتار کر خون چڑھاتے ہیں یہ بھی وحشیانہ اور بت پرستانہ اہلیت کے عربوں میں بھی تھا۔ ۳ تیر سے آگے قسم کا قرعہ ڈالتے تھے جو قمار بازی کی حد تک پہونچا تھا ترجمہ بانٹنے ڈالنا مناسب سمجھا گیا۔ ۴ یعنی مسلمانوں کا غلبہ دیکھ کر بالکل ڈر گئیں گے کہ مسلمانوں کے مغلوب ہونے کی امید نہیں اور نہ یہ امید ہے کہ وہ اپنا دین چھوڑ کر کافر ہو جائیں گے ۵ یعنی بہر خدا کی قوت کے جتنے یقینی پہلے یہ آیت اتری تھی۔ اس آیت کا مضمون یہ ہے کہ احکام دین سب بتا دیے گئے اور قرآن کے احکام سب مکمل ہو گئے۔ اب اسی راستہ پر سیدھے چلتے رہو کیا جاتا ہے کہ اس آیت کے سننے سے صحابہ عمر آبدیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ پیغمبر خدا کی مفارقت کا زمانہ قریب ہے۔ جب اسلام کی تکمیل ہو چکی تو پیغمبر کی عمر بھی باقی نہ رہی ۶ یہ آیت "حرام" سے متعلق ہے یعنی بھوک سے بیتاب ہو کر حرام چیز کھا لے تو روا ہے ۷ اس سے پیشتر شکار کا اگر شکاری پرندوں یا پالے شکار کے لیے پالے جائیں اور بسم اللہ کر کے وہ چھوڑے جائیں اور وہ جانور پکڑ کے شکار کھیلنے والے کے پاس لائیں تو کھانے نہ لگیں لیکن ان کے چھوڑنے سے جانور مر جائے تو ایسا مردہ جانور ذبیحہ کے حکم میں ہے اور اسکا کھانا حلال ہے ۸ یعنی اب سکھلانے کا محل گیا تاہم اگر تمھارے ذبح ہونے سے پہلے اُسے مغائرت رکھنا اصول جانداروں کے خلاف ہوگا ۹ کھانے سے مراد ذبیحہ ہے ۱۰ یعنی اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح درست ہے بشرطیکہ محصنات سے آزاد عورتیں مراد ہوں یا پاکدامن اور یہ شرط جواز نہیں ہے بلکہ شرط افضلیت ہے یعنی پاکدامن اور آزاد عورتوں سے نکاح اولیٰ ہے دیکھو سورۂ بقرہ۔ رکوع ۲۱ ۱۱ نکاح سے مہر واجب ہوتا ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ نکاح کے وقت مہر ادا کر دیا جائے۔ یہاں مہر کا تذکرہ محض تاکید آگیا ہے ہر شہر کے مقدر پر عورتیں کن مہر عورتوں میں کتنا مہر مقرر کیا جا سکتا ہے اس کے لیے فقہ کی کتابیں دیکھو۔

گھاٹا ہوگا ۔

ع ۲ ایمان والو! جب تم نماز کے لیے آمادہ ہو تو اپنے مُنھ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھولو
وضو سروں کا مسح کرڈالو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں[۵۱] دھوڈالو۔ اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو
غسل کرکے اچھی طرح پاک وصاف[۵۲] ہوجاؤ۔ اگر تم بیمار یا مسافر ہو یا تم جائے ضرور سے آئے ہو یا عورتوں
سے تم نے صحبت کی ہو اور پانی نہیں ملتا تو پاک مٹی[۵۳] سے کر تیمم کرو یعنی اُس سے اپنے مُنھ اور ہاتھوں
تیمم کا مسح کرلو[۵۴]۔ اللہ کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ تم کو تنگی میں ڈالے۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک صاف
رکھے اور اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکرگذار رہو۔ اللہ نے جو احسان تم پر کیے ہیں اُنھیں
یاد کرو اور اُس کا وہ عہد[۵۵] یاد کرو جو تم سے اُسوقت ٹھہر گیا ہے جب تم نے کہا تھا "ہم نے سنا اور
قبول کیا"۔ اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کے بھید سے واقف ہے۔ اے مومنو! تم انصاف
گواہی کے ساتھ اللہ کے واسطے گواہی دینے کے لیے آمادہ رہو۔ قوم کی دشمنی تم کو عدل کرنے سے نہ روکے۔
عدل عدل کرو کہ پرہیزگاری کو عدل لازم ہے۔ اللہ سے ڈرو کہ اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔ ایمان
والوں اور نیک کام کرنے والوں سے اللہ نے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے[۵۶]۔ کفر کرنے والے
اور ہماری آیتوں کے جھٹلانے والے دوزخی ہیں۔ اے مومنو[۵۷]! اللہ نے جو تم پر احسانات کیے ہیں
اُنھیں یاد کرو کہ جب ایک قوم نے تم پر دست درازی کرنا چاہی تھی تو اللہ نے تم سے اُن کے ہاتھوں
کو روک[۵۸] لیا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ ہی پر مومنوں کو بھروسا رکھنا چاہیے۔

ع ۳ بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد[۵۹] اطاعت لیا تھا۔ اور انھیں میں سے ہم نے یعنی اللہ نے بارہ[۶۰] سردار

---

۵۱ اس سنت وجماعت پاؤں کے بعد دھوڈالو کا لفظ مقدر مان کر یعنی سابق الذکر "دھوڈالو" سے متعلق کھکر پاؤں دھونا لازم بتلاتے ہیں اور پیغمبر خدا اور خلفاء راشدین کے فعل سے سند پکڑتے ہیں۔ اور اہل تشیع کہتے ہیں کہ سر کی طرح پاؤں کا بھی مسح جائز ہے اور حضرت علیؓ کے فعل کو سند میں پیش کرتے ہیں۔ بیان اہل سنت وجماعت کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ اہل تشیع کے مطابق ترجمہ ہوگا "سروں کو اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کرڈالو"۔ یہ اختلاف لغوی ترکیب کے اختلاف پر مبنی ہے۔ اہل تشیع ارجلکم کے لام کو بالکسر پڑھتے ہیں اور سنی بالفتح پڑھتے ہیں۔ آب نیم غسل کو وضو کہتے ہیں۔ مصالح وضو کے لیے دیکھو الاسلام ف ۲۶ ۵۲ یعنی پورا غسل کرڈالو۔ ۵۳ مصالح تیمم کے لیے دیکھو الاسلام ف ۲۷

۵۴ روزانہ کا عہد مراد ہے جو بیعت رضوان اور بیعت عقبہ ثانیہ پیغمبر سے اُن کے اصحاب نے کیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحات ۱۳۸ و ۱۴۴ ۵۵ اللہ کے لیے خالص و مخلص ہوکر کھڑا رہنا اور احکام حقہ کے ظہور ۵۶ اس آیت کے معنی کی ایک بیان کیے گئے ہیں ایک یہ بھی ہیں کہ کفار عرب سے مسلمانوں کو بچاکر انھیں اللہ نے روح پرور پیغام سنایا۔ نصیحت یہ ملتی ہے کہ جب اللہ اچھے دن دکھائے تو بُرے دنوں کو بھولنا نہ چاہیے ۵۷ بنی اسرائیل بارہ قبیلوں پر منقسم تھے۔ ہر قبیلہ حضرت یعقوب کے ایک بیٹے کی اولاد میں تھا۔ اسی طرح آنحضرتؐ نے بیعۃ العقبہ میں انصار سے بیعت لی تو اُن میں سے بارہ سردار منتخب کردیے۔ بعض کہتے ہیں کہ بارہ امام کی طرف یہیں سے اشارہ ہے ۔

مقرر کیے تھے۔ بنی اسرائیل سے اللہ نے کہا تھا "میں تمھارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کو قائم رکھوگے زکوٰۃ دیتے رہوگے۔ میرے پیغمبروں پر ایمان لاتے رہوگے اور اُن کی مدد کرتے رہوگے۔ اور اللہ کو خوش دلی سے قرض دیتے رہوگے تو میں تم سے تمھارے گناہ دور کردونگا اور ایسے باغوں میں تمھیں داخل کرونگا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ پھر اس کے بعد جو تم میں سے انکار کرے گا تو سمجھو سیدھی راہ سے وہ بہکا"۔ اُن کی عہد شکنی پر ہم نے انھیں لعنت کی اور اُن کے دلوں کو سخت کردیا۔ وہ لفظوں[۵۱] کو اُن کے مقامات سے بدل ڈالتے ہیں۔ اور اُن کو جو نصیحت کی گئی تھی اُس کا ایک حصہ[۵۲] وہ بھول گئے ہیں۔ اے محمدؐ! اُن میں سے چند لوگوں کے سوا ہمیشہ تو اُن کی چوری[۵۳] سے آگاہ ہوتا رہتا ہے۔ تو اُن کے قصور معاف کر اور درگذر کر۔ احسان کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں اُن سے بھی ہم نے عہد[۵۴] لیا تھا۔ جو نصیحت اُن کو کی گئی تھی اُس کا ایک حصہ اُنھوں نے بھی بھلا دیا ہے۔ ذکر نصاریٰ عیسائیوں کی حق میں پیشینگوئی

ہم نے اُن میں[۵۵] بغض اور عداوت قیامت کے دن تک ڈال دی ہے۔ عنقریب اُنھیں اللہ بتائیگا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ اے اہل کتاب! تمھارے پاس ہمارا رسول آیا ہے۔ اور کتاب الٰہی کی بہت سی باتیں جو تم چھپاتے تھے وہ کھول کر بیان کرتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگذر کرتا ہے۔ تمھارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی[۵۶] اور کتاب[۵۷] ظاہر آگئی ہے۔ جو لوگ اللہ کی رضامندی کے طلبگار ہیں اُن کو اللہ اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ سے سلامتی کے راستوں پر لاتا ہے۔ اور اپنے حکم سے اُنھیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور اُن کو سیدھی راہ پر چلاتا ہے۔ وہ لوگ بے شک کافر ہیں جن کا مقولہ ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے۔ اے محمدؐ! تو کہہ اگر تکذیب مسئلہ تثلیث اللہ مسیح ابن مریم کو اور اُن کی ماں اور جتنے لوگ زمین پر ہیں اُن سب کو ہلاک کرنا چاہے تو اللہ کے سامنے کس کا زور چل سکتا ہے؟ آسمانوں اور زمین اور جو اُن دونوں کے درمیان میں ہے اُن سب پر اللہ کی سلطنت ہے۔ جو چاہتا ہے وہ پیدا کرتا ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں "ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں"۔ اے محمدؐ! تو اُن سے کہہ "پھر

---

۵۱ لفظی ترجمہ "وہ کلموں کو اُن کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں"۔ ۵۲ یعنی آنحضرت کی بعثت کی پیشینگوئی جو توریت میں ہے اُسے وہ نہیں مانتے۔ ۵۳ چوری سے مراد ہے احکام توریت کا چھپانا۔ ۵۴ مذہبی نفاق کی وجہ سے جو خونریزیاں عیسائیوں میں ہوئیں تاریخیں اُن کی شاہد ہیں۔ علاوہ بریں جو باہمی اخوت کا پاس مسلمانوں میں ہے وہ عیسائیوں میں کبھی نہیں تھا اور نہ اب ہے۔ یہ آیت قرآن کی پیشینگوئیوں میں سے ایک پیشینگوئی ہے۔ ۵۵ ذات پیغمبر خدا مراد ہے۔ ۵۶ کتاب ظاہر سے یہاں قرآن مجید مراد ہے۔

تمھارے گناہوں کے سبب سے وہ تم پر عذاب کیوں کرتا ہے؟ نہیں! بلکہ تم بھی اُسکی مخلوقات انسانی میں ہو۔ جسے چاہے وہ بخشے اور جس پر چاہے وہ عذاب کرے۔ اُسی کو آسمانوں اور زمین اور جو چیزان دونوں کے درمیان میں ہے ان سب کی بادشاہت ہے اور اُسی کی طرف پھر سب کو جانا ہے" + اے اہل کتاب! احکام دین بتانے کے لیے پیغمبروں کی آمد مدتوں تک منقطع رہنے کے بعد ہمارا یہ رسول تمھارے پاس آیا ہے۔ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا تھا اس لیے یہ تمھارے پاس خوشخبری اور ڈر سنانے کے لیے آیا ہے۔ اللہ ہر شے پر قادر ہے +

بشارت اور انذار

ع ۴ اے محمدؐ! تو یہودیوں کو وہ زمانہ یاد دلا کہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ "لوگو! اللہ کے احسانات جو تم پر ہوئے ہیں یاد کرو کہ اُس نے تم میں بہت سے پیغمبر بنائے اور تم میں بادشاہ بھی بنائے اور جو دنیا میں کسی کو نہ دیا تھا تمھیں دیا۔ لوگو! زمین مقدس (شام) میں جو تمھارے لیے اللہ نے لکھی ہے داخل ہو۔ مقابلہ دشمن میں تم پیٹھ نہ پھیرنا ورنہ نقصان میں آجاؤ گے" اُنھوں نے کہا "اے موسیٰ! وہاں تو سرکش قومیں ہیں۔ جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائیں گی ہم تو نہ جائیں گے۔ ہاں وہ اُس میں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہوں گے + اُن ڈرنے والوں میں سے دو آدمیوں نے کہ اُن پر اللہ کی نوازش تھی کہا "بیت المقدس کے دروازہ میں گھس پڑو جب تم سب اُس میں گھس پڑو گے تو بے شک تمھیں غالب رہو گے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ پر بھروسا کرو" وہ کہنے لگے "اے موسیٰ! جب تک وہ وہاں ہیں ہم تو کبھی اُس میں نہ جائینگے ہاں آپ اپنا رب لے کر جایئے اور آپ دونوں لڑیے ہم یہیں بیٹھے ہیں" موسیٰ نے دعا کی۔

بنی اسرائیل کی چیرہ دستی اور خانہ بدوشی

---

۵ یہودیوں کو اس قدر تسلیم تھا کہ اُن میں جو گنہگار ہیں اُن کو چالیس روز تک دوزخ میں رہنا ہوگا + ۶ حضرت عیسیٰ کے قبل گویا پیغمبروں کی آمد کا ایک سلسلہ قائم تھا۔ ہر زمانہ میں پیغمبر کئے گئے۔ حضرت عیسیٰ کے بعد ۵۷۶ برس تک کوئی پیغمبر نہیں آیا اتنے عرصہ کے بعد محمد رسول اللہ کا مرسل ہونا گویا انقطاع آمد کے بعد آنے سے تعبیر کیا گیا ہے اصل قرآن میں لفظ فترۃ ہے جس سے وہ زمانہ مراد ہے جو دو پیغمبروں کے درمیان گذرتا ہے + ۷ قصہ کی صورت میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے۔ ہم ایک قول نقل کرتے ہیں۔ ارض مقدس سے ملک شام مراد ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں یہ ملک بہت آباد تھا اور لوگ یہاں کے بڑے سرکش تھے۔ حضرت موسیٰ ایک بڑی جماعت کے ساتھ اس ملک پر دخل کرنے اور یہیں آباد ہو کر اللہ کا ذکر جاری کرنے آئے۔ حضرت موسیٰ کے ساتھیوں نے شامیوں سے مقابلہ کرنے میں تامل کیا اور شامیوں کی توانائی سے گھبرا گئے۔ عوج بن عنق جو ایک مشہور قد آور انسان گذرا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اسی زمانہ کے شامیوں میں تھا۔ چالیس برس تک دشت تیہ میں حضرت موسیٰ کی فوج حیران اور پریشان رہی اُن سب کے مرجانے کے بعد اُن کی اولاد نے شامیوں کا مقابلہ کیا اور فتح پائی۔ شام پھر بجگر پھر بنی اسرائیل نے بڑا فروغ پایا +

"اے میرے پروردگار! میرے اختیار مین تو صرف میری ذات اور میرا بھائی ہے۔ عذاب نازل کرتے وقت تو ہم مین اور ان نافرمانبردارون مین امتیاز کیجیو" اللہ نے کہا "وہ زمین چالیس برس تک انھین نصیب نہوگی۔ یہ مصر کے جنگل مین سرمارتے پھرین گے تو نافرمان لوگون پر افسوس نہ کرنا"۔

قابیل نے ہابیل کو قتل کیا

ع ۵ اے محمدؐ! آدم کے دونون بیٹون[۵۱] کی خبر تو لوگون کو سچ سچ سنا۔ جب اُن دونون نے نیازین چڑھائین تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہین ہوئی ۔ دوسرے نے کہا "مین تجھے مار ڈالون گا" تب پہلے نے کہا "اللہ پرہیزگارون ہی کی نیازین قبول کرتا ہے۔ اگر تو اپنا ہاتھ میرے قتل کو بڑھائے گا تو مین اپنا ہاتھ تیرے قتل کو نہ اُٹھاؤن گا۔ مین اللہ سے جو تمام عالمون کا پروردگار ہے ڈرتا ہون ۔ مین چاہتا ہون کہ تو میرا اور اپنا گناہ اپنے سر لے اور جہنمی ہو کر یہی ظالمون کی سزا ہے" بھائی کے مار ڈالنے پر اُس کے نفس نے اُسے آمادہ کیا اور اُس نے اُسے مار ڈالا۔ اور خسارہ[۵۲] مین آگیا ۔ پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کُریدنے لگا تاکہ اُس کو دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش اُسے کس طرح چھپانا چاہیے ۔ وہ بولا "افسوس مجھ سے اتنا بھی نہوسکا کہ اس کوّے کی طرح مین اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا" اور پشیمان ہوا۔ اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل[۵۳] کو حکم تحریری دیا کہ جس نے کسی کو مار ڈالا بجان کے بدلے مین نہین اور نہ ملک مین فساد پھیلانے کی سزا کے طور پر، تو گویا اُس نے تمام آدمیون کو مار ڈالا۔ اور جس نے ایک مرتے ہوے کو بچالیا تو گویا اُس نے تمام آدمیون کو بچایا ۔ بنی اسرائیل کے پاس ہمارے پیغمبر کھلی کھلی دلیلین[۵۴] لے کر آئے۔ پھر بھی اس کے بعد ان مین سے بہت سے لوگ

---

[۵۱] تفسیرون مین ہے کہ ہابیل اور قابیل حضرت آدمؑ کے بیٹے تھے۔ حضرت آدمؑ کے وقت مین بہن سے نکاح درست تھا مگر اُس بہن سے درست نہتھا جو توام پیدا ہوئی تھی۔ جو لڑکی قابیل کے ساتھ توام پیدا ہوئی تھی ہابیل سے منسوب ہوئی اُسکے حُسن پر قابیل فریفتہ تھا مگر حضرت آدمؑ نے دستور توڑنا پسند نہکیا۔ قابیل کے اصرار پر حضرت آدمؑ نے یہ تجویز کی کہ دونون خدا کی نیاز گزرین جس کی نیاز قبول ہوگی۔ اُس کے حق مین فیصلہ کیا جائے گا۔ اُس زمانہ کے قاعدہ کے مطابق ہابیل کی نیاز قبول ہوئی اور قابیل کی نیاز قبول نہ ہوئی۔ قابیل نے اس رشک سے ہابیل کو مارنا چاہا۔ ہابیل نے مقابلہ سے احتراز کیا اور قابیل کے ہاتھ سے وہ شہید ہوا۔ قابیل بھائی کو مار کر اس فکر مین ہوا کہ لاش کیونکر چھپائی جائے اُسنے دیکھا کہ ایک کوّا کسی مرے ہوے کوّے کو زمین کھود کر دفن کر رہا ہے۔ قابیل نے بھی ایسا ہی کیا اور اُس وقت اُسے انفعال ہوا اپنی سرکشی پر اور اُس نے خیال کیا کہ مجھے کوّے کے برابر بھی عقل نہین ہے ۔ [۵۲] اس مصیبت سے خود اُسی کا نقصان ہوا۔ دنیا مین انفعال ہوا آخرت مین وہ جہنمی ہوا۔ [۵۳] بنی اسرائیل پیغمبرون کو مار ڈالتے تھے اسلیے اُن کو قتل کرنے سے بہت زیادہ ڈرایا گیا تھا کہ جس نے ایک آدمی کو مارا تو گویا تمام آدمیون کو مار ڈالا۔ مفسرون نے اس مرتبہ پر لکھا ہے کہ جتنے قتل دنیا مین ہوتے ہین اُن سب کی مصیبت کا ایک حصہ قابیل کے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے کہ اُسی نے قتل کی ابتدا کی ہے۔ [۵۴] "بینات"

ملک مین زیادتیان کرتے ہین + جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑتے ہین اور ملک مین فساد کی کوشش کرتے ہین اُن کی سزا یہی ہو کہ وہ مار ڈالے جائین یا اُنھین سولی دیجائے یا اُن کے ہاتھ پاؤن اُلٹے سیدھے کاٹ دیئے[۵۱] جائین یا وہ ملک سے نکال دیے جائین + دنیا مین[۵۲] تو اُن کے لیے یہ رسوائی ہو اور آخرت مین اُن کے لیے عذاب عظیم ہو۔ مگر تمھارے ہاتھ آنے سے پہلے جنھون نے توبہ کرلی تو جانے رہو کہ اللہ[۵۳] بخشنے والا مہربان ہو +

ع اے مؤمنو! اللہ سے ڈرو اور اللہ تک پہونچنے کے وسیلے[۵۴] ڈھونڈتے رہو۔ اللہ کی راہ مین جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ + جتنا زمین مین ہو۔ وہ سب کافرون کے پاس ہو۔ بلکہ[۵۵] اتنا ہی اور بھی ہو اور وہ اُسے روز قیامت کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے دینا چاہین تو یہ اُن سے قبول نہ کیا جائے گا۔ ان کے لیے دردناک عذاب موجود ہو + وہ چاہین گے کہ آگ سے نکل جائین لیکن وہ نکل نہ سکین گے۔ اُن کے لیے دائمی عذاب ہو + جو مرد[۵۶] چوری کرے یا عورت چوری کرے دونون کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ تعزیر اُن کی کمائی کی جزا اللہ کی طرف سے ہو۔ اللہ زبردست اور مصالح سے واقف ہو + پھر جو اپنے قصور کے بعد توبہ کرے اور نیک چلن ہوجائے تو اللہ اُس کی توبہ قبول کرلیتا ہو کہ وہ بے شک غفور و رحیم ہو + لوگو! کیا تمھین خبر نہین کہ اللہ ہی کے لیے آسمانون اور زمین کی بادشاہت ہو؟ جس پر چاہے وہ عذاب کرے اور جسے چاہے بخشدے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہو + اے محمدؐ! تو آزردہ خاطر نہ ہو اُن لوگون سے جو کفر مین جلدی کرتے ہین۔ یہ لوگ یا تو منافق ہین جو مُنھ سے کہتے ہین کہ "ہم ایمان لائے ہین" اور اُن کے دل ایمان نہین لائے ہین" یا یہود ہین جو جھوٹی جھوٹی باتین کان لگاکر سنتے ہین اور وہ بھی دوسرے لوگون کے لیے جو تجھ تک ابھی نہین آئے ہین۔ یہ الفاظ توریت بدل ڈالتے ہین اور

سزاے سرقہ

دو منافقین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۷ قرآن مین ہو جس کے معنی ہین کھلی کھلی دلیلین معجزے + ۵۱ دیکھو الاسلام ف ۲۰۰ + ۵۲ دنیا مین اس سے رسوائی ہوگی تو دوسرے عبرت پکڑین گے + ۵۳ بعضون کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہو کہ کوئی ڈاکو گرفتار ہونے کے قبل توبہ کرڈالے تو وہ اللہ کے مواخذہ سے چھوٹ جاتا ہو۔ صرف مدعیون کو اختیار رہ جاتا ہو کہ وہ خون یا مال کا دعویٰ پیش کرین یعنی خون کا بدلہ خون چاہین یا مال پر صلح کرلین + ۵۴ بہترین وسیلہ رسول خدا کی پیروی ہو صوفیون نے وسیلہ سے شیخ کی صحبت مراد لی ہو اچھون کی صحبت مین خدا یاد آتا ہو + ۵۵ یعنی دنیا مین جتنا مال و متاع ہو اُس کا دوچند بھی قیامت کے دن اگر کفار رشوت مین دے کر اپنا چھٹکارا چاہین گے تو ممکن نہ ہوگا + ۵۶ ابو حنیفہ کے نزدیک دس درم چاندی سے کم کے چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائین گے۔ اور تعیین سزا مین بھی اختلاف ہو۔ حنفیون کے نزدیک پہلی چوری مین داہنا ہاتھ اور دوسری مین بایان پاؤن کاٹا جائے تیسری مرتبہ بھی یہی حرکت کرے تو قید کی سزا ہو اور شافعیون کے نزدیک جب تک دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کٹ نہ جائین گے سلسلہ قائم رہے گا۔ دیکھو الاسلام ف ۲۰۰ +

کہتے ہین - اگر تم کو محمدؐ سے وہی حکم ملے جو ہم کہتے ہین تو قبول کر لینا اور نہین تو احتیاط رکھنا ٭ اے محمدؐ جسے اللہ مبتلائے بلا رکھنا چاہے اُس کے لیے تو اللہ سے کچھ نہین کر سکتا یہ وہ لوگ ہین جن کے دلون کو اللہ پاک نہین کرنا چاہتا - ان کے لیے دنیا مین ذلت ہی اور آخرت مین بڑی مار ہی ٭ جھوٹی جھوٹی باتین یہ کان لگا کر سنتے ہین اور مال حرام کھاتے ہین ٭ تیرے پاس یہ آئین تو تو انمین حکم سُنا دے یا ان سے مُنھ پھیر لے - اگر تو ان سے مُنھ پھیر لے گا تو یہ تجھے کچھ نقصان نہ پہونچا سکین گے - اگر تو حکم دے تو ان مین انصاف کے ساتھ حکم دے - اللہ انصاف کرنے والون کو دوست رکھتا ہی - وہ تجھ سے کیون انصاف کرانا چاہتے ہین - حالانکہ اُن کے پاس جو توریت ہی اُس مین تو اللہ کا حکم موجود ہی جس سے وہ پھر اس تیرے حکم سنانے کے بعد بھی اعراض کرتے ہین - اُن کا ایمان درست نہین ہی ٭

ع بے شک ہم نے توریت اُتاری ہی جس مین ہدایت اور نور ایمان ہی - اُسی کے مطابق فرمانبردار انبیا خدا پرست اور علما یہودیون کو حکم دیتے آئے ہین - اس لیے کہ اللہ کی کتاب اُن کو یاد کرا دی گئی تھی اور وہ اُس کے محافظ تھے - اے یہود! تم لوگون سے نہ ڈرو و مجھ سے ڈرو اور میری آیتون کے معاوضہ مین ناچیز فائدہ حاصل نہ کرو - اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے مطابق جو حکم نہین دیتے[۵۱] وہ کافر ہین ٭ کتاب توریت مین ہم نے اُن کو حکم تحریری دیا تھا کہ جان کے بدلے جان - آنکھ کے بدلے آنکھ - ناک کے بدلے ناک - کان کے بدلے کان - قصاص دانت کے بدلے دانت - اور زخمون کے بدلے ویسے ہی زخم ہونا چاہیے - ہان کسی نے بخشدیا تو یہ اُس کے گناہون کا کفارہ ہوگا ٭ اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے مطابق جو حکم نہ دے

---

[۵۱] شان نزول جبکہ کے یہودیون مین سے کسی بڑے معمولی رتبے کے رئیس کی لڑکی سے زنا کیا - یہودی توریت کے دستور کو مٹنے چلتے تھے لوگون نے زور دیا کہ وہ دونون سنگسار کیے جائین ایک حیلہ یہ اختیار کیا گیا کہ پیغمبر خدا سے پوچھا جائے اُن کے قرآن مین رجم کا حکم نہین ہی اور پوچھنے والون سے یہ توقع کی گئی کہ اگر جواب اثبات مین ہوگا جب بھی وہ قوم سے کہین گے کہ نہین پیغمبر خدا نے ایک ذی علم یہودی کو حکم قرار دیا اُس نے تسلیم کیا کہ توریت مین رجم کا حکم ہی - مرد اور عورت دونون پر پتھر مارے گئے اور وہ مر گئے اس طرح پاک کرنے کو رجم کہتے ہین اور عجم مین سنگسار کرنا کہتے ہین - شاید یہ مسلمانون کے زمانہ مین سب سے پہلے رجم ہوا - پیغمبر خدا نے اس موقعہ پر فرمایا کہ توریت کے مٹے ہوئے احکام آج زندہ ہو چلے - افسوس ہی کہ آجکل کے مسلمان زنائی معصیت کو کچھ خیال مین نہین لاتے - جو لوگ عرب کے طرز تمدن پر لحاظ کرین گے اور نکاح اور طلاق کے معاملہ مین اسلام نے جو آزادی اور سہولت دے رکھی ہی اُسے سوچین گے تو رجم کو پرسخت اور نامناسب نہ سمجھین گے - دیکھو الاسلام ف ۲۲ و تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۲۴ ٭ ۵۲ رجم زنا کے سلسلہ مین حکم قصاص کا بھی ذکر کیا اور بیان مطلب یہ تھا کہ قتل رجم کے قصاص مین بھی یہود بیہودگی کرتے ہین حالانکہ انھین اللہ کے احکام کی تعمیل کرنا چاہیے تھی - مسئلہ شرع کا یہ ہی کہ اگر کوئی کسی کو مار ڈالے تو قتل کیا جائے یا کسی کا عضو بیکار کر دیا جائے اور مجروح معاف کرے تو مقرر بھوگنے والے کا وہی عضو بیکار کر دیا جائے - دیکھو الاسلام فصل ۱۲۱ ٭

وہ بے انصاف ہے۔ انھین پیغمبرون کے قدم بقدم پیچھے سے ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا جو توریت کی جو اُس کے پہلے سے تھی، تصدیق کرتا تھا اور انجیل بھی اُسے ہمنے دی تھی جس مین ہدایت اور نور ہے اور وہ بھی اُس توریت کی جو اُس کے پہلے سے تھی تصدیق کرتی ہے اور پرہیزگارون کے لیے اُس مین رہنمائی اور نصیحت ہے۔ اہل انجیل کو چاہیے تھا کہ اللہ نے جو انجیل اُن پر اُتاری تھی اُس کے مطابق وہ حکم دیتے۔ جو کوئی اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا وہی فاسق ہے۔ اے محمدؐ! ہم نے تجھ پر بھی کتاب برحق اُتاری ہے جو اُن کتابون کی تصدیق کرتی ہے جو اُس کے پہلے سے ہین اور اُن کی نگہبانی کرتی ہے تو لوگون کو اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے مطابق حکم دے۔ اور جو حق بات تیرے پاس آئی ہے اُسے چھوڑ کر اُن کی خواہشون کی پیروی نہ کر۔ تم مین سے ہر ایک کے لیے ہم نے شریعت اور طریقت ٹھہرا دی ہے۔ اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت کرتا لیکن وہ اپنے دیے ہوے احکام مین تمھین آزمانا چاہتا ہے۔ پس اے مسلمانو! تم نیک کامون کی طرف سبقت کرو۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف پھر جانا ہے۔ تم جن باتون مین اختلاف کر رہے ہو وہ تمھین بتا دے گا۔ اے محمدؐ! اللہ نے جو کتاب اُتاری ہے اُسی کے مطابق تو اُن لوگون مین حکم دے۔ ان کی خواہشون پر نہ چل۔ ان سے ڈرتا رہ کہ اللہ نے جو حکم تیری طرف اُتارا ہے اُس کے کسی حکم سے یہ تجھے کہین پھیر نہ دین۔ اگر یہ پھیر نہ مانین تو جان لے کہ اللہ نے یہی چاہا کہ اُن کے بعض گناہون کی پھر سزا ان کو دے۔ بہت سے لوگ نافرمان ہین۔ کیا زمانۂ جاہلیت کا حکم یہ ڈھونڈھتے ہین؟ اہل یقین کے لیے اللہ سے اچھا حکم دینے والا کون ہے؟

۵۱ مومنو! تم یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس مین ایک دوسرے کے دوست ہین۔ اور تم مین سے جو کوئی اُنھین دوست بنائے گا وہ اُنھین مین سے ہوگا۔ بیشک اللہ انصاف لوگون کو اللہ راہ راست نہین دکھاتا۔ اے محمدؐ! جن کے دلون مین بیماری ہے تو اُنھین

---

۵۱ آنحضرتؐ کی ابتدا کی مدت مین تھی کہ توریت اور انجیل کے احکام جب برعمل نہ رہے دنیا مین فساد پھیلا تو ایک مصلح کی ضرورت ہوئی۔ ۵۲ یعنی قرآن نے یہ بتایا ہے کہ توریت اور انجیل مین کیا کیا احکام امتون نے گھٹائے بڑھائے۔ ۵۳ نیک کامون سے مراد اسلام ہے کیونکہ اس مین تمام نیکیان جمع ہوئی ہین۔ ۵۴ شان نزول۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر یہودیون کے دو قبیلے تھے آخر الذکر زیادہ زبردست اور مرفہ الحال تھے اس لیے ایام جاہلیت مین ان کے درمیان معاملات دنیا مین مساوات نہ تھی بنو قریظہ کی فریاد پر آنحضرت محمدؐ نے اُن مین مساوات قائم کرنا چاہی جس پر بنو نضیر ناخوش ہوے۔ ۵۵ ابتداے اسلام مین نو مسلمون مین بعض سوا تبع پرانے رشتہ دار اور دوست یہود کی طرفداری کر جاتے تھے اور اس سے مسلمانون کا کام بگڑتا تھا۔ ۵۶ یعنی نفاق۔

منافق

دیکھیے گا کہ وہ دوڑ کر اُن میں مل جاتے ہیں[۵۱] - اور کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ ہم پر کوئی گردش نہ آجائے۔ قریب ہے کہ اللہ فتح یا کوئی اور امر اپنی طرف سے بھیجے تو اپنے جی کی چھپی ہوئی بات پر یہ منافق پشیمان ہوں گے ۔ اور مسلمان کہیں گے[۵۲] کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بتاکید اللہ کی قسمیں

منافقین کی مغلوبی کی پیشین گوئی

کھا کر کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔ ان کے عمل خراب گئے اور یہ نقصان میں[۵۳] پڑ گئے ۔ اے مومنو تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو اللہ ایسے لوگوں[۵۴] کو موجود کر دے گا جن کو اللہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہوں گے ۔ مسلمانوں کے ساتھ نرم ہوں گے کافروں کے ساتھ کڑے ہوں گے ۔ اللہ کی راہ میں لڑیں گے ۔ اور کسی کی ملامت سے نہ ڈریں گے ۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے وہ دے ۔ اللہ کشائش والا باخبر ہے ۔ اے مسلمانو! تمہارا دوست بس اللہ ہے اور اُس کا رسول ہے اور وہ مومنین[۵۵] ہیں جو نماز پر قائم ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں ۔ جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول اور ایمان والوں کا دوست ہو کر رہے گا ۔ وہ اللہ کا لشکر ہے ۔ اور غلبہ بے شک اللہ کے لشکر کو ہے ۔

منافق

ع ۹ مومنو! تم ایسوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جو پہلے سے اہل کتاب[۵۶] ہو کر تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل ٹھہراتے ہیں اور کفار کو بھی دوست نہ بناؤ ۔ اور تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو ۔ جب[۵۷] تم نماز کے لیے لوگوں کو بلاتے ہو تو یہ لوگ اُسے ہنسی اور کھیل بتاتے ہیں ۔ یہ اس لیے ایسا کرتے ہیں کہ یہ گروہ بے عقل ہیں ۔ اے محمدؐ ۔ تو کہہ دے اے اہل کتاب! تم لوگ ہم میں سوا اسکے اور کیا عیب پاتے ہو کہ ہم اللہ پر اور جو کتاب ہم پر اُتری ہے اور جو کتابیں ہم سے پہلے اُتری تھیں

---

۵۱ ابتداے اسلام میں جو لوگ کفر اور ایمان کے درمیان مذبذب حالت میں تھے یعنی منافق اُن کا یہ بیان ہے اور کہتا یہ ہے کہ ایک دن اسلام کو خواہ مخواہ غلبہ ہوگا پھر یہ لوگ تب مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے پچھتائیں گے اور سچے مسلمان اُن پر طنز کریں گے ۔ ۵۲ یعنی فقہاے بہشت سے جو بسبب ایمان کے انھیں ملتیں محروم ہو گئے ۔ ۵۳ تین قبیلے پیغمبر خدا کی حیات میں اور سات بعد آپ کے مرتد ہوے تھے اُن میں سے دو پیغمبر خدا کے وقت میں اور آٹھ خلیفۂ اول ابوبکر کے وقت میں مغلوب ہوے ۔ اس آیت سے مرتد لوگوں کے مغلوب ہونے کی پیشین گوئی کی گئی ہے ۔ اکثر مسلمان اس آیت سے خلیفۂ اول اور اُن کے ساتھیوں کی تعریف مستنبط کرتے ہیں کہ انھیں کے عہد میں مرتد مغلوب ہوے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۳۰۰ ۔ ۵۴ اس کی شان نزول کے متعلق کثرت راے مفسرین یہ ہے کہ مومنین سے حضرت علیؓ مراد ہیں ۔ لفظ ولی کا ترجمہ دوست کیا گیا ہے اور اہل تشیع بجاے دوست کے (حاکم) ترجمہ کرتے ہیں اور بجاے "اور رکوع کرتے ہیں" کے "حالت رکوع میں بھی" ترجمہ کیا گیا ہے ۔ اہل تشیع کے نزدیک یہ آیت حضرت علیؓ مرتضیٰ کی امامت پر دلالت کرتی ہے ۔ ۵۵ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث منافق تھے انھیں کے حق میں یہ ارشاد ہے ۔ ۵۶ اذان کی آواز پر بعض یہودی ہنستے تھے ارشاد ہوا کہ یہ لوگ بے عقل ہیں ۔

اُن پر ہم ایمان لائے ہین اور تم لوگ اکثر نافرمان ہو" اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "مین تمھین بتاؤن[۵۱] - ان فرضی عیب داارون سے بدتر بدلے کے مستوجب اللہ کے نزدیک تو وہ لوگ ہین جنپر اللہ نے لعنت کی اور اپنا غضب نازل کیا - بعض کو اُن مین سے بندر اور سُور بنا دیا اور انھون نے شیطان کی پرستش کی یہ لوگ یعنی تم درجہ مین بدتر اور سیدھی راہ سے گمراہ ہو ٭ مسلمانو! منافقین جب تمھارے پاس آتے ہین تو کہتے ہین "ہم مومن ہین" حالانکہ وہ کافر آتے ہین اور کافر ہی جاتے ہین ٭ اللہ ہی خوب جانتا ہی جو نفاق وہ چھپائے ہوے ہین ٭ اے محمدؐ! تو دیکھتا ہی کہ ان مین سے اکثر گناہ - زیادتی اور حرام خوری مین جلدی کرتے ہین ٭ بے شک یہ بُرا کرتے ہین ٭ ان کے مشائخ اور علما جھوٹ بولنے اور لقمۂ حرام[۵۲] کھانے سے انھین باز کیون نہین رکھتے ؟ ضرور وہ لوگ بُرا کرتے ہین ٭ یہود[۵۳] کہتے ہین کہ آجکل اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہی - خود ان کے ہاتھ باندھے جائین - اس کہنے پر ان پر لعنت کی گئی ہی - اللہ کے دونون ہاتھ کھُلے ہوے ہین - وہ جس طرح چاہتا ہی خرچ کرتا ہی ٭ اے محمدؐ! تیرے رب نے جو حکم[۵۴] تجھپر اُتارا ہی وہ اُن مین سے بہتیرون کی سرکشی اور کفر کو بڑھا دے گا ٭ ہم نے اُن مین روز قیامت تک کے لیے عداوت اور بغض ڈالدیا ہی ٭ جب یہ لڑائی کے لیے آگ[۵۵] جلاتے ہین تو اللہ اُسے بجھا دیتا ہی - اور زمین مین یہ فساد کرتے پھرتے ہین ٭ اللہ مفسدون کو پسند نہین کرتا ٭ اہل کتاب اگر ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم اُن سے اُن کی برائیان اُتار دیتے اور نعمت سے بھرے ہوے باغون مین اُن کو داخل کرتے ٭ اگر وہ توریت اور انجیل اور اُن صحیفون پر جو اُن کے رب نے اُن پر اُتارے قائم رہتے تو وہ اپنے اوپر اور اپنے نیچے رزق پاتے[۵۶] ٭ اُن مین سے کچھ لوگ اعتدال پر ہین - اور اکثر بُرے کام

اہل کتاب

---

[۵۱] خیر تم جیسے ہین ویسے ہین تم اپنون کو دیکھو کہ وہ اللہ کے غضب مین پڑکر بندر سور اور بندۂ شیطان ہوگئے تھے کیا اُن لوگون سے بھی تم ہم کو بدتر جانتے ہو - بندۂ شیطان سے مراد گوسالہ پرستی ہی [۵۲] اکلھم السحت کا ترجمہ ہی لقمۂ حرام جیسے رشوت - سود - غصب - خیانت - چوری - اجرت حرام - جھوٹ فاسدہ - قمار - دغا - فریب کی آمدنی وغیرہ وغیرہ - اس سے یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ مسلمانون کے علما کو بھی چاہیے کہ جاہلون کو برائیون سے خبردار کرتے رہین ٭ [۵۳] مسلمانون سے مخالفت کرنے سے یہود کا حال ابتر ہوا اور اطلاس نے گھیرا تو وہ کہنے لگے کہ اللہ کا ہاتھ بندھ گیا ہی اسی لیے وہ ہمکو دینے مین بخل کرتا ہی [۵۴] یعنی قرآن تو تم کو ہدایت کے لیے آیا ہی لیکن جب لوگ اس سے منکر ہونگے تو اور ان کی ضلالت بڑھجائے گی اور اس طرح قرآن گویا ان کے کفر اور سرکشی بڑھانے کا ایک سبب ہوگا ٭ [۵۵] لڑائی کے لیے عرب رات کو آگ سلگاتے تھے - آگ بجھا دینا سر و سامان بگاڑ دینے کی طرف اشارہ ہی - یہ پیشینگوئی کتنی صحیح ہی - آج کمین یہود آزادی کی حالت مین نہین ہین ٭ [۵۶] یعنی آسمانی برکتین اور زمینی نعمتین انھین حاصل ہوئین ؛

کرنے والے ہیں ۔

ع ۱۰ اے رسول! تیرے رب نے جو حکم تجھ پر اتارا ہے وہ لوگوں تک پہونچا دے، تو نے ایسا نہ کیا تو اُس کا پیغام تو نے نہ پہونچایا ۔ تجھے اللہ آدمیوں سے محفوظ رکھے گا ۔ اللہ کافروں کو راہ نہ بتائے گا ۔ اے محمدؐ! تو کہہ دے کتاب والو! جب تک تم توریت اور انجیل اور اُن صحیفوں کو جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل ہوئے ہیں قائم نہ رکھو گے تب تک تم کسی راہ پر نہیں ہو ۔ اے محمدؐ! تیرے رب کی طرف سے جو قرآن تجھ پر اترا ہے وہی ان میں سے اکثروں کی سرکشی اور کفر بڑھا دینے کا باعث ہوگا ۔ کافروں پر تو افسوس نہ کر ۔ مومن ہوں یہود ۔ صابئین ۔ نصاریٰ جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے گا اور اچھا کام کرے گا اُسے قیامت کے دن نہ خوف ہوگا اور نہ رنج ہوگا ۔ بنی اسرائیل سے ہم نے پہلے عہد لیا تھا اور اُن کی طرف پیغمبر بھیجے تھے ۔ جب کوئی حکم اُن کی خواہش نفس کے خلاف رسول لاتے تھے تو کتنوں کو جھٹلاتے تھے اور کتنوں کو مار ڈالتے تھے ۔ وہ سمجھتے تھے کہ کوئی خرابی نہ ہوگی بالآخر وہ گویا اندھے اور بہرے ہو گئے تھے پھر اللہ نے اُن کی توبہ قبول کی ۔ اور پھر اُن میں سے اکثر اندھے اور بہرے ہو گئے ۔ اللہ اُن کے اعمال کو دیکھتا ہے ۔ جنھوں نے مسیح ابن مریم کو اللہ کہا ۔ وہ کافر ہو گئے ۔ مسیح تو یہ کہتا تھا کہ اے بنی اسرائیل! تم اللہ کی پرستش کرو کہ وہ میرا اور تمھارا دونوں کا رب ہے ۔ اللہ کے ساتھ جو کسی کو شریک کرے گا اُس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے ۔ اور دوزخ اُس کا ٹھکانا ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے ۔ جنھوں نے اللہ کو تین میں کا ایک بنایا وہ ضرور کافر ہوئے ۔ سوائے ایک معبود کے دوسرا کوئی معبود نہیں ہے ۔ اگر اپنے قول سے یہ لوگ باز نہ آئیں گے ۔ تو بے شک ان کافروں کو

اہل کتاب

بنی اسرائیل

تثلیث

---

۵۱ اہل شیع اس آیت سے خلافت حضرت علیؓ پر استدلال کرتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ روز عید غدیر خمی ۱۸ ذی الحجہ یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۵۲ پیغمبر کی یہ شان نہیں ہے کہ اللہ کے احکام کے ظاہر کرنے میں شرم و خوف یا سستی کرے ۔ اگر ایسا کیا تو گویا فرائض رسالت ادا نہیں کیے ۔ اسوقت کے علماء جو بنی اسرائیل ہیں ذرا سے سمجھیں ۔ ۵۳ یہ پیشینگوئی ہے کہ پیغمبر آخرالزمان شہید نہ ہوں گے اور اپنی موت سے مریں گے ۔ ۵۴ گذشتہ رکوع کا حاشیہ دیکھو ۔ ۵۵ سورہ بقرہ رکوع ۱۲ میں بھی یہ آیت ہے ۔ ۵۶ رسول سے جب ہی مخالف ہوتے کہ وہ اُن کی خواہش کے خلاف پڑھتا ۔

۵۷ اندھے بہرے ہونے سے یہ مراد ہے کہ نہ راہ راست دیکھتے تھے اور نہ حق بات سنتے تھے ۔ موسیٰ کے بعد یہ لوگ بالکل بے دین ہو گئے تو خدا نے حضرت عیسیٰ کو بھیجا لیکن وہ لوگ پھر عیسیٰ کے بعد بھی ایسے سمجھ ہوئے ۔

۵۸ یعنی اللہ مریم اور عیسیٰ یا اللہ روح القدس اور عیسیٰ ان تین قوتوں کو اللہ سمجھ کر اللہ کو ان تینوں میں سے ایک سمجھا ۔

دردناک عذاب ہوگا ۞ کیا یہ اللہ سے توبہ اور اُس سے طلب بخشش نہیں کرینگے ہے اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ مسیح ابن مریم بس ایک پیغمبر تھا۔ اُس کے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گذرے ہیں ۞ ماں اُس کی صدیقہ[۵۱] تھی۔ یہ دونوں کھانا کھاتے تھے ۞ اے محمدؐ! دیکھ۔ کس طرح ہم ان لوگوں کے لیے اپنی دلیلیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں اور پھر دیکھ کہ یہ کدھر بہکے ہوئے چلے جا رہے ہیں ۞ تو ان سے کہہ "کیا تم سوا اللہ کے ایسوں کی بندگی کروگے۔ جو تمھارے ضرر اور نفع کا اختیار نہیں رکھتے ۞ اللہ ہی سنتا اور جانتا ہے" ۞ اے محمدؐ! تو کہہ "کتاب والو! اپنے دین میں ناحق کا مبالغہ نہ کرو اور نہ اُن لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے پہلے بہتیروں کو گمراہ کرتے تھے اور خود سیدھی راہ بھولے ہوئے تھے" ۞ نصیحت

۱۱ع کفار بنی اسرائیل پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی تھی ۞ یہ اس لیے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھتے جاتے تھے ۞ جو گناہ وہ کرتے تھے اُس سے باز نہ آتے تھے ۞ بیشک وہ بُرے کام کرتے تھے ۞ اے محمدؐ! تو اکثر یہودیوں کو دیکھتا ہے کہ یہ کافروں کو دوست رکھتے ہیں ۞ انھوں نے اپنے حق میں بُری تمہید قائم کی ہے۔ ان سے اللہ ناراض ہے۔ ہمیشہ یہ عذاب میں رہیں گے ۞ اگر یہ لوگ اللہ کو۔ اپنے نبی (موسیٰ) کو اور جو کتاب اُس نبی پر اُتری تھی اُس کو مانتے تو مشرکوں کو دوست نہ بناتے۔ مگر ان میں اکثر نافرمان ہیں ۞ اے محمدؐ! تو یہود اور مشرکین کو مسلمانوں کا سخت تر دشمن پائے گا۔ اور جو اپنے کو نصاریٰ[۵۲] کہتے ہیں انھیں مسلمانوں کی محبت میں نزدیک تر پائے گا ۞ یہ اس لیے ہے کہ نصاریٰ میں علماء اور مشائخ ہیں اور یہ لوگ متکبر نہیں ہیں ۞ بنی اسرائیل

علماء نصرانی کا ایمان لانا

(ساتواں پارہ)

جب ان لوگوں نے قرآن کو جو اس رسول (محمدؐ) پر اُترا ہے سُنا تو دیکھتا ہے تو کہ ان کی آنکھوں[۵۳] سے آنسو جاری ہوئے۔ کیونکہ یہ اُسے برحق سمجھے۔ اور کہنے لگے "اے ہمارے رب ہم ایمان

---

۵۱ یعنی یہی فرعون کی بی بی یعنی حضرت موسیٰ کی مادر مہربان ہیں اور حضرت عیسیٰ کی ان حضرت مریم اور آنحضرت محمدؐ کی بی بی حضرت خدیجہؓ اور لڑکی حضرت فاطمہ یہ چار عورتیں افضل النساء سمجھی جاتی ہیں ۞ ۵۲ یہ دونوں محتاج غذا تھے اور اللہ کی صفت ہے کسی کا محتاج ہونا ۞ ۵۳ ابتداء اسلام میں یہود اور مشرکین سے مسلمانوں کو سخت اذیت پہونچی۔ حبشہ مصر اور روم کے نصاریٰ بادشاہوں نے پیغمبر خدا کے ایلچی کی بڑی خاطر کی اور پیغمبر کی عظمت دل میں رکھی شاہ ایران مشرک تھا اُس نے پیغمبر کے ایلچی سے بے ادبی کی ۞ ۵۴ شاہ حبشہ نے اصحاب رسول سے آیت قرآنی سُنکر اور حالات پیغمبر دریافت کرکے کہا کہ یہ پیغمبر سچا ہے اور یہ کتاب برحق ہے کہ سلطنت مجھے نہ روکتا تو میں پیغمبر کے پاس جاتا۔ اسی واقعہ کی طرف بیان اشارہ ہے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۶۰ ۞

لائے۔ ہمین اس دین کے ماننے والون مین لکھے ؟ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم ایمان نہ لائین اللہ پر اور اُس امر حق پر جو ہمارے پاس آیا ہی۔ اور توقع یہ کرین کہ اچھے لوگون کے ساتھ ہمارا رب ہم کو جنت مین رکھے گا" ؛ اس کہنے پر اُن کو اللہ نے ایسی جنتین دین جن کے نیچے نہرین جاری ہین وہ اُن مین ہمیشہ رہین گے۔ کہ یہی مزدوری نیکی کرنے والون کی ؛ اور جنھون نے کفر کیا اور ہماری آیتون کو جھٹلایا وہی دوزخی ہین ؛

ع ۱۲ مومنو! اللہ نے جو پاک چیزین تمھارے لیے حلال کی ہین اُنھین تم حرام نہ قرار دو ماکولات
اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والون کو دوست نہین رکھتا ؛ اللہ نے جو حلال اور پاک رزق تمھین دیا ہی اُسے کھاؤ۔ اور جس اللہ پر تم ایمان لائے ہو اُس سے ڈرتے رہو ؛ تمھاری لغو قسمون پر تم سے اللہ مواخذہ نہ کرے گا۔ لیکن پکی قسمون کا وہ تم سے مواخذہ قسمین
کرے گا۔ اس کی قسم توڑنے کا کفارہ ہے دس مسکینون کو اوسط قسم کا کھانا کھلانا جیسا کہ تم اپنے گھر والون کو کھلاتے ہو یا کپڑے پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا۔ جسے یہ میسر نہ آئے اُسے تین دن روزہ رکھنا چاہیے یہی تمھاری قسمون کا کفارہ ہی۔ جب تم قسم کھا بیٹھو اور اُسے پورا نہ کرسکو۔ تم لوگ اپنی قسمون کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے بیان کرتا ہی تاکہ تم شکر گذاری کرو ؛
مومنو! شراب۔ جُوا۔ بُت یا نسے یہ نجس شیطانی کام ہین۔ ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ ؛ شیطان شراب
تو یہی چاہتا ہی کہ شراب اور جوے کے ذریعہ سے تم مین عداوت اور بغض پیدا کرے اللہ کی یاد قمار بازی
اور نماز سے تم کو روکے۔ پھر اب تو تم باز آؤ گے ؟ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور ڈرو۔ اگر تم نہ مانو گے تو جانے رہو کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر احکام کا پہونچا دینا ہی ؛ نیک عمل کرنے والے مومنون نے پہلے جو کچھ کھا پی لیا ہی اُس کا گناہ اُن پر نہین ہی جب وہ ڈرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرنے لگے۔ پھر تقوی کیا اور ایمان لائے۔ پھر تقوی کیا اور اچھا تقوی کیا ؛ نیک عمل کرنے والون کو اللہ دوست رکھتا ہی ؛

---

۱ یہ بھی بُرا ہی کہ اللہ جس کو کہے کہ یہ کھانے کے قابل ہی۔ تم یہ کہو کہ کھانے کے لائق نہین ہی ؛ انسان کے کھانے کے لائق کیا کیا چیزین ہین اللہ اس کا فیصلہ تم سے کہین اچھا کر سکتا ہی ؛ جو لوگ لذات دنیوی کو اپنے اوپر مطلقاً حرام کر لیتے ہین وہ بھی اس آیت کے مطابق بُرا کرتے ہین ؛ ۲ یہان قسمون کے کفارہ کا بیان ہی فقہ کی کتابون مین اسی تفصیل پڑھو ؛ ۳ دس مسکینون کو کپڑا پہنانا چاہیے ۴ اس مین کیا کلام ہو سکتا ہی کہ شراب اور جُوا بالکل ہی حرام ہین ؛ شراب کے متعلق سورۂ نساء رکوع ۷ دیکھو ؛ ۵ یعنی ان برائیون پر نظر ڈال کر بھی تم اُن کے قریب جاؤ گے ؟ ۶ تحریم یا علم حرمت سے پیدا جو مسلمانون نے کھا پی لیا اُس پر مواخذہ نہین ہی ؛

ع ۱۳ مؤمنو! تمھین اللہ ذرا اُس شکار[۵۱] کے بارے مین آزمائے گا جس تک تمھارے ہاتھ اور نیزے پہونچتے ہین تاکہ وہ جانے کہ کون اللہ سے بے دیکھے ہوئے ڈرتا ہی۔ پھر اس کے بعد جو حد سے تجاوز کرے گا اُس کے لیے دردناک عذاب ہی ۞ مومنو! حالت احرام مین تم شکار نکرو[۵۲] تم مین سے جو کوئی ایسا قصد کرے گا اُسے بدلہ مین ایسا چارپایہ کعبہ مین لیجاکر قربانی کرنا ہوگا جو شکار مقتول کے مثل ہوا ور جسے تم مین سے دو صاحب عدل ٹھہرادین۔ یا اُسکی قیمت کے برابر مساکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔ یا اُن مساکین کی تعداد کے برابر روزے رکھنے ہون گے تاکہ وہ اپنے کیے کی سزا پائے۔ جو ہوگیا اُسے تو اللہ نے معاف کردیا اور جو شخص پھر کرے گا۔ اُس سے اللہ انتقام لے گا۔ اللہ زبردست انتقام لینے والا ہی ۞ بحری[۵۳] شکار اور اُس کا کھانا تمھارے اور مسافرون کے فائدہ کے لیے حلال کیا گیا ہی۔ اور جب تک تم احرام مین رہو بری شکار تم پر حرام ہی ۞ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم کو جمع ہونا ہی ۞ اللہ نے خانۂ محترم کعبہ کو۔ حرمت والے مہینون کو قربانی کو اور قلائد کو آدمیون کے لیے قیام و انتظام[۵۴] کا سبب بنایا ہی۔ یہ اس لیے ہی کہ تمھین معلوم رہے کہ اللہ آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہی سب جانتا ہی۔ اور بے شک اللہ ہر چیز سے باخبر ہی ۞ جانے رہو کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی۔ اور بخشنے والا مہربان بھی ہی ۞ رسول پر صرف پیغام رسانی ہی ۞ تم لوگ جو ظاہر مین کرتے ہو اور چھپاکر کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہی ۞ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہدے کہ گندی اور پاک چیزین برابر نہین ہوتین ۞ گو گندی چیزون کی کثرت تمھین بھلی معلوم ہو۔ عقل والو! اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمھاری نجات ہو" ۞

---

۵۱ پیغمبر خدا نے جب حدیبیہ مین جاکر احرام باندھا اور وہان کے وحشی جانور شکار کی زد پر آنے لگے اُسوقت حکم ہوا کہ مؤمنو! تم شکار نہ کرو یہ منع کرنا محض ایک قسم کی آزمایش تھی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۷ ۞

۵۲ دریائی مچھلیون کو اس لیے مستثنی کیا کہ خشکی پر وہی ایک شے قابل کھانے کے ہی جو دستیاب ہوسکتی ہی ۞

۵۳ سفر اور تبدیل خیالات مین انسانی فوائد بہت کچھ ہین۔ اس لیے اللہ نے کعبہ کو زیارت گاہ قرار دے کر حج کا حکم دیا ہی پھر چار ماہ تک لڑائی جھگڑے کو منع کیا (کہ یہی حرمت کے مہینے ہین) تا مسافرون کو آمد و رفت مین تامل نہو قربانی کا دستور ڈالا کہ مسافرون کے کھانے کا انتظام ہو۔ قلائد وہ اونٹ ہین جن کے گلون مین کچھ نشان قربانی کے ہون تا اُن سے راستے مین کوئی مزاحم نہو۔ اللہ کہتا ہی کہ یہ سب ہمنے انتظام عالم درست کرنے کو کیا ہی ۞

۵۴ ایک مرتبہ پیغمبر خدا خراب بیچنے کی مذمت کرتے تھے ایک اعرابی نے کہا میں نے خراب بیچ کر کچھ روپیہ جمع کیا ہی کیسے تو خیرات کردون۔ اگر پیغمبر کہتے بہتر۔ تو اصحاب پیغمبر کو جو غریب تھے فائدہ پہونچتا۔ آپ نے کہا کہ ناپاک مال کی ہمکو حاجت نہین ہی۔ اسی کے ہم معنی یہ آیت اُتری ۞

مذہب مین جبر نہین

ع ۱۴ مومنو باتین بہت نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دیجائین تو تمھین بُری لگین۔ اسوقت کہ قرآن اتر رہا ہی تم جو باتین پوچھوگے بتا دیجائین گی۔ ان منقتون سے اللہ نے تم کو معاف رکھا ہی۔ اللہ بخشش والا اور تحمل والا ہی + تم سے پہلے بھی لوگون نے ایسے ہی سوالات کیے تھے۔ لیکن جواب ملا تو اُس کی تعمیل سے انکار کرنے لگے ۔ بحیرہ سائبہ۔ وصیلہ یا حام ان مین سے کوئی بھی اللہ کی ٹھہرائی ہوئی چیز نہین ہی لیکن کافرون نے یہ جھوٹ افترا اللہ پر کیا ہی + اُن مین اکثر بے عقل ہین + جب ان لوگون سے کہا جاتا ہی کہ "اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ" تو کہتے ہین "ہمکو وہی طریقہ کافی ہی جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا" گو انکے باپ دادا کچھ جانتے نہ ہون اور نہ راہ راست پر ہون + مومنو! تم اپنی خبر رکھو۔ جب تم راہ راست پر ہو تو تم کو دوسرون کی ضلالت ضرر نہ پہونچائے گی + تم سب کو اللہ کی طرف پھر جانا ہی۔ پھر وہ تم کو بتا دے گا کہ تم کیا کرتے تھے + مومنو! جب تم مین سے کوئی مرنے لگے اور وصیت

وصیت کرے تو وصیت کے وقت تم مین سے دو صاحب عدل کی شہادت چاہیے۔ اور اگر بحالت سفر تم پر موت کی مصیبت آئے اور مسلمان گواہ میسر نہون تو دو گواہ غیر مذہب والے ٹھہرا لو + پھر اگر تمھین ان کی صداقت مین شک ہو تو نماز عصر کے بعد اُن دونون کو روکو تا کہ وہ دونون

حلف

اللہ کی قسم کھائین اور کہین "ہم قسم کا معاوضہ نہین چاہتے گو کوئی ہمارا قرابت دار ہی یہون نہ ہو۔ اور نہ ہم اللہ کی گواہی چھپائین گے۔ ہم ایسا کرین تو گنہگار ہون" + پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ دونون گواہ مرتکب گناہ دروغ حلفی ہوے تو دوسرے دو گواہ اُن لوگون مین سے جنکی حق تلفی ہوئی ہے پہلے دو گواہون نے کی ہو اُن کی جگہ گواہی دینے کو کھڑے ہون اور اللہ کی قسم کھا کر کہین

ع ۱۴ آنحضرت محمدؐ سے لوگ فضول سوالات کرتے تھے۔ آنحضرت محمدؐ جو جواب دیتے تھے تو وہ گویا مذہب کا ایک جزو ہو جاتا تھا اور مقصود شرع یہ تھا کہ جزئیات مین مومنین کو اجتہاد کا درجہ حاصل رہے اسلیے سوالات سے منع کیا گیا اور پھر یہ بھی کہا گیا کہ بالفعل جو ہم سوالات حل کرنا چاہو جواب مل سکتا ہی لیکن اس شدت سے اللہ نے تمھین معاف رکھا + ۵۲ گذشتہ پیغمبرون کی امتین سوالات تو کرتی تھین لیکن اپنے پیغمبر کے جواب کے مطابق وہ یا اُن کے بعد والے عمل نہین کرتے تھے + ۵۳ مثل ہندوستان کے عرب مین بھی لوگ بتا نور چھوڑ دیتے تھے ہندوستان کے ساڑھ سے تو نسل چھلنے کا کام نکلتا ہی۔ عرب کے یہ جانور اس کام کے بھی نہ تھے بحیرہ سائبہ وغیرہ ان کی قسمین تھین۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہی کہ محض جہالت سے یہ بے سود کام کیا جاتا ہی + ۵۴ ایک مسلمان سفر مین مر گیا + مرتے وقت دو نصرانیون کو وہ مقرر کر گیا کہ اس کے وارثون تک وہ اُسکا مال پہونچا دین نصرانیون نے خیانت کی اور وارثون کو شبہ گذرا + وارثون کے کہنے پر پیغمبر خدا نے اُن نصرانیون سے قسم لی۔ اس کے بعد وارثان متوفی سے قسم لی + آخر مین مال مسروقہ برآمد ہوا اور نصرانی شرمندہ ہوے + بیان اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہی + خدا نے وصیت اور شہادت کے متعلق فقہی مسائل بھی اس سے اخذ کیے ہین۔ یہان اُن کے بیان کی گنجایش نہین ہی

ہماری شہادت اُن کی شہادت سے زیادہ معتبر ہی ہم نے زیادتی نہین کی ہی۔ زیادتی کی ہو تو ہم ظالم ہون" + اس طرح یہ قرین قیاس ہی کہ جیسی چاہیے ویسے ہی گواہی وہ بخوف آخرت دینگے یا ڈرین گے کہ فریق ثانی کی قسمون کے بعد۔ اُن کی یہ قسمین کہین ردنہ کردی جائین[۵۲] + مومنو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سنو + نافرمان لوگون کو وہ ہدایت نہین کرتا +

۱۵ع لوگو! وہ دن یاد کرو جب رسولون کو جمع کرکے اللہ[۵۳] پوچھے گا تم کو امتون سے کیا جواب ملا تھا؟ + رسول کہین گے "ہمین خبر نہین بےغیبون کا جاننے والا تو ہی ہی" + اُس دن اللہ کہے گا "اے عیسیٰ[۵۴] ابن مریم! یاد کر میرا احسان جو تجھپر اور تیری مان پر تھا کہ روح القدس سے مین نے تیری مدد کی تھی۔ لڑکپن مین اور ادھیڑ عمر مین تو آدمیون سے باتین کرتا تھا۔ مین نے لکھنا پڑھنا۔ حکمت۔ توریت اور انجیل یہ سب باتین تجھے سکھائی تھین۔ میرے حکم سے تو مٹی سے چڑیا کی صورت بناتا تھا پھر اُس مین دم پھونکتا تھا۔ اور وہ میرے حکم سے چڑیا ہو جاتی تھی۔ میرے حکم سے تو مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا تھا۔ میرے حکم سے تو مردے کو قبر سے نکال کر کھڑا کرتا تھا جب بنی اسرائیل کے سامنے تو معجزے لایا تھا۔ اور جو کافر اُن مین تھے وہ کہتے تھے "یہ تو صریح جادو ہی" تو مین نے اُن کو تیرے قتل[۵۵] سے روکا تھا جب مین نے حواریون کو ایما کیا کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لائین تو انھون نے کہا تھا کہ "ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مومن ہین" + اے محمدؐ! تو لوگون کو یاد دلا کہ جب حواریون نے کہا "اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تیرا رب قادر ہی کہ آسمان سے کھانے کا ایک خوان[۵۶] ہم پر اُتارے؟" تو وہ بولا "اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو" اُنھون نے کہا "ہم چاہتے ہین کہ ہم اُس مین سے کھائین اور ہمارے دل مطمئن ہون اور ہم جانین

معجزات حضرت عیسیٰ

---

۵۱ یعنی کسی لحاظ یا طمع زر سے جھوٹ نہ ہوگی + ۵۲ تو سچی ہوگی + ۵۳ جب قیامت کے دن اللہ پیغمبرون سے پوچھے گا کہ جن امتون پر تم مبعوث ہوئے تھے وہ تمھاری بات کا کیا جواب دیتی تھین، تو پیغمبر گھبرا کر کہین گے ہمین خبر نہین ہی کہ ہمارے بعد وہ لوگ کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے جو وہ کہتے تھے کہان تک دل سے کہتے تھے۔ اس سے تنبیہ ہی اُن لوگون کی جو پیغمبرون کی شفاعت پر مغرور ہین + ۵۴ حضرت عیسیٰ کی امت حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہتی تھی اس لیے بتفصیل بتایا گیا کہ عیسیٰ سے کیا سوال خدا کرے گا + ۵۵ جو معجزات حضرت عیسیٰ سے ظاہر ہوئے تھے اُن کو یاد دلا کر خدا کہتا ہی کہ یہ سب ہمارے حکم سے ہوا تھا + ۵۶ جب حضرت عیسیٰ کو کافرون نے جادوگر سمجھ کر قتل کرنا چاہا تھا تو ان کو اللہ ہی نے اُن کے ہاتھ سے بچایا تھا + ۵۷ حضرت عیسیٰ سے اُن کی امت نے فرمائش کی تھی کہ کھانا بپک کر آسمان سے اُترا کرے بعض مفسرین کہتے ہین کہ کھانا پکا ہوا اُترا۔ لوگون نے پھر بھی جادو کا گمان کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عذاب بھیجا جس سے تمام آدمیون کی صورت سور کی سی ہوگئی اور وہ پھر مرگئے اور بعض کہتے ہین کہ اللہ نے کھانا نہین بھیجا بلکہ جب بلا کر کھانا آیا اور پھر کافر ایمان نہ لائے تو غضب ہوجائے گا +

کہ تونے ہم سے سچ کہا تھا اور اس پر ہم گواہ رہیں ۔ عیسیٰ ابن مریم نے کہا "اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ ہمارے لیے یعنی اگلوں اور پچھلوں سب کے لیے وہ دن عید ہو اور تیری طرف سے یہ ایک قدرت کی نشانی رہے ۔ ہم کو رزق دے کہ تو بہتر رزق دینے والا ہے ۔ اللہ نے کہا "میں تم پر خوان اُتارتا ہوں تو پھر اس کے بعد تم میں سے جو کفر کرے گا میں اُسے ایسا عذاب کروں گا کہ عالم میں کسی پر میں نے نہ کیا ہوگا ۔

ع ۱۶ قیامت کے دن اللہ پوچھے گا "اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی معبود ٹھہراؤ؟" وہ جواب دے گا "سبحان اللہ ۔ مجھے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ میں ایسی بات کہتا جو میرے لائق نہ تھی ۔ میں اگر کہتا تو تو خود جانتا ۔ تو میرے دل کی بات تو جانتا ہے ۔ البتہ میں نہیں جانتا کہ تیرے دل میں کیا ہے ۔ بے شک تو غیب دان ہے ۔ میں نے اُن سے وہی کہا تھا جیسا کہ تو نے مجھے بتایا تھا کہ اللہ جو میرا اور تمھارا رب ہے اُس کی پرستش کرو جب تک میں اُن میں تھا اُن کا نگران رہا ۔ جب تو نے مجھے اپنے پاس بلا لیا تو تو خود اُن کا نگران تھا ۔ تو ہر چیز سے باخبر ہے ۔ تو اُن پر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اُن کو بخش دے تو بے شک تو زبردست حکمت والا ہے ۔" یہ سُنکر اللہ کہے گا "آج وہ دن ہے کہ سچے بندوں کو اُن کا سچ نفع دیتا ہے ۔ اُن کے لیے وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔ اللہ اُن سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں ۔ یہ بڑی کامیابی ہے ۔ آسمانوں اور زمین پر اور جو کچھ اُن میں ہے سب پر اللہ ہی کی سلطنت ہے ۔ اور وہی ہر شے پر قادر ہے ۔

سورۃ انعام[۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع سب تعریف اُس اللہ کی ہے جس نے آسمانوں[۳] اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اُجالا پیدا کیا ۔ پھر یہ کفار اور چیزوں کو اپنے رب کے ساتھ برابری کے درجہ میں رکھتے ہیں ۔

---

[۱] یعنی اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنے والوں کے لیے ۔ [۲] یہ سورۃ ایک ہی مرتبہ سب کی سب مکہ میں نازل ہوئی ۔ لیکن چند آیتیں مدنی بھی اس میں شامل کر دی گئی ہیں ۔ اس میں انعام یعنی جو بایوں کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام سورۃ انعام ہے ۔ [۳] توحید اور قدرت الٰہی کا بیان ہے ۔

تذکیر یکی لوگو! اُسی نے تم کو مٹی سے بنایا ہے اور پھر زندگی کی ایک میعاد مقرر کر دی ہے۔ ایک میعاد قیامت کی بھی ہے جو اُسی کے نزدیک متعین ہے۔ اور پھر بھی تم اللہ کے بارے میں شک کرتے ہو؟ وہی اللہ آسمانوں اور زمین میں معبود ہے وہ تمھاری چھپی کھلی سبھی باتیں جانتا ہے۔ اور تمھارے افعال سے بھی وہ مطلع ہے ۞ ان لوگوں کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی جب ان کے پاس آتی ہے تو یہ منہ موڑ لیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے پاس قرآن برحق آیا تو انھوں نے اُسے بھی جھٹلا دیا ۞ جس خبر سے یہ دل لگی کرتے ہیں اُس کی حقیقت انھیں آگے چل کر معلوم ہو جائیگی ۞ اہم سابقہ کیا انھوں نے خیال نہیں کیا کہ ان کے پہلے ہم نے کتنی جماعتیں ایسی ہلاک کر ڈالیں جن کو ملک میں۔ اے منکرو! ایسی جگہ دی گئی تھی کہ تم کو نہیں دی گئی ہے ۞ آسمان سے پانی اُن کے اوپر ہم نے برسایا تھا اور اُن کے نیچے نہریں جاری کر دی تھیں۔ پھر اُن کے گناہوں کی سزا میں ہم نے اُن کو ہلاک کیا اور اُن کے پیچھے دوسری جماعتیں پیدا کیں ۞ اے محمدؐ! اگر ہم تجھ پر کاغذ پر لکھا کر کتاب بھیجتے اور منکر اُسے اپنے ہاتھوں سے چھو لیتے جب بھی یہی کہتے کہ یہ صریح جادو ہے ۞ وہ کہتے ہیں کہ رسولوں پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل کیا گیا؟ ۞ اگر ہم فرشتہ بھیجتے تو جھگڑا ہی طے ہو جاتا اور پھر انھیں مہلت نہ دی جاتی ۞ اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے تو اُسے آدمی ہی کی صورت میں بھیجتے۔ اور وہی شبہ ہم اُن میں جاری کرتے جو اس وقت وہ خود پیدا کرتے ہیں ۞ اے محمدؐ! تیرے پہلے بھی رسولوں سے تمسخر کیا گیا تھا۔ اور اُن تمسخر کرنے والوں پر وہ چیز ٹوٹ پڑی جس کے بارے میں وہ تمسخر کرتے تھے ۞

ع ۲ اے محمدؐ! تو لوگوں سے کہہ دے ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟ اے محمدؐ! تو پوچھ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے؟ تو خود ہی بتا دے ۞ تبلیغ رسالت

سلہ ان کی عادت ہے کہ پیغمبروں کو یہ طعنہ تھلاتے تھے محمدؐ کو بھی انھوں نے جھٹلایا ۞ قریب ہے کہ اہل اسلام زور پکڑ جائیں اور اُس وقت حقیقت معلوم ہو گی ۞ ان کو معلوم نہیں ہے کہ ان کے پہلے کتنی جماعتیں بڑھ کر صرف اس لیے گھٹ گئیں کہ انھوں نے راہ بتانے والوں سے اُن کو نفرت ہوئی اور جہالت نے انھیں نیچا دکھایا ۞ سلہ یعنی گمراہ کہتے ہیں کہ خدا نے کوئی تحریری قانون جاری فرشتہ کے ہاتھ ہم لوگوں کے پاس کیوں نہ بھیجا۔ آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کا جواب تین طریقوں پر دیا گیا ہے (۱) اگر کتاب مجلد اُترتی جب بھی کافر کہہ سکتے تھے کہ یہ جادو ہے (۲) فرشتہ آتا اور یہ لوگ نہ مانتے پھر تو تختہ ہی اُلٹ دیا جاتا (۳) فرشتہ آتا بھی تو کس شکل میں آتا؟ شکل انسانی میں آتا تو جس طرح یہ پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں فرشتوں کو بھی جھٹلاتے ۞ سلہ فرشتہ کو ہم بشکل انسان بناتے تو گویا ہم خود وجہ پیدا کرتے کہ لوگ فرشتہ کو انسان سمجھیں ۞ سلہ یعنی اُن کا تمسخر خود اُن پر لوٹ پڑا اور وہ تباہ ہو گئے یا جس عذاب سے وہ تمسخر کرتے تھے وہ اُن پر نازل ہوا ۞

کہ یہ سب اللہ کا ہی۔ اُس[۵۱] نے مہربانی کرنا اپنے ذمے لے لیا ہی ۔ وہ تم کو ضرور قیامت کے دن جمع کرے گا۔ اس مین شک نہین ہی۔ جو لوگ آپ اپنا نقصان کر رہے ہین وہ ایمان نہ لائینگے ۔ رات اور دن مین جو کچھ رہتے زمین پر بستا[۵۲] ہی سب اُسی اللہ کا ہی اور وہی سب کچھ سنتا اور جانتا ہی ۔ اے محمدؐ! تو کہہ "اللہ جو آسمانون اور زمین کا بنانے والا ہی۔ کیا اوسکے سوا مین کسی دوسرے کو کارساز بناؤن ؟ وہ سب کو روزی دیتا ہی اور اُسے کوئی روزی نہین دیتا" اے محمدؐ! تو کہہ "مجھے حکم ہوا ہی کہ سب سے پہلے مین اُس کا حکم مانون۔ اور مجھ سے کہا گیا ہی کہ خبردار شرکون مین شامل نہونا" ۔ اے محمدؐ! تو کہہ "اگر مین اپنے رب کا حکم نہ مانون تو ایک بڑے دن کے عذاب سے مین ڈرتا ہون" ۔ اُس دن جس سے عذاب ٹلا اُس پر اللہ نے رحم کیا اور یہ صریح کامیابی ہوگی ۔ اے بندے! اگر اللہ تجھے کچھ ضرر پہونچائے تو اُس کا ہٹانے والا سوا اُس کے کوئی اور نہین ہی ۔ اور اگر وہ تجھکو بھلائی پہونچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہی ۔ اپنے بندون پر وہ غالب ہی ۔ اور وہی حکمت والا باخبر ہی ۔ اے محمدؐ[۵۳] تو پوچھ "سب سے بڑا گواہ کون ہی ؟" تو خود ہی کہدے "میرے اور تمھارے درمیان مین اللہ گواہ ہی" مجھ پر اُس نے یہ قرآن اُتارا ہی کہ اُس کے ذریعہ سے مین تمھین اور جسے[۵۴] اُس کی خبر پہونچے اُسے ڈراؤن ۔ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہین ؟" اے محمدؐ! تو کہہ "مین تو ایسی گواہی نہ دونگا" اے محمدؐ! تو کہہ "معبود ایک ہی ہی۔ جو تم شرک کرتے ہو مین اُس سے بری ہون" اہل کتاب تو محمدؐ کو اپنے رسول جانتے ہین[۵۵] جس طرح اپنے بیٹون کو پہچانتے ہین۔ مگر جو اپنا آپ نقصان کر رہے ہین وہ ایمان نہ لائین گے ۔

ع ۱۳ جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا اُس کی آیتون کو جھٹلایا اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا ؟ ہرگز ظالمون کا بھلا نہین ہوتا ۔ ایک دن ہم ان سب کو جمع کرین گے پھر شرک کرنیوالون سے کہین گے "تمھارے شرکا کہان ہین جنھین تم ہمارا شریک سمجھتے تھے ؟" پھر اُن کی شرارت

مذمت کفار

---

۵۱ گویا اللہ کا کام ہی کہ وہ مہربانی کرے ۔ ۵۲ رات اور دن مین جتنی چیزین نظر آتی ہین سب اللہ کی ہین ۵۳ یہ جملہ اعتراضیہ ہی کفار کے اس کہنے کہ آپ کے پیغمبر ہونے کا کون گواہ ہی ۔ ارشاد ہوا کہ اس سے بڑھکر اور شہادت کیا ہوگی کہ اللہ گواہ ہی کہ جو وحی اُترتی ہی وہ بجانب اللہ اُترتی ہی یعنی قرآن احکام الٰہی ہی جو پیغمبر کے ذریعہ سے بندون پر اُترتا ہی ۔ ۵۴ قرآن صرف اصحاب پیغمبر یا باشندگان عرب پر نہین اُترا بلکہ جہان یہ قرآن پہونچے سمجھنا چاہیے کہ وہان پیغمبر بھی حکم خدا پہونچانے کو پہونچگے ۔ عالمون کا کام ہی قرآن کے ہر قوم تک پہونچنا ۔ کسی پیغمبر قوم تک تمام کسی طرح بخوبی نہین پہونچایا جا سکتا جبتک اُس پیغمبر زبان مین اسکا ترجمہ نہ کیا جائے ہر ایک کو خود سمجھ لینا چاہیے کہ مختلف زبانون مین قرآن کے ترجمہ ہونے کی کتنی ضرورت ہی ۔ ۵۵ اہل کتاب منھ سے کہین یا نہ کہین مگر وہ اپنی کتابون سے آنحضرت کی رسالت بخوبی سمجھ جانتے ہین ۔

باقی نہ رہے گی۔ مگر یہ کہیں گے "قسم ہے اُس اللہ کی جو ہمارا رب ہے کہ ہم شرک[۱] نہیں کرتے تھے"۔ اے محمدؐ! دیکھ تو کس طرح یہ اپنے اوپر آپ جھوٹ بولنے لگے اور ان کی افترا پردازیاں کھو گئیں[۲]۔ اے محمدؐ! بعض ان میں سے تیری طرف کان لگاتے ہیں۔ لیکن ہم نے اُن کے دلوں پر غفلت کے پردے ڈالدیے ہیں اور ان کے کانوں میں گرانی ڈالدی ہے کہ یہ سمجھ نہ سکیں۔ اگر یہ ساری نشانیاں دیکھیں گے جب بھی اُن پر یقین نہ لائیں گے۔ یہاں تک کہ جب تیرے پاس یہ کٹ حجتی کرنے کو آتے ہیں تو کہتے ہیں "بس یہ قرآن تو اگلوں کی کہانیاں ہیں"۔ یہ دوسروں کو بھی اس سے باز رکھتے ہیں اور خود تو بھٹکتے ہی ہیں۔ یہ اپنے آپ ہی کو ہلاک کرنے کے درپے ہیں اور سمجھتے نہیں۔ اے محمدؐ! کہیں تو انھیں اُسوقت دیکھتا جب یہ آگ پر ٹھہرائے جائیں گے اور یہ کہیں گے "کاش کہ ہم پھر دنیا میں بھیجے جاتے اور اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلاتے اور ایمان لاتے"۔ اُس وقت وہ بے ایمانی جسے یہ پہلے[۳] چھپاتے تھے ظاہر ہوگی۔ اگر یہ دنیا میں پھر بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس کے کرنے سے یہ منع کیے گئے تھے۔ کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں۔ کفار کہتے ہیں "ہم کو بس اسی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم پھر اُٹھائے نہ جائیں گے"۔ اے محمدؐ! کاش کہ تو انھیں اُس وقت دیکھے جب یہ اپنے رب کے پاس کھڑے کیے جائیں گے اور وہ پوچھے گا "کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم پھر اُٹھائے گئے؟" یہ بولیں گے "ہاں قسم ہے اپنے پروردگار کی سچ ہے"۔ اللہ کہے گا پھر اپنے کفر کے بدلے[۴] عذاب چکھو۔

نصیحت: ع نقصان میں ہیں وہ لوگ جو اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کو جھوٹ جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ اچانک قیامت آجائے گی اور وہ کہنے لگیں گے "افسوس ہم نے قیامت کے سمجھنے میں کوتاہی کی"۔ اور گناہوں کے بوجھ اُن کی پیٹھوں[۵] پر لدے ہوئے ہوں گے۔ دیکھو کیسا بُرا بوجھ وہ لادے ہوئے ہوں گے۔ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا ہے۔ البتہ آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے

---

[۱] دنیا میں تو مشرکین شرک سے انکار کرتے ہیں مگر بروز محشر خدا کی قوت دیکھ کر وہ شرک سے منکر ہوں گے اور کہیں گے کہ دنیا میں بھی ہم مشرک نہ تھے۔ [۲] مشرکین کا یہ کہنا کہ ہم دنیا میں مشرک نہ تھے بھلا کب سُنا جائے گا وہ آگ کے پاس لاکر آگ میں ڈالے جانے کے لیے کھڑے کیے جائیں گے اُس وقت وہ کہیں گے کہ اگر اب ہم دنیا میں جائیں تو شرک نہ کریں۔ حالانکہ ابھی وہ کہہ چکے تھے کہ دنیا میں ہم مشرک نہ تھے ایک ہی وقت گھبراہٹ میں وہ دو طرح کی باتیں کریں گے۔ [۳] اکثر مقام پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ قیامت میں عذاب دوزخ دیکھکر گنہگار پچھتائیں گے لیکن اُن کا پچھتانا بے سود ہوگا۔ [۴] گناہوں کے بوجھ کو مفسر مختلف طور پر سمجھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ گناہگار گناہوں کے بوجھ سے قیامت کے دن دبا ہوگا۔

کہیں اچھا ہو ✦ کیا تم لوگ اسے نہیں سمجھتے ؟ ✦ اے محمدؐ ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی باتیں تجھے رنج دیتی ہیں ۔ یہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ✦ تیرے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے وہ لوگوں کے جھٹلانے پر اور اُن کی ایذا دہی پر صبر کرتے تھے ۔ یہاں تک کہ ہماری مدد اُن کے پاس پہونچی ۔ اللہ کی باتوں کا کوئی بھی بدلنے والا نہیں ہے ✦ اور رسولوں کے حالات بھی تجھ تک پہونچ چکے ہیں ✦ اگر ان منکروں کی سرکشی تجھے گران گذرتی ہے ۔ تو تجھ سے ہوسکے تو زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان کا کوئی زینہ ڈھونڈ نکال اور پھر ان کو کوئی معجزہ لا دکھا ✦ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو راہ راست پر جمع کر دیتا ۔ تو کہیں نادانوں میں شامل نہ ہوجانا ✦ تیرا کہنا تو وہی مانیں گے جو سُنیں گے ۔ یہ کفار گویا مردے ہیں ۔ قیامت کے دن اللہ انھیں اُٹھائے گا ۔ تو یہ اللہ کے پاس جائیں گے ✦ یہ کفار کہتے ہیں محمدؐ پر کوئی نشان (معجزہ) اُس کے رب کی طرف سے کیوں نہیں اُترتا ؟ اے محمدؐ تو کہہ " اللہ کو یہ قدرت ہے کہ اپنی نشانی اتارے لیکن اکثر کفار مصلحت الٰہی نہیں جانتے ✦ زمین پر چلنے والے اور دو پروں سے اُڑنے والے جانور بھی مثل تمھارے مخلوقات ہیں ✦ ہم نے لوح محفوظ میں لکھنے سے کوئی شے چھوڑی نہیں ہے ۔ یہ سب بروز قیامت اپنے رب کے پاس حاشر کئے جائیں گے ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے ایسے ہیں جیسے کہ اندھیرے میں بہرے اور گونگے ہوں ✦ اللہ جسے چاہے گمراہی میں چھوڑ دے ۔ اور جسے چاہے سیدھی راہ پر چلائے ✦ اے محمدؐ تو ان لوگوں سے کہہ " بھلا دیکھو تو سہی اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت آجائے تو تم اگر اپنے دعوی شرک

انحضرتؐ کو پیغمبری سے انکار کیا

جانوروں کو حشر

---

۵۱ کوئی بات معقول کہی جائے اور سننے والے خیال نہ کریں تو کہنے والے کو ضرور رنج ہوتا ہے خدا اپنے پیغمبر کو تسلی دیتا ہے کہ تیری بات لوگ نہ مانیں تو مغموم نہ ہو پیغمبروں کو یہ صعبت اٹھانا ہی پڑتی ہے ۵۲ پیغمبر خدا کو اس میں یہ امید تھی کہ کوئی ایسا معجزہ ہو کہ لوگ عاجز ہو کر دفعۃً مسلمان ہوجاتے ۔ اللہ فرماتا ہے کہ اگر تم سے ہوسکے تو زمین یا آسمان سے کوئی بات پیدا کر دیکھو لیکن تم سے نہ ہوسکے گا ۔ اللہ کے اختیار میں تمام باتیں ہیں گھبرانے سے کچھ نہ ہوگا اور پیغمبروں کے حالات تو معلوم ہی ہیں ۔ تمھیں بھی شروع شروع زحمت ہوگی پھر اسلام کو غلبہ ہوگا ۔ یہی دستور الٰہی ہے اس میں فرق نہیں ہوسکتا ۵۳ یعنی اللہ کی رحمت یا ہدایت فرمانبرداروں کے لیے ہے اس وقت یہ نہیں سنتے تو قیامت میں سنیں گے لیکن ہوتا کا سننا بے سود ہوگا ✦ ۵۴ جیتے جی کفار اللہ کو نہیں پہچان سکتے اور نہ تیرا سمجھانا قبول کرسکتے ہیں ✦ ۵۵ لوگ معجزہ دیکھنے کے بڑے شائق تھے اللہ کہتا ہے کہ لوگوں سے کہدو اللہ تو قادر ہے کہ کوئی نشانی (معجزہ) اتارے لیکن تم نہیں جانتے کہ نشانی اُترنے پر اگر تم لوگ ایمان نہ لائے تو غضب ہوجائے گا ✦ ۵۶ لوح محفوظ میں سب لکھا ہوا ہے اور یہ بھی مفہوم ہوسکتا ہے کہ قرآن میں تمام باتیں مجملاً درج ہیں ✦ ۵۷ بعض اس سے جانوروں کا حشر ہونا ثابت کرتے ہیں ✦ ۵۸ کافر ایسے ہیں جیسے کہ کوئی گونگا بہرا آدمی اندھیرے میں ہو تو نہ دوسرے کی رہنمائی سے نہ اپنی کوشش سے راہ پاسکے گا پھر اسے راہ بتانے والا کیونکر ملے گا ✦

مین سچے ہو تو کیا تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارو گے؟ نہین بلکہ اُسی کو پکارو گے۔ اور وہ چاہے گا تو دفع کر دے گا اُسے جس کے دفع کرنے کے لیے تم اُسے پکارو گے اور تم بھول جاؤ گے اُنھین جنھین تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو" ۔

یاد دہانی خوف

ع ۵ اے محمدؐ! ہم نے تجھ سے پہلے بھی لوگون پر رسول بھیجے تھے اور سختی اور تکلیف مین اُن کو ڈالا تھا کہ وہ لوگ گڑگڑائین ۔ ہمارا عذاب آیا تو وہ گڑگڑائے کیون نہین؟ ۔ مگر اُن کے دل سخت ہوگئے تھے اور اُنھین شیطان نے اُن کے اعمال کو اچھا دکھایا تھا ۔ پھر جب وہ اُس نصیحت کو جو اُن کو کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے بھی تمام نعمتون کے دروازے ان پر کھول دیے یہانتک کہ جب وہ نعمتین پاکر خوش ہوے تو اُنھین یکایک ہمنے عذاب مین پکڑ لیا ۔ اور وہ ناامید ہوکر رہ گئے ۔ اس طرح ظالمون کی جڑ کٹ گئی ۔ شکر ہے اللہ کا جو مالک ہے سارے جہان کا ۔ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ تمھارے کان اور آنکھین چھین لے اور

نصیحت

تمھارے دلون پر ٹھہر کے تمھین نافہم محض بنا دے تو پھر اللہ کے سوا وہ کون معبود ہے جو یہ چیزین تمھین لا دے گا؟" اے محمدؐ! تو دیکھ ہم کیسی کیسی دلیلین بیان کرتے ہین پھر بھی یہ پھرے جاتے ہین ۔ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ کا عذاب تم پر ناگہان یا کھلم کھلا آجائے تو کیا نافرمانون کے سوا کوئی دوسرا ہلاک کیا جائے گا؟" ہم محض خوشی اور ڈر سُنانے کے لیے رسول بھیجتے ہین ۔ پھر جو ایمان لائین گے اور اچھے کام کرین گے اُن پر روز قیامت نہ خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہون گے ۔ اور جو ہماری آیتون کو جھٹلائین گے اُنھین عدول حکمی کی سزا مین عذاب ملے گا ۔ اے محمدؐ! تو کہہ "مین تم سے نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ مین غیب دان ہون ۔ اور نہ مین یہ کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون ۔ مین اُسی حکم پر چلتا ہون جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے" ۔ تو کہہ "کیا اندھے اور آنکھ والے برابر ہوسکتے

---

۵۱ اللہ کو قدرت ہے کہ تم اُس سے مدد چاہو تو وہ مدد دے ۔ ماحصل یہ ہے کہ تم لوگ بت کو تو پوجتے ہو لیکن مصیبت کے وقت اللہ سے مدد مانگتے ہو اُن بتون سے مدد نہین مانگتے جن کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو ۔ ۵۲ جن لوگون پر اللہ نے عذاب بھیجا یا تنگی اور سختی ڈالی وہ لوگ بھی پورے طور پر اللہ کی طرف رجوع نہین ہوے ورنہ وہ بچا لیے جاتے ۔ ۵۳ کفار غفلت کرتے ہین مگر دنیا وی نعمتین اُن سے کم نہین کی جاتی ۔ عیش و مین وہ رہتے ہین کہ دفعتہ موت کے جبہ مین پھنس جاتے ہین اور اپنے اعمال کے نتائج مرنے پر دیکھتے ہین ۔ ۵۴ پیغمبر غیب دان ۔ فرشتہ یا کیمیاگر نہین ہوتا ۔ عام لوگون سے اور پیغمبر سے اتنا ہی فرق ہوتا ہے کہ پیغمبر آنکھ والا ہوتا ہے ۔ اور دوسرے لوگ اندھے ہوتے ہین جن کو وہ راہ بتاتا ہے پیغمبر کا کام صرف خدا کے حکم پر چلنا ہے ۔

ہین ہو کیا تم اتنا بھی نہین سوچتے ؟

ع اے محمدؐ! تو اس قرآن کے ذریعہ سے اُن لوگون کو ڈرا جنھین یہ خوف ہو کہ بروز قیامت جب وہ اپنے رب کے پاس حاضر لائے جائین گے تو سوا اُس کے کوئی بھی ان کا دوست اور سفارشی نہ ہوگا۔ عجب نہین کہ یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کرین ۔ اے محمدؐ! تو اپنے پاس سے اُن لوگون کو نہ نکال جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے ہین اور اُس کی رضا طلب کرتے ہین ۔ نہ تو اُن کے اعمال کی جواب دہی کسی طرح تیرے ذمہ ہو اور نہ تیرے اعمال کی جواب دہی کسی طرح اُن کے ذمہ ہو ۔ پھر اگر تو اُن کو نکالدے گا تو ظالم ٹھہرے گا ۔ اسی طرح ہم لوگون کو ایک بادیگرے آزماتے ہین تاکہ ذی مقدور کہین "کیا ہم مین سے انھین ذلیل لوگون پر اللہ نے احسان کیا ہو ؟" کیا شکر کرنے والون کو اللہ نہین جانتا ؟ اے محمدؐ! ہماری آیتون پر ایمان لانے والے جب تیرے پاس آئین تو تو کہہ "سلامتی ہو تم پر۔ تمھارے پروردگار نے رحمت اپنے اوپر واجب کرلی ہو یعنی تم مین سے کسی نے جہالت سے کوئی گناہ بھی کرلیا اور پھر بعد کو توبہ کرلی اور اصلاح حالت کرلی تو اللہ بے شک بخشنے والا مہربان ہو" اسی طرح ہم اپنی آیتین مفصل بیان کرتے ہین تاکہ مجرمون کے طریقے سب پر ظاہر ہوجائین ۔

ع اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "مجھے ممانعت ہو اُن معبودون کی پرستش کرنے کی جنھین تم اللہ کے سوا پکارتے ہو" اور یہ بھی کہہ "مین تمھاری خواہشون کی تبعیت نکرون گا۔ ایسا کرون گا تو گمراہ ہوجاؤن گا اور راہ پر نہ رہون گا" تو یہ بھی کہہ "مین اپنے رب کے کھلے ہوئے راستہ پر ہون ۔ اور تم اُسے جھٹلاتے ہو ۔ وہ عذاب جس کی تم جلدی کر رہے ہو میرے قبضہ مین نہین ہو ۔ اللہ کے سوا کسی کا اختیار نہین ہو ۔ امر حق اللہ بیان کرتا ہو اور وہی اچھا فیصلہ کرنے والا ہو" تو یہ بھی کہہ "وہ عذاب جس کی تم جلدی کر رہے ہو اگر میرے اختیار مین ہوتا

---

۹۱ جو اپنی خلقت مین نڈر واقع ہوے ہین وہ بھلا کیا ڈرین گے ۔ ۹۲ سرداران عرب نے آنحضرتؐ سے کہا کہ آپ کے پاس اراکس طرح آئین آپ کے پاس تو رذائل جمع رہتے ہین یعنی اُنھون نے غریب مسلمانون کو رذائل سے تعبیر کیا ۔ اُس پر یہ آیۃ کریمہ اُتری کہ جو لوگ اللہ کے ذکرین ہر وقت مشغول رہتے ہین اُن کا درجہ سب سے بڑھکر ہو ۔ ۹۳ امرائے عرب غریب مسلمانون کو دیکھکر تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسلام نعمت ہوتی تو اُس کے مستحق کیا یہی لوگ ہوتے ۔ یہ اللہ کی آزمائش ہو کہ اس طرح کہنے کا موقع اُن کو ملتا ہو ۔ ۹۴ تاکہ لوگ اُن سے اجتناب کرسکین ۔ ۹۵ یعنی تم کفار جو بار بار کہتے ہو کہ "اگر ہم سچے ہوا ور ہم لوگ گمراہ ہین تو اللہ سے عذاب منگواؤ" پتھر یا آگ برساؤ" یہ تمھارا کہنا فضول ہو میرے قبضہ مین عذاب نہین ہو اور نہ مین نے کبھی کہا کہ میرے قبضہ مین عذاب ہو ۔

حسن اخلاق

توبہ

نصیحت

تو میرا اور تمھارا جھگڑا کب کا طے ہوگیا ہوتا ۔ اللہ ظالمون کو خوب جانتا ہی ۔ اُس کے پاس غیب کی کنجیان ہین جنھین اُس کے سوا کوئی دوسرا نہین جانتا ۔ خشکی اور تری مین جو کچھ ہی اُسے بھی وہی جانتا ہی ۔ کوئی پتی ایسی نہین گرتی جسے وہ نہ جانتا ہو ۔ زمین کی تاریکیون مین کوئی دانہ یا دنیا مین کوئی تر یا خشک چیز ایسی نہین ہی جو کتاب مبین (لوح محفوظ) مین نہو ۔ وہی رات کو تمھین سُلا دیتا ہی اور دن کو جو تم نے کیا تھا اُسے جانتا ہی ۔ پھر تمھین دن کو اُٹھاتا ہی کہ حیات کی مدت معینہ پوری ہو ۔ پھر اُس کے پاس تم واپس جاؤگے اور پھر اُس وقت وہ تمھین بتا دے گا کہ تم دنیا مین کیا کرتے تھے ۔

ع وہی اللہ اپنے بندون پر غالب ہی ۔ اور تم لوگون پر وہی نگہبان (فرشتے) تعینات رکھتا ہی ۔ یہان تک کہ جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہی تو ہمارے بھیجے ہوے (فرشتے) اُس کی روح قبض کرتے ہین ۔ اور کوتاہی نہین کرتے ۔ اور اسی طرح سب لوگ اللہ کی طرف جو مالک حقیقی ہی بلا لیے جاتے ہین ۔ آگاہ رہو کہ حکم اُسی کا ہی اور وہ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہی ۔ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "خشکی اور تری کی تاریکیون سے تمکو کون بچاتا ہی ؟ جب تم عاجزی سے چپکے چپکے دعائین مانگتے ہو کہ اگر خدا اس سے ہم کو بچالے تو ہم ضرور شکر گذار ہونگے" ۔ اے محمدؐ! تو کہہ "اللہ تم کو ان تاریکیون سے اور ہر طرح کی سختی سے بچاتا ہی ۔ پھر بھی تم شرک کرتے ہو" ۔ اے محمدؐ! تو کہہ "وہ اللہ قادر ہی کہ تمھارے اوپر سے یا تمھارے پاؤن کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تم کو گروہ گروہ کرکے ایک دوسرے سے بھڑا دے اور تم مین سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھائے" ۔ اے محمدؐ! دیکھ ہم کس طرح پھیر پھیر کر انھین اپنی آیتین بتاتے ہین تاکہ یہ سمجھین ۔ اے محمدؐ! تیری قوم اس قرآن برحق کو جھٹلاتی ہی ۔ تو ان سے کہدے "مین تمھارا

موت

یاد الٰہی بجائے خوف

---

۵۱ اللہ کی قدرتون کا بیان ہی کہ یہ سب باتین ثبوت الوہیت کے لیے کافی ہین ۔ عذاب بغیر کوئی حجت ناتمام رہتی ہی ۔ ۵۲ سونا بھی ایک موت کا نمونہ ہی ۔ رات کو اللہ سُلاتا ہی اور دن کو جگاتا ہی اور اصلی موت کے آنے تک وہ ایسا ہی کرتا رہتا ہی ۔ ۵۳ انسان جب تک زندہ رہتا ہی حفاظت کے فرشتے اُس کی نگہبانی کرتے رہتے ہین جب موت کا وقت آتا ہی خدا کا بھیجا ہوا فرشتہ موت روح قبض کرلیتا ہی اور سر مو کمی نہین کرتا ۔ ۵۴ فرشتے قبض روح کے بعد یا خود روحین جسد انسانی چھوڑنے کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی جاتی ہین ۔ ۵۵ خداوند قیامت مین خوب یاد آتا ہی ۔ ایک تو جب کوئی تنہا جنگل مین راہ بھول جائے اور اندھیری رات ہوجائے یا دریا کے سفر مین کہین کشتی ٹہک جائے اور تاریکی شب مین کچھ نہ سوجھے ۔ اللہ کہتا ہی ایسے وقت مین تو تم اللہ ہی کو یاد کرتے ہو اور وہی تم کو بچاتا ہی لیکن پھر بھول جاتے ہو اور شرک و کفر کرنے لگتے ہو ۔

وکیل (محافظ) نہیں ہوں ۔ ہر خبر کا ایک وقت مقرر ہے۔ تم عنقریب آپ ہی جان لوگے ۔
اے محمدؐ! جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں سے تمسخر کرتے ہوں تو ان سے کنارہ کر جا یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں مشغول ہو جائیں ۔ اور اگر شیطان یہ ممانعت تجھے بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ان بے انصافوں کے ساتھ نہ بیٹھ ۔ متقیوں پر اگرچہ ایسے لوگوں کے حساب کی کسی طرح کی ذمہ داری نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی نصیحت کر دینا چاہیے تاکہ یہ ڈرنے لگیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے انکو تو اُن ہی کے حال پر چھوڑ دے ۔ اور موقع ملجائے تو قرآن کے ذریعہ سے انہیں سمجھا دیا کر۔ کہ جو نصیحت کوئی اپنے اعمال کے بدلے قیامت میں گرفتار عذاب ہوگا تو اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور سفارشی اُس کا نہوگا ۔ اور کتنا ہی بدلہ وہ دینا چاہے گا لیکن اُس سے نہ لیا جائے گا ۔ ایسے لوگ اپنے اعمال کے سبب سے مبتلائے آفت رہیں گے کفر کی وجہ سے انہیں کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور اُن پر عذاب دردناک ہوگا ۔

ع اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے پوچھ "کیا ہم لوگ اللہ کے سوا کسی ایسے معبود کو پکاریں جو نزل
ہم کو نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر پہونچا سکتا ہے؟ اور اللہ نے جو راہ ہمیں بتائی ہے ہم اُس کے بعد بھی اُس سے اُلٹے پاؤں پھر جائیں ۔ اور ہماری وہ مثال ہو جیسے کسی شخص کو شیاطین جنگل میں راہ بھلا دیں اور وہ حیران پھر رہا ہو اور اُس کے دوست راہ راست کی طرف بلائیں اور کہیں کہ "آ ہمارے پاس" ۔ اے محمدؐ! تو ہی جواب بھی دیدے "اللہ نے جو راہ بتائی ہے وہی راہ راست ہے ۔ اور ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے تابع رہیں ۔ اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ "تم نماز کو قائم رکھو اور اُس سے ڈرتے رہو" ۔ اللہ وہی ہے جس کے پاس تم سب بروز قیامت حاضر کیے جاؤگے ۔ اُسی نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت سے بنایا ہے ۔ اور جس روز وہ کہے گا "ہو" حشر ہو جائے گا ۔ اُس کا کہنا سچا ہے ۔ جس روز صور پھونکا جائے گا ۔ اُسی کی سلطنت ہوگی

---

۱۵ جب احکام شرعیہ کے ساتھ لوگ تمسخر کرتے ہوں تو وہاں بیٹھنا نہ چاہیے اور اگر کوئی بھول کر بیٹھ جائے اور بعد کو یہ نامعقول بات یاد آئے تو پھر فوراً اُٹھ جانا چاہیے ۔ ۱۶ شروع اسلام میں جب حضرت سے کہا گیا کہ کعبہ کا طواف ہم کیونکر کریں گے نماز جمعہ کعبہ میں پڑھکر ہم لوگوں پر ہنستے ہیں" ارشاد ہوا انھیں اپنے کام سے کام رہیں گے ان کی برائی مکمل ہو جائیگی ۔ جن تم چاہو تو انکو بھی دیانکر دو ۔ شاید وہ سمجھنے لگیں ۔ ۱۷ کنایہ قیامت کے دن کچھ دے لیکر چھٹکارا حاصل نہ کر سکیں گے ۔ ۱۸ ہم بت کو کیا پوجیں جس میں نفع ہے نہ ضرر ۔ ۱۹ مسلمان ہونے کے بعد اسلام سے پھرنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی راہ پر جانا ہوا بھٹکے ساتھیوں کے پکارنے پر جنگل میں بھٹک جائے ۔ ۲۰ اللہ کنایہ قیامت ضرور آئے گی ۔ ۲۱ یوں تو ہر وقت اُسی کی سلطنت ہے لیکن صور پھونکنے کے بعد جب علائق اور اسباب منقطع ہو جائیں گے تو سب جانیں گے کہ سوائے اللہ کے دوسرے کا حکم نہیں چل سکتا ۔

غائب اور حاضر سب وہی جانتا ہے۔ اور وہی تدبیر والا باخبر ہے + اے محمدؐ تو لوگوں کو وہ وقت یاد
دلا جب ابراہیم نے اپنے باپ (چچا) آزر سے کہا "کیا آپ بتوں کو معبود ٹھہراتے ہیں۔ میں تو آپکو
اور آپ کی قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں" + اسی طرح ہم نے ابراہیم کو عجائبات آسمانوں اور
زمین کے دکھائے تھے۔ تاکہ وہ یقین[۵۱] والوں میں ہو جائے + تو جب اُس پر اندھیری رات آئی تو
اُس نے تارا دیکھکر کہا "یہ میرا رب ہے" جب وہ چھپ گیا تو بولا "میں چھپنے والوں کو دوست نہیں
رکھ سکتا" + پھر جب چاند کو روشن دیکھا تو کہنے لگا "یہ میرا پروردگار ہے" جب وہ بھی چھپا تو ابراہیم نے
کہا "اگر میرا پروردگار مجھے راہ نہ بتائے گا تو میں گمراہ رہونگا + پھر جب ابراہیم نے سورج کو چمکتے ہوئے
دیکھا تو کہا "یہ میرا رب ہے کہ یہ سب سے بڑا ہے" جب وہ بھی غروب ہو گیا تو وہ کہنے لگا "لوگو! جن چیزوں
کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں اُن سے بری ہوتا ہوں + اور اُسی ذات کی طرف اپنا مُنہ کرتا
ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے۔ میں تو ایک طرف کا ہو کر رہوں گا۔ میں مشرکوں میں
نہیں ہوں" + اُس کی قوم جب اُس سے جھگڑنے لگی تو وہ بولا "کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں
جھگڑتے ہو؟ اُس نے مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا۔ اور تم جن بتوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں
اُن سے نہیں ڈرتا۔ مگر ہاں جو میرا رب ہی کچھ چاہے تو اُس کی مرضی ہے + میرے رب کا علم ہر چیز پر
حاوی ہے۔ کیا تم خیال نہیں کرتے + میں اُن چیزوں سے کیوں ڈروں جن کو تم اللہ کا شریک
ٹھہراتے ہو؟ جب کہ تم کو یہ ڈر نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ تم اُن چیزوں کو شریک کرتے ہو جن کے لیے
اُس نے تم پر کوئی حجت نہیں اُتاری ہے + تمہیں سمجھ ہے تو بتاؤ[۵۲] کہ ہم دونوں میں کون زیادہ تر امن کا
حقدار ہے؟ + جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اپنے ایمان میں بے انصافی کی آمیزش نہیں
کی ہے اُنھیں کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر ہیں +

حضرت ابراہیمؑ کے دلائل توحید

۱۰ع یہی ہماری دلیل[۵۳] تھی جو ہم نے ابراہیم کو اُس کی قوم کے مقابلہ میں بتائی تھی۔ ہم جسے چاہتے ہیں
اُس کے درجے بلند کرتے ہیں + اے محمدؐ! تیرا رب تدبیر والا اور باخبر ہے + ابراہیم کو ہم نے اسحاق
اور یعقوب عطا کیے تھے + اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے ہدایت دی تھی۔ ان سے پہلے نوح کو
ہم نے ہدایت دی تھی۔ اور اُس کی اولاد میں داؤد۔ سلیمان۔ ایوب۔ یوسف۔ موسیٰ اور

پیغمبروں کے نام

---

۵۱ حضرت ابراہیم عجائب معرفت پروردگار کے ذریعہ سے سمجھے کہ خالق کوئی اور ہی ان بتوں میں کیا ہے + ۵۲ آیا موحدین امن میں ہیں یا مشرکین + ۵۳ یہ امور ہیں جن پر ابراہیمؑ نے غور کر کے بت پرستی سے انکار کیا اور آخر میں رائے قائم کی کہ دنیا کی کوئی زبردست چیز قابل پرستش نہیں ہے۔ قابل پرستش وہی ذات ہے جو ان تمام چیزوں کے وجود کا سبب ہے +

ہارون کو ہدایت دی تھی۔ اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ ہم نے زکریا۔ یحییٰ۔ عیسیٰ۔ اور الیاس کو بھی ہدایت دی تھی یہ سب نیک بندے تھے ۔ اسمٰعیل۔ الیسع۔ یونس اور لوط کو بھی ہم نے ہدایت دی تھی ۔ اور ان سب کو ہم نے تمام جہان کے لوگوں پر بزرگی دی تھی ۔ اور ان کے آباء ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں کو بھی بزرگی دی تھی۔ ان کو ہم نے پسند کیا تھا۔ اور سیدھی راہ پر چلایا تھا ۔ یہ اللہ کی ہدایت تھی۔ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے وہ ہدایت دے۔ اگر یہ شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی ضائع ہو جاتے ۔ یہ وہ پیغمبر تھے جنکو ہم نے کتاب۔ حکومت اور نبوت دی تھی۔ پھر اگر یہ کفار مکہ اس نعمت سے انکار کریں تو ہم نے اس پر ایسے لوگ مقرر کیے ہیں جو منکر نہیں ہیں ۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ نے ہدایت دی تھی۔ اے محمدؐ! تو ان کے طریقہ پر چل۔ اے محمدؐ! تو کہہ "میں اس قرآن کے سنانے پر تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا یہ تو محض نصیحت ہے جہان کے لوگوں کو"۔

ع ۱۱ یہود نے پورے طور پر اللہ کی قدر نہیں کی کہ وہ کہتے ہیں اللہ نے کسی انسان پر کوئی کتاب نہیں اتاری ہے ۔ اے محمدؐ! تو کہہ "وہ کتاب (توریت) کس نے اتاری تھی جو موسیٰ لایا تھا اور جو لوگوں کے واسطے روشنی اور ہدایت ہے۔ اور جسے تم ورق ورق کر کے دکھاتے ہو اور اکثر حصہ اس کا چھپا رکھتے ہو ۔ تم اور تمہارے آباء جو جانتے نہ تھے وہ تمہیں اس میں بتایا گیا ہے" اے محمدؐ! تو کہہ "اللہ نے وہ کتاب اتاری تھی" اور پھر چھوڑ دے انہیں کہ وہ اپنی بک بک میں کھیلتے رہیں ۔ یہ (قرآن) ایک کتاب بابرکت اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہم نے اتاری ہے۔ تاکہ تو اہل مکہ اور اس کے گرد کے آدمیوں کو ڈرائے۔ آخرت پر اعتقاد رکھنے والے اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں ۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا یہ کہے کہ "مجھ پر وحی آئی ہے" حالانکہ اس کی طرف وحی کچھ بھی نہ آئی ہو۔ اور نیز اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو یہ کہے کہ "اللہ نے جیسا قرآن اتارا ہے ویسا ہی میں بھی اتار سکتا ہوں"۔ اے محمدؐ! کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھے جب کہ یہ موت کی بیہوشی میں ہوں اور ملائک ان پر دست درازیاں کر رہے ہوں

توریت

قرآن

نصیحت

---

۵۱ کفار ان پیغمبروں کی عظمت کے قائل تھے لیکن جانتے نہ تھے کہ وہ کس عقیدے کے تھے اس لیے یہ کہا گیا ۔ ۵۲ ان لوگوں سے انبیاء یا ملائکہ یا حواریین اور انصار وغیرہ مراد ہیں ۔ ۵۳ جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ کہ یہ نبی بن بیٹھے تھے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۸۱ ۔

اور کہتے ہوں کہ نکالو اپنی جانوں کو۔ آج تم کو عذاب رسوائی دیا جائے گا کہ تم اللہ کی نسبت جھوٹ باتیں کہتے تھے اور اُس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے" + بروز قیامت ہم ان منکرین سے کہیں گے "بے شک تم ہمارے پاس ویسے ہی تنہا[۵۱] آئے جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور جو اسباب ہم نے تمھیں دیے تھے وہ تم اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے۔ تمھارے ساتھ ہم تمھارے اُن شفارش کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جن کو تم اپنی خلقت میں اللہ کا شریک سمجھتے تھے۔ تمھارے باہمی تعلقات ٹوٹ گئے اور تمھارے دعوے جاتے رہے +

ف ۱۲ ع اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھوڑ کر درخت نکالتا ہے + وہی مُردے[۵۲] سے زندہ اور زندے سے مردہ پیدا کرتا ہے + لوگو! وہی تو تمھارا اللہ ہے پھر تم کدھر بہکے ہوئے جا رہے ہو؟ + وہی پیدا کرتا ہے صبح کی روشنی کو۔ اُسی نے آرام کے لیے رات بنائی ہے۔ اور حساب کے لیے سورج[۵۳] اور چاند بنائے ہیں۔ زبردست دانا کے باندھے ہوئے یہ اندازے ہیں + اُسی نے تمھارے لیے یہ تارے بنائے ہیں کہ خشکی اور تری[۵۴] کی تاریکیوں میں اُن سے راہ پاؤ۔ سمجھ دار لوگوں کے لیے ہم نے مفصل نشانیاں بیان کر دی ہیں + اُسی نے تم سب کو ایک تن[۵۵] واحد سے پیدا کیا۔ پھر جائے[۵۶] قرار ہے اور امانت گاہ ہے۔ سمجھ دار لوگوں کے لیے ہم نے مفصل نشانیاں بیان کر دی ہیں + وہی آسمان سے پانی برساتا ہے۔ پھر ہم نے اُس سے تمام اُگنے[۵۷] والی چیزیں نکالیں پھر اُس میں سبز کو پلیں پیدا کیں اور اُن میں جڑے ہوئے دانے نکالے اور کھجور کے درختوں کے گابھوں میں سے گچھے نکالے جو نیچے لٹک رہے ہیں۔ اور انگور کے باغ۔ زیتون اور انار پیدا کیے جو بظاہر ایک دوسرے سے متحد الصورت ہیں اور مزے میں مختلف ہیں + ان کے پھلوں کو دیکھو جب وہ پھلتے ہیں اور پکتے ہیں۔ یقین لانے والوں کے لیے ان میں نشانیاں[۵۸] ہیں + مشرکین جنوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں + حالانکہ اللہ ہی نے اُنھیں پیدا کیا ہے" اور بے سمجھے ہوئے اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں[۵۹] قائم کرتے ہیں + وہ پاک ہے اور بالاتر ہے اُن باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں +

جن

---

۵۱ انسان جس طرح تنہا آتا ہے ویسا ہی تنہا رہتا ہے دنیا کی چیزیں بجز نیکی اور بدی کے اُس کے ساتھ نہیں جاتیں + ۵۲ مرغی سے انڈا اور انڈے سے مرغ + ۵۳ سال اور مہینے کا حساب انھیں سے کیا جاتا ہے + ۵۴ جہاز رانی میں اور بیابان کی مسافت میں ستاروں ہی سے بہت سا پتہ لگتا تھا۔ قطب نما تو اب ایجاد ہوا ہے + ۵۵ ایک دم سے اتنے انسان بڑھے + ۵۶ رحم مادر کو قرارگاہ اور صلب پدر کو امانت گاہ سمجھا گیا ہے اور بعض مفسرین نے اس کے برعکس بھی بیان کیا ہے + بعض کہتے ہیں قرارگاہ سے دنیا اور امانت گاہ سے آخرت مراد ہے + اور بعض کے نزدیک قرارگاہ سے قبر اور امانت گاہ سے دنیا مراد ہے + ۵۷ مثلاً آٹا صورت میں سب یکساں ہوتے ہیں اور مزے میں کوئی ترش اور کوئی شیریں ہوتا ہے + ۵۸ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار + ۵۹ کفار مکہ ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے +

اللہ واحد ہے

ع ۱۳ وہی اللہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے ۔ اُس کے اولاد کیونکر ہوئی ؟ اُس کے بی بی تو تھی ہی نہیں ۔ وہ ہر شئی کا خالق اور ہر شئی سے واقف ہے + وہی اللہ تمھارا پروردگار ہے ۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے ۔ تم اُسی کی بندگی کرو ۔ کہ وہ ہر شئی کا نگہبان ہے + اُس کو آنکھیں[۵۱] نہیں دیکھ سکتیں اور وہ تمام آنکھوں کو دیکھتا ہے ۔ اور وہ لطیف اور باخبر ہے + لوگو! تمھارے رب کی طرف سے تمھیں بصیرتیں[۵۲] پہونچ چکی ہیں ۔ اب[۵۳] جو دیکھے گا وہ اپنے لیے دیکھے گا اور جو اندھا ہو جائے گا وہ اپنا آپ بُرا کرے گا ۔ اے محمدؐ! تو کہہ دے میں تم پر نگہبان نہیں ہوں ؛ اسی طرح پھیر پھیر کر ہم آیتیں بیان کرتے ہیں کہ جُملا قائل ہوں کہ تو نے اُنھیں پڑھ کر سُنایا ہے ۔ اور علم والوں کو اس طرح ہم اچھی طرح سمجھا دیں + اے محمدؐ! تیرے رب کا جو حکم (قرآن) تیرے پاس آیا ہے تو اُس پر چل ۔ سوا اُس کے کوئی معبود نہیں ہے ۔ اور مشرکوں سے اعراض کر + اللہ چاہتا تو یہ شرک نہ کرتے ۔ ہم نے تجھے ان کا نگہبان نہیں بنایا ہے ۔ اور نہ تو ان پر وکیل ہے + مسلمانو! اللہ کے سوا یہ جن معبودوں کی پرستش کرتے ہیں ۔ تم اُن کو بُرا

مذہبی جذبات نہ بھڑکاؤ

نہ کہو کہ یہ لوگ ناحق اللہ کو بے سمجھے بُوجھے بُرا کہہ دیں گے ؛ اسی طرح ہم ہر فرقے کے لوگوں کو اُنکے اعمال اچھے دکھاتے ہیں ۔ پھر جب وہ اپنے رب کے پاس آئیں گے تو وہ اُنھیں جتا دے گا کہ وہ کیا کرتے تھے + کفار بتاکید اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ "اگر کوئی نشانی (معجزہ) ان کے

معجزہ دکھانے سے آنحضرتؐ نے انکار کیا ۔

سامنے آئے تو وہ ضرور اُس پر ایمان لائیں گے" ؛ اے محمدؐ! تو مسلمانوں سے کہدے کہ "نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ۔ لیکن مسلمانو! تمھیں کیا خبر ہے ؟ یہ لوگ نشانیاں آنے پر بھی ایمان نہ لائیں گے" ؛ ہم ان کے دل اور آنکھیں اُلٹ دیں گے تو یہ ایمان نہ لائیں گے جیسا کہ

---

[۵۱] دنیا میں اُسے کوئی نہیں دیکھتا اور وہ سب کو دیکھتا ہے + اور اہل تشیع کے نزدیک دنیا اور آخرت دونوں میں رویت ناممکن ہے + [۵۲] عقل و دانش کی باتیں ۔ قرآن ۔ نصائح پیغمبر ۔ عجائبات عالم + [۵۳] اللہ کی کارسازیوں کو دیکھ کر جو آنکھ والوں کا سا کام کرے گا یعنی اللہ پر ایمان لائے گا اُسی کو نفع ہوگا اور جو کوئی خیال نہ کرے گا وہ خود بھگتے گا + [۵۴] خدا کہتا ہے کہ اے محمدؐ! ہم تو ہر طرح سے سمجھا دیتے ہیں لیکن اسے سمجھ دار ہی سمجھتے ہیں جُملا تو تجھ سے کہتے ہیں کہ تو اُمّی نہیں ہے ۔ گذشتہ کتابیں پڑھ پڑھ کر تو باتیں بنانا سیکھتا ہے اور ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہم بار بار ایک ہی بات کو مختلف پیرائے میں بیان کرتے ہیں کہ سننے والوں کو انکار کا موقع نہ رہے اور وہ قائل ہوں کہ تو نے اُنکو پڑھ کر سُنایا ۔ اور اس حالت میں ترجمہ بجائے "تو نے پڑھا ہے ؟" کے "تو نے پڑھ کر سنا دیا" ہوگا + [۵۵] امر حق کا سمجھانا تو اور آخر ہے لیکن کسی کے دیوتا کو تم بُرے الفاظ سے محض اُس کا دل دکھانے کی غرض سے یاد کرو تو یہ اچھا نہیں ہے ۔ اس کے بدلے میں تمھارے خدا کو کوئی بُرا کہے گا تو کیا ہوگا ۔ ہر شخص اپنے پندار میں اپنے کام کو سب سے اچھا سمجھتا ہے لیکن امر حق کا انکشاف کفار پر مرنے کے بعد ہوگا

اُس سے پہلے[۵۱] یہ قرآن پر ایمان نہیں لائے اور ہم انھیں گمراہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔

آٹھواں پارہ

۱۱۱ اگر ہم ان پر فرشتے بھی اُتارین۔ مردے بھی ان سے بولنے لگیں۔ ان کے سامنے تمام چیزیں ہم لاکر کھڑی کردیں جب بھی یہ بے مشیتِ الٰہی ایمان نہ لائیں گے لیکن ان میں اکثر نادان ہیں۔ اے محمدؐ! اسی طرح ہم نے ہر نبی کی دشمنی کے لیے شریر آدمی اور جن مقرر کیے تھے جو ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتیں[۵۲] فریب کی سکھاتے تھے۔ اے محمدؐ! تیرا رب چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے تو ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو اللہ پر چھوڑ دے۔ یہ لوگ اس لیے ایسا کرتے ہیں کہ ان کی طرف آخرت پر یقین نہ لانے والوں کے دل مائل ہوں۔ ان کو وہ پسند کریں اور جو غلط کام یہ کر رہے ہیں وہ بھی کریں۔ تو ان سے پوچھ "کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کو منصف ٹھہراؤں؟۔ اُس نے تو مفصل کتاب (قرآن) تمھاری طرف بھیجدی ہے" اے محمدؐ! جن کو ہم نے کتاب[۵۳] (توریت یا انجیل) دی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ تیرے رب نے اس (قرآن) کو برحق اُتارا ہے۔ کہیں تو شکی نہ ہو جانا۔ سچائی اور انصاف کے ساتھ تیرے رب کا ارشاد[۵۴] پورا ہوا۔ اُس کے احکام کا بدلنے والا کوئی نہیں ہے۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ اگر تو دنیا کے اکثر لوگوں کا کہنا مانے گا تو وہ تجھکو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے[۵۵]۔ یہ لوگ محض خیالات ذہنی پر چلتے ہیں۔ اور اٹکل کی باتیں بناتے ہیں۔ تیرا رب ہی خوب جانتا ہے کہ اُس کی راہ سے کون بھٹکتا ہے۔ اور وہی خوب جانتا ہے کہ کون راہِ راست پر ہے۔ مسلمانو! اگر تمھیں اللہ کے احکام کا یقین ہے تو جس ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا اُسے کھاؤ۔ جب اللہ

قوم کے شریر لوگ۔

ذبیحہ

---

۵۱ کفار نے کہا تھا "عیسیٰ۔ موسیٰ۔ صالح اور سلیمان وغیرہ پیغمبروں کے پاس معجزے تھے جب ہی لوگ ایمان لاتے تھے۔ آپ اس پہاڑ ہی کو سونے کا کر دیجیے ہم سب ابھی ایمان لائیں گے"۔ جناب باری سے ارشاد ہوا "یہ لوگ معجزہ دیکھکر بھی ایمان نہ لائینگے معجزہ دیکھکر دل اور آنکھیں ان کی گویا بند کیجائینگی۔ جیسا کہ اب قرآن سے منکر ہیں جب بھی ایسے ہی منکر رہیں گے"۔ ۵۲ کفار کہتے تھے کہ مسلمان جب اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے ہیں تو کھاتے ہیں اور خدا جس جانور کو موت دیتا ہے اُسے نہیں کھاتے گویا اپنے فعل کو اللہ کے فعل سے افضل جانتے ہیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ جن و انس میں جیسے شریر لوگ پہلے پیغمبروں کے وقت میں تھے کہ جو دل سے باتیں گڑھ کر لوگوں کو حیران کیا کرتے تھے اب بھی ویسے ہی لوگ ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ۵۳ توریت اور انجیل میں پیغمبر آخر الزمانؐ کی بشارت درج ہے جن لوگوں کے پاس کتابیں ہیں وہ محمد رسول اللہ اور قرآن دونوں کو حق جانتے ہیں اور جو انکار کرتے ہیں وہ دیدہ و دانستہ شرارت سے انکار کرتے ہیں۔ ۵۴ غلبۂ اسلام کا وعدہ ہے۔ ۵۵ یعنی کفار کا کہا زیادہ تھے۔ اور اب بھی بُری باتوں کے کرنے والوگ

نے مفصل بتا دیا کہ سوا حالت اضطرار کے تم پر کیا کیا حرام ہے تو پھر جس پر اللہ کا نام لیا گیا تم اُسے کیوں نہ کھاؤ گے ؟ + بہت سے آدمی بے سمجھے بوجھے اپنی خواہشوں کے مطابق دوسروں کو بہکاتے ہیں + اے محمدؐ! حد سے بڑھنے والوں کو تیرا رب خوب جانتا ہے + لوگو! ظاہری اور مخفی سب گناہوں سے الگ رہو۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں اپنے کیے کی سزا جلد پائیں گے + مسلمانو! جس ذبیحہ پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُسے نہ کھاؤ - اُس کا کھانا نافرمانی ہے + یہ شیاطین اپنے رفیقوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں - اگر تم نے اُن کا کہا مانا تو مشرک ہو جاؤ گے +

۱۲۲ ایک شخص مُردہ تھا جسے ہم نے زندہ کیا اور روشنی دی کہ اُس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے - کیا یہ ایسے شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو ایسی تاریکیوں میں ہے کہ جن سے وہ نکل نہیں سکتا ؟ + اسی طرح ان کافروں کو اپنا کیا ہوا بھلا ہی بھلا دکھائی دیتا ہے + اسی طرح ہم نے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار مقرر کیے کہ وہاں فتنہ انگیزیاں کیا کریں + وہ اپنے ہی حق میں فتنہ انگیزیاں کرتے ہیں - لیکن نہیں سمجھتے + جب اُن کے پاس کوئی آیت قرآنی اُترتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ کے رسولوں کو جو نبوت دی گئی ہے ویسی ہی نبوت جب تک ہم نہ پائیں گے ہم تو ہرگز ایمان نہ لائیں گے + اللہ اپنی پیغمبری کا محل خوب جانتا ہے + ان فتنہ انگیزیوں کے صلہ میں ان مجرموں کو اللہ کے یہاں عنقریب رسوائی ہوگی اور سخت عذاب دیا جائے گا + جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے - اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اُس کا سینہ تنگ اور بند کر دیتا ہے گویا اُسے آسمان پر چڑھنا پڑتا ہے + اسی طرح ایمان نہ لانے والوں پر اللہ کی پھٹکار پڑتی ہے + اے محمدؐ! یہ دین اسلام تیرے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۲) زیادہ جمع ہو جاتے ہیں + ۱۲۱ دیکھو سورہ مائدہ رکوع ۱ + ۱۲۲ یعنی کافروں کے بہکانے سے نہ ظاہر میں عمل بد کرو اور نہ دل میں نیت رکھو + ۱۲۳ مومن اور کافر کا فرق بتایا گیا ہے بعض نے حضرت حمزہؓ اور بعض نے حضرت عمرؓ کی طرف اس کا اشارہ تصور کیا ہے اور دونوں حالتوں میں یہ جس سے مقابلہ کیا گیا وہ کفر ہی میں مر گیا ہے دیکھو تاریخ الاسلام صفحہ ثانی صفحہ ۶۶ +
۱۲۴ جس طرح بوجھل کر میں فتنہ انگیزوں کا سردار ہوتا ہے اسی طرح ہر بستی میں ان کے سردار موجود ہیں + ۱۲۵ کیونکہ وبال انھیں پر پڑتا ہے + ۱۲۶ یعنی جس طرح حضرت جبرئیل پیغمبر کے پاس آتے ہیں اسی طرح ہمارے پاس اگر کتابیں نہ دیدو سمجھا جائے اور ہمیں پیغمبری کا درجہ کیوں نہیں ملتا + ۱۲۷ اللہ ہی جانتا ہے کہ پیغمبری کے بار امانت اٹھانے کی قابلیت کس میں ہے + ۱۲۸ یعنی گمراہ راہ حق سے اسطرح بھاگے ہیں کہ اگر راستہ پائیں تو سانس بھی نہ لیں یا یہ کہ گمراہوں کا سینہ تنگ ہونا + ۱۲۹ اگر ہیں ۱۲۱ الا اللہ ۱۲۲ کا مانا ویسا ہی مشکل ہے جیسا آسمان پر چڑھنا محال ہے +

رب کی سیدھی راہ ہی + دھیان کرنے والون کے لیے ہم نے کھول کھول کر آیتین بیان کردی ہین ۱۲۷
اُن کے رب کے یہان اُن کے واسطے سلامتی کا گھر (جنت) تیار ہی - اور وہ اُن کے حُسن اعمال
کی وجہ سے اُن کا خبرگیران ہوگا + جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا تو شیاطین سے کہے گا ۱۲۸ اے
گروہ جن ۱۲۹ تم نے تو انسان کی ایک بڑی جماعت اپنی طرف ۱۳۰ کرلی تھی ۔ اور انکے دوست ۱۳۱ انسان
کہین گے " اے ہمارے پروردگار ہم مین سے ایکنے دوسرے سے کام نکالا - اور ہم اُس مدت
تک پہونچے جو تونے ہم لوگون کے لیے مقرر کی تھی ۔ اللہ کہے گا " آگ تمھارا گھر ہی اس مین ہمیشہ
رہوگے - آگے اللہ کی (یعنی میری) مرضی ہی " اے محمدؐ ! تیرا رب حکمت والا اور باخبر ہی + اسیطرح
ہم بعض ظالمون کو اُن کی کمائی کے بدلے مین بعض ظالمون کے ساتھ ملا دین گے ۱۳۲ +

مشر ع ۱۶ پھر ہم پوچھین گے " اے گروہ جن وانس کیا میرے احکام سُنانے اور آج کے دن کے
آنے سے ڈرانے کے لیے تمھارے جنس کے پیغمبر تمھارے پاس نہین پہونچے تھے ؟ " وہ کہین ۱۳۳ گے
" ہم اپنے اوپر آپ گواہی دیتے ہین یعنی اقرار جرم کرتے ہین " فی الواقع دنیا کی زندگی نے
دھوکے مین ڈال رکھا تھا اور اب وہ خود ہی اپنے خلاف اپنے کفر کا اقرار کرین گے + اے محمدؐ
رسولون کا بھیجنا اس لیے ہی کہ تیرا رب کسی بستی کو جب اُس کے رہنے والے بے خبر ہون ظلم سے ہلاک ۱۳۴
نہین کرتا + ہر ایک کے عمل کے درجے مختلف ہین کسی کے اعمال سے تیرا رب غافل نہین ہی +
تیرا رب بے پروا ۱۳۵ اور رحم والا ہی + وہ اگر چاہے تو تم سب کو مار ڈالے اور جسے چاہے تمھارے بعد ۱۳۶

---

۱۲۷ شیاطین مراد ہی ۱۲۸ کیونکہ دنیا مین گمراہ زیادہ ہین ۱۲۹ کاہن - عامل - فال گنڈہ کھولنے والے اور ساحر جو جاہل
فریب شیطانی باتین کہکر عوام سے اکتساب زر کرتے ہین یہ گویا شیطان کے دوست ہین - یہ کہین گے - ہمارا کیا قصور
ہی اپنے نفع کے لیے ہم ایسا کرتے تھے اور جب تیرے پاس آنے کا وقت آیا حاضر ہوے پیٹ نے ہم سے
یہ سب کچھ کرایا ہمنے کیا خطا کی ؟ لیکن یہ جواب مقبول نہ ہوگا - شیاطین کا جواب دوسرے مقام پر مذکور
ہی کہ ہم نے آدمیون پر زبردستی نہین کی تھی + ۱۳۰ بعضون نے اس کا مطلب یہ سمجھا ہی کہ جو جیسا ہوگا
ویسے ہی لوگون کا ساتھ دوزخ مین اُسے نصیب ہوگا + ۱۳۱ قیامت مین بھلا خدا کے سامنے کیونکر امر حق
کے خلاف کہہ سکین گے - اپنے کفر کا صاف اقرار کرین گے + ۱۳۲ یعنی پہلے تنبیہ ہوتی ہی پھر گوشمالی +
۱۳۳ کسی کی عبادت کی اُسے پروا نہین ہی + ۱۳۴ مکہ والون سے خطاب ہی کہ تم کو اپنی قومیت
پر عبث ناز ہی - اللہ قادر ہی وہ تمھاری قومیت مٹا دے جیسا دوسری قومون کو مٹا کر اُس نے تمھین مکہ
مین قائم کیا - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۳۹ +

تمھارا جانشین کرے۔ جیسا کہ تم کو دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے + تم سے روز قیامت کا جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آئے گا۔ تم اللہ کو اس کے خلاف مجبور نہ کر سکو گے + اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ دے بھائیو! تم اپنی جگہ کام کرتے رہو۔ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تم جان لوگے کہ آخر انجام بخیر ہے۔ بے انصافوں کا تو ہرگز بھلا نہ ہوگا + یہ کفار چارپایوں میں اور کھیت حرث
میں جو پیدا ہوتا ہے۔ اللہ کا ایک حصہ ٹھہراتے ہیں۔ اور اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں یہ اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں[۱] کا ہے۔ اور جو اُن کے شریکوں کا ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہونچتا[۲] اور جو اللہ کا ہوتا ہے وہ اُن کے شریکوں کی طرف پہونچ جاتا ہے۔ کیا بُرا انصاف یہ لوگ کرتے ہیں + اسی طرح بہت سے مشرکوں کو اُن کے شریکوں نے اولاد[۳] کا مار ڈالنا بھلا دکھایا ہے کہ ان کو ہلاکت ابدی قتل اولاد
میں ڈال دیں اور اُن کا دین غلط کر دیں۔ اللہ چاہتا تو وہ ایسا کام نہ کرتے۔ اے محمدؐ! تو اُن کو اور اُن کی افترا پردازیوں کو اللہ پر چھوڑ دے + یہ کہتے ہیں یہ چارپائے اور یہ کھیتی اچھوتی ہیں[۴] اچھوتی تعینات
اسے وہی کھائے جسے ہم اپنے خیال[۵] کے مطابق چاہیں۔ بعض مواشی کو کہتے ہیں کہ اُن کی پیٹھ پر چڑھنا منع ہے۔ اور بہت سے مواشی ایسے ہیں کہ اُن کے ذبح کے وقت یہ اللہ پر افترا کر کے اللہ کا نام نہیں لیتے + اللہ عنقریب ان کی افترا پردازیوں[۶] کا انھیں بدلہ دے گا + یہ کہتے ہیں[۷] ان مواشی کے پیٹ کا بچہ صرف ہم مردوں کے لیے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور اگر بچہ مُردہ[۸] نکلے تو سب اُس میں شریک ہو سکتے ہیں[۹] اللہ ان کو ان تقریروں کی سزا دے گا۔ وہ حکمت والا اور باخبر ہے + خراب ہوئے وہ لوگ جنھوں نے اپنی اولاد کو بے سمجھے نادانی سے مار ڈالا اور قتل اولاد
اللہ پر بہتان کر کے اللہ کے دیے ہوئے رزق کو اپنے اوپر حرام کر لیا + بے شک یہ لوگ

---

[۱] یعنی اُس معبود کا ہے جسے ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں + [۲] کفار کھیتی یا مواشی میں سے کچھ اللہ کی راہ پر اور کچھ بتوں کی راہ پر علٰحدہ کر دیتے تھے۔ خراب جنس یا خراب مواشی اگر بتوں کے نام کی ہوتی تو انھیں اللہ کے نام والی عمدہ جنس یا عمدہ مواشی سے بدل لیتے تھے۔ اللہ کہتا ہے کہ یہ بے انصاف کیسی اُلٹی سمجھ کے ہیں + [۳] کفار قریش کو لڑکے مار ڈالتے تھے کہ خرچ کی زیر باری سے بچیں گے اور کبھی کبھی اپنے لڑکوں کو دیوتاؤں کی قربانی میں ذبح کر ڈالتے تھے۔ خدا کہتا ہے کہ یہ اُن کے دل کی کمزوری کا نتیجہ ہے جو شرک کرنے سے پیدا ہوتی ہے + خدا کو رزاق مطلق اور قادر برحق سمجھتے تو ایسا نہ کرتے + [۴] یعنے عورتیں نہ کھائیں صرف مرد کھائیں۔ اب بھی بعض مسلمانوں سے سنا جاتا ہے کہ بعض کھانے فاتحہ کے مرد نہ کھائیں۔ ناظرین خود سمجھیں یہ کہاں تک بے جا ہے + [۵] یعنی یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہی کا حکم ہے کہ بغیر میرے نام لیے ہوئے ذبح کیے جائیں + [۶] بحیرہ اور وصیلہ کی نسبت کفار کہتے تھے کہ مردہ بچہ پیٹ سے نکلے تو مرد اور عورت سب کھا سکتے ہیں لیکن زندہ نکلے تو صرف مرد کھائیں +

بھٹک گئے تھے اور راہ راست پر آنے والے نہ تھے ۔

قدرتِ الٰہی ع۱۷ اُسی اللہ نے گھنے اور چھترے باغ پیدا کیے ہین۔ اور مختلف مزہ کی کھجور کے درخت اور کھیت پیدا کیے ہین۔ اور زیتون اور انار پیدا کیے ہین جو بظاہر یکسان اور مزے مین مختلف ہوتے ہین۔ یہ پھلین تو ان کے پھل کھاؤ اور کٹنے اور توڑنے کے دن اللہ کا حق ادا کرو۔ اسراف نہ کرو کہ اللہ مسرفون کو پسند نہین کرتا ۔ اُسی اللہ نے پیدا کیے ہین مواشی جو بوجھ اُٹھاتے ہین۔ اور زمین پر ذبح ہونے کے لیے فرش ہو جاتے ہین ۔ لوگو! اللہ کے دیے ہوے رزق کو کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو ۔ وہ بے شک تمھارا صریح دشمن ہے ۔ اُسی اللہ نے آٹھ قسم کے چوپائے پیدا کیے ہین ۔ بھیڑون مین سے نر و مادہ دو۔ بکریون مین سے نر و مادہ دو ۔ اے محمدؐ! ان لوگون سے پوچھ "اللہ نے ان دونون کے نرون کو حرام کر دیا ہے یا دونون مادینون کو حرام کر دیا ہے۔ یا اُن بچون کو حرام کر دیا ہے جو مادینون کے ارحام مین ہین؟ پچھے سند دکھاؤ اگر تم سچے ہو" ۔ اُسی اللہ نے پیدا کیے ہین اونٹون مین سے نر و مادہ دو۔ اور گائے کی قسم مین سے نر و مادہ دو۔ اے محمدؐ! تو پوچھ ان لوگون سے "دونون نرون کو اُس نے حرام کر دیا ہے یا دونون مادینون کو حرام کر دیا ہے یا اُن بچون کو حرام کر دیا ہے جو مادینون کے ارحام مین ہین؟ کیا تم حاضر تھے جب اللہ نے ان چیزون کے حرام کر دینے کا حکم دیا تھا؟ لوگون کو بہکانے کے لیے جو لوگ بلا تحقیق کیے ہوے اللہ پر بہتان باندھتے ہین۔ اُن سے بڑھکر ظالم کون ہوگا؟ بے شک ظالمون کو اللہ راہ راست نہین دکھاتا ۔

حرام چیزین ع۱۸ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "میرے پاس جو وحی آئی ہے اُس مین تو کھانے والے پر اُسی چیز کا کھانا مین حرام پاتا ہون جو مردار ہو۔ بہتا ہوا خون ہو یا سُور کا گوشت ہو کہ یہ چیزین بے شک نجس ہین" یا وہ جانور موجب نافرمانی ہو جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لیے

---

۵۱ زیتون کے درخت دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو شکل انار کے اور دوسرا مختلف صورت کا ۔ ۵۲ شکر خدا ادا کرو یا زکوٰۃ دو ۔ ۵۳ فضول خرچی ۔ ۵۴ اللہ نے ایسے مواشی پیدا کیے جو بوجھ لادین اور ایسے مواشی بھی پیدا کیے جو صرف غذا کام دین ۔ ۵۵ اللہ نے ان جانورون کو بلا قید اور شرط حلال کیا ہے۔ اب تم جو شرطین اس مین لگاتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ ہی کا یہ حکم ہے تو کیا یہ تم ظلم نہین کرتے؟ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات کو عموماً یا کسی حیوان کو خصوصاً اپنے اوپر حرام کر لینا اچھا نہین ہے ۔ ۵۶ "دم مسفوح" کا ترجمہ ہے۔ بعض نے رگون کا خون دم مسفوح کا ترجمہ کیا ہے ۔

ذبح اور نامزد کیا گیا ہو۔ پھر بھی جو کوئی بھوک سے عاجز ہو نافرمانی کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو۔ تو تیرا رب معاف کرنے والا مہربان ہے ۔ یہودیوں پر ہم نے کُل ناخن والے[۵۱] جانور حرام کیے تھے اور گائے اور بکری کی چربی یا ستنا اُس کے جو اُن کی پیٹھ یا انتڑیوں پر ہو یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو ہم نے اُن پر حرام کی تھی۔ یہ اُن کی سرکشی[۵۲] کی سزا ہم نے اُنھیں دی تھی۔ ہم سچ کہتے ہیں ۔ پھر اگر وہ اے محمدؐ تجھے جھٹلائیں تو تُو اُنسے کہہ "تمھارے رب کی رحمت میں بڑی گنجائش ہے اس لیے تم پر عذاب نہیں آتا۔ مگر اب تک گنہگاروں سے تو اُس کا عذاب ٹلنے والا نہیں ہے ۔ اب مشرکین یہ کہیں گے کہ اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ ہم کوئی شے از خود حرام کر لیتے ۔ اسی طرح ان سے اگلوں نے پیغمبروں کو بھی جھٹلایا تھا۔ یہاں تک کہ اُنھوں نے ہمارا عذاب چکھا۔ اے محمدؐ تو ان لوگوں سے کہہ "تمھارے پاس کوئی (کتابی) سند ہے تو اُسے ہمارے پاس لاؤ ۔ تم صرف گمان اور اٹکل پر چلتے ہو" ۔ اے محمدؐ! تو کہہ "پھر اللہ ہی کی حجت غالب رہی۔ وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کرتا" اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ "تم اپنے گواہوں کو لاؤ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے یہ حرام کیا ہے" پھر اگر وہ کہیں بھی تو تو اُن کے ساتھ متفق نہ ہونا۔ اور نہ اُن لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے رب کی ساتھ غیر کرتے ہیں ۔

ع ۱۵ اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ "آؤ۔ میں پڑھکر سناؤں کہ تمھارے رب نے تم پر کیا کیا چیزیں حرام کی ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو۔ مفلسی کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور اُن کو بھی رزق دیتے ہیں۔ کھلی یا چھپی بے حیائیوں کے قریب نہ جاؤ۔ جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اُس کو ناحق[۵۵] قتل نہ کرو۔ انھیں باتوں کا تمھیں اللہ نے حکم دیا ہے تاکہ

والدین کے ساتھ سلوک کرنا — قتل اولاد — قتل ناحق

---

۵۱ جو شخص بھوک یا کسی زبردستی سے مضطر ہو یا جان کا ڈر رکھتا ہو اور نافرمانی طلب لذت یا حد شرعی سے گزر جانا اُس کا مقصود نہ ہو تو خیر وہ کھالے اللہ غفور رحیم ہے ۔ ۵۲ اس سے مراد اونٹ اور شتر مرغ ہے بعض بط کو بھی شامل کرتے ہیں ۔ ۵۳ یعنی اُنھوں نے اپنی ہٹ دھرمی سے خود اپنے اوپر یہ چیزیں حرام کر لی تھیں اور جھوٹ کہتے تھے کہ اُن کا نہ کھانا یعقوبؑ کی سنت ہے پھر اُن کے جھوٹ کا بدلہ یہ ملا کہ وہ چیزیں سب کچھ حرام کی طرح اُن کی قوم میں سمجھی جانے لگیں ۔ ۵۴ ہم نے گویا اُن کی سزا یہ کی کہ اُن کا دائرۂ رزق کم کر دیا ۔ ۵۵ دیکھو سنگ جبر و اختیار۔ فصل ۵۲ - الاسلام ۔ ۵۵ یعنی قصاص وغیرہ کے سوا کسی کا قتل جائز نہیں ۔

مال یتیم
ناپ تول
قول حق

تم دنیا مین رہنے کا طریقہ سمجھو + یتیم جب تک جوانی کو نہ پہونچے تم اُس کے مال کے پاس بجز ایسے طریقے کے جو اُس کے حق مین بہتر ہو نہ جانا - ناپ اور تول مین انصاف ملحوظ رکھنا - ہم کسی کو تکلیف نہین دیتے - مگر بقدر اُس کے مقدور کے - جب بولو انصاف کے ساتھ بولو - گو تمھارا کوئی قرابت[۵۱] والا ہی کیون نہ ہو - اللہ کا عہد پورا کرو + یہی وہ باتین ہین جن کا اللہ نے تمھین حکم دیا ہے - تاکہ تم نصیحت پکڑو + اور یہ بھی اُس نے کہا ہے کہ یہی میری سیدھی راہ ہے اسی پر چلو - وہ راہین نہ ڈھونڈھو جو اللہ کی راہ سے تمھین بھیر دین - یہی تم کو اللہ نے نصیحت کی ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ + پھر ایک بات یہ بھی ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تھی جو پورا فضل ہے نیکی کرنے والے پر - اور اُس مین تمام باتون کے تفصیلی احکام ہین - ہدایت اور رحمت سے وہ بھری ہوئی ہے تاکہ لوگ[۵۲] اپنے رب کے ملنے پر یقین کرین +

نصیحت

۱۵۶ اور ایک کتاب بابرکت ہم نے یہ قرآن اتارا ہے - لوگو! اس پر چلو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے + اے مشرکین عرب! ہم نے اسے اس لیے اتارا ہے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو ہی فرقون[۵۳] پر کتابین نازل ہوئی تھین اور ہم اُن کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے" اور نہ کہو کہ "اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم اُن سے کہین زیادہ راہ راست پر ہوتے" اب تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے دلیل - ہدایت اور رحمت آچکی - تو جو اللہ کی آیتین جھٹلائے گا اور ان سے کنارہ کشی کرے گا - اُس سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا؟ ہماری آیتون سے جو لوگ کنارہ کشی کرتے ہین ہم اُن کو کنارہ کشی کے بدلے مین بُری طرح عذاب دین گے + اے محمدؐ! کیا یہ لوگ اسی انتظار مین ہین کہ اُن کے پاس فرشتے آئین یا خود تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کچھ نشانیان[۵۴] آئین ؟ جس روز تیرے رب کی کچھ نشانیان آئین گی تو کسی کو ایمان نفع نہ دے گا اگر پہلے سے وہ ایمان نہ لا چکا ہوگا یا اپنے ایمان مین کچھ نیکی نہ کرلی

---

۵۱ سچ بات کہنے مین یا فیصلہ کرنے مین ۵۲ توریت کا لحاظ نہ کرکے ۵۳ تمام ہدایت توریت کا حاصل کرکے بعد ۵۴ نشانیون سے یہان قیامت مراد ہے + اللہ کہتا ہے کہ لوگ کیا چاہتے ہین؟ فرشتے آئین؟ خدا خود سمجھانے کے لیے آئے یا قیامت برپا ہو جائے۔ قیامت تو ایک دن آئے گی لیکن اُس وقت کسی کی فریاد نہ مستعمل نہ ہوگی +

ہوگی ۔ اے محمدؐ! تو کہہ دے تم منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں" + جنھوں[۵۱] نے اپنے دین میں تفرقے ڈالے ہیں اور کئی فرقے ہوگئے ہیں تجھے اُن سے کچھ کام نہیں ہے اُن کا کام اللہ کے حوالے ہے ۔ پھر وہ اُنھیں بتا دے گا کہ وہ دنیا میں کیا کرتے تھے + بروز قیامت جو نیکی لیکر آئے گا اُسے اُس کا دس گنا ملے گا اور جو بدی لے کر آئے گا وہ اُتنی ہی سزا پائے گا کسی پر ظلم[۵۲] نہ کیا جائے گا + اے محمدؐ! تو کہہ مجھکو تو میرے رب نے سیدھی راہ بتائی ہے کہ وہی مضبوط دین ہے یعنی ابراہیم کا طریقہ بتایا ہے جو ایک طرف کا تھا اور مشرک نہ تھا" + تو کہہ میری نماز میرے تمام عبادات ۔ میرا جینا ۔ میرا مرنا ۔ سب اللہ کے لیے ہے جو پروردگار عالمین ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور یہی مجھکو حکم ہوا ہے ۔ اور میں پہلا فرمانبردار ہوں" + تو کہہ کیا میں سوا اللہ کے جو ہر شے کا پروردگار ہے کوئی دوسرا پروردگار تلاش کروں ؟ ۔ جو شخص بُرا کام کرے گا اُس کا وبال اُسی پر پڑے گا ۔ کوئی اُٹھانے والا کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہ اُٹھائے گا ۔ پھر تم سب کو اپنے پروردگار کے پاس واپس جانا ہے ۔ اُس وقت تمھیں وہ باتیں بتا دے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو + اُسی نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا ہے ۔ اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کیا ہے تاکہ اپنی دی ہوئی[۵۳] نعمتوں کی شکر گذاری کے بارے میں وہ تمھاری آزمائش کرے ۔ اے محمدؐ! تیرا رب جلد عذاب کرنے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے +

سورۂ اعراف[۵۴]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع الٓمٓصٓ ۔ اے محمدؐ! یہ کتاب (قرآن) تیری طرف اُتاری گئی ہے کہ اُس کے ذریعہ سے

---

[۵۱] بعض نے یہود و نصاریٰ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اُن میں بہت سے فرقے ہوگئے تھے ۔ اور بعض نے کہا ہے کہ دین میں نئی نئی باتوں کی اختراع سے مخالفت کی گئی ہے کہ اس سے جدا جدا فرقے پیدا ہوتے ہیں + بہرحال مسلمانوں کے لیے اہل سنت و جماعت اہل الحدیث یا حنفی وغیرہ کا لقب اختیار کرکے جدا جدا فرقے قائم کرنا اس آیت کے بموجب شبہہ سے خالی نہیں ہے ۔ سچا مسلمان وہ ہے جو اپنے آپ کو محمدی سمجھے ۔ [۵۲] اللہ کے بیان ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر بھی جائیگی لیکن ایک بدی ایک ہی بدی کے برابر سمجھی جائے گی نیکی کے بڑھانے یا بدی کے بڑھانے سے یہ بات نہ سمجھا جائے گی ۔ بہرحال نیکی سے جزا دینا مراد ہے ورنہ صدقہ کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ دس گنے سے کہیں زیادہ اُنکا معاوضہ دے گا + [۵۳] مثلاً فقر کو جہاد و توکل میں آزمانا ۔ غرض اُس کا وجود ۔ فکر اور تواضع میں آزمانا ہے ۔ علما کو اجتہاد و تحقیق میں جانچنا ہے جہلا کو تقلید میں پرکھنا ہے اہل حکمت کی خاموشی دیکھتا ہے اور اہل حال کی خود فراموشی پر نظر رکھتا ہے ۔ غرض ہر حال میں مست ہے ہر حال میں مست ہے ۔ لیکن اللہ کسی حالت سے غافل نہیں ہے

نصیحت

تو کافروں کو ڈرائے اور ایمان والوں کو یہ نصیحت ہو۔ اس کتاب کی وجہ سے تجھے دل تنگ[۱] نہ ہونا چاہیے ✦ لوگو! تمھارے رب نے یہ قرآن تم پر اُتارا ہے اس کی پیروی کرو۔ اُس کے سوا اپنے کارسازوں[۲] کی پیروی نہ کرو ✦ تم لوگ غور کم کرتے ہو ✦ کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کیں کہ اُن پر ہمارا عذاب راتوں رات یا دوپہر کو سوتے ہوئے پہونچا۔ پھر جب اُن پر ہمارا عذاب نازل ہوا تو اُن کے باشندوں کی پکار سوا اس کے نہ تھی کہ وہ کہنے لگے کہ ہم بے شک گنہگار تھے ✦ پھر ہم ہر روز قیامت مرسل الیہم (امتوں) اور پیغمبروں[۳] دونوں سے پوچھیں گے۔ پھر ہم[۴] ان پر اپنا علم ظاہر کریں گے کہ ہم غائب نہ تھے ✦ اُس دن اعمال کا تولنا برحق ہے۔ جن کے اعمال نیک کا وزن بھاری ہوگا اُنھیں کا بھلا ہوگا اور جن کا وزن ہلکا ہوگا وہی اپنے حق میں نقصان کرنے والے ٹھہریں گے۔ اس لیے کہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے ✦ اے بنی آدم! ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی ہے اور اُس میں تمھارے لیے اسباب معیشت مہیا کیے ہیں۔ تم بہت کم شکر کرتے ہو ✦

تمہید آدم

ع ۲ ہم نے تمھیں[۵] پیدا کیا۔ پھر تمھاری صورت بنائی۔ پھر فرشتوں کو آدم کے سجدہ کا حکم دیا۔ سوا ابلیس کے سب نے سجدہ کیا ✦ ابلیس نے سجدہ نہیں کیا ✦ اللہ نے اُس سے پوچھا ✦ میرے حکم کے بعد تجھے کس نے سجدہ کرنے سے باز رکھا؟ ✦ وہ بولا "میں اس آدم سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے بنایا ہے اور اُسے خاک سے بنایا ہے ✦ اللہ نے کہا "بہشت سے نیچے اتر" کہ بہشت میں رہکر تجھے تکبر کرنا نہ چاہیے۔ نکل تو بے شک ذلیل ہے ✦ وہ بولا "لوگوں کے جی اُٹھنے تک مجھے مہلت دے ✦ اللہ نے کہا "تجھے مہلت ہے ✦

ابلیس

ابلیس نے کہا "جیسا تو نے مجھے براہ کیا ہے۔ میں بھی بنی آدم کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا اور اُن کے پاس آگے اور پیچھے۔ داہنے اور بائیں سے آؤں گا اور تو اُن میں سے اکثروں[۶] کو شکر گذار پائے گا" اللہ نے کہا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹) نہیں ہے ✦ ۱ اس سورہ میں اعراف اور اُس کے متعلقات کا ذکر ہے اس میں صرف ایک آیت مدنی ہے جس میں مجمل والوں کا ذکر ہے ✦ ۲ تو اسکا خیال نہ کر کہ لوگ تجھے جھوٹا کہیں گے یہ کہنا بیاس لیے لازمی ہے کہ تو لوگوں کو اس سے ڈرائے اور مومنین اس سے نصیحت کی باتیں سیکھیں ✦ ۳ معبودان باطل کی ✦ ۴ یعنی قیامت کے دن اللہ مرسل الیہم (امتوں) سے پوچھے گا کہ تمنے پیغمبروں کی نصیحت منکر کیا گیا؟ اور پیغمبروں سے پوچھے گا کہ تم نے تبلیغ رسالت کس طرح کی؟ ✦ ۵ یعنی پوچھنے کے بعد ہم یہ بتائیں گے کہ ہم کو سب کچھ معلوم ہے کیونکہ ہم تو ہر وقت حاضر و ناظر تھے ✦ ۶ یعنی تمھارے باپ آدم۔ دیکھو سورۂ بقرہ ۴ رکوع ۴ ✦ ۷ یعنی شیطان اکثروں کو بہکا کر خدا کی باتوں سے منحرف کر دے گا ✦

بہشت سے بدحال اور مردود ہو کر نکل۔ آدمیوں میں سے جو تیری پیروی کریں گے تو ہم تم سب سے دوزخ بھریں گے ۔ اللہ نے پھر آدم سے کہا: اے آدم تو اپنی بی بی کے ساتھ بہشت میں رہ اور تم دونوں جہاں سے چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے ۔ پھر ابلیس نے ان دونوں کو ان کی شرمگاہیں جو اُن سے مخفی تھیں کھول کر دکھانے کے لیے اُن کو بہکایا۔ اور کہا: تمھارے پروردگار نے تم کو اس درخت سے صرف اس لیے منع کر دیا ہے کہ کہیں تم دونوں فرشتے یا ہمیشہ کے لیے بہشت میں رہنے والے نہ ہو جاؤ" اور قسم کھا کر اُن سے کہا: میں تمھارا خیر خواہ ہوں" اور فریب سے اُن کو بہکا لیا۔ جب اُس درخت کا پھل اُن دونوں نے چکھا تو اپنی شرمگاہیں وہ دیکھنے لگے اور جنت کے پتوں سے اپنے جسم چھپانے لگے ۔ اللہ نے اُن سے پکار کر کہا کہ "کیا ہم نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور یہ نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان تمھارا صریح دشمن ہے؟" وہ دونوں بولے "اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا ہے۔ اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر مہربانی نہ کی تو ہم ضرور خسارہ میں رہیں گے" اللہ نے کہا: "نیچے اترو۔ تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہوگا اور زمین پر تم کو ایک مدت تک رہنا اور فائدہ حاصل کرنا ہوگا" اللہ نے پھر کہا: "زمین ہی میں تم لوگ زندگی بسر کرو گے اور وہیں مرو گے اور وہیں سے بروز قیامت نکالے جاؤ گے"

ع ۳ اے آدم کے لڑکو! ہم نے تمھیں پوشاک دی ہے کہ وہ تمھاری شرمگاہیں چھپائے۔ اور تمھاری زینت بڑھائے۔ اور پرہیزگاری کا لباس یہ سب سے بہتر ہے یہ بھی اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ اس میں غور کریں ۔ اے آدم کے لڑکو! کہیں شیطان تمھیں نہ بہکائے جیسا کہ تمھارے ماں باپ کو اُس نے بہشت سے نکالا اُن کے کپڑے اُتروا لیے تاکہ اُن کی شرمگاہیں انھیں دکھا دے۔ وہ اور اُس کی اولاد تمھیں اس طرح دیکھتے ہیں کہ تم اُنھیں نہیں دیکھ سکتے جو ایمان نہیں لائے ہیں ہم نے شیطان کو اُن کا دوست بنا دیا ہے ۔ جب وہ کوئی عیب کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے

حاشیہ: ۱۵ یعنی جو دونوں نافرمان اور شیاطین دوزخ میں ڈالے جائیں گے یہ سزا ہے ۔ ۲۵ یعنی عارضی طور پر یا ہمیشہ کے لیے بہشت میں جاؤ یا دوزخ میں آسمان سے زمین میں جاؤ جہاں تمھارا محل رہنا ہے یا تم موت کے آنے تک رہنا ہوگا ۔

باپ دادا کو یہی کرتے ہوے دیکھا ہی۔ اور اللہ نے ہم کو اسی کے کرنے کا حکم دیا ہی" اے محمدؐ! تو کہہ" اللہ تو عیب کرنے کا حکم نہین دیتا۔ کیا تم اللہ پر بے جانے ہوے جھوٹ بولتے ہو" اے محمدؐ! تو کہہ" میرا پروردگار تو انصاف کا حکم دیتا ہی۔ وہ کہتا ہی کہ ہر نماز کے وقت اللہ کی طرف متوجہ[۵۱] ہو جایا کرو اور خالص اُسی کی تابعداری مدنظر رکھکر اُسی کو پکارا کرو جسطرح اُس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا تم دوبارہ بھی (پیدا) ہوگے۔ ایک گروہ کو اللہ نے راہ دکھائی ہی اور ایک گروہ پر ضلالت ثابت ہوئی ہی۔ اللہ کو چھوڑکر اُنھون نے شیطانون کو دوست بنایا ہی اور سمجھتے ہین کہ ہم راہ پر ہین" اے آدم کے لڑکو! ہر نماز کے وقت اپنے کپڑے پہن لیا کرو اور کھاؤ پیو لیکن صرف بیجا نہ کرو۔ اللہ صرف بیجا کرنے والون کو دوست نہین رکھتا۔

ع ۱۴ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ" اللہ نے جو زینت اپنے بندون کے لیے بنائی ہی اور جو اچھے رزق اُس نے پیدا کیے ہین کس نے اُن کو حرام[۵۲] کردیا ہی؟ اے محمدؐ! تو کہہ۔ دنیا[۵۳] کی زندگی مین جو ایمان لائے ہین اُن کے لیے یہ نعمتین قیامت کے دن مخصص[۵۴] ہون گی۔ سمجھدار لوگون کے لیے ہم اسی طرح اپنے احکام مفصل بیان کرتے ہین۔ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ" تیرے رب نے صرف بیحیائی کے کامون کو وہ ظاہر ہون یا پوشیدہ ہون حرام کردیا ہی۔ گناہ اور ناحق کی سرکشی کو بھی حرام کیا ہی اور یہ بھی حرام کردیا ہی کہ بے کسی سند کے تم کسی کو اقتدار[۵۵] اللہ کا شریک ٹھہراؤ اور بیجانے ہوئے اللہ کے حق مین جھوٹ کہو۔ ہر ایک قوم کے مٹنے کا ایک[۵۶] وقت ہی جب وہ وقت آگیا تو پھر ایک ساعت کے لیے بھی تاخیر و تقدیم نہوگی" اے آدم کے لڑکو! تمھارے پاس جب کبھی تم مین سے ہمارے پیغمبر آئین اور ہمارے احکام تم کو پڑھ کر سُنائین تو تم مان لیا کرو۔ جو لوگ ڈرین گے اور نیک عمل کرین گے اُن پر کچھ خوف اور رنج نہوگا۔ اور جو لوگ ہماری آیتون کو جھٹلائین گے اور اُن سے تکبر کرین گے وہی دوزخی ہون گے۔ اور وہی دوزخ مین ہمیشہ رہین گے۔ جس نے اللہ پر جھوٹا افترا کیا

---

۵۱ قبلہ رخ ہوکر نماز پڑھو۔ ۵۲ جو چیزین شرعاً حلال ہین اُن کو مکروہ جاننا اچھا نہین ہی۔ ۵۳ دنیا مین عیش و آرام کے اعتبار سے مومن اور کفار مین فرق نہین ہی۔ فرق صرف بروز محشر ہوگا کہ مومن انتہاے لطف مین ہون گے اور کفار غایت تکلیف مین ہونگے۔ ۵۴ عمدہ کھانے اور عمدہ پوشاک سے مسلمانون کو احتراز نہین چاہیئے۔ دنیا مین یہ نعمتین مومنین اور کافرین سب کے لیے ہین۔ البتہ آخرت مین یہ نعمتین مومنین کے ساتھ مخصص ہوجائینگی۔ ۵۵ یہ بالکل حرام ہی کہ بے سمجھے بوجھے لوگون کی دیکھا دیکھی یا اپنی جہالت سے کسی کو کوئی اللہ کا شریک ٹھہرائے۔ یہ نہ سمجھے کہ یہ مطلب نہین ہی کہ بھگوان شریک ٹھہرانا درست ہی بلکہ یہ کہ جب کوئی خود کرے گا تو شریک ہی نہ ٹھہرائے گا۔ ۵۶ ترقی اور تنزل کا وقت کچھ ہو یا مرنے اور جینے کا۔

یا اُس کی آیتوں کو جھٹلایا اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا؟ اُن کو حصہ[۵۱] رزق جو لکھا ہوا ہے
ملتا رہے گا۔ حتی کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اُن کی جان نکالنے کو پہونچیں گے اور
پوچھیں گے "وہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے" تو یہ بولیں گے کہ ہم سے
جاتے رہے اور اپنے اوپر آپ گواہی دے کر کہیں گے (یعنے اقرار کریں گے) کہ بیشک وہ
کافر[۵۲] تھے۔ اللہ کہے گا "تمھارے پہلے جو اور کفار لوگ از قسم جن و انس گذرے ہیں۔ تم
بھی اُن کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ" جب یہ لوگ داخل[۵۳] ہونگے تو اپنے ساتھیوں
پر لعنت کریں گے۔ یہاں تک کہ جب سب جہنم میں داخل ہو چکیں گے تو اُن میں کے پچھلے
اگلوں کی نسبت کہیں گے "اے ہمارے پروردگار! انھیں لوگوں نے ہمیں بہکایا تھا۔
ان کو آگ کا دگنا عذاب دے۔ اللہ کہے گا تم جانتے نہیں۔ ہر ایک[۵۴] پر دوگنا ہی عذاب[۵۵] ہوگا۔
اُن میں کے اگلے لوگ پچھلے لوگوں سے کہیں گے "تم کو ہم پر کیا فضیلت[۵۶] ہے؟ اپنے کیے کے
بدلے عذاب چکھو"۔

ع ۵ جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے اور اُن سے تکبر کیا ہے اُن کے لیے آسمان
کے دروازے[۵۷] کھولے نہ جائیں گے اور جب تک سوئی کے ناکے[۵۸] میں ہو کر اونٹ نہ گذر جائے
وہ جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ ہم گنہگاروں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ اُن کے لیے
دوزخ[۵۹] میں آگ کا بچھونا ہوگا اور وہی اوپر اوڑھنا ہوگا۔ ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے
ہیں۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک کام کیے ہیں۔ ہم تو کسی کو اُس کی وسعت
سے بڑھکر تکلیف دیتے ہی نہیں۔ یہی لوگ جنت والے ہیں یہ ہمیشہ رہیں گے۔
اُن کے سینوں میں جو ایک دوسرے سے رنجش[۶۰] ہوگی وہ بھی ہم نکال دیں گے اور

---

[۵۱] روزی معصیت سے گھٹتی نہیں۔ عمل کیسا ہی ہو مقدر کے موافق کھانے کو ملتا ہی رہے گا۔ [۵۲] یعنی
وہ کافر تھے جن کی تعیت میں ہم راہ راست بھولے بیٹھے تھے۔ [۵۳] یعنی ایک سے بڑھ کر دوسرے پر
عذاب ہوگا اولین پر تو اس لیے کہ انھوں نے کار بد کا نمونہ قائم کیا اور آخرین پر اس لیے کہ انھوں نے
ان کے حالات سے عبرت حاصل نہیں لی۔ [۵۴] یعنی تم میں کیا خصوصیت ہے کہ تم پر عذاب کم ہو اور ہم پر زیادہ ہو
[۵۵] یعنی بُرے لوگوں کی روحیں مرنے پر ادنے درجہ میں ہوں گی اور آسمان اور بہشت میں نہ جائیں گی
یا یہ کہ اُن کے اعمال اور اُن کی دعائیں اللہ تک نہ پہونچیں گی۔ [۵۶] کافروں کا جنت میں جانا ایسا محال
ہے جیسا اونٹ کا سوئی کے ناکے میں گھسنا۔ [۵۷] دوزخ میں آگ ہی آگ ہوگی۔ [۵۸] دنیا میں اگر دو
مسلمانوں میں اتفاقیہ طور پر کوئی رنج آجائے گا تو مرنے پر وہ جاتا رہے گا۔ بہشت میں آپس میں دلی
بشی خوشی سے لوگ بسر کریں گے۔

اُن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور یہ لوگ کہیں گے "سب تعریف اللہ کی ہے جس نے ہم کو اس جنت کی راہ بتائی ہے۔ اگر اللہ یہ راہ نہ بتاتا تو ہم کو راہ نہ ملتی۔ ہمارے پروردگار کے رسول دین حق لے کر آئے تھے۔ ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ "یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے کہ تم جنت کے وارث ہوئے ہو"۔ جنت والے دوزخیوں سے پکار کر کہیں گے "ہم نے تو اپنے پروردگار کے وعدہ کو سچا پایا۔ کیا تم نے بھی اپنے پروردگار کے وعدہ کو سچا پایا؟" وہ کہیں گے "ہاں"۔ پھر ایک پکارنے والا اُن میں پکار کر کہے گا "اُن ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے۔ اور راہ ڈھونڈتے تھے۔ اور آخرت سے انکار کرتے تھے"۔ جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہوگا۔ جس کا نام اعراف ہے اور اس اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب جنتیوں اور دوزخیوں کو اُن کے چہروں سے پہچان لیں گے اور جنتیوں سے کہ ابھی یہ خود جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے بلکہ امیدوار کھڑے ہوں گے۔ پکار کر کہیں گے "سلامتی ہو تم پر"۔ اور جب یہ اعراف والے دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے "اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کا ساتھی نہ بنانا"۔

اہل اعراف

ع ۶ پھر اعراف والے اُن دوزخیوں کو پکار کر کہیں گے جن کو وہ صورتوں سے پہچانتے ہوں گے "تم کو تمہاری جمعیت اور تمہارا تکبر کام نہ آیا"۔ کیا (جنتیوں کی طرف اشارہ کر کے) انھیں لوگوں کی نسبت تم قسمیں کھاتے تھے کہ اُن پر اللہ کی رحمت نہ ہوگی"۔ پھر اُن سے کہا جائے گا "جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں تم کو کچھ خوف اور رنج نہ ہوگا"۔ دوزخ والے جنتیوں سے پکار کر کہیں گے "اللہ نے جو تم کو پانی اور رزق دیا ہے اُس میں سے کچھ ہم پر بھی ڈالو"۔ وہ کہیں گے "کافروں پر جو ہنسی اور کھیل اپنا دین سمجھتے تھے اور دنیاوی زندگی کے دھوکے میں تھے بے شک یہ چیزیں اللہ نے حرام کی ہیں"۔ اللہ کہے گا "آج ہم ان کو اسی طرح

۱۔ نہ رشتے کہیں گے ۲۔ یعنی جیسے ہم لطف میں ہیں ویسے ہی تم بے لطف ہو؟ ۳۔ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مقام اعراف ہے جو دونوں کے درمیان میں حائل ہے۔ یہاں وہ مومن ہوں گے جن کی نیکی اور بدی برابر ہوگی اور جب وہ دونوں مقاموں کے بیچ میں رہیں گے تو ان کو موقع ملے گا کہ دونوں مقاموں کے لوگوں کو دیکھ سکیں۔ اہل اعراف اہل جنت کو دیکھ کر کہیں گے "تم پر سلامتی ہو" اور دوزخیوں کو دیکھ کر کہیں گے "اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کا ساتھی نہ بنانا"۔ ۴۔ یعنی تمہارا جتھا ۵۔ اس سے مراد یا تو اہل اعراف ہیں یا اہل جنت ۶۔ دوزخ والوں سے یہ راہ طنز پوچھا جائے گا کہ آج جنت والوں کی تو دنیا میں لوگ نفرت کرتے تھے کہ یہ راہ پر نہیں ہیں اور تم قسمیں کھاتے تھے کہ ان پر رحمت نہ ہوگی۔ ۷۔ اعراف والوں سے یہ بات کہیں گے۔ بعض نے کہا کہ اہل اعراف اہل جنت سے کہیں گے اور بعض مترجمین نے کہا کہ یہ تو جنت میں داخل ہو گئے اور ان کو تم داخل نہ ہوں گے

قرآن

بھلا دین گے جس طرح یہ اس دن کے پیش آنے کو بھولے ہوے تھے اور ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے ۝ اس میں شبہ نہیں کہ ہم نے ان کفار مکہ کو کتاب قرآن دیا ہے اور سمجھ بوجھ کر اس میں ہر طرح کی تفصیل کر دی ہے۔ مومنوں کے واسطے وہ ہدایت و رحمت ہے ۝ کفار کیا اسی کا انتظار کرتے ہیں کہ جو لکھا ہوا ہے وہ ہو جاے اور جب ایسا ہو گا تو جو لوگ اُسے پہلے سے بھولے ہوے تھے وہ اقرار کریں گے اور کہیں گے بیشک ہمارے پروردگار کے رسول برحق آئے تھے۔ آج کوئی سفارش کرنے والا ہے کہ ہماری سفارش کرے یا ہم پھر دنیا میں بھیجے جائیں اور جو کچھ ہم کرتے تھے اُس کے برخلاف اب اچھے کام کریں ۝ انھوں نے خود اپنا نقصان کیا۔ اور جو افترا پردازیاں وہ کرتے تھے سب جاتی رہیں ۝

ع لوگو! تمھارا رب اللہ ہے جس نے چھ دنوں میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا۔ وہی دن کو رات سے ڈھانک لیتا ہے جو اسے بسرعت ڈھونڈتی رہتی ہے۔ اسی نے سورج۔ چاند اور تاروں کو اپنے حکم کا تابع پیدا کیا ہے ۝ لوگو! جان رکھو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اُسی کا کام ہے ۝ بابرکت ہے اللہ جو پالنے والا ہے عالم کا ۝ لوگو! اپنے پروردگار کو عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارتے رہو۔ حد سے بڑھنے والوں کو وہ پسند نہیں کرتا۔ ملک میں اصلاح ہونے کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ اور اللہ کو ڈر اور توقع سے پکارتے رہو بیشک خلوص رکھنے والوں سے اللہ کی رحمت قریب ہوتی ہے ۝ وہی ہوا دان کو اپنی رحمت کے آگے

---

۱ قرآن شریف میں سب جا یہی بیان ہے کہ کفار اسے نہیں مانتے نہیں صرف عذاب کا انتظار کرتے ہیں تو وہ بھی اپنے وقت پر آجائے گا اور اُسوقت وہ پچھتائیں گے اور پچھتانا کام نہ آئے گا ۲ اسی مضمون کی حدیثیں بھی ہیں۔ لیکن دن کی مقدار کہیں بیان نہیں ہوئی ہے اُسوقت آفتاب کا وجود نہ تھا کہ دنوں کا شمار ہوتا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ اکثل کے دنوں پر قیاس کر کے مقدار وقت تعین کیا گیا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ قبل خلقت کے ایک ہزار برس کا ایک دن ہوتا تھا بہرحال جس طرح تخلیق آدم پر مومن ایمان لاتے ہیں اسی طرح اس پر بھی ایمان لائے ہیں ۳ چھ دنوں میں زمین و آسمان بنے ایک امر یہ بھی قابل غور ہے کہ خدا کتنا ہی ہو جا ہو اور مخلوق ہونا تو بھر چھ دن مدت نے میں کیوں صرف ہوئی ہے کیا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کائنات رفتہ رفتہ موجودہ حالت پر قابل ہو دو باشی ہوئی اور جو مدت ہو بارہ مائہ ہو پہنچے میں پیدا ہوں ابتدا خلقت کے صرف ہوئے جو ایک بڑی مدت تھی واللہ الاعلم ۴ ۵ اللہ کے لیے جہت یا مکانیت نہیں ہے وہ ہر جگہ ہے اور کہیں بھی نہیں ہے۔ لیکن اس موقع پر یہ بیان ہے کہ آسمان و زمین بنانے کے بعد اللہ نے سب سے اونچے عرش پر اپنی جلوہ آرائی ۶ غاشی مانگتے وقت لوگ ہاتھ بھی اوپر ہی اٹھاتے ہیں غالباً اس کا منشا یہ ہے کہ اللہ سب سے اعلیٰ ہے تو جگہ بھی عرش کے لیے سب سے اعلیٰ مقرر ہونا چاہیے ۷ ۸ یعنی رات کو دن کا منظر یہ ہے کہ رات دن کے پیچھے لگی رہتی ہے کہ پائے ہی اُسے چھپا لیتی ہے ۹ چھ دن ہے جب اصلاح حال کے بعد فساد نہ ہونا چاہیے اور تم کو چھ دن سے انکار کر کے سات دن ۔۔۔

(آمد باران) کی بشارت دینے کو بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہوائیں بھاری بادل کو اٹھاتی ہیں تو ہم اُسے مُردہ زمین کیطرف ہانکتے ہیں اور پھر اوس سے پانی برسا کر ہر قسم کے پھل اُگاتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو بھی نکالیں گے تاکہ تم لوگ غور کرو۔ عمدہ زمین (اچھی بستی) میں اُس کے پروردگار کے حکم سے پیداوار بھی عمدہ ہوتی ہے اور ناقص زمین (والی بستی) میں پیداوار ناقص ہی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم شکر گذاروں کے لئے اپنی قدرت کے دلائل طرح طرح سے بیان کرتے ہیں۔

قدرت الٰہی

رد حشر

ع ۸ ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تو اس نے کہا "لوگو! اللہ کی بندگی کرو۔ اوسکے سوا کوئی دوسرا معبود تمھارا نہیں ہے۔ تمہارے لئے قیامت ایسے بڑے دن کے عذاب کا مجھے خوف ہے"۔ اُسکی قوم کے سرداروں نے کہا "ہم تو تمھیں کو صریح گمراہ پاتے ہیں"۔ نوح نے جواب دیا "لوگو! میں گمراہ نہیں ہوں بلکہ پروردگار عالم کا پیغامبر ہوں۔ اپنے پروردگار کے پیغام تم کو پہونچاتا ہوں اور تم کو نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی بات جتنی میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ کیا تم کو یہ تعجب ہوا کہ تمھارے پروردگار کا ذکر تم ہی لوگوں میں سے ایک شخص کی معرفت تم تک اس لئے پہونچا ہے کہ وہ تم کو ڈرائے اور تم بچو اور تاکہ اسطرح تم پر رحم کیا جائے"۔ لوگوں نے اُسے جھٹلایا اور میں نے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو جو کشتی میں تھے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُنھیں ڈبو دیا۔ وہ سب کفر کی وجہ سے اندھے ہو رہے تھے۔

حضرت نوح

ع ۹ قوم عاد کی طرف ہم نے اس کے بھائی ہود کو بھیجا تھا۔ اُس نے کہا "لوگو! اللہ کی بندگی کرو۔ اُس کے سوا تمھارا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ کیا تم ڈرتے نہیں؟" اُسکی

حضرت ہود

---

۵۱ جسطرح خشک زمین سے پانی پاکر گھاس اگتی ہے اسی طرح حشر کے دن مردے جی اٹھیں گے ۵۲ جس طرح باران رحمت کا اثر تمام کھیتوں پر یکساں نہیں ہوتا اسی طرح قرآن سے مومن اور کافر کو یکسان فائدہ نہیں ہوتا ۵۳ حضرت نوحؑ حضرت آدمؑ کے پوتے نویں پیڑھی میں تھے یہ اپنی قوم کی ہدایت کو مبعوث ہوئے انھوں نے بہت نصیحتیں کیں کسی نے کچھ خیال نہ کیا۔ ناپاک لوگوں سے دنیا کا آباد رہنا باری تعالیٰ کو ناپسند ہوا۔ سیلاب یا حضرت نوح کی تمام قوم غارت ہو گئی۔ حضرت نوح نے اپنے لئے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے لئے پہلے سے ایک کشتی تیار کی تھی۔ اس کشتی کے ذریعہ سے لوگ بچے۔ دیکھو الاسلام ص ۵۴ ۵۴ قوم عاد دو ہیں عاد اول اور عاد دوم۔ عاد اول یمن کے شہروں پر بستے تھے یہ لوگ بڑے قد آور اور زبردست تھے اور ان کی بڑی ترقی کی تھی۔ بعد قوم نوح کے بنی نوع انسانی میں یہی زائد قابل لحاظ اور گویا قوم نوح کے جانشین تھے انھوں بت پرستی وضلالت میں مبتلا ہونے حضرت ہود پیغمبر ان کی ہدایت کے لیے مرسل ہوئے حضرت ہود کہا کرتے تھے کہ اللہ کو پوجو جو نہیں تو عذاب نازل ہوگا۔ قوم عاد کہتی تھی کہ "عذاب کہاں ہے ہم دیکھیں"۔ غرضکہ ایک روز ایسی زور کی آندھی آئی کہ ہود اور انکے ساتھیوں کے علاوہ اور سب برباد ہو گئے۔ مکانات منہدم ہو گئے اور لوگ مر گئے۔

قوم کے کافر سردارون نے کہا ہم تو تجھے حماقت مین گھرا ہوا پاتے ہین اور ہم گمان کرتے ہین کہ تو جھوٹا ہی ۞ ہود نے کہا بھائیو! مین احمق نہین ہون۔ بلکہ پروردگار عالم کا پیغمبر ہون ۞ اپنے پروردگار کے احکام تم تک پہونچاتا ہون اور تمھارا سچا خیرخواہ ہون ۞ کیا تم کو یہ عجب ہی کہ تمھارے پروردگار کا ذکر تم ہی لوگون مین سے ایک شخص کی معرفت تم تک اس لئے پہونچا ہی کہ وہ تمھین ڈرائے ۞ اللہ کا یہ احسان یاد کرو کہ قوم نوح کے بعد اُس نے تمھین اُن کا جانشین بنایا اور تن و توش کا پہیلا تمھین زیادہ دیا ۞ تم اللہ کی نعمتین یاد کرو تاکہ رستگاری پاؤ ۞ اُنھون نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہی کہ ہم تنہا اللہ کی پرستش کرین اور جو ہمارے آبا پوجتے تھے ہم اُنھین چھوڑ دین ؟ اگر تو سچا ہی تو ہم سے جس عذاب کا تو وعدہ کرتا ہی اُسے تو پورا کر دکھا ۞ ہود نے کہا بے شک تمھارے پروردگار کا عذاب اور غضب تم پر نازل ہوگا ۞ کیا تم مجھ سے ان بتون کے فرضی ناموں کے بارے مین جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمھارے آبا نے رکھے ہین ؟ اور اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نہین اتاری ہی ۞ اچھا عذاب کا انتظار کرو۔ مین بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہون ۞ بالآخر ہم نے ہود کو اور اُس کے ساتھیون کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جو لوگ ہماری آیتون کو جھٹلاتے تھے اور ایمان لانے والے نہ تھے اُن کی جڑ کاٹ دی ۞

حضرت صالح

ع ۱۰ قوم ثمود[1] کی طرف ہم نے اُن کے بھائی صالح کو بھیجا ۞ صالح نے کہا بھائیو! اللہ کی بندگی کرو۔ اُس کے سوا تمھارا معبود کوئی دوسرا نہین ہی ۞ تمھارے رب کی ایک دلیل واضح بھی تمھارے پاس آگئی ہی ۞ تمھارے لیے یہ اللہ کی بھیجی ہوئی اونٹنی ایک نشانی (معجزہ) ہی اسے تم چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین مین کھاتی پھرے۔ لیکن برائی کی نیت سے اسے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ تم لوگ دردناک عذاب مین مبتلا ہو جاؤ گے ۞ تم اللہ کا یہ احسان یاد کرو کہ عاد کے بعد تمھین اللہ نے زمین مین عاد کا جانشین کیا ہی اور زمین مین تم کو اس طرح جگہ دی ہی کہ نرم زمین مین تم محل بناتے ہو اور پہاڑ تراش کر گھر بناتے ہو ۞ اللہ کی یہ نعمتین یاد کرو اور ملک مین فساد

---

[1] ثمود ایک قوم حجاز مین تھی ۞ وادی قریٰ مین یہ لوگ رہتے تھے ان کی ہدایت کو حضرت صالح پیغمبر بھیجے گئے ۞ ثمودیون نے صالح سے معجزہ طلب کیا ۞ ایک اونٹنی پہاڑ سے نکلی اس کے دودھ سے تمام مسلمان سیر ہو جاتے تھے ۞ کفار نے اونٹنی کو مار ڈالا ۞ اُن کی نافرمانیون پر خدا نے عذاب نازل کیا ۞ ان لوگون کے مکانات بہت بڑے اور مضبوط تھے اور اُن پر اُنھین ناز تھا ۞ اللہ کے حکم سے زلزلہ آیا۔ تمام مکانات منہدم ہو گئے اور لوگ مر گئے ۞

پھیلاتے نہ پھرو۔" اُس کی قوم کے متکبر سرداروں نے اُن مین سے کمزور لوگون سے جو مومن ہو چکے تھے کہا "کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے پروردگار کا بھیجا ہوا ہی؟" اُنھون نے کہا "بیشک ہمکو اسی رسالت پر ہم ایمان لا چکے ہین۔" اُن متکبرون نے کہا "جس پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اُس سے انکار کرتے ہین۔" پھر اُن لوگون نے ناقہ کے پاؤن کاٹ ڈالے اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے "اے صالح! اگر تو پیغمبر ہی تو وہ عذاب لا جس سے تو ہم لوگون کو ڈراتا ہی۔" اس کے بعد ان پر زلزلہ آیا اور وہ اپنے گھرون مین گھٹنے کے بیٹھے رہ گئے۔ پھر صالح نے اُن سے منہ پھیرا اور کہا "لوگو! ہم نے اپنے رب کا پیغام تم تک پہونچا دیا تھا اور تمھاری خیر خواہی کی تھی لیکن تم خیر خواہون کو دوست نہین سمجھتے تھے۔" اے محمدؐ! حالات لوطؑ یاد کرو جب اُس نے اپنی قوم سے کہا "کیا تم ایسی بےحیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے جہان مین نہین کی یعنی تم عورتون کے سوا مردون کی طرف بشہوت مائل ہوتے ہو۔ تم لوگ فضول کار ہو۔" اُس کی قوم نے اُس کے جواب مین یہی کہا "بھائیو! ان کو اپنی بستی سے نکالو یہ لوگ بڑی پاک بازبنتے ہین۔" پھر ہم نے لوط کو اور اُس کے ساتھیون کو باستثنا اُس کی عورت کے کہ وہ پیچھے رہنے والون مین تھی بچا لیا۔ اور پھر اُس قوم پر ہم نے پتھرون کا مینھ برسایا۔ دیکھو گنہگارون کا انجام کیسا ہوا۔

حضرت لوطؑ

الع مدین والون کی طرف ہم نے اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا تھا۔ اُس نے کہا "لوگو! اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمھارا کوئی دوسرا معبود نہین ہی۔ تمھارے رب کی طرف سے دلیل واضح تمھارے پاس آگئی ہی۔ تول اور ناپ کو پورا رکھو۔ آدمیون کو اُن کی چیزین کم نہ دیا کرو۔ اور ملک مین بعد اصلاح کے فساد نہ پھیلاؤ۔ اگر تم مومن ہو تو تمھارے لیے اس مین بھلائی ہی۔ تم راہون پر اس لیے نہ بیٹھو کہ مومنون کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے اُن کو روکو اور اللہ کی راہ مین کجی ڈھونڈھو۔ یاد کرو کہ تم شمار مین قلیل تھے اور اُس نے تمھاری

حضرت شعیبؑ

لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے۔ ان کی اُمت بڑی گمراہ اور بت پرست تھی۔ مردون سے وہ لوگ عورتون کا کام لیتے تھے۔ ان پر مینھ کا عذاب آیا۔ پانی آتشبار ساکر یہ لوگ تباہ ہو گئے۔ مینھ کے ساتھ پتھر بھی برسے تھے۔ لوطؑ کی عورت مسلمانون سے پیچھے رہ گئی اور کفار کے شریک ہوئی اس لیے عذاب مین وہ بھی مبتلا ہوئی۔ شعیب پیغمبر مدین مین ہدایت کے واسطے مرسل ہوئے تھے۔ وہان کے لوگ بت پرست اور بدچلن ہونے کے علاوہ بے ایمان اور دغاباز بھی تھے۔ ناپ اور تول مین لوگون کو مغالطہ دیتے تھے۔ پہلے پیغمبر کے آنے کے بعد ملک کی اصلاح ہو گئی۔ اب تم جہالت مین پڑے نہ رہو۔

نسل بڑھا کر تم کو کثیر کر دیا اور دیکھو کہ مفسدوں[۵۱] کا کیا انجام ہوا + اگر تم میں سے کچھ لوگ میری رسالت پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں تو اچھا صبر کرو کہ اللہ ہمارے اور تمھارے درمیان میں فیصلہ[۵۲] کر دے۔ وہ نہایت اچھا فیصلہ کرنے والا ہے"+

نواں پارہ

اُس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا "اے شعیب! ہم تجھے اور تیرے ساتھ کے مومنوں کو اپنے گاؤں سے نکال دیں گے۔ نہیں تو ہمارے مذہب کی طرف رجوع کر"+ شعیب نے کہا "کیا ہم کو نفرت[۵۳] ہو جب بھی ایسا کریں؟+ اللہ نے ہمیں تمھارے دین سے نجات دی۔ اور ہم پھر اُسی میں آئیں۔ تو گویا ہم اللہ پر جھوٹا افترا کریں + جب تک ہمارا پروردگار اللہ نہ چاہے۔ ہم تو تمھارے دین میں نہیں آ سکتے + ہمارا رب ہر شے کو اپنے علم میں گھیرے ہوئے ہے + ہم کو اللہ ہی پر بھروسا ہے + اے ہمارے پروردگار! ہم میں اور ہماری قوم میں حق حق فیصلہ کر۔ تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے"+ اُس کی قوم کے کافر سرداروں نے اپنے ساتھیوں سے کہا "اگر تم شعیب کی پیروی کرو گے تو خسارہ میں رہو گے"+ پھر اُن پر زلزلہ[۵۴] آیا اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ گویا شعیب کے جھٹلانے والے اُس بستی[۵۵] میں تھے ہی نہیں + شعیب کے جھٹلانے والے ہی برباد ہوئے + پھر شعیب نے اُنسے مُنھ پھیر لیا اور کہا "لوگو! میں نے تم کو اپنے رب کے پیغام پہونچا دیے تھے اور تمھیں نصیحت کر دی تھی۔ تو اب میں نہ ماننے والوں پر کیوں افسوس[۵۶] کروں؟+

نصیحت

۱۲ع ہم نے بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ اُس کے رہنے والوں کو سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ گڑگڑائیں + اور پھر ہم نے سختی کی جگہ اُنھیں آسانی دی حتی کہ

---

۵۱ گزشتہ قومیں جو اپنے کفر اور ضلالت سے برباد ہوئیں اُن کی طرف اشارہ ہے + ۵۲ فیصلہ سے عذاب دنیا مراد ہے یا فیصلۂ آخرت مراد ہے + ۵۳ یعنی تمھارے دین سے ہمکو نفرت ہو جب بھی ہم اُس کو اختیار کریں؟+ ۵۴ حضرت شعیبؑ کی امت پر عذاب زلزلہ کی صورت میں آیا + ۵۵ ابھی کل حضرت شعیبؑ سے لوگ لڑتے تھے اور آج کوئی بھی نظر نہیں آتا گویا اُن سے لڑنے والا کوئی تھا ہی نہیں + ۵۶ عذاب آیا تو حضرت شعیبؑ نے اُن سے کنارہ کیا اور کہا کہ "نصیحت تم نے نہیں مانی تو پھر تم سے کیا ہمدردی ہے"+ ۵۷ قوی اصلاح یوں ابتداءً وقت ہوتی ہے پھر راحت ہوتی ہے۔ کثرت راحت سے لوگ بھر گراہ ہو جاتے ہیں اور خدا کو بھول جاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ رنج و راحت کا کون خیال کرے۔ یہ تو بنا ہی رہتا ہے +

ترجمہ حق نمبر

وہ خوب بڑھے اور کہنے لگے " ہمارے باپ دادا کو بھی سختیاں اور راحتیں پہونچی تھیں۔ پھر ہم نے انھیں دفعۃً پکڑ لیا اور وہ بے خبر تھے ۔ اگر بستی کے لوگ ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم اُن پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔ لیکن اُنھوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کی شامت اعمال کی سزا دی ۔ کیا بستی کے رہنے والے ڈرتے نہیں۔ کہ وہ سوتے رہیں اور اُن پر رات[۹۷] کو ہمارا عذاب آجائے ؟ ۔ یا بستی کے رہنے والے خوف نہیں کرتے کہ وہ دن کو کھیلتے رہیں اور اُن پر ہمارا عذاب آجائے ؟ ۔ کیا اللہ کے داؤں سے وہ نڈر ہوگئے ہیں ؟ ۔ اللہ کے داؤں سے تو وہی نڈر رہتے ہیں جو برباد ہونے والے ہیں ۔

ع ۱۳ کیا ان لوگوں کو جو اہل زمین کے بعد زمین کے مالک[۹۸] ہوئے ہیں اتنی بھی ہدایت نہیں ہوئی کہ اگر ہم چاہیں تو اُن کے گناہوں کے بدلے اُن پر بھی مصیبتیں نازل کریں ۔ ان کے دلوں پر ہم مُہر کردیتے ہیں تو یہ نصیحت کی باتیں نہیں سنتے ۔ اے محمدؐ ! یہ چند بستیاں ہیں جن کے حالات ہم تجھے سناتے ہیں۔ ان کے پیغمبر ان کے پاس دلیلیں لائے تھے مگر یہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جسے وہ پہلے جھٹلا چکے ہوں تو اُس پر دلیلیں دیکھ کر پھر ایمان لائیں ۔ اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مُہر کردیتا ہے[۹۹] ۔ اُن میں سے اکثروں کو ہم نے ایفائے عہد[۱۰۰] نہ کرتے ہوئے پایا اور اکثروں کو نافرمان پایا ۔ پھر ان تمام پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ کو معجزے دے کر فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف بھیجا تھا پھر اُن معجزوں کے ساتھ اُن لوگوں نے گستاخیاں کیں ۔ اے محمدؐ ! تو دیکھ کہ ان مفسدوں کا انجام کیا ہوا ؟ ۔ موسیٰ نے کہا " اے فرعون ! میں پروردگار عالم کا رسول ہوں میرا فرض ہے کہ اللہ کی شان میں سچ ہی کہوں ۔ تمھارے رب کی طرف سے معجزے لیکر میں تمھارے پاس آیا ہوں۔ بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دو[۱۰۱] ۔ فرعون نے کہا " اگر کوئی معجزہ تو لایا ہے

حضرت موسیٰ

---

[۹۷] یعنی اچانک عذاب آجائے اور وہ کوئی تدبیر اپنے بچاؤ کی نہ کرسکیں ۔ [۹۸] یعنی رہنے لگے ہوئے ۔ لوگ تو گئے گذرے ہوئے (صرف اُنکے قصے رہگئے ہیں) اب جو موجود ہیں اُن سے کہا جاتا ہے کہ تم سے پہلے جیسا اور لوگوں کے ساتھ کیا گیا کیا تمھارے ساتھ نہیں کیا جاسکتا ؟ ۔ [۹۹] ہر شخص فطرۃً اللہ کو مانتا ہے یعنی ہر ایک کی نظرت یہ کہتی ہے کہ وہ اللہ کو مانے گا تو یا یہی اُسکا عہد ہوا۔ لیکن جو گروہ اسباب اصلی وخارجی اُسے منحرف کردیتے ہیں ۔ [۱۰۰] مصر میں دو قومیں تھیں قبطی اور بنی اسرائیل ۔ قوم قبطی سے فرعون بادشاہ مصر تھا اور بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے بنی اسرائیل سے قبطی ویسا ہی برتاؤ رکھتے تھے جیسا کہ چماروں سے برہمن اور چھتری شودر ہندوستان میں رکھتے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ۔ ایک مرتبہ کسی قبطی نے کسی بنی اسرائیل کے ساتھ سخت زیادتی کی۔ موسیٰ سے دیکھا نہ گیا آپ نے قبطی کو مارا اور وہ اتفاقیہ مرگیا ۔ آپ مصر سے بھاگ کر مدین شعیب پیغمبر کے پاس آئے اور یہاں سے واپس جاتے ہی تھے کہ پیغمبری ملی ۔ آپ نے فرعون سے درخواست کی کہ " تم ہماری قوم بنی اسرائیل کو آزاد کرکے ہمارے ساتھ کردو " ناچار اُن سب کے ساتھ ملک کنعان کا (جس میں آجکل فلسطین ہے) رخ کیا ۔ فرعون نے اسے سطور نہ کیا اور جھگڑا شروع ہوگیا ۔ (دیکھو الاسلام ص ۱۳۲ ف ۳۰)

اور تو سچا ہو تو لا دکھا" + موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا اور وہ یکایک صریح اژدہا نظر آیا - اور پھر اپنا ہاتھ نکالا تو یکایک وہ دیکھنے والوں کو روشن نظر آیا +

فرعون ع ۱۴ فرعون کی قوم کے سرداروں نے آپس مین کہا "بے شک یہ ماہر جادوگر ہے + تم کو تمھارے ملک سے یہ نکالنا چاہتا ہے - بتاؤ تم لوگون کی کیا مرضی ہے؟" + اُن لوگون نے فرعون سے کہا "اس کو اور اس کے بھائی کو اس وقت ٹالیے اور قصبات مین ہرکارے بھیجیے کہ ماہر جادوگرون کو وہ آپ کے پاس بلا لائین" + فرعون کے پاس جادوگر آئے اور کہنے لگے "اگر ہم غالب رہین تو ہمین انعام ملنا چاہیے" + فرعون نے کہا "ہان بے شک - تم لوگ مقرب بارگاہ ہو جاؤگے" + جادوگرون نے کہا "اے موسیٰ! یا تو تم ڈالو یا ہم ہی ڈالتے ہین" + موسیٰ نے کہا "تم ہی ڈالو" جب اُن جادوگرون نے ڈالا - تو اُنھون نے آدمیون کی آنکھون پر سحر کر دیا اور سب کو خوف مین ڈال دیا - اور بہت بڑا جادو ظاہر کیا + ہم نے موسیٰ کے پاس حکم بھیجا کہ تو بھی اپنا عصا ڈال دے + ناگہان پھر وہ عصا نگلنے لگا اُن کی بنائی ہوئی چیزون کو - غرضکہ امر حق ظاہر ہوا اور اُن کا عمل باطل ہو گیا + وہ لوگ وہان مغلوب ہوے - اور ذلیل ہوے + اور جادوگر سجدہ مین گر پڑے اور کہنے لگے "ہم پروردگار عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ایمان لائے" + فرعون نے کہا "قبل اس کے کہ مین تم کو حکم دون تم موسیٰ کے رب پر ایمان لائے - یہ بے شک تم لوگون کا مکر ہے کہ تم اس شہر مین مکر کر کے یہان کے باشندے بنی اسرائیل کو نکال لیجانا چاہتے ہو - اچھا تمھین معلوم ہو جائے گا کہ تم نے کیا کیا ہے + مین تمھارے ہاتھ اور پانون اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو سولی پر چڑھاؤن گا" + جادوگرون نے کہا "ہم کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے + ہم مین تو نے یہی عیب پایا ہے کہ ہم اپنے رب کے معجزون پر جب وہ

---

۱۲ ہارون اپنے بھائی موسیٰ کی پیغمبری مین شریک تھے + ۱۳ حضرت موسیٰ کے پاس دو معجزے تھے ایک عصا موسیٰ جو اژدہا بن جاتا تھا دوسرا ید بیضا یعنی آپ کی ہتھیلی روشن رہتی تھی + ۱۴ جادوگرون نے کپڑے اپنے سانپ زمین مین ڈالے جو اژدہے کی طرح لوگون کو ڈرانے لگے + موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جو اُن جادوگرون کے تمام سانپون کو نگل گیا جادوگرون کے وجود سے انکار نہین ہو سکتا + زمانہ حال کی سحر کے مطابق جادوگر مسمریزم کے لفظ سے بآسانی سمجھا سکتے ہین + ۱۵ جادوگر یہ حالت دیکھ کر فوراً موسیٰ پر ایمان لائے فرعون نے موسیٰ کے ساتھ جادوگرون پر بھی عتاب کیا اور کہا کہ تم لوگ سازش کر کے آئے تھے + ۱۶ جادوگرون نے جواب مومن ہو گئے تھے کہا کہ "ہمارے مسلمان ہونے سے تو جلتا ہے اور سازش کا ہم پر بہتان لگاتا ہے" +

ہمارے سامنے واقع ہوئے ایمان لائے + اے ہمارے پروردگار! ہم کو صبر عطا کر اور ہم کو دنیا سے مسلمان اُٹھا"

حضرت موسیٰ اور فرعون

ع ۱۵ قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا "کیا تو موسیٰ اور اُس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ یہ لوگ ملک میں فساد پھیلائیں۔ موسیٰ تو تجھ سے اور تیرے بتوں سے سرتابی کرتا ہے" + فرعون نے کہا "ہم ان کے بیٹوں کو مار ڈالیں گے۔ اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے۔ ہم ان سے زبردست ہیں" + موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا "اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو + ملک تو اللہ کا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جسے وہ چاہتا ہے اُس کا مالک بناتا ہے۔ اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کا ہے" + وہ لوگ کہنے لگے "آپ کے آنے کے پہلے اور آنے کے بعد ہم کو تو اذیت ہی اذیت فرعون سے پہونچتی ہے" موسیٰ نے کہا "وہ وقت قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کرے اور ملک میں تمہیں اُن کا جانشین بنائے اور پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو" +

قوم فرعون اور حضرت موسیٰ

ع ۱۶ ہم نے فرعون والوں پر خشک سالی ڈالی اور اُن کے میووں کو نقصان پہونچایا تاکہ وہ لوگ نصیحت پذیر ہوں + جب اُن کو کوئی فائدہ پہونچتا تھا تو کہتے تھے یہ ہمارا حق ہے۔ اور اگر اُن کو کوئی بُرائی پہونچتی تھی تو اُسے وہ موسیٰ اور اُس کے ساتھیوں کی نحوست[۵۲] سمجھتے تھے + جان رکھو کہ اُن کی نحوست اللہ کے یہاں مقدر ہو چکی تھی۔ لیکن اُن میں سے اکثر اسے جانتے نہ تھے + وہ موسیٰ سے کہتے تھے "ہم پر جادو کرنے کے لیے تو کوئی نشانی لائے جب بھی ہم تجھ پر ایمان نہ لائیں گے + اس کے بعد ہم نے اُن پر طوفان۔ ٹڈیاں[۵۳]۔ جوئیں۔ مینڈکیں اور خون جُدا جُدا معجزے بھیجے + اُنھوں نے تکبر کیا اور نافرمان تو وہ تھے ہی + جب اُن پر عذاب آتا تھا تو وہ کہتے تھے "اے موسیٰ! اپنے رب سے جیسا کہ اُس نے تجھ سے وعدہ قبول دعا کر رکھا ہے ہمارے حق میں دعا کر اگر تو ہم سے عذاب ٹال دے گا تو ہم تجھ پر ضرور ایمان لائیں گے

ٹڈیاں جوئیں مینڈکیں خون

---

[۵۱] فرعون کے ندیموں نے موسیٰ کے خلاف فرعون کو ابھارا + [۵۲] بنی اسرائیل کہنے لگے کہ ہم کو ہمیشہ اذیت ہی رہی۔ موسیٰ کے پہلے اور اُن کے آنے کے بعد بھی + [۵۳] موسیٰ کے آنے کے بعد قسم قسم طرح طرح کی مصیبتیں آئیں لیکن وہ متنبہ نہیں ہوئے۔ وہ مصیبتوں کو حضرت موسیٰ کے قدم کی نحوست ٹھہراتے تھے اور جب مصیبت ٹل جاتی تھی تو کہتے تھے کہ ہم لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا + [۵۴] فرعونیوں کے غائب ہونے کے بعد طرح طرح کے عذاب آئے طوفان آیا۔ ٹڈیوں نے تمام کھیت صاف کر دیے + قطار در قطار جوئیں۔ مینڈک اور خون ان کے تمام کھانے پینے کی چیزوں میں اس کثرت سے ہوئے کہ وہ کچھ کھا پی نہیں سکتے تھے سخت بلا میں گرفتار تھے لیکن ضدی وجہ سے ایمان نہ لاتے تھے +

اور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو رخصت کر دیں گے ۔ جب ہم اُن سے عذاب اٹھا لیتے تھے ایک وقت خاص کے لیے جس تک اُن کو عذاب پہونچنا تھا تو وہ فوراً بدعہدی کرنے لگتے تھے ۔ پھر ہم نے اُن سے بدلہ لیا اور اُن کو دریا میں ڈبو دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور اُن سے بے پروائی کرتے تھے ۔ اور اُن لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے ہم نے اُس ملک تمام کے پورب اور پچھم کا مالک کر دیا ۔ جس میں ہم نے برکت دے رکھی تھی ۔ اے محمدؐ تیرے رب کا وعدۂ نیک جو بنی اسرائیل کے ساتھ تھا یہ بسبب اُن کے صبر کے پورا ہوا ۔ اور جو کچھ کہ فرعون اور اُس کی قوم کے لوگ کرتے تھے اور جو بلند عمارتیں وہ بناتے تھے ہم نے سب برباد کر دیں ۔ بنی اسرائیل کو ہم نے سمندر کے پار کر دیا تو وہ ایسی قوم کے پاس آئے جو اپنے بتوں کو پوجتے تھے ۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا کہ جیسے بت ان کی پاس ہیں ویسے ہی ہمکو بھی بنا دیجیے ۔ موسیٰ نے کہا "تم لوگ جاہل ہو ۔ یہ لوگ جس دین میں ہیں وہ تباہ ہونے والا ہے اور اُن کے اعمال باطل ہیں" ۔ موسیٰ نے یہ بھی کہا "کیا اللہ کے سوا میں دوسرا معبود تمھارے لیے لا دوں ؟ ۔ اللہ نے تو تم کو سب جہان کے لوگوں پر فضیلت دی ہے" ۔ لوگو! یاد کرو کہ ہم نے نجات دی تم کو فرعون والوں سے جو تکو بری تکلیفیں دیتے تھے ۔ تمھارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمھاری عورتوں کو جیتا چھوڑتے تھے ۔ اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی" ۔

ع ۱۷ ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور پورا کیا ہم نے اُن کو دس اور بڑھا کر

---

۵۱ آخر میں قبطیوں نے بنی اسرائیل سے لڑنا چاہا یہ لوگ بھاگے اور قبطیوں نے تعاقب کیا دریا نے بنی اسرائیل کو راستہ دیا فرعون والوں نے بھی دریا سے عبور کرنا چاہا لیکن دریا میں سب غرق ہو گئے ۔ ۵۲ مصر اور شام وغیرہ زخیز حصہ پر بنی اسرائیل قابض ہوئے ۔ ۵۳ فرعون کے تباہ شدہ محلات گرے ۔ ۵۴ بنی اسرائیل جب دوسری جگہ گئے تو وہاں کے بت پرستوں کا طریقہ پسند کیا اور موسیٰ نے اُن کو نصیحت کی ۔ ۵۵ فرعون کے فنا ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے لیے ایک مجموعۂ قانون کی ضرورت ہوئی جسے اللہ نے موسیٰ پر ایک مرتبہ اُتارا (قرآن کی طرح دفعہ دفعہ کر کے نہیں اُتارا) اور نام اس قانون کا توریت ہوا ۔ کوہ طور پر موسیٰ کو آنے کا حکم ہوا ۔ چالیس دن اور چالیس دن جملہ ۸۰ روز موسیٰ نے روزہ رکھا بعد ۸۰ دن کے پہاڑ پر اُن کو تزکیۂ نفس سے وہ نسبتی تقرب الٰہی حاصل ہوا جیسا خاتم النبیین آخر الزمان کو حاصل ہوا ۔ اُس سے کچھ مختلف طور پر ۔ موسیٰ نے عالم جسمیت میں خدا کو دیکھنا چاہا حکم ہوا کہ جب تک تو عالم ناسوتی میں ہے مجھے دیکھ نہیں سکتا اچھا پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ ٹھہرا رہا تو مجھے دیکھ سکیگا ۔ پہاڑ پر تجلی ہوئی اور پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ گئے اور موسیٰ بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو توبہ کی ۔

تب اُس کے رب کا وعدہ چالیس راتوں کا پورا ہوا ۔ موسیٰ نے (کوہ طور پر جاتے ہوے) اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تو میری قوم مین میرا جانشین ہوکر اصلاح حال کرنا اور مفسدون کی راہ پر نہ چلنا ۔ جب موسیٰ ہمارے وعدہ کے مطابق (کوہ طور پر) آیا اور اُس کے پروردگار یعنی مین نے اُس سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگا "اے میرے پروردگار! تو مجھے دکھا دے کہ مین تجھے دیکھ سکون" ۔ اللہ نے کہا "تو مجھے ہرگز دیکھ نہ سکے گا۔ لیکن پہاڑ کی طرف دیکھ۔ اگر یہ پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تو مجھے دیکھ سکے گا ۔ جب اُس کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی کی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑا ۔ جب ہوش مین آیا تو بولا "اللہ تیری ذات پاک ہے۔ مین تیری طرف توبہ کرتا ہون اور مین سب کے پہلے ایمان لانے والا ہون" ۔ اللہ نے کہا "اے موسیٰ! مین نے تجھے اپنی رسالت اور ہم کلامی کی وجہ سے اور لوگون پر برتری دیا ہے ۔ مین نے جو تجھے رسالت اور توریت دی ہے اُسے اور شکرگذار ہو" ۔ ہم نے موسیٰ کے لیے توریت کی تختیون پر ہر طرح کی نصیحت اور ہر شے کی تفصیل لکھ دی تھی ۔ ہم نے اُس سے کہا کہ یہ کتاب مضبوط پکڑ اور اپنی قوم سے کہہ کہ اچھی اچھی باتین جو اس مین ہین وہ اختیار کرین ۔ اور اُن کو سمجھا دے کہ ہم عنقریب تم لوگون کو نافرمانون کے گھر بھی دکھا دین گے کہ کس طرح اُجڑتے ہین ۔ جو لوگ ناحق زمین مین تکبر کرتے ہین ہم اُن کو اپنی آیتون سے برگشتہ رکھین گے کہ کل نشانیان دیکھین جب بھی ایمان نہ لائین اور اگر راہ راست دیکھین جب بھی اُسے اختیار نہ کرین ۔ ہان گمراہی کی راہ دیکھین تو اُسے اختیار کرین ۔ یہ اس لیے ہے کہ یہ لوگ ہماری آیتون کو جھٹلاتے ہین اور اُس سے غافل ہین ۔ جن لوگون نے ہماری آیتون کو اور آخرت کے ملنے کو جھوٹ جانا اُن کے اعمال ضائع ہو جائین گے ۔ وہ جیسا عمل کرتے رہین گے ویسا ہی بدلہ پائین گے ۔

ع ۱۸ موسیٰ کی قوم نے موسیٰ کے بعد اپنے زیورون سے ایک بچھڑے کا پتلا بنایا جس سے گائے کی آواز نکلتی تھی ۔ کیا اُن کو یہ بھی نہ سوجھا کہ وہ بچھڑا اُن سے کچھ بولتا نہ تھا اور نہ اُن کی

---

۵۱ یعنی تیرے دیکھنے کی خواہش سے توبہ کرتا ہون اور اب مین خوب سمجھ گیا کہ دنیا مین تجھکو کوئی دیکھ نہین سکتا ۵۲ یعنی توریت کو ۔ ۵۳ توریت کے مطابق تم لوگ چلو۔ اور ہر کار بند ہوکر وہ اچھی باتین ہین اور نواہی سے جو کہ بری باتون کو کہتا ہے جانتے ہو ۔ ۵۴ ایمان وہی لاتے ہین جن کی قسمت مین سعادت ہو ۔ ۵۵ موسیٰ طور پر تھے کہ اس اثنا مین بعض گمراہون نے سونے کا بچھڑا بنایا اور اُسکی پرستش شروع کردی ۔ دیکھو سورۂ بقرہ ۔ ۱۲ رکوع ۔

رہنمائی کرتا تھا؟ - انھوں نے اُسے اپنا معبود ٹھہرالیا اور ظلم کیا + جب وہ نادم ہوئے اور سمجھے کہ ہم بہک گئے تھے تو کہنے لگے "ہمارا رب اگر ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہم کو نہ بخشے گا تو ہم خراب ہوں گے" + جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج سے بھرا ہوا واپس آیا تو اُنسے کہنے لگا "تم نے میرے بعد کیا بُری نیابت کی ہے - کیا تم نے اپنے رب کے حکم کا انتظار نہ کیا اور عجلت کی" + یہ کہکے موسیٰ نے توریت کی تختیاں[۹۱] پھینک دیں اور اپنے بھائی ہارون کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچا + ہارون نے کہا "بھائی! لوگ مجھے کمزور سمجھے اور نزدیک تھا کہ وہ مجھے مار ڈالیں - مجھ پر ہنسی کا موقع آپ دشمنوں کو نہ دیجیے اور گنہگاروں میں مجھے شامل نہ کیجیے" + موسیٰ نے کہا "اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر اور اپنی رحمت میں ہمیں داخل کر کہ تو سب سے بڑا رحم والا ہے" +

۱۹ع اللہ نے موسیٰ سے کہا "جنھوں نے بچھڑے کو معبود قرار دیا ہے اُن پر عنقریب اُن کے پروردگار کی طرف سے غضب نازل ہوگا - اور دنیا کی زندگی میں اُن کو ذلت پہونچے گی + اسیطرح ہم افترا کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں + جنھوں نے بُرے کام کیے اور پھر اُس کے بعد توبہ کر ڈالی اور ایمان لائے تو تیرا رب اے موسیٰ! بعد توبہ کے بخشنے والا مہربان ہے" + جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا تو موسیٰ نے توریت کی تختیوں کو اُٹھایا + توریت کے نسخے اُن لوگوں کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ہدایت اور رحمت تھے + پھر موسیٰ[۹۲] نے ہماری وعدہ گاہ پر لانے کے لیے اپنی قوم کے ستّر آدمی چُنے + جب اُن پر زلزلہ آیا - تو موسیٰ نے کہا "اے میرے پروردگار! اگر تو چاہتا تو اُن کو اور مجھکو تو پہلے ہی ہلاک کر دیتا + ہم میں سے احمقوں نے جو کچھ کیا - اُس کی پاداش میں کیا تو ہم کو ہلاک کرے گا؟ - یہ سب تیرے کرشمے ہیں + اِن سے تو جسے چاہے گمراہی میں چھوڑ دے اور جسے چاہے راہ راست بتائے + تو ہمارا کارساز ہے - ہم کو بخشدے اور ہم پر رحم کر کہ تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے + اس دنیا میں اور آخرت میں بھی ہمارے لیے نیکی لکھدے - ہم تیری طرف رجوع ہوئے" + اللہ نے کہا "میں جسے چاہتا ہوں اپنے عذاب

وہ بارہ کوہ طور پر حضرت موسیٰ کے

---

[۹۱] یعنی غصہ میں حضرت موسیٰ کو توریت کا خیال نہ رہا - یاد آیا کہ کہا سنا اس کے کہ حضرت موسیٰ آتے ہی لوگوں کو توریت سُنائے جیسا کہ اُن کا ارادہ تھا مگر بیچ میں ایک دوسرا ہی مرحلہ طے کرنا پڑا + [۹۲] موسیٰ جب طور پر پھر گئے تو ستّر آدمی اور ساتھ لیتے گئے + ان لوگوں نے وہی خواہش ظاہر کی جو موسیٰ نے کسی وقت ظاہر کی تھی یعنی دیدار خدا سے گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی + پہاڑ پر زلزلہ آیا حضرت موسیٰ سمجھ گئے کہ دیدار کتاب باری ہے اور کہنے لگے کہ خدایا! حماقت کی وجہ سے سب پر عتاب نہ فرما +

مین گرفتار کرتا ہون اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوے ہے + مین اپنی رحمت اُن لوگون کے لیے لکھ دون گا جو پرہیزگاری اختیار کرین گے - زکوٰۃ دین گے میری آیتون پر ایمان لائینگے اور آئندہ چل کر ایسے پیغمبر[۵۱] کی تبعیت کرین گے جو اُن پڑھ نبی ہو گا اور جس کی بشارت کو وہ اپنے پاس توریت اور انجیل مین بھی لکھا ہوا پائین گے - اور جو اچھے کام کا اُن کو حکم دے گا اور بُرے کام سے اُنھین منع کرے گا - پاک چیزین اُن کے لیے حلال بنائے گا اور ناپاک چیزون کو حرام ٹھہرائے گا - اور احکام سخت کے بوجھ اور قیدین جو اُن پر ہون گی وہ اُن کو دور کرے گا + جو لوگ اُس پر ایمان لائین گے - اُس کی حمایت کرین گے اور اُس کو مدد دینگے اور جو نور[۵۲] کہ اُس کے ساتھ اُتارا جائے گا - اُس کی پیروی کرین گے - وہی لوگ مراد کو پہونچین گے

آنحضرت کی بعثت کی پیشگوئی

ع ۲۰ اے محمدؐ! تو کہہ کہ لوگو! تم سب کی طرف مین اُس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہون جسکی بادشاہت آسمانون اور زمین مین ہے + اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہے + وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے + اب تم اللہ اور اُس کے رسول اُن پڑھ نبی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اُس کی کتابون پر یقین کرتا ہے - اور اُس کی تبعیت کرو تاکہ تم راہ راست پا جاؤ" + موسیٰ کی قوم مین سے کچھ لوگ ایسے بھی ہین جو راہ حق کی ہدایت کرتے ہین اور سچا انصاف کرتے ہین + ہم نے بنی اسرائیل کے بارہ[۵۳] قبیلے گروہ گروہ جُدا کر دیے تھے + جب موسیٰ کی قوم نے موسیٰ سے پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ" اپنی لاٹھی پتھر پر مار" + پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے + اور ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا + ہم نے اُن پر ابر کا سایہ کیا اور کھانے کو اُن پر من و سلویٰ[۵۴] اُتارا اور کہا" ہمنے جو پاک روزی تمھین دی اُسے کھاؤ" + اُنھون نے ہمارا کچھ نہین بگاڑا بلکہ وہ خود اپنا نقصان[۵۵] کرتے رہے + جب بنی اسرائیل سے کہا گیا" اس بستی مین چل کر بسو اور جو جی چاہے یہان کھاؤ اور حطہ[۵۶] یعنی (استغفار) کہو اور سجدہ کرتے ہوے دروازے مین داخل ہو - تو تمھاری خطائین ہم بخشدین گے + اور نیکوکارون کو زیادہ نعمتین دین گے بتدریج جو لوگ

بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے

من و سلویٰ

---

۵۱ آنحضرت محمدؐ کے لیے پیشین گوئی تھی + عام طور پر اُمّی ہونا یعنی بے لکھا پڑھا ہونا عیب ہو لیکن آنحضرت کے لیے یہ ہنر تھا بے لکھا پڑھا شخص تمام فضلا اور علما کی رہنمائی کرے یہ ہو نہین سکتا جب تک کوئی خاص فیضان الٰہی نہو ۵۲ قرآن + ۵۳ حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے اور ہر بیٹے کی اولاد سے ایک جدا جدا قبیلہ پیدا ہوا - موسیٰ کے وقت مین یہ بارہون قبیلہ موجود تھے + ایک مرتبہ ایک وادی مین پانی کی تکلیف تھی حضرت موسیٰؑ کے عصا مارنے سے چشمہ نکلا جو بارہ طرف بہنے لگا اور ہر طرف ایک قبیلہ آباد ہو گیا دیکھو سورۂ بقر رکوع ۷ + ۵۴ دیکھو سورۂ بقر رکوع ۶ + ۵۵ باوجود بہت سی ممانعت کے بنی اسرائیل من و سلویٰ کو ذخیرہ کرنے لگے تو بہت سے من و سلویٰ کو موقوف کر دیا + دیکھو سورۂ بقر رکوع ۶ +

اُن میں شریر تھے اُنھوں نے اُس لفظ کو بدل دیا جو اُنھیں سکھایا گیا تھا۔ پھر ہم نے اُن کی نافرمانی کے بدلے اُن پر آسمان سے عذاب بھیجا ۔

ع ۲۱ اے محمدؐ تو بنی اسرائیل سے اُس بستی کا حال تو پوچھ جو دریا کے کنارے واقع تھی۔ اور جہاں پر اُن کے آبا سنیچر کے حکم میں تجاوز کرتے تھے کہ جب اُن کا سنیچر ہوتا تو مچھلیاں پانی کے اوپر کھلم کھلا آتیں اور اُن کا سنیچر نہ ہوتا تو نہ آتیں۔ اسی طرح ہم اُن فاسقوں کو مبتلائے آزمائش رکھتے تھے ۔ یاد کر جب اُن میں سے چند لوگوں نے دوسروں سے جو شکار سے منع کرتے تھے کہا "تم کیوں اُن لوگوں کو نصیحت کرتے ہو جنھیں اللہ ہلاک کرنا یا اُن پر سخت عذاب نازل کرنا چاہتا ہے؟" ۔ اُنھوں نے جواب میں کہا "اس لیے کہ پروردگار کے پاس مجھے عذر کا موقع رہے اور شاید یہ باز آئیں" ۔ جب اُن نافرمانوں نے وہ نصیحتیں جو اُن کو کی گئی تھیں بھلا دیں تو بُرے کام سے جو لوگ نصیحت کرتے تھے اُن کو تو ہم نے بچا لیا اور گنہگاروں کو اُن کے فسق کی وجہ سے عذاب سخت میں مبتلا کیا ۔ جب منہیات سے وہ باز نہ آئے تو ہم نے اُن سے کہا "ذلیل بندر ہو جاؤ" ۔ اے محمدؐ! یاد کر جب اللہ نے بنی اسرائیل کو خبردار کر دیا تھا کہ قیامت تک وہ اُن پر ایسے حاکم مسلط رکھے گا جو اُن کو بُری مار دیتے رہیں گے ۔ اے محمدؐ! تیرا پروردگار جلد سزا دیتا ہے اور بخشش اور مہربانی بھی رکھتا ہے ۔ ہم نے بنی اسرائیل کو ملک میں گروہ گروہ کر کے متفرق کر دیا۔ اُن میں بعض نیک تھے اور بعض نیک نہیں تھے ۔ ہم نے اُن کو نعمتوں سے اور مشقتوں سے دونوں طرح آزمایا تاکہ وہ رجوع ہوں ۔ پھر اُن کے بعد ایسے ناخلف لوگ آکر کتاب کے وارث ہوئے کہ اس ادنیٰ زندگی کے اسباب کو وہ اختیار کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری بخشش تو ہو ہی جائے گی اور اگر ویسا ہی دنیاوی اسباب اُن کے پاس اور آ جائے تو اُسے بھی لے لیں ۔ کیا ان لوگوں سے وہ عہد نہیں لیا گیا تھا جو کتاب توریت میں

---

۱۲ داؤدؑ سنیچر کی امت میں ایک قوم دریائے کنارے آباد تھی سنیچر کے دن اُن کو شکار کا حکم نہ تھا دریا کے کنارے مچھلی دیکھ کر سنیچر کو زیادہ آتی تھی کچھ لوگ حکم خدا سے منحرف ہوئے اور کچھ لوگ نصیحت پر آمادہ ہوئے اور بعض ایسے تھے کہ نہ خود گناہ کرتے اور نہ دوسروں کو نصیحت کرتے تھے۔ آخر میں عذاب نازل ہوا اور اُن لوگوں کی صورتیں بندروں کی سی مسخ ہو گئیں اور تین دن کے بعد وہ مر گئے ۱۳ آنحضرتؐ کے وقت میں جو یہودی منسوب ہوئے تو پھر اُن کو کوئی غلبہ نہیں ہوا تجارت پر بسر کرتے ہیں اور جہاں ہیں ذلیل ہیں ۔ ۱۴ انقلاب زمانہ بھی دیتا ہے لیکن اُن پر اسکا بھی اثر نہوا ۔ ۱۵ یہودیان مدینہ کا تذکرہ ہے کہ رشوت لے کر ناحق مالک توریت ہوتے ہیں تو ادنیٰ طمع سے آخرت کی خاطر یا کسب مذہبی کی غرض سے توریت کو بدل ڈالتے ہیں اور آئندہ بھی جب فائدہ دیکھیں گے تو بدلتے رہیں گے ۔

لکھا ہوا ہے کہ یہ اللہ کے بارے میں سچ ہی کہیں گے اور جو کچھ اس کتاب میں ہے اسے پڑھتے رہیں گے۔ آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہت اچھا ہے۔ اے بنی اسرائیل! کیا تم اتنا نہیں سمجھتے؟ بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کتاب (توریت) کو محکم پکڑے ہوئے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ ہم ان نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہ کریں گے۔ اے محمدؐ! تو بنی اسرائیل کو وہ وقت یاد دلا جب ہم نے ان کے اوپر سائبان کی طرح پہاڑ کر دیا تھا۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ ان پر گرا چاہتا ہے۔ اور ہم نے کہا تھا "یہ کتاب جو ہم نے تمہیں دی ہے اسے مضبوطی کے ساتھ لیے رہنا اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھنا تاکہ اس طرح تم پرہیزگار بنو"۔

ع ۲۲ اے محمدؐ! لوگوں کو وہ وقت یاد دلا جب بنی آدم کی پیٹھوں سے تیرے رب نے ان کی نسل پھیلائی تو خود ان سے اقرار لیا اس طرح کہ اس نے پوچھا "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" وہ بولے "بے شک ہم گواہ ہیں"۔ یہ اس غرض سے کیا کہ شاید تم قیامت کے دن کہو "ہم کو اس کی خبر نہ تھی"۔ یا یہ کہو "شرک تو اس کے پہلے ہمارے باپ دادا ہی نے کیا تھا۔ ہم تو ان کی اولاد تھے ان کے بعد آئے تھے۔ کیا ان خطاکاروں کے فعل پر تو ہمیں ہلاک کرے گا؟"۔ اس طرح ہم اپنی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ تاکہ یہ لوگ ہماری طرف رجوع کریں۔ اے محمدؐ! تو ان لوگوں کو اس شخص کا قصہ سنا جس کو ہم نے اپنی کرامتیں دی تھیں وہ انہیں چھوڑ بیٹھا تو شیطان نے اس کا پیچھا کیا اور وہ گمراہ ہو گیا۔ ہم چاہتے تو ان کرامتوں کی وجہ سے ہم اس کا درجہ بلند کرتے۔ لیکن اس نے پستی کی طرف میل کیا اور اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کی۔ اس کا حال کتے کا سا ہو گیا کہ اسے منتقت میں ڈالو تو وہ ہانپتا ہے اور چھوڑ دے تو بھی ہانپتا ہے۔ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ تو یہ قصے انہیں سنا تاکہ یہ کچھ سوچیں۔ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے ان کی مثال بری ہے۔ وہ اپنا خود ہی نقصان کرتے ہیں۔ اللہ جسے راہ راست دکھائے۔ وہی راہ راست

---

۵۱ ظاہر ہے کہ سب کا سنور العمل قرآن ہوگا۔ وہ بھی اس نقصان پائے گا۔ ۵۲ دیکھو حاشیہ زیر رکوع ۱۰ سورۃ حجر۔
۵۳ روز ازل کے معاہدہ کی طرف اشارہ ہے کہ عالم ارواح میں اللہ نے خلق سے کام لیا تو از ارواح انسانی سے کرایا تھا۔ چنانچہ جب تک یہ وعدہ ہر انسان کو یاد رہے یعنی ہر انسان فطرۃً یہ سمجھتا ہے اور ہر ایک دل یہ بتاتا ہے کہ کوئی خالق مطلق ہے اور وہ اللہ کا ہے ۵۴ دنیا میں ہم سے زیادہ سے زیادہ جو قریب سے چھوٹے جائیں ہیں آگے قیامت کے دن اعلیٰ کا عذاب ہی ۵۵ ہیں ۵۶ منصوب سے زیادہ جو قریب سے ہیں ۵۷ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ شخص بلعم باعور تھا جو ایک بڑا عابد شخص تھا لوگوں کے کہنے سے حضرت موسیٰ کے خلاف بد دعا کر گیا تھا۔

پائے اور جن کو وہ گمراہی مین چھوڑ دے وہی نقصان مین رہنے + ہم نے دوزخ کے واسطے بہت سے جن اور آدمی پیدا کر رکھے ہین - اُن کے دل تو ہین لیکن وہ اُن سے سمجھنے کا کام نہین لیتے - اُن کے آنکھین بھی ہین لیکن وہ اُن سے دیکھتے نہین - اُن کے کان ہین لیکن وہ اُن سے سنتے نہین - وہ لوگ چوپایون کی طرح ہین بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہین + یہی وہ لوگ ہین جو دین سے غافل ہین + اللہ کے سب اچھے نام ہین - اُن سے اُسے پکارو اور جو لوگ اُس کے نامون مین کجی کرتے ہین اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دو + عنقریب وہ اپنے کیے کا بدلہ پائین گے - ہماری مخلوقات مین کچھ لوگ ایسے بھی ہین کہ سچی راہ بتاتے ہین اور اسی کے مطابق انصاف کرتے ہین

ع ۲۳ جو لوگ ہماری آیتین جھٹلاتے ہین اُن کو ہم آہستہ آہستہ جہنم کی طرف اس طرح کھینچین گے کہ اُنھین خبر بھی نہوگی + مین اُن کو مہلت بھی دونگا + میرا داؤن بے شک پکا ہے + کیا اُن لوگون نے یہ خیال نہین کیا کہ ان کا صاحب (محمد) مجنون تو نہین ہے + وہ تو صریح ڈرانے والا ہے + کیا اُنھون نے آسمانون اور زمین کے انتظام پر نگاہ نہین کی + اور اللہ نے جو کچھ پیدا کر رکھا ہے اُسے بھی نہین دیکھا + کیا یہ بھی نہین سوچا کہ شاید اُن کی موت قریب آگئی ہو + اب اس کے بعد وہ کونسی بات ہے جسے سنکر یہ ایمان لائین گے + اللہ جسے گمراہی مین چھوڑ دیتا ہے پھر اُسے کوئی بھی راہ بتا نہین سکتا + اللہ ہی نے ان کو اُن کی شرارت مین بہکتا ہوا چھوڑ رکھا ہے + اے محمد! لوگ تجھ سے پوچھتے ہین کہ قیامت کب قائم ہوگی + تو کہہ دے اُس کا علم میرے رب ہی کو ہے - اُس کے وقت پر وہی اُسے ظاہر کریگا + زمین اور آسمانون مین وہ ایک بھاری بات ہے - تم پر وہ ناگہان آئے گی + تجھ سے لوگ اس طرح سوال کرتے ہین گویا تو اُس کو جانتا ہے + تو کہہ دے مین اُس کی خبر صرف اللہ کو ہے - لیکن اکثر لوگ نہین سمجھتے + اے محمد! تو کہہ دے مین اپنے ذاتی نفع اور نقصان کا بھی اختیار نہین رکھتا لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے + اگر مین غیب دان ہوتا تو بہت سا فائدہ اپنا کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہونچتا + مین تو ایمان لانے والون کے لیے صرف ڈرانے والا اور خوشی سنانے والا ہون

ع ۲۴ لوگو! اُسی اللہ نے تم کو نفس واحد سے پیدا کیا اور اُسی کی جنس کا اُس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اُس کے ساتھ آرام کرے + جب مرد صحبت کے ساتھ تخلیہ کرتا ہے تو عورت کو حمل خفیف

---

۱۲ سزا کے عمل مین تاخیر ہو تو خوف نہ کرنا چاہیے + ۱۳ خدا کو جہان کی کچھ وہ خبر ہے جو شجری اور ڈھکا سنانے والا ہے + ۱۴ آدم اور حوا کا تذکرہ ہے کہ حوا سے بچہ پیدا ہوگا

ظاہر ہوتا ہی اور وہ اُس حمل کو لیے ہوے چلتی پھرتی ہی + جب عورت بوجھل ہو جاتی ہی تو دونون
اللہ کو پکارتے ہین "پروردگارا اگر تو ہمین پورا بچہ دے گا تو ضرور ہم تیرا شکر کرین گے" +
جب اللہ اُنھین پورا بچہ دیتا ہی تو وہ اُس چیز مین جو اُن کو دیجاتی ہی اللہ کا شریک ٹھہرا لیتے
ہین + اُن کے شرک سے اللہ بہت برتر ہی + کیا وہ ایسون کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہین جو پیدا
نہین کر سکتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہین + نہ اپنے ماننے والون کی وہ مدد کر سکتے ہین اور نہ خود
اپنی مدد کر سکتے ہین + اگر تم بت پرستون کو راہ راست کی طرف بلاؤ تو وہ تمھاری پیروی
نہ کرین گے + تم اُن کو پکارو یا نہ پکارو تمھارے لیے دونون باتین برابر ہین + مشرکو اجنے تم
اللہ کے سوا بلاتے ہو وہ بھی مثل تمھارے بندے ہین - تم اُنھین پکارو - اگر تم سچے ہو تو وہ
تمھاری فریاد کو پہونچین گے + کیا اُن کے پاس چلنے کے لیے پاؤن - پکڑنے کے لیے ہاتھ - دیکھنے
کے لیے آنکھین - سننے کے لیے کان ہین؟ + اے محمدؐ! تو اُن مشرکون سے کہہ "تم جنھین شریک
ٹھہراتے ہو اُن کو بلاؤ اور پھر میرے ساتھ بُرائی کرو اور مجھے مہلت نہ دو + میرا کارساز وہی
اللہ ہی جس نے یہ کتاب (قرآن) اتاری ہی اور وہی نیک بندون کی حمایت کرتا ہی + اُن معبودون
کو تم اُس کے سوا پکارتے ہو - اُن کو یہ استطاعت نہین ہی کہ تمھاری مدد کرین یا خود اپنی مدد کرین
اگر تم بت پرستون کو راہ راست کی طرف بلاؤ گے تو وہ نہ سنین گے" + اے مخاطب! تو اُن کو
اپنی طرف تکتا ہوا دیکھتا ہی - لیکن وہ دیکھتے نہین ہین + اے محمدؐ! معاف کرنے کا خوگر ہو اور
نیک کام کا حکم کر اور جاہلون سے کنارہ کش رہ + اگر کبھی تجھے انتقام کے لیے وسوسۂ شیطانی
اُبھارے تو تو اللہ سے پناہ مانگ + وہ سب کچھ سنتا جانتا ہی + پرہیزگارون پر جب شیطان کا
وسوسہ پڑتا ہی تو وہ متنبہ ہو جاتے ہین اور گویا راہ صواب دیکھنے لگتے ہین - اور جو شیطان
کے بھائی ہین اُن کو شیاطین گمراہی مین کھینچے جاتے ہین - پھر کمی نہین کرتے + اے محمدؐ! جب تم کے
پاس تو کوئی آیت نہین لاتا - تو یہ کہتے ہین "تو خود کیون نہین گڑھ لیتا؟" تو کہہ "میرے

شرک

معاف کرنا
جاہلون سے

---

۱ بجاے "پورا بچہ" کے بعضون نے "نر فرزند نیک" ترجمہ کیا ہی + ۲ اولاد کے معاملہ مین تو جانا
اُن شرک تک ہو جاتے ہین + ۳ یہان مشرکون اور کافرون کی بیوقوفی کا تذکرہ ہی اور نیز پیغمبر خدا اور رسالت پر
حکم ہے اور کافرون سے دور رہنے کی ہدایت ہی + ۴ بت پرست مثل بتون کے لایعقل محض ہین تیری طرف دیکھتے ہین لیکن
اُن کو تیری باتون کو نظر نہین آتا - اور نہ تیرے کلمات اُن سے فہم رکھتے ہین + ۵ تو اپنا کام کیے جا اور بالتقاضاے طبیعت
[illegible] کے تو یہ [illegible] لذا جس طرح تو معجزے دیکھنا چاہتے تھے اسی طرح کبھی
اپنے مطلب کے مطابق آیات قرآنی کی بھی فرمائش کرتے تھے +

رب کی طرف سے جو وحی آتی ہے مین اُسی کا اتباع کرتا ہون۔ یہ قرآن تمھارے رب کی طرف سے سوچ سمجھ کی باتین ہین اور مومنون کے لیے ہدایت اور رحمت ہے + لوگو! جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو[۱] اور خاموش رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے" + اے محمدؐ! اپنے رب کو اپنے جی مین[۲] گڑگڑا کر۔ ڈر کر اور دھیمی آواز سے صبح اور شام یاد کر اور غافل نہ ہو + جو فرشتے[۳] تیرے رب کے پاس ہین وہ اُس کی عبادت سے سرتابی نہین کرتے۔ اُسی پاک ذات کو یاد کرتے ہین اور اُسی کو سجدہ کرتے ہین +

سُورۂ انفال

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقسیم مال غنیمت

ع اے محمدؐ! مجاہدین اسلام تجھ سے مال غنیمت[۴] کے احکام پوچھتے ہین + تو کہہ "مال غنیمت اللہ اور اللہ کے رسول کا ہے + اللہ سے ڈرو اور آپس کے معاملات مین ٹھیک رہو + اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو + مومن تو وہی ہین جنکے دل اللہ کے ذکر سے دہل جاتے ہین اور اللہ کی آیتین اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہین تو اُنکے ایمان بڑھ جاتے ہین اور اپنے پروردگار پر وہ بھروسا کرتے ہین۔ نماز پڑھتے ہین اور ہماری دی ہوئی روزی کو خرچ کرتے ہین + بس یہی لوگ سچے مومن ہین[۵] اُنکے پروردگار کے پاس اُن کے لیے درجے ہین۔ مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے" + اے محمدؐ! جس[۶] طرح حق (جہاد)

---

[۱] امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کو اسی آیت سے علماء حنفی منع کرتے ہین اور بعض ائمہ کہتے ہین کہ اُن نمازون سے یہ آیت متعلق نہین ہوسکی جنمین امام جہر سے سورۂ فاتحہ نہین پڑھتا + [۲] عبادت کے لیے چلاّ کر ضرور نہین ہے بلکہ آہستہ آہستہ ذکر کرنا زیادہ اچھا ہے + [۳] بعض مفسر "فرشتے پاس ہین" کی جگہ "خدا رسیدہ" ترجمہ کرتے ہین اور "سرتابی" کی جگہ پر "بڑائی" رکھتے ہین + اس حالت مین معنی یہ ہونگے کہ خدا رسیدہ لوگ عبادت پر تکبر نہین کرتے + [۴] انفال بمعنی مال غنیمت۔ اس سورہ مین تقسیم مال غنیمت کے قاعدے مذکور ہین + غزوۂ بدر کے بعد یہ آیت نازل ہوئی + غزوۂ بدر کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۱۷۱ + [۵] سچے مجاہدین کی تقسیم مال غنیمت مین کچھ بھاؤ نہ ہونے لگے۔ ارشاد ہوا کہ تم کیون جھگڑتے ہو مال غنیمت خدا کا ہے۔ تمکو لڑائی کے صلہ مین جنت ملے گی + جب وہ لوگ الگ ہوگئے تو حکم ہوا کہ مجاہدون کو چار خمس مال کا دیدیا جائے جیسا کہ آگے مذکور ہے + [۶] یعنی مسلمانون نے جسطرح گھر سے نکلنے مین اختلاف کیا، اسی طرح تقسیم مال غنیمت مین بھی اختلاف کرتے ہین اور بعضون نے تقسیم مال غنیمت کے متعلق یہ آیت نہیں منسوخ ہوا اور ایسی حالت مین حق بجانب ہوگا" + الغرض جسطرح حق (جہاد) کے لیے تجھے تیرے رہنے گھر سے نکالا تھا اور مومنون کا ایک گروہ اسے پسند نہیں کرتا تھا۔ اسی طرح وہ بھی جہاد سے ناخوش ہو رہے تھے اور کچھ مسلمان

کے لیے جھگڑتے تیرے رب نے تیرے گھر سے ٹھیک نکالا تھا اور مؤمنوں کا ایک گروہ اسے ناپسند کرتا تھا۔ اسی طرح امر حق ظاہر ہونے کے بعد بھی وہ حق بات (یعنی تقسیم مال غنیمت) میں تجھ سے یوں لڑتے ہیں گویا وہ دیکھ رہے ہیں کہ موت کی طرف چلائے جاتے ہیں + مسلمانو! یہ وہ وقت تھا کہ اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ مشرکین مکہ کی دو جماعتوں[۵۱] (قافلۂ تجارت یا لشکر قریش) میں سے ایک تمھارے لیے ہے۔ تم چاہتے تھے کہ جس میں لڑنے والے نہ ہوں وہ (یعنی قافلۂ تجارت) تم کو ملے اور اللہ کی مرضی یہ تھی کہ وہ اپنے حکم سے دین حق قائم کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ حق ثابت ہو اور ناحق باطل ہو۔ گویہ کافروں کو برا لگے + اُس[۵۲] وقت تم نے اپنے رب سے فریاد کی تو اُس نے تمھاری دعا قبول کرلی اور کہا "میں لگاتار ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرون گا" + اللہ نے یہ محض تمھارے خوش کرنے کے لیے اور تمھارے قلوب مطمئن کرنے کے لیے کیا ورنہ فتح تو اللہ ہی کی طرف سے ہے + اللہ بے شک زور آور حکمت والا ہے +

جنگ بدر

ع ۲ اُس وقت اپنی طرف سے تم مسلمانوں کی تسکین کے لیے تم پر اللہ نے اونگھ طاری[۵۳] کی تھی۔ اور تم پر آسمان سے پانی برسایا[۵۴] تھا کہ تم کو اُس کے ذریعہ سے پاک کرے۔ شیطانی نجاست تم سے دور کرے۔ تمھارے دل مضبوط کردے۔ اور اسی پانی کے ذریعہ سے تمھارے قدم جمائے رکھے + اے محمدؐ! اُس وقت اللہ فرشتوں کو حکم دے رہا تھا کہ "میں تمھارے ساتھ ہوں۔ مؤمنوں کو تم ثابت قدم رکھو۔ میں عنقریب کافروں کے دلوں میں خوف ڈال دیتا ہوں۔ اچھا ان کی گردنوں پر مارو اور ان کی پور پور[۵۵] کاٹو۔ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کی ہے"

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۱) حق (یعنی جہاد کے اختیار کرنے میں تجھ سے یوں لڑتے ہیں الخ" ۵۱ جنگ بدر میں آنحضرتؐ نے اللہ کے حکم سے مؤمنوں کو مطلع کردیا تھا کہ قافلۂ تجارت قریش یا لشکر کفار ان دو میں سے ایک کا مال ضرور غنیمت میں ملے گا + لوگوں کو یہ خیال ہونا بالکل معلوم تھا لیکن یہ خیال ہوا کہ قافلہ کا مقابلہ ہوتا تو مال بے زحمت ملتا جو بالکل کم تھی پر یعنی تھا اور مصلحت ایزدی یہ تھی کہ لشکر کفار سے مقابلہ ہو کر فتح حاصل ہو تو شوکت اسلام بڑھ جائے گی + دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۹۰ + ۵۲ جنگ بدر میں آنحضرتؐ نصرت کی دعا مانگتے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۱۱ + ۵۳ جنگ بدر میں ایک خفیف نیند مسلمانوں پر طاری ہوگئی تھی جس سے بالکل تکان جاتی رہی اور پھر وہ خوب لڑے + ۵۴ نیند میں اکثر مسلمانوں کو احتلام ہوگیا تھا۔ اُن کے نہانے کے لیے پانی برسا اور پانی برسنا اس لیے بھی مفید ہوا کہ مسلمان ریتلی زمین میں تھے پانی برسنے سے مٹی سخت ہوگئی جس سے دوڑنے میں اُن کو آسانی ہونے لگی اور کفار جس زمین میں تھے جہاں پانی برسنے سے کیچڑ پیدا ہوئی اور کافروں کو لڑنے میں دقت ہوئی + ۵۵ لڑائی کے وقت داؤں گھات سے تجھ اور چلانے کی جو جو طریقہ اختیار کرو +

جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو سزا پائے گا۔ بے شک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے + کافرو! تم اس کا مزہ چکھو اور جانے رہو۔ کافرون کے لیے دوزخ کا عذاب ہے مومنو! جب تم کافرون سے میدان جنگ مین مقابلہ کرو تو اُن کی طرف پیٹھ نہ کرو + ایسے موقع پر جو اُن کی طرف پیٹھ کرے گا۔ لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنے لشکر مین شامل ہونے کے علاوہ اور طور تو وہ اللہ کے غضب مین آجائے گا۔ اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بُری جگہ ہے + مسلمانو! تم نے اُن کو قتل نہین کیا بلکہ اللہ نے اُن کو قتل کیا۔ اے محمدؐ! جب تو نے خاک پھینکی تو وہ تیرا خاک پھینکنا نہ تھا بلکہ وہ اللہ کا خاک پھینکنا تھا۔ تاکہ وہ اپنی طرف سے مومنون کو اچھا انعام (فتح) عطا کرے + اللہ سب سنتا جانتا ہے + یہ تو ہو چکا آئندہ بھی اللہ کافرون کی تدبیر کو سست کرتا رہے گا + اے اہل مکہ! اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو تمھارے ساتھ فیصلہ آگیا۔ اب بھی مخالفت اسلام سے باز آؤ تو تمھارے لیے اچھا ہے۔ تم پھر مخالفت کروگے تو ہم پھر اُن کی مدد کرین گے اور تمھاری جماعت کتنی ہی ہوگی تمھارے کچھ بھی کام نہ آئے گی + بیشک اللہ مومنون کے ساتھ ہے +

ع مومنو! اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور اُس کے ارشاد سے روگردانی نہ کرو اُس حال مین کہ تم سنتے ہو + اُن لوگون کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہین "ہم نے سنا" حالانکہ وہ سنتے نہین + اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات یہ (کفار) ہین جو بہرے گونگے ہین کچھ نہین سمجھتے اللہ ان مین کچھ بھلائی پاتا تو ان کو سننے کی قابلیت عطا کرتا + اللہ اب اُن کو سننے کی قابلیت عطا بھی کرے تو یہ مُنھ پھیر کر بھاگین گے + اے مومنو جب تمھین اللہ اور اُس کا رسول ایسے کام کی طرف بلاتا ہے۔ جو زندگی بخشتا ہے تو تم اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانو اور جانو کہ اللہ آدمی

نصیحت

---

۱ ضرورت جنگ کے لیے کوئی بھاگے یا اسلیے بھاگے۔ کہ جہاد اسلام مین ملکر مقابلہ کرے تو معاف نہین ہے ۲ جان بچانے کے لیے میدان جنگ سے بھاگ جانا اچھا نہین ۳ اس لفظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت جنگ بدر سے مخصوص تھی یا تمام جہاد و دوسرے متعلق ہے ۴ غنیمان بدر کو معلوم ہونا چاہیے جو کچھ کیا اللہ نے کیا + ۵ لڑائی مین آنحضرتؐ نے خاک اُٹھا کر کفار کی طرف پھینکی جسکے بعد ہی کفار بھاگنے لگے + اللہ کہتا ہے کہ تم کچھ کر اللہ ہی نے مٹی بھی پھینکی تھی یعنی جو کچھ کیا وہ اللہ نے کیا + با عتبار روایات مشہورہ یہ ترجمہ مجازی معنون مین کیا گیا ورنہ حقیقی معنون مین یہ ترجمہ ہوگا "اے محمدؐ! جب تو نے تیر چلائے تو تو نے تیر نہین چلائے بلکہ اللہ نے تیر چلائے" اور اسکے معنی ظاہر ہین + ۶ مخاطب کفار بدر ہین جو لڑائی کے قبل کہتے تھے "اللہ حق اور باطل کا فیصلہ کر دے"۔ بعضون کے نزدیک ترجمہ یون ہونا چاہیے "تم فتح مانگتے تھے تو فتح آگئی" یعنی تمھاری فتح یہ ہے کہ تمھارے دشمن یعنی مسلمانون کی فتح ہوئی ۷ کفار اہل کتاب۔ یا منافقین + ۸ زندگی سے بعض مفسرون نے ایمان اور بعض نے قرآن مراد لیا ہے اور بعض کہتے ہین اللہ کی راہ مین جہاد کرنا مقصود ہے۔ کہ اس راہ مین مرنے والے ابدی زندگی پاتے ہین +

اور آدمی کے قلب[۱] کے درمیان حائل رہتا ہے اور اُسی کے پاس تم حاضر[۲] کیے جاؤگے + اُس[۳] بلا سے ڈرتے رہو جو مخصوص نہوگی اُنھیں لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے سرتابی کرتے ہیں۔ اور جانے رہو کہ اللہ بے شک سخت عذاب کرنے والا ہے + یاد[۴] کرو جب تم مسلمان ملک میں تھوڑے تھے اور کمزور سمجھے جاتے تھے۔ تم ڈرتے تھے کہ لوگ تمھیں اُچک نہ لیجائیں۔ پھر اللہ نے تم کو مدینہ میں جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو قوت دی۔ اور اچھی اچھی چیزیں تمھیں کھانے کو دیں تاکہ تم شکر گذاری کرو + مؤمنو تم اللہ اور رسول سے خیانت[۵] نہ کرو۔ اور نہ جان بوجھ کر آپس کی امانتوں میں خیانت کرو + اور جانے رہو کہ تمھارے مال[۶] اور تمھاری اولاد فتنہ ہیں۔ اللہ ہی وہ ہے جسکے پاس بڑا ثواب ہے +

کفار قریش

ع ۴ مؤمنو! اگر تم اللہ سے ڈروگے تو تمھیں وہ ممتاز[۷] کرے گا۔ تمھاری برائیاں تم سے دور کردے گا۔ تم کو بخشے گا۔ اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے + اے محمدؐ! کافروں[۸] نے تیرے ساتھ داؤں کرکے چاہا کہ تجھے مجبوس۔ مقتول یا جلا وطن کریں + وہ داؤں کر رہے تھے کہ اللہ نے بھی داؤں کیا + وہ سب سے اچھا داؤں کرنے والا ہے + جب اُن کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ کہتے تھے "ہاں ہم نے سُنا۔ ہم چاہیں تو ایسا ہی قرآن خود کہہ لیں[۹] یہ تو صرف اگلوں کے قصے ہیں" + اے محمدؐ! وہ وقت یاد کر کہ جب وہ کفار[۱۰] کہتے تھے "یا اللہ! اگر یہ (قرآن) تیرے پاس سے برحق آیا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب ہم پر نازل کر" + اے محمدؐ! اللہ ایسا

---

۱ سمجھانا مقصود ہے کہ اللہ جیسا چاہتا ہے ویسا ہوتا ہے + ۲ قیامت کے دن + ۳ مطلب ظاہر ہے کہ جب کسی قوم پر عذاب آتا ہے تو اچھے بُرے سب لوگوں پر آتا ہے + بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے اخیر زمانہ میں جو فساد پھیلا اور اسمیں اچھے بُرے سب ہی شامل تھے اُس فتنہ کی یہ پیشگوئی تھی + ۴ مہاجرین مخاطب ہیں کہ جنھوں نے مدینہ میں آکر قوت پکڑی تھی + ۵ احکام الٰہی کی تعمیل نہ کرنا خیانت ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے مال میں خیانت کرنا وہ تو خیانت ہے ہی + بعض نے اس کا مطلب بطور شان نزول یہ بیان کیا ہے کہ مدینہ میں بہت سے مسلمان ایسے تھے کہ اُن کے مال اور گھر والے مکہ میں تھے مدینہ میں وہ مسلمانوں کے مشورہ سے مطلع ہو کر اپنے گھر والوں کو مطلع کرتے تو راز فاش ہو جاتا اس لیے یہ کہا گیا کہ ایسا راز فاش کرنا اللہ اور اللہ کے رسول سے خیانت کرنا ہے + ۶ مال اور اولاد کے لیے تم لوگ اکثر احکام شرعی کے خلاف کرتے ہو لیکن یہ سمجھ لو کہ بڑا ثواب اللہ ہی کے پاس ہے۔ مال و اولاد تمھارے کام نہ آئینگے + ۷ امتیاز دنیا مراد ہو یا امتیاز دینی دونوں معنی ہو سکتے ہیں + ۸ اشارہ ہے اُس واقعہ کی طرف جب کفار مکہ نے محمد رسول اللہ کے حبس اور جلا وطنی کے مشورے سے باز آکر آپ کو قتل ہی کر ڈالنا چاہا۔ اور اللہ نے آپ کو مطلع کر دیا اور آپ مدینہ چلے آئے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۰ + ۹ کفار کہتے تھے کہ ہم بھی قرآن کی سی عبارت لکھ سکتے تھے لیکن وہ کبھی ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوئے + ۱۰ کفار مکہ کہتے تھے کہ اللہ نے جس طرح قرآن اُتارا ہے اسی طرح نافرمانی کے بدلے میں ہم پر عذاب کیوں نہیں بھیجتا ؟ +

نہیں تو کہ تو اُن میں موجود ہے اور وہ اُن پر عذاب کرے + اللہ ایسا نہیں ہے کہ بعض لوگ بخشش مانگتے رہیں اور اللہ اُن پر عذاب بھیجے + اب ایسے ہے چلے آنے کے بعد اللہ اُن پر عذاب کیوں نہ کرے گا کہ وہ لوگوں کو مسجد حرام کے آنے سے روکتے ہیں حالانکہ یہ اُس کے متولی نہیں ہیں ہ۔ اُس کے متولی تو متقی لوگ ہیں لیکن اکثر کفار اسے نہیں سمجھتے + کفار کی نماز خانہ کعبہ کے پاس میں یہی ہے کہ وہ سیٹیاں دیتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں + اے کافرو! اب اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو + کفار اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنے کے لیے اپنے مال خرچ کرتے ہیں + وہ مال خرچ تو کریں گے لیکن پچھتائیں گے پھر مغلوب بھی ہوں گے + کفار دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ تاکہ اللہ اس طرح ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے جدا کرے۔ اور ناپاک لوگوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر سب کو ڈھیر کرے اور پھر دوزخ میں ڈالدے + نقصان پانے والے یہی لوگ ہیں +

کفار کی نماز

ع ۵ اے محمدؐ! تو کافروں سے کہدے کہ "اگر وہ باز آئیں گے تو اُن کی گذشتہ خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور اگر پھر وہی کریں گے تو اگلوں کی روش پڑ چکی ہے۔ ان کا بھی وہی انجام ہوگا جو اُن کا ہوا + مسلمانو! تم کافروں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین کل اللہ کا ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آئیں تو اللہ اُن کے اعمال دیکھنے والا ہے + اور اگر وہ نہ مانیں۔ تو مسلمانو! تم جان لو کہ بے شک اللہ تمہارا حاکم ہے + وہ کیا خوب حاکم ہے اور کیا خوب مددگار ہے +

حکم جہاد

دسواں پارہ

اور جان رکھو کہ مال غنیمت میں پانچواں حصہ اللہ کا۔ رسول کا۔ رسول کے قرابت دار کا۔ یتیموں کا۔ محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اور تمہیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اُس نبی مدد پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے محمدؐ پر فیصلہ

تقسیم مال غنیمت

---

۱ کفار کے کہنے کا یہ جواب تھا کہ جب تک تو اسی قوم میں ہے اور اپنی قوم کے لیے وہ استغفار کرتا ہے تو عذاب بھیجکر نازل ہو۔ یعنی اللہ اپنے رسول کی موجودگی میں اس آیت میں عذاب کرتا ہے + اور بعضوں کے نزدیک یہ قول بھی کفار ہی کا ہے۔ وہ عذاب مانگتے اور پھر یہ بھی کہتے کہ جب تک محمدؐ ہم میں ہیں عذاب نہ دیگا۔ یعنی سنت ہے یہ دستور ہے کہ عاصی اور باغی سزا دیے جاتے ہیں + مگر ان کافروں پر عذاب نہیں کی جاتی ہے +

جنگ بدر

کے دن جنگ بدر مین نازل کی تھی جب کہ دونون لشکر گتھے ہوے تھے + اللہ ہر چیز پر قادر ہے + یہ وہ وقت تھا کہ تم اس سرے پر تھے اور کنارا اُس سرے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا + اگر تم وقت جنگ مقرر کر رکھتے تو وقت مین ضرور اختلاف پڑتا - لیکن اچانک اللہ نے مقابلہ کرا دیا کہ جو اللہ کو کرنا تھا وہ کر دکھاے تاکہ جسے مرنا ہے وہ حجت تمام ہونے کے بعد مرے اور جسے زندہ رہنا ہے وہ حجت تمام ہونے کے بعد زندہ رہے + اللہ بے شک سنتا اور جانتا ہے + اے محمدؐ! اسی وقت کا یہ واقعہ ہے کہ اللہ نے تجھے خواب[۱] مین کفار تھوڑے دکھاے تھے - اگر وہ زیادہ دکھاتا تو تم مسلمان ہمت ہار جاتے اور لڑائی کے بارے مین باہم جھگڑنے لگتے - لیکن اللہ نے تمھین بچا لیا وہ بے شک خیالات دلی سے واقف ہے + اور جب تم ایک دوسرے سے بھڑ پڑے تو کفار کو تمھاری آنکھون مین اُس نے تھوڑا دکھایا[۲] اور تمھین بھی اُن کی آنکھون مین تھوڑا دکھایا تاکہ اللہ کو جو کچھ کرنا تھا اُسے پورا کر دکھاے + تمام کامون کا مدار اللہ ہی پر ٹھہرتا ہے +

ع مؤمنو! جب کسی فوج کا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ + اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو[۳] اور آپس مین جھگڑا نہ کرو کہ تم ہمت ہار دوگے اور تمھاری ہوا اُکھڑ جائے گی یعنی تمھاری دولت و قوت جاتی رہے گی - اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہے + تم اُن لوگون (مکہ والون) کی طرح نہ ہو جاؤ جو اِتراتے ہوے لوگون کے دکھانے کے لیے اپنے گھرون سے نکلے تھے - اللہ کی راہ سے روکتے تھے + اللہ سے اُن کے اعمال مخفی نہین تھے + اُس وقت شیطان[۴] نے اُن کافرون کے حرکات اُن کو عمدہ کر دکھاے اور کہا آج کوئی آدمی ایسا نہین جو تم پر غالب آسکے - مین تمھارا پشت و پناہ ہون + پھر جب دونون فوجون مین مقابلہ ہوا - تو وہ اُلٹے پاؤن بھاگا اور بولا "مین تم سے کوئی سروکار نہین رکھتا

---

[۱] دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۰۰ [۲] تمھین اسلیے تھوڑا دکھایا کہ تمھاری ہمت بڑھے اور اُنھین اسلیے تھوڑا دکھایا کہ وہ بھاگ نہ جائین + وہ بہانے تو شکار کا یا تمھارے ہاتھ سے نکل جانا اور غلبہ اسلام کی یہ صورت قائم نہ ہوتی + [۳] بعد جنگ بدر مسلمانون سے کہا گیا کہ فتح کے گھمنڈ مین اطاعت رسول سے منحرف نہ ہونا اور نہ باہمی اتفاق مین فرق آنے دینا + اور یہ بھی کہا گیا کہ مکہ والے جس غرور اور نخوت سے آے تھے ظاہر ہے - کہ اللہ نے اُنھین شکست دی تمکو ایسے صبر حاصل کرنا چاہیے + [۴] بعضون نے کہا ہے کہ سراقہ ایک نامی کافر جنگ مین نہین آیا تھا اور اسکی صورت مین شیطان فوج کے ساتھ تھا اور یون بھی سمجھ سکتے ہین کہ شیطان سے مراد نفس شیطانی ہے جو برے کام کے وقت موجود رہتا ہے +

ہیں وہ سب دیکھ رہا ہوں جو تمھیں نظر نہیں آتی۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں + اللہ کی مار بڑی سخت ہے"۔

ع یہ وہ وقت تھا کہ منافق اور مریض القلب[۵۴] کہتے تھے کہ "ان مسلمانوں کو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے"۔ + اللہ پر جو بھروسا رکھتا ہے وہ قوی دل ہو ہی جاتا ہے بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے + اے محمدؐ! کاش تو دیکھتا۔ جب کفار کی روحیں فرشتے قبض کرتے تھے۔ ان کے منھوں اور پیٹھوں پر مارتے تھے اور کہتے تھے "عذاب دوزخ کے مزے چکھو"۔ یہ تمھارے کیے کی سزا ہے بے شک اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا + کافرو! تمھاری بھی وہی گت ہوئی جیسی گت[۵۵] فرعون والوں اور اُن کے ماقبل والوں کی ہوئی + اللہ کی آیتوں سے اُنھوں نے انکار کیا تو اللہ نے انھیں اُنکے گناہوں کے بدلے ماخوذ کیا + اللہ بے شک زبردست ہے اور اُس کی مار سخت ہے + یہ اس لیے ہوا۔ کہ اللہ جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے اُسے ردوبدل نہیں کرتا جب تک وہ قوم آپ ہی اپنی صلاحیت نہ بدل ڈالے۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے + کافرو تمھاری بھی وہی گت ہوئی جیسی گت فرعون والوں اور اُن کے ماقبل والوں کی ہوئی۔ اُنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے اُنھیں بسبب اُن کے گناہوں کے ہلاک کیا۔ اور فرعون والوں کو ہم نے ڈبو دیا۔ کہ یہ سب سرکش تھے + اللہ کے نزدیک کفار بدترین حیوانات ہیں وہ کسی طرح ایمان لانے والے نہیں ہیں + اے محمدؐ! جن سے تو نے معاہدہ صلح کیا ہے وہ اپنے معاہدہ کو ہر بار توڑتے ہیں اور ڈرتے نہیں ہیں + اگر وہ لڑائی میں ملجائیں تو اُن پر سختی کر کے اُن کے ذریعہ[۵۸] سے اُن کے مددگاروں کو منتشر کر تاکہ وہ اس طرح سوچیں + اگر کسی قوم سے تجھے فریب کا خوف ہو تو برابر کی مساوات[۵۹] تو بھی عہد توڑ ڈال + اللہ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا +

---

۵۴ فرشتوں کی مدد مسلمانوں کی طرف یا تمھارے شکست کے لیے + ۵۵ وہ لوگ جن کے دلوں میں کفر کا مرض تھا + ۵۵ یعنی جنگ بدر میں جس طرح خلاف اُمید کفار مکہ کو ہزیمت ہوئی اُسی طرح فرعون کی جماعت کُل کی کُل تباہ ہوئی تھی + ۵۶ کیسا سچا قول ہے۔ جب کسی پر ادبار آتا ہے تو پہلے اُس کی عقل ماری جاتی ہے + کفار مکہ اور فرعونیوں وغیرہ کی تباہی کا سبب یہ تھا کہ ان میں صلاحیت باقی نہیں رہی تھی + ۵۸ ان پر عہد توڑنے کی ایسی سختی کرکہ دوسرے جو ان کے مددگار ہونے والے ہوں تمھیں چھوڑ دیں + ۵۹ مدینہ کے اطراف کی قوموں نے آنحضرت سے معاہدہ صلح و ہمدردی کیا تھا مگر وہ اس پر قائم نہیں رہے تھے + ان کے ساتھ بدعہدی کرنے کی اجازت بایں شرط ہوئی کہ بدعہدی میں مساوات چاہیے یعنی کھلا بدعہدی کرو تو اولاً فریق مقابل کو اطلاع دینا چاہیے کہ ہم تم سے بدگمان ہیں اب عہد و پیمان توڑتے ہیں +

آیہ بیگ

ع ۸ کفار[۵۱] یہ نہ سمجھیں کہ وہ نکل گئے ہو وہ ہرگز ہم کو ہرا نہیں سکتے + مسلمانو! جہان تک ممکن ہو اپنی قوت سے اور گھوڑوں کے باندھنے سے کافروں کے مقابلہ کے لیے ساز و سامان مہیا رکھو۔ اس طرح تم اللہ کے دشمن۔ اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے + تم اُن دوسروں[۵۲] کو نہیں جانتے۔ اللہ تو اُن کو جانتا ہے + اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے اُس کا ثواب پورا ملے گا۔ تمھاری حق تلفی نہ ہوگی + اے محمدؐ! اگر کفار صلح کے لیے جھکیں تو تو بھی جھک اور اللہ پر بھروسا رکھ + وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے + اور اگر وہ تجھ سے دغا کرنا چاہیں تو اللہ تیرے لیے کافی ہے + اُسی اللہ نے اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے تجھے قوت دی ہے۔ اور مسلمانوں میں الفت قلبی پیدا کی ہے + تمام دنیا کے خزانے خرچ کرتا جب بھی الفت قلبی تو پیدا نہ کر سکتا۔ مگر وہ اللہ ہی تھا جس نے اُن لوگوں میں اُلفت پیدا کی بے شک وہ زبردست صاحب تدبیر ہے +

مسلمانوں میں اتفاق باہمی

ع ۹ اے نبیؐ! تجھے اللہ اور مومنین جو تیرے تابع ہیں بہت ہیں + اے نبیؐ! تو مومنین کو لڑائی پر آمادہ کر + تم مسلمانوں میں سے اگر بیس بھی ثابت قدم رہیں گے تو وہ دو سو کافروں پر غالب آئیں گے اور تم مسلمانوں میں سے اگر سو رہیں گے تو ایک ہزار کفار پر غالب آئیں گے کیونکہ یہ لوگ کفار اجر عاقبت نہیں سمجھتے + مسلمانو! اب اللہ نے تخفیف[۵۴] کر دی۔ اُس نے دیکھا کہ تم میں کمزوری ہے اب اگر تم میں سے ایک سو ثابت قدم رہیں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے واللہ صابروں کے ساتھ ہے + نبیؐ کے پاس اُس[۵۵] وقت تک قیدیوں کا رہنا مناسب نہیں ہے جب تک ملک میں اچھی طرح خونریزی نہ کرلے + تم دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت کا ثواب چاہتا ہے +

ایک مسلمان دس کافروں پر بہت ہے

قیدیان جنگ بدر

---

۵۱ جنگ بدر سے جو کفار بچ کر چلے گئے تھے اُن کی طرف اشارہ ہے کہ وہ پھر گرفتار ہوں گے + ۵۲ سپاہیانہ زندگی رکھنے کی تاکید اس سے ظاہر ہے + ۵۳ دوسروں سے مراد منافقین ہیں اور بعض یہود بنو قریظہ اور کفار فارس وغیرہ سمجھے ہیں + ۵۴ گذشتہ آیت کے اعتبار سے آنحضرتؐ نے حضرت حمزہ کو تیس آدمیوں کے ساتھ ابو جہل کے قافلہ پر بھیجا میں میں سو آدمی تھے اصحاب اس قلت پر مضطرب ہوئے اس لیے یہ آیت اتری۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۹۲ + ۵۵ اختتام جنگ بدر کے وقت کثرت رائے سے جب قیدی چھوڑ دیے گئے تھے اُسوقت یہ آیت اتری تھی کہ فدیہ لیکر چھوڑنے میں غلطی ہوئی + ہر حالت کا ایک مقتضا ہوتا ہے جو حالت کفار مکہ کی تھی اُس کے لحاظ سے قیدیان بدر کو قتل کرنا ہی مناسب تھا اُن سے یہ امید رکھنا کہ اب وہ لڑیں گے غلطی تھی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۱۰۶۔ چنانچہ جنگ احد میں ان لوگوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا اور سخت قتل کیا دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۱۰۸ +

اور اللہ زبردست حکیم ہے + اور اگر اللہ کا حکم تحریر[۱] پہلے سے نہ ہوتا۔ تو جو تم نے فدیہ لیا اُس کے بدلہ میں تم پر عذاب عظیم ہوتا + مال غنیمت جو تم نے پایا ہے اُسے حلال پاک سمجھ کر کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو + وہ بے شک غفور و رحیم ہے +

ع ۱۰ اے نبی! جو قیدی تم مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں اُن کو تو سمجھا دے۔ کہ "اگر اللہ تمہارے قلوب میں خیر (ایمان) پائے گا تو جو کچھ تم سے چھینا گیا ہے اُس سے بہتر تم کو دے گا اور تمہارے قصور معاف کرے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔ اور اے محمدؐ اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ دغا کا ارادہ رکھیں گے تو اس سے پہلے بھی یہ اللہ سے دغا کر چکے ہیں اور اُسی کی سزا میں ان کو اُس نے گرفتار کرا دیا ہے۔ اللہ واقف حال اور صاحب تدبیر ہے + ایمان لانے والے ہجرت کرنے والے۔ اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے۔ ان مہاجرین کو جگہ دینے والے اور ان کی مدد کرنے والے۔ یہی لوگ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے

وراثت بین المہاجرین والانصار

جن مؤمنوں نے ہجرت نہیں کی ہے تم مسلمانوں کو اُن کی وراثت[۲] سے جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں اگر دین میں وہ تم سے طالب مدد ہوں تو تم کو اُن کی مدد کرنا لازم ہے۔ مگر اُس قوم کے مقابلہ میں نہیں جن سے تم نے عہد صلح ہو + اللہ تمہارے اعمال دیکھتا ہے + کفار ایک دوسرے کے وارث ہیں + تم اگر اس پر عمل کروگے تو ملک میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا + جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُنھوں نے ہجرت کی ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کیے ہیں۔ اور جن لوگوں نے مہاجرین کو جگہ دی ہے اور اُن کی مدد کی ہے یہی لوگ سچے مؤمن ہیں + اُن کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے + اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے ہیں اور اُنھوں نے ہجرت کی ہے اور تم مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کیے ہیں وہ بھی تم میں داخل ہیں + اور اُن میں سے رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ ترحق دار ہیں + بے شک اللہ ہر شے کے مصالح جانتا ہے +

سورۂ توبہ[۹]
(مدنی)

اعلان قطع تعلق بمقابلہ کفار

ع جن مشرکوں سے تم مسلمانوں نے صلح کے عہد و پیمان کیے تھے اب اللہ اور اُس کا رسول

[۱] یعنی اہل بدر کا جنتی ہونا یقینی نہ ہوتا + [۲] یہاں ولایت کا ترجمہ وراثت اور ولی کا ترجمہ وارث کیا گیا ہے۔ بعض بجائے وراثت اور وارث کے مدد اور مددگار سمجھتے ہیں۔ اسکے بعد جب مکہ میں امن قائم ہو گیا تو آئندہ کو وراثت عام مسلمانوں میں جاری ہوئی۔ [۹] یہ سورہ احزاب ۹۰ سے پہلے نازل ہوئی ۱۲ [۹] اس سورہ کا

اُن سے بیزار ہو + اے مشرکو! چار مہینے ملک مین پھر لو اور سمجھے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے اللہ کافرون کو رسوا کرے گا + اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب سے تمام آدمیون کی طرف حج اکبر کے دن اعلان عام ہو کہ اللہ اور اُس کا رسول مشرکون سے بری ہو + اے مشرکو! تم توبہ کرو تو تمھارے حق مین اچھا ہو اور اگر مُنھ پھیر وگے تو سمجھے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے + اے محمدؐ تو کافرون کو دردناک عذاب کی بشارت سُنا دے + ہان وہ مشرکین جن کے ساتھ تم مسلمانون نے عہد صلح کیا تھا اور پھر اُنھون نے کچھ عہد شکنی نہ کی اور نہ کسی کو تمھارے مقابلہ مین مدد دی۔ اُنکے ساتھ مدت معہود تک تم عہد پر قائم رہو + بیشک عہدی سے بچنے والون کو اللہ بے شک پسند کرتا ہو + جب ماہ ہاے حرام ختم ہو جائین تو جہان پاؤ مشرکین کو قتل کرو۔ اُن کو پکڑو۔ گھیرو اور اُن کی تاک مین کمینگاہون مین بیٹھو پھر اگر وہ لوگ توبہ کرین۔ نماز پڑھین زکوٰۃ دین۔ تو اُن سے تعرض نہ کرو + اللہ بے شک غفور و رحیم ہو + اے محمدؐ! اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ مانگے۔ تو اُس کو یہان تک پناہ دے۔ کہ وہ کلام اللہ سُن لے۔ پھر اُس کے جاے امن مین اُسے پہونچا دے + اس لیے کہ یہ لوگ حقیقت اسلام سے واقف نہین ہین +

کفار کی بدعہدیان

ع اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک مشرکون کا معاہدہ کیونکر معتبر ہو سکتا ہو؟۔ لیکن وہ لوگ جن سے تم نے مسجد حرام کے قریب عہد کیے تھے جب تک وہ تم سے سیدھے ہین تم بھی اُن سے سیدھے رہو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۹) نام سورۂ توبہ ہو اور اسے سورۂ برات بھی کہتے ہین + قرآن جمع کرنے کے وقت یہ چند آیتین متفرق پرچون پر لکھی ہوئی تھین + سنقل سورہ کی صورت مین یہ تھین اور نہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کس سورہ کی یہ آیتین ہین + باعتبار مضمون سورۂ انفال کے پیچھے یہ آیتین جمع کر دی گئین۔ لیکن بسم اللہ شروع مین نہین لکھا گیا کیونکہ یقینی طور پر یہ کوئی مستقل سورہ نہ تھا + ۱ فتح مکہ کے بعد پہلی مرتبہ ابوبکر صدیق کی نیابت مین حج کرنے کو مسلمان مدینہ سے بھیجے گئے تھے + اسکے متصل بعد ہی یہ آیت اُتری تو اسے پڑھکر سُنانے کے لیے حضرت علیؓ تعینات ہوے + آپ نے ایام حج مین مشرکون سے کہا کہ اس چار مہینے ہو یعنی امسال کے حج مین تم اور شریک ہو تو آیندہ تم مشرکون کو شرکت حج میسر نہو گی + ۲ حج اکبر سے مراد یوم عرفہ ہو یا یوم نحر عید ہندوستان مین حج اکبر اُسے کہتے ہین جو جمعہ کے دن واقع ہو اسکی اصلیت کتب حدیث مین پائی نہین جاتی + مشرکین بہانہ اور بدعہدی کے ساتھ حج مین شرکت کرتے تھے آنحضرت نے اعلان کرا دیا کہ کفار آئندہ سے شرکت حج نہ کرین + ۳ یعنی بجز بنو ضمیرہ کے انسے جو معاہدہ صلح ہوا تھا اُنکی مدت مین نو مہینے باقی تھے اور کوئی بدعہدی اُنسے نہونی تھی + اُن سے بوجہ نقض عہد کرنا نہ چاہیے اس سے معلوم ہوا کہ بدعہدی کسی کے مقابلہ مین جائز نہین ہو + ۴ رجب + ذیقعدہ + ذی الحجہ + محرم ان چار مہینون مین لڑنے کا دستور نہ تھا۔ اس دستور کا لحاظ رکھا گیا + ۵ نماز اور زکوٰۃ سے مراد یہ ہو کہ وہ بھی مسلمانون کے تمام احکام شرعی مین اُنکی پابندی ملحوظ کرین یہ نہین کہ محض سمجھ کر مسلمانون کو دھوکا دیا چاہین + مسلمانون کو بے وجہ کفار مدینہ سے نکال دیا تھا۔ پھر جب مسلمانون کا تسلط مکہ پر ہوا تو یہ حکم اُسوقت بمجبوری جاری کیا گیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۲۶۱ + ۶ کوئی مشرک اسلام کی حقیقت سنے اور اس پر غور کرنے کی مہلت چاہے تو مہلت دینا چاہیے + ۷ صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانون کے ہم عہد بنی بکر پر بنو خزاعہ کی حمایت مین قریش نے حملہ کیا تو مسلمانون کو قریش سے لڑنا جائز ہو گیا + اسی جواز کی طرف یہ اشارہ ہو

بے شک اللہ پرہیزگارون کو دوست رکھتا ہی + مشرکون کا عہد کیونکر لائق اعتبار ہو سکتا ہی؟ اگر یہ تم پر غالب ہوتے ہین تو تمھارے قرابت وعہد کی پروا نہین کرتے + اپنی زبانی باتون سے یہ تمھین خوش کر دیتے ہین اور ان کے دل پھرے رہتے ہین۔ ان مین اکثر فاسق ہین + اور بعوض آیات الٰہی کے[۱] قلیل ثمن قبول کرکے اللہ کی راہ سے روکتے ہین + انکے اعمال بُرے ہین + مؤمن کی قرابت اور عہد کا یہ پاس نہین کرتے اور یہی لوگ حد سے بڑھے ہوے ہین + ہان اگر یہ لوگ توبہ کرکے نماز پڑھین زکوٰۃ دین تو تمھارے دینی بھائی ہو جائین گے + دانشمندون کے لیے ہم صاف صاف اپنی آیتین سناتے ہین + عہد کے بعد اگر یہ لوگ اپنی قسمین توڑتے ہین اور تمھارے دین مین طعن کرتے ہین تو ان سردارانِ کفر سے لڑو۔ ان کی قسمین قابل اعتبار نہین ہین تاکہ اس طرح یہ باز آئین + مسلمانو کیا تم اُس قوم سے نہ لڑوگے جس نے اپنا عہد توڑ ڈالا؟ رسول کے نکالنے کا قصد انھون نے کیا اور ابتدا انھین کی طرف سے ہوئی۔ کیا تم اُن سے ڈرتے ہو؟ تم مؤمن ہو تو اللہ کا یہ حق ہی کہ تم اللہ سے زیادہ ڈرو + تم اُن کفار سے لڑو۔ تمھارے ہاتھون سے اللہ انھین سزا دے گا۔ رسوا کرے گا۔ اُن پر تمھین فتح دے کر مؤمنون کے دل ٹھنڈے کرے گا اور مؤمنون کے دلون کا غصہ دور کرے گا + اللہ جسے چاہے توفیق توبہ دے + اللہ واقف حال اور حکمت والا ہی + مسلمانو! کیا تم سمجھتے ہو کہ تم چھوڑ دیے جاؤگے اور اللہ اُن لوگون کو نہ جانے گا جو تم مین سے جہاد کرتے ہین اور اللہ اور اُس کے رسول اور مومنون کے سوا کسی کو دوست نہین بناتے؟ اللہ تمھارے اعمال سے خبردار ہی +

کفار کی زیادتیان

مشرکین اور مسجدین

ع۱۳ مشرکون کو یہ حق نہین ہی کہ اللہ کی مسجدین آباد کرین درآنحالیکہ شہادت کفر اُن کے دلون مین ہو + ان کے نیک کام مٹ گئے ہین اور آگ مین ان کو ہمیشہ رہنا ہی + اللہ کی مسجدین وہی آباد رکھ سکتا ہی جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لاتا ہی۔ نماز پڑھتا ہی زکوٰۃ دیتا ہی اور اللہ کے سوا کسی سے نہین ڈرتا۔ قریب ہی کہ ایسے لوگ راہ پانے والے ہو جائین گے + کیا تم لوگون نے

---

[۱] ابوسفیان نے مکہ فتح کرنے کے لیے رسول کے ہم عدد ان کو تھوڑا اموال دیکر اپنا طرف کرلیا تھا اسی طرف یہ اشارہ ہی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۱۲۲ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہی کہ بعض کفار مکہ بھی بعض کھانے پینے کے لالچ سے ابوسفیان کے ساتھ تھے اور قرآن سے منحرف تھے [۲] ہجرت مدینہ کے بعد کفار مکہ کی زیادتیان یاد دلاکر جنگ کی ترغیب دیجاتی ہی [۳] مجاہد اور غیر مجاہد کو درجہ بدرجہ بتاتا ہی [۴] خانہ کعبہ کے مجاور اور خادم ہونے کا حق کفار کو نہین ہی [۵] بعض کے نزدیک کفار مخاطب ہین اور بعض کے نزدیک مسلمان مخاطب ہین پچھلی حالت مین یہ معنی کہے جاتے ہین کہ حضرت عباس حاجیون کو پانی پلانے اور حضرت طلحہ کلید کعبہ رکھنے سے حضرت علیؓ کے برابر نہین ہو سکتے جنھون نے جہاد مین کارنمایان کیے جہلی صورت مین یہ معنی ہون گے کہ کفار قریش نے یہودیون سے پوچھا کہ خدمت کعبہ اور خدمت حاجیان ہم لوگ کرتے ہین اصحاب محمد

حاجیون کے پانی پلانے والون اور مسجد حرام کی خدمت کرنے والون کو اُن لوگون کے برابر تصور کیا جنھون نے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاکر اللہ کی راہ مین جہاد کیا ہو؟ اللہ کے نزدیک یہ لوگ برابر نہین ہوسکتے + ظالم لوگون کو اللہ راہ راست نہین دکھاتا + یہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور جنھون نے ہجرت کی ہو اور اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے جہاد کیے ہین۔ اللہ کے نزدیک بڑے درجہ والے ہین + اور یہی کامیاب ہین + ان کا رب ان کو اپنی رحمت اور اپنی خوشنودی اور ایسے باغون کی بشارت دیتا ہو جن مین انھین دائمی آسائش ملے گی اور جن مین یہ ہمیشہ رہین گے + بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہو + مومنو! تم اپنے باپ دادا اور بھائیون کو اگر وہ بمقابلۂ ایمان کفر کو پسند کرین۔ دوست نہ بناؤ + تم مین سے جو کوئی اُن کو دوست بنائے وہ نافرمان ہو + اے محمدؐ! تو مسلمانون کو سمجھادے کہ تمھارے باپ۔ تمھارے بیٹے۔ تمھارے بھائی۔ تمھاری بیبیان۔ تمھارے رشتہ دار۔ مال جو تم نے کمائے ہین۔ تجارت جس کی سرد بازاری سے تم ڈرتے ہو۔ مکانات جنھین تم دوست رکھتے ہو۔ اگر یہ چیزین تمھین اللہ اور اُس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ پیاری ہین تو اللہ کے حکم آنے تک انتظار کرو + اللہ نافرمانون کو راہ راست نہین دکھاتا +

فضیلت مہاجرین

غزوۂ حنین

ع ۴ اے مسلمانو! اللہ نے تمھاری مدد بہت مواقع پر کی اور حنین[۵۱] کے دن بھی کی۔ جب تم اپنی کثرت پر نازان تھے لیکن وہ کچھ بھی تمھارے کام نہ آئی اور زمین باوجود وسعت کے تم پر تنگ ہوگئی اور پھر پیٹھ پھیرکر تم لوگ بھاگ چلے + پھر اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسلی نازل کی اور ایسا لشکر بھیجا جسے تم دیکھ نہ سکتے تھے[۵۲]۔ اور کافرون کو سخت اردی + اور کافرون کی یہی سزا بھی تھی + بعد اس کے جسے چاہے اللہ توفیق توبہ دے کہ وہ غفور و رحیم ہی + مومنو! مشرک تو نجس[۵۳] ہین۔ اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آئین + اگر تم مفلسی[۵۴] کا اندیشہ کرتے ہو۔ تو اگر اللہ چاہے گا تو عنقریب اپنے فضل سے تمھین غنی کردے گا + اللہ دانا اور حکمت والا ہی + اہل کتاب جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہین

مشرک نجس اور مسجد حرام

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۱) ہم سے کیونکر افضل ہوسکتے ہین اگلی تقریر کا یہ جواب ہو کہ مسلمان جو راہ خدا مین جان دیتے ہین وہ اہل مکہ سے اچھے ہین +
۵۱ روز قیامت تک دنیا مین قطعی فیصلہ ہونے تک + ۵۲ غزوۂ حنین کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۲۷۰ + ۵۳ تائید نجس + ۵۴ حنفیون کے نزدیک کافر کا بدن نجس نہین ہو اور بعض ائمہ کافر کو نجس العین سمجھتے ہین + شافعی اور انکی کافر ذمی کو مسجد مین جانے دیتے اور حنفی صرف حج اور طواف سے منع کرتے ہین + ۵۵ یہ نہ سمجھو کہ حج کو نہ آئین گے تو تجارت کو نقصان پہونچے گا +

لاتے - اللہ اور اُس کے رسول کی حرام کی ہوئی چیزون کو حرام نہین جانتے اور دین حق کو تسلیم نہین کرتے - ان لوگون سے بھی جب تک یہ خوار ہو کر اپنے ہاتھون سے جزیہ نہ دین تم لڑتے رہو

ع ۵ یہود عُزیر کو اللہ کا بیٹا کہتے ہین اور نصاریٰ مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہین یہ اُن کے مُنھ کی باتین ہین - اس کے پہلے بھی کافرون کی ایسی ہی باتین ہوتی تھین + اللہ انھین ہلاک کرے یہ کدھر بہکے جا رہے ہین ؟ + اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور اپنے مشائخ کو اور مریم کے بیٹے مسیح کو ان لوگون نے اپنا رب بنا لیا ہے - حالانکہ سوائے معبود واحد کے دوسرے کی عبادت کا ان کو حکم نہ تھا - سوا اُس کے کوئی دوسرا معبود نہین ہے + وہ ان کے شرک سے پاک ہے + یہ چاہتے ہین کہ اپنے مُنھ سے اللہ کا نور (دین) بجھا دین - اور اللہ چاہتا ہے کہ اپنا نور پورا کر کے رہے گو کافرون کو بُرا لگے + اُسی اللہ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ اپنا رسول بھیجا ہے تاکہ اُسے تمام دینون پر غالب کرے گو یہ مشرکون کو بُرا معلوم ہو + مومنو! اہل کتاب کے بہت سے علماء اور مشائخ ناحق لوگون کے مال کھاتے ہین اور لوگون کو اللہ کی راہ سے روکتے ہین + جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہین اور اللہ کی راہ مین اُسے خرچ نہین کرتے اُن کو تو اے محمدؐ! دردناک عذاب کی خوشخبری سُنا + جب کہ وہ سونا اور چاندی جہنم کی آگ مین گرم کیا جاے گا اور پھر اُن کی پیشانیان اُن کے پہلو اور اُن کی پیٹھین اُس سے داغی جائین گی + اُس وقت اُن سے کہا جاے گا یہ وہی تو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا - اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو + آسمانون اور زمین کی خلقت کے دن سے اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب (لوح محفوظ) مین مہینے شمار مین بارہ ہین - جن مین چار مہینے ادب کے ہین + یہی ٹھیک بات ہے - مسلمانو! تم ان مہینون مین اپنی جانون پر ظلم نہ کرو - لیکن تم سب مشرکون سے اُسی طرح باہم مل کر لڑو جس طرح وہ تم سے باہم ملکر لڑتے ہین + اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاری سے بچنے والون کے ساتھ ہے + نسئی یعنی مہینون کا ردوبدل بھی کفر مزید ہے - اس کے ذریعہ سے کافر گمراہ ہوتے ہین + ایک مہینے کو وہ ایک سال حلال کر لیتے ہین اور دوسرے سال اُسی کو حرام ٹھہرا لیتے ہین تاکہ اللہ کے حرام کیے ہوے مہینون کا تطابق کر لین + اور پھر اس طرح اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو وہ حلال کر لیتے ہین - اپنے بُرے اعمال اُنھین بھلے معلوم ہوتے ہین + اللہ کافرون کی زنہائی

عُزیر ؑ اور حضرت مسیح

جمع مال

حرام

---

۵۱ دیکھو تفسیر زیر سورۂ بقرہ رکوع ۲۵ + ۵۲ رجب - ذیقعدہ - ذی الحجہ - محرم + انھین ماہ حرام (ادب کے مہینے) کہتے ہین +

۵۳ کفار عرب قمری مہینون کے پابند تھے - لیکن جب اُن کو ضرورت ہوتی تھی تو ماہ حرام کو سال شمسی کے شمار سے گھٹا بڑھا کر لڑائی جائز کر لیتے تھے +

نہین کرتا +

ترغیب جہاد ع ۶ ایمان والو! یہ کیا ہی کہ جب تم سے اللہ کی راہ مین نکلنے کو کہا جاتا ہی تو تم زمین مین بوجھل ہو جاتے ہو؟ + کیا تم دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ پسند کرتے ہو؟ + بمقابلہ آخرت کے دنیا کی زندگی کے فائدے بہت قلیل ہین + اگر تم لڑنے کے لیے نہ نکلو گے تو اللہ تمھین بڑی دردناک مار دے گا - اور تمھارے سوا[۵۱] دوسری قوم کو تمھاری جگہ پر بدل دے گا اور تم اللہ کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے اللہ ہر شے پر قادر ہی + اگر تم رسول کی مدد نہ کروگے تو کیا؟ اللہ ہی نے اُس کی مدد اُس وقت بھی کی تھی کہ جب کافرون نے اُسے نکال دیا تھا - ایک یہ تھا اور دوسرا اُس کا ساتھی تھا - دونون[۵۲] غار مین تھے - اور یہ (محمدؐ) اپنے ساتھی سے کہتا تھا "تو رنج نہ کر - اللہ بے شک ہمارے ساتھ ہی" پھر اللہ نے اپنے رسول پر اپنی طرف سے تسلی نازل کی اور ایسے لشکر سے[۵۳] اُسے مدد دی جسے تم دیکھتے نہ تھے اور کافرون کی بات نیچی کر دی + اللہ ہی کی بات اونچی رہی + اللہ بڑا حکمت والا ہی + مسلمانو! تم ہلکے ہو یا بوجھل ہو (یعنی غیر مسلح ہو یا مسلح) نکل کھڑے ہو - اور اللہ کی راہ مین اپنی جانون اور مالون سے جہاد کرو + تم سمجھو تو اسی مین تمھاری بھلائی ہی + اے محمدؐ! اگر مال غنیمت نزدیک ہوتا اور سفر متوسط[۵۴] ہوتا تو یہ منافقین تیرے ساتھ چلتے - لیکن مشقت سفر ان پر گران ہی + اگر تو پوچھے گا تو یہ قسمین کھا کر کہین گے کہ "اگر ہم مین قوت ہوتی تو ہم ضرور تم لوگون کے ساتھ چلتے" یہ لوگ اپنے آپ کو ہلاکت مین ڈالتے ہین - اللہ جانتا ہی کہ یہ جھوٹے ہین +

منافقین اور جہاد ع اے محمدؐ! اللہ تجھے معاف[۵۵] کرے - تجھون کی حالت ظاہر ہوے بغیر اور جھوٹون کو سمجھے بغیر تو نے ان کو لڑائی مین نہ جانے کی اجازت کیون دیدی؟ + اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے اپنے مال اور جان سے جہاد نہ کرنے کی اجازت تجھ سے نہین مانگتے - اللہ پرہیزگارون کو خوب جانتا ہی + تجھ سے ایسی اجازت وہی لوگ مانگتے ہین جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہین رکھتے - ان کے دلون مین شک ہی اور اپنے شک مین یہ متردد ہین + اگر یہ گھر سے نکلنے کا

---

۵۱ غزوۂ تبوک کے لئے مسلمانون کو آمادہ کار زار کرنے کے لیے یہ آیتین نازل ہوئین - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۰۲ ۵۲ یعنے تم لڑنے سے ڈروگے تو نتیجہ لازمی ہے کہ کوئی دوسری قوم تم پر حکمران ہو جائے گی + ۵۳ مکہ سے آنحضرتؐ اپنے دوست ابوبکر صدیق کے ساتھ بھاگے اور غار ثور مین چھپے اسی کی طرف اشارہ ہی - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۸۲ + ۵۴ جنگ بدر کیطرف اشارہ ہے + ۵۵ تبوک شام مین بخلاف بدر کی طرف مدینہ سے قریب نہ تھا + ۵۶ آنحضرتؐ سے چند لوگون نے جھوٹا عذر کرکے جہاد مین شریک ہونے سے اپنے آپ کو مستثنیٰ کرا لیا تھا - اس پر یہ حکم آیا +

ارادہ رکھتے تو کچھ سامان سفر کرتے۔ لیکن اللہ ہی نے ان منافقون کا جانا پسند نہین کیا ان کو باز رکھا اور ان سے کہدیا گیا کہ تم بیٹھنے والون کے ساتھ بیٹھے رہو" + یہ تمھارے ساتھ جاتے تو تمھارے لیے خرابیان ہی پیدا کرتے۔ جلے کرتے تم مین فساد پھیلاتے۔ تم مین ایسے بھی ہین جو ان کی سُن لیتے ہین + اللہ ظالمون کو خوب جانتا ہی + اے محمدؐ! منافقون[۱] نے پہلے بھی فساد پھیلایا تھا اور تیرے کام اُلٹ دیے تھے۔ لیکن اللہ کا وعدۂ حق آپہونچا اور اللہ کا حکم ظاہر ہوگیا۔ گو منافقین یہ[۲] اُلٹ تھے + انھین منافقین مین سے وہ بھی ہی جو کہتا ہی "مجھے گھر بیٹھ رہنے کی اجازت دیجیے اور مجھے فتنہ مین نہ ڈالیے" + آگاہ ہو کہ یہ لوگ فتنے مین پڑ چکے[۳] اور جہنم کافرون کو ضرور گھیرے ہوے ہی + اے محمدؐ! اگر تجھے کوئی بھلائی پہونچتی ہی تو اُن کو بُری لگتی ہی اور اگر تجھے کوئی مصیبت پہونچتی ہی تو یہ کہتے ہین "ہم نے تو اسی لیے پہلے سے اپنی تدبیر کرلی تھی" اور خوش خوش واپس چلے جاتے ہین + اے محمدؐ! تو کہہ "ہمین وہی مصیبت پہونچے گی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ رکھی ہی وہ ہمارا مولا ہی اور مومن اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین" + اے محمدؐ! تو منافقون سے کہہ "تم ہمارے حق مین جس امر کے منتظر ہو وہ دو نیکیون مین سے ایک نیکی ضرور[۴] ہی اور ہمین یہ انتظار ہی کہ اللہ اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھون سے تم پر عذاب بھیجے + تم انتظار کرو اور تمھارے ساتھ ہم بھی انتظار کرتے ہین" اے محمدؐ! تو ان منافقون سے کہہ "خوشی[۵] سے خرچ کرو یا ناخوشی سے خرچ کرو تم سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا + تم لوگ نافرمان ہو" + ان کی خیرات مقبول نہ ہونے کی وجہ یہی ہی کہ یہ اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہین۔ نماز بھی پڑھنے آتے ہین تو کاہلی کے ساتھ آتے ہین اور خرچ بھی کرتے ہین تو ناخوشی سے خرچ کرتے ہین + اے محمدؐ! تو ان کے مال اور اولاد پر تعجب نہ کر + اللہ کو یہی منظور ہی کہ وہ حیات دنیا وی مین انھین مال و اولاد کی وجہ سے مبتلاے عذاب رکھے اور کفر کی حالت مین ان کی جان نکلے + یہ منافق اللہ کی قسمین کھا کر مسلمانون سے کہتے ہین "ہم تمھارے ساتھی ہین" مسلمانو! یہ تمھارے ساتھی نہین ہین بلکہ ڈرپوک ہین + اگر یہ[۶] کوئی

---

[۱] جنگ اُحد سے ابن اُبی منافق مع اپنے حلیفون کے واپس چلا گیا تھا + [۲] منافقین شروع سے بدخواہ ہین لیکن اسلام کو برابر رونق ہوتی جاتی ہی + [۳] مسلمان فتحیاب ہوے تو دنیا ملی۔ مارے گئے تو جنت ملی + دونون صورتون مین انھی بھلائی ہی + منافق اگر سمجھتے ہین کہ مسلمان جنگ مین مارے جائین گے تو وہ بھی ان کے لیے اچھا ہی + [۴] جد بن قیس نے کہا تھا کہ مالی مدد کرونگا اور جنگ مین شریک ہونگا اس پر یہ آیت اتری + [۵] کافرون کی دولت پر تعجب نہ کرنا چاہیے کہ باوجود کفر کے اُن پر یہ عطاے الٰہی ہی۔ بلکہ یون سمجھنا چاہیے کہ دولت ان کے لیے وبال جان ہی + [۶] یعنی منافق تیرا کچھ ڈر سے پڑھتے ہین ابھی کوئی دوسرا اسمار ایائین تو تجھ سے منحرف ہوجائین +

جائے پناہ کوئی غار یا گھسنے کی کوئی جگہ پائیں تو بعجلت اُدھر چلے جائیں + اُن میں بعض ایسے ہیں جو تقسیم صدقات میں تجھ پر طعن کرتے ہیں - اگر اُن کو صدقات میں سے دیا جائے تو راضی رہتے ہیں اور نہ دیا جائے تو فوراً بگڑ جاتے ہیں + اگر اللہ اور اللہ کے رسول کے دینے پر یہ راضی ہوتے اور کہتے "اللہ ہم کو کافی ہے آئندہ ہمیں اللہ اپنے فضل سے دے گا اور اُس کا رسول بھی دے گا - ہم تو اللہ ہی کی طرف راغب ہیں" تو یہ ان کے حق میں کہیں اچھا ہوتا +

محل صدقات

ع صدقات کا مال تو صرف فقرا۔ مساکین۔ عاملین صدقہ اور مؤلفۃ قلوب (یعنی نو مسلموں کے تالیف قلوب) کے لیے ہے۔ اور نیز گردن آزاد کرنے۔ کسی کا قرض ادا کرنے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور مسافروں کے دینے کے لیے ہے + یہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے حقوق ہیں + اللہ دانا اور حکیم ہے + ان منافقوں میں بعض ایسے ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو کان ہی کان رکھتا ہے + اے محمدؐ تو کہہ "کان تمھارے حق میں بہتر ہے۔ وہ اللہ کا یقین رکھتا ہے اور مومنوں پر یقین رکھتا ہے اور تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کے لیے رحمت ہے + اللہ کے رسول کو ایذا دینے والوں پر دردناک عذاب ہوگا" + مسلمانو! تمھیں خوش کرنے کے لیے یہ منافق اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔ اگر یہ مومن ہیں تو اللہ اور اللہ کے رسول کو انھیں خوش کرنا چاہیے + کیا انھیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول سے مخالفت کرنے والوں کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے + یہ بڑی رسوائی ہے + منافق ڈرتے ہیں کہیں مسلمانوں پر ایسی سورت نہ اُترے جو اُن کے دلوں کی بات ظاہر کر دے + اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "اچھا ہنستے جاؤ جس سے تم ڈرتے ہو اللہ تو اُسے ظاہر ہی کرے گا" + اے محمدؐ! اگر تو ان سے پوچھے گا تو یہی کہیں گے "ہم تو صرف باتیں کرتے تھے۔ جی بہلاتے تھے" + اے محمدؐ! تو ان سے پوچھ "کیا تم اللہ اور اللہ کی آیتوں اور اللہ کے رسول سے تمسخر کرتے ہو؟ + تمھیں عذر کا موقع نہیں ہے۔ ایمان کے بعد تم کفر کر چکے + اگر تم میں سے بعضوں کو ہم معاف

اکثر یہ سے تنفر

---

۵۱ ذوالخویصرہ ایک مردِ تمیمی نے تقسیم صدقہ پر کچھ عذر کیا تھا۔ اُسی کی طرف اشارہ ہے ۵۲ بعض منافقین پیٹھ پیچھے رسول کو بُرا کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ رسول سیدھے ہیں جو بات ہم بتا دیں گے وہ مان لیں گے ان کے پاس کان ہیں اور عقل تو ہے نہیں۔ اللہ کہتا ہے کہ کچھ خلق سے یہ بہتر ہے + ۵۳ جب لشکر اسلام تبوک سے واپس آیا تو منافقوں نے باتیں بنا کر مسلمانوں کو راضی کرنا چاہا۔ ۵۴ یہ وہ کہ خدا کا راضی کرنا مقدم تھا جس سے انھوں نے پہلو تہی کی + ۵۵ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ستر منافقوں کے نام وحی کے ذریعہ سے آنحضرتؐ کو بتائے گئے تھے۔ لیکن یہ بیان کا اظہار مناسب نہیں سمجھا کیونکہ اس سے ان منافقوں کی اصلاح کی نوبت ہوتی + ۵۶ منافقوں نے مسلمانوں کے ساتھ برائی کی اور یوں سمجھے کہ ہم نداق کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام سے استہزا نفاق و کفر ہے + ۵۷ یعنی سرگروہ ضرور لائق تعزیر ہیں

بھی کردین گے تو دوسرون کو ضرور سزا دین گے۔ اس لیے کہ وہ مجرم ہین +

منافق ع ۹ منافق مرد اور منافق عورتین باہم ایک دوسرے کے ساتھی ہین۔ بُرے کامون کی یہ صلاح دیتے ہین اور نیک کامون سے منع کرتے ہین اور خرچ کے مواقع پر اپنے ہاتھ روک لیتے ہین + یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ بھی ان کو بھول گیا + منافق ضرور نافرمان بردار ہین + منافق مرد اور منافق عورتون اور کافرون کے لیے اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہی جس مین یہ ہمیشہ رہین گے + یہی ان کو کافی ہی۔ اللہ نے ان پر لعنت کی ہی اور ان کے لیے مستقل عذاب مقرر کیا ہی + منافقو! تم اُنھین لوگون کی طرح ہو گئے جو تم سے پہلے تم سے قوی تر تھے اور مال اور اولاد زیادہ رکھتے تھے وہ اپنے حصہ کے دنیاوی نفع اُٹھا گئے جس طرح تم سے پہلے لوگون نے بقدر اپنے حصون کے تمتع حاصل کیے تھے اُسی طرح تم نے بھی اپنے حصون سے تمتع حاصل کیے۔ اور جس طرح اُنھون نے باتین بنائی تھین اُسی طرح تم بھی باتین بنانے لگے + اُن لوگون کے اعمال دنیا اور آخرت مین مٹ گئے اور وہ لوگ نقصان مین رہے + ان منافقون سے پہلے جو قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور اُلٹی ہوئی بستیون (دیہات قوم لوط) کے رہنے والے گذرے ہین۔ کیا اُنکی خبرین ان تک نہین پہونچین ہین؟ اُن کے پیغمبر اُن کے پاس نشانیان لائے تھے۔ اللہ نے اُن پر ظلم نہین کیا۔ اُنھون نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تھا + مسلمان مرد اور مسلمان عورتین یہ باہم ایک دوسرے کے دوست ہین نیک کام کرنے کو کہتے ہین اور بُرے کام سے منع کرتے ہین۔ نمازین پڑھتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین۔ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہین + اُنھین لوگون پر اللہ رحم کرے گا بیشک اللہ بڑا حکمت والا ہی + مسلمان مردون اور مسلمان عورتون سے اللہ نے ایسی جنتون کا وعدہ کیا ہی جن کے نیچے نہرین جاری ہونگی اور یہ اُن مین ہمیشہ رہین گے اور پاک مکانات اُنھین جنت عدن (بہشت دائمی) مین ملین گے اور اللہ کی رضامندی جو سب سے بڑھ کر ہی یہی بڑی کامیابی ہی +

تحریص جہاد منافقین ع ۱۰ اے نبی! کفار اور منافقین سے تو جہاد کر اور اُن پر سختی کر + اُن کا ٹھکانا دوزخ ہی جو بہت بُری جگہ ہی + یہ منافقین قسمین کھاتے ہین کہ ہم نے کوئی نامناسب کلمہ نہین کہا حالانکہ

۱؎ یہ تین برُی ہین اور اپنی زشتی اعمال سے تباہ ہوئین + ۲؎ کفار سے ہتھیار کے ذریعہ سے اور منافقین سے زبان کے ذریعہ سے + ۳؎ منافقین غیبت مین مسلمانون کو اور آنحضرت کو بُرا کہتے تھے اور پوچھنے پر انکار کرتے تھے۔ یہی بیان اس آیت مین ہی شان نزول کے متعلق مفسرون مین اختلاف ہی +

انھون نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لاکر کافر ہوگئے اور قصد کیا ایسے امر کا جس مین کامیابی نہوئی - مسلمانون کے دشمن یہ اس لیے ہوے کہ ان کو اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے غنی کردیا ہی + یہ توبہ کرین تو ان کے لیے اچھا ہی اور اگر روگردانی کرین گے تو دنیا اور آخرت مین اللہ ان کو دردناک عذاب دے گا اور روے زمین پر کوئی ان کا یار اور مددگار نہوگا + ان مین بعض ایسے ہین جنھون نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ "اگر اللہ اپنے فضل سے ہم کو دے گا تو ہم صدقہ دین گے اور نیکوکار ہوجائین گے" لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انھین دیا تو بخل کرنے لگے اور سرتابی کرکے اپنے قول سے پھر گئے + پھر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے دلون مین نفاق ڈال دیا جو اللہ سے ملنے کے دن تک قائم رہے گا - یہ اللہ سے وعدہ خلافی کرنے اور جھوٹ بولنے کی سزا ہی + کیا یہ نہین جانتے کہ اللہ ان کے راز اور مشورے کو جانتا ہی؟ وہ چھپی ہوئی باتون کا جاننے والا ہی + یہ منافقین بخوشی تمام صدقہ دینے والون پر طعن کرتے ہین اور جو اپنی محنت کے سوا زیادہ کا مقدور نہین رکھتے اور پھر بھی صدقے دیتے ہین اُن پر ہنستے ہین + اللہ ان منافقون پر ہنستا ہی اور ان پر دردناک عذاب ہوگا + اے محمدؐ! تو ان کے لیے بخشش مانگے یا نہ مانگے دونون برابر ہین + اگر ان کے لیے تو ستّر مرتبہ بھی بخشش مانگے گا تو اللہ ان کو ہرگز ہرگز نہ بخشے گا + کیونکہ انھون نے اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کی ہی + اور اللہ نافرمانون کو راہ راست نہین دکھاتا +

غزوۂ تبوک اور منافق

۱۱ غزوۂ تبوک مین نہ جانے والے رسول اللہ کی مرضی کے خلاف اپنے گھر بیٹھ رہنے پر خوش ہوے اور انھون نے اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے جہاد کرنا بُرا جانا اور دوسرون سے کہا "تم گرمی مین سفر نہ کرو" + اے محمدؐ! تو ان سے کہدے کہ جہنم کی آگ مین اگر یہ سمجھین تو اس سے زیادہ تر حرارت ہی + ایک دن وہ آئے گا کہ یہ کم ہنسین گے اور زیادہ روئین گے ان کی کمائی کا یہی بدلہ ہوگا + اے محمدؐ! جب تجھے اللہ ان منافقون کے گروہ کی طرف واپس لائے اور یہ منافق پھر تیرے ساتھ جہاد کو جانا چاہین تو کہدینا "تم کبھی ہرگز ہرگز میرے ساتھ

---

۱۰ ثعلبہ ایک مفلس مسلمان تھا - آنحضرتؐ نے اُس کے لیے دعا کی - جب دولت اُس کی بڑھی تو زکوٰۃ دینے سے وہ منحرف ہوگیا - اُسی کی شان مین یہ آیت اُتری + ۱۱ غزوۂ تبوک کے تیہ سفر کے لیے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ نے بہت کچھ دیا تھا - حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے آدھی دولت دیدی تھی - اس پر منافق کہنے لگے کہ عبدالرحمٰن نے نمایش کے لیے دی ہی - ابوعقیل نے مزدوری کرکے ایک سیر خرمے دیے تو منافق مسخرہ کرنے لگے - اس آیت سے اُن منافقون کی توہین اور اُن مسلمانون کی بڑائی ظاہر کی گئی ہی + ۱۳ یعنی جب کہ جنگ تبوک سے واپس آئے تو ان گھر بیٹھنے والون کو پھر کسی لڑائی مین شریک ہونے

نہ چلوگے اور نہ کسی دشمن سے میرے ساتھ ہوکر لڑوگے + تم نے پہلی مرتبہ گھر بیٹھ رہنا پسند کیا تو اب ان پیچھے رہجانے والون کے ساتھ بیٹھے ہی رہو" + اے محمدؐ! ان منافقون مین سے کوئی مرجائے تو تو کبھی اُس کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہونا - ان لوگون نے اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور یہ فسق مین مرگئے + ان کے مال اور اولاد تیرے لیے باعث تعجب نہ ہون + اللہ کو یہی منظور ہی کہ وہ دنیا مین مال اور اولاد کے ذریعہ سے ان پر عذاب کرے اور کفر کی حالت مین ان کی جانین نکلین + جب اللہ پر ایمان لانے اور اللہ کے رسول کی معیت مین جہاد کرنے کے لیے سورت نازل ہوئی تو ان منافقون مین سے اصحاب مقدرت نے تجھ سے گھر بیٹھ رہنے کی اجازت طلب کی اور کہنے لگے کہ "ہم کو گھر بیٹھ رہنے والون کے ساتھ چھوڑ جائیے + ان لوگون نے گھر بیٹھ رہنے والون کے ساتھ رہنا پسند کیا - اُن کے دلون پر مُہر کردی گئی تھی - یہ لوگ مصلح جہاد نہین سمجھتے + لیکن رسول اور اُس کے ساتھی مؤمنون نے اپنے مالون اور جانون سے جہاد کیے + انھین کے لیے نیکیان ہین اور یہی فلاح پانے والے ہین + اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہین جن کے نیچے نہرین جاری ہین اور یہ ہمیشہ اُن مین رہین گے + یہی بڑی کامیابی ہی +

غزوۂ تبوک اور اعراب

ع ۱۲ اے محمدؐ! چند دیہاتی بھی معذرت کرتے ہوے آئے کہ تو انھین گھر بیٹھ رہنے کی اجازت دیدے - اور اللہ اور اُس کے رسول کو جھٹلانے والے بھی چند ایسے تھے جو بیٹھ رہے تھے + ان مین سے جنھون نے کفر کیا اُن کو دردناک عذاب پہونچے گا + ناتوانون اور بیمارون اور تنگ دستون پر کچھ گناہ نہین ہی اگر وہ اللہ اور اُس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہین + نیکوکارون پر کوئی الزام نہین ہی + اللہ بخشنے والا مہربان ہی + اے محمدؐ! اُن پر بھی کوئی الزام نہین ہی جو تیرے پاس اس لیے آئے کہ تو اُن کے لیے سواری بہم پہونچائے اور تو نے کہا "میرے پاس تمھارے لیے کوئی سواری نہین ہی" تو وہ واپس گئے اور اس غم مین کہ اُن کے پاس کچھ خرچ نہ تھا اُن کی آنکھون سے آنسو جاری تھے + الزام انھین پر ہی جو مالدار ہوکر تجھ سے بیٹھ رہنے کی اجازت مانگتے تھے اور پیچھے رہجانے والون کے ساتھ رہنے مین خوش تھے - اللہ نے اُن کے دلون پر مُہر کردی ہی اور وہ مصلح جہاد نہین سمجھتے +

گیارھواں پارہ

شکر کرنے والے

مسلمانو! جب تم اُن کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ معذرت کریں گے + اے محمدؐ! تو اُن سے کہدینا کہ تم معذرت نہ کرو۔ ہم ہرگز ہرگز تمھارا اعتبار نکریں گے۔ اللہ نے تمھارے حالات سے ہمین خبر دیدی ہی + عنقریب اللہ اور اُس کا رسول تمھارے کام دیکھین گے پھر تم غائب و حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹا دیے جاؤ گے۔ تب اللہ تم کو جتا دے گا کہ تم کیا کرتے تھے + مسلمانو! جب تم اُن کی طرف واپس جاؤ گے تو وہ تمھارے سامنے اللہ کی قسمین کھائین گے تاکہ تم اُن سے درگذر کرو + تم اُن سے منھ پھیر لینا + وہ بے شک نجس ہین اور دوزخ اُن کا ٹھکانا ہی۔ اور یہی اُن کی کمائی کا عوض ہی + وہ تم سے قسمین کھائین گے کہ تم اُن سے راضی ہوجاؤ۔ تو اگر تم اُن سے راضی بھی ہوجاؤ تو اللہ اُن نافرمانون سے راضی نہوگا + دیہاتی کفر اور نفاق مین بڑے سخت ہین اور اللہ نے جو احکام اپنے رسول پر اُتارے ہین اُن کے مصالح سمجھنے کے قابل نہین ہین + اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہی + بعض دیہاتی خرچ کرنا تاوان سمجھتے ہین اور تمھارا انقلاب چاہتے ہین + اُن پر خود انقلاب کا اثر پڑے + اللہ سنتا اور جانتا ہی + بعض دیہاتی ایسے بھی ہین جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے ہین اور خرچ کرنے کو عند اللہ ثواب جانتے ہین اور رسول کی دعاؤن کا ذریعہ سمجھتے ہین آگاہ رہو یہ اُن کے لیے موجب ثواب ہی + اللہ اُن کو عنقریب اپنی رحمت مین داخل کرے گا بیشک اللہ غفور و رحیم ہے +

مہاجر اور انصار

ع ۱۳ اول اول قبول اسلام مین سبقت کرنے والے مہاجرین اور انصار اور خلوص دل سے اُن کی تبعیت کرنے والے مسلمانون سے اللہ راضی ہی اور وہ اللہ سے راضی ہین اور اللہ نے اُن کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہین جن کے نیچے نہرین جاری ہین۔ یہ ہمیشہ اُن مین رہین گے یہ بڑی کامیابی ہی + مسلمانو! تمھارے گرداگرد جتنے دیہاتی ہین ان مین سے بعض منافق ہین + اور بعض اہل مدینہ بھی نفاق مین سرکشی کرتے ہین۔ اے محمدؐ! تو انھین نہین جانتا + ہم اِن کو جانتے ہین + عنقریب ہم ان کو دو مرتبہ دنیا مین سزا دین گے پھر یہ قیامت مین بڑے

منافق

---

۵۱ مدینہ مین اسّی منافق ایسے تھے جن سے مسلمانون نے اس آیت کے مطابق راہ و رسم ترک کردی تھی + ۵۲ ابن اُبی نے قسم کھائی تھی کہ وہ مسلمانون کا ساتھ کبھی نہ چھوڑے گا + ۵۳ زنا۔ سرقہ وغیرہ کے حدود (سزائین) جو قرآن مین مذکور ہین دیہاتی عرب اُن کی مصلحتین نہین سمجھتے + ۵۴ صدقہ زکوٰۃ قربانی وغیرہ + ۵۵ دنیا مین انکی دو سزائین ہونگی مالیت تو یہ کہ وہ مسلمانون کی نظر و غیرہ ذلیل ہونگے دوسرے یہ کہ جہنم مین جاکر ہمیشہ ہمیشہ معذب ہونگے اور اسکے بعد آخرت مین یہ عذاب ہونگے جنکے

عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے + بعض ایسے[۱] ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ہے عمل نیک اور عمل بدملے جُلے کیے ہیں۔ عجب نہیں کہ اللہ اُن کی توبہ قبول کرے۔ بیشک اللہ غفور رحیم ہے اے محمدؐ! تو ان کے اموال سے صدقہ زکوٰۃ لے۔ اور اس طرح تو ان کو پاک اور صاف کر اور انہیں دعائے خیر کر + تیری دعا ان کے لیے بے شک موجب تسکین ہے + اللہ سنتا اور جانتا ہے + کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقے قبول کرتا ہے اور اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے + اے محمدؐ! تو ان سے کہدے "اب تم عمل کرتے رہو۔ عنقریب تمھارے اعمال کو اللہ۔ اُس کا رسول اور مؤمنین دیکھیں گے اور تم عنقریب پھیرے جاؤ گے اور ظاہر باتوں کے جاننے والے اللہ کی طرف پھیرے جاؤ گے۔ پھر وہ تمھیں بتا دے گا کہ تم دنیا میں کیا کرتے تھے" کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے حکم کے امیدوار ہیں۔ وہ چاہے اُن پر عذاب کرے یا اُن کی توبہ قبول کرے + اللہ دانا حکیم ہے + وہ بھی منافق ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو ضرر پہونچانے۔ کفر پھیلانے اور مؤمنین میں تفرقہ ڈالنے کے لیے اور اللہ کے سابق دشمنوں کو پناہ دینے کے لیے ایک مسجد[۲] بنائی ہے + یہ قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا ارادہ نیک ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں + اے محمدؐ! تو اس مسجد میں کبھی نہ کھڑا ہو۔ ہاں وہ مسجد[۳] جو پہلے دن سے تقویٰ پر بنائی گئی ہے تیرا اُس میں کھڑا ہونا منافقوں کی زیادہ تر سزاوار ہے + اُس میں ایسے لوگ[۴] ہیں جو خوب پاک رہنا پسند کرتے ہیں + اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے + بھلا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے اور اُس کو راضی رکھنے پر رکھی ہے وہ اچھا ہے یا وہ اچھا ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسے گڑھے کے کنارے پر رکھی ہے جو گرا چاہتا ہے اور پھر دوزخ کی آگ میں اُسے لے گرے گا + اللہ ظالموں کو راہ راست نہیں بتاتا + یہ عمارت[۵] جو ان لوگوں نے بنائی ہے ان کے دلوں میں شک پیدا کرنے والی رہے گی۔ یہاں تک کہ اُن کے دل عمارت کے گرنے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں + اللہ دانا حکیم ہے +

مؤمنوں کی بشارت

ع ۱۴ اللہ نے جنت کے بدلے میں مؤمنوں کی جانیں اور اموال خرید لیے ہیں + اللہ کی راہ میں

---

[۱] بعض مسلمان عدم شرکت غزوۂ تبوک سے سخت نادم ہوئے اور اپنے کو ستون مسجد میں باندھ دیا۔ آئندہ رکوع میں مفصل حالات مذکور ہیں + [۲] ابو عامر فاسق نے ایک مسجد جو بعد کو مسجد ضرار مشہور ہوئی اس لیے بنائی تھی کہ وہاں بغیر خدا کے خلاف سازش کرنے والے منافق جمع ہوا کریں اور ظاہر یہ کیا کہ اُن بیماروں اور ضعیفوں کے لیے ہے جو مسجد نبوی تک نہیں پہونچ سکتے آنحضرتؐ کو اس مسجد میں جانے سے ممانعت کی گئی + [۳] مسجد قبا مراد ہے جو مدینہ سے دو میل پر سب کے پہلے بنی تھی۔ یا مسجد نبوی مراد ہے جو مدینہ کے اندر تھی + [۴] یعنی انصار + [۵] مسجد ضرار بنانے والے ایسے لوگ ہیں کہ اُن کا نفاق اور فسق اُن کے دم کے ساتھ ہے +

یہ لڑتے ہیں + مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں۔ توریت۔ انجیل اور قرآن میں اللہ کا وعدہ حق درج ہے + اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کا پورا کرنے والا کون ہے؟ مسلمانو! تم اس سودے پر جو تم نے اللہ کے ساتھ کیا ہے خوشیاں کرو + یہ بڑی کامیابی ہے + توبہ کرنے والے۔ عبادت کرنے والے حمد کرنے والے۔ اللہ کی راہ میں چلنے والے۔ رکوع کرنے والے۔ سجدے کرنے والے۔ نیک باتوں کا حکم دینے والے۔ بُرائیوں سے روکنے والے اور اللہ کے احکام کی حفاظت کرنے والے یہی مؤمن کہلاتے ہیں۔ اے محمدؐ! تو مؤمنوں کو خوشخبری سُنا دے + جب یہ معلوم ہو گیا کہ مشرک لوگ جہنمی ہیں تو اُن کے لیے رسول کو اور مؤمنوں کو طلب آمرزش نہ کرنا چاہیے گو وہ اُن کے قرابت والے ہی کیوں نہ ہوں + ابراہیم نے اپنے باپ (چچا) کے لیے طلب آمرزش اس لیے کی تھی کہ وہ باپ (چچا) سے وعدہ کر چکا تھا۔ لیکن جب اُسے معلوم ہوا کہ اُس کا باپ (چچا) اللہ کا دشمن ہے تو وہ اپنے باپ (چچا) سے دست بردار ہو گیا + ابراہیم بے شک نرم دل اور بُردبار تھا + اللہ ایسا نہیں کرتا کہ ایک قوم کو ہدایت دے کر پھر اُسے گمراہ قرار دے۔ تاوقتیکہ وہ اُسے وہ چیزیں بتا نہ دے جنہیں اُسے بچنا چاہیے + بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے + اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے + وہی جِلاتا ہے اور وہی مارتا ہے + اُس کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے + اللہ کا فضل ہے۔ نبی اور مہاجرین اور اُن انصار پر جنہوں[۵۸] نے عسرت میں نبی کا اُس وقت ساتھ دیا غزوۂ تبوک کہ اُن میں سے ایک گروہ کے قلوب میں وسوسے پیدا ہو چلے تھے۔ پھر اللہ نے اُن پر بھی فضل کیا بے شک اللہ مہربان اور رحم والا ہے + اُن تین شخصوں پر بھی اللہ کا فضل ہے جن کی توبہ کا قبول ہونا التوا میں رکھا گیا تھا۔ یہاں تک کہ اُن پر زمین باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہو گئی اور

---

[۵۸] بیت المقدس قبلہ نہ رہا اور شراب حرام ہو گئی لیکن چند مسلمان اس سے عمداً مطلع نہیں ہوئے اللہ اُن کو مسکین فرماتا ہے گو ناواقفیت میں اُنھوں نے جو کچھ کیا معاف ہے [۵۸] غزوۂ تبوک بڑا سخت تھا گرمی کی شدت تھی دور کا سفر تھا۔ مدینہ میں فصلیں تیار تھیں۔ ایک تو آنحضرتؐ کی ذات تھی جو اس غزوہ کی محرک تھی دوسرے وہ صحابہ جو انصار تھے جو اشارہ پاتے ہی تیار ہو گئے۔ تیسرے وہ مسلمان تھے جو پیس وپیش کے بعد شریک سفر ہوئے۔ جو تھے وہ تین اشخاص تھے جو لڑائی میں شریک نہیں ہوئے لیکن اپنی عدم شرکت پر سخت نادم تھے۔ جب آنحضرتؐ واپس آئے تو اپنے آپ کو اُن لوگوں نے ستون میں باندھ دیا اور قبول توبہ کی استدعا کی۔ قبول توبہ عرصہ تک حیز التوا میں رہی اور یہ توبہ کرنے والے اس دُھن میں تھے کہ بھوک پیاس سے مر جائیں گے لیکن جب تک توبہ قبول ہونے کی بندھے رہیں گے۔ بالآخر یہ آیت اتری جس میں نبی سے لے کر اُن تینوں اشخاص تک اللہ کا فضل ظاہر کیا گیا۔ اُنکی توبہ قبول ہوئی تب ان کا اتصال ہٹا۔ گذشتہ رکوع میں بھی ان پر سہ اشخاص کی طرف اشارہ ہے۔ ان تینوں اشخاص کے نام کعب۔ ہلال اور مرارہ بیان کیے جاتے ہیں۔ [۵۸] سب کے علاوہ جو لوگ بوجہ عذر مقبول شریک نہیں ہوئے وہ معذور سمجھے گئے اور جو لوگ بے عذر شرکت سے معروف ہوئے وہ منافقین میں شمار کیے گئے +

آن کہ جانون پر آبنی۔ اور انھون نے خیال کیا کہ اگر اللہ سے پناہ ہی تو اللہ ہی کے پاس ہی۔ اللہ نے اُن پر توجہ کی کہ وہ توبہ کرین۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی +

صحبت صادقین

ع ۱۵ ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والون کے ساتھ رہو + اہل مدینہ اور مدینہ کے گرد و نواح کے دیہاتیون کو جائز نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے رہجائین اور رسول اللہ کو چھوڑ کر اپنے نفس کی فکر کرین۔ اس لیے کہ ان جہاد کرنے والون کو راہ خدا مین پیاس رنج یا بھوک

تخلف عن اللہ

کچھ نہ معلوم ہوئی اور نہ ایسی جگہ ان کو جانا ہوا جہان کفار کو غیظ آتا۔ اور دشمنون سے انھین کوئی صدمہ نہ پہونچا۔ مگر عمل صالح ان کے لیے لکھ لیا گیا۔ نیکی کرنے والون کا ثواب بے شک اللہ ضائع نہین کرتا + کم و بیش جو کچھ یہ خرچ کرتے ہین یا راہ خدا مین کوئی میدان یہ طے کرتے ہین تو اسکا ثواب ان کے لیے لکھ لیا جاتا ہی تاکہ اللہ ان کے اچھے اعمال کی ان کو جزا دے + یہ مناسب نہین ہی کہ ایک ساتھ تمام مومن چل کھڑے ہون۔ ہر گروہ سے ایک جماعت کیون نہین مدینہ مین آتی کہ دین سیکھے اور پھر واپس جاکر اپنی قوم کو ڈر سنائے شاید وہ اس طرح بُرے کامون سے بچین +

جزاے اعمال صالحہ

تفقہ فی الدین

ع ۱۶ مومنو! تم کفار قریب و جوار کو مارو تاکہ وہ تم مین سختی پائین اور جان لو کہ اللہ زیادتی سے بچنے والون کے ساتھ ہی + جب کوئی سورت اُترتی ہی تو بعض منافق باہم پوچھتے ہین "اس سورت نے تم مین سے کس کا ایمان بڑھا دیا؟" جان رکھو کہ اس نے مومنون کا ایمان بڑھایا اور وہ خوش ہین۔ لیکن جن کے دلون مین مرض نفاق ہی اُن کی خباثت پر یہ سورت اور خباثت بڑھا دیتی ہی اور وہ کافر ہی مرتے ہین۔ کیا وہ دیکھتے نہین کہ ہر سال وہ دو ایک مرتبہ مصیبت مین ڈالے جاتے ہین؟ پھر بھی وہ نہ توبہ کرتے اور نہ نصیحت مانتے ہین + جب کوئی سورت اُترتی ہی تو ایک منافق دوسرے منافق کو دیکھتا ہی اور یہ کہکر "کوئی مسلمان تو تمھین نہین دیکھتا؟" مسجد سے وہ نکل جاتے ہین + اللہ نے اُن کے دل پھیر دیے ہین کیونکہ وہ نادان ہین + لوگو! تمھارے پاس تم مین سے ایک رسول آیا ہی۔ شاق ہی اُس پر تمھارا رنج اور تمھاری بہبود کا وہ حریص ہی اور مومنون کا شفیق اور مہربان ہی + اے نبی! اس پر بھی لوگ تجھ سے منھ پھیرین تو کہدے۔ مجھے اللہ کافی ہی۔ اُس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہین ہی + مین نے اُسی پر بھروسا کیا ہی اور وہی عرش عظیم کا مالک ہی +

حکم جہاد منافق

ع ۱۵ سورت آنے سے مومنون کا ایمان بڑھنا ہی اور کافرون کے کفر مین بوجہ اُن کے انکار کے روز بروز ترقی ہوتی ہی +

سورۂ یونس[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت ع الٓرٰ۔ یہ استوار کتاب کی آیتیں ہیں ۔ کیا لوگوں کو اس پر تعجب ہے کہ ہم نے اُنھیں میں سے ایک آدمی کی طرف یہ وحی بھیجی کہ وہ لوگوں کو ڈرائے اور ایمان والوں کو بشارت دے کہ اُن کے لیے اللہ کے نزدیک بڑی پایگاہ ہے ؟۔ کافر کہتے ہیں کہ یہ شخص صریح جادوگر ہے ۔ لوگو! تمھارا رب وہی اللہ ہے جو چھ دنوں میں آسمان اور زمین بنا کر عرش کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اور وہی تمام کاموں کا تدبیر کرنے والا ہے ۔ بے اُس کے حکم کے کوئی اُس کے پاس سفارش نہیں کر سکتا ۔ لوگو! یہی اللہ تمھارا رب ہے۔ تم اُس کی عبادت کرو۔ تم غور نہیں کرتے ؟ تم سب کو اُسی کی طرف پھر جانا ہے ۔ اللہ کا یہ وعدہ سچا ہے ۔ وہی مخلوقات کو ابتداءً پیدا کرتا ہے پھر اُن کو قیامت میں دوبارہ زندہ کرے گا۔ تاکہ مؤمنین نیکوکار کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور کافروں کو اُنکے کفر کے بدلے کھولتا ہوا پانی پینے کو اور دردناک عذاب دے ۔ اُسی اللہ نے سورج میں چمک دی ہے۔ اور چاند میں روشنی پیدا کی ہے۔ اور اُس کے لیے منزلیں معین کر دی ہیں۔ تاکہ تم لوگ برسوں کی گنتی اور حساب جانو ۔ اللہ نے یہ سب مصلحت ہی سے پیدا کیا ہے۔ دانا وں کے لیے اللہ با تفصیل دلیلیں بیان کرتا ہے ۔ رات اور دن کے اختلاف میں اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے ان سب میں ڈرنے والوں کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں ۔ جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے۔ حیات دنیاوی میں خوش ہیں۔ اطمینان سے بسر کرتے ہیں اور ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔ اُن کی کمائی کا بدلہ یہی ہے کہ دوزخ اُن کا ٹھکانا ہوگا ۔ مؤمنین نیکوکار کو اُن کے ایمان کی برکت سے اللہ راہ راست دکھائے گا۔ اور وہ مرنے کے بعد ایسے آسائش کے باغوں میں رہیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ جنت میں وہ کہیں گے "اے اللہ! تو پاک ہے" اور اُن کی باہمی دعا وہاں "سلام" ہوگی اور آخری بات اُن کی یہ ہوگی "یہ تمام تعریف کا سزاوار اللہ ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے"۔

ع جس عجلت سے لوگ اپنے فائدے طلب کرتے ہیں ۔ اگر اللہ اُنکی یہ عجلت

[۱] حضرت یونس پیغمبر کا اس میں ذکر ہے۔ اسی لیے اس کا نام سورۂ یونس ہے۔

انسان بحالت مصیبت

اُن کو نقصان پہونچانے مین کرے تو اُن کی موت آجائے - جو لوگ مرنے کے بعد ہمارے ملنے کی امید نہین رکھتے ہم اُن کو سرکشی مین بہکتا ہوا چھوڑ دیتے ہین + جب انسان کو کوئی تکلیف پہونچتی ہی تو وہ لیٹتے بیٹھتے اور اُٹھتے ہم کو یاد کرتا ہی اور جب ہم اُس کی تکلیف دفع کر دیتے ہین تو ایسا چل دیتا ہی گویا اُس نے ہم کو کسی تکلیف کے لاحق ہونے پر پکارا ہی نہ تھا۔ فضول کارون کو اسی طرح اُن کے اعمال اچھے دکھائے جاتے ہین + لوگو! تم سے پہلے ہم نے اُن لوگون[۱] کو ہلاک کیا جو ظلم کرتے تھے اور اُن کے پیغمبر نشانیان لے کر آئے تو وہ ایمان نہین لائے + اسی طرح ہم گنہگارون کو سزا دیتے ہین + اُن کے بعد ہم نے تمھین اُن کا قائم مقام کیا۔ تاکہ ہم دیکھین کہ تم کیسے عمل کرتے ہو

کفار و مشرکین

اے محمدؐ! جب ہماری کھلی کھلی آیتین اِن لوگون کو پڑھ کر سنائی جاتی ہین - تو ہماری ملاقات کی امید نہ رکھنے والے کہتے ہین "اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لاؤ یا اسی کو بدل دے" اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "میری مجال نہین ہی کہ مین اسے اپنے جی سے بدل دون - مین تو اُسی کی پیروی کرتا ہون جو مجھ پر وحی اُترتی ہی - مین اپنے رب کی نافرمانی کرنے مین بڑے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہون" اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "اگر اللہ چاہتا تو مین تم کو یہ قرآن پڑھ کر نہ سُناتا اور نہ تم کو اللہ اس سے آگاہ کرتا۔ تم اتنا[۲] نہین سمجھتے کہ مین اس کے پہلے مدتون سے تمھارے ساتھ ہون - لیکن کبھی تم سے وحی کا نام لیا تھا؟" اللہ پر جھوٹ تہمت لگانے والون یا اُس کی آیتون کو جھٹلانے والون سے بڑھ کر ظالم کون ہی؟ گنہگارون کو اللہ فلاح نہ دے گا

مشرکین اللہ کے سوا ایسی چیزون کو پوجتے ہین جو اُن کو نہ تو نقصان پہونچا سکتی ہین نہ نفع پہونچا سکتی ہین - اور کہتے ہین "اللہ کے نزدیک یہ معبود ہماری سفارش کرتے ہین" اے محمدؐ! تو ان سے پوچھ "کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کا وجود نہ وہ آسمانون مین پاتا ہی اور نہ زمین مین پاتا ہی + وہ ان لوگون کے شرک سے پاک اور بالاتر ہی" تمام آدمی پہلے ایک[۳] ہی طریقہ پر تھے پھر اختلاف پیدا ہوا۔ اے محمدؐ! اگر تیرے رب کی طرف سے وعدۂ قیامت پہلے[۴] سے نہ ہوتا تو ان اختلافی اب تک طے ہو گئے ہوتے + اہل مکہ کہتے ہین "محمدؐ پر کوئی نشانی اُس کے رب کے پاس سے

معجزہ

---

[۱] ثبوت نبوت مین لوگ آسمان سے عذاب برسنے کی فرمائشین کرتے تھے۔ حکم ہوا کہ جو مدت عیش بسر کرنے کی مقرر ہوئی ہی اُس مین آجائے گی اگر آسمان سے عذاب آجائے گا۔ اللہ عذاب بھیجنے مین جلدی نہین کرتا ہے [۲] قوم عاد۔ قوم ثمود۔ فرعون۔ نمرود وغیرہ [۳] قرآن آنحضرتؐ پر ۲۰ برس کی عمر مین نازل ہوا۔ اگر آنحضرتؐ کو اور خود قرآن بنانا ہوتا تو پہلے ہی نہ بنا لیا ہوتا [۴] ایک مذہب چلے سب کا تھا + [۵] تمام امور کا فیصلہ قیامت مین ہونا معین ہو چکا ہی اگر ایسا پہلے سے معین نہ ہو گیا ہوتا تو ہر ایک اپنے اعمال کی جزا دنیا مین پاتا اور امور اختلافی بہین طے ہو جاتے +

کیوں نہیں آئی ؟ اے محمدؐ! تو کہہ دے غیب اللہ ہی جانتا ہے۔ تم منتظر رہو اور میں بھی تمھارے ساتھ منتظر ہوں ۔

راحت اور مصیبت میں انسانی تلون

ع ۳ ہم جب تکلیف پہونچنے کے بعد کوئی راحت آدمیوں کو پہونچاتے ہیں تو وہ ہماری نشانیوں کی مخالفت میں حیلے کرنے لگتے ہیں + اے محمدؐ! ان لوگوں سے کہہ دے اللہ کے حیلوں میں زیادہ تر سرعت ہے + وہ کہتا ہے کہ ہمارے فرشتے تمھارے حیلے لکھ لیتے ہیں ۔ لوگو! وہی اللہ تمکو خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔ اور جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور باد موافق سے وہ لوگوں کو لے چلتی ہیں اور وہ خوش ہو جاتے ہیں تو پھر باد مخالف پہونچتی ہے اور ہر طرف سے موجیں چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان میں گھر گئے تو اللہ ہی کو خالص مان کر پکارتے ہیں ۔ اے اللہ تو ہم کو اس سے بچالے گا تو ہم ضرور تیرے شکر گذار ہوں گے ۔ جب اللہ اُن کو بچالیتا ہے تو وہ خشکی پر پہونچکر ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں + لوگو! تمھاری سرکشی تمھاری ہی جانوں کے لیے وبال ہے۔ دنیاوی زندگی کے یہ قلیل فائدے ہیں پھر تم ہمارے پاس آؤ گے اور اُس وقت ہم تم کو بتا دیں گے کہ تم کیا کرتے تھے + دنیاوی زندگی کی مثال پانی کی سی ہے کہ آسمان سے ہم نے اُسے برسایا پھر زمین کی سبزی جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں اُس میں مل گئی + پھر جب زمین نے اپنی شادابی حاصل کرلی اور آراستہ ہوگئی اور اہل زمین سمجھے کہ وہ اُس پر قادر ہوگئے تو ناگاہ ہمارا حکم رات یا دن میں آپہونچا اور ہم نے اُسے ایسا برباد کردیا۔ گویا کل کچھ تھا ہی نہیں + اسی طرح سوچنے والوں کے لیے ہم اپنی دلیلیں بیان کرتے ہیں + اللہ لوگوں کو دار السلام (بہشت) کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے راہ راست دکھاتا ہے + بھلائی کرنے والوں کے لیے آخرت میں بھلائی اور زیادہ بھلائی ہے۔ تاریکی یا ذلت اُن کے منھ کو نہ چھپائے گی + یہ جنتی ہوں گے اور جنت میں ہمیشہ رہیں گے + برائی کرنے والوں کے لیے برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے اور ذلت اُن پر چھائی ہوئی رہے گی + اللہ سے اُن کا بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ وہ ایسے روسیاہ ہونگے گویا شب تاریک کے ٹکڑوں سے اُن کے منھ ڈھانک دیے گئے ہیں + یہ دوزخی ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے + اے محمدؐ! تو لوگوں کو یوم حشر سے ڈرا۔

جنت

دوزخ

سلہ اہل مکہ جو یہ کہتے تھے کہ ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا ہے جو نشانی ہو نازل کی۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی انتظار کرتا ہوں۔ عذاب ضرور ہوگا دنیا میں یا قیامت میں ہو ۔ سلہ یعنی دفعتاً اوپر سے برف گری یا بجلی گری۔ آگ لگ گئی یا آندھی آئی ۔

جب ہم ان سب کو جمع کرینگے اور مشرکون سے کہینگے کہ تم مع اُن کے جنھین تم نے ہمارا شریک بنایا تھا اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔ پھر ہم اُن مین اختلاف ڈال دینگے تو اُن کے شرکاء اُن سے کہینگے "تم تو ہم کو پوجتے نہ تھے + ہمارے اور تمھارے درمیان خدا ہی شاہد ہی ہمکو تو تمھاری پرستش کی ذرا خبر ہی نہین ہی"۔ وہان ہر ایک اپنے اعمال سابقہ کو جانچ لے گا اور اپنے حقیقی مالک کی طرف سب واپس بلائے جائینگے اور سب اپنی افترا پردازیان بھول جائینگے

اللہ مدبر عالم ہی

ع لے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "کون تمھین آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہی؟ تمھارے کانون اور آنکھون کا کون مالک ہی؟ - مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو کون نکالتا ہی؟ - کون انتظام چلاتا ہی؟ + وہ کہینگے "اللہ"۔ تو کہہ "پھر تم اُس اللہ سے ڈرتے کیون نہین؟ + یہی اللہ سچا تمھارا پروردگار ہی۔ حق بات معلوم کرکے پھر اُس کا نہ ماننا گمراہی نہین ہی تو کیا ہی؟ - تم لوگ کدھر پھرے جا رہے ہو؟" + اے محمدؐ! اسی طرح تیرے رب کے کلمات[1] ان نافرمانون پر صادق آئے کہ یہ ایمان نہین لائینگے + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ۔ "تمھارے شرکاء[2] مین کوئی ایسا بھی ہی جو خلقت کی ابتدا کرے اور مار کر پھر جلائے؟ + تو کہہ "اللہ خلق کو پیدا کرتا ہی اور پھر مار کر جلاتا[3] ہی۔ تم کہان پھرے جاتے ہو؟" + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "آیا تمھارے شرکاء مین سے کوئی دین حق کی طرف ہدایت کرتا ہی؟" تو کہہ "اللہ دین حق کی طرف ہدایت کرتا ہی تو دین حق کی طرف ہدایت کرنے والے کی پیروی کرنا چاہئیے یا اُسکی پیروی کرنا چاہئے جو بے اس کے کہ کوئی اُسکو راہ بتائے خود ہی راہ نہین پاتا؟ تمھین کیا ہو گیا ہی؟ تم کیا حکم کرتے ہو؟" + ان مین اکثر صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہین + وہم و گمان بمقابلہ حق کے کچھ نہین ہی + اللہ تمھارے افعال بیدانشی کو خوب جانتا ہی + یہ قرآن ایسا نہین ہی کہ اللہ کے سوا دوسرے سے بن سکے۔ بلکہ یہ تصدیق کرتا ہی اُن کتابون کی جو اُسکے پہلے سے ہین اور اُن کی تفصیل کرتا ہی۔ اسمین شک نہین ہی کہ یہ قرآن پروردگار عالم کی طرف سے آیا ہی + کیا یہ لوگ کہتے ہین کہ اس قرآن کو محمدؐ نے بنا لیا ہی؟" تو کہہ "اچھا ایسی ہی ایک سورۃ تم بھی بنا لاؤ اور سچے ہو تو سوائے اللہ کے جسے تم چاہو مدد کے لیے بلا لو"۔ + جو بات یہ لوگ سمجھ نہین سکے

قرآن معجزہ ہی

---

[1] یعنی جن کی تقدیر مین اللہ نے ایمان لانا نہین لکھا ہی وہ کسی طرح ایمان نہین لائینگے [2] یعنی جنھین تم راستہ کا شریک ٹھہراتے ہو اُن مین + [3] برزخ یا موت + [4] حالات بعد مرگ یا حالات ابتدائے آفرینش لوگون کی سمجھ مین نہین آتے تو اُسے جھٹلاتے ہین۔ یہی حالت گذشتہ اُمتون کے گمراہون کی بھی تھی +

رجس کی تاویل ان کو نہیں آتی اُسے یہ جھٹلاتے ہیں اسی طرح اُنھوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان کے پہلے گذرے ہیں۔ اے محمدؐ! تو دیکھ اُن ظالموں کا کیسا بُرا انجام ہوا + ان میں سے بعض ایسے ہیں جو قرآن پر ایمان لائیں گے اور بعض ایسے ہیں جو کبھی ایمان نہ لائیں گے + اے محمدؐ! تیرا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے +

ع ۵ اے محمدؐ! یہ لوگ تجھے جھٹلائیں تو کہدے "میرا کام میرے لیے ہے اور تمھارا کام تمھارے لیے ہے۔ میرے اعمال سے تم بری ہو اور تمھارے اعمال سے میں بری ہوں" + ان میں بعض ایسے ہیں جو تیری طرف کان لگاتے ہیں۔ لیکن کیا یہ بے عقل بہرے ہوں گے جب بھی تو ان کو سُنا سکے گا؟ + ان میں بعض تیری طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن کیا تو بے عقل اندھوں کو بھی راہ بتائے گا؟ + اللہ آدمیوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا لیکن آدمی آپ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں + جب روز قیامت میں وہ آدمیوں کو جمع کرے گا تو ایسا معلوم ہوگا گویا دنیا میں وہ دن میں ایک گھڑی ذکر قیامت ٹھہرے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔ اللہ کے ملنے کو جنھوں نے جھٹلایا تھا وہ نقصان میں رہیں گے اور راہ پانے والے نہونگے + اے محمدؐ! جو عذاب ہم نے اُن کے لیے موعود کیا ہے اُسے ہم دنیا ہی میں دکھا دیں اور تو بھی دیکھ لے یا ہم تجھے وفات دیں اور پھر تو دیکھے بہر حال یہ سب ہماری طرف پھر آئیں گے۔ اللہ ان کے افعال دیکھ رہا ہے + ہر امت کے لیے ایک رسول ہوا ہے۔ جب اُن کے رسول ہمارے پاس آئیں گے تو انصاف کے ساتھ اُن میں فیصلے کر دیے جائیں گے۔ اُن پر ظلم نہوگا + مسلمانو! یہ تم سے پوچھتے ہیں "تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدۂ عذاب کب پورا ہوگا۔؟" اے محمدؐ! تو کہہ "میں اپنی ذات کے لیے بھی ضرر یا نفع کا مالک نہیں ہوں اللہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے + ہر امت کے لیے ایک وقت مقرر ہے + جب وہ وقت اُنکا آ پہنچتا ہے تو ایک دم کے لیے بھی تاخیر و تقدیم نہیں ہوتی" اے محمدؐ! تو کہہ "یہ تو بتاؤ اُس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا دن کو آئے۔ ہوگا تو وہ عذاب ہی؛ گنہگار لوگ اُس کے لیے جلدی کیوں مچا رہے ہیں؟۔ کیا جب عذاب آ جائے گا تب ہی اُس پر تم ایمان لاؤ گے؟" اُس وقت تجھے کہا جائے گا "اب تم قائل ہوئے؟۔ تم تو اُس کے لیے بڑی جلدی مچا رہے تھے + اُس وقت ظالموں سے یہ بھی کہا جائے گا "دائمی عذاب چکھو۔ تمھاری ہی کمائی کا یہ بدلہ ہے" اے محمدؐ!

لہ ان میں بعض بڑے اطمینان سے تیری باتیں سنتے ہیں یا بغور تیری طرف دیکھتے ہیں تو اس سے نہ سمجھ کہ یہ کبھی ایمان بھی لائیں گے + ۲ کفار اپنے کیے کا بدلہ ضرور پائیں گے دنیا میں نہیں تو عاقبت میں ضرور پائیں گے +

یہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کیا یہ سب باتیں سچ ہیں؟ تو کہہ ہاں مجھے قسم ہے میرے پروردگار کی۔ بے شک سچ ہیں اور تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے۔

قیامت

ع اگر گنہگار ہر ایک کی اس زمین کی تمام چیز ہو قیامت میں ہو تو وہ اپنی جان کے بدلے میں دینے کو تیار ہو جائیں گے وہ عذاب دیکھیں گے تو پچھتائیں گے۔ ان میں فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوگا۔ اُن پر ظلم نہ ہوگا۔ جان رکھو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے یاد رکھو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اُسی کی طرف تم سب پھر جاؤ گے۔ لوگو! تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے نصیحت آئی ہے جو تمھارے دلوں کے روگ کی دوا ہے اور مومنوں کے لیے باعث ہدایت و رحمت ہے اے محمدؐ! تو لوگوں سے کہہ دے یہ قرآن اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت ہے۔ چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں۔ جو کچھ وہ نفع دنیا کے لیے جمع کر رہے ہیں اُس سے یہ کہیں اچھا ہے۔

قرآن

حلت اور حرمت امر شرعی ہے

اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ دے بھلا دیکھو تو اللہ نے تمھارے لیے روزی اتاری تو تم نے اُس میں سے کچھ حرام اور کچھ حلال ٹھہرا لیا۔ اے محمدؐ! تو ان سے پوچھ دے کیا اللہ نے ایسا حکم دیا ہے یا تم اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہو؟ اللہ پر جھوٹ افترا کرنے والے روز قیامت کو کیا سمجھے ہوئے ہیں؟ اللہ تو آدمیوں پر فضل کرتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اُس کا شکر نہیں کرتے۔

اللہ حاضر و ناظر ہے

ع اے محمدؐ! تو کسی حال میں ہو۔ کوئی آیت قرآن کی تو لوگوں کو سنا رہا ہو۔ اور لوگو! تم دنیا کا کوئی کام کر رہے ہو۔ جب تم اُس میں مشغول رہتے ہو ہم تمھیں دیکھتے رہتے ہیں۔ اے محمدؐ! تیرے رب سے زمین و آسمان میں ایک ذرہ برابر بھی غائب نہیں رہ سکتا۔ ذرے سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کتاب مبین (لوح محفوظ) میں نہیں ہے۔ آگاہ ہو کہ اولیاء اللہ (خاصان خدا) کو روز قیامت کچھ خوف یا غم نہ ہوگا۔ یہ وہ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اُن کو بشارت ہے۔ اللہ کی باتوں میں فرق نہیں آتا۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ اے محمدؐ! تو ان کفار کی باتوں سے غم نہ کھا۔ پورا غلبہ اللہ کو ہے۔ وہ سنتا جانتا ہے۔ لوگو! یاد رکھو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے۔ کچھ معلوم ہے کہ اللہ کے

اولیاء اللہ

بشارت

لہ مرنے کے بعد دنیا کی تمام چیزیں ہیچ ہیں (روز قیامت کے لیے) جو لوگ ایسے طریق پر اجتناب رہتے ہیں اور قیامت میں تمام مہمات سے امن پائیں گے جب کبھی اپنے چھٹکارے کے لیے دنیا لوگ تصور کر لیں گے ۱۲ منہ ایمان ۱۲ حلت اور حرمت [illegible]

جو لوگ دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں ۔ وہ محض گمان پر چلتے ہیں اور محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں ۔ اسی اللہ نے تمہارے لیے آرام کرنے کو رات اور دیکھنے کے لیے دن بنایا ہے ۔ بے شک اس میں سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۔ یہ لوگ کہتے ہیں "اللہ نے کوئی بیٹا ٹھہرا رکھا ہے ۔ وہ اس سے پاک ہے اور بے نیاز ہے ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے ۔ تمہارے پاس اس کی کوئی سند نہیں ہے تو کیا اللہ پر ایسے جانتے ہو ہے جھوٹ بولتے ہو ؟ ۔ اے محمدؐ! تو کہدے "اللہ پر جھوٹ افترا کرنے والے نجات نہ پائیں گے" ۔ دنیا میں ان کے لیے کچھ فائدے ہیں لیکن ہمارے پاس پھر انھیں آنا ہے ۔ جہاں ہم ان کے کفر کے بدلے میں سخت عذاب انھیں چکھائیں گے ۔

کوئی بیٹا نہیں ہے

ع ۸ اے محمدؐ! تو نوح کی خبر ان لوگوں کو سنا ۔ جب نوح نے اپنی قوم سے کہا "لوگو میرا رہنا اور اللہ کی آیتوں کا پڑھ کر سمجھانا تمھیں گراں گذرتا ہے ۔ تو میں اللہ پر بھروسا کرتا ہوں ۔ تم اپنے کام کو اور اپنے شریکوں کو ٹھیک کرو ۔ تمھارا کام تم پر چھپا ہوا نہ رہے ۔ پھر جو کرنا ہے میرے ساتھ کر دو اور مجھے مہلت نہ دو ۔ اگر تم مجھ سے منھ پھیر لوگے تو میں کچھ مزدوری تو تم سے مانگتا نہیں ۔ میری مزدوری تو اللہ ہی پر ہے اور مجھے فرمانبردار رہنے کا حکم ہوا ہے" ۔ پھر لوگوں نے اُسے جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو جو کشتی میں تھے بچا لیا اور اپنی آیتوں کے جھٹلانے والوں کو ڈبو کر انھیں لوگوں کو اُن کا جانشین کیا ۔ اے محمدؐ! تو دیکھ عذاب طوفان سے جو ڈرائے جاتے تھے اُن کا انجام کیسا ہوا ۔ نوحؑ کے بعد ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے جو اپنی قوم کے پاس نشانیاں لے کر آئے تھے ۔ لیکن پہلے سے جیسے اُن لوگوں نے جھٹلانا شروع کر دیا پھر اُس پر وہ ایمان نہیں لائے ۔ اسی طرح ہم حد سے تجاوز کرنے والوں کے دلوں پر مُہر کر دیتے ہیں ۔ ان پیغمبروں کے بعد فرعونؑ اور اُس کے سرداروں کی طرف ہم نے اپنی نشانیوں کے ساتھ موسیٰ اور ہارونؑ کو بھیجا تو اُن نافرمانوں نے تکبر کیا ۔ جب ہماری طرف سے اُن کے پاس سچی بات پہونچی تو وہ کہنے لگے "یہ تو صریح جادو ہے" ۔ موسیٰ نے کہا "جب تمھارے پاس سچی بات آئی تو کیا تم اُس کی نسبت ایسا کہتے ہو ؟ ۔ کیا یہ جادو ہے ؟ جادو کرنے والوں کو تو کامیابی نہیں ہوتی" وہ بولے "کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ جس دین پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے

حضرت نوحؑ

حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ

---

۵۱ نوحؑ کی امت جب بہت گمراہ ہو گئی تو طوفان کے عذاب سے وہ بہا دی گئی اور جو کشتی میں تھے اُنھیں کی نسل پھیلی دیکھو سورۂ اعراف ، رکوع ۸ ۔ ۵۲ نوحؑ کے بعد بھی قومیں گمراہ ہوئیں تو پھر رسولوں کی ضرورت ہوئی ۔ ۵۳ مفصل ذکر سورۂ مومنون رکوع ۳ ۔

اُس سے تو ہمین پھیر دے - اور ملک مین تم دونون (بھائیون) کی بڑائی ہو؟ ہم تو تم دونون پر ایمان نہ لائین گے" ۔ فرعون نے حکم دیا "تمام ہوشیار جادوگر میرے پاس بلائے جائین" ۔ جب جادوگر جمع ہوئے تو موسیٰ نے اُن سے کہا "ڈالو کیا ڈالتے ہو" ۔ جب انھون نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا "تم جو لائے ہو وہ جادو ہی! اللہ اس کو عنقریب مٹا دے گا - اللہ مفسدون کا کام نہین سنوارتا - اللہ اپنے حکم سے حق کو حق کر دکھائے گا اگرچہ گنا ہگار بُرا مانین" ۔ جادوگر

ع فرعون اور اُس کے سردارون سے ڈرتے ڈرتے کہ مبادا وہ مصیبت مین ڈالین موسیٰؑ کی قوم کے چند لوگ موسیٰؑ پر ایمان لائے - فرعون بے شک اُس ملک مین سرکش اور بے باک تھا ۔ موسیٰؑ نے ایمان لانے والون سے کہا "لوگو! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اُس کی فرمانبرداری کرتے ہو تو اُس پر بھروسا کرو" ۔ وہ لوگ بولے "ہم اللہ پر بھروسا کرتے ہین - اے ہمارے رب! اس قوم ظالم کا زور ہم پر نہ چلنے دے اور ہمین اپنی رحمت سے ان کافرون سے نجات دے" ۔ ہم نے موسیٰؑ اور اُس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ تم اپنی قوم کے لیے مصر مین گھر بناؤ اور اپنے گھرون کو مسجدین قرار دو اور نمازین پڑھو اور موسیٰؑ سے کہا کہ تو مومنون کو بشارت دے کہ تمھاری رہائی کا وقت قریب آگیا ۔ موسیٰؑ نے کہا "اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون کو اور اُس کے سردارون کو دنیا کی زندگی مین زینت اور مال دے رکھا ہے - اے پروردگار ہمارے! وہ اُس کے ذریعہ سے دوسرون کو تیری راہ سے بہکاتے ہین - اے ہمارے پروردگار! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دلون کو سخت کر دے کہ جب تک وہ دردناک عذاب دیکھ نہ لین ایمان نہ لائین" ۔ اللہ نے کہا "تم دونون بھائیون کی دعائین قبول کی گئین تم ثابت قدم رہنا اور ان جاہلون کی پیروی نہ کرنا" ۔ ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار کر دیا اور فرعون اور اُس کے لشکر نے سرکشی اور شرارت سے اُن کا تعاقب کیا ۔ یہان تک کہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو بولا "مین نے یقین کیا کہ جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہین اُس کے سوا اور کوئی معبود نہین ہے - اور مین مسلم (فرمانبردار) ہوتا ہون" ۔ ارشاد ہوا "اب تو ایمان لاتا ہے پہلے تو نافرمانبردار اور مفسد تھا - آج ہم تیرا جسم بچا دین گے تاکہ تیرے بعد جو آئین اُن کے لیے عبرت ہو[۱] - اکثر لوگ ہماری نشانیون پر غور نہین کرتے ۔ فرعون اور بنی اسرائیل

فرعون غرق دریا ہوا

---

[۱] فرعونیون کا ظلم بنی اسرائیل پر دیکھ کر اور اُنکی ضلالت اور گمراہی پر نظر ڈال کر حضرت موسیٰ نے بددعا کی تھی - فرعون کو دعوی خدائی کا تھا - مرنے پر اُسکی لاش نکالی گئی اور کنارہ رکھی گئی تو لوگون کو عبرت ہوئی ۔

توریت

ع ۱۰ ہم نے بنی اسرائیل کو ملک شام مین ایک اچھی جگہ دی اور کھانے کے لیئے عمدہ عمدہ چیزین دین ۔ جب تک علم[۱] (کتاب) اُن کے پاس نہین آیا تھا اُنھون نے اختلاف نہین کیا تھا ۔ اے محمدؐ! بنو اسرائیل کے اختلافات کا فیصلہ قیامت کے دن تیرا رب کردے گا ۔ اے محمدؐ! ہم نے جو قرآن تجھپر اُتارا ہی اگر اُس مین تجھے شک ہو تو اُن سے پوچھ جو تجھ سے پہلے سے کتاب[۲] پڑھتے ہین ۔ تیرے پروردگار کی طرف سے تجھپر کتاب برحق اُتری ہی تو شک مین نہ پڑنا اور نہ اُن لوگون کی طرح ہوجانا جنھون نے اللہ کی آیتین جھٹلائین ۔ ورنہ تو نقصان اُٹھائے گا ۔ اے محمدؐ! جو لوگ تیرے رب کے حکم عذاب[۳] کے مستوجب ہوچکے ہین وہ جب تک دردناک عذاب دیکھین گے ایمان نہ لائین گے ۔ گو اُن کے پاس تمام معجزے آجائین ۔ سوا قوم یونس کے اور کوئی بستی ایسی کیون نہ ہوئی کہ اُس کے باشندے عذاب[۴] دیکھنے کے پہلے ایمان لائے اور اُن کا ایمان لانا اُنھین نفع پہونچاتا ۔ جب قوم یونس ایمان لائی تو ہم نے اُس سے دنیا کی زندگی مین رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور ایک مدت تک اُن کو چین سے رکھا ۔ اے محمدؐ! تیرا رب[۵] چاہتا تو دنیا کے سب لوگ مومن ہوجاتے ۔ کیا تو لوگون کو ایمان لانے پر مجبور کرسکتا ہی ؟ کوئی شخص بے حکم اللہ کے ایمان نہین لاسکتا ۔ جو لوگ دلائل وحدانیت نہین سمجھتے اللہ اُنھین پر کفر کی گندگی نازل کرتا ہی ۔ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ "آسمانون اور زمینون کی جو چیزین دیکھو" جو ایمان نہین لاتے اُن کے لیئے نشانیان اور ڈرانے والے (پیغمبر) بے سود ہین ۔ ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہین کیا اُنھین کی سی گردشون کے یہ لوگ بھی منتظر ہین ؟ ۔ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "اچھا تم انتظار کرو مین بھی تمھارے ساتھ منتظر ہون" ۔ جب عذاب آتا ہی تو ہم اپنے پیغمبرون کو اور مومنون کو بچا لیتے ہین ۔ ہم پر ضرور ہی کہ ہم مومنون کو بچا لیا کرین ۔

ع ۱۱ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہدے ۔ لوگو! تمھین میرے دین مین کچھ شک ہو تو صاف صاف سن لو مین تو اُن کی پرستش کرتا نہین جنھین تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ۔ مین اُسی

---

[۱] کچھ دنون تک تو بنی اسرائیل سیدھے رہے پھر جب ان کے پاس علم توریت آیا اور ان کی بہبودی کی زیادہ امید ہوئی تو ان مین اختلافات شروع ہوے ۔ دیکھو سورۂ بقرہ رکوع ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ [۲] آنحضرتؐ اگرچہ اُمی محض تھے عالم غیب کی وحی سے جو تعلقات پیدا ہوے اور قرآن اُترنا شروع ہوا تو شان نبوت سے آنحضرتؐ کو حیرت ہوئی ۔ ارشاد ہوا کہ نہین حیرت کے بعد تک کا درجہ پیدا نہو جو لوگ اہل کتاب ہین اُن کو قرآن سُنا تو وہ تصدیق کرین گے کہ توریت اور انجیل کے مطابق اسکے احکام ہین اور پھر تیری حیرت رفع ہوجائے گی ۔ [۳] ازل مین جو شقی لکھے گئے ہین وہ شقی ہی رہین گے ۔ [۴] یونس پیغمبر کی اُمت کی نافرمانی حد سے بڑھی تو عذاب نازل ہوا ۔ آخر ظاہر ہوتے ہی قوم نے توبہ کی اور عذاب ہٹ گیا ۔ [۵] اے محمدؐ! تو مسترد نہو اور خدا کی مشیت کا تماشا دیکھ ۔ اگر اللہ چاہتا تو پھر کوئی کافر نہ رہتا ۔

اللہ کی پرستش کرتا ہون جو تم سب کو موت دیتا ہی۔ اور مجھے تو یہی حکم ہوا ہی کہ مین سونمن رہون
اور نیز مجھے حکم دیا گیا ہی کہ" تو اسی دین کی طرف اپنا منھ کرکے سیدھا چلا جا۔ اور مشرکون مین
شامل نہ ہو ۔ اور اللہ کے سوا تو اُسے نہ پکار جو تجھے نفع یا ضرر نہ پہونچا سکے۔ اگر تو ایسا کرے گا تو
ظالم ٹھہرے گا + اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہونچائے تو کوئی اُس کا دفع کرنے والا اُس کے سوا نہین
ہی اور اگر وہ تجھے فائدہ پہونچانا چاہے تو اُس کا فضل کوئی ٹال نہین سکتا + اپنے بندون مین سے وہ
جسے چاہے فائدہ پہونچائے۔ وہ غفور و رحیم ہی" + اے محمد! تو لوگون سے کہدے " لوگو! تمھارے پروردگار
کی طرف سے تمھارے پاس حق (قرآن) آگیا ہی۔ جو شخص راہ راست پر آئے گا وہ اپنے لیے راہ
راست پر آئے گا اور جو شخص بہکے گا وہ اپنے لیے بہکے گا + مین تم پر داروغہ نہین ہون + اے محمد!
وحی جو تجھ پر آتی ہی۔ تو اُس کی پیروی کر۔ اور اللہ کا فیصلہ صادر ہونے تک صبر کر۔ وہ بہتر فیصلہ
کرنے والا ہی +

سورۂ ہود[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت ع الٓر۔ یہ قرآن ایک کتاب حکمت والے باخبر اللہ کی طرف سے ہی۔ اس کے مضامین مستحکم
ہین اور تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہین کہ لوگو! اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو + مین تم کو
اُس کی طرف سے ڈراتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون۔ اپنے پروردگار سے استغفار کرو پھر اُسی کی طرف
رجوع کرو وہ تم کو ایک وقت مقرر تک دنیا مین اچھا فائدہ دے گا اور ہر نیکی کرنے والے کو اُس کی
نیکی کا ثواب دے گا اور اگر تم منھ پھیر لوگے تو مین بڑے دن کے عذاب سے تمھارے لیے ڈر سناتا ہون
اللہ کی طرف تم سب کو جانا ہی اور وہ ہر شے پر قادر ہی" + اے محمد! آگاہ ہو کہ کفار اپنے سینے دوتا کرتے[۲]
ہین یعنی رازہائے دل چھپاتے ہین کہ اللہ سے چھپے رہین + جان رکھو کہ جس وقت خواب اپنے کپڑے
اوڑھتے ہین جب بھی اُن کی مخفی اور ظاہری باتین اللہ کو معلوم رہتی ہین وہ دلون کے راز تک

---

[۱] حضرت ہود نبی کا اس مین ذکر ہی + [۲] جب کوئی ناصح کی بات نہین مانتا تو اس سے نفرت کرتا ہی اور اسکی مجلس سے جانا ہی بدن چرائے ہوئے رہتا ہی۔ یہی کیفیت بعض کفار مکہ کی تھی۔ ارشاد ہوا کہ یہ لوگ آنحضرت کی مجلس مین بدن چرائے ہوئے آتے ہین تو کیا سمجھتے ہین کہ وہ اللہ سے چھپے رہین گے! اللہ ان کی خواب گاہ کی باتون سے بھی واقف ہی +

کا جاننے والا ہی ۔

بارھواں پارہ

زمین مین کوئی چلنے والا (جاندار) ایسا نہین ہی جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ وہی ہر ایک (جاندار) کا ٹھکانا اور جائے امانت جانتا ہی ۔ کتاب مبین (لوح محفوظ) مین سب کچھ درج ہی ۔ اُسی نے آسمانون اور زمین کو چھ دن مین پیدا کیا۔ اُس کا عرش پانی پر تھا۔ اُس نے دنیا کو اس غرض سے پیدا کیا کہ تمھین آزمائے کہ تم مین بہتر عمل کرنے والے کون ہین ۔ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہے گا "تم لوگ مرنے کے بعد اُٹھائے جاؤگے" تو منکرین کہین گے کہ یہ صریح جادو گری ہی ۔ ہم نے ایک معین زمانہ تک اُن سے عذاب روک رکھا تو یہ کہنے لگے کہ "عذاب کیون رُک گیا" جان رکھو جب اُن پر عذاب آئے گا تو رُک نہ سکے گا۔ اور وہ عذاب جس سے یہ مسخرا پن کرتے ہین ان کو گھیر لیگا ۔

خلقت عالم

ع ۲ جب ہم انسان کو اپنی نعمت کا مزہ چکھا کر اُسے چھین لیتے ہین تو وہ نا امید اور ناشکر گذار ہو جاتا ہی اور جب تکلیف لاحقہ کے بعد ہم اُسے نعمتون کا مزہ چکھاتے ہین تو وہ کہتا ہی "برائیان مجھسے دور ہوگئین" اور خوش ہوتا ہی اور اترآتا ہی ۔ لیکن مغفرت اور بڑا ثواب اُنھین کے لیے ہی جو صبر کرتے ہین اور نیک عمل کرتے ہین ۔ اے محمدؐ! شاید تو بعض حصہ وحی کو چھوڑ دینا چاہے۔ اور کفار کے اس کہنے سے کہ۔ اس نبی پر کوئی خزانہ کیون نہین اُترا۔ یا کوئی فرشتہ اس کے ساتھ کیون نہین آیا ہی" تو تنگ دل ہی ۔ تو محض ڈرانے والا ہی ۔ ہر چیز تو اللہ کے اختیار مین ہی ۔ اے محمدؐ! کیا یہ تجھے کہتے ہین ؟ کہ اس نے قرآن دل سے گڑھ لیا ہی ۔ تو کہہ دے ایسی دس ہی سورتین تم بھی گڑھ لاؤ۔ اور سچے ہو تو اللہ کے سوا جسے مدد کے لیے بلا سکو بلا لو ۔ اگر تمھارے مددگار تمھارا کہا نہ کر سکین تو جان لو کہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اتارا گیا ہی اور سوا اللہ کے دوسرا معبود نہین ہی ۔ کیا تم اسلام لاتے ہو یا نہین ؟" جو کوئی دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتا ہی تو ہم اُن کے اعمال کے بدلے دنیا ہی مین پورے کر دیتے ہین۔ دنیا مین اُن کو خسارہ نہین ہوتا ۔ لیکن آخرت مین اُن کے لیے آگ کے سوا کچھ نہین ہی۔ دنیا مین وہ جو کچھ بھلائیان کرتے ہین وہ مٹ جائین گی

نعمت

لہ وہ جگہ جہان مرنے کے بعد وہ رہے گا ۔ ۱۲ تحقیقات جدیدہ مین یہی معما ثابت ہوا ہی کہ پہلے پانی ہی پانی تھا ۔
۱۳ حشر و نشر کی باتون سے کفار متعجب ہوتے ہین ۔ ۱۴ کفار معجزے طلب کرتے تھے اور تمسخر کرتے تھے تو پیغمبر خدا کو ملال ہوتا تھا رفع ملال کے لیے یہ آیت اُتری ۔

اور اُن کے اعمال باطل ہو جائیں گے ✦ جو لوگ[۵۱] اپنے رب کے کھلے ہوئے راستے پر ہیں اور اُن کی عقل سلیم گویا اُنھیں میں کا ایک گواہ اُن کے ساتھ ہو اور پہلے سے موسیٰ کی کتاب توریت امام اور رحمت کے طور پر اُن کے پاس موجود ہو۔ کیا وہ اس قرآن پر ایمان نہ لائیں گے ✦ وہ تو ایمان ضرور لائیں گے ✦ اور دوسرے فرقے کے لوگ جو اس سے منکر ہوں گے دوزخ اُن کا ٹھکانا ہوگا ✦ اے محمدؐ تو قرآن کی طرف سے شک نہ کرنا۔ اس میں شک نہیں ہے کہ وہ برحق تیرے رب کی طرف سے ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ✦ جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں اُن سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے؟ ✦ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے بروز قیامت پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے "یہی ہیں وہ جو جھوٹ بولتے تھے اپنے رب پر" آگاہ ہو کہ ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے ✦ جو اللہ کی راہ سے دوسروں کو روکتے ہیں اور اُس میں کجی ڈھونڈھتے ہیں ✦ یہ آخرت سے بھی منکر ہیں ✦ یہ لوگ اللہ کو دنیا میں ہرا نہ سکیں گے۔ اور نہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا ان کا حامی ہوگا۔ قیامت میں ان پر عذاب دوچند ہوگا ✦ نہ یہ نصیحت سُن سکتے ہیں اور نہ راہ راست دیکھ سکتے ہیں ✦ انھوں نے اپنی ذات کو نقصان میں ڈال رکھا ہے اور یہ جھوٹ افترا کرتے ہیں یہ سب آخرت میں جاتا رہے گا ✦ آخرت میں یہ ضرور بہت بڑا نقصان اُٹھائیں گے ✦ ایمان لانے والے جو نیک کام کرتے ہیں اور اپنے پروردگار سے عاجزی کرتے ہیں جنتی ہیں اور ہمیشہ جنت میں رہیں گے ✦ فریقین (کافروں اور مسلمانوں) کی مثال اندھے اور بہرے اور بینا اور شنوا کی سی ہے کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے ✦

حضرت نوحؑ

ع ۳ ہم نے نوحؑ کو اُسکی قوم کی طرف بھیجا تو نوحؑ نے کہا "میں تمھیں صاف صاف ڈرانے کے لیے آیا ہوں ✦ اللہ کے سوا دوسرے کسی کو نہ پوجو ورنہ دردناک عذاب کے دن سے میں تمھارے لیے ڈرتا ہوں" ✦ اُس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا "ہم تو تجھے اپنا ہی سا ایک آدمی دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو ہم میں کمینے ہیں وہی تیری پیروی سرسری نظر سے کرتے ہیں۔ تم لوگوں میں ہم کوئی فضیلت اپنے اوپر نہیں پاتے بلکہ تم لوگوں کو ہم جھوٹا سمجھتے ہیں" ✦ نوحؑ نے کہا "لوگو! دیکھو تو سہی اگر میں اپنے رب کے کھلے راستہ پر ہوں اور اُس نے مجھے

---

[۵۱] کفار کی طرف مخاطب ہو کر کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ لیکن اہل کتاب جو عقل سلیم رکھتے ہیں اور توریت میں دین محمدی کی تصدیق پاتے ہیں وہ تو قرآن پر ضرور ایمان لائیں گے ✦ اس آیت کے ترجمے مختلف طور پر کیے گئے ہیں۔ ایک ترجمہ یہ بھی ہے ✦

نعمت نبوت دی ہو اور وہ تمھین نظر نہین آتی اور تم اللہ کی نعمت سے ناخوش ہو - تو کیا مین اُسے تمھارے گلے منڈھ رہا ہون + لوگو! مین اس ہدایت کے صلہ مین تم سے کچھ مال نہین مانگتا میری مزدوری تو اللہ سے ملے گی - اور جو لوگ ایمان لاچکے ہین مین اُنھین نکال نہین دے سکتا + بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہین - لیکن مین دیکھتا ہون کہ تم جہالت کرتے ہو + لوگو! اگر مین اُن غریب مؤمنون کو نکال دون تو اللہ سے مجھے کون بچائے گا + تم اتنا بھی نہین سوچتے ہو مین تم سے یہ نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ مین یہ کہتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون اور نہ مین یہ کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون اور نہ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ تمھاری نظرون مین جو حقیر ہین اُن پر اللہ اپنا فضل نہ کرے گا + اللہ ہی اُن کے دلون کی بات خوب جانتا ہو - مین ایسی باتین کرون تو ظالم ٹھہرون گا + اُن لوگون نے کہا "اے نوح! تو ہم سے لڑا اور خوب لڑا - اب تو سچا ہو تو وہ عذاب لاجس سے تو ہمین ڈراتا ہو + نوح نے کہا "اللہ چاہے گا تو وہ تم پر عذاب نازل کرے گا اور پھر تم بچ نہ سکوگے + اللہ تم کو بہکانا چاہے تو پھر مین کتنی ہی نصیحت کرنا چاہون میری نصیحت تم کو نفع نہین دے سکتی + وہ تمھارا رب ہو اور اُسی کی طرف تمکو پھر جانا ہو" + اے محمدؐ! کیا کفار مکہ بھی ایسا ہی کہتے ہین کہ اس نے (یعنی تو نے) قرآن کو خود بنا لیا ہو؟ تو کہہ "اگر مین نے خود بنا لیا ہو تو میرا گناہ مجھ پر ہو لیکن تمھارے گناہون سے مین بری ہون"

حضرت نوحؑ کی کشتی نوح

۴ع نوح کی طرف وحی بھیجی گئی تھی کہ "تیری قوم مین جو ایمان لانے والے تھے وہ ایمان لاچکے - ان کے اعمال پر تو رنج نہ کر + ہماری نگرانی مین ہماری وحی کے مطابق تو کشتی بنا - نافرمانون کی نسبت تو مجھ سے کچھ نہ کہنا یہ لوگ ڈوبنے والے ہین" + نوحؑ کشتی بناتا تھا اور اُس کی قوم کے سردار جب اُس کے پاس سے گذرتے تھے تو اُس سے تمسخر کرتے تھے + نوحؑ کہتا تھا "تم ہم پر ہنستے ہو تو اچھا - جس طرح تم ہم پر ہنستے ہو اُسی طرح ہم بھی تم پر ہنسین گے + عنقریب تم جان لوگے کہ رسوا کرنے والا عذاب دنیا مین کس پر آتا ہو اور کس پر دائمی عذاب قیامت مین ہوتا ہو" + یہ سلسلہ ہوتا رہا یہان تک کہ ہمارا حکم عذاب آیا اور تنور نے جوش مارا - ہم نے کہا - "اے نوح! تو اس کشتی مین جاندارون کے دو دو جوڑے اور اپنے گھر والون کو - باستثنا اُس کے جس کی نسبت ہمارا ارشاد ہو چکا ہو کہ وہ ہلاک ہونے والا ہو اور ان سب کو بھی جو ایمان لائے ہون" اور نوح کے ساتھ بہت تھوڑے آدمی ایمان لائے تھے +

لہ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہو "گواہی مین جھوٹ دینا چاہیے"

چڑھا لے۔ اس کے ساتھ جو ایمان لائے تھے وہ کم تھے ✦ نوحؑ نے ان لوگوں سے کہا۔ تم اس میں سوار ہو جاؤ۔ چلنا اور ٹھہرنا اس کا اللہ کے نام سے ہو ✦ بے شک میرا پروردگار غفور و رحیم ہے ✦ کشتی انھیں پہاڑ کی سی بلند موجوں میں لے چلی۔ اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو ایک کنارے کھڑا تھا پکارا۔ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔ کافروں کے ساتھ نہ رہ ✦ بیٹے نے کہا میں کسی پہاڑ پر پناہ لونگا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ نوحؑ نے کہا۔ اللہ کے غضب سے بچانے والا آج کوئی نہیں ہے۔ وہی بچے گا جس پر اللہ مہربان ہوگا۔ پھر دونوں کے درمیان میں موج حائل ہو گئی اور وہ (نوحؑ کا بیٹا) ڈبونے والوں کے ساتھ ڈبو دیا گیا ✦ پھر کہا گیا۔ اے زمین تو اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان تو تھم جا۔ پانی سوکھ گیا اور امر الٰہی تمام ہو گیا۔ اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہری اور کہا گیا کہ ظالموں پر لعنت ہو ✦ نوحؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا۔ میرے پروردگار! میرا بیٹا بھی میرے اہل میں داخل ہے۔ تیرا وعدہ میرے اہل کے نجات دینے کا سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے۔ اللہ نے کہا اے نوحؑ وہ تیرے اہل سے نہیں ہے اس کے عمل اچھے نہیں ہیں۔ تجھے جس کا علم نہ ہو تو اس کا سوال نہ کر ✦ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہیں تو بھی جاہل نہ ہو جائے۔ نوحؑ نے کہا۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے سوال کرنے پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ✦ اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا تو میں خسارہ میں رہوں گا ✦ نوحؑ سے کہا گیا۔ اے نوحؑ ہماری طرف سے تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر سلامتی اور برکتیں ہیں ✦ آگے چل کر کچھ لوگ ایسے بھی ہونگے جن کو ہم دنیا میں فائدہ دیں گے اور پھر آخرت میں ان کو ہم سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ اے محمد! یہ غیب کی خبریں ہیں جن سے ہم تجھے بذریعہ وحی آگاہ کرتے ہیں۔ ان خبروں سے تو اور تیری قوم پہلے سے واقف نہ تھی ✦ تو صبر کر ✦ انجام کار پرہیزگاروں کا بخیر ہے ✦

نوحؑ کا بیٹا

ع ۵ قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو ہم نے نبی بنا کر بھیجا تھا ✦ ہود نے کہا۔ بھائیو! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمھارا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے ✦ تم اسی کو اس کا شریک بنا رہے ہو۔ تو محض تہمت باندھتے ہو ✦ بھائیو! میں اس کام کی تم سے مزدوری نہیں چاہتا۔ میری مزدوری اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے ✦ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ ✦ بھائیو! اپنے رب سے

حضرت ہود

---

۱ اب بھی دیندار لوگ کشتی میں بیٹھتے ہیں تو پڑھتے ہیں "بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا" جس کا ترجمہ ہے "چلنا اور ٹھہرنا اس کا اللہ کے نام سے ہو" ✦ ۲ نوحؑ کا ایک نافرمان بیٹا بھی غرق ہوا۔ غرق ہوتے وقت نوحؑ کو رحم آیا لیکن پھر اجازت نہ ہوئی کہ وہ مغفرت پر بٹھا لیا جاتا۔ نافرمان (کافر) کا اہل میں داخل نہیں ہے ✦ ۳ نوحؑ کی کشتی والوں اور بری دونوں ہونگی۔ اچھوں کے لیے سلامتی ہے اور بروں کے لیے عذاب ہے ✦

بخشش مانگو۔ اور اُس کے حضور مین توبہ کرو کہ تم پر وہ خوب برسنے والا بادل بھیجے۔ اور تمھاری قوت کو اور بڑھائے۔ تم سرکشی کرکے روگردانی نہ کرو۔ اُن لوگون نے کہا "اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی دلیل نہین لایا ہے۔ تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودون کو نہ چھوڑین گے اور نہ تجھ پر ایمان لائین گے + ہم تو یہی کہین گے کہ ہمارے کسی معبود نے تجھے بُرا آسیب[۱] پہونچایا ہے" ہود نے کہا "اللہ کو مین گواہ کرتا ہون اور تم بھی گواہ رہو کہ تم جو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہو مین اُس سے بیزار ہون + تم سب مجھ پر داؤن کرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ مین نے اُس اللہ پر بھروسا کیا ہے جو میرا اور تمھارا رب ہے + کوئی چلنے والا ایسا نہین ہے جس کی چوٹی اُس کے ہاتھ مین نہین ہے بے شک میرا پروردگار انصاف کے ساتھ راہ راست پر ہے + اگر تم اُس سے منھ پھیرتے ہو تو مجھے کیا؟ جو حکم دے کر مین تمھاری طرف بھیجا گیا ہون وہ تو مین نے تم تک پہونچا دیا میرا پروردگار دوسری قوم کو تمھارا جانشین کرے گا اور تم اُس کا کچھ بگاڑ نہ سکوگے + بے شک میرا پروردگار ہر شے پر نگہبان ہے" جب ہمارا حکم عذاب پہونچا تو ہم نے ہود کو اور اُس کے ساتھی مؤمنون کو اپنی رحمت سے نجات دی اور عذاب سخت سے اُنھین بچا لیا یہ اُجڑے ہوئے کھنڈر[۲] اُسی قوم عاد کے ہین جس نے اپنے رب کے حکمون سے انکار کیا تھا اور اُس کے رسول کا کہا نہ مانا تھا اور اللہ کے تمام سخت دشمنون کے حکم کے پیرو ہوے تھے + اس دنیا مین اور قیامت کے دن بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی تو آگاہ ہو کہ قوم عاد نے اپنے رب سے کفر کیا تھا + آگاہ ہو کہ رحمت الٰہی سے عاد جو قوم ہود کے لوگ تھے دور ہوے +

حضرت صالح

ع ۶ قوم ثمود کی طرف اُس کے بھائی صالح کو ہم نے بھیجا تھا صالح نے کہا "اے قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ تمھارے لیے اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہے + اُسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور زمین مین تم کو آباد کیا ہے۔ اُس سے بخشش مانگو اور اُسی کی طرف توبہ کرو میرا پروردگار بے شک ہر ایک کے قریب ہے اور دعا کا قبول کرنے والا ہے" وہ لوگ بولے "اے صالح! پہلے تو ہم تجھ سے بڑی بڑی امیدین رکھتے تھے۔ کیا تو ہمین روکتا ہے۔ کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودون کی پرستش نہ کرین؟ اور تو جس طرف ہمین بلاتا ہے ہم کو اُس کی نسبت شک اور حیرت ہے" صالح نے کہا "لوگو! تم نے یہ بھی سوچا کہ جب مین اپنے رب کے کھلے ہوے راستہ پر ہون اور اُس نے مجھے اپنی رحمت دی ہے اور مین اُس کی عدول حکمی کرون تو مجھے اُس سے کوئی بچا سکے گا؟ تم تو اپنی

---

[۱] یعنی تیری عقل ماری گئی ہے + [۲] اس وقت دیار احقاف مین نشانات قوم عاد کے موجود ہین +

حضرت صالح کی اونٹنی

صلاح بد سے مجھے نقصان پہونچا رہے ہو ملو گو! یہ اللہ کی اونٹنی تمھارے لیے ایک نشانی ہے۔ تم اسے چھوڑے رہو۔ اللہ کی زمین مین یہ چرتی پھرے تم اسے نہ ستانا۔ نہین تو فوراً عذاب آئے گا۔" اُن لوگون نے اُس کے پاؤن کاٹ ڈالے۔ تو صالح نے کہا "اپنے گھرون مین تم تین دن تک اور رکھائی لو پھر تم پر عذاب آئے گا۔ یہ وعدہ جھوٹا نہین ہو سکتا۔" پھر جب ہمارا حکم عذاب آیا تو ہم نے صالح کو اور اُس کے ساتھ کے مومنون کو اپنی رحمت سے اُس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔ اے محمدؐ! تیرا رب بے شک قوی اور غالب ہے۔ اور ظالمون کو چیر یل کے صیحہ (چیخ) نے اس طرح مار ڈالا کہ وہ اپنے گھرون مین بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ اور ایسے مٹ گئے وہ اُس مین بسے ہی نہ تھے۔ آگاہ ہو کہ قوم ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا تھا۔ آگاہ ہو کہ قوم ثمود سے اللہ کی رحمت دور ہو گئی۔

حضرت ابراہیم

ع جب ہمارے فرشتے اولاد کی بشارت لے کر ابراہیم کے پاس آئے تو انھون نے ابراہیم کو سلام کیا۔ ابراہیم نے بھی اُن کو سلام کیا۔ اور بے توقف گوسالہ کا بریان گوشت پیش کیا۔ جب ابراہیم نے دیکھا کہ وہ فرشتے کھانے کو ہاتھ نہین لگاتے تو وہ اُن سے بدگمان ہوا اور جی مین اُن سے ڈرا۔ فرشتون نے کہا "ڈر مت۔ ہم فرشتے ہین اور قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہین۔" اُس وقت ابراہیم کی بی بی وہین کھڑی تھی وہ یہ سُن کر ہنسی۔ اور ہم نے اُس کو انھین فرشتون کے ذریعہ سے اسحٰق اور اسحٰق کے بعد یعقوب کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔ وہ بولی "برا ہو میرا۔ کیا میرے اولاد ہوگی؟ مین تو بڑھیا ہون اور یہ میرا شوہر بڈھا ہے یہ عجیب بات ہے۔" فرشتے بولے "کیا تو اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہے؟ اے اہل بیت نبوت! تم پر اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتین ہون۔ بے شک وہ حمید اور مجید ہے۔" جب ابراہیم کا ڈر جاتا رہا اور اُس کو خوشخبری پہونچ چکی تو وہ قوم لوط کی نسبت ہم سے جھگڑا کرنے لگا۔ بیشک ابراہیم بُردبار نرم دل اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ ارشاد ہوا "اے ابراہیم! تو اس سفارش سے باز آ تیرے پروردگار کا حکم آ گیا۔ اُن پر عذاب ضرور آئے گا جو ٹل نہ سکے گا۔" جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ غمگین اور تنگدل ہوا اور بولا کہ آج کا دن سخت ہے۔

بشارت اولاد

---

۱ اس سے ازدواج رسول کا اہلیت مین داخل ہونا اہلبیت دعا عن مستنبط کرتے ہین۔ ۲ فرشتے قوم لوط کو غارت کرنے جا رہے تھے راستے مین سارا زور ابراہیم کو لڑکے کی خوشخبری دینے پر لگ گئے۔ جب ابراہیم کو معلوم ہوا کہ وہ بقصد اہلاک قوم لوط کے لیے سفارش کرنے مناسب ہوئے۔ یہان سفارش کو مجادلے سے تعبیر کیا ہے۔ ۳ غمگین ہونے کی وجہ یہ تھی کہ فرشتے مہمان ہو کر نوجوان لڑکون کی صورت مین آئے حضرت لوط کو اندیشہ ہوا کہ وہ سے مہمانون سے اوسکی قوم بدسلوکی کرے گی۔

اُس کی قوم کے لوگ اُس کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔ پہلے سے بُرے کام کرنے کے یہ لوگ عادی تھے۔ لوط نے کہا "لوگو! یہ میری لڑکیاں موجود ہیں جو تمھارے لیے پاک ہیں۔ اللہ سے ڈرو۔ میرے مہمانوں کے متعلق مجھے رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں ہے؟" وہ لوگ بولے "تو جانتا ہے کہ تیری لڑکیوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ ہم کیا ارادہ رکھتے ہیں۔" لوط نے کہا "اے کاش مجھ میں تمھارے مقابلے کا زور ہوتا یا میں کسی مستحکم مقام میں پناہ گزین ہوتا۔" فرشتوں نے کہا "اے لوط! ہم لوگ تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے آئے ہیں یہ لوگ تجھ تک نہ پہونچ سکیں گے۔ تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے سے نکال لے جا اور کوئی شخص مڑ کر نہ دیکھے۔ باستثنا تیری بی بی کے اُس پر وہی عذاب آئے گا جو اوروں پر آنے والا ہے۔ ان کے عذاب کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح نزدیک نہیں ہے؟" جب ہمارا حکم عذاب آیا تو ہم نے اُس بستی کے اوپر کے حصّے کو نیچے کا حصہ کر دیا (یعنی اُسے اُلٹ پلٹ دیا) اور پے در پے تہ بہ تہ مٹی کے پتھر برسائے جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان کیے ہوئے تھے۔ ان ظالموں (مکہ والوں) سے یہ جگہ بھی دور نہیں ہے۔

لوط کی قوم کا بدکردار ہونا

۸ مدین والوں کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو ہم نے بھیجا۔ شعیب نے کہا "بھائیو! اللہ کی بندگی کرو۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا تمھارا معبود نہیں ہے۔ ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ میں تمھیں آسودہ حال پاتا ہوں اور تمھارے لیے اُس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تمھیں اگھیرنے والا ہے۔ بھائیو! انصاف کے ساتھ پورا پورا ناپو اور تولو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور نہ ملک میں فساد پھیلاتے پھرو۔ اگر تم مومن ہو تو اللہ کا دیا ہوا جو بچ رہے وہی تمھارے لیے بہتر ہے۔ میں تم پر نگہبان تو ہوں نہیں۔" اُن لوگوں نے کہا "اے شعیب! کیا تیری نماز نے تجھے یہی سکھایا ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبود کو چھوڑ دیں یا اپنی مرضی کے مطابق اپنے مال میں تصرف نہ کریں؟ تو ہی تو بڑا حلیم اور راستباز ہے۔" شعیب نے کہا "بھائیو! دیکھو تو اگر میں اپنے رب کے کھلے راستہ پر ہوں اور وہ اپنی طرف سے مجھے اچھا رزق دیتا ہو تو کیونکر تمھاری بات سنوں؟ اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے میں تمھیں منع کرتا ہوں خود ہی اُسے تمھارے برعکس کرنے لگوں۔ میں تو جہاں تک ہو سکتا ہے اصلاح ہی چاہتا ہوں۔ اور میری کامیابی تو

حضرت شعیب کا قوم کو ناپ تول میں کمی نہ کرنے کا حکم

حضرت شعیب کے نصائح

لہ یعنی میری لڑکیوں سے نکاح کر لو۔ مہمانوں کو رسوا نہ کرو۔ لوط کی عورت نے لوط کا ساتھ نہ دیا اور قوم کے ساتھ ہلاک ہوئی۔ سے اوپر کا حصہ نیچے کر دیا۔ اوپر سے پتھر برسائے۔ اس طرح قوم لوط کی بستی تباہ کر دی گئی۔ قوم لوط کی بستی مکہ سے زیادہ دور نہیں تھی۔

اللہ ہی سے ہے اور اُسی پر مین نے بھروسا کیا ہے اور اُسی کی طرف مین رجوع کرتا ہون + بھائیو کہین میری مخالفت مین ایسا جرم نہ کرنا کہ قوم نوح۔ قوم ہود یا قوم صالح پر جو مصیبت پڑی تھی ویسی ہی تم پر بھی پڑے۔ قوم لوط کے کھنڈر بھی تم سے دور نہین ہین + اپنے رب سے مغفرت طلب کرو اور توبہ کرو۔ میرا رب بے شک مہربان اور بڑا محبت کرنے والا ہے + اُنھون نے کہا اے شعیب! ہم تیری بہت سی باتین تو سمجھتے نہین۔ ہم دیکھتے ہین کہ تو ہم مین کمزور ہے۔ تیرے بھائی بند نہ ہوتے تو ہم تجھکو سنگسار کر ڈالتے۔ ہم پر تیرا دباؤ نہین ہے + شعیب نے کہا لوگو! کیا تم پر میرے بھائی بندون کا دباؤ اللہ سے بڑھکر ہے؟ اللہ کو تم لوگون نے پس پشت ڈال دیا ہے بے شک تمھارے اعمال میرے رب کے احاطہ علم مین ہین + لوگو! تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو مین اپنی جگہ پر عمل کرتا ہون + تم عنقریب معلوم کر دگے کہ رسوا کرنے کو عذاب کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا ہے + منتظر رہو مین بھی تمھارے ساتھ منتظر ہون + جب ہمارا حکم عذاب آیا تو شعیب کو اور اُس کے ساتھی مومنون کو ہم نے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ظالمون کو عذاب کی آواز سخت نے پکڑا اور وہ اپنے گھرون مین بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ گویا کبھی وہان تھے ہی نہین + آگاہ ہو کہ قوم ثمود کی طرح مدین کے رہنے والے بھی رحمت الٰہی سے دور ہوئے +

حضرت موسیٰ

ع اپنی نشانیون اور دلیل واضح کے ساتھ ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اس کے سردارون کی طرف بھیجا تو اُن لوگون نے فرعون کے حکم کی پیروی کی اور فرعون کا حکم درست نہ تھا + قیامت کے دن فرعون اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور آگ مین اُن کو پہونچائے گا۔ جو بُری فرودگاہ ہے + اس دنیا مین اور قیامت کے دن بھی اُن کے پیچھے لعنت لگی ہوئی ہے + یہ کیسا بُرا انعام اُن کو ملا ہے + اے محمدؐ! ان بستیون کی خبرین جو ہم تجھکو سناتے ہین ان مین سے بعض موجود ہین اور بعض معدوم ہو گئین۔ ہم نے اُن پر ظلم نہین کیا اُنھون نے خود اپنے اوپر ظلم کیا + جب تیرے رب کا حکم آیا تو اُن کے معبود جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے کچھ بھی اُنکے کام نہ آئے + اور اُن کی تباہی کے باعث ہوئے + اے محمدؐ جب بستیون کے باشندے نافرمانی کرتے ہین اور تیرا رب انھین پکڑتا ہے تو اُسی طرح پکڑتا ہے + اُس کی گرفت دردناک اور سخت ہوتی ہے + آخرت کے عذاب سے ڈرنے والون کے لیے ان باتون مین ایک عبرت ہے + یہ آخرت کا دن وہ دن ہوگا جب سب لوگ جمع کیے جائین گے اور سب حاضر کیے جائین گے + روز آخرت

انجام نافرمانی

روز آخرت

لہ کیونکہ فرعون کی پرستش کی وجہ سے وہ دوزخ مین ڈالے گئے +

ہم ایک میعاد چند روزہ کے لیے ملتوی کیے ہوے ہین + جب وہ دن آئے گا تو کوئی بھی بے اُس کے حکم کے بول نہ سکے گا - اُس وقت لوگون مین کوئی بدبخت ہوگا اور کوئی نیک بخت ہوگا + بدبخت جتنے ہین سب دوزخ مین ہون گے وہان وہ چلاتین گے اور نالے کرین گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہین وہ ہمیشہ وہین رہین گے - مگر تیرا رب جو چاہے گا وہ ہوگا تیرا رب جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی + لیکن نیک بخت لوگ جب تک آسمان اور زمین قائم ہین ہمیشہ جنت مین رہین گے - مگر تیرا رب جو چاہے گا وہ ہوگا - اُس کی اطاعت غیر محدود ہی + اے محمدؐ یہ مشرکین جو پوجتے ہین - اُس کی نسبت تو شبہہ مین کبھی نہ پڑنا اُن کے باپ دادا جیسے پہلے پوجتے تھے ویسے ہی یہ بھی پوجتے ہین + ہم ان کو ان کا حصہ عذاب پورا پورا قیامت کے دن دین گے +

۱۰ ع ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تو اُس مین اختلاف کیا گیا + اے محمدؐ! اگر تیرے رب کا کلمہ پہلے سے معین نہوا ہوتا تو اُن مین فیصلہ کر دیا گیا ہوتا - یہ کفار مکہ بھی قرآن کی نسبت ایسے ہی شک مین پڑے ہین جو انھین حیران کر رہا ہی + بے شک تیرا رب ان کے اعمال کا پورا عوض دے گا + اُسے ان کے اعمال کی ضرور خبر ہی - اے محمدؐ! تجھے جیسا حکم دیا گیا ہی تو سیدھا چلا جا اور تیرے ساتھ توبہ کرنے والے بھی سیدھے چلے جائین - تم لوگ حد سے نہ بڑھو + اللہ تمھارے اعمال کو دیکھتا ہی - تم نافرمانون کی طرف نہ جھکنا ورنہ تم کو بھی دوزخ کی آگ آلگے گی - اللہ کے سوا تمھارا کوئی مددگار نہین ہی - تم اُن کی طرف جھکوگے تو پھر کہین مدد نہ پاؤگے + اے محمدؐ! نماز پنجگانہ دن کے دونون جانب (یعنی صبح اور شام) اور رات کی شب مین نماز پڑھ + نیکیان بے شک گناہون کو دور کرتی ہین - ذکر الٰہی کرنے والون کے لیے یہ یاد دہانی ہی + اے محمدؐ! صبر کر کہ نیکی کرنے والون کا اجر اللہ ضایع نہین کرتا + تم لوگون سے پہلے زمانہ مین ایسے صاحب عقل کیون نہوے جو زمین مین فساد پھیلانے سے لوگون کو منع کرتے - ایسے لوگ تھے مگر کم تھے - اور اُن کو ہم نے عذاب سے بچا لیا تھا - اور نافرمانون نے اُن لذات دنیا کی پیروی کی تھی جو انھین دی گئی تھین اور وہ خطاکار تھے + تیرا رب ایسی بستیون کو جس کے رہنے والے نیک ہون ناحق تباہ نہین کرتا + تیرا رب چاہتا تو سب آدمیون کو ایک گروہ کر دیتا - لیکن لوگ ہمیشہ باہم اختلاف کرتے رہین گے - مگر جن پر تیرا رب رحم کرے وہ اس سے محفوظ رہین گے + اور اسی واسطے تو اللہ نے

---

۱۰ مخالف کے محاورہ مین یہ کہا گیا تو مراد اس سے ہمیشگی ہی + ۱۲ عذاب - ثواب کا ایک وقت مقرر ہو چکا ہی [illegible] ۱۲ نافرمان - امتون کے اعمال کی جزا ملتی ہی +

اُن کو پیدا کیا ہے۔ تیرے رب کا قول پورا ہو کر رہے گا۔ وہ کہہ چکا ہے کہ ہم ضرور جہنم کو جنوں اور آدمیوں سے بھر دیں گے + اے محمدؐ! پیغمبروں کے تمام حالات ہم تجھ سے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ تیرے دل کو تسلی ہو اور اس طرح حق بات تجھ تک پہونچے اور مؤمنین کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہو + اے محمدؐ! ایمان نہ لانے والوں سے کہدے "تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ہم مسلمان اپنی جگہ کام کر رہے ہیں۔ تم بھی حکم الٰہی کا انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں" + آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کا علم اللہ کے پاس ہے۔ اُسی کی طرف تمام امور کا مرجع ہے۔ اے محمدؐ! اُسی کی بندگی کر اور اُسی پر بھروسہ رکھ + تیرا رب اُن اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو غافل نہیں ہے +

سورۂ یوسف[1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصۂ حضرت یوسفؑ

ع الٓرٰ۔ یہ سورۃ کتاب (قرآن) واضح کی آیتیں ہیں۔ ہم نے عربی زبان میں یہ قرآن اُتارا ہے کہ تم عرب کے باشندے سمجھ سکو + اے محمدؐ! ہم تجھ سے بہت ہی اچھا قصہ اسی قرآن میں بیان کر رہے ہیں کہ یہ قرآن بذریعہ وحی ہم تیرے پاس بھیجتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تجھے اسکی خبر نہ تھی + ایک وقت تھا کہ یوسف نے اپنے باپ سے کہا "ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ تارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کرتے ہیں"۔ یعقوبؑ نے کہا "بیٹا! اپنے بھائیوں سے اپنے خواب کا تذکرہ[2] نہ کرنا۔ ورنہ وہ کچھ تجھ سے فریب کریں گے + بے شک شیطان انسان کا صریح دشمن ہے + جیسا کہ تو نے خواب میں دیکھا ہے۔ اُسی طرح تیرا پروردگار تجھے برگزیدہ کرے گا۔ اور خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائے گا اور جس طرح پہلے تیرے باپ ابراہیم اور اسحٰق پر اُس نے اپنی نعمت پوری کی تھی اُسی طرح تجھ پر اور نسل یعقوب پر وہ اپنی نعمت پوری کرے گا بے شک تیرا رب دانا اور حکمت والا ہے +

حضرت یوسفؑ کا خواب

ع اے محمدؐ! یوسف اور اُس کے بھائیوں کے قصے میں سوال کرنے والوں کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں + یوسف کے علاتی بھائی باہم کہنے لگے کہ یوسف اور

---

[1] اس میں حضرت یوسف پیغمبر کا قصہ مذکور ہے + [2] حضرت یعقوبؑ نے یوسف سے کہا کہ یہ خواب تمہارے لیے بہت اچھا ہے لیکن بھائیوں سے نہ کہنا ورنہ وہ حسد کریں گے +

اُس کا حقیقی بھائی ابن یامین[۵۱] یہ دونوں ہمارے باپ کے نزدیک ہم سے زیادہ پیارے ہین - حالانکہ ہم لوگ گروہ زور آور ہین + ہمارا باپ صریح غلطی مین ہی + کسی[۵۲] نے اُنھین صلاح دی کہ یوسف کو مار ڈالو یا کہین پھینک آؤ - تاکہ تمھارے باپ کی توجہ تم لوگون پر ہو - اسکے بعد پھر تم نیکوکار ہو جانا + ان مین سے ایک نے کہا " اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہی تو یوسف کو قتل نہ کرو - اندھے کنوین مین پھینکدو - کوئی راہ چلتا اُسے نکال لے جائے گا " اُنھون نے باپ سے کہا " ہم تو یوسف کے خیرخواہ ہین اُس کے بارے مین آپ ہمکو اعتبار کیون نہین کرتے ؟ کل اُسے ہمارے ساتھ جانے دیجئے کہ وہ کھائے اور کھیلے - ہم اُس کی محافظت کرین گے باپ نے کہا " تم اُسے لے جاؤ گے تو مجھے غم ہوگا - مین ڈرتا ہون کہ کہین تم غفلت کرو اور اُسے بھیڑیا کھا جائے " وہ بولے " ہم اتنے لوگ موجود رہین اور اُسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم گویا محض نکمے ہین " جب وہ لوگ یوسف کو لے گئے اور اندھے کنوین مین اُسے ڈالنے کے لیے متفق ہوے تو ویسا ہی کیا + ہم نے یوسف کے پاس وحی بھیجی کہ تجھ پر واضح کر - وہ وقت آئے گا کہ تو اُن کو اُن کے اس کام سے متنبہ کرے گا اور وہ نہ سمجھینگے + وہ لوگ اپنے باپ کے پاس رات کے وقت روتے ہوے آئے + اور کہنے لگے " ابا جان ! ہم لوگ یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ کر دوڑنے چلے گئے تھے کہ دیکھین زیادہ کون دوڑ سکتا ہی - بھیڑیا اُسے کھا گیا - ہم سچے ہون جب بھی آپ کو یقین نہ آئے گا + یوسف کا قمیص بھی وہ جھوٹے خون مین آلودہ کر لائے تھے + یعقوب نے کہا " نہین - بلکہ تم نے اپنے جی سے یہ بات بنائی ہی - خیر صبر ہی اچھا ہی - اور تمھارے بیان پر مین اللہ سے مدد چاہتا ہون " ایک قافلہ وہان آیا اور اُس نے اپنے آب کش کو وہان بھیجا جسنے کنوئین مین اپنا ڈول ڈالا اور حضرت یوسف کو ڈول مین دیکھ کر وہ چلایا " آہا یہ تو ایک لڑکا ہی " پھر قافلہ والون نے مال کی طرح یوسف کو چھپا کر رکھا - لیکن اللہ تو جانتا تھا کہ اُنھون نے کیا کیا ہی + بالآخر مالک قافلہ نے

حضرت یعقوب کے وہ لڑکے جو یوسف اور ابن یامین کی ماں سے تھے بعض کہتے ہین کہ بنیامین فقط صحیح ہی باقی دس لڑکے دوسری بی بی سے تھے اُنھون نے یوسف اور ابن یامین سے رشک کھا کر یعقوب اُن دونون لڑکون کو زیادہ چاہتے تھے اور یوسف پر تو جان ہی دیتے تھے + خواب کا حال سونیلے بھائیون نے کسی طرح سُنا تو اُن کی عداوت اور بھی اور وہ درپے آزار ہوے + ۵۲ مفسرون نے کہا ہی کہ صلاح دینے والا شمعون تھا + ۵۳ توبہ کر لینا + ۵۴ اشارہ ہی اس پر کہ بھائیون کو حضرت یوسف نے آئندہ چل کر معذور سمجھا اور اشارہ کنایہ سے باتین بھی کین لیکن بھائیون نے حضرت یوسف کو نہ پہچانا +

یوسف کو کم دامون چند درہمون پر خرید ا کیونکہ بیچنے والے جو یوسف کے بھائی تھے وہ تو یوسف سے بیزار ہی تھے ۔

ع آخر کار عزیز مصر نے جس نے یوسف کو مصر مین خریدا تھا اپنی بی بی سے کہا "اسے آبرو سے رکھو شاید یہ ہمارے کام آئے - یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالین ۔ اس طرح ہم نے یوسف کو ملک مصر مین جگہ دی تاکہ ہم اُسے خواب کی باتون کی تعبیر سکھائین واللہ اپنے ارادے پر غالب ہی لیکن اکثر لوگ اسے نہین جانتے ۔ جب یوسف اپنی جوانی پر پہونچا تو ہم نے اُسے دانائی اور علم دیا - نیکو کارون کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کرتے ہین ۔ جس عورت (زلیخا) کے گھر مین یوسف تھا اُس نے یوسف سے اپنی خواہش بظاہر کی اور دروازے بند کرلیے اور کہنے لگی "جلدی کر" یوسف نے کہا "معاذ اللہ - تیرا شوہر عزیز میرا آقا ہی اور وہ مجھے اچھی طرح رکھتا ہی ۔ بیشک حرام فلاح نہین پاتے" زلیخا تو یوسف کی طرف مائل ہی تھی یوسف بھی زلیخا کی طرف مائل ہوجاتا اگر اُسے اپنے پروردگار کی دلیل نہ سوجھ گئی ہوتی کہ آقا کے ساتھ نمک حرامی کیونکر کرون ہم نے اُسے اس طرح بچالیا تاکہ ہم اُس سے بُرائی اور بیحیائی کے کام دور رکھین ۔ وہ ہمارے برگزیدہ بندون مین سے تھا ۔ وہ دونون دروازے تک دوڑتے ہوئے پہونچے - زلیخا نے یوسف کا قمیص پیچھے سے پھاڑ ڈالا - اور دونون نے زلیخا کا شوہر دروازے کے پاس ملا ۔ زلیخا نے اپنے شوہر سے کہا "جو شخص تیری بی بی کی طرف بُری نیت کرے اُسکی سزا یہی ہی کہ وہ قید کیا جائے یا اُسے عذاب الیم پہونچایا جائے" یوسف نے کہا "اس (زلیخا) نے خود میری خواہش کی تھی" اور زلیخا کے گھر والون مین سے ایک نے بطور گواہ یہ کہا کہ "اگر یوسف کا قمیص

زلیخا کی ترجمہ حضرت یوسف کی طرف

---

۵۱ مفسرون نے لکھا ہی کہ بھائیون نے جب جاکر کنوان خالی پایا تو اِدھر اُدھر تلاش کیا ۔ ایک قافلہ سے دریافت کیا ۔ انہون نے بھائیون سے یوسف کو خریدا تاکہ رفع شر ہو اور بھائیون نے بیچکر کم دام پر یوسف کو بیچ ڈالا تاکہ اُن کی اصلی غرض حضرت یوسف کو دور کرنا تھی ۔ ۵۲ مورخون نے لکھا ہی کہ العزیز (خواب مین زلیخا) (ایک مصری سردار) حضرت یوسف کے حسن پر عاشق ہوئی اور خواب ہی مین اُسے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف عزیز مصر ہین - زلیخا کی خواہش کے مطابق شادی ہوئی تو عزیز مصر قطفیر ایک خیر شخص نکلا اور زلیخا آمادہ ہوئی ۔ حضرت [illegible] جب پیدا ہوئے تو زلیخا نے پھپھولے اور زلیخا کی ترغیب سے [illegible] یوسف کو خریدا اور بی بی سے یون پیغام ہوا ۵۳ زلیخا دروازے [illegible] کہ کے حضرت یوسف سے بڑے کام کی توقع تھی ۔ حضرت یوسف نے کہا تیرے شوہر عزیز نے میری پرورش کی تو مین تجھ سے کسی طرح خیانت نہین کرسکتا جب تک تیرا شوہر موجود ہی اور تو مطلقہ نہین ہوجاتی ۵۴ حضرت یوسف بھاگے تو زلیخا نے [illegible] حضرت یوسف کا دامن پیچھے سے کشمکش مین پھٹ گیا ۔ [illegible] زلیخا کا شوہر موجود تھا [illegible] بات بنائی اور [illegible] یوسف پر تہمت لگائی ۔

آگے سے پھٹا ہوا ہو تو زلیخا سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے ۔ اور اگر قمیص پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے ۔ جب شوہر نے دیکھا کہ قمیص پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو اُس نے زلیخا سے کہا "یہ تم عورتوں کا مکر ہے بے شک عورتوں کا مکر بڑے غضب کا ہوتا ہے" اور یوسف سے کہا "اے یوسف! تو اس بات سے درگذر کر" اور پھر زلیخا سے کہا "تو اپنے گناہ کی معافی مانگ تو ہی خطاکار تھی" ۔

نمائندہ زنان مصر

ع ۴ شہر کی چند عورتیں کہنے لگیں "عزیز مصر کی بی بی اپنے غلام پر فریفتہ ہے ۔ وہ اُس کے دل میں گھب گیا ہے ۔ ہمارے نزدیک زلیخا صریح غلطی میں ہے ۔ جب زلیخا نے اُن کے طعنے سنے تو اُنکو بلا بھیجا اور اُن کے لیے مسندیں مہیا کیں اور ہر ایک کے ہاتھ میں پھل کھانے کے لیے ایک ایک چھری دیدی اور یوسف سے کہا کہ ان کے سامنے آ ۔ جب ان عورتوں نے اُسے دیکھا تو اُسکی بڑائی کی اور بجائے پھلوں کے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور کہنے لگیں "حاش للہ یہ بشر نہیں ہے ۔ ہو نہ ہو یہ کوئی معزز فرشتہ ہے" زلیخا نے کہا "یہی وہ ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں ۔ بے شک میں نے اس کی خواستگاری کی لیکن اس نے اپنے آپ کو دور رکھا ۔ اب اگر یہ میرے حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو یہ قید کیا جائے گا اور خوار ہوگا" یوسف نے کہا "اے پروردگار یہ عورتیں مجھے ایسی جگہ بلاتی ہیں کہ وہاں سے زندان کہیں اچھا ہے ۔ اگر تو نے ان کے مکر کو مجھ سے دور نہ رکھا تو میں ان کی طرف جھک جاؤں گا ۔ اور نادان ہو جاؤں گا" اللہ نے اُسکی سُن لی اور عورتوں کا مکر اُس سے دور کر دیا ۔ بے شک وہ سنتا جانتا ہے ۔ یوسف کی پاکدامنی کی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی اُن لوگوں کی یہی رائے ہوئی کہ ایک وقت تک یوسف قید کیا جائے ۔

حضرت یوسف مجلس میں

ع ۵ دو جوان آدمی اور بھی حبس میں یوسف کے ساتھ داخل کیے گئے تھے ۔ اُن میں سے

---

۱ زلیخا نے عورتوں کی بات سُنی تو ان کو بلا بھیجا اور انھیں بیٹھ کر کے ان کے ہاتھوں میں چھری اور لیموں دیدیے اور اس اثنا میں یوسف کو بلا بھیجا ۔ یوسف کے حسن سے اُن پر ایسی نوبت طاری ہوئی کہ لیموں تو کیا بلکہ وہ انگلیاں کاٹنے لگیں ۔ اور بولیں یہ آدمی نہیں ہے فرشتہ ہے ۔ ۲ ان عورتوں کے سامنے زلیخا نے قید کی تجویز شروع کی اور ان عورتوں کی بھی زلیخا کے لئے سفارش شروع کی ۔ اس موقع میں حضرت یوسف نے اپنا حال کو تزلزل میں دیکھکر کہا "خدایا مجھے اس صحبت سے زندان بھیجا ہے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تجھ سے غافل آئے انسان ضعیف البنیان کی حقیقت ہی کیا ہے ۔ ۳ زلیخا کی بدنامی مٹانے کے لیے یوسف کا قید کیا جانا قرین مصلحت سمجھا گیا ۔ ۴ عزیز مصر کے دو غلام بھی کسی جرم میں قید ہوئے تھے ایک عزیز کا ساقی تھا اور دوسرا نان بردار تھا ۔ ان دونوں نے یوسف کا اتقاد دیکھکر دل سے خواب بنایا اور نظر باستصواب تعبیر دریافت کی ۔

ایک نے کہا "مین نے خواب مین اپنے آپ کو شراب کے لیے انگورون کو نچوڑتے ہوے دیکھا ہی" اور دوسرے نے کہا مین نے یہ دیکھا ہی کہ "مین اپنے سر پر روٹیان لیے ہوے جا رہا ہون اور پرندے انھین کھا رہے ہین" یوسف! ہم کو اس کی تعبیر بتا۔ ہم تجھے نیکوکار دیکھتے ہین + یوسف نے کہا "تمھین جو کھانا ملتا ہی وہ آے گا سنین کہ مین تمھین اُس کے آنے سے پہلے تعبیر بتا دون گا + یہ میرے رب نے مجھے سکھایا ہی + اللہ پر ایمان نہ لانے والون کا اور آخرت سے انکار کرنے والون کا مذہب مین نے چھوڑ دیا ہی اور اپنے باپ دادا ابراہیم اسحٰق اور یعقوب کے مذہب کی مین نے پیروی کی ہی + اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہمین مناسب نہین ہی یہ عقیدہ اللہ کا فضل ہی۔ جو اُس نے ہم پر اور دیگر آدمیون پر کیا ہی لیکن اکثر آدمی شکر نہین کرتے + اے یارانِ قید خانہ! کیا جدا جدا معبود اچھے ہین یا ایک زبردست اللہ اچھا ہی اللہ کے سوا تم جنھین پوجتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہین جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے ٹھہرا رکھے ہین + اللہ نے ان کے معبود ہونے کی کوئی دلیل نہین اُتاری ہی + حکومت تو اللہ ہی کی ہی + اللہ نے حکم دیا ہی کہ اُسی کی پرستش کرو + یہی سیدھا دین ہی۔ لیکن اکثر آدمی نہین جانتے اے یارانِ قید خانہ! تم مین سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا لیکن دوسرے کو سولی دی جاے گی اور پرندے اُس کے سر سے نوچ نوچ کر کھائین گے + تم جو امر پوچھتے تھے اُس کے بارے مین یہی فیصلہ ہو چکا ہی" یوسف نے جسے بچنے والا سمجھا تھا اُس سے کہا "اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا" شیطان نے اُسے آقا سے یہ کہنا بھلا دیا اور یوسف کئی برس تک زندان مین رہا

ع ۶ بادشاہ مصر نے کہا "مین نے خواب مین سات موٹی گایین دیکھی ہین کہ اُن کو سات دبلی گایین کھا رہی ہین۔ اور دیکھا ہی کہ سات بالیان سبز ہین اور باقی سات خشک ہین + سردارو میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو" ان لوگون نے کہا "یہ خوابہاے پریشان ہین۔ ہم ایسے خوابون کی تعبیر نہین جانتے" اُن دو قیدیون مین سے جس نے رہائی پائی تھی

---

۵۱ یوسف نے تعبیر کہنے کے لیے کچھ مہلت لیکر وعظ و پند شروع کر دی + ۵۲ یوسف نے تعبیر خواب بیان کی کہ جس نے اپنے کو شراب نچوڑتے ہوے دیکھا ہی وہ تو پھر بادشاہ کا ساقی بے گا لیکن دوسرا پھانسی پاے گا اور پرندے اُس کا مغز کھائین گے + اُن قیدیون نے کہا "ہم نے تو خواب دل سے بنایا تھا" حضرت یوسف بذریعہ وحی مطلع ہو چکے تھے انھون نے کہا کچھ ہی ہو لیکن ایسا ہی ہوگا + ۵۳ یوسف نے ساقی سے کہا کہ جب تم چھوٹ کر اپنے آقا کے پاس جاؤ تو میرے لیے سفارش کرنا۔ لیکن ساقی بھول گیا اور حضرت یوسف عرصہ تک زندان مین رہے + ۵۴ حضرت یوسف کو زیادہ عرصہ زندان مین گذرا تب بادشاہ مصر ولید بن ریان نے ایک مرتبہ خواب دیکھا +

ایک مدت کے بعد اسے یوسفؑ کا خیال آیا اور وہ بول اٹھا "مجھے مجھیں تک جانے دیجیے تو مین تعبیر بتا دونگا" پھر اُس نے آکر یوسفؑ سے کہا "اے سچے یوسفؑ! اس خواب کی تعبیر مجھے بتاؤ کہ سات دُبلی گائیں سات موٹی گایون کو کھائے جاتی ہین اور سات بالیان سبز ہین اور باقی سات خشک ہین - تاکہ مین لوگون کی طرف جاؤن اور وہ اس طرح تعبیر جانین + یوسفؑ نے کہا "سات برس تک تم بدستور بوتے جاؤگے اور غلہ جو گاؤگے اُسے بالیون مین چھوڑ دوگے مگر تھوڑا تھوڑا کھاؤگے + اس کے بعد سات برس قحط کے ایسے سخت آئین گے کہ اُن کے پہلے جو تم نے جمع کر رکھا ہوگا اُسے لوگ کھا ڈالین گے صرف تھوڑا سا تمھارا جمع کیا ہوا بیج کے لیے بچ رہے گا اس کے بعد جو سال آئے گا اُس مین لوگون کے لیے پانی برسے گا اور لوگ انگورون کے عرق نچوڑینگے +

حضرت یوسفؑ کو تعبیر بیان کرنے سے سلطانی حاصل ہوا

ع بادشاہ نے کہا "یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ" جب چوبدار آیا تو یوسفؑ نے اُس سے کہا "اپنے مالک کے پاس جا اور اُس سے پوچھ کہ آپ کو اُن عورتون کا حال معلوم ہے جنھون نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے ؟ + میرا پروردگار بے شک اُن کے مکرون سے خوب واقف ہے" بادشاہ نے اُن عورتون سے پوچھا "جب تم نے یوسف کی خواستگاری کی تھی تو تمھارا کیا حال ہوا تھا" وہ بولین "حاش للہ - ہم نے یوسف مین کوئی بُرائی نہین پائی تھی + عزیز کی عورت نے کہا "اب حق بات ظاہر ہوگئی - مین نے ہی اُس کی خواستگاری کی تھی وہ ضرور سچا ہے" + یوسفؑ نے کہا "مین نے اپنی صفائی اس لیے چاہی کہ عزیز مصر جان لے کہ مین نے اُس کی غیبت مین خیانت نہین کی تھی اور اللہ خیانت کرنے والون کی تدبیرون کو چلنے نہین دیتا"

تیرھوان پارہ

مین اپنے نفس کو بے لگاؤ نہین کہتا - نفس بے شک برائی کا حکم دینے والا ہے باستثنا اُس کے جس پر میرا رب رحم کرے میرا رب ضرور غفور و رحیم ہے" + بادشاہ نے کہا "یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ - مین اُسے اپنا خاص مصاحب بناؤن گا" جب یوسفؑ سے بادشاہ نے باتین کین تو اُس سے کہا "آج سے تو میرے پاس با وقار اور امین ہو کر رہ" + یوسفؑ نے کہا "مجھے ملک کے

---

[1] حضرت یوسفؑ نے خواب کی تعبیر بتائی کہ سات برس کے بعد قحط پڑے گا اور وہ سات برس تک برابر قائم رہے گا پھر ترکیب بھی بتائی کہ سات برس تک غلہ جمع کیا جائے جو آئندہ سات برس تک کام آئے گا [2] یوسفؑ نے چاہا کہ جب تک صفائی نہ ہو وہ زندان سے باہر نہ آئے - سچے والون کو اللہ ہی کہ اپنے نفس کو الزام سے بچا لین + [3] عزیز مصر سے مراد وزیر اعظم تھا - بادشاہ نے جناب یوسفؑ کو اپنے پاس رکھ لیا عزیز مصر کے پاس جانے نہین دیا +

خزانے سپرد کر دیجیے کہ میں اُس کی حفاظت بخوبی کر سکتا ہوں اور حساب کتاب سے خوب واقف ہوں ۵۱ غرضکہ ہم نے اس طرح یوسفؑ کو ملک مصر میں جگہ دی کہ وہاں جہاں چاہے وہ رہے ۔ ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت میں داخل کرتے ہیں اور نیکوکاروں کے اجر کو ہم ضائع نہیں ہونے دیتے ۔ مگر آخرت کا اجر اُن لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ کی روش اختیار کی ۔

کنعان میں قحط

ع ۸ کنعان میں قحط پڑا تو یوسفؑ کے پاس اُس کے دسوں بھائی آئے اور اُس کے سامنے پہنچے تو یوسفؑ نے اُن کو پہچان لیا ۔ لیکن وہ یوسفؑ کو پہچان نہ سکے ۔ جب یوسفؑ نے اُن کا سامان غلہ درست کر دیا تو کہا "تمہارے باپ کا ایک لڑکا اور بھی تو ہے جو اب آتا تو اُسے بھی لانا ۔ تم دیکھتے نہیں کہ ہم غلہ وزن میں پورا دیتے ہیں اور اچھی مہمانداری بھی کرتے ہیں ۔ اگر تم اُسے نہ لاؤ گے تو ہمارے یہاں تم غلہ نہ پاؤ گے اور پھر ہمارے پاس نہ آنا ۔" اُن لوگوں نے کہا "اُس کے باپ سے ہم اُسے مانگیں گے اور ضرور لائیں گے ۔" یوسفؑ نے اپنے خادموں سے کہا کہ ان کی پونجی بھی ان کی بوریوں میں رکھ دو تاکہ یہ اپنے گھر پہونچکر اُسے پہچانیں اور پھر یہاں آئیں ۔ جب وہ لوگ اپنے باپ کے پاس پہونچے تو کہنے لگے "ابا جان! ہمیں غلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے ۔ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی (بن یامین) کو بھی بھیج دیجیے کہ ہم غلہ لائیں اور اُس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہوتے ہیں ۔" یعقوبؑ نے کہا "میں تم لوگوں کا اعتبار اس کے بارہ میں نہیں کرتا مگر جیسا کہ پہلے میں نے اس کے بھائی (یوسفؑ) کے بارے میں تمہارا اعتبار کیا تھا ۔ خیر ۔ اللہ اچھا محافظ ہے اور وہی سب سے بڑا مہربان ہے ۔" جب اُنھوں نے اسباب کھولا اور دیکھا کہ اُن کی پونجی بھی اُنھیں واپس کر دی گئی ہے ۔ تو وہ بولے "ابا جان! اب ہمیں اور کیا چاہیے؟ یہ ہماری پونجی بھی تو ہمیں واپس کر دی گئی ہے ۔ ہم جا کر اپنے گھر والوں کیلیے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی (بن یامین) کی محافظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بار ہم اُسکے حصہ کا اور لیں گے ۔ یہ غلہ جو ہم ابکی لائے ہیں تھوڑا ہے ۔" یعقوبؑ نے کہا "جبتک تم اللہ کی قسم کھا کر پکا قول نہ دو گے کہ باستثنا اس حالت کے کہ تم کہیں خود ہی گھر جاؤ

---

۵۱ رفتہ رفتہ حضرت یوسف کارسوخ اور اقتدار بڑھا اور وہ زیر خزانہ مقرر ہوئے ۔ ۵۲ تمام ملک میں قحط سالی پڑی تو حضرت یوسف نے اندوختہ غلہ رعایا کی بہبودی کے لیے فروخت کرنا شروع کیا ۔ حضرت یعقوب کا ملک کنعان بھی زیر سلطنت مصر تھا اُن کے دسوں لڑکے غلہ خریدنے کی غرض سے مصر آئے ۔ غلہ دیا گیا اور اُس کے ساتھ ہی اُسکی قیمت بھی چھپا کر واپس کر دی گئی اور کہا گیا کہ گیارھویں بھائی ابن یامین کو جو حضرت یوسفؑ کا عینی بھائی تھا حضرت یعقوبؑ نے پہلے ابن یامین کے بھیجنے میں تامل کیا لیکن پھر رضامندی ظاہر کی ۔ ۵۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے "ابا جان! ہمارے لیے یہ شایان نہیں ہے کہ ہماری بضاعت ہمیں واپس کر دی جائے ۔"

اُسے ضرور واپس لاؤنگے۔ مین تمھارے ساتھ اُسے ہرگز جانے نہونگا۔ جب اُنھون نے قسم کھائی۔ تو یعقوبؑ نے کہا۔ "اللہ ہمارے اور تمھارے قول و قرار کا شاہد ہے"۔ یعقوبؑ نے اُن سے چلتے وقت کہا "بیٹو! تم ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ متفرق دروازون سے داخل ہو۔ گو مین ان چیزون سے تم کو مشیت الٰہی سے بچا نہین سکتا۔ اللہ ہی کا حکم چلتا ہے۔ مین نے اُسی پر بھروسا کیا ہے اور اُسی پر بھروسا کرنے والون کو بھروسا کرنا چاہیے"۔ اپنے باپ کی ہدایت کے مطابق جب وہ مصر مین داخل ہوے۔ تو یہ احتیاط جو اُنھون نے کی تھی اللہ سے اُنھین بچا نہین سکتی تھی۔ صرف یعقوبؑ کے جی کا ایک ارمان تھا جسے اُس نے یون پورا کیا۔ یعقوبؑ کے پاس ایک علم تھا جسے ہم نے سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ اُس سے واقف نہ تھے۔

حضرت یعقوبؑ کا علم باطنی

ع ۹ جب وہ لوگ یوسف کے پاس پہونچے تو یوسفؑ نے اپنے بھائی ابن یامین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا "مین تیرا بھائی یوسف ہون۔ ان لوگون کی بدسلوکیون پر تو غم نہ کھا"۔ جب یوسف نے اپنے بھائیون کو اُن کا سامان ہم پہونچا دیا تو اپنے سگے بھائی ابن یامین کی بوری مین پانی پینے کا پیالہ رکھوا دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے آواز دی "اے قافلے والو ٹھہرو! تم چور ہو"۔ پکارنے والون کی طرف رخ کرکے اُنھون نے پوچھا "تمھاری کیا چیز کھوگئی ہے"؟ پکارنے والے بولے "بادشاہی پیمانہ کھو گیا ہے۔ اُسے جو ڈھونڈھ لائے گا ایک اونٹ کا بار انعام پائے گا۔ ہم اس کے ضامن ہوتے ہین"۔ وہ لوگ بولے "بخدا تم کو خوب معلوم ہے۔ کہ ہم تمھارے ملک مین فساد پھیلانے کی غرض سے نہین آئے ہین۔ اور نہ ہم چور ہین"۔ پکارنے والے بولے "اگر تم جھوٹے ٹھہرو تو چور کی کیا سزا"؟ وہ بولے کہ "جس شخص کی بوری مین پیالہ نکلے وہ آپ اپنی سزا مین لے لیا جائے۔ ہم لوگ ایسے ظالمون کی یہی سزا کرتے ہین"۔ یوسفؑ نے اپنے بھائی ابن یامین کے برتنون کے پہلے دوسرے بھائیون کی تلاشی کرائی اور پھر اپنے بھائی

ابن یامین مصر مین

لہ تزکیۂ نفس یا الہام سے جو ایک کیفیت پیغمبرون پر طاری ہوتی ہے اُسکے ذریعہ سے حضرت یعقوبؑ کو معلوم ہوا کہ ابن یامین کے لیے خطرہ ہے اور وہ ایک طور پر صحیح بھی تھا جیسا کہ آئندہ مذکور ہے مگر انجام بخیر نظر آیا اور اُنھون نے اجازت دی۔ لیکن یہ خیال کیا کہ گیارہ آدمی ایک ساتھ دارالحکومت مین داخل ہونگے تو کہین نظر بد نہ لگے اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی خیال کیا کہ مشیت ایزدی سب پر غالب ہے۔ ۲ علم باطنی سے حضرت یعقوب کو حضرت یوسف کے ہلاک ہونے کا یقین نہیں ہوا اور ابن یامین کے مقید ہو جانے کا خدشہ ہوا اور منزلون سے حضرت یوسف کے قبضے کی بو آئی تھی جیسا کہ آئندہ مذکور ہے۔ ۳ حضرت یوسف کو ابن یامین کا روک لینا اور دیگر بھائیون پر اپنے آپ کو ظاہر نہ کرنا منظور ہوا اس لیے ابن یامین کے بار مین پیالہ رکھوا دیا کہ جب ابن یامین چور ثابت ہوگا تو اس علت مین وہ روک رکھا جائے گا اور اُس کے بھائی عذر نہ کر سکین گے۔ ۴ اُس وقت چوری کی سزا مین چور غلام بنا لیے جاتے تھے۔

ابن یامین کے برتنوں سے وہ پیالہ برآمد کرایا۔ ہم نے یوسف کو یہ تدبیر سوجھائی تھی۔ اللہ نہ چاہتا تو بادشاہ مصر کے قانون کی رو سے وہ اپنے بھائی کو نہیں لے سکتا تھا۔ ہم جس کا درجہ چاہتے ہیں حسن تدبیر سے بلند کر دیتے ہیں۔ ہر دانا پر ایک بڑھ کر دانا ہوتا ہے۔ وہ کہنے لگے "اس نے چوری کی تو اس کے حقیقی بھائی یوسف نے بھی پہلے چوری کی تھی"۔ یوسف نے بات کو جی میں رکھا۔ کچھ اُن پر ظاہر نہیں کیا اور کہا "تم بڑے خانہ خراب ہو۔ اللہ ہی تمہارے بیان کو خوب جانتا ہوگا"۔ وہ بولے "اے عزیز! اس ابن یامین کا باپ بہت بڈھا ہے۔ اس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو آپ لے لیجیے۔ آپ ہم کو بڑے نیک معلوم ہوتے ہیں"۔ یوسف نے کہا "معاذ اللہ جس کے پاس ہمارا مال نکلا ہے اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے کو ہم پکڑیں تو ہم ظالم ٹھہریں گے"۔

حضرت یوسف کا پتا لگنا

ع ۱۰ جب وہ یوسف سے ناامید ہوئے۔ تو مشورہ کرنے کے لیے علیحدہ بیٹھے۔ بڑے بھائی نے کہا "تم لوگ کیا جانتے نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کی قسم لی ہے؟ اور اس کے پہلے تم نے یوسف کے بارے میں قصور کیا ہے۔ جب تک مجھے ابا جان اذن نہ دیں گے یا اللہ کوئی صورت نہ نکالے گا۔ کہ وہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ میں تو اس جگہ سے نہ ہٹوں گا۔ تم لوگ ابا جان کے پاس جاؤ اور کہو "ابا جان! آپ کے لڑکے نے چوری کی ہے۔ ہم کو جو معلوم ہوا ہے وہ عرض کرتے ہیں۔ غیب کی تو ہمیں خبر نہ تھی۔ آپ اُس بستی کے رہنے والوں سے دریافت کیجیے جہاں ہم تھے اور اُس قافلہ سے پوچھیے جس میں ہم آئے ہیں۔ ہم بالکل سچے ہیں"۔ یعقوب نے کہا "نہیں بلکہ تم لوگوں نے ایک بات جی سے بنالی ہے۔ خیر صبر اچھا ہے مجھے تو امید ہے کہ اللہ میرے سب لڑکوں کو میرے پاس لائے گا۔ وہ دانا اور حکیم ہے"۔ یعقوب نے اُن سے الگ ہو کر کہا "ہائے یوسف"۔ اور اُس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئی تھیں اور وہ بہت غمگین رہتا تھا۔

---

۵۱ شاہ مصر کے قانون میں چور کو غلام نہیں بناتے تھے اس لیے حضرت یعقوب کے لڑکوں سے پہلے نہ تھا۔ اگر کسی کے لئے قانون کا اظہار کرایا یا بطور معاہدہ کے یہ کہلوا دیا کہ چور غلام بنایا جائے ۵۲ یوسف کے دسوں بھائیوں نے کہا "اس نے چوری کی ہے" سچ نہیں ہے کہ بھائی یوسف نے بھی چوری کی تھی۔ قصہ یوں ہے کہ حضرت یوسف کی نانی جو بھی نے بھروسے کی ایک مورتی چرا لی تھی۔ وہ بچے ہوئے تو حضرت یعقوب نے نہیں لیتا۔ پھوپھی نے انکی مرنے پر اپنا پاس رکھ دیا اور چوری کا الزام لگا کر اسوقت کی شریعت کے مطابق ایک حیلہ شرعی کیا اور حضرت یوسف کو اپنے پاس رکھ لیا ۵۳ وزیر کا لقب ۵۴ یہ سب یوسف اب شاہ مصر کے وزیر تھے ۵۵ بھائیوں نے کوشش کی کہ کسی طرح ابن یامین کو بھی اور کوئی بہانہ بنا کر ابن یامین کو یعقوبیہ کے پاس بھیج دیں لیکن کامیاب نہیں ہوئی ۵۶ بڑا بھائی روبن وہ گیا اور باقی نو بھائی یعقوب کے پاس گئے ۵۷ ابن یامین کے بدلے جانے سے یعقوب کا غمگین ہونا اور روتے روتے آنکھوں کی بینائی جاتی رہنا۔

وہ کہنے لگے۔ بخدا آپ ہمیشہ نالۂ وزاری مین رہتے ہین جب تک آپ سخت بیمار یا ہلاک ہو جائین یوسف کا ذکر کیے جائین گے۔ یعقوبؑ نے کہا "اپنی بے چینی اور رنج کی فریاد مین کرتا ہون تو اللہ سے کرتا ہون۔ اور اللہ کی باتین جو مین جانتا ہون وہ تم نہین جانتے + لڑکو! جاؤ اور یوسفؑ اور اُس کے بھائی کو تلاش کرو۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہو + اللہ کی رحمت سے کفار ہی مایوس ہوتے ہین"۔ جب وہ لوگ پھر یوسف کے پاس آئے تو کہنے لگے "اے عزیز! ہم کو اور ہمارے گھر والون کو تکلیف پہونچ رہی ہے اور تھوڑی سی پونجی لے کر ہم آئے ہین۔ ہمین پورا غلہ دلوا دیجیے بلکہ صدقہ دیجیے اللہ صدقہ دینے والون کو اچھا عوض دیتا ہے"۔ یوسف نے کہا "جب تم جہالت پر اڑے رہتے تو تم لوگون نے یوسف اور اُس کے بھائی کے ساتھ جو کچھ کیا وہ تمھین یاد بھی ہے؟"۔ وہ بولے "کیا آپ ہی یوسف ہین؟"۔ یوسف نے کہا "ہان! مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہے + اللہ نے ہم پر احسان کیا + جو اللہ سے ڈرتے اور صبر کرتے ہین تو اللہ ایسے نیکوکارون کا ثواب ضائع نہین کرتا"۔ اُنھون نے کہا "بخدا اللہ نے بے شک آپ کو ہم پر فضیلت دی اور ہم خطاکار تھے"۔ یوسفؑ نے کہا "آج تم پر کچھ سرزنش نہین ہے۔ اللہ تمھین بخشے کہ وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے + میرا یہ قمیص لے کر جاؤ اور اسے ابا جان کے مُنھ پر رکھو وہ بینا ہو جائین گے اور تم سبکے سب میرے پاس چلے آؤ"۔

ع ۱۱ جب قافلہ مصر سے چلا تو اُن کے باپ یعقوبؑ نے کہا "مجھ کو بہکا ہوا نہ سمجھو۔ تو یوسف کی بو مجھے معلوم ہوتی ہے"۔ لوگون نے کہا "بخدا یہ آپ کا پُرانا خبط ہے"۔ جب خوشخبری دینے والا آیا اور قمیص کو اُس کے مُنھ پر رکھا تو وہ بینا ہو گیا اور کہنے لگا "کیا مین تم سے کہتا نہ تھا کہ مجھے اللہ کی وہ باتین معلوم ہین جو تم نہین جانتے"۔ وہ بولے "ابا جان! ہمارے گناہ اللہ سے معاف کرائیے ہم بے شک خطاکار تھے"۔ یعقوبؑ نے کہا "عنقریب مین تمھارے لیے اپنے رب سے بخشش مانگونگا + وہ غفور و رحیم ہے"۔ جب وہ لوگ یوسفؑ کے پاس آئے تو یوسف نے اپنے والدین[۵۱] کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا "شہر مصر مین آپ داخل ہون اللہ چاہیگا تو سب امن سے رہین گے"۔ یوسفؑ نے اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا اور سب[۵۲] کے سب یوسف کی

حضرت یعقوبؑ مصر مین

---

[۵۱] یوسفؑ کو جو لوگون نے بیچا تھا اور یوسفؑ نے اپنے تمام گھر والون کو مصر مین بلا لیا تھا۔ [۵۲] یعنی مسلمان ہونے کے بعد۔ کیونکہ حضرت یوسفؑ کی ماں زندہ نہ تھین۔ اور ممکن یہ بھی ہے کہ یہان سے مراد یہان خالہ ہو اور باپ اور خالہ کے علاوہ گیارہ بھائی اور ہون جو گیارہ ستارون کی طرح تھے

تعظیم کے لیے سجدہ مین گر پڑے ۔ اور یوسفؑ نے کہا ۔ اباجان! میرے پہلے خواب کی تعبیر یہی ہی۔ آج اُسے میرے رب نے سچ کر دکھایا ۔ اُس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید خانہ سے نکالا اور تم لوگون کو باہر سے لے آیا ۔ اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیون مین جھگڑا ڈال دیا تھا۔ لیکن اللہ نے آپ لوگون کو باہر سے یہان بہونچایا ۔ میرا رب جو کرنا چاہتا ہی اُس کی تدبیر خوب جانتا ہی ۔ وہ دانا حکیم ہی ۔ یوسفؑ نے پھر کہا ۔ اے میرے پروردگار! تونے مجھے حکومت مین بھی حصہ دیا اور خواب کی باتون کی تعبیر سکھائی ۔ اے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت مین تو ہی میرا کارساز ہی ۔ تو مجھے حالت اسلام مین موت دے اور نیکوکارون کے ساتھ مجھے شامل کر ۔ اے محمدؐ! یہ غیب کی باتین ہم تجھے بذریعۂ وحی بتاتے ہین ۔ جب یوسفؑ کے بھائیون نے اپنے ارادے مصمم کرکے یوسف کی ہلاکت کی تدبیرین کی تھین تو اُن کے پاس تو موجود نہ تھا ۔ باین ہمہ اکثر لوگ ایسے ہین کہ تو کتنا ہی چاہے وہ ایمان نہ لائین گے ۔ تو اُن سے اس تبلیغ رسالت کی کچھ اجرت بھی نہین مانگتا ۔ اور یہ قرآن تمام عالم کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہی ۔

تعلیم اسلام

ع ۱۲ آسمانون اور زمین مین کتنی نشانیان قدرت کی ہین جن پر لوگ گذرتے ہین اور کچھ پروا نہین کرتے ۔ ان مین اکثر ایسے ہین کہ اللہ پر ایمان لاتے بھی ہین اور شرک بھی کرتے ہین ۔ کیا یہ ڈرتے نہین کہ اللہ کے عذاب کی آفت انھین آگھیرے یا ناگہان ان پر قیامت آجائے اور انھین خبر بھی نہ ہو ۔ اے محمدؐ! تو کہہ ۔ میرا طریقہ تو یہ ہی کہ اللہ کی طرف مین بلاتا ہون مین اور میرے پیرو معقول راستہ پر ہین ۔ اللہ پاک ہی اور مین مشرک نہین ہون ۔ اے محمدؐ! تیرے پہلے بھی بستیون ہی کے رہنے والے مردون[1] کو ہم رسول بناتے تھے اور اُن پر وحی بھیجتے تھے ۔ کیا لوگ ملک کی سیر نہین کرتے کہ دیکھین ان کے پہلے لوگون کا انجام کیسا ہوا؟ پرہیزگارون کے لیے آخرت کا گھر بہتر ہی ۔ کیا تم لوگ اتنا بھی نہین سمجھتے؟ پہلے بھی لوگ رسولون کو جھٹلاتے تھے حتی کہ جب رسول ناامید ہوگئے تھے اور انکو یہ بھی ہوتا تھا کہ کہین ہم سے وعدہ خلافی تو نہین کی گئی تو ہماری مدد اُن کے پاس آتی تھی اور پھر جسے ہم چاہتے تھے بچا لیتے تھے ۔ اور گنہگار لوگون سے ہمارا عذاب نہین ٹلتا تھا ۔ اُن لوگون کے حالات مین سمجھ رکھنے والون کے لیے بڑی عبرت ہی ۔ یہ قرآن کوئی بنائی ہوئی بات نہین ہی بلکہ یہ اُن الہامی کتابون کی تصدیق کرتا ہی جو اس کے پہلے سے ہین ۔ اس مین ہر شے کی تفصیل ہی اور مومنون کے لیے ہدایت اور رحمت ہی ۔

---

[1] فرشتون یا جنون کو ہم رسول نہین بناتے ۔

سُورۃ ۱۳ رَعْد ۱

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدرت الٰہی

ع ۱ الٓمٓرٰ ۔ اے محمدؐ! یہ کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔ تیرے رب نے جو یہ قرآن تیری طرف بھیجا ہے ٹھیک ہے لیکن اکثر آدمی اُسے نہیں مانتے ۔ اللہ وہ ہے جس نے بے ستون کے آسمانوں کو کھڑا کیا جیسا کہ تم کو دکھائی دیتا ہے۔ اور پھر عرش پر متوجہ ہوا اور آفتاب و ماہتاب کو مسخر کیا جو وقت معین تک جاری رہتے ہیں ۔ وہ کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔ اور اپنی قدرت کی نشانیاں ظاہر کرتا ہے۔ تاکہ تم اپنے رب کے ملنے کا یقین کرو ۔ اُسی نے زمین پھیلائی اور اُس میں پہاڑ اور نہریں بنائیں ۲ اور تمام پھلوں کی دو دو قسمیں پیدا کیں۔ وہی دن کو رات سے چھپاتا ہے ۔ بے شک ان باتوں میں غور کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۔ زمین میں قریب قریب کئی قطعے ہوتے ہیں۔ انگور کے باغ۔ کھیت۔ خرمے کے درخت کہیں گنجان اور کہیں چھترے ہوئے ہوتے ہیں ۔ سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں لیکن مزے میں ہم ایک کو دوسرے پر برتری دیتے ہیں بے شک دانشمندوں کے لیے ان میں قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں ۔ اے محمدؐ! اگر تجھے کبھی تعجب ہو تو ان کافروں کے اس کہنے پر تعجب ہونا چاہیے کہ "جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر نئے سرے سے پیدا ہونگے ؟" یہی لوگ اپنے رب کی قدرت سے انکار کرنے والے ہیں ۔ اُنھیں کی گردنوں میں بروز قیامت طوق ہوں گے اور یہی لوگ دوزخی ہوں گے اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اے محمدؐ! بھلائی کے پہلے یہ لوگ بُرائی ۳ طلب کرنے میں عجلت کرتے ہیں ۔ حالانکہ ان کے پہلے لوگوں پر عذاب ہو چکے ہیں ۔ تیرا رب بے شک لوگوں پر باوجود اُن کی شرارتوں کے بخشش کرنے والا ہے اور بے شک تیرا رب سخت عذاب کرنے والا بھی ہے ۔

سب معجزہ

کفار تیرے بارے میں کہتے ہیں "اُس پر اُس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اترتی؟" تو محض ڈرانے والا ہے۔ مثل تیرے ہر قوم کے لیے ایک نہ ایک ہدایت کرنے والا گذرا ہے ۔

---

۱ اس سورہ میں رعد کا ذکر ہونے کی وجہ سے اس کو رعد کہتے ہیں ۔ ۲ جیسے سُرخ اور سفید سبز اور زرد چھوٹا اور بڑا میٹھا اور کھٹا ۔

۳ کفار مکہ کو چاہیے کہ رسُول کی باتیں سنکر اور ثبوت وحدانیت پر یقین کرکے اللہ کو ایک جانیں۔ لیکن وہ بجائے اس کے بار بار یہی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کو نہیں مانتے تو اللہ ہم پر عذاب کیوں نہیں نازل کرتا؟

ع ۲ ہر مادہ کے حمل کو اللہ ہی جانتا ہی اور پیٹ کے گھٹنے اور بڑھنے کو بھی وہی جانتا ہی + ہر شی کا اُس کے پاس ایک اندازہ مقرر ہی + وہ باطن اور ظاہر کو جانتا ہی وہ بزرگ اور برتر ہی + تم لوگون مین سے جو کوئی شخص چپکے سے بات کرے یا پکار کر کہے۔ رات مین چھپا رہے یا دن مین چلا جا رہا ہو۔ اُس کے نزدیک سب برابر ہین + اللہ کی طرف سے فرشتے انسان کے آگے اور پیچھے باری باری سے لگے رہتے ہین جو اللہ کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہین + اللہ کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک وہ خود اپنی صلاحیت کو نہ بدلے۔ جب اللہ کسی قوم پر مصیبت ڈالنا چاہتا ہی تو کوئی بھی اُسے ٹال نہین سکتا اور نہ اُس کے سوا کوئی حامی ہو سکتا ہی + وہی اللہ تمکو بحالت بیم ورجا[1] بجلی دکھاتا ہی اور بوجھل بادل پیدا کرتا ہی + بادل کی گرج اُس کی حمد مین تسبیح کرتی ہی اور فرشتے بھی بحالت خوف اُس کی حمد و ثنا کرتے ہین + وہی بجلیان بھیجتا ہی اور جسپر چاہتا ہی اُس کے ذریعہ سے مصیبت ڈالتا ہی۔ یہ منکرین اللہ کے بارے مین جھگڑتے رہتے ہین۔ حالانکہ اُس کا داؤن سخت ہی + اللہ ہی کو پکارنا برحق ہی + جو لوگ اللہ کے سوا دوسرے معبودون کو پکارتے ہین تو وہ معبودان باطل ان کی کچھ نہین سنتے۔ اور ان کی مثال ایسی ہی جیسے کوئی شخص اپنے دونون ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے کہ وہ پانی اُس کے مُنھ مین از خود چلا آئے حالانکہ وہ ہرگز نہ آئے گا + کافرون کی دعا بھٹکتی پھرتی ہی + آسمانون اور زمین مین جتنے ہین چار و ناچار اللہ کے سامنے سر بسجود ہین[2]۔ اور اُن کے سائے بھی صبح اور شام سجدہ کرتے ہین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "آسمانون اور زمین کا پروردگار کون ہی"؟ + اور پھر تو ہی بتا دے کہ "اللہ ہی"۔ پوچھ "کیا تم نے اُس کے سوا ایسے حامی ٹھہرا رکھے ہین جو اپنے ذاتی نفع اور نقصان پر بھی قادر نہین ہین"۔ یہ بھی پوچھ "کیا اندھے اور آنکھ والے برابر ہین؟ کیا تاریکی اور روشنی برابر ہی؟ کیا تم نے اللہ کے لیے ایسے شرکا ٹھہرائے ہین جنھون نے اُسی اللہ کے مثل مخلوق پیدا کی ہی اور اب تم کو شبہہ واقع ہو گیا ہی کہ کون مخلوق کس کی ہی"؟ + اے محمدؐ! تو کہدے "اللہ ہر شی کا خالق ہی اور وہی اکیلا غالب ہی + اُسی نے آسمان سے پانی برسایا تو نالے اپنے اندازے سے بہ چلے اور سیلاب نے اُبھرے ہوے جھاگ اُٹھائے + اور ایسے ہی جھاگ اُن چیزون مین سے

---

[1] بجلی چمکنے سے بجلی گرنے کا ڈر رہتا ہی اور پانی برسنے کی بھی امید پیدا ہوتی ہی + [2] قانون قدرت نے جسے جس کام کے لیے بنایا ہی وہ کام وہ کرتا ہی۔ یہان تک کہ ہر شی کے سائے بھی صبح و شام مقدار مقررہ تک کم اور بیش نظر آتے ہین + ہر شی کا قانون قدرت کے مطابق خدمات کا انجام دینا گویا سجدہ کرنا ہی +

بھی نکلتے ہین جنھین لوگ آگ مین زیور یا اسباب بنانے کے لیے تپاتے ہین" + اس طرح اللہ حق اور باطل کی مثالین بیان کرتا ہی۔ کف تو نکما ہو کر جاتا رہتا ہی۔ اور جو شے آدمیون کو نفع دینے والی ہی وہ زمین مین ٹھہری رہتی ہی + اللہ اسی طرح مثالین بیان کرتا ہی + جو لوگ اپنے رب کا حکم مانتے ہین اُن کے لیے بھلائی ہی + اور جو اُسے نہین مانتے قیامت کے دن اُن کا حال یہ ہوگا کہ دنیا مین جتنا مال ہی سب اُن کا ہو جائے تو وہ اُسے اور ممکن ہو تو اتنا ہی اور ملا کر اپنے چھٹکارے کے لیے دنیا قبول کرین گے جب بھی بُری طرح اُن کا حساب ہوگا اور دوزخ انکا ٹھکانا ہوگا۔ جو بُری جگہ ہی + حساب قیامت

ع ۳ اے محمدؐ تیرے رب کی طرف سے جو قرآن اُترا اُسے سچ جاننے والا بھلا اُس شخص کی طرح ہی جو اندھا ہی؟ + بات وہی سمجھتے ہین جو ذی عقل ہین اور اللہ کے ساتھ جو عہد عہود یہ اُسے پورا کرتے ہین اور اپنے اقرار کو نہین توڑتے۔ اللہ نے جن باہمی تعلقات کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہی اُسے قائم رکھتے ہین۔ اپنے رب سے ڈرتے ہین اور قیامت کے دن بُری طرح حساب لیے جانے کا اندیشہ رکھتے ہین + جو لوگ اپنے رب کی رضامندی کے لیے صبر کرتے ہین۔ نماز پڑھتے ہین۔ ہماری دی ہوئی روزی مین سے پوشیدہ اور ظاہر طور پر خرچ کرتے ہین۔ اور بُرائی کے مقابلہ مین نیکی کرتے ہین۔ اُنھین کے لیے وہ بھلا گھر ہی جس مین ہمیشہ رہنے کے باغ ہین۔ اُنمین وہ داخل ہون گے اور اُن کے باپ دادا۔ ازواج اور ذریات مین سے جو صالح ہون گے وہ بھی داخل ہون گے + ہر دروازے سے فرشتے اُن کے پاس آئین گے اور کہین گے۔ "سلام علیکم۔ تمھارے صبر کے صلہ مین یہ ملا ہی۔ یہ تمھارا بھلا گھر کیسا اچھا ہی" + جو لوگ اللہ کے ساتھ پکا اقرار کرکے پھر توڑ ڈالتے ہین۔ اللہ نے جن باہمی تعلقات کے قائم رکھنے کا حکم دیا اُنھین قطع کرتے ہین اور ملک مین فساد پھیلاتے ہین۔ اُنھین پر اللہ کی لعنت ہی اور اُن کے لیے بُرا انجام ہی + اللہ جس کے لیے چاہتا ہی رزق کو وسیع کرتا ہی اور تنگ کرتا ہی + کفار دنیا کی زندگی پر خوش ہین۔ حالانکہ دنیا کی زندگی بمقابلۂ آخرت کے بے حقیقت چیز ہے ٭ صلہ صبر

ع ۴ اے محمدؐ کفار کہتے ہین کہ "اس پیغمبر پر کوئی نشانی (از قسم معجزہ) اس کے رب کی طرف سے کیون نہین اُتری" + تو کہدے "اللہ جسے چاہتا ہی گمراہی مین چھوڑتا ہی اور جو اُس کی طرف رجوع ہوتا ہی اُسے اپنی راہ دکھاتا ہی" + اللہ پر جو لوگ ایمان لاتے ہین اور جن کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہین اُن کے لیے یہی قرآن معجزہ ہی + آگاہ رہو کہ اللہ کے ذکر سے دلونکو ذکر مومنین

اطمینان حاصل ہوتا ہے + مومنین نیکوکار کے لیے آخرت مین خوشحالی اور اچھا ٹھکانا ہے +
اے محمدؐ ہم نے تجھے جن منکرین[۵۱] رحمٰن (اللہ) کے پاس اپنی بھیجی ہوئی وحی سنانے کی غرض سے بھیجا ہے ایسے ہی لوگ اُن کے پہلے بھی گذرے ہین اور اُن کے پاس دوسرے پیغمبر آئے تھے +
تو اُن سے کہدے " وہ میرا پروردگار ہے اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہے - اُسی پر مینے توکل کیا ہے اور اُسی کی طرف مجھے پھر جانا ہے " + اگر قرآن[۵۲] ایسا نازل ہوتا کہ اوسکے ذریعہ سے پہاڑ چلنے لگتے یا اُس سے مسافت زمین طی ہوجایا کرتی - یا اُس کی برکت سے مردے بولنے لگتے -
جب بھی یہ لوگ رحمٰن سے انکار ہی کرتے + سب کام اللہ ہی کے اختیار مین ہین - کیا ایمان والے خاطر جمع نہین ہوے کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام آدمیون کو ہدایت کردیتا + کفار مکہ کو اُن کے اعمال کی سزا مین مصیبت پہونچتی ہی رہے گی یا اُن کے گھر کے قریب مصیبت نازل ہوگی - یہان تک کہ اللہ کا وعدہ[۵۳] فتح مکہ پورا ہوگا - بے شک اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا + فتح مکہ کی پیشینگوئی کی

ع ۵ اے محمدؐ تجھ سے پہلے بھی رسولون سے تمسخر کیا گیا تھا - مین نے کافرون کو مہلت دی پھر انکو پکڑ لیا - میرا عذاب[۵۴] کیسا سخت تھا + بھلا وہ اللہ جو ہر ایک کے اعمال کی خبر رکھتا ہے - انھین سزا نہ دے گا ؟ ضرور سزا دے گا - ان لوگون نے اللہ کے ساتھ شرکا ٹھہرائے ہین - اب تو اُن سے کہہ " اللہ کے شرکا کے نام تو بتاؤ + کیا تم اللہ کو ایسے شرکا کی خبر دوگے جنھین وہ جانتا بھی نہین کہ زمین مین کہان ہین - یا اوپر ہی اوپر باتین بناتے ہو " کافرون کو اپنی چالاکیان بھلی معلوم ہوتی ہین اور وہ راہ راست سے رُکے ہوے ہین جسے اللہ گمراہی مین چھوڑ دیتا ہے اُس کا رہنما کوئی نہین ہوتا + حیات دنیا مین اُن کے لیے عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو کہین سخت تر ہے + اللہ کے غضب سے اُن کو کوئی بھی بچا نہ سکے گا + متقیون کے لیے جو جنت موجود ہے اُس کی صفت یہ ہے کہ اُس کے نیچے نہرین جاری ہونگی + اُس کے میوے اور اُس کے سائے ہمیشہ رہینگے + پرہیزگارون کا یہ انجام ہے اور کافرون کا انجام دوزخ ہے + اے محمدؐ اہل کتاب تجھ پر قرآن

شرک

جنت اور دوزخ

---

۵۱ صلح حدیبیہ مین مسلمانون نے معاہدہ کے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا چاہا تو کفار مکہ نے کہا کہ ہم رحمٰن کو نہین جانتے اسی طرف اس آیت کا اشارہ ہے - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۲ + ۵۲ کفار مکہ آنحضرتؐ سے معجزے طلب کرتے تھے حکم ہوا کہ اگر قرآن مین یہ سب معجزات ہون جب بھی وہ ایمان نہ لائین گے جن کو ایمان لانا نہین ہے +
۵۳ فتح مکہ کی پیشین گوئی ہے کہ ایک دن مسلمانون کا زور ہوگا اور کفار پر بلا نازل ہوگی + ۵۴ کفار پر عذاب تاخیر آیا لیکن جیسا سخت آیا سب کو معلوم ہے + نمرود - فرعون - قوم لوطؑ - قوم صالحؑ - اور قوم نوحؑ پر جیسی گذری سب پر روشن ہے +

کے اُترنے سے خوش ہین اور بعض اہل کتاب ایسے بھی ہین جو بعض احکام[۵۱] قرآنی سے منکر ہین۔
اے محمدؐ! تو منکرین سے کہدے مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ مین اللہ کی عبادت کرون اور کسی کو اُسکا
شریک نہ ٹھہراون + اُسی کی طرف تم سب کو مین بلاتا ہون اور اُسی کی طرف ہر امر مین رجوع کرتا ہون
ہمنے قرآن کو زبان عربی اُتارا ہے کہ اہل عرب سمجھین۔ اے محمدؐ! اگر تونے جان بوجھ کر انکی خواہشون قرآن زبان عربی۔
کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلہ مین تیرا کوئی حامی اور بچانے والا نہوگا + ہم نے تیرے پہلے بھی
رسول بھیجے تھے اور اُنھین بیبیان دی تھین اور اولاد بھی دی تھی + کوئی پیغمبر بغیر اللہ کے
حکم کے کوئی معجزہ نہین دکھا سکتا تھا + ہر ایک وقت موعود[۵۲] کے لیے ایک تحریر ہوتی ہے + اللہ اُسمین اللہ کا نظام عالم کے بدلنے کا اختیار ہے
سے جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ اصل کتاب (لوح محفوظ) اُسی کے پاس
ہے + جس مین سب کچھ لکھا ہوا ہے + اے محمدؐ! کفار مکہ سے ہم جو وعدۂ عذاب کرتے ہین اُس مین سے
کچھ ہم تجھے دکھا دین یا دکھانے کے قبل ہم تجھے دنیا سے اُٹھا لین۔ بہرحال تیرے ذمہ صرف پیغام پہنچا دینا
ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے + کیا یہ لوگ دیکھتے نہین کہ ہم کفار[۵۳] کا ملک چاروں طرف سے اسلامی فتوحات اسلامی
فتوحات سے کم کرتے جاتے ہین۔ اللہ ہی حکم دینے والا ہے۔ کوئی بھی اُس کا حکم ٹال نہین سکتا +
وہ جلدی حساب لینے والا ہے۔ اُن کفار مکہ کے پہلے جو لوگ گذرے ہین اُنھون نے بھی پیغمبرون
کے خلاف تدبیرین کی تھین لیکن اللہ ہی کی سب تدبیرین غالب رہین + وہ ہر شخص کے اعمال کو
جانتا ہے اور عنقریب کفار بھی جان لین گے کہ انجام بخیر کس کا ہوا + اے محمدؐ! منکر لوگ کہتے ہین
کہ "تو پیغمبر نہین ہے" تو کہہ "میرے اور تمھارے درمیان اللہ کی گواہی اور اُن لوگون کی گواہی
جن کے پاس آسمانی کتابون کا علم[۵۴] ہے کافی ہے"

سورۂ ابراہیم[۵۵]
(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ الٓرٰ + اے محمدؐ! یہ قرآن ایک کتاب ہے جسے ہم نے تجھپر اُتارا ہے تاکہ تو لوگون کو اُن کے تبلیغ اسلام

[۵۱] یعنی بعض یہودی اُس حصہ قرآن کے منکر ہین جو اُن کے نزدیک توریت کے خلاف ہے + [۵۲] ہر ایک حکم کے لیے وقت مقرر ہے
جس کے پہلے وہ نہین ہوتا + [۵۳] کفار کی شکست اور مسلمانون کی فتح کی طرف اشارہ ہے + [۵۴] جو اہل کتاب ہین وہ کتب
آسمانی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے مین پیشین گوئی پڑھتے ہین اور اُس پر یقین رکھتے ہین + [۵۵]
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس مین ذکر ہے +

رب کے حکم سے تاریکیون سے روشنی مین لائے۔ یعنی جو ذات سب سے زبردست اور تعریف کے لائق ہو اُس کے راستہ پر لائے ۔ وہ اللہ ہی۔ آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہو اُسی کا ہو ۔ کفار جو دنیاوی زندگی کو آخرت پر مقدم سمجھتے ہین اللہ کی راہ سے لوگون کو روکتے ہین اور اُس میں (یعنی راہ الٰہی) کجی اختیار کرتے ہین۔ اُنہون کو ان پر عذاب سخت ہوگا ۔ یہ لوگ گمراہی مین دور جا پڑے ہین ۔ ہمنے جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اُسی کی قوم کی زبان مین گفتگو کرنے والا بھیجا تاکہ وہ لوگون کو اچھی طرح سمجھا دے اس پر بھی اللہ جسے چاہتا ہو گمراہی مین چھوڑ دیتا ہو اور جسے چاہتا ہو راہ راست دکھاتا ہو اور وہ زبردست حکمت والا ہو ۔ ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیون کے ساتھ بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کو اندھیرے سے اُجالے مین لا اور اُن کو اللہ کے دن[1] یاد دلا کیونکہ اُن واقعات مین صابرین اور شاکرین کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین ۔ اُس وقت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ "اللہ کے احسانات یاد کرو کہ اُس نے تم کو آل فرعون کے ظلم سے بچایا۔ وہ تم پر بُری طرح عذاب کرتے تھے۔ تمھارے بیٹون کو ہلاک کرتے تھے اور تمھاری عورتون کو زندہ رکھتے تھے۔ ان مصیبتون مین اللہ کی طرف سے تمھارا بڑا امتحان تھا" ۔

حضرت موسیٰ

ع ۲ اُس وقت تمھارے رب نے صاف کہدیا تھا کہ "تم اگر شکر کروگے تو مین تمھین اور بڑھاؤنگا اور اگر کفر کروگے تو میرا عذاب بے شک سخت ہو" ۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ "تم اور تمھارے ساتھ دنیا کے تمام لوگ کفر کرین جب بھی اللہ بے پروا اور سزاوار حمد ہو ۔ تم سے پہلے جو نوح عاد اور ثمود کی قومین گذرین اور جو لوگ اُن کے بعد آئے اور جن کو اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہین جانتا ہو۔ کیا اُن کے حالات تمھین معلوم نہین ہین"؟ ۔ جب اُن کے پیغمبر اُن کے پاس نشانیان لے کر آتے تھے تو وہ لوگ اُن کے ہاتھون کو اُنھین کے مُنھ پر اُلٹا مار دیتے تھے اور کہتے تھے "ہم تمھاری رسالت کے منکر ہین اور جس دین کی طرف تم ہمین بلاتے ہو ہمین اُسکے بارے مین شک اور تردد ہی"۔ اُن کے پیغمبر کہتے تھے "کیا آسمانون اور زمین کے بنانے والے اللہ کے وجود مین تمھین شک ہی؟ ۔ وہ تمھین بلاتا ہی کہ تمھارے گناہ بخشے اور ایک مدت معینہ تک تمھین دنیا مین آرام سے رہنے دے"۔ یہ سُنکر وہ لوگ کہتے تھے "تم بھی ہماری ہی طرح آدمی ہو۔ تم ہمین اُن معبودون کی عبادت سے روکتے ہو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہین تو ہمین کوئی صریح دلیل (معجزہ) دکھاؤ"۔ اُن سے اُن کے پیغمبر کہتے تھے "بے شک

تبلیغ رسالت

---

[1] اللہ کی شفقت اور عذاب ۔

ہم بھی تمھاری ہی طرح کے آدمی ہین لیکن اللہ کو تو اختیار ہی کہ اپنے بندون مین سے جس پر چاہے احسان کرے بے حکم اللہ کے تمھارے سامنے ہم کوئی دلیل (معجزہ) پیش نہین کر سکتے ۔ اللہ ہی پر ایمان والون کو بھروسا رکھنا چاہیے ۔ اللہ پر ہم کیون نہ بھروسا کرین اُسی نے ہمین ہمارے طریقے بتائے ہین ۔ تم ہمین ایذا دیوگے تو ہم اُس پر صبر کرین گے ۔ بھروسا کرنے والون کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا کرین ۔

نصیحت

ع ۳ کفار نے اپنے پیغمبرون سے کہا تھا یا تو ہم تم کو اپنے ملک سے نکال دین گے ۔ یا تم ہمارے مذہب مین پھر آجاؤ گے ۔ اللہ نے اُن کی طرف وحی بھیجی تھی کہ ہم ظالمون کو ہلاک کرین گے اور اُن کے بعد ہم تم کو ملک مین بسائین گے ۔ یہ صلہ ہوگا اُن لوگون کے لیے جو میری جوابدہی کے لیے کھڑے ہونے سے اور میرے وعدۂ عذاب سے ڈرتے ہین ۔ جب ہر طرح مایوس ہوکر انبیا نے اللہ سے فتح طلب کی تو ہر جھگڑالو سرکش ہلاک ہوا ۔ اب اس کے بعد اُس کے لیے دوزخ ہی ۔ جہان اُس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا ۔ گھونٹ تو وہ لے گا لیکن گلے سے نیچے اُسے اُتار نہ سکے گا ۔ ہر طرف سے موت ہی موت کا سامان ہوگا لیکن اُس کی جان نہ نکلے گی اور عذاب سخت اُس کے سامنے رہے گا ۔ اپنے پروردگار سے جو کفر کرتے ہین اُن کے اعمال ایسے ہین جیسے راکھ ۔ کہ آندھی کے دن مین تیز ہوا اُسے اُڑا لے جائے ۔ اُن کی کمائی کچھ بھی اُن کے کام نہ آئے گی ۔ یہ بڑی ناکامیابی ہی ۔ اے آدم زاد! کیا تو نہین دیکھتا کہ اللہ نے کسی مصلحت سے زمین و آسمان پیدا کیے ہین ۔ وہ چاہے تو تم سب کو معدوم کرکے نئی مخلوقات بسائے ۔ ایسا کرنا اللہ پر دشوار نہین ہی ۔ قیامت کے دن اللہ کے سامنے سب حاضر ہون گے اور ضعیف کفار متکبر کفار سے کہین گے ۔ ہم تو تمھارے پیرو تھے ۔ آج تم کچھ بھی اللہ کا عذاب ہم سے ہٹا سکتے ہو؟ وہ جواب دین گے ۔ اللہ ہم کو راہ راست دکھاتا تو ہم بھی تمھین راہ راست دکھاتے ۔ اب ہم بے صبری کرین یا صبر کرین دونون حالتین برابر ہین ۔ عذاب سے ہمکو چھٹکارا نہین ہی ۔

پیغمبران سابق اور اُنکی اُمتین

دوزخ

قدرت الٰہی

---

۱۵ یعنی دنیا کی حکومت بُرے لوگون کے قبضہ مین زیادہ عرصہ تک نہین رہ سکتی ۔ جب کسی قوم مین نخوت آئی تو وہ غارت ہوئی ۔ ۱۶ انبیا کے سمجھانے سے جب کام نہ چلا تو قوم غارت ہوئی ۔ یہ تو دنیا مین ہوا اور عاقبت مین دوزخ نصیب ہوگا ۔ ۱۷ روز حشر مین گمراہ اپنے سردارون سے یون کہین گے ۔

شیطان اور اسکے تابعین کی باہمی گفتگو قیامت میں

ع ۔ اور جب فیصلہ کیا گیا شیطان نے کہا بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا۔ اور میں نے تم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا تو میں نے تم پر کوئی زبردستی تو کی نہ تھی۔ مگر میں نے تمہیں اپنی طرف بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا۔ تم مجھے الزام نہ دو بلکہ اپنے آپ کو الزام دو + میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں + اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو + میں یہ نہیں مانتا کہ اس کے پہلے دنیا میں تم مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے + بے شک ظالموں پر قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا + اور جو مومنین نیکوکار ایسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ہمیشہ کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے داخل کیے جائیں گے۔ اور ان باغوں میں ان کی دعا سلام ہوگی + اے محمد کیا تو نے نظر نہیں کی کہ اللہ نے کیسی بات (کلمہ طیبہ) کی مثال ایسے اچھے درخت سے دی ہے جس کی جڑ مضبوط ہو اور شاخیں آسمان سے ملی ہوئی ہوں + اور اللہ کے حکم سے وہ ہر وقت بار آور ہو مثالیں بیان کرتا ہے اللہ آدمیوں کو سمجھاتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں + کلمہ بد (کلمہ شرک) اس برے درخت کا سا ہے جو اکھڑا ہوا زمین پر ہو ٹھہر نہ سکتا ہو + مومنوں کو اللہ زندگانی دنیا میں اور آخرت میں کی بات (کلمہ توحید) سے ثابت قدم رکھے گا اور ظالموں کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے +

کفار قریش کی مذمت

ع ۔ کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے میں ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر دوزخ میں داخل کرا دیا؟ وہ سب اس میں داخل ہوں گے جو بری جگہ ہے + ان لوگوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں تاکہ اوروں کو اللہ کے راستے سے گمراہ کریں + اے محمد تو ان لوگوں سے کہدے " دنیا میں فائدہ اٹھالو۔ پھر تو تمہارا ٹھکانا دوزخ ہی میں ہے " + اے محمد تو ہمارے مومن بندوں سے کہدے کہ وہ نماز پڑھا کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے چھپا کر اور ظاہر کر کے روز قیامت کے آنے کے پہلے خرچ کرتے رہیں۔ اس دن نہ تو خرید و فروخت ہوگی اور نہ کسی کی دوستی کام آئے گی + اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسا کر اس کے ذریعہ سے تمہارے کھانے کے لیے میوے پیدا کیے اور اپنے حکم سے پانی میں چلنے کے لیے کشتیاں تمہارے اختیار میں کر دیں اور نہریں تمہارے قابو میں

خرچ کرنا

قدرت الٰہی

---

۵۱ یعنی جب یہ دونوں جماعتیں ملیں گی تو ملامت کریں گے اور خوشامد سنائیں گے + ۵۲ کلمہ طیبہ کے معنی ہیں اچھی بات + لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ + ۵۳ کفار قریش کی طرف اشارہ ہے + زکوٰۃ دینے کی تاکید ہے +

کردیں۔ آفتاب و ماہتاب کو بھی تمہارا مطیع بنادیا کہ وہ ہمیشہ تمہارے لیے روشنی دیتے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر کیا۔ اور جو کچھ تم نے اُس سے مانگا اور تعین اور کہا تم نے تعین دیا۔ اگر اللہ کی نعمتوں کو تم شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کرسکو گے بیشک انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرگزار ہے۔

حضرت ابراہیم اور کعبہ

ع ۶ یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم نے کہا تھا: اے پروردگار میرے! اس شہر مکہ کو جائے امن بنا دے اور مجھے اور میری نسل کو بتوں کی پرستش سے بچا۔ اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو بہکایا ہے۔ جو میری پیروی کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے پروردگار! میں نے بعض اولاد اپنی تیرے محترم گھر کعبہ کے پاس میدان بے زراعت مکہ میں بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! تاکہ وہ نماز پڑھیں تو لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف پھیر اور اُن کو دوسرے ملکوں کی پیداوار سے روزی دے تاکہ وہ شکر کریں۔ اے ہمارے پروردگار! تو میری چھپی اور کھلی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔ اللہ پر کوئی شے زمین اور آسمان کی مخفی نہیں ہے۔ شکر ہے اُس اللہ کا جس نے بڑھاپے میں مجھے اسمٰعیل اور اسحاق عطا کیے ہیں۔ میرا رب بے شک دعا سنتا ہے۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میری اولاد کو پابند نماز رکھ۔ اے ہمارے پروردگار! میری دعا کو قبول کر۔ اے ہمارے پروردگار! تو حساب کے دن میرے اور میرے والدین اور سب مومنوں کے گناہ بخش دے۔

ہول قیامت

ع ۷ اے محمدؐ! یہ نہ سمجھ کہ کفار مکہ کے اعمال سے اللہ غافل ہے۔ عذاب میں تاخیر صرف اُس دن تک کے لیے ہے جب لوگوں کی نظریں خیرہ ہونگی۔ لوگ اپنے سر اوپر اُٹھائے ہوئے دوڑتے چلے جائیں گے اور اپنے آپ کو بھی نہ دیکھیں گے۔ دل اُڑے ہوئے ہونگے۔ اے محمدؐ! تو لوگوں کو اُس دن سے ڈرا جب عذاب آنے پر ظالم کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمکو ذرا مہلت دے تو ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور پیغمبروں کی تبعیت کریں گے۔ حکم ہوگا: کیا تم قسمیں کھا کر

ع ۱ انسان کے کام ان سے بہت نکلتے ہیں۔ یہ انسان کے فائدے کے لیے ہیں تو گویا ایک طرح پر انسان کے مطیع ہیں۔ ع ۲ خانہ کعبہ حضرت آدم اور نوح کے وقت میں تھا پھر ویران ہوگیا تھا حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کے قریب اپنی بی بی ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیل کو چھوڑا تاکہ وہ جگہ آباد ہو اور اللہ سے دعا مانگی کہ میں اس جنگل میدان میں اپنی اولاد کو چھوڑتا ہوں تو لوگوں کو توفیق دے کہ وہ گرد و نواح سے آکر یہاں بسیں اور سامان رزق اس ویرانے میں پیدا ہو۔ حضرت ابراہیمؑ کی غرض اس سے اپنی پہلی بی بی کو دوسری بی بی سے جدا کر خانہ نفی۔ بلکہ انجمن خوشنودی خدا میں تہذیب اسلام کا پھیلانا مقصود تھا۔ ع ۳ اسمٰعیل اور اسحٰق دونوں کے حضرت ابراہیمؑ کے اُس وقت پیدا ہوئے تھے کہ حضرت ابراہیم اپنی پیرانہ سالی کی وجہ سے ناامید ہو چکے تھے۔ دیکھو سورۂ ہود رکوع ۷۔

پہلے یہ نہیں کہا کرتے تھے کہ تم پر زوال نہ آئے گا + کیا تم اُن لوگوں کے گھروں میں نہیں رہے جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیے تھے ؟ + تمہیں ظاہر ہو گیا تھا کہ ہم نے اُن کے ساتھ کیا کیا اور تم کو مثالیں دے کر ہم نے سمجھا بھی دیا تھا + وہ لوگ اپنی چالیں چلتے رہے اور اُن کی چالیں اللہ کی نظر میں تھیں گو اُن کی چالیں ایسی تھیں کہ پہاڑ بھی اُن سے ٹل جائے۔ مگر اُن کی تدبیر پیش نہ گئی + اے محمدؐ! تو یہ نہ سمجھ کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا + بے شک اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے + یہ بدلہ اُس دن لیا جائے گا جب کہ زمین اور آسمان بدل جائیں گے۔ اور اللہ واحد قہار کے سامنے لوگ حاضر ہوں گے + اے محمدؐ! تو اُس دن مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھے گا + ان کے کُرتے قطران کے ہوں گے اور آگ اُن کے مُنہ میں لگی ہوئی ہوگی + یہ اس لیے ہوگا کہ ہر ایک اپنی کمائی کا بدلہ پائے۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے + یہ قرآن آدمیوں کے لیے گویا ایک اطلاع نامہ ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ سے ڈریں اور جانیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور عقل والوں کو چاہیے کہ وہ نصیحت پکڑیں +

عذاب دوزخ

سورۂ حجر ۱۴ ۵۴

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓرٰ + کتاب قرآن کی یہ چند آیتیں ہیں جس کے مطالب واضح ہیں +

(پندرھواں پارہ)

اکثر اوقات کفار آرزو کریں گے کہ "کاش ہم مسلمان ہوتے" + اے محمدؐ! تو ان کو چھوڑ دے کہ یہ کھائیں۔ فائدہ اُٹھائیں اور اپنی امیدوں پر بھولے رہیں۔ پھر قیامت میں تو انہیں معلوم ہی ہو جائے گا + ہم نے کوئی بستی تباہ نہیں کی مگر اُس کی تباہی کا حکم لکھا ہوا معلوم تھا + کوئی اُمت

تقدیر

---

۵۱ روز حشر میں لوگ اسی طرح نیچے ہوں گے + ۵۲ قوم عاد اور ثمود کے کھنڈر کہ سے قریب تھے اہل مکہ اُدھر سے گذرتے تھے اور جانتے تھے کہ ان قوموں کو اللہ نے غارت کر دیا + ۵۳ مرد شوار اور سخت سے کنایہ ہے + ۵۴ قیامت کے دن معلوم ہو گا کہ کافروں پر عذاب کرنے کا وعدہ خدا نے کیا تھا + ۵۵ عذاب کے طور پر کے اہل میں ذکر ہے + ۵۶ ایک قسم کا رومن ہے سیاہ بدبودار سریع الاشتعال ذی حدت +

اپنے وقت سے نہ آگے جا سکتی ہو اور نہ پیچھے رہ سکتی ہو ۔ اے محمدؐ کافر تجھ سے کہتے ہیں اے
قرآن والے! تو مجنون ہو ۔ اگر تو سچا ہو تو ہمارے سامنے فرشتے کیوں نہیں لاتا ہے" جانے رہو
کہ ہم فیصلہ ہی کے لیے فرشتے بھیجتے ہیں اور پھر اُس وقت مہلت نہیں ملتی ۔ ہم نے خود یہ قرآن اتارا
ہو اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں ۔ اے محمدؐ! تجھ سے پہلے اگلے لوگوں میں بھی ہم نے رسول بھیجے
تھے ۔ اور جب کوئی رسول آتا تھا تو لوگ اُس سے تمسخر ہی کرتے تھے ۔ ان گنہگاروں کے دلوں میں
بھی جو قرآن پر ایمان نہیں لاتے ہیں ہم ویسی ہی شرارت ڈال دیتے ہیں ۔ اور ایسا ان پہلے
سے ہوتا آیا ہے ۔ اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اس پر چڑھتے جائیں
جب بھی یہ کہیں گے "ہماری نگاہیں بند ہو گئی ہیں ۔ ہم پر کسی نے جادو کر دیا ہے"

ع ۲ ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لیے اُسے خوبصورت سجایا ہے اور
ہر شیطان مردود سے اُس کو محفوظ رکھا ہے ۔ لیکن اگر وہ چوری چھپے کچھ سن لیتا ہے تو پکتا ہوا
شعلہ اُس کا پیچھا کرتا ہے ۔ ہم نے زمین کو پھیلایا اور اُس میں پہاڑ قائم کیے اور تمام موزون چیزیں
اُس میں اُگائیں ۔ ہم نے تمہارے لیے اُس میں سامان معاش اور ایسے حیوانات پیدا کیے جن کے
روزی رساں تم نہیں ہو ۔ تمام چیزوں کے خزانے ہمارے پاس ہیں ۔ مگر بمقدار معلوم ہم انھیں
اُتارتے رہتے ہیں ۔ ہم بارور ہوائیں بھیجکر آسمان سے پانی برساتے ہیں ۔ پھر تم کو اُس سے
سیراب کرتے ہیں ۔ تم تو اُس کے جمع کرنے والے نہیں ہو ۔ ہم ہی جلاتے اور مارتے ہیں اور
ہم ہی ہر شے کے وارث ہیں ۔ ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کون کون آگے رہتا ہے اور کون پیچھے
رہتا ہے ۔ اے محمدؐ! تیرا رب ان سب کو بروز حشر ضرور جمع کرے گا وہ حکیم و دانا ہے ۔

ع ۳ ہم نے انسان کو سدا رگنے کی کھنکھناتی مٹی سے بنایا اور اس کے پہلے ہم نے جنوں
کو آتش گرم سے بنایا تھا ۔ اے محمدؐ! وہ وقت یاد کر کہ جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا تھا

قدرت الٰہی

خلقت آدم

---

۵۱ جواباً ارشاد باری ہوا ۔ کہ ہم فرشتے بھیجتے ہیں تو عذاب ہی لے کر بھیجتے ہیں اور پھر کسی کو عذاب سے مہلت نہیں
ملتی ۔ ۵۲ یعنی کیسی ہی غیر معمولی بات ان کو دکھائی جائے مگر یہ ایمان نہیں لائیں گے ۔ ۵۳ مفسروں نے لکھا ہے کہ شیطان
مردود آسمان کی باتیں دریافت کرنے کو اوپر چڑھتا ہے تو شہاب ثاقب سے فرشتے اُس کا تعاقب کرتے ہیں ۔ اور اگر وہ
سمجھا جائے کہ یہ آیت ہم مضمون ہے سعدی کے اس شعر کے ؎ اگر یک سر موئے برتر پرم ۔ فروغ تجلی بسوزد پرم ۔ تو کیا
مضائقہ ہے ۔ یعنی انسان عالم ارواح میں جتنا ہی غور کرے بہتر ہے ۔ لیکن عالم ناسوت کے متعلق اس کی ہوائے نفسانی کا
شیطانی ہے ۔ اور جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ بالآخر خجل ہوتا ہے ۔ پیغمبروں نے جو تعلیم کی ہے اس سے زائد کوئی یقین
کے لائق ہو دریافت نہیں کر سکتا ۔ ۵۴ اس کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے "جو تم سے پہلے گذرے ہیں اور تمہارے بعد
آئیں گے ہم سب کو جانتے ہیں ۔

ابلیس

مین سے سڑا ہوا گارے کی کھنکھناتی مٹی سے بشر پیدا کرنے والا ہون ۔ پھر جب مین اُسے پورا بنا کر اپنی روح اُس مین پھونک دون تو اُس کے سامنے تم سجدہ کرنا" ابلیس کے سوا سب فرشتون نے سجدہ کیا ۔ ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا ۔ اللہ نے کہا" ابلیس! تو نے سجدہ کیون نہ کیا؟" ابلیس نے جواب دیا" مین اُس بشر کو سجدہ نہین کرنے کا جسے تو نے سڑا ہوا گارے کی کھنکھناتی مٹی سے بنایا ہے" اللہ نے کہا" تو بہشت سے نکل جا۔ تو راندہ ہو گیا ہے اور روز جزا تک تجھ پر لعنت رہے گی" ابلیس نے کہا" پروردگار میرے! اچھا مجھے اُس دن تک کی مہلت دے کہ مُردے قیامت مین اُٹھائے جائین" اللہ نے کہا" روز قیامت کے وقت معلوم تک تجھے مہلت دی گئی" ابلیس نے کہا" میرے پروردگار! تو نے مجھے بہکایا تو مین بھی اُن کو دنیا مین بہارین دکھاؤن گا سوا تیرے خاص بندون کے" اللہ نے کہا" یہی خالص بندگی کی تو ایک سیدھی سڑک ہے جو مجھ تک پہونچتی ہے ۔ میرے خاص بندون پر تو تجھ کو قابو نہ ہو گا بندگان خاص ان جو بہک کر تیرے پیرو ہون گے اُن پر تیرا زور چلے گا اور اُن سب کے لیے جہنم وعدہ گاہ ہے ۔ جہنم کے سات دروازے ہین ۔ اور ہر دروازے مین داخل ہونے کے لیے دوزخیون کے جدا جدا گروہ ہون گے ۔

جنت

ع ۳ پرہیزگار بے شک باغون اور چشمون مین رہین گے ۔ اُن سے کہا جائے گا" اس مین سلامتی سے خاطر جمع ہو کر داخل ہو" اُن کے دلون کی رنجش ہم نکال ڈالین گے ۔ آپس مین وہ بھائی بھائی ہو جائین گے اور آمنے سامنے تختون پر بیٹھے رہین گے ۔ اُن مین اُن کو کچھ تکلیف نہ ہو گی اور نہ اُن مین سے وہ نکالے جائین گے ۔ اے محمدؐ! تو میرے بندون کو آگاہ کر دے کہ بے شک ہم بخشنے والے مہربان ہین اور ہمارا عذاب بھی دردناک ہے ۔ اے محمدؐ! تو اُن کو

مہمانان ابراہیمؑ

ابراہیمؑ[۵۲] کے مہمانون کا حال سُنا دے کہ جب ابراہیم کے پاس وہ آئے تو اُنھون نے سلام کیا ۔ ابراہیم نے کہا" ہم تم سے ڈرتے ہین" اُن مہمانون نے کہا" نہ ڈرو ہم تجھے ایک دانا فرزند کی خوشخبری سناتے ہین" ابراہیم نے کہا" تم مجھے خوشخبری سناتے ہو حالانکہ مین بوڑھا ہو گیا ہون کس چیز کی مجھے خوشخبری سناتے ہو؟" فرشتون نے کہا" ہم نے تجھے سچی خوشخبری سنائی ہے نا امید نہ ہو" ابراہیمؑ نے کہا" اپنے پروردگار کی رحمت سے گمراہون کے سوا اور کون نا امید ہو سکتا ہے؟"

---

[۵۱] خلقت آدمؑ کا تذکرہ ہے ۔ دیکھو سورۂ بقرہ ۴ رکوع ۴ ۔ [۵۲] فرشتے مہمان ہوے تھے ۔ یہ فرشتے قوم لوط کو غارت کرنے جاتے تھے ۔ اس کی تفصیل سورۂ اعراف ۷ رکوع ۱۰ مین ہے ۔

پھر ابراہیم نے کہا "اے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو! تمھاری مہم کیا ہے؟" وہ بولے "ہم ایک گنہگار قوم کی طرف عذاب لے کر بھیجے گئے ہیں۔ لوط کے خاندان والے مستثنےٰ ہیں ۔ ہم اُن کو بچالیں گے مگر لوط کی عورت نہ بچے گی۔ اُس کے مقدر میں پیچھے رہجانا ہے"

حضرت لوط

ع ۵ جب یہ بھیجے ہوئے فرشتے خاندان لوط کے پاس آئے تو لوط نے کہا "ہم تمھیں نہیں پہچانتے" اُنھوں نے جواب دیا "آپ کی قوم کے لوگ جس عذاب کے بارے میں شک کرتے تھے وہ ہم لائے ہیں اور آپ کے پاس ہم حکم قطعی لائے ہیں اور ہم سچ کہتے ہیں ۔ اپنے ساتھیوں کو کچھ رات رہے سے آپ نکال لے جائیے اور آپ اُن کے پیچھے چلے جائیے۔ تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑکر نہ دیکھے۔ اور جدھر (ملک شام کی طرف) جانے کا حکم ہوا ہے برابر اُسی طرف چلے جائیے" ہم نے لوط کی طرف اس بات کی قطعی وحی بھیجدی تھی کہ صبح ہوتے ہی اُس کی قوم کی جڑ کاٹ دی جائے گی ۔ شہر کے لوگ خوش خوش لوط کے پاس آئے ۔ لوط نے اُن سے کہا "یہ میرے مہمان ہیں۔ تم مجھے رسوا نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو" وہ بولے "کیا ہم نے تجھے دنیا جہان کے لوگوں کی حمایت کرنے سے منع نہیں کیا ہے؟" لوط نے کہا "یہ میری لڑکیاں موجود ہیں اگر تم کرنا چاہو ان سے نکاح کر لو" اے محمدؐ! قسم ہے تیری جان کی کہ وہ لوگ اپنی مستی میں سبکے ہوئے تھے ۔ پھر دن نکلتے نکلتے ایک ہولناک آواز نے انھیں آلیا اور پھر ہم نے اُس بستی کو اُلٹ کر اُس کے اوپر کے حصے کو اُس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور اُن پر کنکریوں کے پتھر برسائے ۔ اس میں سوچنے والوں کے لیے قدرت الٰہی کی ضرور نشانیاں ہیں ۔ وہ اُلٹی ہوئی بستی تو ہمیشہ کی راہ آمد و رفت پر ہے ۔ بے شک مومنوں کے لیے اس میں قدرت الٰہی کی نشانی ہے ۔ اور ایکہ بھی ظالم تھے ۔ ہم نے اُن سے بھی بدلہ لیا ۔ یہ دونوں بستیاں (اُجڑی ہوئیں) کھلے شارع عام پر ہیں ۔

قوم لوط پر عذاب ہوئی۔

اہل ایکہ

قوم ثمود

ع ۶ حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا ۔ ہم نے انھیں اپنی نشانیاں دیں تو وہ اُن سے

---

۵۱ فرشتوں نے کہا کہ ہم قوم مجرم یعنی قوم لوط کی طرف جاتے ہیں لوط کے ساتھیوں کو چھوڑ کر ہم سب کو عذاب میں مبتلا کریں گے لوط کی بی بی جو اپنے شوہر سے مخالفت کرتی وہ بھی مبتلائے عذاب ہوگی ۔ دیکھو سورۂ اعراف ۷ رکوع ۱۰ ۔ ۵۲ میرے مہمانوں سے بے ادبی نہ کرو ۵۳ کہ ایسی میری توہین ہوگی ۵۴ ان لوگوں نے لوط سے کہا "ہم نے تو تجھ سے کہہ رکھا ہے کہ تو تمام عالم کا حمایتی نہ بنا کر ہم اپنی عادت سے باز آئیں گے تو یہ ان لوگوں کو لاکر ٹھہرا تا ہے؟" لوط نے کہا "تمھیں ایسی ہی خواہش ہے تو میری لڑکیوں سے نکاح کر لو ۔ مردوں کی طرف رغبت نہ کرو ۵۵ قوم لوط کا اُجڑا ہوا شہر ایسی جگہ پر ہے کہ مسافر اب تک آتے جاتے اُسے دیکھتے ہیں ۵۶ قوم شعیب دیکھو سورۂ اعراف رکوع ۱۱ ۵۷ یعنی اہل ایکہ اور قوم لوط کی بستیاں ۵۸ اصحاب حجر یعنی قوم ثمود ۵۹ شام اور حجر کے درمیان میں ثمود کی بستی تھی ۔ وہاں حضرت صالح پیغمبر تھے اور اُن کی اونٹنی خدا کی نشانی تھی ۔ دیکھو سورۂ اعراف ۷ رکوع ۹ ۔

پھیرتے لگے اور پہاڑوں میں گھر تراش تراش کر امن کے ساتھ رہتے تھے ۞ صبح ہوتے ہوتے چیخ نے انہیں آ پکڑا ۞ انہیں مارڈالنا اور اپنی حفاظت کے لیے جو تدبیریں وہ کرتے تھے اُن کے کام نہ آئیں ۞ ہم نے آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی چیزیں مصلحت ہی سے بنائی ہیں اور قیامت ضرور آئے گی اے محمد! تو ان کافروں سے عمدگی کے ساتھ درگذر کر ۞ تیرا رب خلاق اور علیم ہے ۞ ہم نے تجھے سبع مثانی[1] اور قرآن عظیم دیا ہے ۞ اے محمد! ان کافروں میں سے کئی قسم کے لوگوں کو جو ہم نے دنیاوی فائدے دیے ہیں۔ اُن پر تو نظر نہ ڈال۔ اور نہ اُن کے کفر پر افسوس کر۔ مسلمانوں سے تواضع پیش آ اور اُن کافروں سے کہہ دے میں تو کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں ۞ اے محمد! اُسی طرح ہم نے تجھ پر یہ قرآن نازل کیا ہے جس طرح اُن لوگوں (یہود) پر کتاب نازل کی تھی جنہوں نے اپنے قرآن (توریت) کو بانٹ کر ٹکڑے ٹکڑے[2] کر ڈالے تھے ۞ قسم ہے تیرے رب کی کہ ہم اُن سب سے اُن کے اعمال کی باز پرس کریں گے ۞ تجھے جو حکم دیا گیا ہے اُسے کھول کر سنا دے اور مشرکین کی پروا نہ کر ۞ تجھ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں اور اللہ کے ساتھ دوسرے کو معبود قرار دیتے ہیں اُن کے لیے ہم تیری طرف سے کافی ہیں ۞ انہیں آگے چل کر معلوم ہو جائے گا ۞ ہمیں معلوم ہے کہ ان کافروں کی باتوں سے تو تنگ دل ہوتا ہے ۞ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ سجدے کرنے والوں میں سے ہو جا اور موت کے آنے تک اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہ ۞

سبع مثانی

آنحضرت کی تسلی

سورۂ نحل[3]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے کفار مکہ! اللہ کا حکم (روز قیامت) آئے گا۔ اُس میں عجلت نہ کرو ۞ اے محمد! ان کے شرک سے اللہ پاک اور بالاتر ہے ۞ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اُس کی طرف اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دے کر بھیجتا ہے۔ کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر دو کہ ہمارے سوا اور معبود نہیں ہے ہم سے ڈرتے رہو ۞ اُس نے بہ مصلحت آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ۞ وہ ہر قسم کے شرک سے پاک ہے ۞ اُسی نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے۔ پھر یہ انسان اسی سے کھلا جھگڑنے لگا ۞

الوہیت

توالد و تناسل

---

[1] یہ جیسا کریں گے ویسا پائیں گے ۞ [2] اکثروں نے سورۂ فاتحہ (الحمد للہ رب العالمین الخ) کو سبع مثانی تصور کیا ہے ۞ [3] یعنی بعض کلام کو مانتے تھے اور بعض کو نہیں مانتے تھے ۞ [4] اس سورۃ میں شہد کی مکھی کا بیان ہے زبان عرب میں اسے نحل کہتے ہیں ۞

انعامات الٰہی

اُسی نے چوپائے پیدا کیے ہیں اور تمھارے لیے اُن میں لباس گرم اور دیگر فوائد ہیں اور بعض سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو ۔ اور جب تم انھیں شام کو واپس لاتے ہو یا صبح چرانے لیجاتے ہو تو تمھاری رونق بڑھتی ہے ۔ وہ تمھارے بوجھ اُن شہروں میں اُٹھاکر لے جاتے ہیں جہاں تم بے مشقت نفس نہیں پہونچ سکتے ۔ تمھارا رب بے شک شفیق اور رحیم ہے ۔ اُسی نے تمھاری سواری اور زینت کے لیے گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کیے ہیں اور نیز بہت سی ایسی چیزیں وہ پیدا کرتا رہتا ہے جنھیں تم نہیں جانتے ۔ دین کا سیدھا راستہ تو اللہ تک ہے اور بعض راستے کج ہیں ۔ وہ چاہتا تو سیدھی راہ تم سب کو دکھاتا ۔

قدرت الٰہی

ع ۱۶ اُسی اللہ نے تمھارے لیے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور جس سے وہ درخت قائم ہوئے جو تمھاری چراگاہیں ہیں ۔ اُسی پانی سے وہ تمھارے لیے کھیتی زیتون کھجور انگور اور ہر طرح کے میوے پیدا کرتا ہے ۔ سوچنے والوں کے لیے اس میں بے شک قدرت الٰہی کی نشانی ہے ۔ اُسی نے رات دن سورج اور چاند کو تمھارے لیے مسخر کر رکھا ہے ۔ اور تارے بھی اُسی کے حکم سے تابع فرمان ہیں ۔ عاقلوں کے لیے بے شک اس میں قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں ۔ اور بھی مختلف رنگ کی چیزیں تمھارے لیے اُس نے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں ۔ اس میں بھی نصیحت پذیروں کے لیے قدرت الٰہی کی نشانی ہے ۔ اُسی نے دریا بھی مسخر کر دیا ہے کہ اُس سے تازہ گوشت مچھلیوں کا کھاؤ اور زیور (جواہرات) اُس سے نکال کر پہنو ۔ اے مخاطب! تو دیکھتا ہے کہ پانی پھاڑتی ہوئی دریا میں کشتیاں چلی جاتی ہیں ۔ دریا اس لیے بھی تمھارے لیے تابع فرمان ہے کہ تم اُس کے ذریعہ سے اللہ کا فضل بذریعۂ تجارت تلاش کرو ۔ تمھیں چاہیے کہ اللہ کا شکر کرو ۔ اُسی نے زمین میں پہاڑ پیدا کر دیے ہیں تاکہ زمین کسی طرف تمھیں لے کر جھک نہ جائے نہریں اور راہیں بنا دی ہیں تاکہ تم راستہ پاؤ ۔ اور بھی علامات اُس نے قائم کیے ہیں تارے سے لوگ راہ پاتے ہیں ۔ کیا جس نے اتنی چیزیں پیدا کیں وہ برابر ہے اُن چیزوں کے جنھوں نے کچھ نہیں پیدا کیا ؟ ۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے ؟ ۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے ۔ اللہ بے شک غفور و رحیم ہے ۔ وہ تمھارے باطن اور ظاہر سے واقف ہے ۔ اللہ کے سوا جسے لوگ معبود سمجھ کر پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے وہ تو خود مخلوق ہیں ۔ وہ مُردے ہیں زندہ نہیں ہیں ۔ انھیں یہ بھی خبر نہیں کہ مُردے کب اُٹھائے جائیں گے ؟ ۔

تجارت بحری

۱۵

۱۵ دیکھیے سلسلہ جواہر الاسلام ص ۱۵۲ ۔ ۱۶ کہ تم ناشکری کرتے ہو اور وہ اپنی نعمتیں موقوف نہیں کرتا ۔ ۱۷ یہ قیامت ۔

کفار کی مذمت

ع لوگو! تمھارا اللہ ایک ہے۔ آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل منکر ہیں اور وہ متکبر ہیں۔ ضرور اللہ اُن کے باطن و ظاہر سے واقف ہے۔ وہ متکبروں کا دوست نہیں ہے۔ جب ان کافروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے رب نے تم پر کیا اُتارا ہے؟ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن اگلوں کے قصے ہیں۔ اس کہنے سے یہ اپنے گناہوں کے پورے بوجھ بروز قیامت اُٹھائیں گے اور اُن لوگوں کے بوجھ بھی اُٹھائیں گے جن کو یہ بے سمجھے بوجھے بہکاتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ یہ بُرا بوجھ اپنے اوپر لاد رہے ہیں۔

ع ان کے پہلے بھی لوگوں نے اللہ کے خلاف[۵۱] تدبیریں کی تھیں۔ اللہ نے اُن کی عمارتیں بنیاد سے ڈھا دیں۔ چھت اُن پر اوپر سے پھٹ پڑی۔ اور اُن پر عذاب اس طرح آیا کہ وہ سمجھ بھی نہ سکے۔ پھر بروز قیامت اور بھی اللہ اُنھیں رسوا کرے گا اور پوچھے گا "میرے شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم مومنین سے جھگڑتے تھے؟" اُس وقت وہ لوگ جن کو دنیا میں سمجھ دی گئی تھی کہیں گے "آج رسوائی اور بُرائی اُن کافروں پر ہے۔ جو دنیا میں بھی اس وقت اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے جب فرشتے اُن کی جانیں نکالتے تھے"۔ اُس پر وہ کفار بات بنانے کی کہیں گے "ہم تو بُرائی نہیں کرتے تھے"۔ فرشتے اُن سے کہیں گے "ہاں! اللہ کو معلوم ہے کہ تم کیا کرتے تھے۔ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو اور اُس میں ہمیشہ رہو۔ متکبرین کا بُرا ٹھکانا ہے"۔ پرہیزگاروں سے قرآن کے بارے میں پوچھا جاتا ہے "یہ تمھارے رب نے تم پر کیا اُتارا ہے؟" تو وہ کہتے ہیں "اچھا قرآن اُتارا ہے"۔ نیکی کرنے والوں کے لیے اس دنیا میں نیکی ہے۔ اور اُن کا آخری ٹھکانا تو کہیں بہتر ہے۔ پرہیزگاروں کا کیا اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغ میں وہ داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ جو چاہیں گے پائیں گے۔ اللہ پرہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے کہ بحالت پاکیزگی فرشتے اُن کی جان نکالتے ہیں اور اُن سے کہتے ہیں "سلام علیکم۔ جنت میں چلے جاؤ تمھارے عمل کا یہ بدلہ ہے"۔ اے محمدؐ کیا کفار کو یہ انتظار ہے کہ اُن کے پاس فرشتے قبض روح کے لیے آئیں یا تیرے رب کا حکم عذاب آئے؟ ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ اللہ نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ اپنے کاموں کے بُرے نتائج اُنھیں ملے اور اُس عذاب نے اُنھیں گھیر لیا جسے وہ ہنسی سمجھتے تھے۔

قبض روح کے وقت مومنین

---

[۵۱] انبیا سے لڑنے والے، سچی نصیحت نہ سننے والے اور خدا و رسول کو چھوڑ کر اپنی عقل پر ناز کرنے والے ہمیشہ تباہ ہوئے ہیں۔ [۵۲] پیغمبر اور صلحا۔

مشرکین ع ۵ مشرکین کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اُس کے سوا دوسرے کی پرستش نہ کرتے نہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے اور نہ ہم اُس کے سوا کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ ان سے پہلے بھی لوگ ایسا ہی کہتے تھے۔ پیغمبروں پر صرف احکام کا صاف طور پر پہونچا دینا ہے + ہر امت میں رسول بھیجے تھے کہ وہ اللہ کی عبادت اور شیطان سے اجتناب کی تلقین دیں + پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے راہ راست دکھائی۔ اور بعض پر گمراہی ثابت ہوئی + تو گویا رسولے زمین پر جلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا + اے محمدؐ! اگر تو چاہتا ہے کہ یہ لوگ راہ راست پر آئیں تو اس سے کچھ حاصل نہیں + اللہ جسے گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اُسے ہدایت نہیں کرتا اور نہ کوئی اُسکا مددگار ہوگا + یہ مشرکین اللہ کی قسمیں کھا کھا کر یہ کہتے ہیں کہ "مُردے کو اللہ دوبارہ نہ اُٹھائے گا"

قیامت اے محمدؐ! تو اُن سے کہہ "ضرور اُٹھائے گا"۔ اللہ کا یہ وعدہ سچا ہے۔ لیکن اکثر آدمیوں کی سمجھ میں نہیں آتا + وعدہ پورا ہو کر رہے گا تاکہ اللہ حقیقت اُس شے کی جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اُن پر ظاہر کر دے اور کفار کو معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے + ہم جب کسی شے کا ارادہ کرتے ہیں تو صرف اتنا ہی کہتے ہیں "ہو جا" اور وہ شے ہو جاتی ہے +

مہاجرین ع جن لوگوں پر ظلم ہوئے اور بعد ظلم کے اُنہوں نے اللہ کے لیے ہجرت کی اُنہیں ہم دنیا میں ضرور اچھی جگہ دیں گے۔ اور آخرت میں تو اس سے کہیں بڑا اجر ملے گا + اے کاش یہ صبر کرنے والے اور اپنے رب پر بھروسا کرنے والے اجر آخرت کو معلوم جانتے + اے محمدؐ ہم نے تجھ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب مرد تھے اور ہم نے دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ اُن کی طرف وحی بھیجی تھی۔ تو اے منکرین سے کہہ "اگر تمھیں نہیں معلوم ہو تو علم والوں (اہل کتاب) سے پوچھ لے + ہم نے تیری طرف یہ قرآن نازل کیا ہے تاکہ تو لوگوں کو بتا دے کہ اُن کی طرف کیا اترا ہے اور تاکہ وہ سوچیں + جو لوگ برائیوں نے گناہوں کے لیے حیلے بنا رکھے ہیں وہ ڈرتے نہیں کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے یا کوئی عذاب اُن پر اس طرح آئے کہ وہ سمجھ بھی نہ سکیں + یا وہ کاروبار میں ہوں اور اللہ اُن کو ہلاک کرے اور وہ اللہ کو عاجز نہ کر سکیں + یا وہ بتدریج انھیں ہلاک کرے؟ + لوگو! تمھارا رب مہربان اور رحیم ہے + کیا یہ لوگ اللہ کی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیکھتے کہ اُس کے سائے کبھی داہنی طرف کو اور کبھی بائیں طرف کو جھکتے ہوئے ہیں گویا اللہ کے آگے سربسجود ہیں اور عاجزی کر رہے ہیں + آسمانوں اور زمین میں جتنے جاندار ہیں وہ سب اور

لہ دیکھو مسئلہ جبر و اختیار [illegible]

نہ بخشی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ سرتابی نہیں کرتے۔ اپنے اوپر اپنے پروردگار سے جو اُن پر ہے ڈرتے ہیں اور جو اُن کو حکم دیا جاتا ہے اُسے بجا لاتے ہیں۔

ع ۷ اللہ نے حکم دیا ہے "دو دو معبود نہ ٹھہراؤ۔ معبود تو بس ایک ہی ہے" پس مجھی سے ڈرو۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اُسی کا ہے اور اُسی کی اطاعت لازم ہے۔ کیا تم لوگ اُس کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو؟ جتنی نعمتیں تمھارے پاس ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہیں۔ جب تم پر کوئی سختی پڑتی ہے تو اُسی سے فریاد کرتے ہو اور جب وہ سختی تم سے دور کر دیتا ہے تو تم سے کچھ لوگ اپنے رب سے شرک کرنے لگتے ہیں اور ہم نے جو انھیں دیا اُس کی ناشکری کرتے ہیں۔ خیر دنیا میں مزے کر لو۔ عنقریب تمامت میں معلوم ہوگا۔ ہم نے جو رزق انھیں دیا ہے اُس میں سے ایک حصہ یہ اُن بتوں کا بھی ٹھہراتے ہیں جن کی حقیقت نہیں جانتے۔ قسم ہے اللہ کی (ہمیں آپ کی ذات کی) کہ ان افترا پردازیوں کی پرسش ان سے قیامت میں ضرور ہوگی۔ یہ شکر میں فرشتوں کو اللہ کی لڑکیاں ٹھہراتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ اللہ کے لیے تو لڑکیاں تجویز کرتے ہیں اور خود اپنے لیے جو چاہتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی بشارت دی جاتی ہے تو اُس کا منھ سیاہ ہو جاتا ہے اور ملول ہوتا ہے۔ اس نامبارک بشارت کے باعث سے قوم سے چھپتا ہے اور سوچتا ہے کہ بیٹی کو اس ذلت پر رہنے دے یا مٹی میں دبا آئے۔ دیکھو ان لوگوں کی رائے کیسی بری ہے۔ آخرت پر یقین نہ کرنے والوں کے مناسب حال بُری باتیں ہیں اور اللہ کے مناسب شان وہ باتیں ہیں جو اعلےٰ سے اعلےٰ ہیں۔ وہ غالب اور حکیم ہے۔

ع ۸ اگر اللہ آدمیوں کو اُن کی نافرمانیوں کی سزا میں پکڑتا تو زمین پر وہ دابہ چلنے والا نہ چھوڑتا۔ مگر اللہ نے ایک مدت معین تک اُن کو مہلت دے رکھی ہے۔ جب اُن کا وقت آ جائے گا تو ایک دم بھی دیر نہ ہوگی اور نہ جلدی ہوگی۔ مشرکین اللہ سے وہ چیزیں منسوب کرتے ہیں جسے وہ خود ناپسند کرتے ہیں اور اپنی زبان سے جھوٹے دعوے کرتے ہیں۔ کہ آخرت میں انھیں بھلائی نصیب ہوگی۔ البتہ اُن کے لیے آگ ہے جدھر وہ آگے چلائے جائیں گے۔ اے محمد! قسم ہے اللہ کی۔ تیرے پہلے بھی ہم نے لوگوں پر رسول بھیجے تھے۔ شیطان نے انھیں اُن کے اعمال اچھے دکھائے اور آج بھی وہی شیطان ان کافروں کا دوست ہے۔ اور آخر کار

ع ۷ مشرکین عرب کی صفات بیان کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ اللہ نے ہمیں اور ہمارے خود ساختہ معبودوں کو نابود کرنے کا ارادہ کیا ہے تو پھر ہم بتوں کی پرستش کیوں کرتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔

کفار کو دردناک عذاب ہوگا ٭ اے محمدؐ! ہم نے تجھ پر یہ کتاب (قرآن) اس لیے اتاری ہے کہ ان کفار کو جن باتوں میں تردد ہے انھیں تو سمجھا دے اور علاوہ برین یہ قرآن مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ٭ اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسا کر زمین مردہ کو اس سے زندہ کیا سننے والوں کے لیے بے شک اس میں قدرت الٰہی کی نشانی ہے ٭

قدرت الٰہی

ع ۹ چارپایوں میں بھی تمھارے لیے عبرت ہے ٭ اُن کی پیٹوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکال کر جو بآسانی پیا جاسکے ہم تمھیں پلاتے ہیں ٭ کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم نشے کی چیزیں اور اچھا رزق بناتے ہو ٭ قوم دانا کے لیے اس میں قدرت الٰہی کی نشانی ہے ٭

شہد کی مکھیاں

اے محمدؐ! ہم نے (تیرے رب نے) شہد کی مکھی کے دل میں ڈال دیا کہ وہ پہاڑوں ۔ درختوں اور بلند مکانوں پر گھر بنا کے پھر تمام پھلوں کے عرق چوسے اور مطیع ہو کر اپنے رب کی بتائی ہوئی راہ پر چلے ان مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگ کے شربت نکلتے ہیں جس میں آدمیوں کی بہت سی بیماریوں کی شفا ہے ۔ بے شک غور کرنے والوں کے لیے اس میں قدرت الٰہی کی نشانی ہے ٭ لوگو! اللہ ہی نے تم کو بنایا پھر وہ تمھیں وفات دے گا ۔ اور تم میں سے بعض لوگ بدترین عمر تک پہنچائے جائیں گے کہ اُن کی سب معلومات معدوم ہو جائیں ٭ بے شک اللہ جاننے والا اور قدرت والا ہے ٭

غلام

ع ۱۰ اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں فضیلت دی ہے ۔ جنھیں زیادہ روزی عطا ہوئی ہے وہ اپنے مال اپنے غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ غلام بھی اُن کے برابر ہو جائیں ٭ کیا یہ لوگ اللہ کی نعمت سے انکار کرتے ہیں ؟ ٭ اللہ نے تمھارے لیے تمھاری جنس سے بیبیاں پیدا کیں اور اُن بیبیوں سے بیٹے اور پوتے تمھارے واسطے پیدا کیے اور اچھی اچھی چیزیں تمھیں کھانے کو دیں ٭ کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں کا یقین کرتے ہیں ٭ اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ؟ ٭ اور اللہ کے سوا ایسے معبودوں کو پوجتے ہیں جو اُن کے لیے آسمانوں اور زمین میں سے کچھ بھی رزق مہیا کرنے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ ایسے اختیار پر دسترس پا سکتے ہیں ؟ ٭ اللہ کے لیے بادشاہوں پر قیاس کر کے مثالیں نہ کہو اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ٭ اللہ مثل بیان کرتا ہے کہ ایک غلام وہ ہے جو غیر کی ملک ہے اور

سلہ انگور سے خراب ایسی ناپاک چیز بھی تم بناتے ہو اور اُسے کھاتے بھی ہو کہ وہ بہترین میوہ ہے ۱۲ ۔ لوگ کہتے تھے کہ جس طرح بادشاہ کے دربار میں نقیب چوبدار حاجب وزیر وغیرہ کے اختیارات ہوتے ہیں اسی طرح اللہ کے پاس دیگر معبود بھی بااختیار ہیں ۔ اللہ اس خیال کی تردید کرتا ہے ٭

کسی بات کا اختیار نہین رکھتا اور ایک وہ ہے جسے ہمنے اپنی اچھی روزی دی ہو اور وہ اُس روزی مین سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتا ہو۔ کیا یہ دونون برابر ہو جائین گے؟ سب تعریف اللہ کے لیے ہو۔ لیکن اکثر لوگ نہین جانتے ۔ اللہ مثل بیان کرتا ہو۔ دو آدمی ہین ایک اُن مین گونگا غلام مجبور محض ہو اور اپنے مالک پر گران بار ہو کہ وہ جہان اُسے بھیجتا ہو یہ کچھ کام کر کے نہین آتا۔ کیا یہ برابر ہو گا اُس شخص کے جو لوگون کو عدل اعتدال پر قائم رہنے کے لیے حکم دیتا ہو اور خود بھی سیدھی راہ پر چلتا ہو؟ ۔

عجائب الٰہی ۷۷ آسمانون اور زمین کی چھپی ہوئی باتین اللہ کو معلوم ہین اور قیامت کا حکم تو چشم زدن کا معاملہ ہو یا اس سے بھی قریب تر ہو۔ بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہو۔ اللہ نے تمھین تمھاری ماؤن کے پیٹ سے نکالا تو تم کچھ جانتے نہ تھے ۔ پھر تمھین اُس نے کان۔ آنکھین اور دل دیے تاکہ تم شکر کرو۔ کیا یہ لوگ نہین دیکھتے کہ پرند کس طرح وسط زمین و آسمان مین مسخر ہین ۔ اللہ ہی انھین روکے رہتا ہو۔ اس مین بھی مومنون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین ۔ اللہ نے تمھارے گھر تمھارے رہنے کو بنائے اور تمھارے چوپایون کی کھالون سے تمھارے لیے خیمے تیار کیے جنھین تم سفر اور حضر مین سبک پاتے ہو اور اُسی نے بھیڑون کے صوف اور اونٹون کے بال اور دیگر چارپایون کی اُن سے ایک وقت تک کے لیے سامان اور بکار آمد چیزین بنائین ۔ اللہ ہی نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزون سے تمھارے لیے سائے بنائے۔ پہاڑون مین تمھارے لیے چھپ رہنے کی جگہین بنائین۔ تمھارے لیے کُرتے ایسے بنائے کہ تمھین گرمی سے بچائین اور زرہین بنائین کہ لڑائیون مین تمھاری حفاظت کرین ۔ اس طرح اللہ اپنی نعمتین تم پر پوری کرتا ہو تاکہ تم اُس کے مطیع رہو۔ اے محمدؐ پھر بھی اگر لوگ روگردانی کرتے ہین تو تجھ پر صرف کھلے طور پر پیغام رسانی ہو۔ یہ لوگ اللہ کی نعمتین پہچانتے ہین اور پھر اُس سے انکار کرتے ہین اور ان مین اکثر ناشکر گذار ہین ۔

قیامت ۷۸ بروز قیامت جب ہم ہر گروہ سے پیغمبرون کو گواہ بنا کر اٹھائین گے تو پھر کفار کو نہ گفتگو کرنے کی اجازت ہو گی اور نہ اُن کا عذر قبول کیا جائے گا ۔ جب ظالم عذاب دیکھین گے تو پھر عذاب اُن سے کم نہ کیا جائے گا اور نہ اُنھین مہلت دیجائے گی ۔ جب قیامت مین مشرکین

۷۵ پہلی مثال بتون کی ہو اور دوسری مثال اچھے لوگون کی یا پیغمبرون کی ہو۔ مطلب یہ ہو کہ پیغمبرون اور صلحا کے ہوتے ہوے بتون کی عزت کرنا مناسب نہین ہو۔

اپنے شرکاء کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب! یہی ہمارے شرکاء ہیں جنھیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے، وہ شرکاء اُن کی طرف مخاطب ہو کر کہیں گے تم سب جھوٹے ہو۔ کفار اُس دن اللہ سے صلح پیش کریں گے اور اپنی افترا پردازیاں بھول جائیں گے۔ ہم کفار پر اور اللہ کی راہ روکنے والوں پر عذاب پر عذاب اُن کے فساد کے بدلے میں بڑھاتے جائیں گے۔ ایک دن وہ ہوگا جب ہر امت میں ہم اُنھیں میں کا ایک گواہ (پیغمبر[۵۱]) اُن کے مقابلے میں کھڑا کریں گے۔ اور اے محمدؐ! تجھے اِس زمانے کے کافروں کے مقابلے میں گواہ بنا کر لائیں گے۔ ہم نے تجھ پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے جو ہر بات کو سمجھاتی ہے اور اہلِ اسلام کے لیے اس میں ہدایت رحمت اور بشارت ہے۔

عدل و احسان — صلۂ رحم

ع ۱۳ عدل، احسان اور صلۂ رحم[۵۲] ادا کرنے کا اللہ حکم دیتا ہے اور بےحیائی، بدکاری اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم حق پر ہو۔ جب تم لوگ عہد[۵۳] کرو تو اللہ کی قسم کو پورا کرو۔ اور قسموں کو مستحکم کرنے کے بعد جب کہ اللہ کو اُن پر ضامن کر چکے نہ توڑو۔ اللہ تمھارے افعال متعلقۂ نقضِ عہد سے باخبر ہے۔ تم لوگ قوموں کے توڑنے میں مثل اُس عورت کے ہو جاؤ جو سوت کاتتی ہے اور پھر اُسے توڑ توڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہے۔ تم اپنی قسموں کو باہم کارسازیوں کا ذریعہ ٹھہراتے ہو اس لیے کہ گروہ مومنین سے گروہ کفار زبردست ہے۔ اللہ تمھیں اس ایفائے عہد میں بس آزماتا ہے۔ قیامت کے دن وہ تمھیں امورِ اختلافی کی حقیقت بتا دے گا۔ اگر چاہتا تو تم سب کو ایک ہی گروہ بناتا۔ لیکن وہ جسے چاہتا گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہدایت دیتا ہے اور تم سے تمھارے اعمال کی باز پرس ضرور ہوگی۔ تم اپنی قسموں کو آپس میں کارسازیوں کا ذریعہ بنا کر لوگوں کے قدم جم کر اسلام سے اکھڑ جائیں اور تم کو اللہ کی راہ روکنے کے عوض میں عذاب کا مزہ چکھنا پڑے اور تم پر عذاب سخت ہو۔ اللہ کی قسم کے بدلے تھوڑے فائدے حاصل نہ کرو۔ اگر تم سمجھو تو ایفائے عہد کا اجر جو اللہ کے پاس ہے وہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ جو کچھ تمھارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو اجر اللہ

نقضِ عہد

[۵۱] یہ مضمون دیگر مقامات پر بھی بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن سب اُمتوں کے حساب جدا جدا ہوں گے اور ہر امت کے پیغمبر اپنی اُمتوں کے ساتھ اس امر کی گواہی دینے کو موجود رہیں گے کہ دینِ حق کا حکم اُن کو سنا دیا گیا تھا [۵۲] قرابت داروں سے واسطہ قرابت کا لحاظ رکھنا [۵۳] کذا فی کردِ نواح کہ بے حضرتِ سے عہد کیا کہ کفارِ قریش کا ساتھ نہ دیں گے۔ لیکن کفارِ قریش کا زور دیکھ کر وہ نقضِ عہد پر مائل ہوئے اور قصد کیا [۵۴] دیکھو مسلم جبر و اختیار الاسلام ص ۵۲۰

کے پاس جو باقی رہے گا + ہم صبر کرنے والوں کو اُن کے اس بہترین عمل کا عوض ضرور دینگے
جس مومن نے اچھا کام کیا مرد ہو یا عورت، ہم اُسے اچھی زندگی دنیا میں دین گے اور آخرت
میں اُسے اُن کے ان بہترین اعمال کا ضرور بدلہ دین گے + اے محمدؐ! جب تو قرآن پڑھے
تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر + شیطان اُن مومنوں پر جو اللہ پر بھروسا رکھتے
ہیں غالب نہیں آسکتا + اُس کا غلبہ اُنھیں لوگوں پر ہوتا ہے جو اُس سے دوستی رکھتے ہیں
اور اُسے اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں +

ایک آیت کے بعد دوسری آیت ۱۴ اے محمدؐ! جب ہم ایک آیت کی جگہ پر دوسری آیت نازل کرتے ہیں۔ اور اُس کی مصلحت ہم ہی جانتے ہیں۔ تو کفار تجھے مفتری کہتے ہیں + حالانکہ اکثر اُن میں سے خود حقیقت دین کی بات نہیں سمجھتے + تو اُن لوگوں سے کہدے "روح القدس (جبریل) اس قرآن کو میرے رب کے پاس سے ٹھیک ٹھیک لایا ہے تاکہ مومنوں کو ثابت قدم رکھے اور وہی اسلام کے لیے ہدایت اور بشارت ہو" ہم کو معلوم ہے ان کفار کا یہ کہنا کہ فلاں آدمی نبی کو قرآن سکھاتا ہے + جس کی طرف یہ اپنی بحرائی سے اشارہ کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے اور اس قرآن کی زبان فصیح عربی ہے جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انھیں راہ راست نہیں رکھاتا اور ان کے لیے آخرت میں عذاب دردناک ہے + جھوٹ افترا کرنا انھیں کا کام ہے جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور یہ لوگ جھوٹے ہیں + جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ سے کفر کرتا ہے وہ اپنے ایمان سے مرتد ہو جاتا ہے خواہ اُس کے جو کفر کرنے پر مجبور کیا جائے اور اُسکا قلب ایمان سے مطمئن ہو۔ لیکن جو شخص دل کھول کر کفر کرتے ہیں اُن پر اللہ کا غضب ہے اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے + یہ اس لیے کہ یہ لوگ دنیا کی زندگی کو بمقابلہ آخرت کے دوست رکھتے ہیں۔ اور اللہ قوموں کی رہنمائی نہیں کرتا + یہی وہ ہیں جن کے دلوں پر کانوں پر اور آنکھوں پر

---

۱۴ اسلام کے دشمن اس آیت سے یہ نکالتے ہیں کہ قرآن میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی مصلحت وقت کے لحاظ سے احکام منسوخ ہوتے ہیں کبھی نازل ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو کفار سے لڑنا جائز نہ تھا جب وقت آیا لڑائی کا حکم ہوا۔ اسی طرح جب ضرورت رفع ہوئی تو سیوں کے ساتھ کھانا پینا جائز ہو گیا۔ حرمت شراب بتدریج نازل ہوئی۔ آیت قرآنی بعض اوقت نازل ہوئی جب اسکا وقت آیا اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔ ۱۵ کفار قریش کی محض تھی اور قرآن میں تمام ایسی باتیں تھیں، جو بڑے سے بڑا ذی علم بھی کہہ نہ سکتا تھا اتفاق سے قریش میں ایک غلام تھا۔ کفار مکہ نے کہا کہ غالباً اسی غلام سے یہ باتیں سیکھتے ہیں اسکے جواب میں ارشاد ہوا کہ تم جانتے ہو کہ اعجمی طرح عربی زبان بولے اور سمجھے۔ پھر بھی تو دعویٰ ہے ۱۶ عامر ایک شخص تھا جسکے ان باپ پر مسلمان ہونے کے الزام لگائے کفار قریش نے ایسی تحقیق کی کہ وہ سچ نکلا۔ عامر یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اس میں کلمہ کفر اس کی زبان سے نکل گیا۔ وہ شہید ہو کر آنحضرت کے ساتھ آملا۔ اللہ ان پر رحمت کرے +

اللہ نے مُہر کر دی ہے اور یہی لوگ غافل ہیں + بے آخرت میں ضرور نقصان اُٹھائیں گے +
اے محمدؐ بے شک تیرا رب اُن لوگوں کا ساتھی ہے جنھوں نے بتلائے مصیبت رہ کر ہجرت کی پھر
جہاد کیے اور صبر کیا۔ تیرا رب اس امتحان کے بعد بخشنے والا مہربان ہے + لوگو! وہ دن یاد کرو جب ماجرین
ہر شخص کو اپنی ہی جان کے لالے پڑے ہوں گے اور ہر شخص کو اُس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ
دیا جائے گا۔ کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا +

ع ۵ اللہ مثال بیان کرتا ہے کہ ایک گاؤں کے رہنے والے بے خوف اور مطمئن تھے۔ اُن کی کفار مکہ
روزی ہر جگہ سے بفراغت اُن کے پاس آتی تھی۔ پھر انھوں نے اللہ کی نعمتوں سے کفر کیا تو
اللہ نے اُنھیں بھوک[1] اور خوف کا مزہ چکھایا۔ یہ اُن کے فعل کی سزا تھی + اُنھیں میں سے جب
ایک رسول اُن کے پاس آیا تو اُنھوں نے اُسے جھٹلایا۔ پھر اُن ظالموں کو عذاب نے گھیر لیا + مسلمانو
اللہ نے جو رزق حلال اور پاک تمھیں دیا ہے اُسے کھاؤ اور اللہ کی بندگی کرتے ہو تو اُس کی نعمت
کا شکر بھی کرو۔ اللہ نے تم پر حرام نہیں کیا ہے مگر مردار کو۔ خون کو۔ سور کے گوشت کو اور اُس جانور حرام چیزیں
کو جو اللہ کے سوا کسی اور کے لیے نامزد کیا جائے + جو شخص بھوک سے بیقرار ہو سرتابی کرنے والا اور
حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو اُس کے لیے اللہ بے شک بخشنے والا مہربان ہے + تم اپنی زبان سے
جھوٹ نہ کہا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ اور نہ اللہ پر جھوٹا افترا کرو + اللہ پر جھوٹا افترا کرنیوالے
فلاح نہ پائیں گے + نفع دنیا قلیل ہے اور بالآخر اُن کے لیے عذاب دردناک ہے + اے محمدؐ!
یہودیوں پر ہم نے اتنا ہی حرام کیا تھا جتنا ہم نے پہلے[2] ذکر کیا ہے ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا تھا لیکن
اُنھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ تیرا رب اُنھیں بخشدے گا جنھوں نے جہالت سے عمل بد کیا پھر
اُس کے بعد توبہ کی اور اصلاح حالت کی۔ بے شک تیرا رب اس کے بعد بخشنے والا رحیم ہے +

ع ۱۶ ابراہیم صاحب گروہ تھا۔ اللہ کا مطیع تھا اور باطل سے بجانب حق تھا۔ مشرک نہ تھا۔ اللہ حلیہ ابراہیم
کی نعمتوں کا شکر گذار تھا۔ اللہ نے اُسے منتخب کیا تھا اور اُسے راہ راست دکھائی تھی + اے محمدؐ
دنیا میں ہم نے اُس کے ساتھ بھلائی کی۔ اور آخرت میں بھی ضرور وہ نیکبندوں میں ہوگا + پھر
ہم نے تیری طرف وحی بھیجی کہ تو ملت ابراہیم کی بحالت حق پسندی پیروی کر وہ مشرک نہ تھا
یوم شنبہ کی تعظیم تو اُنھیں لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنھوں نے اس کے بارے میں طرح طرح کے

---

[1] اس کے کی طرف اشارہ ہے۔ ابتدائے رسالت۔ آنحضرتؐ میں سات برس تک مکہ میں تھا + [2] یعنی سورہ انعام میں دیکھو سورۂ انعام ۱۲ رکوع ۱۸ [3] دیکھو سورۂ بقرہ رکوع ۸ +

اختلاف کیے ہوئے ہیں اُن کے اختلافات کا فیصلہ کرے گا۔ اے محمدؐ! تو لوگوں کو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت سے اور اچھی نصیحت سے بُلا۔ اور بطریق احسن اُن سے مناظرہ کر۔ تیرا رب اُسے بخوبی جانتا ہے جو اُس کی راہ سے بہکا ہوا ہے اور اُسے بھی جانتا ہے جو اُس کی راہ پر ہے۔ اگر تم بدلہ لو تو اُتنا ہی جتنی کہ تمہیں ایذا پہونچی ہے۔ اور صبر کرسکو تو صبر کرنے والوں کے لیے صبر بہتر ہے۔ اے محمدؐ! صبر کر کہ تیرا صبر اللہ کی مدد سے ہے۔ اور ان مخالفوں کے حال پر افسوس نہ کر اور اُن کی تدبیروں سے تنگ دل نہ ہو۔ اللہ پرہیزگاروں اور احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(پندرھواں پارہ)

سورۂ بنی اسرائیل

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معراج

ع پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا اپنے بندے (محمدؐ) کو کبھی شب مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے اُس مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے (یعنی اُس نے) دین اور دنیا کی برکتیں دے رکھی ہیں۔ تاکہ اُسے اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے۔ ورنہ اصل سننے والا اور دیکھنے والا تو اللہ ہی ہے۔

حضرت موسیٰ

موسیٰ کو ہم نے کتاب (توریت) دی اور اُسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا دستور العمل ٹھہرایا اور اُن سے کہدیا تھا ہمارے سوا کسی دوسرے کو کارساز نہ بنانا۔ تم لوگ اُن لوگوں کی نسل ہو جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کر لیا تھا۔ نوح ایک بندۂ شکر گذار تھا۔

حضرت نوح

کتاب میں ہم نے بنی اسرائیل کے لیے یہ بھی کہدیا تھا کہ تم دو مرتبہ ملک میں ضرور فساد کرو گے

لہ حضرت حمزہ جنگ اُحد میں شہید ہوئے اور اُن کا مثلہ کیا گیا۔ آنحضرت کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ستر کفار کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے گا اُسی وقت یہ آیت اُتری۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۱۹ ۲ اس سورہ کو سورۂ اسریٰ بھی کہتے ہیں۔ اس میں بنی اسرائیل کا ذکر ہے ۳ شب معراج کا یہ تذکرہ ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۹ ۔ ۵ بنی اسرائیل دنیا کے بہترین مہذب و متمول قوموں میں تھے۔ دو مرتبہ وہ دین موسوی کے بگاڑنے میں بعض دفعہ حضرت کی وجہ سے دوسری قوموں کی زیادتیوں کے شکار ہوئے۔ مفسرین نے مختلف معنی لکھے ہیں ایک یہ کہ ہابل قابل کی نجت نصرا اور بابل نصرانی فلسطین کی چڑھائی سے جو زمین بنی اسرائیل بیت المقدس میں اُٹھائیں اُن کی طرف اشارہ ہے۔ "کتاب" سے توریت یا لوح محفوظ دونوں معنی لیے جاسکتے ہیں۔

بنی اسرائیل

اور (بڑی) زیادتیاں کروگے تو پہلی مرتبہ کا جب وقت آیا تو ہم نے تمہارے مقابلہ میں اپنے ایسے بندے بھیجے جو بڑے سخت گیر تھے اور وہ تمہارے گھروں میں گھس گئے اور (تمہارا) وعدہ تو پورا ہی ہوتا ہے۔ پھر اُن پر ہم نے تمہیں غلبہ دیا اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھا دی۔ اور تمہیں جتلا دیا کہ تم بھلائی کروگے تو اپنے لیے کروگے اور بُرائی کروگے تو اپنے لیے کروگے۔ جب دوسرے فساد کا وقت آیا تو ہم نے ایسے لوگ بھیجے جنہوں نے تمہارے مُنہ بگاڑ دیئے اور اوّل مرتبہ کی طرح مسجد میں گھس گئے اور جس چیز کو پامال کرسکتے تھے کردیا۔ اے بنی اسرائیل! قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر پہلی سی شرارتیں کروگے تو ہم پھر وہی سزا دیں گے۔ کفار کے لیے ہم نے دوزخ جگہ بنائی ہے۔ یہ قرآن نہایت سیدھی راہ بتاتا ہے اور مومنین جن کے عمل صالح ہیں اُنہیں بڑے ثواب کی بشارت دیتا ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ آخرت پر جو ایمان نہیں لاتے اُن کے لیے عذاب الیم ہم نے مہیا کر رکھا ہے۔

قدرتِ الٰہی

ع ۲ انسان بھلائی کی دعا کی طرح بُرائی کی دعا بھی دلگیر ہوکر مانگنے لگتا ہے۔ انسان بڑا جلد باز ہے۔ رات اور دن ہم نے اپنی قدرت کی دو نشانیاں قرار دی ہیں۔ رات کی نشانی کو تو ماند بنایا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم اپنے پروردگار کے فضل (معاش) کی تلاش کرو اور برسوں کی گنتی اور حساب کو جانو۔ ہر شے کو ہم نے قرآن میں مفصل بیان کردیا ہے۔ ہر انسان کی بھلائی بُرائی ہم نے اُس کے گلے میں باندھ دی ہے۔ قیامت کے دن ہم ہر ایک کے

نامۂ اعمال

نامۂ اعمال نکال کر ہر ایک کے سامنے پیش کریں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا۔ اور ہم کہیں گے "اپنا نامۂ اعمال پڑھ۔ آج تو آپ ہی اپنا حساب لینے کے لیے کافی ہے"۔ جو سیدھی اپنے لیے سیدھی راہ چلتا ہے اور جو بھٹکتا ہے خود اپنے لیے بھٹکتا ہے۔ ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا۔ ہم بغیر رسول بھیجے سمجھ لے ہوئے سزا نہیں دیتے۔ جب ہمیں کسی بستی کا برباد کرنا منظور ہوتا ہے تو ہم اُس کے مالداروں کو حکم دیتے ہیں۔ اور وہ نافرمانیاں کرتے ہیں اور وہ بستی حکم عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے اور پھر ہم اُسے مار کر تباہ کر دیتے ہیں۔ نوح کے بعد ہم نے کتنی امتیں برباد کیں۔ اے محمد! تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں کا کافی خبردار اور نگران ہے۔

۱؎ نصر بن حرث کہتا تھا اللّٰھم ان کان ھٰذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم (اگر یہ قرآن برحق ہے تو میری گردن پر اور کفار کہتے تھے ہم پر عذاب نازل کر)

۲؎ یعنی ہر ایک کی تقدیر ہر ایک کے ساتھ ہے یا یوں سمجھیں کہ نامۂ اعمال ہر ایک کے ساتھ لٹکتا رہتا ہے۔

۳؎ کیا تم اپنے مالداروں کے اعمال سے برباد ہوئی ہے۔ جیسا شاہ رفیع اور دیگر سلاطین و اہل دول کی مثل اور اُن کے قائم مقام جن کی مثل ہاتھی کے نمونے ہندوستان میں موجود ہیں۔

دنیا کے طالب کو جسے ہم چاہتے ہیں اور جتنا ہم چاہتے ہیں دنیا میں جلدی دیتے ہیں پھر اسکے لیے دوزخ ہم نے ٹھہرا رکھا ہے جس میں وہ بُرے حالوں راندہ ہو کر داخل ہوگا ۱۹ جو شخص آخرت طلب کرے اور جیسا کہ چاہیے اُس کے لیے کوشش کرے اور ایمان رکھتا ہو تو اسی کی کوشش مقبول ہوگی ۲۰ اے محمدؐ! طالب دنیا اور طالب آخرت دونوں کو تیرے پروردگار کی امداد پہونچتی ہے۔ تیرے پروردگار کی بخشش روکی ہوئی نہیں ہے ۲۱ اے محمدؐ دیکھ ہم نے دنیا میں ایک کو دوسرے سے کیسا بڑھایا ہے۔ ضرور آخرت میں اس سے کہیں بڑھکر درجے اور فضیلتیں ہیں ۲۲ اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ قرار دینا ورنہ تو مذموم اور خوار ہو کر بیٹھا رہ جائے گا ۲۳ ع اے محمدؐ! تیرے رب کا حکم قطعی ہے کہ لوگو! اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو ۲۴ اے مخاطب! ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تیرے سامنے عالم پیری کو پہونچیں تو اُف نہ کرو اور نہ اُن سے ڈانٹ کر بات کرو۔ ادب سے باتیں کرو اور محبت سے خاکساری کا پہلو اُن کے سامنے جھکائے ہوئے رہو اور کہو اے رب میرے! مجھے تم نے جس طرح بچپنے میں رحم کے ساتھ پالا ہے اسی طرح تو بھی اُن پر رحم کر ۲۵ لوگو! تمہارا رب تمہارے دلوں کے حال سے بخوبی واقف ہے اگر تم سعادتمند ہو اور غلطی سے تم نے کوئی زندگی گذشتہ کی تو توبہ کرنے والوں کے گناہ وہ بخش دیتا ہے ۲۶ اے مخاطب! قرابتداروں مسکینوں اور مسافروں کے حقوق ادا کرتا رہ۔ اور بیجا خرچ نہ کر لے شک بیجا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں ۲۷ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکر گذار ہے ۲۸ اگر تجھے انتظار رحمت پروردگار میں جس کا تو متوقع ہے اُن غرباء سے روگردانی کرنا پڑے تو بسولت انھیں سمجھا دے یا نہ تو اپنا ہاتھ بسبب گردن میں باندھ لے اور نہ بالکل پھیلا دے کہ تجھے ملامت زدہ اور تہی دست ہو کر بیٹھنا پڑے ۲۹ اے محمدؐ! تیرا رب جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور اُن کا نگران حال ہے ۳۰ ع لوگو! افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ۳۱ ہم اُن کو اور تم کو روزی دیتے ہیں۔ اولاد کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے ۳۲ زنا کے پاس نہ جاؤ کہ بے شک بے حیائی ہے اور بُری راہ ہے ۳۳ کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے ناحق قتل نہ کرو اور کوئی شخص

---

۲۹ خرچ کرنے میں نہ تو بخل کو راہ دے اور نہ اسراف کر۔ اعتدال کو ملحوظ رکھ۔

ظلم سے مارا جائے تو اُس کے ولی (وارث) کو قصاص[۵۱] لینے کا ہم نے اختیار دیا ہے۔ اور وارث کو چاہئے کہ خون کا بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرے کہ اسکی جیت تو واجبی بدلہ لینے میں بھی ہے جب تک یتیم جوانی کو نہ پہونچے اوسکے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اُس طریق سے کہ یتیم کے حق میں بہتر ہو + وعدہ پورا کرو کہ قیامت میں وعدہ کی بازپرس ہوگی + جب ناپو تو پورا ناپو اور ڈنڈی سیدھی رکھکر تولو یہی بہتر ہے اور اسکا انجام بھی اچھا ہے + اے مخاطب! اُس امر کی پیروی نہ کر جس کا تجھے علم نہیں ہے کیونکہ کان۔ آنکھ اور دل اِن سب سے قیامت میں بازپرس ہوگی + زمین میں اکڑتا ہوا نہ چل۔ نہ تو زمین کو پھاڑ سکے گا نہ طول میں پہاڑوں تک پہونچے گا پھر اکڑنا کس بات کا ہے؟ + اے محمدؐ! یہ سب بُری باتیں تیرے رب کو ناپسند ہیں + جنکو تیرے رب نے حکمت سے تیری طرف وحی کیا ہے اللہ کے ساتھ تو کوئی دوسرا معبود قرار نہ دینا ورنہ تو دوزخ میں ملزم اور مردود بنا کر ڈالا جائے گا اے مشرکین! کیا تمہارے رب نے تمہارے لئے بیٹے مخصوص کیے اور خود اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا[۵۲]؟ یہ تو بڑی ہی سخت بات تم کہتے ہو +

ع اس قرآن میں ہمنے طرح طرح سے ان لوگوں کو سمجھایا کہ یہ نصیحت پکڑیں مگر اس سے انکی نفرت[۵۳] ہی بڑھتی گئی + اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "اللہ کے ساتھ اگر اور بھی معبود بقول ان کے ہوتے تو وہ اس صورت میں مالک عرش تک پہونچنے کا راستہ نکال لیتے + اللہ تو اُن باتوں سے جو یہ لوگ اللہ کی نسبت کہتے ہیں پاک ہے اور بالاتر ہے + ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں سب اُس کی تسبیح کرتے ہیں + کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اُس کی حمد کی تسبیح نہ کرے لیکن تم اُن کی تسبیح نہیں سمجھتے + وہ تحمل کرنے والا اور بڑا بخشنے والا ہے + اے محمدؐ! جب تو قرآن پڑھتا ہے تو تیرے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان میں ہم ایک چھپا ہوا پردہ ڈال دیتے ہیں + اور اُن کے دلوں پر غلاف ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ قرآن سمجھ نہ سکیں اور اون کے کانوں میں گرانی پیدا کر دیتے ہیں تاکہ وہ سُن نہ سکیں + جب تو قرآن میں تنہا اپنے رب کا ذکر کرتا ہے تو کانپھیا پھیر کر بہ نفرت بھاگتے ہیں + ہمیں خوب معلوم ہے کہ جب تیری[۵۴] طرف یہ کان لگاتے ہیں تو کس نیت سے یہ کان لگاتے ہیں۔ ہمیں خوب معلوم ہے کہ یہ ظالم سرگوشیاں کرتے وقت آپسمیں کہتے ہیں "تم ایک مرد مسحور[۵۵] کی پیروی کرتے ہو" + اے محمدؐ! دیکھ

۵۱ وارثان مقتول خون بہا لیکر خون معاف کر سکتے ہیں + خون بہا میں زیادہ طلب کرنا اچھا نہیں ۵۲ تجارت میں راست بازی سے رونق ہوتی ہے ۵۳ مشرکین کہتے ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں ۵۴ حاصل یہ ہے کہ نااہل کو قرآن سے فائدہ نہیں پہونچتا ۵۵ اور اُنکے جتھہ کا ذکر نہیں کرتا ۵۶ کفار آنحضرت کو مجنون و مسحور کہتے تھے +

میری نسبت کیسی کیسی باتیں یہ لوگ بناتے ہیں۔ یہ گمراہ ہیں اور راہ حق نہ پائیں گے۔ یہ کہتے ہیں ۵۰ کیا جب ہماری ہڈیاں رہ جائیں گی۔ اور ہم ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے ؟ تو کہہ ۵۱ اگر تم پتھر لوہا یا اور کوئی شے بنجاؤ جسے تم بڑی سخت چیز سمجھتے ہو جب بھی تم پیدا کیے جاؤ گے" + اگر یہ پوچھیں ۵۲ ہمیں کون زندہ کرے گا" تو کہنا ۵۳ وہی اللہ جس نے تمھیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا" اس پر یہ لوگ تیرے سامنے سر ہلا کر پوچھیں گے ۵۴ قیامت کب آئے گی" ؟ تو کہنا ۵۵ عجب نہیں کہ قریب ہی ہو" + جب اللہ تمھیں ۵۶ بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے تعمیل حکم کرو گے یعنی قبروں سے نکلو گے اور خیال کرو گے کہ تھوڑے ہی دنوں حالت مرگ میں رہے + قیامت

ع اے محمدؐ! میرے مسلمان بندوں سے کہہ کہ وہ مخالفین سے اسطرح باتیں کریں کہ باعتبار اخلاق اچھی معلوم ہوں + شیطان سخت کلامی کرا کر لوگوں میں فساد ڈلواتا ہے ۵۷ وہ انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے + لوگو! تمھارا پروردگار تم سے بخوبی واقف ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تم پر عذاب کرے + اے محمدؐ! ہم نے تجھے ان لوگوں کا ٹھیکہ ۵۸ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے + تیرا رب آسمانوں اور زمین کی باتیں بخوبی جانتا ہے + ہم نے ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت دی ہے۔ ہم ہی نے داؤدؑ کو زبور عطا کی تھی + تو ان لوگوں سے کہہ ۵۹ اللہ کے سوا جنکا تمھیں زعم ہے انھیں بلاؤ وہ تمھاری تکلیف دور نہ کر سکیں گے ۶۰ اور نہ اُسے بدل سکیں گے + جن کو مشرکین حاجت روائی کے لیے بلاتے ہیں اُن میں سے جو زیادہ مقرب ہیں وہ بھی اللہ ہی کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں ۶۱ اور اُسی کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اُسی کے عذاب سے ڈرتے ہیں + تیرے رب کا عذاب خوفناک ہے + کوئی بستی نافرمانوں کی ایسی نہیں ہے جسے ہم قیامت کے پہلے برباد نہ کر دیں یا عذاب شدید اُسے نہ دیں + کتاب (لوح محفوظ) میں یہ لکھ گیا ہے + ہم کو معجزوں ۶۲ کے بھیجنے سے صرف یہ امر منع کرتا ہے کہ اس کے پہلے لوگوں نے اُسے نامانا تھا + قوم ثمود ۶۳ کو ہمنے اونٹنی کا معجزہ دیا لیکن لوگوں نے اُسے ستایا۔ ہم معجزے تو صرف ڈرانے کی غرض سے باوشنان مارا مشرکین لوح محفوظ

---

۵۰ کفار کی سمجھ میں نہیں آتا کہ مر کر پھر روز قیامت زندہ ہونگے + ۵۱ یعنی مردوں سے قیامت میں اللہ کے گا" زندہ اُٹھ کھڑے ہو" زندہ اُٹھ کھڑے ہونگے + ۵۲ یعنی درمیان مرگ و قیامت زیادہ وقفہ نہیں معلوم ہوگا + ۵۳ پیغمبر کو فکر تھی کہ اسلام جلد پھیلے + اللہ کہتا ہے کہ میں نے تمھیں محض سمجھانے کے لیے بھیجا ہے ٹھیکہ دار نہیں بنایا ہے + ۵۴ آنحضرت معجزہ دکھانے سے اجتناب کرتے تھے یا بہت کم دکھاتے تھے لوگوں کی فرمائش پر کہتے تھے۔ کہ اگلے پیغمبروں کے معجزات کا کب یقین کیا گیا ؟ +

۵۵ دیکھو سورۂ اعراف ۱۰ رکوع ۱۰ +

بھیجتے ہین + اے محمدؐ! تجھے یاد ہی - جب ہم نے تجھ سے کہا تھا تیرے رب نے لوگون کو تجھ پر حملہ کرنے سے روک رکھا ہی " مین نے جو تجھے خواب دکھایا یا شجر ملعونہ[۵۱] کا قرآن مین ذکر کیا تو اس سے لوگون مین صرف فتنہ پھیلا + ہم اُن کو ڈراتے ہین لیکن اس سے اُن کی سرکشی اور زیادہ ہوتی +

سجدۂ آدم

ع ایک وقت وہ تھا جب ہم نے فرشتون کو سجدۂ[۵۲] آدم کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا سبھی نے سجدہ کیا - اُس نے کہا " کیا مٹی کے مخلوق کو مین سجدہ کرون ؟ " + اور پھر آدم کی طرف اشارہ کرکے بولا " دیکھ تو - ایسے شخص کو تو مجھ پر بزرگی دیتا ہی ؟ اگر روز قیامت تک تو مجھے مہلت دے تو باستثناے چند - اس کی تمام نسل کی جڑ کاٹ کر رہون گا " + اللہ نے کہا " جا - جو شخص اُن مین کا تیری پیروی کرے گا تو جہنم تم سب کے لیے پوری سزا ہی + اُن مین سے تو جسے چاہے اپنی باتون سے بہکا - اور اپنے سوار اور پیادے اُن پر لا اور اُن کے مال اور اولاد مین اپنا ساجھا لگا اور اُن سے جھوٹے[۵۳] وعدے کر " + شیطان کے وعدے سب اُن سے فریب کے ہوتے ہین + اے شیطان! میرے خاص بندون پر تیرا غالبہ نہ ہوگا - اے محمدؐ! تیرا رب کارسازی کو کافی ہی لوگو! تمہارا رب وہ ہے جو تمھارے لیے جہاز سمندر مین چلاتا ہی کہ تم اُسکا فضل[۵۴] (اپنی معاش) تلاش کرو - بیشک وہ تمھارے ساتھ مہربان ہی + جب سمندر مین تم کو تکلیف پہونچتی ہی تو بھول جاتے ہین تمھین سوا اللہ کے اور معبود - پھر وہ جب تمھین بچاکر خشکی پر لاتا ہی تو پھر تم اللہ سے اعراض کرنے لگتے ہو - انسان بڑا ہی ناشکر گذار ہی + کیا تم ڈرتے نہین کہ وہ تمھین خشکی مین دھنسا دے یا کوئی آندھی تم پر بھیجے - پھر اُس وقت تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤگے یا تمھین یہ خوف نہین ہوتا کہ وہ پھر تمھین دوبارہ سمندر مین لے جائے اور تم پر ہوا کا ایک جھونکا بھیجکر تمھارے ناشکری مین تم کو غرق کر دے - پھر اُس وقت تو کوئی ایسا نہ پاؤگے جو تمھارے لیے پیچھا کرے + ہمنے بنی آدم کو عزت دی ہی اور خشکی اور تری مین اُنھین جانورون اور

اللہ جہاز یا رحمت

---

[۵۱] شجرۂ ملعونہ سے مراد ہی تھوہڑ کا درخت سلسلۂ سخن یون ہے کہ معجزہ تو محض ڈرانے کے لئے ہوتا ہے پیغمبر خدا نے جب جنگ بدر مین کفار کا مقتول ہونا خواب مین دیکھکر پہلے سے بیان کیا تو کچھ خوف کفار کے دل پر نہ ہوا اور نہ وہ جنگ سے باز آئے + اسیطرح جب قرآن مین ذکر آیا کہ کھانے کو تھوہڑ کا درخت دوزخ مین ملیگا تو کفار ہنسے کہ آگ مین بھلا درخت کیسے اگیگا + خدا کہتا ہی کہ معجزات سے وہ کیا ڈرین گے جب ان باتون سے نہ ڈرے

[۵۲] دیکھو سورۂ بقر رکوع ۴ [۵۳] شیطان انسان پر طرح طرح سے لشکر کشی کرتا ہے اور مال اور اولاد کی ہیرا پھیری ڈالتا ہی + اللہ کے وعدون پر لوگ اعتماد نہین کرتے - مگر کامیابی شیطانی سے اپنی کامیابی تصور کرتے ہین [۵۴] ہم سے جہاز اُن کے

کشتیوں کی سواری دی کہانے کو عمدہ چیزیں دی ہیں اور اکثر مخلوقات پر جو ہمنے پیدا کیں ہیں انھیں برتری دی ہے +

ع ۸ ایک دن ہم تمام آدمیوں کو اُن کے پیشواؤں کے ساتھ بلائینگے جنکے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ہونگے وہ اپنے نامۂ اعمال پڑھینگے اور سُوت برابر بھی اُن پر ظلم نہ ہوگا جو اس دنیا میں اندھا بنا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور دور از راہ ہوگا + اے محمدؐ وہ ہدایت جو تمھاری طرف بھیجی ہوئی وحی سے تجھکو بہکا کر اس قرآن کے خلاف تجھ سے ہم پر افترا کرانا چاہتے تھے تو ایسا کرتا تو تجھے وہ دوست بنا لیتے اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو تجھ کچھ تو اُن کی طرف مائل ہو جاتا تھا - ایسا ہوتا تو ہم تجھے حیات میں اور ممات میں دوہری دوہری سزا کا مزہ چکھاتے اور تو بمقابلہ ہمارے کسی کو مددگار نہ پاتا + قریب ہے کہ کفار تجھے زمین (مکہ) سے دل برداشتہ کر کے نکالدیں - پھر تیرے بعد یہ بھی تھوڑے ہی دن اطمینان سے رہینگے + یہ میرے پہلے جو رسول اپنے ہمنے بھیجے تھے اُن کا بھی یہی دستور رہا ہے - تو ہمارے دستور میں رد و بدل نہ پائے گا +

ع ۹ اے محمدؐ آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کر اور نماز صبح بھی پڑھ - نماز صبح حضوری کا وقت ہے + رات میں تہجد کی نماز پڑھ کہ یہ تیرے لیے نفل ہے - عجب نہیں کہ تیرا رب تجھے مقام محمود میں پہونچائے + اور یہ دعا مانگا کر اے میرے رب! مجھے مکہ سے نکالنا تو اچھی جگہ مجھے پہونچانا اور اچھی طرح مکہ سے نکالنا - اور اپنے یہاں سے قہاری کے ساتھ مجھے دشمنوں پر غلبہ دینا" + اے محمدؐ! تو لوگوں سے کہدے کہ حق آگیا دین حق اور سچا دین باطل دین باطل تو مٹنے والا ہی تھا + ہم قرآن میں مومنین کے امراض روحانی کے لیے شفا اور رحمت اُتارتے ہیں - اور نافرمانوں کو تو اس سے خسارہ ہی ہوتا ہے - جب ہم انسان کو کوئی نعمت دیتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے - اور جب اُسے تکلیف پہونچتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے + اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ کہ ہر ایک اپنے طور پر کام کرتا ہے اور تمہارا رب خوب

---

۱ یعنی حق اور باطل میں تمیز نہیں کرتا ۲ ثقیف نے آنحضرتؐ سے کہا کہ ہمارے مراتع کچھ وحی قرآن میں اترے جس سے ہمارا فائدہ ہو تو ہم بھی مسلمان ہوتے ہیں - آنحضرتؐ نے سکوت کیا اسوقت یہ وحی نازل ہوئی + ۳ اس سے یہ نکلی کہ اللہ کی حفاظت سے انبیا معصوم ہیں ۴ ایسا ہی ہوا + ہجرت کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد حکومت مکہ کفار کے ہاتھ سے جاتی رہی اور مسلمانوں کے ہاتھ آئی - دیکھو تاریخ ۵ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۵ ۶ مسلمان قوم کو نماز پنجگانہ اٹھانا لازم ہیں ۷ ظہر - عصر - مغرب اور عشا کی نمازوں کا وجوب اس سے نکلا ہے - اور نماز صبح کا وجوب اس کے بعد کی عبارت سے نکلا ہے - غرض کہ پنجگانہ نماز قرآن کی دیگر آیتوں اور حدیث نبوی سے اس طرح ثابت ہے جس طرح اسوقت مسلمانوں میں رائج ہے ۸ اسکے بعد ہی مکہ سے ہجرت مدینہ کا اتفاق ہوا جہاں اسلام پھیلا اور سلطنت اسلامی کی بنیاد پڑی +

جانتا ہی کہ کون ٹھیک راستہ پر ہی +

حقیقت روح

ع ۱۰ اے محمدؐ! تجھ سے لوگ روح کے بارے مین دریافت کرتے ہین - تو کہدے "روح میرے رب کا حکم ہی - تم لوگون کو اسرار الٰہی کا علم تھوڑا ہی سا دیا گیا ہی" + ہم چاہین تو اپنی وحی (قرآن) تجھ سے اُٹھا لیجائین اور پھر تجھے ہمارے مقابلہ مین کوئی حمایتی نہ ملے - مگر یہ تیرے رب کی رحمت ہی کہ وہ ایسا نہین کرتا ہی + بے شک اُس کا بڑا فضل تجھ پر ہی + اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ "اگر کل آدمی اور جن جمع ہوکر ایسا قرآن بنانا چاہین مگر باوجودیکہ وہ باہم ایک دوسرے کے مددگار ہون ایسا بنا نہ سکین گے" + اس قرآن مین ہم نے لوگون کے لیے طرح طرح کی مثالین بیان کی ہین - مگر اکثر آدمی انکار کیے بغیر نہ رہے + اور تجھ سے کہنے لگے "ہم تجھ پر اُس وقت تک ایمان نہ لائین گے کہ تو ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ نکالے - یا تیرے پاس کوئی باغ کھجورون اور انگورون کا ایسا ہو کہ اُس کے بیچ بیچ مین تو نہرین جاری کردے + یا تو جیسا کہ کہتا ہی آسمان کے ٹکڑے ہی ہم پر گرائے یا اللہ کو اور فرشتون کو ہمارے سامنے لائے + یا تیرا گھر سونے کا ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے + اور آسمان پر تیرا چڑھنا ہم ہاورنہ کرین گے جب تک تو کوئی ایسی کتاب ہم پر نازل نہ کرائے جسے ہم پڑھ سکین" + تو کہہ "سبحان اللہ - مین کیا ہون - ایک بشر ہون - اللہ کا بھیجا ہوا"

معجزہ دکھانے سے ایمان

قرآن معجزہ ہے

ع ۱۱ ہدایت آنے کے بعد لوگون کے لیے ایمان نہ لانے مین صرف یہ امر مانع ہی کہ وہ کہتے ہین "کیا اللہ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہی؟" + اے محمدؐ! تو کہہ "اگر فرشتے زمین مین باطمینان چلتے پھرتے ہوتے تو فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجا جاتا" + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "میرے اور تمھارے درمیان مین بس خدا ہی گواہ ہی - وہ اپنے بندون سے خوب واقف ہی اور اُن کا نگران حال ہی" + جسے اللہ ہدایت دے وہ راہ راست پائے - اور جسے وہ گمراہی مین چھوڑ دے تو اُن کے لیے تو اے محمدؐ! سوا اللہ کے کوئی دوسرے مددگار نہ پائیگا +

قیامت

دوزخ

قیامت کے دن ہم انہین منہ کے بل اُٹھائینگے یا ندھے ہوئے گونگے ہونگے + اندھا گونگا دوزخ ہی - جب دوزخ بجھنے لگی تو ہم اور بھڑکا دینگے + یہ سزا اُسکی ہی کہ وہ ہماری آیتون سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے "ہم جب ہڈیان اور ریزہ

ع ابتداے اسلام کا حال ہی ۱۲ مگر جبتک کوئی امر مانوق العادت نہ دکھاؤ گے نبی برحق نہ سمجھے جاؤ گے ۱۲ تمھاری طرح مین بھی ایک خدا کا بندہ ہون - صرف خدا کے احکام تک پہونچا تا ہون - انوکھا نہ لاؤ - تم قادر ہو ۱۲ بجائے پاؤن کے سر کے بل وہ چلین گے تو بایں کمال بے عزتی سے وہ بلائے جائین گے +

ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ازسرِ نو مخلوق ہو کر اُٹھائے جائیں گے ؟" کیا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آتا ہو کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس امر پر بھی قادر ہو کہ ان لوگوں کا مثل دوبارہ پیدا کرے۔ اور اس دوبارہ پیدا کرنے کے لیے اُس نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہو اس میں ذرا شک نہیں ہو + اس پر بھی یہ ظالم انکار کیے بغیر نہیں رہتے + اے محمدؐ! تو کہہ "اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمھارے پاس ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے بخل انھیں بند کر رکھتے + انسان بڑا ہی تنگدل ہو"

معجزات حضرت موسیٰؑ

ع ۱۲ ہمنے موسیٰ کو کھلی کھلی نو نشانیاں[1] (معجزے) دی تھیں۔ اے محمدؐ! تو بنی اسرائیل سے پوچھ دیکھ کہ جب بنی اسرائیل کے پاس موسیٰ آیا تو فرعون نے کہا "موسیٰ! تمھیں تو میں مسحور سمجھتا ہوں" موسیٰ نے جواب دیا "تجھکو ضرور معلوم ہو گیا ہو کہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار ہی نے یہ نشانیاں لوگوں کی بصیرت کے لیے بھیجی ہیں۔ میرا خیال تو یہ ہو کہ اے فرعون! تیری شامت آگئی ہو" پھر فرعون نے بنی اسرائیل کو ملک سے نکال دینے کا ارادہ کیا۔ تو ہمنے فرعون کو مع اُس کے تمام ساتھیوں کے ڈبو دیا + اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا "اس ملک میں تم بسو۔ جب وعدۂ آخرت (روزِ قیامت) آئے گا تو ہم تمھیں سمیٹ کر اپنے سامنے لا کر کھڑا[2] کریں گے"۔ + اے محمدؐ! یہ قرآن ہمنے سچائی سے اُتارا ہو اور وہ سچائی سے اُترا ہو + ہم نے تجھے صرف خوشخبری اور ڈر کی باتیں سنانے کے لیے بھیجا ہو + قرآن ہم نے تھوڑا تھوڑا اور رفتہ رفتہ[3] اُتارا کہ مہلت کے ساتھ تو لوگوں کو پڑھکر سنائے + تو لوگوں سے کہہ "تم قرآن کو مانو یا نہ مانو لیکن پہلے سے جن کے پاس علم[4] ہو جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہو تو وہ ٹھڈیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں + اور کہتے ہیں "پاک ہو پروردگار ہمارا بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہوا[5]" وہ ٹھڈیوں کے بل گر کر روتے ہیں اور اُن کی عاجزی بڑھتی جاتی ہو + اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ "اللہ[6] کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو + جس طرح

---

[1] (۱) عصا (۲) ید بیضا (۳) باوجود دکھلانے کے فرعون سے مناظرہ کرنا (۴) طوفان (۵) ٹڈیاں (۶) جوئیں۔ (۷) مینڈک (۸) خون (۹) سمندر میں عصا مارنا + [2] یعنی قیامت کے دن اکٹھا کریں گے + [3] یعنی قرآن ایک دفعہ پورا کا پورا نازل نہیں ہوا + [4] یعنی اہل کتاب + [5] اہل کتاب کی کتابوں میں آنحضرتؐ کی بابت کی پیشینگوئی موجود تھی + [6] آنحضرتؐ ایک دن ذوق شوق میں یا ربنا اللہ یا رحمٰن کہنے لگے + اور جہل کہنے لگا ہو کو تو منع کرتے ہیں اور خود دو معبودوں کو پکارتے ہیں + اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی + قرآن اور حدیثوں سے اللہ کے ننانوے نام باعتبار اُس کی صفات کے ثابت ہوتے ہیں +

چاہو پکارو اُس کے سب نام اچھے ہین ۔ اے محمدؐ! نہ چلاکر اپنی نماز پڑھو اور نہ اُسے بالکل چپکے چپکے پڑھو درمیانی راہ اختیار کرو اور کہہ دو تعریف کا سزاوار اللہ ہی جو نہ اولاد رکھتا ہی۔ نہ سلطنت مین کوئی اُسکا شریک ہی اور نہ وہ کمزور ہی کہ کوئی اُسکا مددگار ہی۔ اور اُس کی بڑائیان بیان کرتا رہو

بہت چلاکر نماز نہ پڑھنا چاہئے

سُورۂ کہف[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ہر طرح کی تعریف کا اللہ سزاوار ہی جس نے اپنے بندے محمدؐ پر قرآن اُتارا اور اُس کے لیے اسے موجب کجی نہ[۵۲] بنایا سیدھی بات ہی کہ اللہ کی طرف سے جو عذاب کافرون پر ہونے والا ہی اُس سے یہ قرآن ڈراتا ہے اور مومنین کو جن کے عمل صالح ہین عمدہ ثواب (بہشت) کی بشارت دیتا ہی جس مین اونکو ہمیشہ رہنا ہے ۔ اور اُن لوگون کو ڈراتا ہی جو اللہ کو صاحب اولاد کہتے ہین ۔ نہ انھین اس کی تحقیق ہے اور نہ ان کے بڑون کو تھی ۔ نہایت سخت بات ہی جو اُن کے مُنھ سے نکلتی ہی یہ بالکل جھوٹ بکتے ہین ۔ اے محمدؐ! اگر یہ لوگ اس بات (قرآن) کو نہ مانین تو شاید تو انکے پیچھے غایت افسوس سے اپنی جان[۵۳] ہلاک کرنے والا ہی ۔ جو کچھ زمین پر ہی اُسے زمین کی زینت کے لیے ہم نے بنایا ہی تاکہ ہم آزما سکین کہ کون اچھے عمل کرتا ہی ۔ ایک دن تو اسے ہم چٹیل میدان[۵۴] بنا ہی دین گے ۔ اے محمدؐ! کیا تو سمجھتا ہی کہ اصحاب کہف و رقیم[۵۵] ہماری اور نشانیون مین سے زائد تر تعجب خیز[۵۶] تھے ؟ ۔ ایک وقت تھا کہ چند جوان غار مین جا بیٹھے اور دعا کی "اے ہمارے رب اپنے پاس سے ہم پر رحمت نازل فرما ۔ اور ہمارے ارادے کی کامیابی کا سامان کر دے" ۔ اس کے بعد کئی برس کے لیے ہم نے اُنھین غار مین سُلا[۵۷] دیا ۔ پھر ہم نے اُنھین اُٹھایا تاکہ ہم دیکھین کہ ان کے دو گروہون مین سے کسے غار مین ٹھہرنے کی مدت خوب یاد ہی ۔

اصحاب کہف

---

۵۱ اس سورہ مین اصحاب کہف کا ذکر ہی دیکھو الاعراف ۲۰۴ ۔ ۵۲ کجی کے لیے قرآن موجب کجی ہی جیسا کہ اکثر جگہ مذکور ہوا ہی کہ مومنون کی یہ ہدایت کرتا اور گمراہون کی گمراہی بڑھا دیتا ہی ۔ ۵۳ ان کے ایمان نہ لانے پر تو زیادہ افسوس نہ کیا کر ۵۴ دنیا کی زینت کو بقا نہین ہی ۔ ۵۵ بعضون نے لکھا ہی کہ رقیم سے وہ کتبہ مراد ہی جو اصحاب کہف کے غار پر بطور یادگار قائم کیا گیا تھا اور کہف کے معنی ہین درہ کوہ ۔ ۵۶ سب ہی نشانیان ہماری تعجب خیز ہین اگر غور کیا جائے ۔ ۵۷ یعنی ان کو بلا ہلے جلے جس حرکت کرنے سے جاگنے پر وہ دو گروہ ہوگئے ۔ ایک نے کہا کہ ہم لوگ ایک دن سوئے جیسا کہ قرآن مین آئندہ مذکور ہی ۔ اور دوسرے نے مقدار وقت کچھ اور بتائی جس کا قرآن مین ذکر نہین ہی ۔

ع ۲ اے محمدؐ! ہم ان کا حال تجھ سے ٹھیک بیان کرتے ہیں۔ وہ چند جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے انھیں زیادہ ہدایت دی تھی ✦ اور ہم نے اُن کے دلوں کو مضبوط کر دیا تھا کہ شاہ وقت نے انھیں بت پرستی پر مجبور کیا تو وہ اُٹھ کر کہنے لگے "ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اُس کے سوا دوسرے کو معبود نہ کہیں گے ہم ایسا کہیں تو یہ بڑی بیجا بات ہے ✦ ہماری قوم کے لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرا معبود اختیار کیا ہے اپنے معبود کے لیے کوئی کھلی ہوئی سند یہ کیوں نہیں پیش کرتے؟ ✦ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے والے سے بڑھ کر اور کون ظالم ہے" ✦ انھوں نے آپس میں کہا "جب تم نے اپنی قوم سے اور اللہ کے سوا جن کا معبود ہے اُس سے کنارہ کیا۔ تو درۂ کوہ میں چلو۔ تمہارا رب اپنی رحمت کا سایہ ہم پر پھیلائے گا اور ہمارے ارادہ میں سامان سہولت بہم پہونچائے گا ✦

اصحاب کہف غار میں

اے مخاطب! وہ ایسی جگہ جا کر چھپے کہ جب آفتاب[1] نکلتا تو ان کے غار سے داہنی جانب جھکا ہوا اگر تو دیکھتا تو تجھے نظر آتا۔ اور جب غروب ہوتا تو اُن سے بائیں جانب کترا جاتا۔ اور وہ غار میں بڑے کشادہ مقام میں تھے۔ یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جسے اللہ ہدایت دیتا ہے وہ سیدھی راہ پر رہتا ہے۔ اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اُس کے لیے تو اے محمدؐ! کوئی کارساز راہ دکھانے والا نہ پائے گا ✦

ع ۳ اے مخاطب! وہ اُس غار میں اس طرح تھے کہ تو انھیں اگر دیکھتا تو جاگتا ہوا سمجھتا۔ حالانکہ وہ سو رہے تھے۔ اور داہنی جانب اور بائیں جانب ہم انھیں کروٹیں بدلواتے جاتے تھے ✦ اُن کا کتا غار کے کنارہ پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے بیٹھا تھا ✦ اگر تو انھیں جھانک کر دیکھتا تو ضرور وہاں سے اُلٹے پاؤں بھاگتا اور تجھ پر اُن کا رعب طاری ہو جاتا۔

سگ اصحاب کہف

اصحاب کہف بیدار ہوتے ہیں

ہم نے انھیں سُلایا تھا اُسی طرح ہم نے انھیں اُٹھایا کہ وہ آپس میں پوچھیں ✦ اُن میں سے ایک نے کہا "بھلا تم یہاں کتنی دیر ٹھہرے ہوگے" ✦ اُن لوگوں نے کہا "ہم لوگ ایک دن یا اس سے بھی کم ٹھہرے ہوں گے" ✦ اور پھر کہا "تمھارے پروردگار ہی کو خوب علم ہے کہ

---

[1] تفسیر کبیر میں ہے کہ وہ غار شمال رویہ تھا۔ اس لیے دھوپ غار میں نہیں پہونچتی تھی ✦ صاحب کھف بت پرست بادشاہ کے خوف سے غار میں چھپے تھے ✦ تین سو نو برس کے بعد وہ جاگے تو بھیج کر شہر میں کھانے کے لیے جانا چاہا ✦ وضع بدل گئی لب و لہجہ بدل گیا۔ سکہ بدل گیا۔ شہر کے لوگوں نے انھیں دیکھ کر حیرت کی اور پھر حالات سے واقف ہوئے ✦ وہاں شہر کی یہ کیفیت تھی کہ بجائے بت پرست بادشاہ کے ایک عیسائی بادشاہ کی سلطنت تھی اور قوم عیسائی ہو گئی تھی ✦

تم کتنی دیر تک ٹھہرے ؟ اب تم مین سے کوئی یہ روپیہ لے کر شہر کی طرف جائے اور دیکھے کہ کہان اچھا کھانا ہی۔ اور اُسے لے کر چپکے سے چلا آئے اور کسی کو تمھاری خبر نہونے دے۔ اگر تمھاری قوم کے لوگ تمھاری خبر پائین گے تو تمھین سنگسار کر دین گے یا اُلٹا اپنے دین مین تمھین کر لین گے اور پھر اُسوقت تم کو کبھی فلاح نہوگی ؟ جس طرح ہم نے اُن کو سُلایا اور جگایا اسی طرح ہم نے اُن کی قوم کے لوگون کو اُن کے حال پر مطلع بھی کر دیا تاکہ وہ اللہ کے وعدہ کو سچ جانین اور سمجھین[۵۱] کہ قیامت مین شبہہ نہین ہی ؛ جب خبر ہوئی تو لوگ اُن کے بارے مین باہم جھگڑنے لگے اور کہنے لگے " خواب گاہ اصحاب کہف پر یادگار ایک عمارت قائم کرنا چاہیے ؟۔ اور زیادہ تفتیش حال نکرنا چاہیے ؛ اُن کے حال کو اُن کا رب ہی بہتر جانتا ہی " جن کی راے اس بارے مین غالب رہی وہ بولے " ہم یہان پر ایک مسجد بنائین گے بعض کہتے ہین وہ تین تھے جو تھا اُن کا کُتّا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ پانچ تھے۔ چھٹا اُن کا کُتّا تھا۔ غیب کی باتون مین یہ اٹکل پچو باتین کرتے ہین ؛ اور بعض کہتے ہین کہ وہ سات تھے اور آٹھوان اُن کا کُتّا تھا ؛ اے محمدؐ! تو کہہ " میرا پروردگار اُن کی تعداد بہتر جانتا ہی اور لوگ کم جانتے ہین " اے محمدؐ! تو اصحاب کہف کے بارے مین مباحثہ نہ کر مگر ہان امور ظاہری مین مباحثہ کر۔ اور اصحاب کہف کے بارے مین تو اُن مین سے کسی سے پوچھ گچھ بھی نہ کر ؛[۵۲]

ع ۴ اے محمدؐ! کسی شی کی نسبت بے انشاء اللہ[۵۳] کہے ہوے یہ نہ کہہ کہ مین اسے کل کرون گا۔ اگر انشاء اللہ کہنا تو بھول جائے تو جب یاد آئے انشاء اللہ، کہہ کر اپنے رب کو یاد کر اور کہہ " امید[۵۴] ہی کہ میرا رب مجھے رہنمائی کی راہ اس سے قریب تر دکھائے " ؛ اصحاب کہف اپنے غار مین تو اوپر تین سو برس رہے ؛ اے محمدؐ! لوگ اسے تسلیم نہ کرین گے۔ تو کہہ " اللہ بہتر جانتا ہی کہ کب تک وہ غار مین رہے ؛ آسمانون اور زمین کا علم غیب اُسی کو ہی ؛ وہ کیا ہی دیکھنے والا اور سننے والا

زیادہ اصحاب کہف

انشاء اللہ کہو

---

[۵۱] اس عجیب و غریب واقعہ سے اُن عیسائیون کے نور ایمان کو اور ترقی ہوئی اور گویا اللہ نے اس ذریعہ سے انھین خوب سمجھا دیا کہ اتنی مدت تک سلا کر جگانا جس کے اختیار مین ہو وہ قیامت مین دوبارہ زندہ بھی کر سکے گا ؛ [۵۲] اصحاب کہف کا قصہ مشہور تھا لوگون نے اس کے بارے مین استفسار کیا وحی کے ذریعہ سے مجملاً حال بیان ہوا اور غیر مین یہ حکم پیغمبر کو ہوا کہ لوگ زیادہ پوچھین تو کہدو کہ سر دست جو وحی سے معلوم ہوا اس پر کفایت کرو ؛ [۵۳] لوگون نے آن حضرتؐ سے حالات اصحاب کہف دریافت کیے اور آپ نے کہا۔ کل جواب دون گا۔ انشاء اللہ نہین کہا ؛ انشاء اللہ کے معنی ہین اگر اللہ چاہے " ؛ اس غلطی پر کئی روز تک وحی نہین آئی ؛ اس کے بعد یہ آیت اتری ؛ [۵۴] یعنی لوگون سے کہدے اصحاب کہف کے بارے مین ابھی اسی قدر وحی آئی ہی اور امید ہی کہ آیندہ اس سے زیادہ باتین ہدایت کی معلوم ہون گی ؛

اُس کے سوا اور کوئی کارساز لوگون کا نہین ہی اور نہ وہ اپنے حکم مین کسی کو شریک کرتا ہی"
اے محمدؐ! تیرے رب کی کتاب مین جو وحی تجھ پر اُتری ہی اُسے پڑھتا رہ + اُس کی باتین
کوئی بدل نہین سکتا - اور نہ اُس کے سوا تو کہین پناہ پائے گا + صبح و شام جو لوگ اپنے
رب کی یاد کرتے ہین اور اُس کی رضا مندی چاہتے ہین - اُن کے ساتھ رہتے پر اپنے
نفس کو مجبور کر اور اپنی آنکھین اُن سے پھیر کر دُنیا کی زندگی کی زینت کا پاس کر - اور جسکا
قلب اپنے ذکر سے ہم نے غافل کر دیا ہی اور وہ اپنی خواہش کا پیرو ہی اور اُس کا کام حد سے
بڑھ گیا ہی اُس کی پیروی ہرگز نہ کر + اور لوگون سے کہہ "یہ قرآن برحق تمھارے پروردگار
کی طرف سے ہی جو چاہے اسے مانے اور جو چاہے نہ مانے" منکرون کے لیے تو ہم نے ایسی آگ
مہیا کی ہی جس کی قناتین اُنھین گھیر لین گی + وہ فریاد کرین گے تو ایسے پانی سے اُن کی فریاد رسی
ہوگی جو پگھلے ہوے تانبے کی طرح ہوگا اور مُنھ کو بھون ڈالے گا - بُرا پانی ہی + اور آسائش دوزخ
کے لحاظ سے دوزخ کیسی بُری جگہ ہی + جو لوگ ایمان لائین گے اور نیک کام کرین گے تو ہم
نیک کام کرنے والون کے اجر کو ضائع نہین کرین گے + انھین لوگون کے رہنے کے لیے بہشت
ہمیشگی کے باغ ہین جن کے نیچے نہرین ہین + سونے کے کنگن انھین وہان پہنائے
جائین گے - اور سبز باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنے ہوے یہ تختون پر تکیے لگائے بیٹھے
ہون گے + کیسا اچھا ثواب ہی - اور آسائش کے لحاظ سے بہشت کیسی عمدہ جگہ ہی +

ع ۵ اے محمدؐ! تو اُن لوگون سے مثل بیان کر کہ دو شخصون[1] مین سے ایک کو انگور کے
دو باغ ہم نے دیے اور اُس کے گرد کھجور کے درخت ہم نے لگا دیے اور دونون کے انسان اپنے آپکو
بیچ بیچ مین کھیتی کرا دی + دونون باغون مین پھل خوب آئے - کچھ کمی نہین ہوئی - دونون فراموش نکرے
کے بیچ مین ہم نے نہر بھی جاری کر دی - اور مالک باغ کے پاس ہر وقت پھل رہنے لگا +
ایک دن مالک باغ اپنے دوست سے جو اُس سے باتین کرتا تھا بولا "مین مال مین تجھسے
بڑھکر ہون اور آدمی میرے پاس زائد ہین" پھر یہ ظالم اپنے باغ مین گیا درحالیکہ وہ اپنے
غرور کی وجہ سے اپنے آپ پر ظلم کر رہا تھا - اور کہنے لگا مین نہین سمجھتا کہ یہ باغ کبھی برباد ہوگا
اور نہ مین یہ سمجھتا ہون کہ قیامت آئے گی اور اگر آئی بھی اور مین اپنے رب کے پاس گیا بھی

[1] ایک فرضی بیان ذکر کیا گیا ہی اور اللہ کی قدرت کا بیان کیا گیا ہی اور نخوت کی بُرائیان دکھائی گئی ہین اور
بعض مفسرون نے لکھا ہی کہ فی الواقع دو شخص یا دو بھائی تھے جن کے یہ حالات ہین +

تو اس سے بہتر باغ تجھ کو ہوگی ۔ اثنائے کلام میں اُس کا دوست بولا جس نے تجھے مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا پھر تجھے پورا آدمی بنایا کیا تو اُس سے انکار کرتا ہے ؟ + لیکن میرا تو عقیدہ یہ ہے کہ وہ اللہ میرا رب ہے اور میں اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں سمجھتا + اور جب تو اپنے باغ میں آیا تو تو نے یوں کیوں نہ کہا ؟ خدا کی یہ مشیت ہے اللہ کے سوا کسی میں قوت نہیں ہے " تو مجھے اپنے سے مال اور اولاد میں کم سمجھا تو عجب نہیں تیرے باغ سے بہتر باغ میرا رب مجھے عطا کرے اور تیرے باغ پر بلائے آسمانی نازل کرے کہ وہ چٹیل میدان ہو جائے یا اُس کی نہر کا پانی خشک ہو جائے اور تو اُسے پا نہ سکے " + اس کے بعد پھر اُس باغ کی پیداوار بلائے آسمانی کے چپیٹ میں آگئی اور وہ اپنے دونوں ہاتھ افسوس سے اُس مال پر جو اُس نے باغ میں لگایا تھا ملتا رہ گیا اور باغ کی یہ حالت ہوئی کہ وہ اپنے ٹٹیوں پر گرا ہوا پڑا تھا اور مالک باغ کہنے لگا " اے کاش میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کرتا " کوئی جماعت ایسی نہ تھی کہ اللہ کے خلاف اُس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکا + اس سے ثابت ہے کہ حکومت خدا کی سچی ہے + ثواب دینے میں اور عوض دینے میں وہی بہتر ہے +

ع اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے دنیا وی زندگی کی مثال بیان کر کہ وہ مثل اُس پانی کے ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا اور اُس میں زمین کی روئیدگی ملی - وہ خوب پھولی پھلی اور پھر چورا چورا ہو گئی - اور اُسے ہوائیں اُڑائے پھرتی ہیں - ؟ + " اللہ ہر چیز پر قادر ہے + مال اور اولاد سے حیات دنیا کی زینت ہے - اور بلحاظ ثواب اور امید کے تیرے رب کے نزدیک اعمال صالح بہتر ہیں جو باقی رہنے والے ہیں + لوگو! وہ دن یاد کرو جب ہم پہاڑوں کو ہلا دیں گے اور اے محمدؐ! تو زمین کو کھلا میدان دیکھے گا اور لوگوں کو ہم جمع کریں گے کسی کو بھی اُن میں سے نہ چھوڑیں گے + صف بصف وہ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائینگے ہم کہیں گے بیشک - جیسا ہم نے تمھیں اول مرتبہ پیدا کیا تھا ویسے ہی آخر تم ہمارے پاس آگئے - لیکن تم کو یہ خیال تھا کہ ہم نے تمھارے لیے کوئی وعدہ گاہ نہیں ٹھہرائی ہے " اُس وقت لوگوں کے اعمال کی کتاب رکھی جائے گی - اور تو اے محمدؐ! مجرموں کو دیکھے گا کہ جو کچھ اُس کتاب میں ہے اُس سے وہ ڈر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں " ہائے یہ کتاب کیسی ہے کہ یہ قلمبند کیے ہوئے اُس نے نہ چھوٹے گناہ چھوڑے ہیں اور نہ بڑے گناہ چھوڑے ہیں + جو کچھ لوگوں نے دنیا میں کیا تھا اُسے وہ وہاں لکھا ہوا پائیں گے + تیرا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا +

مال اور اولاد

نامۂ اعمال

ابلیس ع وہ بھی ایک وقت تھا جب ہم نے فرشتوں کو سجدۂ آدم کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ یہ ابلیس قسم جن سے تھا۔ اپنے رب کے حکم سے منحرف ہو گیا + تو کیا تم میرے سوا ابلیس کو اور اس کی ذریت کو دوست بناتے ہو؟ حالانکہ وہ تمھارے دشمن قدیم ہیں + ظالموں نے جو اللہ کے بدلے شیطان کو اختیار کیا ہے تو یہ بُرا کیا ہے + میں نے تو آسمانوں اور زمین پیدا کرنے کے وقت یا خود شیاطین کو پیدا کرنے کے وقت بھی شیاطین کو مدد کے لیے نہیں بُلایا۔ میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا قوت بازو بنانے والا نہ تھا + لوگو! وہ دن یاد رکھو جب اللہ مشرکین سے کہے گا "بلاؤ انھیں جنھیں تم میرا شریک سمجھتے تھے" تب وہ انھیں بلائیں گے مگر وہ اُن کا جواب نہ دیں گے اور ہم اُن کے درمیان میں موبق کو حائل کر دیں گے + مجرم آگ دیکھیں گے اور جانیں گے کہ وہ اُس میں گرنے والے ہیں اور وہ اُس سے کوئی راہ گریز نہ پائیں گے + موبق

ع ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں۔ مگر انسان تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے کہ پھر بھی وہ شبہہ میں رہتا ہے + جب لوگوں کے پاس ہدایت (قرآن) آگئی تو ایمان لانے اور اپنے رب سے مغفرت مانگنے میں ان کے لیے سوا اس کے اور کون امر مانع ہے کہ اگلوں کا سا برتاؤ ان سے کیا جائے یا عذاب ان کے سامنے آ کھڑا ہو + ہم پیغمبروں کو محض خوشخبری سُنانے اور ڈرانے کو بھیجتے ہیں۔ کفار ناحق جھگڑتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس سے حق کو مٹا دیں اور میری آیتوں کو اور ڈرانے کی باتوں (میرے عذاب) کو مسخر قرار دیتے ہیں۔ اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اُس کے رب کی آیتیں بتائی جائیں تو وہ اُن سے روگردانی کرے اور اپنے پہلے افعال کو بھول جائے؟ ہم نے اُن کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ نہ سمجھیں اور اُن کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے اگر تُو انھیں ہدایت کی طرف بلائے جب بھی یہ کبھی راہ پر آنے والے نہیں ہیں + تیرا رب بخشنے والا اور رحم والا ہے + اگر وہ پاداش عمل میں ان کو پکڑنا چاہتا تو عذاب فوراً نازل کر دیتا۔ لیکن ان کے لیے ایک میعاد روز قیامت کی مقرر ہے۔ سوائے اللہ کے دوسرے سے یہ پناہ نہ پائیں گے + یہ بستیاں عاد اور ثمود کی ہیں جنھیں سرکشی پر ہم نے تباہ کر دیا تھا اور اُن کی تباہی کی میعاد بھی ہم نے مقرر کر دی تھی +

۵۱ خلقت ارض و سما میں میرا کوئی تذکار نہ تھا + ۵۲ موبق جہنم کی ایک وادی یا آگ کی ایک تہہ ہے + ۵۳ یوں بھی ترجمہ کیا گیا ہے کہ جس سے پہلے وہ کہیں پناہ نہیں پا سکتے + ۵۴ عاد اور ثمود کے کھنڈر کی طرف اشارہ ہے +

حضرت موسیٰ و حضرت خضر

ع وہ بھی ایک وقت تھا۔ جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا "جب تک مین مجمع البحرین تک نہ پہونچون گا اپنے ارادے سے باز نہ آؤن گا یا اسی طرح سالہا سال چلتا رہون گا" جب وہ دونون بحرین کے ملنے کی جگہ پر پہونچے تو اپنی مچھلی وہین بھول گئے سر اور مچھلی نے سمندر مین سرنگ کی طرح کا اپنے لیے راستہ بنالیا۔ پھر جب دونون آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا "ہمارا ناشتہ دو اس سفر مین تو ہمین بڑی تکان ہوئی" خادم نے کہا "آپ نے دیکھا؟ جب ہم اُس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو مچھلی مین وہین بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے بھلایا کہ مین نے اُس کا ذکر بھی آپ سے نہ کیا اور مچھلی نے عجیب طریقے سے اپنا راستہ دریا مین لیا" موسیٰ نے کہا "وہی جگہ تو ہم تلاش کرتے ہین" پھر وہ دونون اپنے پاؤن کے نشانون کا کھوج لگاتے ہوئے واپس ہوئے اور ہمارے بندون مین سے ایک بندہ خضر کو پایا جس پر ہماری رحمت تھی اور جسے ہم نے اپنی طرف سے ایک خاص علم سکھایا تھا۔ موسیٰ نے خضر سے کہا "کیا اس امید پر مین آپ کے ساتھ رہون کہ جو علم آپ کو سکھایا گیا ہی اُس مین سے کچھ مجھے بھی تعلیم کر دیجیے" اُس نے کہا "میرے ساتھ تم ہرگز صبر نہ کر سکو گے اور تم کیونکر صبر کر سکتے ہو ایسی چیز پر جو تمھاری آگاہی کے احاطے سے باہر ہی" موسیٰ نے کہا "آپ انشاء اللہ مجھے ضابط پائین گے اور آپ کے کسی حکم کے خلاف مین نہ کرون گا" خضر نے کہا "اگر تمھین میرے ساتھ رہنا ہی تو جب تک مین تم سے کسی بات کا تذکرہ نہ کرون تم اُسکی بابت سوال نہ کرنا"

حضرت خضر اور کشتی

ع پھر دونون چلے۔ یہان تک کہ دونون کشتی مین بیٹھے۔ خضر نے کشتی کو پھاڑ دیا۔ موسیٰ نے کہا "اہل کشتی کو ڈبونے کے لیے آپ نے کشتی توڑی۔ ضرور یہ ایک بڑی خطرناک بات آپ نے کی۔ خضر نے کہا "کیا مین نے تم سے نہین کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے؟" موسیٰ نے کہا "میری بھول پر آپ مجھ سے مواخذہ نہ کرین اور نہ میرے معاملہ مین اتنی سختی کیجیے"

قتل نفس

پھر دونون آگے بڑھے۔ یہان تک کہ ایک لڑکے سے دونون ملے اور خضر نے اُسے مار ڈالا۔ موسیٰ نے کہا "کیا ایک بے گناہ شخص کو بغیر کسی خون کے بدلے کے آپ نے ہلاک کیا! یہ بہت ہی

ف۱ حضرت یوشع نام اس خادم یا ساتھی کا تھا جو اس کوہ یمن اور آئندہ کوہ طور مین حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا گواہ ہوا۔ حضرت خضر کا نام قرآن مجید مین نہین ہی لیکن احادیث مین ہی۔ اس بیان مین نہایت خوبی سے یہ سمجھایا گیا ہی کہ اللہ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا اگر بندے اُسے سمجھ نہین سکتے۔ ف۲ حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی معلوم ہوا تھا کہ سمندر کے قریب حضرت خضر سے ملاقات ہو سکتی ہی اور انھین سے ملنے کے لیے وہ چلے تھے اور یہ پتہ بتایا گیا تھا کہ جہان ناشتہ کی مچھلی سمندر مین چلی جائے گی وہان حضرت خضر سے ملاقات ہوگی۔

بیجا حرکت آپ نے کی"۔

(سولھوان پارہ)

خضر نے کہا "کیا مین نے تم سے کہا نہ تھا کہ میرے ساتھ تمھین طاقت صبر نہوگی"۔ موسیٰ نے کہا "اگر اس کے بعد مین آپ سے کچھ پوچھون تو مجھے ساتھ نہ رکھیے گا اور آپ میری طرف سے معذور سمجھے جائین گے"۔ پھر دونون چلے یہانتک کہ ایک گاؤن کے باشندون کے پاس پہونچے اور وہان کے لوگون سے کھانا مانگا تو اُن لوگون نے ان دونون کی ضیافت سے انکار کیا۔ پھر ان دونون نے اُس گاؤن مین ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔ خضر نے اُسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا "آپ چاہتے تو دیوار سیدھی کرنے کی مزدوری لے سکتے تھے"۔ خضر نے کہا "اب مجھ مین اور تم مین جدائی ہے۔ جن باتون پر تم صبر نہ کر سکے اُن کی حقیقت اب مین تمھین سُناتا ہون۔ کشتی مسکینون کی تھی جو دریا مین چلاتے تھے۔ مین نے اُسے عیب دار کرنا چاہا۔ کیونکہ اُن کے سامنے ایک بادشاہ تھا جو کشتیون کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اور لڑکے کے ماں باپ مومن تھے ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ وہ سرکشی اور کفر سے اُنھین ایذا دے گا۔ اس لیے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مار ڈالا جائے اور اُن کا رب اس کے بدلے مین اُن کو ایسا لڑکا دے جو پاکیزگی اور صلۂ رحم ادا کرنے مین اُس سے بہتر ہو۔ اور رہی دیوار سو وہ شہر کے دو یتیم لڑکون کی تھی اور اُس کے نیچے اُن کا خزانہ تھا اور اُن کا باپ ایک مرد صالح تھا۔ اے موسیٰ! تمھارے رب نے ارادہ کیا کہ وہ جوانی کو پہونچین تب اپنا خزانہ نکالین۔ اُن پر تیرے رب کی مہربانی تھی۔ مین نے اپنے اختیار سے ایسا نہین کیا۔ یہ حقیقت ہے اُن واقعات کی جن پر تجھ سے صبر نہو سکا"۔

دیوار گرانا

ع ۱۱ اے محمدؐ! تجھ سے لوگ ذوالقرنین[1] کا حال دریافت کرتے ہین۔ تو کہہ کہ مین اُس کا تذکرہ تھوڑا سا عنقریب پڑھ کر سُناتا ہون۔ اللہ کہتا ہے۔ ہم نے اُسے روے زمین پر با اقتدار کیا اور ہر طرح کے سامان اُسے دیے۔ اُس نے ایک سامان سفر مغرب[2] کا ارادہ کیا۔ یہان تک کہ مقام غروب آفتاب تک پہونچا اور دیکھا کہ وہ گویا کیچڑ کے کنڈ مین ڈوب رہا ہے اور اُسی کے قریب ایک قوم دیکھی۔ ہم نے کہا "اے ذوالقرنین! تو ان لوگون پر سختی کر یا ان کے ساتھ

ذوالقرنین

[1] مفسرون نے سکندر ذوالقرنین رومی اُسے تصور کیا ہے اور بعضون کے نزدیک وہ کوئی بڑا بادشاہ و دیندار یمنی مثل حضرت سلیمانؑ کے تھا دیکھو الاسلام ۔ [2] یعنی جہان سورج مین غروب ہوتا ہے

حُسن سلوک کرے۔ ذوالقرنین نے کہا وہ ان میں سے جو کوئی سرکشی کرے گا اُسے تو ہم سزا دینگے
اور پھر جب وہ قیامت کے دن اپنے رب کے پاس واپس بُلایا جائے گا تو وہ اُسے اور بھی سخت
عذاب دے گا۔ لیکن ایمان لانے والے اور نیک کام کرنے والے کو اچھا بدلہ ملے گا اور ہم بھی
اُس سے اپنے آسان کام انجام دینے کو کہینگے + پھر اُس نے ایک اور سامان سفر مشرق
کا ارادہ کیا۔ یہانتک کہ وہ جائے طلوع آفتاب تک پہونچا تو اُسے معلوم ہوا کہ وہ ایسی قوم پر
طلوع کرتا ہی جس کے لیے سوا آفتاب کے اور کوئی پردہ نہین رکھا ہے۔ اور واقع مین بھی
ایسا ہی تھا + اُس نے پورے والون کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا تھا جیسا کہ کچھ والون کے ساتھ
کیا تھا اُس کے پاس جو کچھ لشکر تھا اُس سے ہمین پوری آگاہی ہے + پھر اُس نے سامان سفر
شمالی کا ارادہ کیا یہانتک کہ جب وہ دو پہاڑون کے بیچ مین پہونچا تو دیکھا کہ اُن پہاڑون
کے اُدھر ایک قوم ہے جو بات تک نہین سمجھتی + اُن لوگون نے ذوالقرنین سے اپنے طور پر کہا
" اے ذوالقرنین! یاجوج و ماجوج ہمارے ملک مین آکر فساد کرتے ہین۔ ہم آپ کے لیے چندہ
جمع کرین اس شرط پر کہ ہمارے اور اُن کے درمیان آپ ایک دیوار بنا دین " ذوالقرنین نے
کہا میرے رب نے جو کچھ مال مجھے دے رکھا ہے وہ کافی ہے۔ تم میری مدد قوت بازو سے کرو
تو مین تمھارے اور اُن کے درمیان مین ایک دیوار اُٹھا دونگا۔ لوہے کی سلین مجھے لا دو "
یہانتک کہ جب ذوالقرنین نے دونون پہاڑون کا وسط بھر دیا تو لوگون سے کہا کہ " اسے دھونکو "
حتی کہ جب اُس دیوار کو گرم مثل آگ کے کر دیا تو کہا " تانبا لاؤ کہ ہم اُسے پگھلا کر اس دیوار پر
ڈال دین " پھر یاجوج و ماجوج نہ اُس پر چڑھ سکے اور نہ اُس مین نقب لگا سکے + ذوالقرنین
نے کہا " یہ میرے رب کی مہربانی سے کام ختم ہوا۔ لیکن جب میرے رب کا وعدہ قیامت آپہونچیگا
تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر دے گا۔ میرے رب کا وعدہ سچا ہے " اے محمد! اُس دن ہم یہ حال
کر دین گے کہ لوگ موج دریا کی طرح ایک دوسرے مین ملجائین گے۔ صور پھونکا جائے گا
اور سب کو ہم جمع کرینگے۔ اُس دن جہنم کو ہم اُن کافرون کے سامنے پیش کرین گے جنکی

یاجوج وماجوج

---

۵۱ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذوالقرنین کی مبعث تہذیب ایمان سکھانے کی تھی + ۵۲ وحشی قوم تھی جس کے
پاس نہ گھر تھا نہ کپڑا جس سے وہ اپنے آپ کو آفتاب سے بچاتے ۱۲ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے پیچھے رخ پہاڑ تھا
کہ دوپہر کے بعد تو دھوپ سے اُنھین بچاتا۔ اور اس تقدیر پر ترجمہ مین بجائے پردہ کے روک یا آڑ بڑھانا چاہیے +
۵۳ یعنی تہذیب سکھائی اور حق شناسی کی تلقین دی + ۵۴ یعنی وہ لوگ وحشی تھے گھر بنانے کا سلیقہ نہین رکھتے تھے
اور دھوپ سے بچنے کے لیے اُن کے پاس کوئی پناہ نہ تھی + ۵۵ قوم کا نام ہے +

آنکھیں ہمارے ذکر (قرآن) سے پردۂ غفلت میں تھیں اور اُن کے کانوں میں گرانی تھی کہ وہ کچھ سماعت نہ کرتے تھے ؛

ع ۱۰۲ ۔ کیا کفار یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے سوا وہ ہمارے بندوں کو کارساز بنائیں ؟ ہم نے کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم مہیا کر رکھا ہے ؛ اے محمدؐ! تو کفار سے کہدے " کیا ہم تمھیں ایسے لوگ بتائیں جو باعتبار اعمال بڑے نقصان میں ہیں ؟ " یہ وہ لوگ ہیں جنکی کوشش حیات دنیا میں برباد گئی اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم اچھے کام کرتے ہیں ؛ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں سے اور اُس کی ملاقات روز قیامت سے منکر تھے ۔ اور اُن کے اعمال مٹ گئے پر روز قیامت ہم اُن کے اعمال کا کچھ بھی وزن قائم نہ کریں گے ۔ یہ جہنم بدلہ ہوگا اُن کے کفر کرنے کا اور ہماری آیتوں اور ہمارے رسولوں سے مسخر کرنے کا ؛ بے شک ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کی مہمانی کے لیے فردوس کے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے ہٹنا نہ چاہیں گے ؛ اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہ " اگر میرے رب کی باتوں کے لیے سمندر بھی روشنائی بنجائے تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے کے قبل سمندر ختم ہوجائیگا اگرچہ ہم لوگ مدد کے لیے ویسا ہی ایک اور سمندر لائیں " اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہدے میں بھی تو تمھاری طرح ایک بشر ہوں ۔ مجھ پر وحی اُترتی ہے کہ سوا ایک معبود کے اور کوئی معبود تم لوگوں کا نہیں ہے ۔ پھر جس کسی کو اپنے رب کے ملنے کی تمنا ہو وہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک کرے ؛

سورۂ مریم[1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت زکریاؑ

ع کہیعص ؛ اے محمدؐ! یہ تیرے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اُس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی ۔ جب اُس نے اپنے رب کو خفی آواز سے پکارا ؛ اُس نے دعا کی تھی " اے میرے رب! میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں اور سر آتش پیری سے مشتعل ہوگیا ۔ یعنے بال سفید ہوگئے اے میرے رب! میں تجھ سے دعا کرکے کبھی محروم نہیں رہا ؛ مجھے اپنے بھائی بندوں سے

[1] اس سورہ میں حضرت عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریمؑ کا ذکر ہے اور دیگر پیغمبروں کے بھی حالات ہیں ؛

خوف ہو کہ میرے بعد دین میں رخنہ نہ ڈالیں۔ میری بی بی بانجھ ہو مجھے اپنی طرف سے ایک جانشین پسر دے جو امور دینی میں میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا بھی وارث ہو اور اُسے تو اے میرے پروردگار مقبول انام بنا۔ اللہ نے کہا اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اُس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔ زکریا نے کہا اے میرے رب! میرے یہاں لڑکا کہاں سے ہوگا جبکہ میری بی بی بانجھ ہے اور میں غایت کبر سنی کو پہونچ چکا ہوں؟ اللہ نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ تیرا رب کہتا ہے یعنی میں کہتا ہوں کہ میرے لیے ایسا کرنا آسان ہے۔ پہلے جو میں نے تجھے پیدا کیا تو تو کچھ بھی نہ تھا۔ زکریا نے کہا اے میرے رب! کوئی نشانی اس امر کی کہ میرے لڑکا ہوگا مجھے بتا۔ اللہ نے کہا تیری نشانی یہ ہے کہ تو آدمیوں سے برابر تین رات دن تک بات نہ کرے گا۔ پھر زکریا حجرے سے نکلکر اپنی قوم کے پاس آیا اور اُن کو اشارے سے بتایا کہ صبح اور شام عبادت کیا کرو۔ جونکہ یحییٰ پیدا ہوا اور ہم نے اُسے حکم دیا اے یحییٰ! کتاب (توریت) کو خوب مضبوطی سے لیے رہنا۔ ابھی وہ لڑکا ہی تھا کہ ہم نے اُسے نبوت دی اور اپنے پاس سے رحمدلی اور پاکیزگی عطا کی۔ وہ پرہیزگار تھا اور اپنے والدین کا خدمت گذار تھا۔ جبار اور نافرمان بردار نہ تھا۔ امان ہو اُس کے لیے خیالات شیطانی سے بوقت ولادت، عذاب قبر سے بوقت موت اور بازپرس سے بروز حشر۔

حضرت مریم

ع اے محمدؐ! کتاب (قرآن) میں مریم کا ذکر بیان کر۔ کہ جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر مکان شرقی میں جا بیٹھی اور لوگوں سے پردہ کر لیا۔ تو ہم نے اپنی روح جبریل کو اُس کی طرف بھیجا جو خاصہ آدمی کی صورت بنکر اُس کے سامنے آکھڑا ہوا۔ مریم نے اُس سے کہا اگر تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ اُس نے کہا میں تیرے رب کا فرستادہ ہوں تاکہ تجھے ایک پاک طینت لڑکا دوں۔ مریم بولی میرے لڑکا میرے کہاں سے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو کسی بشر نے چھوا اور نہ میں کبھی بدکار رہی۔ وہ بولا "تیرے لڑکا پیدا ہوگا۔ تیرا رب

---

۱۵ یعنی تین دن کسی سے زبان نہ ہلا سکے گی۔ اشارے سے وہ باتیں کرتے تھے۔ یہی نشانی تھی اُن کو ولی ہونے کی۔ ۱۲ حضرت یحییٰ کا بھی بڑا درجہ عبداللہ کے نزدیک ہے۔ دنیا دی تعلقات اُن کے پاس بہت کم تھے وہ موت اور واقعات ما بعد موت یاد کر کے اکثر رویا کرتے تھے اور جو اس بات کی خبر تھی کہ اکلوتے باپ (زکریا) کے سامنے اس قسم کا ذکر بند کر دیا تھا شاید وقت نے اُنھیں قتل کیا اس تصور پر کہ یہ خلاف مزاج شادی کے وعظ کہتے تھے یا اُس قسم کے تصور پر جس پر حضرت یوشعؑ کو مصر میں قید ہونا نصیب ہوا تھا اور واقعین اس بات میں مختلف ہیں۔ یہاں کے بعد اُن کے باپ حضرت زکریا آرے سے چیرے گئے۔ بعد ازاں خدا کا علم یا ماں ہوا۔ بہت لطف یہ ہے کہ اگر بیت المقدس میں ایسی خونریزی کی جاتی تو خون بہنا دگار ہے۔

کہتا ہے۔ میرے لیے بے باپ کے لڑکا پیدا کرنا آسان ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس لڑکے کو آدمیوں کے لیے اپنی قدرت کی نشانی قرار دیں اور لوگوں کے لیے اُسے دنیا میں اپنی رحمت کا ذریعہ قرار دیں۔ یہ امر ہمارے یہاں طے ہو چکا ہے۔" اور پھر مریم حاملہ ہوئی اور حمل لیے ہوئے کسی دور جگہ جا بیٹھی۔ پھر دردِ زہ اُسے ایک کھجور کے درخت کی جڑ کے پاس لے گیا اور وہ کہنے لگی "اے کاش میں پہلے ہی مر گئی ہوتی اور نسیاً منسیاً ہو گئی ہوتی۔" پھر جبرئیل نے اُسے نیچے سے آواز دی "غم نہ کھا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ بہا دیا ہے۔ کھجور کی جڑ کو اپنی طرف ہلا۔ پکی اور تازہ کھجوریں تجھ پر گریں گی۔ پھر کھا پی اور دیدار فرزند سے آنکھیں ٹھنڈی کر اور اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو اُس سے کہنا کہ میں نے اللہ کے روزے کی نیت کی ہے۔ آج میں کسی سے بات نہیں کر سکتی۔" پھر مریم لڑکے کو گود میں لے کر اپنی قوم کے پاس آئی۔ وہ لوگ کہنے لگے "اے مریم! عجیب بات تو نے کی۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔" مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ لوگوں نے کہا "گود کے بچے سے ہم کیونکر باتیں کریں؟" بچہ بولا "میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب انجیل دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ میں کہیں رہوں مجھے اُس نے برکت دی ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں۔ مجھے اُس نے اپنی ماں کا فرمانبردار بنایا ہے۔ مجھے جبّار اور شقی نہیں پیدا کیا ہے۔ مجھے اللہ کی امان ہے بروز پیدائش، بروز موت اور اُس دن جب میں دوبارہ حشر میں زندہ کیا جاؤں گا۔" عیسیٰ ابن مریم کی یہ حقیقت ہے۔ جو سچی بات ہے جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں۔ اللہ کے شایان نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے وہ ذات پاک ہے۔ جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو اُس کام کی نسبت وہ صرف یہ کہتا ہے کہ "ہو جا" اور وہ کام ہو جاتا ہے۔ لوگو! بیشک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اُس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ پھر یہود اور نصاریٰ کے فرقوں میں باہم اختلاف پیدا ہوا افسوس ہے اُن لوگوں پر جو بڑے دن (قیامت) کی حاضری سے منکر ہیں۔ جب یہ ہمارے پاس آئیں گے تو خوب سُنیں گے اور دیکھیں گے۔ لیکن یہ ظالم آج تو کھلے گمراہ ہیں۔ اے محمدؐ! ڈرا ان کو یوم حسرت قیامت سے جب فیصلہ کیا جائے گا۔ اس وقت تو یہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ ہم ہی زمین کے اور زمین والوں کے وارث ہیں اور ہمارے ہی طرف ان سب کو واپس آنا ہوگا۔

ولادت حضرت عیسیٰ

ع ۳ اے محمدؐ کتاب قرآن مین ابراہیم کا ذکر لوگون سے بیان کر۔ وہ سچا نبی تھا۔ اپنے باپ سے اُس نے کہا "ابا جان آپ ان بتون کی پرستش کیون کرتے ہین جو نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین اور نہ آپ کی کچھ مدد کرتے ہین۔ ابا جان! مجھے وہ علم حاصل ہوا ہے جو آپ کو نہین ہے۔ آپ میرا اتباع کیجیے مین آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤن گا۔ ابا جان! شیطان کی عبادت چھوڑ دیجیے۔ شیطان اللہ کا باغی ہے۔ ابا جان! مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ کا عذاب آپ پر آئے اور آپ جہنم مین شیطان کے ساتھی بن جائین" باپ نے جواب مین کہا "اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودون سے منحرف ہے؟ اپنے خیال سے اگر تو باز نہ آئے گا تو مین ضرور تجھے سنگسار کرون گا۔ میرے سامنے سے دور ہو" ابراہیم نے کہا "سلام علیک۔ مین اپنے رب سے آپ کے لیے دعاے مغفرت کرون گا۔ وہ مجھ پر مہربان ہے۔ مین آپ لوگون کو اور ان بتون کو جنھین آپ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہین چھوڑتا ہون۔ اور اپنے رب کو پکارتا ہون۔ مین اپنے رب سے دعا مانگنے مین امید ہے کہ بدنصیب نہ رہون گا پھر جب ابراہیم نے اُن بت پرستون اور اُن کے معبودون کو جو اللہ کے سوا تھے چھوڑا تو اُس کو ہم نے اسحاق اور یعقوب عنایت کیا اور ان سب کو نبی بھی بنایا اور اپنی رحمت اُن کو دی۔ اور اُن کے لیے سچائی کی زبان ہم نے بلند کی۔

اسحاق یعقوب

ع ۴ اے محمدؐ کتاب قرآن مین موسیٰ کا ذکر لوگون سے بیان کر۔ وہ بندۂ خاص اور رسول اور نبی تھا۔ ہم نے اُسے طور کے داہنی طرف سے آواز دی اور رازداری کے لیے اُسے مقرب بنایا۔ اور اپنی مہربانی سے اُس کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر اُس کے ساتھ کر دیا۔

حضرت موسیٰ
کوہ طور

اے محمدؐ اسمٰعیل کا ذکر بھی کتاب قرآن مین بیان کر۔ وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول و نبی تھا اپنے گھر والون کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک مقبول تھا۔ کتاب قرآن مین ادریس کا بھی ذکر بیان کر۔ وہ بڑا سچا نبی تھا۔ ہم نے اُس کا درجہ بلند کیا تھا۔ یہ انبیا جن پر اللہ کا فضل تھا نسل آدم سے ہین۔ اور اُن لوگون کی نسل سے ہین جنھین نوح کے ساتھ ہم نے کشتی مین سوار کر لیا تھا۔ اور ابراہیم اور اسرائیل (یعقوب) کی نسل سے ہین اور ان لوگون مین سے ہین جنھین ہم نے ہدایت دی اور پسند کیا۔ جب ان کو اللہ کی آیتین پڑھ کر سنائی

حضرت ادریس

---

۵ یعنی جو بات وہ کہتے تھے سچ کہتے تھے اور جو دعا مانگتے تھے مقبول ہوتی تھی۔ بعضون نے یون بھی ترجمہ کیا ہے "اور ان کے لیے اعلیٰ درجہ کا ذکر خیر دنیا مین ہم نے باقی رکھا" ۶ حضرت ادریس کا نام اخنوخ بھی تھا۔ یہ حضرت نوح کے اجداد مین تھے۔ دیکھو کتاب تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۸۔ یہ فن کتابت کے موجد تھے۔ بعض کہتے ہین کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے اور اس تقدیر پر وہ ترجمہ یون کرتے ہین "اور ہم نے اُسے زمین سے اٹھا کر بڑی اونچی جگہ بہشت مین پہونچا دیا ہے"

سجدہ

جاتی تھیں تو یہ سجدے میں گر پڑتے تھے اور روتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ہوئے جنہوں نے نماز چھوڑی نفسانی خواہشوں کی پیروی کی۔ یہ خسارہ میں رہیں گے۔ مگر جس نے توبہ کی ایمان لایا نیک کام کیے تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ذرا بھی انکی حق تلفی نہ ہوگی۔ جنت کیا ہے؟ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کا وعدہ اپنے بندوں کے ساتھ اللہ نے غیب سے کر رکھا ہے۔ بیشک اُس کا وعدہ پورا ہوگا۔ اُس میں وہ لغو بات نہ سنیں گے سلام ہی سلام سنیں گے۔ اُن کو اُن کا کھانا وہاں صبح و شام جب چاہیں گے ملے گا۔ یہی وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے پرہیزگار بندوں کو بنائیں گے۔ اے محمدؐ! ہم (فرشتے) صرف آپ کے رب کے حکم سے دنیا میں آتے ہیں۔ جو کچھ ہمارے آگے ہونے والا ہے یا پیچھے ہو چکا ہے یا ان دونوں کے درمیان ہیں ہے۔ سب اُسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو ان دونوں کی درمیانی ہیں ہے ان سب کا وہ رب ہے اسکی عبادت کر اور اسکی عبادت میں تکلیف برداشت کیجیے۔ بھلا اُس کا سا اور بھی کوئی آپ کے علم میں ہے؟

فرشتے دنیا میں

ع ۵ انسان (منکر قیامت) کہتا ہے کیا میں مرنے کے بعد زمین سے دوبارہ زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ کیا یہ انسان نہیں سوچتا کہ ہم نے جو اُسے پیدا کیا تو وہ کچھ بھی نہ تھا۔ اے محمدؐ! قسم ہے تیرے رب کی کہ ہم تمام آدمیوں کو اور شیطانوں کو جمع کریں گے اور پھر جہنم کے گرد انھیں دوزانو بٹھائیں گے۔ اور پھر ہر گروہ سے ہم ان لوگوں کو الگ کریں گے جو اللہ سے دنیا میں سرکشی کرتے تھے۔ پھر ہم تو اُن کو خوب جانتے ہیں جو جہنم میں جانے کے زیادہ سزاوار ہیں۔ لوگو! تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم سے ہو کر نہ گذرے یہ ایک وعدہ فیصل شدہ تیرے رب پر لازم ہے۔ پھر پرہیزگاروں کو ہم بچا لیں گے اور ظالموں کو ہم اُس میں گھٹنوں کے بل چھوڑ دیں گے۔ جب ہمارے کھلے کھلے احکام لوگوں کو پڑھکر سنائے جاتے ہیں تو کفار بطور استہزا مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ "ہم میں سے کس فریق کے مکانات اچھے ہیں اور مجلسیں عمدہ ہیں"۔ حالانکہ ان کے پہلے بہت سی جماعتیں ہم برباد کر چکے ہیں جو اسباب اور نمائش میں اچھی تھیں۔ اے محمدؐ! تو کہہ "گمراہوں کو اللہ ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ شے موعود کو یعنی عذاب یا قیامت کو دیکھیں گے تب معلوم کریں گے

جہنم

قیامت

---

۵ معراج میں جب وحی موقوف ہوئی تو آنحضرتؐ تنگ دل ہوتے تھے ایک مرتبہ فرشتوں کی جانب سے گفتگو رہنے کے بعد یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ۱۲ منہ اپنے بھی خود اپنی قسم ہے

مکان بُرا ہے اور کس کی جماعت کمزور ہے۔ اللہ ہدایت پانے والون کو زیادہ ہدایت دیتا رہتا
ہے اے محمدؐ! نیکیان جو باقی رہنے والی ہین وہ تیرے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے
اعتبار سے بہتر ہین ۞ اے محمدؐ! میری آیتون سے کفر کرنے والے کو تونے دیکھا؟ وہ کہتا ہے
کہ مجھے قیامت مین ضرور مال ملے گا اور اولاد بھی ملے گی۔ کیا وہ غیب دان ہے یا اللہ سے
اُس نے عہد کر لیا ہے؟ ہرگز نہین۔ جو کچھ یہ کہتا ہے ہم لکھ لیتے ہین اور عذاب اُس کے لیے
بڑھاتے جائین گے اور یہ جو کچھ کہتا ہے اُس کے وارث ہم ہون گے اور یہ تنہا ہمارے پاس
آئے گا ۞ مشرکون نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہین کہ وہ اُن کے لیے قیامت مین مددگار مشرک
ہون۔ ہرگز نہین + یہ معبود اُن کی عبادت کا انکار کرین گے اور اُن کے مخالف ہو جائین گے
ع اے محمدؐ! کیا تونے دیکھا نہین؟ ہم نے شیاطین چھوڑ رکھے ہین جو کافرون کو تیز
کرتے رہتے ہین۔ تو نزول عذاب کی ان پر جلدی نہ کر۔ ہم ان کے لیے قیامت کے دن
گن رہے ہین۔ اُس دن ہم پرہیزگارون کو اللہ کے (یعنے اپنے) سامنے بطور مہمان جمع کرینگے
اور مجرمون کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکین گے۔ شفاعت کا اختیار کسی کو نہو گا۔ مگر ان شفاعت
جس نے اللہ سے وعدہ لے لیا ہے وہ وعدہ اُس کا شفیع ہو گا ۞ بعض کہتے ہین کہ "اللہ بیٹا
رکھتا ہے" اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "تم بڑی سخت بات کہتے ہو۔ عجب نہین کہ اس سے آسمان اولاد محال ہے
پھٹ پڑین اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ کانپ کر گر پڑین اس امر پر کہ لوگون نے اللہ کے
لئے بیٹا قرار دیا۔ اللہ کے لیے کسی کو اپنا بیٹا بنانا سزاوار نہین ہے۔ آسمان اور زمین مین جتنے
مخلوقات ہین سب ہی اللہ کے سامنے غلامون کی طرح حاضر ہون گے۔ اللہ سب کو گھیرے
ہوے ہے اور سب کو اُس نے گن رکھا ہے۔ یہ سب جُدا جُدا اُس کے پاس قیامت کے دن
حاضر ہون گے ۞ ایمان لانے والون اور نیک کام کرنے والون کی محبت عنقریب اللہ لوگون
کے دلون مین پیدا کر دے گا۔ اے محمدؐ! مین نے تیری زبان مین اس لیے یہ قرآن آسان
کر دیا ہے کہ تو اُس کے ذریعے سے پرہیزگارون کو خوشخبری دے اور جھگڑالو قوم عرب کو ڈرائے

---

۱۵ کسی قبائلی فخر کے کافر سے مزدوری مانگی۔ بطور استہزا اُس کافر نے کہا "قیامت مین تو بقول مسلمانون کے دولت
مال اولاد سب ہی کچھ ہو گا ہمارے دین چل کر تجھ سے لینا جلدی کیا ہے" ۞ نیک عمل کا بدلہ جنت ہے جا بجا قرآن مین
مذکور ہے یہی خدا کا وعدہ ہے اور اسی وعدہ کے اعتبار سے مومن جنت مین جائین گے گویا یہ وعدہ اُن کی شفاعت
کرے گا ۞ نیک کام کرنے والون سے لوگ خود بخود محبت کرنے لگتے ہین +

اُن کے پہلے ہمنے کتنی جماعتیں ہلاک کی ہیں۔ اُن میں سے اب تو کسی کو دیکھتا ہے یا اُن کی آہٹ سنتا ہے۔ ۹

سورۂ طٰہٰ

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن

ع ۱ طٰہٰ۔ اے محمدؐ ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نہیں اُتارا ہے کہ تو شقاوت[۱] اُٹھائے۔ ہاں یہ قرآن اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے نصیحت ہے اور زمین اور آسمان کے بلند کے پیدا کرنے والے کا اُتارا ہوا ہے۔ نام اُس کا رحمان ہے اور وہ عرش پر مستوی ہے۔ آسمانوں میں زمین میں اور ان دونوں کے درمیان میں اور خاک کے نیچے جو کچھ ہے اُسی کا ہے۔ اے مخاطب! تو زور سے بولے تو اُسے اس کی احتیاج نہیں ہے وہ تو آہستہ اور زیادہ مخفی بات کو بھی جانتا ہے۔ وہی اللہ ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اُسی کے لیے اچھے نام ہیں۔ اے محمدؐ کیا تیرے پاس موسیٰ کی خبر پہونچی ہے؟ جب اُس نے آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے اُس نے کہا ٹھہرو مجھے آگ دکھائی دی ہے شاید اُس آگ سے میں ایک چنگاری تمھارے لیے لاؤں یا آگ پر کوئی رہبر پاؤں۔ جب موسیٰ وہاں پہونچا تو آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں تیرا رب ہوں۔ اپنے جوتے اُتار ڈال۔ تو طویٰ کے میدان پاک میں ہے۔ اور ہم نے تجھے پیغمبری کے لیے پسند کیا ہے۔ اب جو ارشاد ہوتا ہے اُسے کان لگا کر سُن۔ میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میری عبادت کر اور میری یاد میں نماز پڑھا کر۔ قیامت ضرور آنے والی ہے۔ ہم اُسے پوشیدہ رکھتے ہیں تاکہ ہر ایک کو اُس کی کوشش کا بدلہ قیامت میں ملے۔ جو شخص کہ قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتا ہے ایسا نہ ہو وہ تجھے فکر قیامت سے باز رکھے اور تو تباہ ہو جائے۔ اے موسیٰ! تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ موسیٰ نے کہا یہ میرا عصا ہے میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اسی سے اپنی بکریوں کے لیے پتی جھاڑتا ہوں اور میرے دیگر غراض بھی اسی سے متعلق ہیں۔ اللہ نے کہا اے موسیٰ! اسے گرا دے۔ جب اُس نے اُسے گرا دیا

آتش طور

عصائے موسیٰ

[۱] یہ سورہ حروف مقطعات طٰہٰ سے شروع ہوتا ہے اسلیے اسکا نام سورۂ طٰہٰ ہے [۲] ابتدائے اسلام میں آنحضرتؐ راتوں بھر عبادت کیا کرتے تھے اور بھر اس فکر میں رہتے تھے کہ دین اسلام کیونکر پھیلے اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔

تو وہ سانپ ہو کر دوڑنے لگا ۞ اللہ نے کہا اسے پکڑ لے خوف نہ کر ہم اسے اسکی حالت سابق پر کیے دیتے ہیں ۞ اور اپنا ہاتھ سکوڑ کر اپنی بغل میں رکھ تو وہ بے روگ سپید ہو کر نکلے گا اور یہ دوسری نشانی ہوگی۔ اور ہم تجھے ان نشانیوں سے بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں گے تو فرعون کے پاس جا وہ سرکش ہو رہا ہے" ۞

ع ۲ موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار! میرا دل کھول دے۔ اور میرے کام میرے لیے آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ (لکنت) بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھیں میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر کر دے اور اس سے میری قوت کو مستحکم کر۔ میرے کام میں اسے شریک کر تاکہ ہم دونوں بکثرت تیری تسبیح کریں اور بکثرت تجھے یاد کریں تو ہمارے حال کا نگران ہے ۞ اللہ نے کہا اے موسیٰ! تیری درخواست منظور کی گئی ۞ ہم نے تجھ پر ایک[1] مرتبہ اور احسان کیا تھا۔ جب ہم نے تیری ماں کی طرف اس امر کی وحی بھیجی تھی کہ موسیٰ کو صندوق میں رکھ اور صندوق کو دریا میں ڈال کہ دریا صندوق کو کنارے پر لگا دے۔ موسیٰ کو میرا دشمن اور نیز موسیٰ کا دشمن فرعون پائے گا ۞ اے موسیٰ! ہم نے تجھ پر اپنے فضل سے محبت کا ایسا پرتو ڈال دیا تھا کہ جو شخص تجھے دیکھتا تھا تجھ سے محبت کرتا تھا تاکہ تو ہماری نگرانی میں پالا جائے ۞ اس وقت تیری بہن فرعون کے لوگوں کے ساتھ ساتھ کہتی چلی کیا میں تم کو ایسی دایہ بتا دوں جو اس بچے کی کفیل ہو" ۞ پھر ہم نے

حضرت ہارون ۳

[1] یہاں تک حضرت موسیٰ کے آخری حالات ہیں۔ یہاں سے ابتدائی حالات شروع ہوئے دونوں کو الترتیب یوں سمجھیے۔ فرعون مصر کے قبطیوں کا بادشاہ تھا مصر میں بنی اسرائیل حالت غلامی میں آگئے تھے۔ فرعون کو یہ خیال پیدا ہوا کہ بنی اسرائیل میں میرا دشمن پیدا ہوگا اس نے مردوں کو شہر بدر کرا دیا لیکن کسی طرح مریم اپنے شوہر سے ملی۔ حمل قرار پایا۔ حضرت موسیٰ پیدا ہوئے۔ اس بچے کو اُسنے صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دیا نہر سے ہوتا ہوا فرعون کے باغ میں صندوق پہونچا۔ اُس کی بی بی سارہ نے بچہ نکالا حضرت موسیٰ کی بہن نے جا موسیٰ کی اور ماں کو دودھ پلوانے کے لیے مقرر کروا دیا محل شاہی میں فرعون کے اس طرح رسائی ہوئی۔ جب یہ سن شعور کو پہونچے تو اتفاقیہ ایک قتل ان سے سرزد ہوا۔ ایک قبطی ایک بنی اسرائیل پر ظلم کر رہا تھا حضرت موسیٰ نے اُسے ایسا مارا کہ وہ اُٹھ نہ سکا حضرت موسیٰ پھر دُرے اور مصر سے بھاگ کر مدین پہونچے اور حضرت شعیب پیغمبر کی لڑکی سے بیاہ کیا ۞ ایک مدت کے بعد اپنی بی بی کو لے کر گھر چلے۔ اُن کے سُسرے نے ایک عصا جس سے بڑی کرامات ظاہر ہوئی انھیں دیکھنے کے لیے دیا تھا انھیں راستہ میں پیغمبری ملی ۞ فرعون کو آخر انھوں نے گمراہی سے بچانا چاہا۔ بعد ردوکد کے یہ تمام بنی اسرائیل مصر کو ساتھ لیے ہوئے مصر سے نکلے۔ فرعون نے ان کا پیچھا کیا اور مع لشکر ساتھیوں کے دریائے نیل میں ڈوب کر مر گیا۔ اس کے بعد کے حالات اور سورتوں میں پڑھو اور نیز دیکھو الاسلام حصہ ۲

تجھے تیری ماں کے پاس پہونچایا کہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنج نہ کرے پھر تو نے ایک شخص (قبطی) کو مار ڈالا تھا تو ہم نے تجھے اس غم سے بھی نجات دی تھی اور خوب تجھے آزمایا تھا + پھر تو کئی برس اہل مدین کے ساتھ رہا پھر اے موسیٰ تو ایک حد (بخشی عمر) تک پہونچا اور میں نے تجھے پیغمبری کے لیے ہم نے تجھے برگزیدہ کیا + ہماری نشانیان لیکر تو اپنے بھائی کے ساتھ جا۔ ہماری یاد میں تم دونوں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہوگیا ہے + نرمی سے اُس سے باتیں کرنا شاید وہ سمجھے یا ڈرے + دونوں نے کہا۔ اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں وہ ہم پر زیادتی یا سرکشی نہ کرے + اللہ نے کہا نہ ڈرو۔ میں تو تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں + اُس کے پاس تم دونوں جاؤ اور کہو۔ کہ ہم آپ کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دیجیے اُنھیں ایذا نہ دیجیے + ہم آپ کے رب کی نشانی لے کر آپ کے پاس آئے ہیں + سلامتی اُسی کی ہے جو راہ راست کا اتباع کرے + ہم پر یہ وحی اُتری ہے کہ آیات الٰہی کے جھٹلانے والوں اور اُس کے احکام سے منھ موڑنے والوں پر عذاب الٰہی ہوگا + فرعون نے کہا تمھارا رب کون ہے؟ + موسیٰ نے کہا ہمارا رب، وہ ہے جس نے ہر شے کو اُس کی خلقت عطا کی ہے۔ اور پھر موافق اُس خلقت کے اُسے راہ دکھائی ہے + فرعون نے پوچھا بھلا اگلوں کا کیا حال ہوا؟ + موسیٰ نے جواب دیا اس کا علم میرے رب کے پاس کتاب (لوح محفوظ) میں ہے + میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے + اُسی نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا ہے اور تمھارے لیے اُس میں اُس نے رستے نکالے ہیں۔ اُسی نے آسمان سے پانی برسا کر اُس سے روئیدگیوں کے مختلف جوڑے پیدا کیے ہیں تاکہ تم کھاؤ اور اپنے چارپائے بھی چراؤ بیشک عقل والوں کے لیے اسمیں بیشک نشانیاں ہیں +

ع ۳ لوگو! اسی زمین سے ہم نے تمھیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمھیں بعد موت واپس لیجائیں گے اور اسی سے تمھیں بروز قیامت دوبارہ نکال کر کھڑا کریں گے + ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں لیکن وہ جھٹلاتا اور انکار کرتا رہا + اور اُس نے کہا اے موسیٰ! کیا تو اس لیے آیا ہے کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے مُلک بدر کردے؟ + ہم بھی تیرے سامنے ایسا ہی جادو پیش کریں گے۔ ایک وقت ہمارے اور اپنے درمیان میں مقرر کردے +

قتل قبطی

فرعون

فرعون

لہ یعنی مدین کے سفر اور غربت کی تکالیف میں تو مبتلا ہوا تھا + لہ اس وقت تک نبوت اُتری نہ تھی اس لیے لوح محفوظ کا حوالہ دیا +

اُس سے نہ ہم خلاف کرین اور نہ تو خلاف کرے۔ کھلا ہوا میدان ہو۔ موسیٰ نے کہا میعاد تمھارا اور تمھارا وعدہ یوم زینت (عید) ہی۔ لوگ دن چڑھے جمع ہوئے۔ فرعون واپس گیا اور اپنا مکر (لوازم سحر) جمع کرکے آیا۔ موسیٰ نے فرعونیوں سے کہا تمھاری شامت آئی ہی۔ اللہ پر جھوٹی تہمت نہ لگاؤ ورنہ وہ تمھین عذاب سے ہلاک کرے گا۔ اور مفتری ہمیشہ نامراد ہوتے ہین۔ پھر اُن مین اس امر پر نزاع ہوئی اور چپکے چپکے سرگوشیان ہوئین۔ سب نے کہا یہ دونون بھائی جادوگر ہین۔ ملک سے ہمین یہ جادو کے زور سے نکالنا چاہتے ہین اور ہمارے عمدہ مذہب کو مٹانا چاہتے ہین۔ اے ملک کے جادوگرو! تم بھی اپنی تدبیرین کرو اور صف بصف آبیٹھو۔ جو آج غالب ہوگا اُسی کی فلاح ہی۔ جادوگرون نے کہا اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا پہلے ہم ہی ڈالین۔ موسیٰ نے کہا نہین بلکہ پہلے تم ہی ڈالو۔ موسیٰ کو اُن کے جادو سے یکایک ایسا معلوم ہوا کہ اُن کی رسیان اور لاٹھیان دوڑ رہی ہین۔ موسیٰ کے دل مین ڈر معلوم ہوا۔ ہم نے موسیٰ سے کہا نہ ڈر۔ تو ہی غالب رہے گا۔ تیرے داہنے ہاتھ مین جو لاٹھی ہی اُسے میدان مین ڈالدے۔ یہ اُن کی صنعتون کو نگل جائے گی۔ جو کچھ اُنھون نے کیا ہی وہ جادوگرون کے کرتب ہین۔ جادوگر کہین جائے فلاح نہین پاتا۔ غرضکہ جادوگر سجدے مین گر پڑے اور بولے ہارون اور موسیٰ کے رب پر ہم ایمان لائے۔ فرعون نے کہا کہ قبل اس کے کہ ہم تمھین اذن دین تم اس پر ایمان لائے؟ یہ تمھارا اُستاد ہی اسی نے تم کو جادو سکھایا ہی۔ مین تمھارے ہاتھ اور تمھارے پانون اُلٹے سیدھے کاٹ[۵۲] کر تم کو کھجورون کے تنون پر سولی چڑھاؤن گا اور تم کو معلوم ہوگا کہ ہم مین سے کس کی مار سخت اور دیرپا ہی۔ جادوگر بولے ہم تجھے ترجیح نہین دے سکتے اُن معجزات پر جو پیش آئے اور اُس اللہ پر جس نے ہمین پیدا کیا ہی۔ تجھے جو کرنا ہی کر۔ اس حیات دنیا ہی مین تو حکم چلا سکتا ہی۔ ہم اپنے رب پر ایمان لاچکے تاکہ وہ ہمارے گناہ بخشے۔ اور سحر جو تو نے ہم سے مجبوراً کرایا اُسے بھی بخشے۔ اللہ کا دین بہتر ہی اور زیادہ دیرپا ہی۔ اس مین شک نہین کہ جو اپنے رب کے پاس مجرم کفر ہوکر آئے گا اُس کے لیے جہنم ہی۔ جس مین وہ نہ مرے گا اور نہ جیے گا۔ اور جو ایمان اور عمل صالح لیکر اُس کے پاس جائے گا اُس کے لیے بڑے بڑے درجے ہین اور رہنے کے باغ ہین جن کے نیچے نہرین جاری ہین۔ جادوگر

---

[۵۲] میعاد۔ جشن یا عید کا دن۔ [۵۳] یعنی داہنا ہاتھ تو بایان پانون۔ یہ مضمون سورۂ اعراف رکوع ۱۵ مین بھی ہے۔ [۵۴] یعنی جس عذاب سے موسیٰ ڈراتے ہین وہ سخت ہی جو عذاب سخت ہی ہم اُس کو مانتے ہین۔

ہمیشہ رہنا ہوگا + گناہ کفر ہے جو پاک ہوائس کے لیے یہ صلہ ہے +

حضرت موسیٰ کے چلے

۷۷ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ "ہمارے بندوں کو وقتِ شب مصر سے باہر لے جا اور دریا میں ان کے لیے سوکھی سڑک بنا۔ نہ تجھے خوف تعاقب ہوگا اور نہ خوف غرق ہوگا +

فرعون نے اپنا لشکر لے کر اُن کا تعاقب کیا پھر جو کچھ دریا نے فرعونیوں کو لے لیا + فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا تھا اُنھیں سیدھا راستہ نہیں دکھایا تھا + اے بنی اسرائیل! ہم نے تمکو تمھارے دشمن (فرعون) سے بچایا اور طور کے داہنے جانب کا تم سے وعدہ کیا۔ ہم نے تم پر من اور سلویٰ اُتارا + اور کہا "عمدہ روزی جو ہم نے تمھیں دی ہے اُسے کھاؤ اور سرکشی نہ کرو ورنہ میرا غضب تم پر نازل ہوگا + اور جس پر میرا غضب نازل ہوا اُسے سمجھو کہ جہنم کے گڑھے میں وہ گرا + جو شخص توبہ کرے ایمان لائے اور نیک کام کرے اور راہ راست پر رہے تو ہم اُسے بخش دیتے ہیں" + جب موسیٰ توریت لینے کو آگے بڑھ آیا تو ہم نے کہا "اے موسیٰ! تو جلدی کرکے اپنی قوم سے پہلے کیسے آیا؟ + موسیٰ نے کہا "وہ بھی میرے پیچھے آرہی ہے۔ میں نے اے پروردگار! جلدی اس لیے کی کہ تو مجھ سے راضی رہے" + اللہ نے کہا "تیرے پیچھے ہم نے تیری قوم کی آزمائش کی۔ سامری نے اُن کو گمراہ کر دیا ہے" + پھر موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور افسوس کے ساتھ واپس آیا اور کہنے لگا "لوگو! کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟۔ کیا یہ مدت تمھیں بہت طویل معلوم ہوئی؟ یا تم نے یہ چاہا کہ تمھارے رب کا غضب تم پر نازل ہو؟۔ اور میرے عہد کے خلاف تم نے کیا" + وہ لوگ کہنے لگے "ہم نے اپنے اختیار سے خلاف عہد نہیں کیا۔ بلکہ ہم پر ہماری قوم کے زیوروں کا بوجھ لدا ہوا تھا۔ ہم نے اُنھیں پھینکدیا اور سامری نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر اُس نے ان زیوروں سے ایک بچھڑا مجسم سب کے لیے بنایا جس کی آواز گائے کی سی تھی۔ اور سامری اور سامری کے ساتھیوں نے ہم لوگوں سے کہا کہ یہ تمھارا اور موسیٰ کا معبود ہے" + اور وہ سامری اللہ کو بھول گیا تھا۔ کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے تھے کہ وہ بچھڑا اُن کی بات کا جواب تک تو دیتا نہ تھا اور نہ کوئی نفع یا نقصان اُنھیں پہونچا سکتا تھا +

طلاق بجم

---

۷۷ موسیٰ نے کہا اپنے ساتھ ستر آدمی لیکر کوہ طور پر آؤ۔ اُنھیں توریت دکھائے گی ۷۸ دیکھو سورۂ بقرہ رکوع ۷ کو ع ۷ یہ سکتا توبہ کے لیے کو حضرت موسیٰ چلے تو جلدی ہی سب کے آگے بڑھ گئے اُسوقت یہ خطاب ہوا ۷۹ دیکھو سورۂ بقرہ رکوع ۷ +

۸۰ توریت دینے کا جو بعضوں نے اس کلمہ کا یہ ترجمہ کیا ہے "ہم لوگوں سے کہ تمھارا اور موسیٰ کا معبود ہے" + موسیٰ بھول گیا کہاں سے چھوڑ کر کوہ طور پر گیا + ۸۱ کہ گو ذخیرہ کرنے +

ع ۵ ہارون نے اُنھین پہلے سمجھایا تھا کہ "بھائیو! اس بچھڑے سے تمھاری آزمائش کی جاتی ہی۔ تمھارا رب اللہ رحمٰن ہی۔ میرا اتباع کرو اور میرا حکم مانو" وہ کہنے لگے "جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس آئین ہم اسی بچھڑے پر برابر معتکف رہین گے اُسوقت اگر موسیٰ نے ہمین حکم دیا" اور ایسی کے موسیٰ نے خفا ہوکر ہارون سے کہا "اے ہارون! جب تونے دیکھا تھا کہ یہ گمراہ ہوگئے تو میری ہدایت کی پیروی کرنے سے کیا امر تجھے مانع ہوا؟ کیا تونے بھی میرے حکم کی نافرمانی کی؟" ہارون نے کہا "اے بھائی! میری ڈاڑھی اور سر نہ پکڑ۔ مین ڈرا کہ آپ کہین یہ نہ کہین کہ تونے بنی اسرائیل مین تفرقہ ڈال دیا اور میرے قول کا انتظار نہ کیا" موسیٰ نے سامری سے پوچھا "اے سامری! تیرا کیا حال ہی؟" اُس نے جواب دیا "مین نے جو شے دیکھی وہ اوروں نے نہین دیکھی۔ مین نے جبرئیل کا گھوڑا دیکھا اور ایک مُشت خاک نقش قدم اسپ رسول (جبرئیل) سے اُٹھالی اور اُسے گوسالۂ زرین کے پیٹ مین ڈال دیا میرے نفس نے مجھے ایسا ہی بتایا" موسیٰ نے کہا "چل جا۔ زندگی مین تو تیرے لیے یہ سزا ہی کہ تو کہتا پھرے گا کہ مجھے نہ چھونا، اور علاوہ برین تیرے لیے عذاب قیامت کا ایک وعدہ اور بھی ہی جو تجھ سے ٹل نہین سکتا۔ اپنے معبود کو دیکھ جس پر تو برابر معتکف تھا ہم اُسے جلاتے ہین اور بحر دریا مین اُسی کی خاک اُڑا دیتے ہین۔ لوگو! تمھارا معبود بس اللہ ہی۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہی۔ اُس کا علم ہر شے پر حاوی ہی" اے محمدؐ! اسی طرح حالات ماسبق ہم تجھے سناتے ہین۔ ہم نے تجھے اپنے پاس سے قرآن عطا فرمایا ہی جو اس سے مُنھ پھیرین گے وہ قیامت کے دن اعمال بد کے بوجھ سے لدے ہوے ہون گے اور ہمیشہ اسی حال مین رہین گے اور روز قیامت یہ بوجھ اُن کے لیے بُرا ہوگا۔ اُس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم اُس دن مجرمون کو نیلی بے نور آنکھون کے ساتھ جمع کرین گے اور وہ آپس مین آہستہ آہستہ کہین گے کہ "دنیا مین ایک عشرہ سے زیادہ ہم نہ ٹھہرے ہون گے" ہم بخوبی واقف ہین کہ وہ کیا کہین گے۔ جو ان مین زیادہ ہوشیار ہوگا وہ کہے گا "تم بھی ایک ہی دن ٹھہرے ہوگے"

ع ۶ اے محمدؐ! تجھ سے پہاڑون کی نسبت لوگ سوال کرتے ہین کہ روز قیامت ہین یہ کیا ہونگے؟

بچھڑے مین گمراہی

سامری

نفخ صور

---

۵۱ یعنی تونے میری نیابت کیون نہ کی اور لوگون کو پرستش گوسالہ سے باز کیون نہ رکھا ۵۲ سامری جبتک زندہ رہا دور دور رہا۔ کسی سے ملتا نہ تھا اگر کوئی بھولا بھٹکا حضرت موسیٰ کے پاس آتا تو وہ کہتا "مجھ سے دور رہ" ۵۳ یعنی بے نور آنکھون کے بجاے سرخی آنکھون "بعض ترجمہ کرتے ہین" ۵۴ انسان جب دنیا سے گذر جاتے گا تو بڑا گذشتہ اور آیندہ زمانہ کے دنیا کا قیام اور سے بہت ہی کم معلوم ہوگا

تو کہے گا۔ میرا پروردگار انھیں اُڑا دے گا اور زمین کو میدان ہموار کر دے گا کہ تو اُس میں نہ کجی نہ کبھی دیکھے گا اور نہ اونچا نیچا دیکھے گا ✦ اُس دن بُلانے والے (صور پھونکنے والے) کی سب پیروی کریں گے ادھر اُدھر نہ مُڑیں گے ✦ رحمٰن (اللہ) کے سامنے آواز[۱] میں بیٹھ جائیں گی اور آواز پاکے سوا تو کچھ نہ سُنے گا ✦ اُس دن کسی کی سفارش کام نہ آئے گی مگر جسے رحمٰن (اللہ) اجازت دے اور اُس کا بولنا پسند کرے ✦ جو کچھ لوگوں کے سامنے ہو رہا ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہو چکا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ لیکن بندوں کا علم اُس کو محیط نہیں ہو سکتا ✦ اللہ زندہ اور ہمیشہ رہنے والے کی طرف سب کے مُنھ روز قیامت جُھکے ہوئے ہونگے ظلم کا بوجھ جس پر ہوگا اُس کی تباہی ہوگی ✦ اور جو شخص دنیا میں نیک عمل کرے گا اور ایمان رکھتا ہوگا اُسے بے انصافی اور حق تلفی کا ڈر نہ ہوگا ✦ اسی طرح ہم نے قرآن بزبان عربی اُتارا ہے اور اس میں طرح طرح کے عذاب کے وعدے بیان کیے ہیں تاکہ لوگ ڈریں یا غور و فکر اُن میں پیدا ہو ✦ پس اللہ عالیشان بادشاہ حقیقی ہے ✦ اے محمدؐ! وحی ختم[۲] ہونے کے پہلے قرآن میں جلدی نہ کیا کر اور کہا کر "اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے" ✦ ہم نے آدم سے گیہوں نہ کھانے کا پہلے عہد[۳] لیا تھا وہ بھول گیا اور ہم نے اُس میں استقلال نہیں پایا ✦

قیامت

سجدۂ آدمؑ

ع ۷ ہم نے جب فرشتوں کو سجدۂ آدمؑ[۴] کا حکم دیا تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا ہم نے کہا "اے آدم! یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ تم دونوں کو جنت سے نکلوائے اور تو مصیبت میں پھنس جائے ✦ یہاں نہ تو بھوکا رہتا ہے اور نہ ننگا رہتا ہے یہاں نہ تجھے پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ لگتی ہے" ✦ پھر شیطان نے آدم کو پھسلایا اور کہا "اے آدم! میں تمھیں ہمیشگی کا درخت دکھاؤں اور ایسا ملک دکھاؤں جو پُرانا نہ ہوگا" ✦ دونوں نے اُس سے کھایا تو انھیں اُن کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور اُنھوں نے باغ کے پتوں سے اُنھیں چھپانا شروع کیا۔ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بہکا ✦ پھر اُس کے رب نے اُسے مقبول کیا اور اُسکی توبہ قبول کی اور راستہ بتایا ✦ اللہ نے کہا "تم دونوں بہشت سے نکل جاؤ تم میں سے ایک کا دشمن ایک ہوگا ✦ پھر اگر میری ہدایت تمھاری اولاد کے پاس آئے تو

حضرت آدم بہشت سے نکلے

---

[۱] یعنی کسی کو بروز قیامت مجال گفتگو نہ ہوگی ✦ اتنا بڑا مجمع ہوگا لیکن گفتگو کی آواز کہیں سے نہ آئیگی البتہ پاؤں کی آواز چلنے پھرنے سے سنائی دے گی ✦ [۲] یعنی وحی آنے تو چپ رہ اطمینان اسے سن اور یعنی نے کہا ہے کہ آنحضرت پر اس واقعہ کی تلاوت کرنی اترنے سے پہلے مگر قصہ تو آپ سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا دیکھو سورۂ [illegible] ✦ [۳] دیکھو سورۂ [illegible] رکوع ۴ ✦ [۴] دیکھو سورۂ [illegible] رکوع ۴

جو میری ہدایت کا اتباع کرے گا وہ نہ بہکے گا اور نہ بدنصیب ہوگا اور جو کوئی میرے ذکر سے روگردانی کرے گا اُس کی زندگی تنگی میں گذرے گی اور قیامت کے دن ہم اُسے اندھا اُٹھائیں گے اور وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا میں تو دنیا میں آنکھ والا تھا اللہ کہے گا کہ "ایسا ہی چاہیے۔ ہماری آیتیں تیرے پاس دنیا میں آئی تھیں مگر تو نے اُن کا خیال نہ کیا تھا۔ آج اسی طرح تیرا بھی خیال نہ کیا جائے گا" جو حد سے بڑھا اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لایا اُس کا بدلہ ہم اسی طرح اُسے دیتے ہیں عذاب آخرت سخت تر اور دائمی ہے + کیا ان لوگوں کو اس سے ہدایت نہیں ہوتی کہ کتنی جماعتوں کو ہم نے اس کے پہلے تباہ کیا اور اُن کے مسکنوں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں عقل والوں کے لیے اس میں نشانیاں ہیں +

ع اے کاش! اگر تیرے رب نے پہلے سے نہ کہا ہوتا اور خراے عمل کا وقت مقرر نہ کر دیا ہوتا تو کفار کی ان گستاخیوں پر عذاب کا آنا لازمی تھا + تو اُن کی باتوں پر صبر کر اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر آفتاب کے نکلنے کے پہلے اور اُس کے غروب ہونے کے پہلے اور اوقات شب میں اور دو پہر دن کے کناروں میں بھی تسبیح کرتا کہ اس کا صلہ پاکر تو خوش ہو جائے + مختلف لوگوں کو جو دنیا کی رونق ہم نے دے رکھی ہے اس پر تو نظر نہ کر ہمیں اُن کا آزمانا منظور ہے تیرے رب کی روزی (ثواب آخرت) اس سے کہیں بہتر اور دائمی ہے + اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کر اور خود بھی اُس کا پابند رہ۔ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے بلکہ ہم تجھے روزی دیتے ہیں + پرہیزگاری کا انجام بخیر ہے + غیر مسلم کہتے ہیں "یہ پیغمبر ہمارے پاس اپنے رب کی کوئی نشانی کیوں نہیں لاتا"؟ کیا اگلی کتابوں کی پیشینگوئیوں کی گواہی ان کے پاس نہیں پہونچی + ؟ قرآن اُترنے کے قبل اگر ہم ان کو سزا سے ہلاک کرتے تو یہ کہتے "اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا کہ ذلیل اور رسوا ہونے کے قبل تیرے احکام کی تعمیل ہم کرتے

نماز پنجگانہ

ف۱ دیکھو سورۂ اعراف، رکوع ۱۰ + ف۲ نماز صبح + ف۳ نماز عصر + ف۴ نماز مغرب یا نماز عشاء + ف۵ نماز ظہر اور نماز جمعہ یا صرف نماز ظہر + ف۶ آنحضرت کے گھر کوئی مہمان آئے اپنے کسی غریب رشتہ والے کے پاس قرض کے لیے آدمی بھیجا اُسنے جانکاہ حالت میں طلب کی اُسوقت یہ آیت تسلی خاطر کیلئے اُتری + ف۷ اہل عیال اور تابعین اسمیں داخل ہیں + ف۸ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ہم تمہارے مالک ہیں تمہیں روزی دیتے ہیں تو کچھ ہمارا بھی حق ادا کرو یعنی نماز پڑھو +

اے پیغمبر! تو ان سے کہہ "سب ہی انتظار کر رہے ہیں تم بھی انتظار کرو۔ عنقریب تم جان لوگے کہ کون لوگ راہ راست پر چلنے والے ہیں اور رہ یاب ہیں؟"

(سترھواں پارہ)

سورۂ انبیاء[1] ۲۱

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ لوگوں کا وقت حساب قریب آیا پھر بھی وہ غفلت میں روگرداں ہیں ۔ ان کے رب کا نیا حکم جو ان کے پاس آتا ہے تو اُسے ایسا سنتے ہیں گویا تعبث رہے ہیں۔ ان کے دل مطلق متوجہ نہیں ہوتے اور ظالم چپکے چپکے مشورہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں "یہ محمدؐ بھی تو سا ہی ایک آدمی ہے۔ تو کیا دیدہ و دانستہ تم سحر کی باتیں سنتے آئے ہو؟" پیغمبر نے یہ سرگوشیاں معلوم کر کے کہا "میرا رب آسمان اور زمین کی تمام باتیں جانتا ہے وہ سننے والا اور جاننے والا ہے" ظالموں نے جادو کہنے پر بھی اکتفا نہ کی بلکہ کہنے لگے کہ "یہ تو خیالات پریشان[2] کا مجموعہ ہے۔ بلکہ اس شخص نے اسے خود جھوٹ بنا لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے اگر یہ پیغمبر ہے تو جس طرح اگلے پیغمبروں کے ساتھ معجزے آئے تھے یہ بھی ویسا ہی معجزہ دکھائے" ہم نے اس کے پہلے جن بستیوں کو ہلاک کیا ان کے باشندے معجزے دیکھکر بھی ایمان نہ لائے تھے۔ تو کیا یہ ایمان لائینگے؟ اے محمد! ہم نے تیرے قبل بھی آدمی رسول بنا کر بھیجے تھے اور انکی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ لوگو! اگر تمھیں معلوم نہیں ہے تو اہل کتاب سے پوچھو۔ ان رسولوں کے جسم ایسے نہ تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں یا ہمیشہ زندہ رہیں۔ پھر ہم نے رسولوں سے اپنے وعدے سچے کئے۔ انکو اور انکے ساتھ اور جسے چاہا بچا یا اور ہم نے فضول کار لوگوں کو ہلاک کیا۔ ہمنے تمھاری طرف یہ کتاب (قرآن مجید) بھیجی ہے اس میں تمھارے لئے نصیحت ہے۔ کیا تمھاری سمجھ میں اتنا بھی نہیں آتا؟

ع ۲ ہم نے بہت سی بستیاں جن کے باشندے سرکش تھے برباد کیں اور ان کے بعد دوسرے لوگ پیدا کئے۔ ہلاک ہونیوالوں نے جب ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو بستی سے بھاگنے لگے۔ ان سے کہا گیا "نہ بھاگو اور اپنے عیش گاہوں اور اپنے گھروں کو واپس جاؤ شاید تمھاری حالت پرسی کیجائیگی" وہ بولے "ہائے ہماری

---

[1] اس میں ۷ رکوع انبیا کا ذکر ہے

[2] خیالات پریشان کی جگہ پر خواب پریشان بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔

[3] بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ بستی حصور ایک مقام ہے ملک شام کے اللہ کو بھولگئے تھے اپنے پیغمبر کی نصیحتیں نہیں سنتے تھے۔ عذاب

کمبختی بیشک ہم سخت مار دینے والے تھے ۔ وہ یہی کہہ رہے تھے کہ ہم نے انکو کاٹی ہوئی گھاس کی طرح کر دیا اور افسردہ کر دیا
ہم نے آسمان و زمین اور ان کی درمیانی چیزوں کو کھیل کے لئے نہیں بنایا ہے اگر ہم کو کھیل بنانا منظور ہوتا تو ہم
اپنی تجویز سے کوئی کھیل ہی بنا لیتے ۔ لیکن ہمیں ایسا کرنا منظور نہ تھا ۔ بلکہ ہم حق کو باطل پر مارتے ہیں ۔ اور حق
باطل کو کچل دیتا ہے اور باطل اسی دم نابود ہو جاتا ہے ۔ لوگو ! افسوس ہے کہ تم ایسی باتیں بناتے ہو ۔ آسمانوں
اور زمین میں جتنے فرشتے اور انسان ہیں اسی اللہ کے بندے ہیں اور جو اس کے پاس ہیں اسکی عبادت سے نہ تو تالی
کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں ۔ رات دن وہ اسکی تسبیح کرتے ہیں ۔ کاہلی نہیں کرتے ۔ کیا یہ لوگ اپنے معبود خود اجزائے
ارضی سے بناتے ہیں ۔ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو آسمان اور زمین دونوں برباد
ہو جاتے ۔ اللہ مالک عرش ان عیبوں سے پاک ہے جو لوگ بیان کرتے ہیں ۔ اس سے اس کے افعال
کی پرسش نہیں ہو سکتی ۔ اور لوگوں سے ان کے افعال کی پرسش ہوگی ۔ کیا لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود
بنا رکھے ہیں ۔ اے محمد ! تو لوگوں سے کہہ " تم اپنی دلیل تو پیش کرو جو لوگ میرے ساتھی ہیں انکی کتاب
تو یہ قرآن ہے اور جو میرے قبل گزرے ہیں
کتابیں اور یہ اور انجیل ہیں " ۔ مگر ان میں سے اکثر تو حق سمجھتے ہی نہیں اور منہ پھیر لیتے ہیں ۔ اے محمد !
ہم نے تجھ سے پہلے جب کوئی رسول بھیجا تو اس پر یہی وحی نازل کی کہ " میرے سوا دوسرا معبود نہیں ہے
لوگو میری عبادت کرو " ۔ کفار کہتے ہیں کہ فرشتے رحمن (اللہ) کی بیٹیاں ہیں ۔ وہ اس سے پاک ہے ۔ فرشتے
بیٹیاں نہیں ہیں بلکہ اس کے معزز بندے ہیں ۔ اس کے سامنے گفتگو میں سبقت نہیں کر سکتے اور اسی کے حکم پر
چلتے ہیں ۔ اسے ان کا اگلا پچھلا سب معلوم ہے ۔ یہ شفاعت نہیں کر سکتے مگر اس کے حق میں جن کے لئے اللہ
کی مرضی ہے ۔ وہ اللہ کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں ۔ ان فرشتوں میں سے کوئی کہے کہ " اللہ نہیں میں
معبود ہوں " تو اسے ہم جہنم کی سزا دیتے ہیں ۔ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ۔
ع کیا منکرین نہیں دیکھتے کہ آسمان و زمین ملے ہوئے تھے ۔ ہم نے انہیں جدا جدا کر دیا اور پانی سے
تمام جاندار چیزیں بنائیں ۔ کیا اس پر بھی یہ ایمان نہیں لاتے ؟ ۔ ہم نے زمین میں بھاری پہاڑ کھڑے کئے کہ زمین
لوگوں کو لیکر جھک نہ جائے ۔ اور اس میں کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ راہ پائیں ۔ آسمان کو ہم نے
محفوظ چھت بنایا ۔ اور لوگ آسمانی نشانیوں کی پروا نہیں کرتے ۔ اسی اللہ نے رات دن ۔ آفتاب اور ماہتاب

اسی کی صورت میں بحث تھی تو نے ان پر چڑھائی کی اور انکو برباد کیا ۔

سلہ دنیا کو کھیل بنایا ہوتا تو انتظام عالم ایسا مسلسل اور باقاعدہ نہ ہوتا جیسا کہ ہے ۔ سلہ دو بنانے والے ہوتے تو ہم اختلاف ارا
ہوتا اور کوئی کام درست نہ ہوتا ۔ ذرہ درویش اور قطرہ چشمہ دریا بخشیدند دو بادشاہ در اقلیمی نگنجد ۔ سلہ یعنی ملائکہ آسمانی پر عذاب نہیں کرتے

بنایا ہے تمام اجرام فلکی اپنے اپنے فلک[1] پر تیر رہے ہیں ۳۴ اے محمدؐ! ہم نے تیرے پہلے بھی کسی بشر کے لئے ہمیشہ
رہنا نہیں معین کیا۔ تو مر جائیگا تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟ ۳۵ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے لوگو! ہم تمھیں بری
موت اور بھلی حالتوں میں آزماتے ہیں۔ تم آخر کار ہمارے پاس واپس آؤ گے ۳۶ اے محمدؐ! جب منکرین تجھے دیکھتے ہیں تو
تجھ سے استہزا کرکے کہتے ہیں کہ "کیا یہی صاحب ہیں جو تمہارے معبودوں کا ذکر بدکرتے ہیں" (حالانکہ اللہ کے
انسان عجلت باز ہے ذکر سے ان لوگوں کو نفرت ہے) ۳۷ انسان گویا عجلت کا پتلا بنایا گیا ہے۔ لوگو! عنقریب ہم تمھیں اپنی نشانیاں دکھائینگے ہم سے
عجلت نہ کرو۔ ۳۸ کفار پوچھتے ہیں "وعدہ" (قیامت) کب آئے گا اگر تم سچے ہو تو بتاؤ" ۳۹ یہ کفار کاش اس وقت کا خیال کریں
جب یہ آگ کو نہ سامنے سے روک سکیں گے[2] اور کوئی بھی ان کا مددگار نہ ہوگا بلکہ قیامت ایک دم سے آئے
گی اور انھیں مبہوت کر دے گی۔ نہ اسے یہ ٹال سکیں گے اور نہ انھیں مہلت ملیگی ۴۰ اے محمدؐ!
تیرے پہلے بھی پیغمبروں سے لوگ ہنستے تھے۔ پھر ہنسنے والوں پر وہ عذاب آیا جسے وہ تمسخر سمجھتے
تھے ۴۱

نصیحت ۴۲ اے محمدؐ! تو لوگوں سے پوچھ رات اور دن (اللہ) کے عذاب سے کون تمھاری پاسبانی
کر سکتا ہے؟ بلکہ ان کو تو اپنے رب کے ذکر سے بھی گریز ہے ۴۳ کیا ان کے کوئی معبود ہمارے سوا ہیں جو
انھیں بچا لینگے؟ خود اپنی مدد تو یہ معبودان باطل کر سکتے ہی نہیں نہ ہماری طرف سے کوئی ان کا ساتھ دیگا
بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے بزرگوں کو دنیا میں نفع پہنچایا یہاں تک کہ ان کی عمریں دراز ہوئیں۔ انھیں کو
سوجھتا نہیں کہ ہم ملک کو چاروں طرف سے کم کرتے آتے ہیں[3] کیا اب یہ غالب آ سکتے ہیں؟ ۴۴ اے
محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ دے میں تمھیں صرف مطابق وحی عذاب سے ڈراتا ہوں لیکن بہرے
تو وہ پکار ہی سنتے نہیں ۴۵ اے محمدؐ! ان کو تیرے رب کے عذاب کی ہوا بھی ذرا لگ جائے تو یہ کہیں گے
ہائے ہماری کمبختی ہمارا ہی قصور تھا" ۴۶ قیامت کے دن ہم سچے ترازو اعمال تولنے کے لئے کھڑے کریں گے
میزان عدل کسی پر ذرا ظلم نہ ہوگا۔ اگر رائی کے دانے برابر بھی عمل ہوگا
تو ہم اسے تولنے کے لئے موجود کریں گے۔ حساب لینے کے لئے ہم
کافی ہیں ۴۷ موسیٰ اور ہارون کو ہم نے فرقان (تورات) دی تھی اور روشنی اور نصیحت دی تھی مگر تو متقین پر ہی گویا دونکا دیا جا رہا ہے

---

[1] فلک سے مراد ہے مدار دیکھو الاسلام مفصل ۵

[2] کفار یہ کہتے تھے کہ مسلمانوں کے نبی کو جلد موت آئے کہ ہم لوگ راحت سے بیٹھیں۔ اس کے جواب میں وحی نازل ہوئی۔
یہ آیت ایسے وقت اتری جب کفار پر مسلمان غالب ہوتے جاتے تھے اور توقع ہوتی تھی کہ مسلمانوں کے غلبہ کو دیکھ کر کفار اسلام کی صداقت پر غور کریں گے۔

رہتے ہے دیکھے ہوئے ڈرتے ہین اور قیامت سے بھی ڈرتے ہین ۞ یہ قرآن ایک ذکر مبارکت ہے کہ ہم نے اسے اتارا ہے کیا تم اسے نہین مانتے ؟ ۞

۞ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے سمجھ عطا کی تھی اور ہم اس سے واقف تھے ۞ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتین جن پر تم جمے ہوے ہو کیا ہین ؟ وہ بولے ۔ "ہم نے اپنے بزرگون کو ان کی عبادت کرتے ہوے دیکھا ہے" ۞ ابراہیم نے کہا "تم اور تمھارے بزرگ صریح گمراہی مین تھے وہ کہنے لگے "کیا تو ہمارے پاس سچی بات لیکر آیا ہے یا دل لگی کرتا ہے ؟" ابراہیم نے کہا ۔ بلکہ آسمانون اور زمین کا رب جس نے انھین پیدا کیا ہے وہی تمھارا رب ہے اور مین اس پر گواہی دیتا ہون" ۞ ابراہیم نے جی سے اپنے دل مین کہا "قسم ہے اللہ کی مین تمھارے بتون سے تمھاری پیٹھ پھیرنے اور چلے جانے کے بعد ایک چال چلونگا" ۞ پھر ابراہیم نے بڑے بت کے سوا اور سب بتون کو توڑ ڈالا تاکہ لوگ بڑے بت کے پاس آئین ۞ وہ لوگ کہنے لگے کہ "وہ بڑا ہی ظالم ہے جس نے ہمارے معبودون کے ساتھ یہ حرکت کی" ۞ وہ یہ بھی کہتے تھے "اس نوجوان کو جسے ابراہیم کے نام سے پکارتے ہین ان بتون کا ذکر کرتے ہوے ہم نے سنا تھا" بالآخر لوگون نے کہا "سب آدمیون کے سامنے ابراہیم کو لاؤ کہ یہ لوگ اس کے بیان پر گواہ رہین" لوگون نے کہا ۔ "کیا تو نے اے ابراہیم یہ حرکت ہمارے معبودون سے کی ہے ؟" ابراہیم نے جواب دیا "نہین بلکہ اس بڑے بت نے یہ حرکت کی ہوگی ۔ ان بتون سے پوچھو اگر یہ بول سکتے ہون" وہ لوگ اپنے جی مین سوچنے لگے اور آپس مین کہنے لگے کہ بیشک تم ہی برسر ناحق ہو کہ ایسے نکمون کو معبود بنا رکھا ہے اور پھر اپنے سر نیوڑھا کے بولے "اے ابراہیم ! تو جانتا ہے کہ یہ بول نہین سکتے" ابراہیم نے کہا ۔ "کیا اللہ کے سوا تم ان چیزون کو پوجتے ہو جو نہ تمھین کچھ نفع دے سکتے ہین اور نہ ضرر پہونچا سکتے ہین ؟ تف ہے تم پر اور ان پر جنھین تم اللہ کے سوا پوجتے ہو کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے ؟" وہ بولے "کہنے لگے ۔ "تمھین اگر کچھ کرنا ہے تو ابراہیم کو آگ مین جلا کر اپنے معبودون کی مدد کرو" ہم نے کہا "اے آگ ! تو ابراہیم کیلئے سرد اور سبب سلامتی ہو جا" لوگون نے اسکے ساتھ برائی کرنا چاہی تو ہم نے انھین ناکام کیا ۔ ہم نے ابراہیم اور اور اسکے بھتیجے لوط کو ایسے ملک[3] مین بچا کر پہونچا دیا جس مین ہم نے لوگون کیلئے برکتین رکھی ہین پھر ہم نے ابراہیم کو اسحاق عطا کیا ۔ پھر یعقوب[4] کو مستزاد کیا ۔ اور ان سب کو نیکوکار بنایا

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت لوط

---

[1] یون بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے ۔ "پھر وہ اپنے سرون کے بل گمراہی مین ڈھکیل دیے گئے اور ابراہیم سے کہنے لگے ۞

[2] نمرود بادشاہ وقت تھا اس کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ مین ڈالے گئے لیکن اللہ کی قدرت کاملہ سے صحیح وسالم رہے ۔

[3] یعنی شام [4] یعنی یعقوب پوتا عطا کیا

ہم نے انھیں پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے وہ لوگوں کی رہنمائی کریں۔ ان کی طرف ہم نے نیک کام کرنے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا یہ سب ہماری عبادت کرنے والے تھے ۷۴ اور لوط کو ہم نے اختیارات نبوت اور علم دیا اور اس بستی سے اسے الگ کیا جہاں کے لوگ بُرے[۷۵] کام کرتے تھے وہ برے اور بدکار لوگ تھے ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ وہ ہمارے نیک بندوں میں داخل تھا۔

حضرت نوح ع بہت پرانی بات ہے کہ جب نوح نے ہمیں پکارا اور ہم نے اسکی فریاد سنلی اور پھر ہم نے اسے اور اسکے اہل کو طوفان کی بڑی مصیبت سے نجات دی اور مقابلہ اس قوم کے جو ہماری آیتوں سے منکر تھی اسکی مدد کی بیشک وہ بُری قوم تھی ان سب کو ہم نے غرق[۷۶] کر دیا۔ داؤد اور سلیمان جب اس کھیت[۷۷] کا فیصلہ کر رہے تھے میں بکریاں لوگوں کی جا پڑی تھیں تو ہم ان کے فیصلے دیکھ رہے تھے۔ ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا ہم نے دونو کو فیصلہ کا سلیقہ اور علم دے رکھا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد کا تابع کر دیا تھا کہ اس کے ساتھ وہ اللہ کی تسبیح کرتے تھے۔ ہم نے ایسا ہی کیا تھا۔ ہم نے اسے ایک ملبوس (زرہ) بنانا سکھایا تھا جو تمھیں آپس کی زد سے بچائے کیا تم ہمارے شکر گزار ہو؟ ہم نے ہوا سے تند کو سلیمان کا تابع[۷۸] کر دیا تھا اسکے حکم سے وہ اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکتیں دی تھیں۔ ہم سب چیزوں سے آگاہ تھے ۷۹ بعض شیاطین[۷۹] سلیمان کے لئے غوطے لگاتے تھے۔ اور دوسرے کام بھی کرتے تھے ہم ان کو تھامے ہوئے تھے کہ وہ بھاگ نہ جائیں ۸۰ ایوب[۸۰] نے جب اپنے رب کو پکارا اور کہا "مجھے بیماری لگ گئی ہے تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے" ہم نے اسکی فریاد سنی اور اس کا دکھ دور کر دیا اور اسکو اسکے اہل و عیال دے بلکہ اس کے ساتھ اتنے ہی اور اپنی رحمت سے اسے دے عبادت کرنیوالوں کے لئے یہ واقعہ یادگار رہے گا ۸۵ اسمٰعیل ادریس۔ ذوالکفل[۸۵] سب صبر کرنے والے تھے۔ ان سب کو ہم نے اپنی رحمت میں لیا۔ یہ نیک

---

۷۴ دیکھو سورہ ہود ۱۱ رکوع ۷، ۷۵ دیکھو سورہ ہود ۱۲ رکوع ۸ ۷۶ تفسیر یعنی ہوگا ایک کھیت دوسرے کے بکریاں چر گئیں۔ حضرت داؤد نے فیصلہ کیا کہ کھیت والے کے معاوضہ میں بکریاں دیدی جائیں حضرت سلیمان نے اس فیصلہ میں ترمیم پیش کی وہ یہ کہ بکریاں صرف ایک سال کے لئے دی جائیں۔ اس اثنا میں جب تک دوسری کھیتی تیار نہ ہوگی وہ ان بکریوں سے نفع اٹھاتا رہیگا ۷۸ مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کا تخت ہوا پر چلتا تھا ۷۹ حضرت سلیمان کے وقت میں صنعت اور دولت کی بڑی ترقی ہوئی تھی۔

۷۹ شیاطین سے یہاں جن اور دیو مفسرین مراد لیتے ہیں۔ آجکل بھی سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے والے غیر معمولی انسان ہوتے ہیں ہر ایک سے یہ کام انجام نہیں ہو سکتا۔ حضرت سلیمان جنوں سے یہ کام لیتے تھے یا جنوں سے اپنا تخت اٹھواتے تھے تو کیا مجال ہے کہ کسی کی ایک جا خلقت ہوا اور رنگ سے بیان کی جاتی ہے ۸۰ حضرت ایوب پیغمبر پر مصیبت آئی ان کا جسم جذام سے سخت بیمار ہوا اور بدن کا گوشت گلنے لگا اور بدبو کی وجہ سے لوگ ان سے الگ ہو گئے صرف ایک بیوی ان کی خدمت کرتی رہی ان کے بدن میں کیڑے پڑ گئے وہ مبتلا رہے لیکن وہ عبادت الٰہی اور ہر طرح شکر کرتے رہے۔ صبر ایوب اس لئے مشہور ہے جب انتہا نہیں ہو گئی تو بیماری نہ ہوئی اور ان کا اہل و عیال نصیب ہوا ۸۵ بعض نے انہیں پیغمبر نہیں بندہ صالح لکھا ہے۔

حضرت یونس اور ذوالنون

حضرت ذوالکفل

حضرت ذوالنون

حضرت مریمؑ

بند ... تھے ۔ ذوالنون[1] جب خفا ہو کر چلا تو اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کرینگے ۔ پھر اندھیرے میں اس نے پکارا " اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے میں نے ظلم کیا " ہمنے اسکی فریاد سن لی اور غم سے اسے نجات دی ہم اسی طرح مومنوں کو نجات دیتے ہیں ۔ زکریا نے جب اپنے رب کو پکارا " اے میرے رب تو مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو تو سب سے بہتر وارث ہے " ہم نے اسکی فریاد سنی اور اسے یحییٰ عنایت کیا اور اس کے لئے اسکی بی بی کی اصلاح[2] کر دی ۔ یہ لوگ نیک کاموں میں دوڑتے تھے ۔ رجا اور خوف میں ہمیں پکارتے تھے اور ہمارے آگے عاجزی کرتے تھے ۔ وہ بی بی مریم جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی ۔ ہم نے اپنی روح اسمیں پھونکی اور اسکو اور اسکے بیٹے[3] عیسیٰ کو جہان میں اپنی قدرت کی نشانی قرار دیا ۔ مسلمانو یہ سب لوگ باعتبار مذہب تمہارے ہی گروہ سے ہیں ۔ اور تم سب کا ایک ہی گروہ ہے ۔ اور میں تمہارا رب ہوں تم میری عبادت کرو ۔ لوگوں نے اختلاف کر کے اپنے دین کے ٹکڑے کر ڈالے ہیں ۔ لیکن سب کو ہمارے پاس واپس آنا ہوگا ۔

ع جو کوئی نیک کام کرتا ہے اور ایمان رکھتا ہے اسکی کوشش بیکار نہ جائے گی ۔ ہم اس کے اعمال نیک لکھتے رہتے ہیں ۔ جس[4] بستی والوں کو ہلاک ہونا مقدر ہے وہ اس وقت تک ہدایت کی طرف رجوع نہ ہونگے کہ یاجوج ماجوج[5] کھولے جائیں اور وہ ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے چلے آئیں اور وعدہ قیامت قریب آ پہونچے ۔ کفار کی آنکھیں یکایک کھلی کی کھلی رہ جائیں اور وہ کہنے لگیں " افسوس کہ ہم اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہمارا ہی قصور تھا " اس دن کہا جائیگا " اب تم اور تمہارے معبود جو اللہ کے سوا تھے دوزخ کا ایندھن بنو ۔ تمکو دوزخ میں جانا ہے ۔ تمہارے معبود اگر سچے معبود ہوتے تو دوزخ میں نہ جاتے اب تم سب کو اسی میں ہمیشہ رہنا ہے ۔ دوزخ میں وہ گدھے[6] کی آواز نکالیں گے

---

[1] حضرت ذوالنون پیغمبر تھے خدمت نبوت سے گھبرا کر بھاگے دریا میں ایک مچھلی نگل گئی ۔ مچھلی کے پیٹ میں انہیں اپنی غلطی کا تنبہ ہوا اللہ نے مچھلی کے پیٹ سے بچکے ان کا نام تھا یونس مچھلی کے واقعہ سے یہ ذوالنون مشہور تھے جسکے معنی ہیں مچھلی والا ۔ [2] حضرت زکریا کی بی بی جو بانجھ ہونے کا مرض تھا اسے اللہ نے زائل کر دیا اور ان کے بطن سے حضرت یحییٰ پیدا ہوئے دیکھو سورہ مریم ۱۹ رکوع ۱

[3] یوں بھی تذکرہ کیا گیا ہے " جس بستی کو ہم نے اسکی باشندوں کی نافرمانی کی وجہ سے ہلاک کیا ممکن نہیں کہ وہ باشندے ہمارے پاس واپس نہ آئیں انتا توقف ہوگا کہ یاجوج ماجوج الخ ۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ پر دیکھو)

اور کچھ سماعت نہ ہوگی۔ بیشک جن کے لئے بھلائی ہماری طرف سے پہلے مقدر ہو چکی وہ دوزخ سے دور رکھے جائیں گے اس کی آواز بھی وہ نہ سنیں گے اور اس لطف میں جسے وہ خود چاہیں گے ہمیشہ رہیں گے۔ انھیں قیامت کا بڑا خوف بھی پریشان نہیں کریگا فرشتے اُن سے ملیں گے اور کہیں گے۔ "یہی وہ دن ہے جس کا وعدہ تم سے دنیا میں کیا جاتا تھا" اُس دن آسمان کو ہم اس طرح لپیٹیں گے جیسے کہ مکتوبوں کا کاغذ لپیٹا جاتا ہے جس طرح پہلے ہم نے مخلوقات پیدا کئے تھے اسی طرح پھر دوبارہ انھیں پیدا کرینگے یہ وعدہ پورا کرنا ہمارے ذمے ہے۔ ہم ایسا ضرور کرینگے ۔ زبور میں بعد نصیحت کے ہم نے لکھدیا ہے کہ ہمارے نیک بندے زمین کے وارث سلطنت ہوں گے ۔ اس میں بیشک پیغام رسانی ہے عبادت کرنے والوں کے لئے ۔ اے محمدؐ! ہم نے تجھے تمام عالم کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تو کہہ "لوگو! میرے پاس تو یہی وحی آئی ہے کہ سوا اللہ واحد کے اور کوئی تمھارا معبود نہیں ہے۔ تو کیا تم اس پر ایمان لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ نہ مانیں تو ان سے کہہ "میں نے تم کو پورے طور پر خبر دے دی۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جس عذاب کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا بعید ہے۔ وہ اللہ کھلی ہوئی باتوں اور تمھارے چھپے ہوئے راز کو جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ شاید قیامت سے تمھاری لاعلمی اس لئے ہو کہ اللہ کو تمھاری آزمائش منظور ہے اور ایک وقت تک وہ تمھیں فائدہ پہونچانا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۴)

۵۴ یہ آثار قیامت سے ہے کہ قوم یاجوج اور ماجوج کی روکنے والی دیوار ٹوٹ جائیگی اور وہ دیوار کے اس پار چلے آئیں گے یعنی وہ لوگ جو شقی ازلی ہیں اور ان کی تقدیر میں عذاب ہے قیامت تک اسلام اور توبہ کی طرف مائل نہ ہونگے۔ یاجوج اور ماجوج کے لئے دیکھو سورہ کہف ۱۸۔ رکوع ۶+

۵۵ یون بھی ترجمہ ہوسکتا ہے "دوزخی وہاں چلاتے رہیں گے اور وہاں دوسرے کی آواز بھی نہ سن سکیں گے +

۵۱ دیکھو مسئلہ جبر و اختیار الاسلام فصل ۲

۵۲ زبور میں پہلے ایسا اس لئے لکھا ہے تاکہ لوگ خدا کی عبادت کریں یعنی نیک کردار بنیں اور جنھیں کہ نیک کردار ہونے سے سلطنت انکو نصیب ہوگی +

چاہتا ہے" پیغمبر نے کہا۔ "اے میرے رب! ہمارے اور کفار کے درمیان میں حق حق فیصلہ کردے لوگو! میرا رب رحمن ہے۔ جس سے ہم بمقابلہ ان باتوں کے جو تم بیان کرتے ہو مدد مانگتے ہیں"

سورۃ ۲۲ حج

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ زلزلہ قیامت بڑی سخت بات ہوگی اس دن اسے دیکھیں گی تو دودھ پلانے والیاں دودھ پینے والے بچوں کو بھول جائینگی اور حمل والیوں کے حمل گر جائینگے لوگ متوالے نظر آئیں گے۔ حالانکہ وہ متوالے نہ ہونگے۔ لیکن اللہ کا عذاب ہی ایسا سخت ہوگا + ایسے لوگ بھی ہیں جو بغیر جانے ہوئے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں اسکی نسبت حکم لکھا جا چکا ہے کہ جو شیطان کا ساتھ دے گا وہ اسے وہ گمراہ کریگا اور عذاب دوزخ تک اسی پہونچائیگا۔ لوگو اگر تم مرکر پھر جینے میں کچھ شک ہو تو سمجھو کہ ہم نے تمہیں مٹی سے

---

۱ اسمیں احکام حج کے بھی بیانات ہیں +

سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر پوری اور ادھوری بوٹی سے پیدا کیا تاکہ ہم تم پر اپنی قدرت ظاہر کریں + ماؤں کے پیٹوں میں ہم جس نطفہ کو چاہتے ہیں ایک وقت مقرر تک ٹھہراتے ہیں اور پھر تمھیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں تاکہ تم پھر جوانی کو پہونچو۔ تم میں سے کوئی مرجاتا ہے اور تم میں سے کوئی زیادہ نکمی عمر تک واپس لایا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جان کر پھر کچھ نہ جانے + اے مخاطب! تو زمین کو دیکھتا ہے کہ بے حس و حرکت ہے پھر جب ہم اُس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے اور اُبھرنے لگتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما روئیدگی پیدا کرتی ہے + یہ دلیل ہے اللہ کے برحق ہونے کی اور اس بات کی کہ وہ مُردوں کو پھر جلائے گا اور ہر شے پر قدرت ہے + قیامت کو آنا ہے۔ اس میں شک نہیں اور جو قبروں میں ہیں انھیں اللہ اُٹھائے گا + جو کوئی شخص بے سمجھے ہوئے بغیر کسی ہدایت اور کتاب منیر کے جانب حق سے اپنا شانہ پھیر کر اللہ کے بارے میں جھگڑتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائے دنیا میں اُسے رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اُسے عذاب دوزخ چکھائیں گے + اے شخص یہ بدلہ ہے اُن کا جو اعمال تیرے دونوں ہاتھوں نے پہلے سے کر رکھے تھے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا +

ع ۲ آدمیوں میں بعض ایسا بھی ہے جو اللہ کی عبادت بے اطمینانی سے کرتا ہے اگر اُسے فائدہ پہونچا تو مطمئن ہوگیا اور اگر مصیبت میں پڑا تو روگردان ہوگیا۔ دنیا کھوئی اور آخرت بھی کھوئی + یہی صریح نقصان کہا جاتا ہے۔ اللہ کے سوا وہ اُن چیزوں کو بلاتا ہے جو نہ اُسے نقصان پہونچا سکتی ہیں اور نہ نفع پہونچا سکتی ہیں + یہی گمراہی بعید کہی جاتی ہے + اُن چیزوں کو وہ بلاتا ہے جن کے نقصان نفع سے نزدیک تر ہیں + ایسا کارساز ہی بُرا اور ایسا مصاحب بھی بُرا + اللہ مومنین نیکوکار کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے + جو گمان رکھتا ہے کہ اللہ دنیا اور

قدرت الٰہی

قیامت

---

۵۱ جب آدمی بہت بوڑھا ہو جاتا ہے تو شل بچوں کے اس کے حواس خمسہ میں نقص آجاتا ہے + ۵۲ "علیٰ حرف" کا ترجمہ "بے اطمینانی سے" بعض نے "کھڑا کھڑا" بعض نے "ایک کنارہ پر" بعض نے "ایک خوف پر" کیا ہے + ۵۳ اللہ سے ہمیشہ امید رکھنی چاہیے وہ پوری ہو یا نہ ہو۔ کسی کی خواہش کے خلاف کچھ ظہور میں آئے تو اُسے سمجھنا چاہیے کہ مصلحت اسی میں تھی۔ اور ایسا اعتقاد نہیں رکھنا چاہیے کہ مجھے پھانسی لگا کر مرے اور دیکھے کہ اس کی شکایت رفع ہوئی اور اس طرح ہر گز شکایت رفع نہ ہوگی۔ شکایت تو جب ہی رفع ہوگی کہ وہ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ سمجھے گا +

آخرت میں اُسکا مددگار نہ ہوگا تو آسمے چاہیے کہ اوپر کی طرف ایک رسی تانے اور دنیا سے قطع تعلق کرے پھر دیکھے کہ آیا اس سے وہ شکایت اُس کی رفع ہوتی ہے جو موجب ناخوشی تھی۔ اسی طرح ہم نے قرآن میں کھلی کھلی دلیلیں اتاری ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ مومنین۔ یہودی صابئین۔ نصاریٰ۔ مجوس اور مشرکین۔ ان سب کے درمیان بروز قیامت بیشک اللہ فیصلہ کردے گا۔ اللہ سب باتیں دیکھتا ہے۔ اے مخاطب تجھے نظر نہیں آتا کہ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں۔ آفتاب۔ ماہتاب۔ ستارے۔ پہاڑ۔ درخت چوپائے اور بہت سے آدمی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی بہت سے ہیں جو سزاوار عذاب ہیں۔ جسے اللہ ذلیل کرتا ہے اُسے اور کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ دو فریق مخالف باہم اپنے رب کے بارے میں لڑتے ہیں۔ ان میں سے کافروں کے لیے آگ کے کپڑے قطع کرائے گئے ہیں۔ ان کے سروں پر سے آب گرم ڈالا جائے گا جس سے اُن کی کھالیں اعضائے اندرونی کے ساتھ جل جائیں گی۔ اُن کے مارنے کے لیے لوہے کے گرز ہیں۔ جب وہ گھبرا کر دوزخ سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں دھکیل دیے جائیں گے اور کہا جائے گا "عذاب دوزخ کے مزے چکھو"۔ دوزخ

ع ۳ اللہ مومنین نیکوکار کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہاں انھیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ لباس اُن کا وہاں ریشمی ہوگا۔ دنیا میں انھیں اچھی بات (کلمہ طیبہ) کی ہدایت ہوئی تھی اور حمید (اللہ) کا راستہ دکھایا گیا تھا۔ کافر لوگوں کو اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام میں کہ وہ وہاں کے رہنے والوں کے لیے اور باہر سے آنے والوں کے لیے یکساں بنائی گئی جو آئے رکنے روکنے والا اور جو مسجد حرام میں شرارت سے کفر کرنا چاہتے ہیں ان سب کو ہم آخرت میں دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ بہشت

ع ۴ اے محمد وہ وقت یاد کر! جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کردی اور اُسے حکم دیا کہ ہمارے ساتھ تو کسی کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف۔ قیام۔ رکوع اور کعبہ

۱؎ دیکھو سورۂ بقرہ ۲ رکوع ۸ پ ۲ ۵ شان نزول میں مختلف اقوال ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ حضرت حمزہ حضرت علی اور حضرت عبیدہ مسلمانوں کی طرف سے تھے اور عتبہ شیبہ اور ولید کفار کی طرف سے تھے اور جنگ بدر میں یہ فریق لڑے تھے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۰۱۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہل کتاب اور اہل اسلام کی باہمی نزاعوں کی طرف اشارہ ہے۔

محو کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ لوگوں میں حج کے لیے پکار دے کہ لوگ تیری طرف پیادہ پا اور دبلی سواریوں پر جو راہ دور سے آتی ہیں آئیں گے اور اپنے فائدوں کو بھی دیکھیں گے اور ہوا شی چارپائے جو ہم نے انھیں دیئے رکھے ہیں ان پر ایام معلومہ میں اللہ کا نام لیں گے + لوگو! قربانی کو کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔ پھر لوگوں کو چاہیے کہ قربانی کے بعد اپنے بدن کا میل دور کریں۔ اپنی منتیں پوری کریں اور بیت عتیق (خانہ کعبہ) کا طواف کریں + ایک بات یہ ہوئی۔ اور جو کوئی اللہ کی قابل ادب چیزوں کی تعظیم کرے گا تو وہ اس کے رب کے پاس اس کے لیے بہتری ہے۔ تمام چارپائے باستثنار حلال وحرام ان کے جو تمھیں قرآن میں بتائے گئے ہیں تمھارے لیے حلال ہیں۔ بتوں کی گندگی سے کذب بچتے رہو اور جھوٹی بات بولنے سے بچو ایک اللہ کے ہو رہو۔ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ جو کوئی اللہ سے شرک کرے گا تو گویا وہ ایسا ہے کہ آسمان سے گر پڑا اور اسے پرندے اچک لے گئے یا ہوا نے اسے کسی دور جگہ جا گرایا + ایک بات یہ ہوئی + اللہ کے شعائر کا ادب کرنا دلوں کی پرہیزگاری ہے + ان چارپایوں میں ایک وقت خاص تک تمھارے لیے فائدے ہیں پھر ان کو بیت عتیق (خانہ کعبہ) کے پاس لیجا کر قربانی کرنا چاہیے +

قربانی ع ۵ ہر امت کے لیے ہم نے قربانی قرار دی تھی کہ جو مواشی چارپائے اللہ نے انھیں دیے اس پر وہ اللہ کا نام لیں + لوگو! تمھارا اللہ ایک ہے اسی کی فرمانبرداری کرو + اے محمد! ان عاجزی کرنے والوں کو جن کے دل اللہ کا ذکر سنکر لرز جاتے ہیں اور مصیبت پر صبر کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرنے والوں کو جنت کی بشارت دے + مسلمانو! قربانی کے اونٹ بھی اللہ کے شعائر (قابل ادب چیزوں) میں ہیں۔ تمھارے لیے اس میں بہت فائدے ہیں + ان کو کھڑا رکھ کر ان پر اللہ کا نام لو اور جب وہ کسی پہلو گر پڑیں تو ان کو کھاؤ اور قناعت پیشوں اور گدائی پیشوں کو کھلاؤ۔ ہم نے یوں انھیں تمھارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو + اللہ تک ان کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے لیکن تمھاری پرہیزگاری اس تک پہنچتی ہے + یوں انھیں اللہ نے

---

۱۵ قربانی کریں گے + ۱۵ سورۂ بقر ۵ رکوع ۱۰ + ۱۵ یعنی بہت اوپر سے کوئی جانور زمین پر گرے تو صحیح اسے مرتا لازم ہے اسی طرح شرک کرنے والوں کو تباہ ہونا لازم ہے + ۱۵ اللہ سے نامزد کی ہوئی چیزیں جیسے حج اور قرآن + ۱۵ ذبح کے محل ان کے بال اور دودھ سے مستفید ہونا اور ان پر سواری کرنا جائز ہے + ۱۵ لغوی معنی ہیں پرہیزگاری + ۱۵ سوار کنندہ + دودھ گوشت بال لادنا کھال وغیرہ سب ہی کام کی چیزیں ہیں + ۱۵ اونٹ کھڑا ہے جب ہی اسے ذبح کرو اس کا پاؤں

تمہارے بس مین کر دیا ہو تاکہ تم اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو جو چاہا تعلیم احکام کی راہ دین دکھائی + اے محمدؐ! تو نیک کام کرنے والون کو جنت کی بشارت دے + بیشک اللہ ایمان والون کو اُن کے دشمنون سے بچاتا ہے۔ اللہ کسی دغاباز ناشکر گزار کو پسند نہین کرتا +

اجازت جہاد

ع کفار جو مسلمانون سے لڑتے ہین اُن کے ساتھ لڑنے کی مسلمانون کو اجازت دی گئی کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے + بیشک اللہ اُن لوگون کی مدد پر قادر ہے جو ناحق اپنے گھرون سے نکال دیے گئے محض اس لیے کہ یہ اللہ کو اپنا رب کہتے تھے۔ اگر اللہ ایک کو دوسرے سے باز نہ رکھتا تو کتنے صومعے۔ گرجے۔ عبادت خانے اور مسجدین جن مین اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے گرا دیے گئے ہوتے۔ اللہ اپنے مددگار کی مدد کرتا ہے + بیشک اللہ زبردست اور غالب ہے + ان مہاجرون کو اگر ہم ملک مین قائم کرین گے تو یہ نماز پڑھین گے۔ زکوٰۃ دین گے اچھے کام کے لیے حکم دین گے بُرے کامون سے روکین گے۔ اور انجام کار تو اللہ کے اختیار مین ہے۔ اے محمدؐ! اگر تجھے یہ کفار جھٹلاتے ہین تو اس کے پہلے قوم نوح۔ عاد۔ ثمود۔ قوم ابراہیم قوم لوط اور اصحاب مدین نے بھی اپنے پیغمبرون کو جھٹلایا تھا۔ اور موسیٰ بھی جھٹلایا گیا تھا۔ ہم نے کافرون کو مہلت دی تھی پھر ہم نے اُن سے مؤاخذہ کیا تو ہماری خفگی کیسی تھی + کتنی نافرمان بستیان ہم نے برباد کین کہ اُن کی دیوارین اپنی چھتون پر گر پڑی ہین اور کتنے کنوین اور پکے محل بیکار پڑے ہین + کیا یہ لوگ ملک مین چلتے پھرتے نہین کہ ان کے دلون مین سمجھ آتی یا ان کے کان سنتے۔ آنکھین ہی اندھی نہین ہوتین بلکہ قلوب بھی سینہ کے اندر اندھے ہو جاتے ہین + اے محمدؐ! تجھ سے یہ لوگ عذاب کی جلدی کرتے ہین اور اللہ کبھی اپنا وعدہ خلاف نہین کرے گا۔ اللہ کا ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار برس کے برابر ہوتا ہے + بہت سی بستیون کو جن مین ظلم ہوتا تھا ہم نے مہلت دی اور پھر ہم نے انھین پکڑا اب یہی ہمارے پاس واپس آئین گے +

نصیحت

ع اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ دے اے لوگو! مین بظاہر تمہارا ڈر سنانے والا ہون + سو جو مومنین نیکو کار ہین ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔ اور جو لوگ ہماری نشانیون کے ابطال کی کوشش اور مین عاجز کرنے کا خیال رکھتے ہین وہ دوزخی ہین + اے محمدؐ! تیرے پہلے جو رسول اور نبی ہم نے بھیجے تھے اُنھین بھی یہ معاملات

ف۱ یہ پہلی آیت ہے جو باذن قتال مدینہ مین اتری دیکھو ابوداؤد طبع ثانی صفحہ ۳۴۰ + ۱۲ مجلدی اثری ہے +

پڑھتے آئے کہ اُن کی تمنا میں شیطان نے وسوسے ڈالے۔ لیکن اللہ نے شیطانی وسوسہ کو مٹا دیے اور اپنی آیتیں مضبوط کیں + اللہ علیم اور حکیم ہے + ان معاملات میں اللہ کو یہ منظور رہا کہ وسوسۂ شیطانی سے مریض القلوب اور سخت دلوں کو آزمائے۔ بیشک یہ ظالم کفار مخالفت بعید میں ہیں + اور اے محمدؐ! ان معاملات سے یہ بھی منظور الٰہی رہا ہے کہ ذی علم لوگ وحی کو اپنے رب کی طرف سے برحق جان کر اُس پر ایمان لائیں اور اُن کے قلوب اللہ کی طرف گرویدہ ہو جائیں۔ اللہ مؤمنوں کو سیدھی راہ دکھاتا ہے + کفار اُس وقت تک وحی سے شک کریں گے یہاں تک کہ اُن پر یکایک قیامت آجائے یا منحوس دن کا عذاب اُن پر نازل ہو + اُس دن اللہ کی حکومت ہوگی + وہ لوگوں کے اختلافات باہمی کا فیصلہ کرے گا + مؤمنین نیکوکار آسائش کے باغوں میں ہوں گے مہاجرین و مجاہدین
اور کفار ہماری آیتوں کے جھٹلانے والے ذلت کے عذاب میں مبتلا ہوں گے ؛

ع ۸ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے جب مارے جائیں گے یا مریں گے تو اُن کو ضرور عمدہ روزی دیجائے گی + بیشک اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے + وہ اُنھیں ایسی جگہ پہونچائے گا کہ وہ خوش ہو جائیں گے۔ اللہ واقف اور بردبار ہے + یہ تو ہو کر رہے گا + اور جس نے دشمن کو اُتنا ہی ستایا جتنا کہ وہ خود ستایا گیا تھا اور قدرت الٰہی
اس کے بعد اُس پر زیادتی ہوئی تو اس مظلوم کی اللہ ضرور مدد کرے گا + بیشک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے + یہ اس لیے ہے کہ اللہ میں سب قدرت ہے وہ دن میں رات کو اور رات میں دن کو داخل کرتا رہتا ہے۔ اللہ بیشک سننے والا دیکھنے والا ہے۔ یہ قدرت اللہ میں اس لیے ہے کہ وہی برحق ہے۔ اور اُس کے سوا جنھیں لوگ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں۔ اللہ ہی بڑا عالیشان ہے + اے مخاطب! کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ اللہ بیشک مہربان اور آگاہ ہے + اُسی کے لیے سب وہ چیزیں ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ بیشک اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے +

ع ۹ اے مخاطب! کیا تو نے دیکھا نہیں کہ تم لوگوں کے لیے اللہ نے تمام چیزیں

---

۵ وحی اور پیغمبروں کی ذاتی تمناؤں اور خیالات میں فرق ہے۔ ذاتی خیالات کے متعلق کبھی پیغمبروں سے بھی غلطی ہوتی تھی اور وحی سے اُس کی اصلاح ہو جاتی تھی۔ علام الغیب ہونا ذات باری کی صفت ہے پیغمبروں کی یہ شان نہیں ہوتی +

قدرت الٰہی

زمین کی مسخر کر رکھی ہیں اور اُسی نے کشتی کو مسخر کیا ہے جو اُس کے حکم سے دریا میں رواں ہے
وہی آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے دیتا۔ مگر جب اُس کا حکم ہوگا وہ گر پڑے گا۔ بیشک
اللہ آدمیوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے + اُسی نے تمھیں جان دی پھر موت دے گا
اور پھر تمھیں جلائے گا۔ بیشک انسان بڑا ناشکر گذار ہے + ہم نے ہر ایک امت کے لیے
عبادت کے طریقے بنا رکھے ہیں جس پر وہ چلتے ہیں۔ انھیں چاہیے کہ وہ اے محمدؐ تجھ سے
اس طریقۂ اسلام میں جھگڑا نہ کریں اور تو اپنے رب کی طرف لوگوں کو بلاتا رہ + بیشک تو
ضعیف راہ مستقیم پر ہے + اور اگر تجھ سے وہ لڑیں تو کہدے "اللہ تمھارے اعمال کو خوب جانتا
ہے + تمھارے باہمی اختلاف کا فیصلہ اللہ قیامت کے دن کرے گا" اے محمدؐ! کیا تجھے معلوم
نہیں ہے کہ اللہ آسمان و زمین کی خبر رکھتا ہے؟ کتاب (لوح محفوظ) میں یہ سب باتیں درج
ہیں۔ اللہ کے لیے یہ سب کچھ آسان ہے + کفار اللہ کے سوا اُن چیزوں کی عبادت کرتے
ہیں جن کے بارے میں نہ اللہ نے کوئی سند اُتاری ہے اور نہ اُن کے پاس کوئی عقلی دلیل
ہے۔ ظالموں کے لیے بروز قیامت کوئی مددگار نہ ہوگا + جس وقت ہماری کھلی ہوئی آیتیں
کافروں کو سُنائی جاتی ہیں تو اُن کے چہروں پر تو ناخوشی پاتا ہے۔ اور قریب ہوتا ہے کہ ہماری
آیتوں کے سُنانے والوں پر وہ حملہ کریں + تو کہہ "اس سے بھی بدتر میں تمھیں ایک شے
بتاؤں؟ وہ دوزخ ہے + اُس کا وعدہ کفار کے لیے اللہ نے کیا ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے +
ضعیف ۱۰ع لوگو! مثالاً کہا جاتا ہے۔ اسے کان لگا کر سنو جنھیں تم بجائے اللہ کے پوجتے ہو وہ
سب مل کر ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے + اور اگر کبھی کوئی چیز اُن سے مکھی لے تو اُس سے
واپس نہیں لے سکتے + طالب[1] اور مطلوب دونوں کا ضعف ظاہر ہے + ان لوگوں نے
جیسا کہ چاہیے اللہ کی قدر نہیں جانی + بیشک اللہ بڑا زبردست اور غالب ہے + اللہ
فرشتوں اور آدمیوں میں سے اپنے پیغام پہونچانے والے منتخب کرتا ہے + اللہ بیشک
سنتا جانتا ہے + وہ لوگوں کے اگلے پچھلے حالات سے باخبر ہے۔ اللہ ہی پر سب کاموں کا مدار
ہے + ایمان والو! رکوع کرو۔ سجدے کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ
تم فلاح پاؤ + اللہ کی راہ میں جہاد (کوشش) کرو جہاد کو کوشش کرنے کا حق ہے +

---

[1] طالب سے مراد بت اور مطلوب سے مراد مکھی ہے۔ یعنی جب کبھی ایسی ضعیف مخلوق پر بھی بتوں کا اختیار نہیں چل سکتا تو بتوں کا ضعف ظاہر ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے طالب سے بت پرست اور مطلوب سے بت مراد لیے جائیں +

اُس نے تم کو انتخاب کیا ہے اور دین مین تم پر کوئی سختی نہین کی ہے وہی دین اُس نے تمھارے لیے تجویز کیا ہے جو تمھارے باپ ابراہیم کا تھا اُسی نے تم کو اپنی کتابون مین مسلمان کہا تھا سو موسوم کیا اور اب اس قرآن مین بھی ایسا ہی سو موسوم کیا تاکہ رسول گواہ ہو تم پر اور تم گواہ ہو دوسرے لوگون پر۔ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ اللہ کا سہارا ڈھونڈھو وہ تمھارا کارساز ہے۔ تو کیسا اچھا کارساز ہے۔ اور کیسا اچھا مددگار ہے۔

(اٹھارھوان پارہ)

سورۂ مؤمنون

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اُن مؤمنون کے لئے فلاح ہے۔ جو نماز مین عاجزی کرتے ہین۔ لغوبات سے الگ رہتے ہین۔ زکوٰۃ دیتے ہین اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرتے ہین باستثنا اپنی بیبیون یا اپنی لونڈیون کے کہ اس صورت مین اُن پر کچھ الزام نہین ہے۔ لیکن جو ان کے علاوہ کے طلبگار ہون وہ حد سے بڑھنے والے ہین۔ اپنی امانتون اور اپنے عہد کا پاس کرنے والے اور اپنی نمازون کا خیال رکھنے والے وارث آدم ہین اور فردوس کی میراث پاوین گے اور اُس مین ہمیشہ رہین گے۔ ہم نے مٹی کے ست سے آدمی پیدا کیے۔ پھر اُسے نطفہ بنا کر ایک محفوظ جگہ پر رکھا پھر نطفہ کو لوتھڑا کیا پھر اُس لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کو ہڈی بنا کر ہڈی پر گوشت چڑھایا پھر اُسے ایک دوسری مخلوق بنا کر کھڑا کیا۔ اللہ ہی بابرکت ہے جو سب سے بہتر خالق ہے۔ پھر لوگو! تمھین اس کے بعد مرنا ہے اور پھر قیامت

بیشکوکار

بچہ شکم مادر مین

لہ یعنی گذشتہ کتابون مین مسلمانون کا ذکر ہے اور قرآن مین الٰہی ایمان کو مسلمانی کا لقب دیا گیا ہے۔ وہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابراہیم نے جو دعا کی تھی کہ "اے رب ہمکو مسلم بنا اور میری نسل کو بھی مسلم بنا" اسی کی طرف اشارہ ہے اور اسی بنا پر ہم نے تمکو پہلے مسلمان موسوم کیا تھا اور اب اس قرآن مین بھی تم اسطرح موسوم ہوئے ہو" ۵۲ مسلمان زمانہ رسول کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ نے رسول پر یہ کچھ اتمام حجت کی اور رسول اللہ اس پر گواہ ہوئے اور زمانہ رسول کے مسلمانون کے ذریعہ سے آئندہ نسلون پر اتمام حجت ہوئی ۵۳ اس مین مؤمنین پر جو عنایات الٰہی ہین اُن کا ذکر ہے۔

کے دن تم اٹھائے جاؤ گے ۔ ہم نے تمھارے اوپر سات آسمان بنائے ہین اور پیدا
کرنے مین ہم تاڑی نہ تھے ۔ ہم نے آسمان سے پانی ایک اندازے سے برسایا۔ پھر اُسے
زمین پر ٹھہرایا۔ ہم اسے نکال لیجانے پر بھی قادر ہین ۔ پھر اُس کے ذریعے تمھارے
لئے ہم نے کھجورون اور انگورون کے باغ پیدا کیے۔ اُس مین تمھارے لیے بہت سے
میوے ہوتے ہین اور تم انھین کھاتے ہو۔ ہم نے وہ درخت (زیتون) پیدا کیا ہی جو
طورِ سینا (پہاڑ) پر ہوتا ہی اور کھانے والون کے لیے گویا روغن اور سالن لیے ہوے
اُگتا ہی ۔ بے شک تمھارے لیے چارپایون مین بھی عبرت ہی اُن کے پیٹون مین جو کچھ ہی
اُسی مین سے ہم تمھین دودھ پلاتے ہین اور اُن مین تمھارے لیے بہت سے فائدے ہین دودھ
اُنھین تم کھاتے ہو اور اُن پر اور کشتیون پر چڑھے بڑھے پھرتے ہو ۔

ع ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو نوح نے کہا "لوگو! اللہ کی عبادت کرو نوحؑ
اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود تمھارا نہین ہی ۔ کیا تم اُس سے ڈرتے نہین؟ اس پر
سرداران قوم جو منکر تھے آپس مین بولے "تمھاری طرح یہ بھی ایک آدمی ہی ۔ تم پر یہ فوق
لے جانا چاہتا ہی ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے بھیجتا ۔ ہم نے تو ایسی بات اپنے اگلے بزرگون
سے نہین سُنی ۔ یہ ایک آدمی ہی کہ اس کو جنون ہوگیا ہی ۔ چندے اس کا انتظار کرو" نوحؑ نے
کہا "اے میرے رب! یہ لوگ مجھے جس امر مین جھٹلاتے ہین تو اُس مین میری مدد کر" ۔
ہم نے نوح کی طرف وحی بھیجی کہ "ہمارے زیر نظر ہمارے حکم کے مطابق کشتی بنا"۔ جب ہمارا
حکم عذاب آنے کو ہو اور تنور اُبلنے لگین تو ہر قسم کے جوڑے ہر ایک جانور کے کشتی مین رکھ لے کشتی نوحؑ
اور اپنے گھر والون کو بھی بٹھالے باستثنا اُن کے جن کے لیے پہلے سے غرق ہونے کا حکم
ہو چکا ہی ۔ اور جن لوگون نے نافرمانیان کی ہین اُن کے بارے مین ہم سے کچھ خطاب نہ کر
کہ اُن کو ڈوبنا ہی ۔ پھر جب تو اپنے ہمراہیون کے ساتھ کشتی مین بیٹھا تو کہنا کہ "اُس
اللہ کا شکر ہو جس نے ظالم لوگون سے ہمین نجات دی"۔ اور کہنا "اے میرے رب! مجھے
مبارک مقام پر اُتار تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہی"۔ بے شک ان واقعات مین قدرت
الٰہی کی نشانیان ہین اور ہم کو اس طرح لوگون کا امتحان لینا تھا ۔ پھر اُن کے بعد ہم نے
دوسری جماعت پیدا کی اور اُن مین ہم نے انھین مین کا ایک رسول بھیجا اور اُس نے

لہ یعنی پانی کو پھر خشک کردین یا اُسکے واپس لے جانے پر قادر ہین ۔ ۵ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۳ و سورۂ ۵۴ رکوع ۱ زمر ۔

لوگون کو سمجھایا اور کہا یہ اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا دوسرا تمھارا معبود نہین ہی + کیا تم اللہ سے ڈرتے نہین ؟ +

ع ۳ اُس قوم کے سردار جو منکر تھے اور آخرت کے آنے کو جھٹلاتے تھے اور حیات دنیا مین ہم نے اُنھین آسودہ بنا رکھا تھا - بولے یہ لوگ یہ (صالح) بھی تم سا ایک آدمی ہی جو تم کھاتے ہو وہی یہ بھی کھاتا ہی اور جو تم پیتے ہو وہی یہ بھی پیتا ہی - اگر تم نے اپنے ایسے آدمی کی پیروی کی تو ضرور تم اس صورت مین خسارے مین رہوگے + کیا یہ تم سے کہتا ہی کہ تم مرکر اور مٹی اور ہڈیان ہو کر پھر نکالے جاؤگے ؟ + یہ باتین جو تم سے کہی جاتی ہین بعید اور دور از وہم و گمان ہین + یہی ہماری حیات دنیا ہی کہ ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور پھر ہمین اٹھنا نہین ہی + یہ ایک ایسا شخص ہی کہ جس نے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا ہی - ہم اس کا یقین نہ کرین گے " صالح نے کہا " اے میرے رب ! میری مدد کر یہ مجھے جھٹلاتے ہین " اللہ نے کہا " قریب ہی کہ انھین ضرور ندامت اُٹھانا پڑے گی " پھر اُنھین ہمارے وعدۂ برحق کے مطابق آواز سخت کے عذاب نے آپکڑا اور ہم نے اُنھین خس و خاشاک کی طرح پامال کر دیا - ظالم لوگون پر لعنت ہی + پھر اُن کے بعد ہم نے دوسری امتین پیدا کین + کوئی امت اپنے وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہی اور نہ پیچھے رہ سکتی ہی + پھر ہم پے در پے اپنے رسول بھیجتے رہے + جب کسی امت کے پاس اُسکا رسول آیا تو اُنھون نے اُسے جھٹلایا پھر ہم نے ایک کے پیچھے ایک کو تباہ کر کے اُن کے افسانے بنا دیے + تو لعنت ہی اُن لوگون پر جو ایمان نہین لاتے + پھر ہم نے اپنی نشانیون اور دلیل ظاہر کے ساتھ موسیٰ اور اُس کے بھائی ہارون کو فرعون اور اُس کے سردارون کے پاس بھیجا - وہ سرکش تھے تیخی مین آگئے اور کہنے لگے " کیا ان دو شخصون پر ایمان لائین جو ہمارے ہی سے ہین اور ان کی قوم ہماری خدمت گذار ہی ؟ + غرضکہ اُنھون نے ان دونون کو جھٹلایا اور ہلاکت مین آگئے + ہم نے اس کے بعد موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تاکہ اُس کے تابعین ہدایت پائین + ہم نے ابن مریم (عیسیٰ) اور اُس کی ماں (مریم) کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا اور اُن دونون کو ایک ٹھہرنے کے قابل شاداب سطح پر پناہ دی +

حضرت صالح

حضرت موسیٰ

حضرت عیسیٰ

---

۵۱ زندہ کیے جاؤگے + ۵۲ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۹ + ۵۳ دیکھو سورۂ یونس ۱۰ رکوع ۸ و ۹ + ۵۴ دیکھو سورۂ مریم ۱۹ رکوع ۲

ع ۴ ہم اپنے رسولون سے کہتے رہے ہین کہ اے رسولو! اچھی چیزین کھاؤ اور نیک کام کرو ہمین تمھارے اعمال سے واقف ہون + یہ تمھارا تمام گروہ ایک ہی گروہ ہے اور مین تم سب کا پروردگار ہون۔ تم مجھ سے ڈرتے رہو" + پھر لوگون نے آپس مین پھوٹ کرکے اپنا اپنا دین جدا کرلیا + جو دین جس فرقہ کے پاس ہے وہ اُسی مین خوش ہے + اے محمدؐ! تو ان کو ایک وقت تک[۵۱] غفلت مین رہنے دے + کیا یہ لوگ خیال کرتے ہین کہ انھین مال اور اولاد سے ہماری امداد کرنا انھین جلد فائدہ پہونچانے کی غرض سے ہے؟ + نہین بلکہ یہ سمجھتے ہی نہین + بے شک اپنے رب کے خوف سے ڈرنے والے۔ اپنے رب کی آیتون پر ایمان لانے والے۔ اپنے رب کے ساتھ شرک نہ کرنے والے اور وہ لوگ جو جتنا دیتے بن پڑتا ہے اُتنا اللہ کی راہ مین دے کر بھی دل مین یہ کھٹکا رکھتے ہین کہ انھین اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ یہ ہین نیک کام مین جلدی کرنے والے اور یہ ہین نیک کام مین سبقت کرنے والے ہم کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتے اور ہمارے یہان لوگون کے اعمال کی کتاب ہے جو ٹھیک سب کے حالات بتاتی ہے۔ کسی پر ظلم نہین ہوتا + لیکن[۵۲] ان لوگون کے قلوب ان باتون سے غفلت مین ہین اور غفلت کے علاوہ اور بھی اعمال بد ہین جن کے یہ مرتکب ہوتے رہتے ہین + یہان تک کہ جب ہم ان مین سے خوش حال لوگون کو عذاب مین مبتلا کرین گے تو یہ فوراً فریاد کرین گے + تو حکم ہوگا "اب فریاد نہ کرو تم کو ہماری مدد نہین مل سکتی ہماری آیتین جب تمھین پڑھ کر سنائی جاتی تھین تو تم اکڑے ہوئے اُن آیتون کا مسخرہ بناتے ہوئے بیہودہ بکواس کرتے ہوئے اُلٹے پاؤن بھاگتے تھے + کیا ان لوگون نے ہمارے قول (قرآن) پر غور نہین کیا! یا ان کے پاس کوئی ایسی بات آئی جو ان کے اگلے بزرگون کے پاس نہین آئی تھی اس لیے انھین تعجب ہوا + یا یہ اپنے رسول کی راستبازی کو جانتے نہ تھے اس لیے اُس سے انکار کرتے ہین + یا اپنے رسول کو مجنون کہتے ہین + حالانکہ وہ امر حق ان کے پاس لایا ہے اور ان مین سے اکثر امر حق سے کارہ ہین + اگر امر حق[۵۳] ان کی خواہشون کے

تحقیق مجد طاقت نسبت

---

[۵۱] موت تک یا حکم جہاد تک + [۵۲] یون بھی ترجمہ کیا گیا ہے + لیکن کفار کے قلوب اس کتاب سے بے خبر ہین اور اسکے سوا اور بھی اُنکے اعمال بد ہین جن کے وہ مرتکب ہوتے رہتے ہین جیسا کہ رعد اول مین مفصل ہو چکا ہے + [۵۳] اگر حق آتی خواہشون کی خواہشون کے مطابق ہوتا تو ظاہر ہے کہ نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔

مطابق ہوتا تو آسمان و زمین اور اُن کی درمیانی چیزیں سب درہم برہم ہو جاتیں + ہم نے
انھیں کے حالات انھیں سنائے ہیں اور یہ اپنے ہی حالات سننے سے اعراض کرتے
ہیں + اے محمدؐ! کیا تو ان سے کچھ اجرت مانگتا ہے۔ تیرا رب ان سے بہتر اجرت دے گا
وہ سب سے بہتر رازق ہے + تو انھیں سیدھی راہ پر بلاتا ہے + اور آخرت پر ایمان نہ لانے
والے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں + اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو تکلیفیں انھیں پہونچتی
ہیں انھیں دور کر دیں جب بھی یہ اپنی سرکشی پر اصرار کریں گے اور بھٹکتے پھریں گے
ہم نے انھیں مبتلائے عذاب[۵۱] کیا پھر بھی یہ اپنے رب کی طرف مائل نہیں ہوئے اور نہ
عاجزی کی + یہاں تک کہ جب ان پر عذاب[۵۲] سخت کا دروازہ ہم نے کھول دیا اُس وقت
دفعتہً ان کی آس ٹوٹ گئی +

نصیب ع ۵ اُسی اللہ نے تمھارے کان۔ آنکھیں اور دل پیدا کیے ہیں + تم لوگ بہت ہی
کم شکر کرتے ہو۔ اُسی نے تمھیں زمین میں پھیلایا ہے اور اُسی کی طرف تمھیں حاضر ہونا ہوگا
وہی پیدا کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ رات اور دن کا پھیرنا اُسی کے اختیار میں ہے۔ کیا یہ
تمھاری سمجھ میں نہیں آتا؟ + بلکہ اگلے لوگوں کی سی باتیں یہ کہتے ہیں + یعنی کہتے ہیں کیا
جب ہم مر جائیں گے۔ مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو کیا ہم پھر اٹھائے جائینگے ہم
سے اور ہمارے پہلے ہمارے بزرگوں سے ایسا ہی وعدہ ہوتا آیا ہے۔ یہ اگلے لوگوں کے
صرف ڈھکوسلے ہیں" + اے محمدؐ! تو پوچھ "تم جانتے ہو تو کہو کہ زمین اور اُس کے اندر کی
چیزیں کس کی ہیں؟" + وہ یہی کہیں گے کہ اللہ کی ہیں + تو کہہ کہ پھر تم سوچتے کیوں نہیں ہو
اے محمدؐ! تو پوچھ "ساتوں[۵۳] آسمانوں کا مالک کون ہے اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟" + وہ
یہی کہیں گے کہ اللہ ہے + تو کہہ کہ پھر تم ڈرتے کیوں نہیں ہو + تو پوچھ "تمھیں علم ہے تو بتاؤ کہ
ہر چیز پر اختیار کس کا ہے اور کون وہ ہے جو دوسروں کو پناہ دیتا ہے اور خود کسی کی پناہ میں
نہیں رہتا؟ + وہ یہی کہیں گے کہ "اللہ" تو کہہ کہ پھر تمھاری عقل کیوں ماری گئی ہے؟ +
ہم نے امر حق ان کے پاس پہونچا دیا ہے اور یہ بے شک جھوٹے ہیں + نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا
بنایا ہے نہ اُس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ورنہ ہر ایک معبود اپنی مخلوق کو اپنے ساتھ لیے پھرتا

---

۵۱ یعنی بذریعہ قرآن اور بذریعہ رسول کافروں کو اُن کے اعمال بد کی برائیاں بتائی گئیں تو وہ منحرف ہو گئے ۵۲ قتل بدر +
۵۳ عذاب قیامت + ۵۴ دیکھو آفرینش ارض و سما ۱۲ اسلام فضل ۵۰ +

اور ایک دوسرے پر غالب آجاتا۔ پاک ہے اللہ اُن خرافات باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں
غائب اور حاضر کا وہ جاننے والا ہے اور شرک سے بالاتر ہے۔

ع اے محمدؐ! تو دعا کر کہ اے میرے رب! اگر دکھائے تو مجھکو وہ عذاب جس کا وعدہ
کافروں سے کیا گیا ہے تو اے میرے پروردگار! تو ان ظالموں میں مجھے شامل نہ کرنا۔ ہم تو
ہم قادر ہیں کہ اپنا عذاب تجھے دکھا دیں۔ بدی کا دفعیہ تو بھلائی کے ساتھ کر۔ ہمیں خوب
معلوم ہے جو کچھ وہ تیری نسبت کہتے ہیں۔ اے محمدؐ! تو کہہ "اے میرے رب! میں شیطانی
وسوسوں سے تیری پناہ ڈھونڈتا ہوں۔ اور اے میرے رب! اس سے بھی تیری پناہ
مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں"۔ یہ کفار نہ مانیں گے یہاں تک کہ جب ان میں سے
کسی کو موت آئے گی تو وہ کہے گا "اے میرے رب! پھر مجھے دنیا میں بھیج کہ میں اس دنیا
میں جسے چھوڑ آیا ہوں جا کر نیک کام کروں"۔ ہم فرشتوں سے کہیں گے "ہرگز نہیں۔ یہ ایک
بات ہے ان ہونی جو یہ کہتا ہے۔ لوگوں کے مرنے کے بعد ایک عالم برزخ ہے جس میں انھیں
روز قیامت تک رہنا ہوگا۔ جب صور پھونکا جائے گا تو نہ اُن کی باہم رشتہ داریاں اُس دن
باقی رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کے حال پوچھیں گے۔ پس جن کے اعمال کا وزن بھاری
ہوگا وہی فلاح پائیں گے اور جن کا وزن ہلکا ہوگا وہی خسارے میں ہوں گے اور ہمیشہ کے
لیے جہنم میں رہیں گے۔ آگ اُن کے مُنہ کو جھلسے گی اور وہ بُرے مُنہ بنائے ہوئے ہوں گے۔ ہم
اُن سے پوچھیں گے "کیا ہماری آیتیں تمھیں پڑھ کر سُنائی جاتی تھیں تو تم انھیں جھٹلاتے
نہ تھے"۔ وہ جواب دیں گے "اے ہمارے رب! ہماری کم بختی ہم پر غالب تھی اور ہم
گمراہ تھے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال پھر ہم دوبارہ قصور کریں تو بے شک
ہم قصوروار ہیں"۔ اللہ کہے گا "اس آگ میں بحالت خواری رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔
میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو کہتا تھا "اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہمارے
قصور معاف کر اور ہم پر رحم کر تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے"۔ تو تم نے مخول کرتے تھے۔ یہانتک
کہ اس مخول نے میری یاد تمھیں بھلا دی تھی اور تم اُن سے مذاق کرتے تھے۔ آج ہم نے
انھیں اُن کے صبر کا بدلہ دیا اور وہ اپنی مراد کو پہنچے"۔ اللہ دوزخیوں سے پوچھے گا
دنیا میں تم کتنے برس رہے"۔ وہ کہیں گے "ہم ایک دن[1] یا اس سے بھی کم رہے۔ جو گنتے

[1] دشمنوں کے ساتھ مدار ۱۱ ع ۵ باعتبار آخرت کے دنیا کے قیام کا زمانہ بہت قلیل ہے۔

رہے ہوں اُن سے پوچھ۔ اللہ کہے گا۔ تم تھوڑی ہی دیر رہے تھے۔ اے کاش تم ایسا ہی سمجھے ہوتے۔ لوگو! کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں بیکار پیدا کیا ہے اور تمھیں ہمارے پاس واپس آنا نہیں ہے؟ + اللہ بادشاہ برحق بالاتر ہے + اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے عرش بزرگ کا وہ مالک ہے + اللہ کے ساتھ جو دوسروں کو معبود ٹھہراتے ہیں وہ کوئی دلیل نہیں رکھتے۔ اس کا حساب اُن کے رب ہی کے پاس ہوگا + کافروں کو فلاح نہ ہوگی + اے محمدؐ! تو کہہ "اے میرے رب! معاف کر اور رحم کر تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے"

سورۂ نور

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ یہ ایک سورہ ہم نے نازل کیا ہے اور یہ ہم نے ہی باندھا ہوا دستور العمل ہے + ہم نے اس میں کھلے کھلے احکام نازل کیے ہیں تاکہ تم مسلمان ان کو یاد رکھو + عورت اور مرد تا کرین زنا کی سزا تو ہر ایک کو اُن میں سے سو دُرّے مارو۔ اللہ کے دین میں تم اُن پر ترس نہ کھاؤ + اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود رہے + بدکار مرد[۵۱] زن بدکار یا زن مشرکہ ہی سے نکاح کرے گا + بدکار عورت سے نکاح نہ کرے گا مگر مرد بدکار یا مشرک۔ مومنین کے لیے ایسے تعلقات حرام[۵۲] ہیں + جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت زنا لگائیں اور چار گواہ نہ لاسکیں تو انھیں اسّی دُرّے مارو۔ اور کبھی اُن کی شہادت قبول نہ کرو۔ اور یہ خود بدکار ہیں + مگر جو لوگ ایسا کرکے توبہ کرلیں اور عادت درست کرلیں تو اللہ بے شک بخشنے والا مہربان ہے + جو لوگ

تہمت کرنیوالے المسلمین والمشرکات

تہمت زنا

[۵۱] یعنی دنیا کے نظام کا زمانہ کم سمجھتے اور دنیا میں دل نہ لگاتے اور موت کو یاد رکھتے + [۵۲] اس سورہ میں اللہ کے نور کی مثال بیان کی گئی ہے + [۵۳] یعنی سو کوڑے اور لیکن کوڑے اُسوقت ہیں کہ مجرم غیر محصن ہو اور کسی محصنہ سے بنکاح ولی نکاح کیا ہو اور اگر مجرم محصن ہو یعنی عاقل۔ بالغ۔ مسلم ہو اور محصنہ سے بنکاح صحیح ولی کیا ہو تو وہ سنگسار کیا جائے گا اگر چار گواہ مرد۔ عاقل۔ بالغ مسلم عادل۔ بینہ دیدگو اہی دین یا مجرم خود چار مرتبہ اقرار کرلے۔ اور کوئی شبہہ عارض نہو + سزا سخت ہے مگر ثبوت جرم نہایت مشکل اور عاقبت بھیانکی حالت میں ہو سکتا ہے۔ مفصل دیکھو الاسلام فصل ۲۰ و ۲۱ + [۵۴] مطلب ظاہر ہے کہ روزمرہ کا یہی تجربہ ہے کہ زن زانیہ سے وہی نکاح کرتے ہیں جو پہلے زنا سے قطع شروع کرتے ہیں + [۵۵] مگر آخری یہ ہے کہ عورت زانیہ مشرک سے توبہ کرلے تو پھر نکاح کے جواز میں کلام نہیں ہے +

اپنی بیبیوں پر تہمت زنا لگائین اور سوائے اُن کے دوسرے گواہ نہ ہون تو ہر ایک ایسے شخص کے لیے شہادت یہ ہی کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر بیان کرے کہ "وہ سچا ہی" اور پانچوین دفعہ کہے کہ "جھوٹ بولتا ہون تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہی" عورت پر سے حکم سزا اس طرح ٹل جاسکتا ہی کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ "یہ مرد جھوٹا ہی" اور پانچوین مرتبہ کہے کہ "وہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب پڑے" اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ احکام تمھارے لیے نہ بیان کیے جاتے تو معلوم نہین تمھاری خانہ داریون مین کیا کیا فسادات ہوتے اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور واقف مصالح ہی +

ع مسلمانو! جن لوگون نے یہ طوفان[1] باندھا ہی وہ تمھین لوگون مین سے ہین + اس طوفان باندھنے کو اپنے حق مین بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہوا کہ سچے مسلمان اور منافق پہچان لیے گئے + ان طوفان اُٹھانے والون مین سے ہر ایک کو اُتنا بھگتنا ہوگا جتنا کہ اُس نے گناہ کیا ہی اور جس[2] نے طوفان باندھنے مین بڑا حصہ لیا ہی اُسکی تو بڑی سزا ہوگی + مسلمانو! جب تم نے ایسی بات سُنی تھی تو تم مؤمنین اور مؤمنات نے خود ہی نیک گمان قائم کرکے کیون نہ کہدیا کہ یہ صریح بہتان ہی + طوفان باندھنے والون نے اپنے بیان پر چار گواہ کیون نہ پیش کیے + اور جب وہ گواہ نہ لاسکے تو اللہ کے نزدیک وہ جھوٹے ہین + مسلمانو! اگر تم پر دنیا اور آخرت مین اللہ کا فضل اور کرم نہوتا تو تم پر ایسے نامناسب تذکرہ کرنے پر عذاب سخت نازل ہوجاتا جبکہ تم ایسی بات اپنی زبانون سے نکالتے اور اپنے مُنھ سے بکنے لگے تھے جس کی خبر مطلق تمکو نہین اور تم اسے ایک ہلکی بات سمجھے اور یہ اللہ کے نزدیک ایک بڑی بات ہی + جب تم نے اسے سُنا تھا تو کیون نہ کہا کہ "ہمین ایسی بات مُنھ سے نکالنا زیبا نہین ہی۔ سبحان اللہ یہ تو بہتان عظیم ہی" مسلمانو! تمھین اللہ نصیحت کرتا ہی۔ تم اگر ایمان رکھتے ہو تو پھر ایسا افترا کبھی نہ کرنا + اللہ اپنے احکام تم پر ظاہر کرتا ہی + اللہ علیم و حکیم ہی + جو لوگ مؤمنون مین بےحیائی شایع کرنا چاہتے ہین اُن کے لیے دنیا اور آخرت مین عذاب الیم ہی + اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے + مسلمانو!

تمام لگانے سے بچو۔

---

[1] حضرت عائشہ ایک مرتبہ سفر مین پیچھے گئین اُنکا کجاوہ اونٹ پر رکھا گیا۔ وہ الگ موتی رہین ہوا اور اونٹ والے نے خیال نہین کیا کہ وہ بیدار ہوئین تو اپنے آپ کو تنہا پاتی ہین پیچھے سے وہ اونٹ آیا جب سب کے پیچھے دیکھنے بھالنے کے لیے تعینات تھا تو وہ اسین بیٹھکر آئین اس پر منافقون نے طرح طرح کے حاشیے باندھے۔ اس آیت مین حضرت عائشہ کی صفائی بیان کی گئی ہی اور یہ بتایا گیا ہی کہ جو دستور ایام جاہلیت مین بات کا بتنگڑ بنا کر اتہام لگانے کا تھا اُسے شرع محمدی نہایت مذموم جانتی ہی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۳۹۰ + [2] ابن اُبی منافق +

اگر تم پر اللہ کا فضل اور کرم نہوتا اور اللہ شفیق اور رحیم نہ ہوتا تو تم مین بڑا فساد برپا ہو جاتا +
اتہام بیجا
ع ۳ اے ایمان والو شیاطین کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ اور جو شخص شیطان کے قدم بہ قدم چلتا ہو تو وہ بیحیائی اور بُرائی کرنے کا حکم دیتا ہے + اگر تم پر اللہ کا فضل اور کرم نہ ہو تو تم مین سے کوئی کبھی پاک وصاف نہ رہے۔ لیکن جسے اللہ چاہتا ہے پاک اور صاف کرتا ہے + اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے + جو لوگ تم مین صاحب فضل اور صاحب مقدرت ہین وہ قرابت والون مسکینون اور راہ خدا مین ہجرت کرنے والون کی مدد نہ کرنے کی قسم نہ کھائین۔ اُنھین چاہیے کہ خطائین معاف کرین اور درگذر کرین۔ کیا تم لوگ نہین چاہتے کہ اللہ تمھین معاف کرے ؟ + اللہ بخشنے والا مہربان ہے + پاک دامن بھولی بھالی مؤمن عورتون پر اتہام لگانے والون پر دنیا اور آخرت مین لعنت ہے + اُن پر بڑا سخت عذاب اُس دن ہوگا۔ جبکہ اُن کی زبانین اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤن اُن کے خلاف اُن کے اعمال کی گواہی دین گے + اُس دن اللہ اُن کو پورا اور واجب بدلہ دے گا اور وہ جانین گے کہ اللہ سچا ہے اور سچ کر دکھانے والا ہے + گندی عورتین گندے مردون کے لیے ہین اور گندے مرد گندی عورتون کے لیے ہین + پاک عورتین پاک مردون کے لیے ہین اور پاک مرد پاک عورتون کے لیے ہین + یہ بُری ہین اُن تہمتون سے جو بہتان باندھنے والے کہتے ہین۔ اُن کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہے +
کسی کے گھر مین بے اذن نہ جاؤ
ع ۴ اے مؤمنو اپنے گھر کے سوا دوسرون کے گھرون مین بے پوچھے ہوے اور بے اہل مکان کو سلام کیے ہوے نہ جاؤ + یہ تمھارے لیے اچھا ہے۔ تم اسکا خیال رکھو + اگر تمھین معلوم ہو کہ گھر مین کوئی نہین ہے تو جب تک تمھین اجازت نہ ہو اُس مین نہ جاؤ + پھر اگر تم سے واپس جانے کو کہا جائے تو واپس چلے جاؤ۔ تمھارے لیے اس مین زیادہ صفائی ہے + اور اللہ تمھارے اعمال جانتا ہے + اُس مکان مین جانا جس مین کوئی رہتا نہو اور اُس مین تمھارا مال ہو تمھارے لیے

لہ مسطح نامی ایک شخص حضرت ابوبکر کے رشتہ دارون مین تھا جو خلاف حضرت عائشہؓ اتہام لگانے مین شریک تھا۔ آیۂ برأت نازل ہونے پر حضرت ابوبکر نے قسم کھائی کہ وہ مسطح کے ساتھ سلوک نکرین گے اس آیت مین حضرت ابوبکر کو بتایا گیا ہے کہ انھون کو اپنی رائے مین فرق نہ ڈالنا چاہیے + ۲ تم دوسرون کی بھی خطائین معاف کرو اگر اللہ سے معافی کی توقع رکھتے ہو + ۳ ظلم اور مصائب کا اظہار کرنے والا ہے + ۴ یون بھی ترجمہ ہو سکتا ہے + برائیان بُرون کے لیے ہین اور بُرے لوگ بُرائیون کے لیے ہین + اچھی باتین اچھون کے لیے ہین اور اچھے لوگ اچھی باتون کے لیے ہین + لوگ جو اُن کے لیے کہتے ہین اُس سے یہ بری ہین + اُن کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہے + ۵ ایک عورت نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ وہ ننگی کھلی اپنے گھر مین ہوتی ہے اور لوگ آجاتے ہین اُس وقت اسکے متعلق یہ آیتین نازل ہوئین +

ممنوع نہیں ہے + جو کچھ تم علانیہ اور چھپا کر کرتے ہو اللہ کو معلوم جاتا ہے + اے محمدؐ مومنین سے کہہ کر یہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں + اس میں ان کی صفائی ہے + اللہ بے شک لوگوں کے کام جانتا ہے + مسلمان عورتوں سے بھی کہہ کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھیں اور اپنے مقامات زینت کو ظاہر نہ کریں باستثناء اُن اعضا کے جو کھلے رہتے ہیں + اور چاہیے کہ وہ اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے ہیں اور اپنے مقامات زینت کو بجز اپنے شوہروں۔ اپنے باپوں۔ اپنے شوہروں کے باپوں۔ اپنے بیٹوں اپنے شوہر کے بیٹوں۔ اپنے بھائیوں بھتیجوں، بھانجوں۔ اپنی سہیلیوں۔ اپنے لونڈی غلاموں یا ایسے خادم مردوں کے جو خواہش نہیں رکھتے یا بچوں کے جو عورتوں کے پردے سے آگاہ نہیں ہیں اور کسی پر ظاہر نہ کریں اور اپنے پاؤں ایسے زور سے نہ رکھیں کہ اُن کے اندرونی زیور کا پتہ لگے + اے مومنو! تم سب اللہ سے توبہ کرو کہ تمھاری فلاح ہو + اور اپنی رانڈوں کا اور اپنے نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کا نکاح کر دو + اگر وہ محتاج ہونگے تو اپنے فضل سے اللہ انھیں غنی کر دیگا + اللہ گنجائش والا ہے اور واقف ہے + جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے اُن کو چاہیے کہ ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے + اور تمھارے لونڈی غلام تم سے مکاتبت چاہیں تو تم مکاتبت کر لیا کرو۔ اگر تم جانو کہ اُن میں بہتری کے آثار ہیں + اور اللہ نے جو مال تمھیں دے رکھا ہے ان میں سے انھیں بھی دو + تمھاری لونڈیاں پاکدامن رہنا چاہیں تو حیات دنیا کے عارضی فائدہ کے لیے انھیں حرامکاری پر مجبور نہ کرو + اور وہ مجبور کی جائیں گی تو اللہ اُن کی مجبوریوں کے بعد غفور و رحیم ہے + مسلمانو! ہم نے تمھاری طرف کھلے ہوئے احکام بھیجے ہیں اور تم سے پہلے جو گذرے ہیں اُن کے حالات اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بیان کی ہے +

ع ۵ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے + اُس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک

عورتوں کے مقامات پردہ

نکاح ہیوگان

مکاتبت

نور الٰہی

۱؎ جیسے منہ اور کف دست وغیرہ ۲؎ لیاقت کا ترجمہ بعض مترجموں کی پیروی کر کے "رانڈوں" کیا گیا ہے۔ ہند و ستان کے شرفا رانڈوں کے لفظ کو بُرا جانتے ہیں اس لیے یہ ترجمہ قرین مصلحت بھی ہے ورنہ ایامی جمع ہے ایم کی اس کے معنی ہیں بے شوہر۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ اسکے معنی ہیں بے بنت مرد ہو یا عورت۔ بکر ہو ۳؎ غلام سے کسی مقدار معین کا معین کرنا کہ اس قدر وہ کما لائے گا تو آزاد ہو جائے گا مکاتبت کہا جاتا ہے۔ مکاتبت کے لیے تاکید کی گئی ہے۔ بلکہ بعض علما کے واجب قرار دیا ہے ۴؎ رسم جہالت تھی کہ لونڈیوں سے کسب کراتے تھے۔ اس رسم بد کی ممانعت کی گئی +

ل قی اندر طاق ہیں ۔ کہ چراغ ۔ چراغ شیشہ کی قندیل میں قندیل گویا چمکتا ہوا ایک ستارہ
ہو چراغ زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا گیا ہو جو نہ شرقی ہو اور نہ غربی ہو
اس کا تیل ایسا ہو کہ اسے آگ نہ چھوئے جب بھی معلوم ہو کہ جل رہا ہے ۔ غرضکہ نور پر نور ہے
اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے ۔ اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے
اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے ۔ وہ چراغ ایسے گھروں میں روشن ہیں جن کی عظمت کیے جانے
کے لیے اللہ نے حکم دیا ہے ۔ اور جس میں اسکا نام لیا جاتا ہے ۔ صبح و شام اس میں اللہ کی تسبیح
وہ لوگ کرتے ہیں جنھیں ذکر الٰہی کرنے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے تجارت اور خرید و فروخت
نہیں روکتی ۔ کیونکہ اس دن سے وہ ڈرتے ہیں جب دل اور آنکھیں پھر جائیں گی تاکہ
اللہ انھیں ان کے اعمال کا بہتر بدلہ دے اور اپنے فضل سے انھیں بڑھائے ۔ اللہ جسے
چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے ۔ کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے میدان میں چمکتی ہوئی
ریت کہ پیاسا اسے پانی سمجھے اور جب اس کے پاس آئے تو وہاں کچھ نہ پائے ۔ اللہ کو اپنے
پاس پائے جو اس کا حساب پورا پورا لے لیگا ۔ اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ۔ یا اعمال کفار کی
مثال اس گہرے دریا کی اندرونی ظلمتوں کے ہے جسے موج نے ڈھانک رکھا ہے اور موج پر
موج ہے اور اس کے اوپر بادل ہے ۔ اندھیرے ہی اندھیرے ایک کے اوپر ایک ہیں ۔ کہ
کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے دیکھ نہ سکے ۔ جسے اللہ نور ہدایت نہیں دیتا اس کے لیے نور نہیں ہے
ع اے مخاطب ! کیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ کے لیے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں تسبیح (قدرت الٰہی)
تسبیح کر رہی ہیں اور طیور بھی پر پھیلائے ہوئے ثنا خوان ہیں ۔ سب کو اپنی نماز اور تسبیح کا
طریقہ معلوم ہے اور اللہ کو سب کے افعال کا علم ہے ۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ
کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف واپس جانا ہے ۔ کیا تو دیکھتا نہیں ہے ۔ کہ اللہ بادل کو چلاتا ہے
پھر اسے باہم جوڑ کر تہ بہ تہ رکھتا ہے ۔ اس کے بعد تو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے مینھ نکلتا ہے
اور آسمان میں جو اولوں کے پہاڑ ہیں وہی اللہ ان میں سے اولے برساتا ہے پھر جس پر
چاہتا ہے اولے گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا لیتا ہے ۔ بادل کی بجلی کی چمک گویا آنکھ کی

ل حاصل خاتون ہیں ۔ ۲ یعنی اعمال کفار میں زر اور خیر نہیں ہے بلکہ ایسی تاریکی ہے کہ اسے سمندر کی اس تہ سے شباہت دے سکتے
ہیں جسکے اوپر طوفان کی وجہ سے موجیں اٹھیں رہی ہوں اور بادل چھایا ہوا ہو ۔ اور کوئی چیز نظر نہ آسکتی ہو ۳ یعنی وہ ذرہ
ان حال سے کہ رہا ہے کہ کسی صانع کی یہ سب مصنوعات ہیں ۴ جمے ہوئے بادل ۔

روشنی لے لیتی ہے + اللہ ہی رات اور دن کا ردوبدل کرتا ہے + اہل نظر کے لیے ان باتوں میں عبرت ہے + اللہ نے تمام جانداروں کو پانی سے پیدا کیے ہیں - ان میں سے کوئی پیٹ کے بل چلتا ہے - کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے + اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے + بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے + ہم نے کھلی کھلی آیتیں نازل کی ہیں - اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر چلاتا ہے + جو لوگ کہتے ہیں "ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور اطاعت قبول کی" منافق اور پھر اس کے بعد ان میں سے ایک فریق منہ پھیر لیتا ہے - تو وہ مومن نہیں ہے + اور جب ایسوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے کہ ان کی باہمی نزاع کا فیصلہ کر دیا جائے تو ایک فریق ان میں کاگریز کرتا ہے + اور جب وہ حق پر ہوتے ہیں تو رسول کی طرف کان دبائے ہوئے چلے آتے ہیں + کیا ان کے دلوں میں مرض کفر ہے یا یہ شک میں پڑے ہیں یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی نہ کرے - اللہ اور اللہ کا رسول ایسا کیوں کرنے لگا بلکہ یہ خود بے انصاف ہیں +

ع جب مومنین اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس لیے بلائے جائیں کہ ان کے جھگڑے رسول بہتیں چکائے جائیں تو ان کو کہنا چاہیے "ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی" ایسے ہی لوگ فلاح حکم ہے پائیں گے + جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور اتقا کرتے ہیں وہی مراد کو پہونچتے ہیں + اے محمدؐ! یہ منافقین تجھ سے اللہ کی پکی قسمیں کھا کر منافق کہتے ہیں "آپ ہمکو بلائیں گے تو ہم گھر بار چھوڑ کر آپ کے لیے ضرور نکل کھڑے ہوں گے" تو کہہ "قسمیں نہ کھاؤ - تمھاری اطاعت ظاہر ہے + اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہے" تو یہ بھی کہدے "اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو پھر اگر روگردانی کروگے تو جو بار رسول کا ہے رسول پر ہے گا اور جو تمھارا ہے تم پر رہے گا + اگر رسول کی اطاعت کروگے تو راہ پاؤگے + رسول کو صرف صاف صاف تبلیغ احکام کر دینا ہے" لوگو! تم میں جو مومن نیک عمل ہیں ان سے اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ ملک کی خلافت وہ انھیں اسی طرح

ط۱ بشر منافق سے اور ایک یہودی سے جھگڑا ہوا - یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم مقرر کیا - مگر بشر کو تامل ہوا - بشر کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی + ط۲ آنحضرتؐ کی نبوت کی دلیلوں میں سے ایک یہ بھی پیشگوئی قرآن کی ہے جو بالکل سچی ہوئی - سال ہجرت کی ابتدا میں نصف کنوان گویا مسلمانوں کی ساری کائنات تھی اور پھر تیئیس ۲۳ برس کے اندر وہ تمام عمدہ اور مہذب حصۂ دنیا پر حکمران ہوگئے - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۶ +

عطا کرے گا جس طرح کہ اُن سے پہلے لوگون کو عطا کی تھی ۔ اور دین اسلام جو اللہ نے اُنکے لیے پسند کیا ہے اُسے محکم کرے گا اور خوف جو اُنھین لاحق ہو اُسے امن سے بدل دے گا تاکہ میری عبادت بالیقین کرتے رہین اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائین ۔ اس کے بعد جو لوگ ناشکری کرین گے وہ فاسق ہونگے ۔ مسلمانو! نماز پڑھو زکوٰۃ دو اطاعت رسول کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔ اے محمدؐ! تو یہ خیال نہ کرنا کہ کفار ملک مین کہین بھاگ کر ہمین عاجز کرین گے اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے ۔

تابع صغار کو اجازت لینی طلب کرین

ع ۸ مومنو! تمھارے لونڈی غلام اور تم مین سے جو بلوغ کو نہین پہونچے ہین وہ جب تمھارے پاس آنا چاہین تو تین وقتون مین تم سے اجازت لیا کرین ایک صبح کی نماز کے پہلے دوسرے جب تم اپنے کپڑے دوپہر کو قیلولہ کے لیے اُتار چکے ہو اور تیسرے نماز عشا کے بعد یہ تین وقت تمھارے پردے کے ہین ۔ ان تینون وقتون کے علاوہ بے اذن آنے دینے کا گناہ نہ تم پر ہے اور نہ بے اذن آنے کا گناہ اُن پر ہے ۔ تمھارے پاس ان لونڈی غلامون کی آمدورفت لگی رہتی ہے ۔ یون اللہ کھول کر تم سے احکام بیان کرتا ہے ۔ اللہ علیم اور حکیم ہے ۔ جب تمھارے لڑکے بلوغ کو پہونچین تو جس طرح اُن سے بڑے لوگ اذن مانگتے تھے اُسی طرح یہ بھی اذن مانگا کرین ۔ اللہ اپنے احکام یون کھول کر تم سے بیان کرتا ہے ۔ اللہ علیم اور حکیم ہے ۔ خانہ نشین عورتین جو نکاح کی امید نہین رکھتین وہ اپنے کپڑے اُتار رکھین تو اُن پر گناہ نہین ہے اگر اس سے اُن کو مقامات زینت کا دکھانا مقصود نہو ۔ اور اگر عفت اختیار کرین تو اُن کے حق مین اور بہتر ہے ۔ اللہ سنتا جانتا ہے ۔ اندھے کے لیے کوئی مضائقہ نہین ہے اور نہ لنگڑے یا بیمار کے لیے مضائقہ ہے اور نہ خود تمھارے لیے مضائقہ ہے کہ اپنے گھرون یا اپنے باپ ۔ ماں کے بھائیون ۔ بہنون ۔ چچاؤن ۔ پھوپھیون ۔ ماموؤن یا خالاؤن کے گھرون سے کھاؤ یا

رشتہ دارون کے احسانات

سلہ کوئی غلام کسی مرد یا عورت کے گھر مین ایسی حالت مین گیا کہ وہ قیلولہ کر رہا تھا یا کر رہی تھی اُس نے آن حضرت سے شکایۃً اسکا تذکرہ کیا ۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ جو غلام نہو اور بالغ ہو اُسکے لیے گذشتہ رکوع مین حکم ہو چکا ہے کہ کسی وقت بے اذن نہ آنا چاہیے اور آئندہ اس رکوع مین بھی مزید توضیح ہے ۔ سلہ ایک دوسرے کے گھر کھائے تو ارتباط مین ترقی ہوتی ہے ۔ اندھے لنگڑے اور مریض کے ساتھ کھانے سے نفرت کی جائے تو حسن معاشرت مین فرق آتا ہے ۔ کوئی شخص کہین جائے اور کسی دوست کو مکان کی حفاظت متعلق کر جائے تو اجنبیت نہ برتنا چاہیے ۔ غرض کہ اس مقام پر بتایا گیا ہے کہ جائز طور پر ایک دوسرے کا مال کھائے تو مضایقہ نہین ہے ۔ یہ سراسر باہمی کی ترقی کا باعث ہوگا ۔

ان گھروں سے کھاؤ جن کی کنجیاں تمھارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوست کے گھر سے کھا لو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ سب ملکر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ ✦ جب گھر میں جاؤ تو اپنے لوگوں کو سلام کرلیا کرو۔ یہ (سلام) دعائے خیر ہے جو اللہ کی طرف سے تعلیم کی گئی ہے بابرکت اور طیب ہے۔ تمھارے سمجھانے کو اللہ اپنے احکام یوں بیان کرتا ہے ✦

کسی سے ملو تو سلام کرو

تعظیم رسول

ع ۹ مومن وہی ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب ایسے کام کے لیے جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہو اُن کے پاس ہوتے ہیں تو بغیر اُس کی اجازت کے اُس کے پاس سے نہیں جاتے ✦ جو تجھ سے اجازت مانگتے ہیں وہی اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانے والے ہیں ✦ جب اپنے کسی کام کے لیے یہ تجھ سے اجازت مانگیں تو ان میں سے جسے تو چاہے اجازت دے اور اللہ سے اُن کے لیے دعائے مغفرت کر ✦ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے ✦ رسول کے بُلانے کو تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کا بلانا نہ سمجھو اللہ خوب جانتا ہے اُنھیں جو تم میں سے چپ کر نکل جاتے ہیں ✦ جو لوگ اللہ کے حکم سے خلاف کرتے ہیں اُنھیں ڈرنا چاہیے کہ اُن پر آفت نہ آئے یا عذاب الیم نازل نہ ہو ✦ آگاہ ہو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کے لیے ہے ✦ تم جس روش پر ہو اللہ اُسے خوب جانتا ہے ✦ جب لوگ اُس کے پاس واپس بُلائے جائیں گے تو وہ اُنھیں اُن کے اعمال سے آگاہ کردے گا۔ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے ✦

سورۂ فرقان[۵۳]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ بابرکت ہے وہ ذات پاک جس نے اپنے بندے پر تمام جہان[۵۴] کے ڈرانے کے لیے

---

[۵۱] کوئی دوست رشتہ دار اپنے گھر کی کھانے سے متعلق کردے تو بقدر ضرورت تم اسکی چیزوں پر متصرف ہوسکتے ہو اور بعضوں نے لکھا ہے کہ نابالغوں کے ولیوں کے متعلق یہ آیت ہے کہ بقدر ضرورت نابالغ کے مال کا تصرف انھیں جائز ہے [۵۲] یہ ضرور نہیں کہ ایک ساتھ ہی کھاؤ جیسا موقع ہو ویسا کرو ✦ [۵۳] اس سورہ کے شروع میں قرآن یعنی فرقان کے آنے کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام سورۂ فرقان ہوگیا ✦ [۵۴] اس سے ظاہر ہے کہ ہر زبان میں قرآن کا ترجمہ شائع ہونا چاہیے

قرآن بزرگ ایک ایسی کتاب ہے کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اُس کے
شریک کوئی لڑکا نہیں اور نہ کوئی شریک سلطنت اُس کا ہے۔ ہر چیز کو اُس نے پیدا کر کے
ایک اندازہ[۵۱] مقرر کر دیا ہے۔ لوگوں نے اُس کے سوا ایسے معبود اختیار کیے ہیں جو کچھ پیدا نہیں
کرتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور خود اپنے ضرر اور نفع پر بھی وہ اختیار نہیں رکھتے اور
نہ موت، حیات اور نشور[۵۲] کے اختیار میں ہے۔ کفار کہتے ہیں "یہ قرآن محض جھوٹ ہے
جسے محمدؐ نے گڑھ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اُس کی مدد کی ہے۔ یہ لوگ ظالم اور جھوٹے
ہیں"۔ کفار یہ بھی کہتے ہیں کہ "قرآن اگلوں کے قصے ہیں جسے اس نے لکھ لیا ہے اور
اب وہی صبح و شام اُسے پڑھ کر سنایا جاتا ہے"۔ اے محمدؐ! تو کہہ دے اسے اُسی نے بھیجا ہے جو
آسمانوں اور زمین کے اسرار سے واقف ہے۔ وہ غفور و رحیم ہے۔ "یہ کفار کہتے ہیں "یہ کیسا
رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے"۔ کوئی فرشتہ اس کی طرف کیوں نہ اتارا گیا کہ اس
کے ساتھ وہ بھی ڈراتا رہتا یا کوئی خزانہ اسے کیوں نہ مل گیا یا کوئی باغ اس کے پاس کیوں نہ ہوا
کہ یہ اُس سے گذران کرتا"۔ یہ ظالم مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ "تم لوگ ایک مرد سحور[۵۳] کی پیروی
کرتے ہو"۔ اے محمدؐ! تو دیکھ تیری نسبت یہ کیسی باتیں بناتے ہیں۔ یہ گمراہ ہیں۔ یہ راہ پر نہ
آ سکیں گے۔

ع وہ ذات بابرکت ایسی ہے کہ وہ چاہے تو اس سے بہتر ایسے باغ تیرے لیے بنا دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں اور تیرے لیے محلات بھی بنا دے۔ یہ لوگ قیامت کے
منکر ہیں اور منکرین قیامت کے لیے ہم نے دوزخ تیار کر رکھا ہے۔ جب وہ دوزخ انھیں مقام دوزخ
دور سے دیکھے گا تو یہ اُس کا جوش و خروش سنیں گے۔ اور جب یہ اُس میں کسی تنگ جگہ پر
تسلسل بندھی ہوئی ڈال دیے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے۔ فرشتے کہیں گے
"آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو"۔ اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے پوچھ تو کیا
یہ دوزخ اچھا ہے یا ہمیشہ رہنے کی جنت اچھی ہے جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے؟

معبودان باطل کفار

---

۵۱ یعنی ایک اندازہ اُسکا ٹھہرا دیا ہے۔ ۵۲ بروز قیامت پھر زندہ ہونا۔ ۵۳ جس پر جادو کیا گیا ہو یا جادو سے اڑا ہوا۔
۵۴ جب شدت حرارت سے تمام بدن کی کھال گر پڑے گی تو پھر نئی کھال پیدا ہو گی اور ایسا ہی ہوتا رہے گا تو یہ گویا
کئی مرتبہ دوزخ میں مرنا اور جینا ہوا۔ جب دوزخی کہیں گے کہ موت آتی تو اچھا ہوتا تو فرشتے بولیں گے کہ موت
نہیں کئی موتیں تمھیں ہونگی لیکن عذاب سے چھٹکارا نہ ہوگا۔

وہ ان کے لئے مصلہ اور آخری ٹھکانا ہو۔ جو شے وہ وہاں چاہیں گے ہمیشہ انھیں ملے گی۔
اے محمدؐ! یہ میرے رب کا وعدہ ہو جس کا اپنا چاہا جا سکتا ہو۔ جس روز اللہ کفار کو اور
اُن معبودوں کو جنھیں یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے ہیں جمع کرے گا تو اللہ ان معبودوں
سے پوچھے گا "کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا۔ یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے"
وہ کہیں گے "تو پاک ہو۔ ہمکو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا ہم کسی اور کو کارساز بناتے
لیکن تو ہی نے ان کو اور ان کے بزرگوں کو عیش میں ڈالا یہاں تک کہ انھوں نے تیری
یاد بھلا دی۔ یہ خود ہلاک ہونے والے تھے"۔ اُسوقت ہم وہ زخمیوں سے کہیں گے "ان
معبودوں نے تو تمھاری باتوں کو جھٹلایا۔ اب تم نہ ہمارے عذاب ٹال سکتے ہو اور نہ کسی سے
مدد لے سکتے ہو"۔ لوگوں جو تم میں سے ظلم کرے گا اُس پر ہم بڑا عذاب کریں گے۔ اے محمدؐ!
تیرے قبل جو پیغمبر ہم نے بھیجے وہ بھی کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے۔ ہم نے
تم میں سے ایک کو دوسرے کے لیے ذریعۂ امتحان قرار دیا ہو۔ مسلمانو! کیا تم کفار کی ایذا
پر صبر کرتے ہو؟۔ اے محمدؐ! تیرا رب سب کے حالات کو دیکھتا ہو۔

(اُنیسواں پارہ)

ع عاقبت میں ہم سے ملنے کی توقع نہ رکھنے والے کہتے ہیں "ہم پر فرشتے کیوں نہیں
اترتے یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھتے"۔ یہ لوگ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں اور حد
سے تجاوز ہو گئے ہیں۔ جس دن یہ گنہگار فرشتوں کو دیکھیں گے تو خوش نہ ہوں گے اور
دُور[1] دور کہیں گے۔ ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے اور انھیں پراگندہ خاک
کی طرح کر دیں گے۔ جنت والے اُس روز عمدہ مقام اور بہتر خواب گاہ میں ہوں گے۔
جب آسمان بسبب ابر کے پھٹ جائے گا۔ اور فرشتے جوق جوق اُتریں گے اُس دن حقیقی
سلطنت رحمٰن (اللہ) کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر سخت ہوگا۔ اُس دن نافرمان آدمی
اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا "کاش میں بھی رسول کی صحبت میں چلتا"۔ ہائے میری
خرابی کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ اُس نے مجھے آئی ہوئی نصیحت سے بہکا دیا
تھا"۔ اور شیطان تو آدمی کا رسوا کرنے والا ہو۔ اُس وقت یہ رسولؐ کہے گا "اے میرے رب!

[1] حجوراً" کو ترجمہ محاورہ میں "دور" دور" کیا گیا ہو۔

یہ قوم اس قرآن کو بکواس سمجھی تھی ۵ اے محمدؐ! جس طرح یہ کفار تیرے دشمن ہین اسی طرح ہم نے تمام گنہگارون کو ہر نبی کا دشمن بنایا تھا۔ تیرا رب ہدایت اور مدد کے لیے کافی ہی ✦ کفار کہتے ہین ۔ پورا قرآن ایک بار محمدؐ پر کیون نہ نازل ہوا ۶ اے محمدؐ! ایسا ہی ہونا چاہیے تھا تاکہ اس ذریعہ سے ہم تمھارے دل کو تسکین دیتے رہین۔ یہی وجہ ہی کہ اُسے ٹھہر ٹھہر کر ہم نے اُتارا ہی ✦ یہ لوگ تجھ سے کیسی ہی بات کرتے ہین ہم واقعی جواب اور عمدہ توجیہ تجھے بتا دیتے ہین ✦ جو لوگ مُنھ کے بھل جہنم کی طرف گھسیٹے جائین گے وہ بُری جگہ (دوزخ) مین ہون گے اور زیادہ گمراہ ہون گے ✦

حضرت موسیٰ حضرت ہارون

ع ۴ ہم نے موسیٰ کو کتاب ۷ دی اور اُس کے بھائی ہارون کو اُس کا وزیر بنا کر ساتھ کیا ✦ پھر ہم نے کہا ۸ تم دونون اُس قوم کے پاس جاؤ جو ہماری آیتون کی تکذیب کرتی ہی ✦

حضرت نوح

پھر ہم نے اُس قوم کو خوب برباد کر دیا ✦ اور قوم نوح ۹ کو بھی جب اُس نے ہمارے رسولون کو جھٹلایا تو ہم نے اُنھین غرق کر دیا اور لوگون کے لیے اُنھین عبرت کی نشانی قرار دیا ✦ ظالمون کے لیے عذاب الیم ہم نے تیار کر رکھا ہی ✦ عاد ۱۰ کو ثمود کو اصحاب الرس ۱۱ کو اور بہت سی اُمتون کو جو اُن کے درمیان مین گذری ہین سب کو ہم نے مثالین دے دے کر سمجھایا اور سب کو ہم نے بالکل برباد کر دیا ✦ اہل مکہ ایسی بستی مین گذرے ہین جس پر عذاب کا مینھ برسا تھا ✦ کیا اُنھون نے اُسے نہین دیکھا؟ ✦ لیکن یہ مر کر پھر جینے کی توقع نہین رکھتے ✦ اے محمدؐ! جب تجھے یہ دیکھتے ہین تو تجھ سے تمسخر ہی کرتے ہین۔ اور کہتے ہین ۔ کیا اسی شخص کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہی ✦ قریب تھا کہ یہ ہمارے معبودون سے بہکا دیتا اگر ہم اُن پر جمے نہ رہتے ۱۲ جب یہ لوگ عذاب دیکھین گے تو عنقریب سمجھ جائین گے کہ کون گمراہ تھا ✦ اے محمدؐ! کیا تو نے اُسے بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہی؟ ✦ کیا تو اُس کا محافظ ہو سکتا ہی؟ ✦ یا تو سمجھتا ہی کہ ان مین سے اکثر لوگ سنتے یا سمجھتے ہین؟ ✦ یہ مثل چارپایون کے ہین بلکہ اُن سے بھی سوا راہ بھولے ہوئے ہین ✦

کفار مکہ

---

۵ دیکھو سورۂ یونس ۱۰ رکوع ۹ ✦ ۶ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۱ ✦ ۷ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۵ و ۲۴ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۹ ✦ ۸ اس کا ترجمہ "خندق والے" بھی کیا گیا ہی۔ اور بعضون نے لکھا ہی کہ "اصحاب رس" سے قوم شعیبؑ مراد ہی ✦ اور دیگر اقوال بھی اس سے متعلق ہین ✦ غرضکہ یہ ایک قوم تھی جو بوجہ نافرمانی کے مبتلائے عذاب کیگئی اور ہلاک ہوئی ✦ ۹ یعنے حشر و نشر کے قائل نہین ہین ✦

ہے ایسے محمدؐ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرا رب سایے کو کس طرح پھیلاتا ہے؟ اگر وہ چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا رہنے دیتا + ہم نے آفتاب کو سایے کا رہنما بنایا ہے + پھر آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں + اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ کے لیے اور نیند کو آرام کے لیے اور دن کو جینے بھرنے کے لیے بنایا ہے + وہی ہوا ہے جو اپنی رحمت (بارش) کی خوشخبری دینے کو آگے آگے بھیجتا ہے + ہم آسمان سے پاک و صاف پانی برساتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے شہر کی زمین مردہ کو زندہ کریں اور اپنے مخلوقات کثیر چارپا اور آدمی کو سیراب کریں + یہ پانی ہم ان میں تقسیم کرتے ہیں کہ وہ ہماری نعمتوں کو یاد کریں۔ لیکن اکثر آدمیوں نے انکار اور ناشکری کی + اگر ہم چاہتے تو ہر گانوں میں ایک ڈرانے والا پیغمبر بھیجتے + اے محمدؐ تو کافروں کی اطاعت نہ کر اور پوری کوشش بذریعہ قرآن ان کے ساتھ کر + اسی اللہ نے دو دریا ملا کر بہائے ہیں ایک میٹھا خوشگوار اور دوسرا تلخ کڑوا اور ان دونوں کے درمیان میں پردہ رکھ دیا ہے جس کے سبب سے پانی رکا ہوا ہے + اسی نے پانی سے آدمی پیدا کیا۔ پھر نسب اور سسرال کے رشتے قائم کیے + تیرا رب قادر مطلق ہے + کفار اللہ کے سوا ایسے معبود کو پوجتے ہیں جو ان کو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں + کفار اپنے رب کی طرف سے پیٹھ پھیرے ہوئے ہیں + اے محمدؐ ہم نے تجھے صرف جنت کی بشارت دینے اور عذاب دوزخ سے ڈرانے کے لیے بھیجا ہے + اے محمدؐ! تو کہہ دے لوگو! میں تم سے اپنے اس کام کی اجرت نہیں چاہتا۔ جو چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کرے" اے محمدؐ! اس اللہ زندہ پر بھروسا کر جو مرنے والا نہیں ہے اور اسی کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا رہ۔ وہ کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار ہونے میں + آسمانوں اور زمین کو اور ان دونوں میں جو کچھ ہے سب کو چھ دن میں اس نے بنایا اور پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا وہ رحمان ہے اس کا حال اہل علم سے پوچھ + جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ رحمان کا سجدہ کرو تو کہتے ہیں "رحمان کیا شے ہے؟ کیا ہم تمہارے حکم سے رحمان کو سجدہ کرنے لگیں؟" رحمان کا نام سنکر انکی نفرت

قدرتِ الٰہی

۱؎ سایہ بین دو پہر کی کیفیت ہے۔ یہ وہ وقت ہے جس کی نسبت فرمایا ہے کہ نہ اس وقت کی سی تاریکی ہے کہ اپنی نعمتوں میں خدا ان کا ذکر کرے اپنی قدرت کا اظہار کرے ۱۲ منہ ۲؎ یہ کمال قدرت ہے کہ سمندر کے قریب دریا کے دانہ برابر ایک طرف پانی میٹھا ہے اور دوسری طرف کھارا ہے۔ دریا میں کے اندر ایک بیچ حائل ہے اور دونوں پانی ۵۳ یوں بھی ترتیب کیا ہے کہ پانی کی مخالفت برقرار رہتی ہے" ۱۲ منہ ۳؎ کہہ اے کیا تم نے اہل علم یعنی توریت اور انجیل پڑھنے والوں سے پوچھ کر خلقت عالم کے متعلق اس بیان کی تصدیق کر لی ہے۔

پڑھی جاتی ہے ۔

قدرت الٰہی

ع بابرکت ہے وہ اللہ جس نے آسمان میں بروج بنائے اور اُس میں آفتاب کا چراغ اور درخشاں چاند پیدا کیا ہے ۔ اُسی نے نصیحت ماننے والوں اور ارادۂ شکرگذاری رکھنے والوں کے لیے رات اور دن بنائے ہیں جو ایک دوسرے کے بعد آتے رہتے ہیں ۔ رحمان (اللہ) کے

بندۂ نکوکار

خاص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل خطاب کرتے ہیں تو وہ سلام کرتے ہیں ۔ اور اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام میں رات بسر کرتے ہیں اور کہتے ہیں "اے رب ہمارے! عذاب دوزخ ہم سے دور رکھ ۔ عذاب دوزخ سخت مصیبت[1] ہے ۔ بیشک دوزخ بُری جگہ اور بُرا مقام ہے" وہ بھی بندگان خاص میں ہیں

خرچ میں اعتدال

جو اپنے خرچ میں زیادتی کرتے ہیں نہ کمی کرتے ہیں ۔ اعتدال سے کام لیتے ہیں ۔ وہ بھی بندگان خاص میں ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہیں ٹھہراتے اور جس کا قتل کرنا حرام ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کرتے ہیں ۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ گناہ کے وبال میں پڑیگا ۔ قیامت کے دن اُس پر دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی حال میں ذلیل رہے گا ۔ مگر جو کوئی توبہ کرکے ایمان لایا اور نیک کام کرنے لگا تو اللہ اُس کی برائیاں بھلائیوں سے بدل دے گا ۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ جو شخص توبہ کرکے نیک کام کرنے لگتا ہے وہ اللہ کی طرف اچھی طرح رجوع کرتا ہے ۔ وہ بھی بندگان خاص میں ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب لغویات پر گذرتے ہیں تو کریمانہ طور پر گذر جاتے ہیں ۔ اور اُن کے رب کی آیتوں سے جب انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ بہرے اور اندھے ہوکر انھیں نہیں سُنتے ۔ یہ بھی بندگان خاص میں ہیں جو کہتے ہیں "اے ہمارے رب! ہماری ازواج[2] اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر ۔ اور ہمکو پرہیزگاروں کا امام بنا" ایسے ہی لوگوں کو اُن کے صبر کے عوض میں بالاخانے ملیں گے اور اُن میں دعا اور سلام کے ساتھ وہ پہونچائے جائیں گے ۔

بہشت

بہشت میں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے جو ٹھہرنے اور رہنے کے لیے اچھی جگہ ہے ۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہدے "اگر تم لوگ اللہ کو

---

[1] بجائے "مصیبت" کے "لازم" بھی ترجمہ کیا گیا ہے ۔ [2] یوں بھی ترجمہ ہوسکتا ہے "ٹھہرنے یا رہنے کے لیے بُری جگہ ہے" ۔ یعنی ہمارے گھر کے لوگوں کو بھی اپنا مطیع بناکر اُن کے ذریعہ سے ہمیں انتظام خانہ داری کی زحمتوں کا سامنا نہ ہو ۔ بلکہ ہر طرح ہمیں اُن کی طرف سے اطمینان رہے ۔

نہ پکارو تو میرا رب تمھاری پروا نہیں کرتا۔ البتہ تم نے اسکی آیتوں کو جھٹلایا ہو تو عذاب تم پر لازم ہوگا +

سورۂ شعرا[1]

(مکی[2])

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلت ع لٓمٓسٓمٓ + یہ سورۃ بھی کتاب واضح (قرآن) کی آیتیں ہیں + اے محمدؐ! شاید[3] تو اپنی جان اس لیے ہلاک کرے کہ یہ کفار ایمان نہیں لاتے + اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی نشانی ایسی بھیجتے کہ اُس کی طرف ان کی گردنیں جھک جاتیں + لوگوں کا دستور ہے کہ جب کوئی نیا ذکر رحمٰن (اللہ) کی طرف سے ان کے پاس آتا ہے تو یہ روگردان ہو جاتے ہیں + انھوں نے جھٹلایا ہے تو عنقریب انھیں اُس عذاب کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس سے یہ تمسخر کرتے ہیں + کیا یہ لوگ زمین کو نہیں دیکھتے ہیں جس میں ہر قسم کے عمدہ درخت ہم نے اگائے ہیں؟ بیشک اس میں قدرت الٰہی کی نشانی ہے۔ مگر اکثر ان میں کے ایمان نہیں لاتے بے شک تیرا رب غالب اور مہربان ہے +

عبرت دعوٰی ع اے محمدؐ! جب تیرے رب نے موسیٰ سے کہا کہ قوم ظالم یعنی قوم فرعون کے پاس جا + کیا یہ لوگ ہم سے ڈرتے نہیں؟ + موسیٰ نے کہا "اے میرے پروردگار! مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔ میرا دم گھٹتا ہے۔ میری زبان نہیں چلتی تو ہارون سے کہلا بھیج کہ وہ میرا ساتھ دے + میرے ذمہ فرعونیوں کا ایک قصور[4] ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کریں گے" + اللہ نے کہا "ہرگز نہیں تم دونوں میری نشانیاں لیکر جاؤ۔ ہم تمھارے ساتھ ہیں اور تم لوگوں کی گفتگو سنتے رہیں گے + تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ "ہم پروردگار عالم کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ہمارے ساتھ آپ بنی اسرائیل کو کر دیجیے" + فرعون نے کہا "موسیٰ! کیا ہم نے تجھ کو اپنے گھر میں پالنے میں نہیں پرورش کیا اور تو نے اپنی عمر کے کئی برس ہم میں بسر کیے

فرعون

---

[1] اس سورہ کے اخیر میں شعرا کا تذکرہ ہے + [2] یعنی اس کا بیشتر حصہ ایک دم سے ایمان نہیں لاتے تو ترک مکہ نے کی یہ بات نہیں ہے۔ تو ایسا گھبرا ہے کہ یہ ایمان نہ لائے تو کیا تو خود کشی کرے گا؟ [3] دیکھو سورۂ قصص ۲۰ رکوع ۲ +

تو نے ایک حرکت بیجا بھی کی تھی اور تو بڑا ناشکرگذار ہے ۞ موسیٰ نے کہا " میں نے وہ حرکت اُس وقت کی تھی جب میں گم کردہ[۵۱] راہ تھا ۞ پھر میں تم سے ڈر کر بھاگا۔ پھر میرے رب نے مجھے اختیارات (پیغمبری) عطا کئے اور مجھے رسول بنایا ۞ اور یہی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ بنی اسرائیل[۵۲] کو تو نے غلام بنا لیا ہے " ۞ فرعون نے پوچھا " وہ پروردگار عالم کون ہے جس کا تو رسول ہے " ۞ موسیٰ نے کہا " آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان میں ہے اُن سب کا وہ پروردگار ہے اگر تم یقین کرو ۞ فرعون نے اپنے پاس والوں سے کہا " کیا تم لوگ موسیٰ کی باتیں سنتے ہو ؟ " ۞ موسیٰ نے کہا " وہ تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا بھی پروردگار ہے " ۞ فرعون نے لوگوں سے کہا " یہ تمھارا رسول جو تمھاری طرف بھیجا گیا ہے مجنون معلوم ہوتا ہے " ۞ موسیٰ نے کہا " پورب اور پچھم اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا وہی پروردگار ہے اگر تم عقل رکھتے ہو " ۞ فرعون نے کہا " اگر تو میرے سوا کوئی دوسرا معبود بنائے گا تو میں تجھے قید کردوں گا " ۞ موسیٰ نے کہا " اگر میں کوئی ظاہر بات تجھے دکھاؤں جب بھی تو مجھے قید کریگا " ۞ فرعون نے کہا " اگر تو سچا ہے تو اُسے دکھا " ۞ موسیٰ نے اپنا عصا گرا دیا اور وہ یکایک صریحاً اژدہا ہو گیا ۞ اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کو چمکتا ہوا نظر آیا ۞

ع ۳ فرعون[۵۳] نے اپنے ساتھی سرداروں سے کہا " بے شک یہ بڑا ہوشیار ساحر ہے ۞ یہ چاہتا ہے کہ تمھیں تمھارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے نکال دے۔ تو اب کیا رائے دیتے ہو " ۞ وہ لوگ بولے " آپ اسے اور اسکے بھائی کو چھوڑیے اور ہرکاروں کو شہروں میں بھیجیے ۞ کہ تمام جادوگروں[۵۴] کے جمع کرنے کو بھیجے ۞ کہ تمام بڑے بڑے ماہر جادوگروں کو وہ لائیں ۞ پھر یوم معلوم کے وقت معین پر جادوگر جمع ہوئے ۞ لوگوں سے فرعون نے کہا " تم لوگ جمع ہو گئے یا نہیں ! اگر یہ جادوگر غالب رہے تو شاید ہم انکی پیروی کریں[۵۵] ۞ جب اطراف ملک کے جادوگر آگئے تو وہ فرعون سے کہنے لگے " کیا ہم غالب رہے تو ہمیں انعام ملے گا ؟ " ۞ فرعون نے اُن سے کہا " ہاں ! اور اُس وقت میں تم مقرب بارگاہ بھی ہو جاؤ گے " ۞ موسیٰ نے جادوگروں سے کہا " تمھیں[۵۶] جو ڈالنا ہو ڈالو " ۞ اُنھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور بولے " فرعون کے اقبال سے

---

[۵۱] یعنی میں پیغمبر نہیں مقرر ہوا تھا اور یوں بھی ترجمہ کیا گیا ہے " میں اُن دنوں وہ حرکت کر بیٹھا تھا اور میں غلطی پر تھا " ۞ [۵۲] یعنی ہماری قوم کو ۞ [۵۳] دیکھو سورۂ اعراف ۱۴ رکوع ۱۲ ۞ [۵۴] حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کی دعوت سنا رہے ہیں ۞ [۵۵] یعنی جو جادوگر ہو کر ۞

ہم ہی غالب رہیں گے"۔ پھر موسیٰ نے اپنا عصا چھوڑا تو یکایک وہ اُن کی دُھت بندی کو نگلنے لگا۔ اس پر جادوگر سجدے میں گر پڑے اور بولے "ہم پروردگار عالمین یعنی موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لائے فرعون نے کہا "قبل میرے حکم کے تم موسیٰ پر ایمان لائے تو یہ تمہارا سرغنہ ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ اب تم سمجھ جاؤ گے۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں اُلٹے سیدھے کاٹ کر تم سب کو سُولی دوں گا"۔ جادوگر بولے "کچھ ڈر نہیں ہے ہم اپنے رب کی طرف جائیں گے۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے گا کہ ہم اس قوم میں پہلے ایمان لانے والے ہیں"۔

ع ۳ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ راتوں رات تو ہمارے بندوں کو نکال لیجیل۔ تم لوگوں کا تعاقب کیا جائے گا۔ فرعون نے شہروں میں ہرکارے بھیجے اور کہلا بھیجا کہ "بنی اسرائیل کی جماعت قلیل ہے اور انھوں نے ہمیں ناراض کیا ہے۔ اور ہماری جماعت قوی ہے"۔ پھر ہم نے فرعون کے لوگوں کو باغوں۔ چشموں۔ خزانوں اور بڑے بڑے محلوں سے نکالا۔ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور بنی اسرائیل کو ہم نے ان سب چیزوں کا وارث بنایا۔ پھر فرعونیوں نے سورج نکلتے نکلتے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔ پھر جب ایک جماعت نے دوسری کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا "ہم پکڑ لیے گئے"۔ موسیٰ نے کہا "ہرگز نہیں بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ عنقریب مجھے راہ بتائے گا"۔ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ "اپنا عصا دریا پر مار"۔ دریا پھٹ گیا اور پانی کا ہر حصہ گویا ایک بڑا سا پہاڑ تھا۔ پھر وہ سرون فرعونیوں کو وہاں ہم نے پہونچا دیا۔ موسیٰ اور اُس کے سب ساتھیوں کو تو ہم نے بچا لیا اور دوسروں کو ڈبو دیا۔ اس واقعہ میں قدرت الٰہی کی نشانی ہے۔ اُن لوگوں میں اکثر مومن نہ تھے۔ اے محمدؐ! بے شک تیرا رب غالب اور مہربان ہے۔

حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کا مصر سے نکلنا

سب فرعون غرق ہوئے

ع اے محمدؐ تو ان لوگوں کو ابراہیم کا حال سُنا۔ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا "تم کیا پوجتے ہو؟"۔ وہ بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں۔ اور ہمیشہ اُن پر اعتکاف کرتے ہیں"۔ ابراہیم نے پوچھا "کیا وہ تمہارا پکارنا سنتے ہیں؟۔ یا تمہیں نفع یا نقصان پہونچا سکتے ہیں؟"۔ وہ بولے "نہیں۔ بلکہ ہم نے اپنے آباء کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے"۔

حضرت ابراہیم

---

۵۱ دیکھو سورہ اعراف، رکوع ۱۶ + ۵۲ ہم ایک کو پکڑ کر دوسرے کو بناتے ہیں یعنی ۵۳ تاکہ اس لیے کہ فرعونیوں کو ہلاک کیا اور مہربانی اسلیے کہ بنی اسرائیل کو اُن کے پنجہ ظلم سے چھڑایا + ۵۴ دیکھو سورہ مائدہ رکوع ۱۲

نصیحت

ابراہیم نے کہا "لوگو! کیا تم نے سمجھ لیا[۵۱] کہ تم اور تمھارے اگلے باپ دادا جن بتوں کو پوجتے آئے وہ میرے دشمن ہیں۔ میرا دوست تو پروردگار عالم ہے جس نے مجھے پیدا کیا[۵۲] اور میری رہنمائی کرتا ہے۔ وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ میں بیمار ہو جاؤں تو مجھے شفا دیتا ہے۔ وہی مجھے مارے گا اور وہی پھر مجھے زندہ کرے گا۔ اور اُسی سے میں امید رکھتا ہوں کہ روز قیامت وہ میری خطا بخشے گا۔ اے میرے رب! مجھے حکم (نبوت) عطا کر اور نیک بندوں میں شامل کر۔ میرا ذکر خیر آنے والی نسلوں میں جاری رکھ۔ مجھے بھی جنت نعیم کا وارث بنا۔ میرا باپ گمراہ ہے اُسے[۵۳] بخش دے اور بروز قیامت مجھے رسوا نہ کر۔ اُس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد کام آئے گی۔ صرف وہ شخص نفع میں رہے گا جو قلب پاک لیکر اللہ کے پاس حاضر ہوگا" جنت پرہیزگاروں کے لیے آراستہ کی جائے گی اور گمراہوں کے لیے دوزخ ظاہر کیا جائے گا۔ اور اُن سے پوچھا جائے گا "اللہ کے سوا جنھیں تم پوجتے تھے وہ کہاں ہیں؟ کیا وہ تمھاری مدد کر سکتے ہیں یا انتقام لے سکتے ہیں؟" پھر وہ معبود اور اُن کے پوجنے والے گمراہ لوگ اور لشکر شیطان سب کے سب دوزخ میں اوندھے منہ ڈھکیل دیے جائیں گے۔ وہ دوزخ میں باہم لڑینگے اور گمراہ لوگ بتوں سے کہیں گے "قسم اللہ کی جب ہم نے اے بتو! تمھیں پروردگار عالم کے برابر ٹھہرا رکھا تھا تو ہم صریح گمراہی میں تھے۔ ہمگا ہمگار وں ہی نے ہمیں بہکایا تھا۔ آج نہ کوئی ہمارا شفاعت کرنے والا ہے۔ اور نہ کوئی دلسوز دوست ہے۔ کاش ہم پھر دنیا میں جاتے تو ضرور مومن ہو کر رہتے" اس قصہ میں بھی عبرت ہے۔ امت ابراہیم میں اکثر ایمان والے نہ تھے اے محمدؐ! اس میں شک نہیں کہ تیرا رب غالب اور مہربان ہے۔

حضرت نوحؑ

ع قوم نوح نے پیغمبروں[۵۴] کو جھٹلایا تھا۔ جب اُن کے بھائی نوح نے اُن سے کہا "کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمھارا رسول امین ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں تم سے اس سمجھانے کی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو" وہ لوگ بولے "کمینے تیرے پیرو ہیں۔ تو کیا ہم بھی تیری بات مان لیں" نوح نے جواب دیا "مجھے کیا مطلب ہے کہ ان کے عمل کیسے ہیں؟ یہ کمینے ہیں

---

۵۱ میرے سمجھانے سے ۵۲ یعنی توفیق ایمان دے اور بخش دے ۵۳ حضرت ابراہیمؑ کو یہ علم نہ تھا کہ ان کا باپ ایمان لانے والا نہیں ہے ورنہ وہ ایسی دعا نہ کرتے ۵۴ حضرت نوحؑ کو جھٹلایا تو گویا تمام پیغمبروں کو جھٹلایا کیونکہ پیغمبروں کا پیغام اصول تمام پیغمبروں کا ایک ہی رہا ہے

یا شریف ہیں اُن کا حساب اپنا میرے رب کے ذمہ ہے۔ کاش تم اتنا سمجھو + میں تو مومنوں کو دھکا دے کر نکالنے والا نہیں ہوں + میں تو بس ظاہر طور پر ڈرانے والا ہوں + وہ لوگ بولے "اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو سنگسار کیا جائے گا" + نوح نے دعا مانگی "اے میرے رب! میری قوم مجھے جھٹلاتی ہے۔ اب تو مجھ میں اور ان میں فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے مومن ساتھیوں کو بچا لے" + پھر ہم نے نوح کو اور اُس کے ساتھیوں کو جو بھری ہوئی کشتی میں تھے بچا لیا اور بعد ازاں باقی لوگوں کو ڈبو دیا + بے شک اس واقعہ میں بھی قدرت الٰہی کی ایک نشانی ہے اُن میں اکثر ایمان والے نہ تھے + اے محمدؐ! بے شک تیرا رب غالب اور مہربان ہے +

حضرت ہود

ع قوم عاد[1] نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب اُن کے بھائی ہود (نبی) نے اُن سے کہا "کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو؟ میں تمہارا رسول امین ہوں + تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو + میں اس کام کی اجرت تم سے نہیں مانگتا۔ میری اجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہے + تم ٹیلوں پر بے فائدہ کیا یادگاریں بناتے ہو اور ایسے کارخانے بناتے ہو گویا ہمیشہ رہو گے + اور جہاں کہیں ہاتھ ڈالتے ہو تو ظالمانہ ہاتھ ڈالتے ہو + تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو + اُس ذات سے ڈرو جس نے تمہاری مدد اُن چیزوں سے کی جنہیں تم جانتے ہو۔ یعنی جانوروں سے اولاد سے + باغوں سے اور چشموں سے تمہاری مدد کی + ایک بڑے دن یعنی قیامت کے عذاب سے میں تم پر ڈرتا ہوں" + وہ بولے "تمہارا نصیحت کرنا یا نہ کرنا ہمارے لیے برابر ہے + یہ ڈھنگ اگلوں کی عادت کے موافق ہے۔ ہم پر عذاب نہ ہو گا" + اُنھوں نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے اُنھیں ہلاک کر دیا + بے شک اس واقعہ میں بھی عبرت ہے + قوم ہود میں بھی اکثر مومن نہ تھے اے محمدؐ! تیرا رب غالب اور مہربان ہے +

حضرت صالح

ع قوم ثمود[2] نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔ جب اُن کے بھائی صالح (نبی) نے اُن سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ میں تمہارا رسول امین ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو + میں اس کام کے لیے کسی اجرت کا خواستگار نہیں ہوں۔ میری اجرت تو پروردگار عالم کے ذمہ ہے تم جو باغوں میں چشموں میں کھیتوں میں اور نرم گودا والی کھجوروں میں بسر کرتے ہو اور پہاڑ تراش تراش کر بے تکلف گھر بناتے ہو تو کیا اسی میں بے کھٹکے چھوڑ دیے جاؤ گے؟ + تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو + فضول کار جو دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے

[1] دیکھو سورہ اعراف رکوع ۸ [2] دیکھو سورہ اعراف رکوع ۱۰

تم اُن کے حکم کی پیروی نہ کرو" وہ بولے "تو سحر زدہ ہے + ہماری طرح تو بھی ایک آدمی ہے۔ تو سچا ہے تو کوئی نشانی لا" صالح نے کہا کہ "یہ ایک اونٹنی ہے ایک دن پانی اسکے لیے ہے اور ایک دن تمھارے لیے ہے۔ تم اسے گزند نہ پہونچانا ورنہ ایک سخت دن کے عذاب میں گرفتار ہوجاؤ گے" قوم ثمود نے اُس اونٹنی کی کونچیں کاٹیں اور ندامت اٹھائی اور گرفتار عذاب ہوئے۔ بے شک اس واقعہ میں بھی عبرت ہے۔ قوم ثمود میں اکثر مومن نہ تھے + اے محمدؐ تیرا رب بے شک غالب اور مہربان ہے +

حضرت لوطؑ

ع قوم لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا جب اُن سے اُن کے بھائی لوط (نبی) نے کہا "کیا تم ڈرتے نہیں ؟ + میں تمھارا رسول امین ہوں۔ تو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو + میں اس پر تم سے خواستگار اجرت نہیں ہوں۔ میری اجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہے + کیا تم دنیا کے لوگوں میں سے مردوں پر گرتے ہو اور تمھارے رب نے جو بیویاں تمھارے لیے پیدا کی ہیں انھیں چھوڑتے ہو ؟ + بلکہ تم حد سے تجاوز کرنے والے ہو + تو وہ بولے "اے لوط! اگر تو اپنی نصیحتوں سے باز نہ آئے گا تو نکال دیا جائے گا" لوط نے کہا "میں تمھارے کاموں سے بیزار ہوں + اے میرے رب! مجھے اور میرے اہل کو ان کے افعال سے بچالے" + ہم نے لوط کو اور اُس کے گھر والوں کو سب کو نجات دی۔ صرف لوط کی ایک بوڑھی عورت پیچھے رہ گئی + اس کے بعد ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا + اُن پر خوب پانی برسایا۔ اُس ڈرائی ہوئی قوم کے حق میں پانی برا برسا + بیشک اس واقعہ میں بھی عبرت ہے۔ قوم لوط میں اکثر مومن نہ تھے + اے محمدؐ تیرا رب غالب اور مہربان ہے +

حضرت شعیبؑ

ع اہل ایکہ نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا + جب شعیب (نبی) نے اہل ایکہ سے کہا[1] "کیا تم ڈرتے نہیں ؟ + میں تمھارا رسول امین ہوں + تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو + میں اس پر تم سے خواستگار اجرت نہیں ہوں۔ میری اُجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہے + پورا ناپو لوگوں کو نقصان نہ پہونچاؤ + سیدھی ترازو سے تولو + لوگوں کی چیزیں کم نہ کرو۔ اور نہ فساد کے ساتھ ملک میں سر اُٹھاؤ۔ اُس اللہ سے ڈرو جس نے تمھیں اور مخلوق سابق کو پیدا کیا + وہ کہنے لگے "تو سحر زدہ ہے۔ تو مثل میرے ایک آدمی ہے اور ہم تجھے جھوٹا جانتے ہیں + اگر تو سچا ہے تو آسمان کا ایک ٹکڑا ہم پر گرا" شعیب نے کہا "میرا رب تمھارے

[1] دیکھو سورۂ اعراف، رکوع ۱۲ +

اعمال سے باخبر ہو" ۔ پھر اُن لوگون نے شعیبؑ کو جھٹلایا پھر عذاب یوم ظلّہ[۵۱] اُن پر نازل ہوا ۔ وہ بھی بڑے سخت عذاب کا دن تھا ۔ بیشک اس واقعہ مین بھی عبرت ہو ۔ اہل ایکہ اکثر مومن نہ تھے ۔ اے محمدؐ تیرا رب غالب اور مہربان ہو ۔

۱۱ع اے محمدؐ! اس مین شک نہین کہ اس قرآن کو پروردگار عالم نے اُتارا ہو ۔ روح الامین (جبرئیل) نے اُسے تیرے دل پر زبان فصیح عربی مین اُتارا ہو تاکہ تو اُسکے ذریعہ سے لوگون کو ڈرائے ۔ اس کی پیشین گوئی بے شک اگلے پیغمبرون کی کتابون مین ہو ۔ کیا یہ دلیل اہل مکہ کے لیے کافی نہیں ہو کہ علمائے بنی اسرائیل اس سے واقف ہین ؟ ۔ اگر قرآن کو ہم کسی عجمی پر اُتارتے اور وہ انھین سُناتا کبھی یہ ایمان نہ لاتے ۔ اسی طرح ہم نے گنہگارون کے دلون مین انکار ڈال دیا ہو کہ جب تک وہ عذاب الیم نہ دیکھین گے ایمان نہ لائین گے ۔ اُن پر بے خبری مین دفعۃً عذاب آئے گا اور وہ کہین گے "کیا ہمین مہلت مل سکتی ہو" ؟ اے محمدؐ! کیا یہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہین ؟ ۔ تو دیکھ تو سہی اگر ہم اِن کو برسون تک مزے مین رکھین اور پھر اِن پر عذاب موعود آئے تو یہ مزے مین رہنا ان کو عذاب سے نجات نہ دے گا ۔ ہم نے کسی بستی کے رہنے والون کو بے اس کے ہلاک نہین کیا ۔ کہ اُن کے پاس آگاہ کرنے کے لیے ڈر سُنانے والے (پیغمبر) آئے ۔ ہم ظالم نہین ہین ۔ اس قرآن کو شیاطین لے کر نہین اُترے ہین ۔ یہ کام نہ اُن کے کرنے کا تھا اور نہ وہ اسے کر سکتے تھے ۔ آسمانی وحی سننے سے وہ معزول ہین ۔ اے محمدؐ تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارنا ورنہ تجھ پر عذاب ہوگا ۔ اپنے قریب تر قبیلے کو عذاب سے ڈرا ۔ اور مومنین جو تیرے تابع ہین اُن کے لیے اپنے بازو جھکا[۵۲] دے ۔ پھر اگر وہ نافرمانی کرین تو کہہ "مین تمھارے اعمال سے بری ہون" ۔ اے محمدؐ تو اُس غالب اور مہربان اللہ پر بھروسا کر جو نماز مین تیرا قیام اور نمازیون مین تیرے حرکات دیکھتا ہو ۔ وہ سنتا اور

نصیحت

قرآن کی پیشینگوئیان

---

[۵۱] ظلّہ یعنی سایہ یا سائبان ۔ صورت عذاب یہ تھی کہ سخت گرمی پڑی وہ تہ خانون مین گھسے ۔ وہان چین نہ آیا تو پھر نکلے ۔ ابر گھر آیا اور سب اُسکے نیچے راحت سمجھکر جمع ہوے ۔ ابرسے عذاب نازل ہوا سب وہین ڈھیر ہوکر رہ گئے ۔ دیکھو سورۂ اعراف ۷ رکوع ۱۱ ۔ اُس مین عذاب بصورت زلزلہ مذکور ہو ۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اہل ایکہ اور اہل مدین دو مختلف قومین تھین مختلف مواقع اور مختلف اوقات مین حضرت شعیبؑ کے زمانہ مین اُن پر مختلف صورتون سے عذاب نازل ہوا ۔ [۵۲] یعنی اتنا بڑا معجزہ دیکھکر کہ زبان عربی سے ناواقف شخص قرآن عربی سُنتا جب بھی یہ ایمان نہ لاتے یون بھی ترجمہ کیا گیا ہو کہ اگر ہم قرآن کو کسی عجمی پر اُس کی زبان مین اُتارتے اور وہ انھین سناتا تو یہ اور بھی ایمان نہ لاتے ۔" اس صورت مین مطلب یہ ہو کہ اُنکی زبان مین قرآن ہو تو یہ مانتے نہین بھلا غیر زبان مین ہوتا تو کیا مانتے ۔ [۵۳] یعنی اُن سے تواضع پیش آ ۔

جانتا ہی + اے محمدؐ! تم لوگون سے کہو۔ کیا مین تمھین بتاؤن کہ شیاطین کس[۵۱] پر اُترتے ہین ؟ + ہر تمام سفری گناہگارون پر وہ اُترتے ہین اور اُن پر سنی سُنائی باتون کا القا کر دیتے ہین اور اُن مین اکثر جھوٹے ہوتے ہین + شاعرون[۵۲] کی پیروی گمراہ کرتے ہین + اے مخاطب! کیا تو نہین دیکھتا کہ شعرا ہر میدان مین سرگردان رہتے ہین اور اُن کے اقوال اُن کے افعال کے مطابق نہین ہوتے + لیکن وہ مومن نیکوکار شعرا جو اللہ کو بہت یاد کرنے والے ہین اور کسی کی ہجو کرتے ہین تو اپنا عوض لینے کے لیے کرتے ہین اور وہ بھی بعد اس کے کہ اُن پر ظلم کیا گیا ہو اُن عیبون سے پاک ہین + ظلم کرنے والے یعنی مثلاً ناحق ہجو کرنے والے عنقریب مرنے پر معلوم کرین گے کہ وہ کس کروٹ پھیرے جاتے ہین +

سورۂ نمل[۵۳] ۲۷

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طٰسٓ + یہ سورہ قرآن یعنی اُس کتاب روشن کی چند آیتین ہین۔ جو ہدایت اور خوشخبری ہی اُن مومنون کے لیے جو نماز پڑھتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین اور آخرت پر یقین کرتے ہین + آخرت پر ایمان نہ لانے والون کو ہم اُن کے اعمال اچھے دکھاتے ہین اور وہ بہک جاتے ہین + انھین لوگون کے لیے بُرا عذاب ہی اور آخرت مین یہی بڑا نقصان پانے والے ہین + اے محمدؐ! تجھے تو حکیم دانا (اللہ) کی طرف سے قرآن کا القا ہوتا ہی + تو لوگون کو وہ واقعہ یاد دلا جب[۵۴] موسیٰ نے اپنی بی بی سے کہا تھا کہ مجھے آگ دکھائی دیتی ہی مین جاکر وہان سے راہ کی خبر تمھارے لیے لاتا ہون یا سلگتا ہوا کوئی انگارا لاتا ہون تاکہ تم تاپو + جب موسیٰ آگ کے پاس آیا تو ندا آئی کہ جو ذات اس آگ مین ہی مبارک ہی اور جو اس آگ کے گرد ہی وہ بھی مبارک ہی

انتخاب طور

---

[۵۱] عرب مین کچھ لوگ کاہن ہوتے تھے جو غیب کی خبرین سنانے کے مدعی تھے + ہندوستان مین بھی ایسے لوگ ہین۔ انکی باتین زائد از غلط اور کبھی کبھی کچھ سچ بھی ہو جاتی تھین۔ کفار کہتے تھے کہ آنحضرت محمدؐ بھی کاہن ہین + ارشاد ہوا کہ شیطانی خبرین سنانے والے کاہنون سے اور آنحضرتؐ سے کیا نسبت ہی + [۵۲] کفار کہتے تھے کہ محمدؐ ایک شاعر ہی جو شعر سحر بیان بناتا ہی + ارشاد ہوا کہ شاعرون کو آنحضرتؐ سے کچھ نسبت نہین ہی + [۵۳] نمل یعنی چیونٹی + اس سورہ مین چیونٹی کا ذکر ہی + [۵۴] دیکھو سورۂ طٰہٰ رکوع ۱ +

اللہ پروردگار عالم پاک ہر تشبیہات سے + اے موسیٰ! بے شک مین ہون اللہ غالب حکمت والا + تو اپنا عصا ڈال دے + جب موسیٰ نے اپنا عصا ہلتا ہوا اژدہے کی طرح دیکھا تو پیٹھ دے کر پھرا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا + ارشاد ہوا اے موسیٰ! نہ ڈر۔ مین ہون۔ میرے پاس پیغمبر ڈرتے نہین + لیکن جس سے کوئی قصور ہو جائے اور بعد قصور کے وہ اُسکے بدلے نیکی کرنے لگے تو مین بخشنے والا مہربان ہون + اپنا ہاتھ اپنی جیب مین ڈال پھر دیکھ سفید نکلے گا۔ یہ دو نشانیان اُن نو نشانیون مین سے ہین جن کے ساتھ تجھے فرعون اور اُس کی قوم کے پاس جانا ہے۔ وہ نافرمان بردار قوم ہین + جب فرعون والون کے پاس آنکھون سے دکھائی دینے والی نشانیان آگئین تو وہ بولے یہ تو صریح جادو ہے + اُن کے دلون نے یقین کر لیا تھا۔ لیکن ظلم اور سرکشی سے اُنھون نے انکار کیا + اے محمدؐ! تو دیکھ اُن مفسدون کا کیا انجام ہوا +

حضرت موسیٰ کی نو نشانیان

ع ۲ ہم نے داؤد[۵۱] اور سلیمان کو علم عطا کیا تھا۔ دونون نے کہا شکر ہو اللہ کا جس نے ہمین فضیلت دی اپنے بہت سے مؤمن بندون پر + سلیمان جانشین ہوا داؤد کا۔ اور کہنے لگا "لوگو! ہمین جانورون[۵۲] کی بولی سکھلائی گئی ہے اور ہر شے ہمین عنایت ہوئی ہے یہ اللہ کا صریح فضل ہے" + سلیمان کے تمام لشکر جن و انس اور پرند[۵۳] سلیمان کے ملاحظہ کے لیے جمع کیے گئے اور وہ درجہ بدرجہ کھڑے کیے گئے + یہان تک کہ جب وہ چیونٹیون کے میدان مین آئے ایک چیونٹی بولی "چیونٹیو! اپنے بلون مین گھس جاؤ۔ سلیمان اور اُس کا لشکر بیخبری کی حالت مین تمھیں روندڈالے" + چیونٹی کے اس کہنے پر سلیمان بحالت ضحک مسکرایا اور بولا "اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ مین اُس نعمت کا شکر کرون جو مجھے اور میرے والد کو تو نے عطا کی ہے اور یہ بھی توفیق دے کہ مین نیک کام کرون کہ جسے تو پسند کرے۔ اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندون مین داخل کر" + سلیمان نے چڑیون کی تلاش لی تو کہنے لگا "یہ کیا بات

حضرت داؤد و حضرت سلیمان

چیونٹی

---

۵۱ دیکھو سورہ سبا ۲۴ رکوع ۲ + ۵۲ حضرت داؤد بادشاہ بھی تھے پیغمبر بھی تھے۔ انکے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمان بڑے نامی بادشاہ ہوئے۔ زمین۔ پانی اور ہوا جب پر انکی حکومت تھی۔ حکومت کی نوعیت کہین بیان نہین کی گئی ہے۔ کیا آجکل بڑی بڑی سلطنتین بری اور بحری جہاز اور ریل کے ذریعہ سے زمین پانی اور ہوا پر حکمران نہین ہین؟ دیکھو الا سلام صفحہ ۔۔۔ علاوہ برین جب خدا قادر مطلق ہے تو اپنے نبیون کو یہ معمولی اختیارات دینے پر بھی قادر ہے + ۵۳ حضرت سلیمان جانورون کی بولی سمجھتے تھے + ۵۴ آج کل بھی باز اور کبوتر لڑائیون مین کام دیتے ہین۔ ۔ ۔ لشکر جن۔ اس کے لیے دیکھو الا سلام فصل ۵۴۔ ورنہ اگر تو قادر مطلق جانتے ہو تو جس طرح قرآن مین ہے اُس پر ایمان لاؤ۔ اللہ کی قدرت پر انسان کا علم حاوی نہین ہو سکتا +

ہدہد

ہدہد کو مین نہین دیکھتا غائب تو نہین ہوگیا؟ اُسے سخت سزا دونگا یا مار ڈالونگا اگر کوئی عذر معقول وہ پیش نہ کرسکا۔ زیادہ زمانہ نہ گذرا تھا کہ ہدہد نے آکر کہا "مین نے ایسی بات دریافت کی ہے جو آپ کو معلوم نہین یعنی مُلک سبا[1] سے مین ایک سچی خبر لایا ہون۔ مین نے ایک عورت (بلقیس) دیکھی ہے جو باشندگان مُلک سبا کی ملکہ ہے اور تمام شے اُسے میسّر ہے۔ اور تخت اُس کا بہت بڑا ہے۔ مین نے دیکھا ہے کہ وہ عورت اور اُس کی قوم اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتی ہے۔ اور شیطان اُنھین اُن کے کام اچھے دکھاتا ہے۔ راہ سے اُن کو روکتا ہے اور انھین اتنی بھی ہدایت نہین ہوتی کہ ایسے اللہ کا سجدہ کیون نہ کرین جو آسمانون اور زمین کی چھپی ہوئی چیزین ظاہر کرتا ہے اور چھپی اور کھلی ہوئی باتین جو تم لوگ کرتے ہو وہ جانتا ہے۔ اللہ ہے سوا اُس کے کوئی معبود نہین ہے۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے" سلیمان نے کہا "ہم دیکھین گے کہ تو سچ بولتا ہے یا جھوٹ بولتا ہے۔ میرا یہ خط لیجا اور باشندگان سبا کے پاس گرا دے اور کنارے کھڑا ہو۔ اور دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہین" خط پاکر بلقیس نے کہا "اے سرداروا! یہ خط محترم جو میرے پاس آیا ہے سلیمان کا ہے اور اس مین لکھا ہے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے مطیع ہوکر حاضر ہو"

بلقیس

ع ۳ بلقیس نے اپنے سردارون سے کہا "اے سرداروا! تم مجھے کیا مشورہ دیتے ہو؟ جب تک تم موجود نہ ہو مین کوئی حکم قطعی نہین دیتی" وہ لوگ بولے "ہم صاحب قوت اور سخت لڑنے والے ہین۔ اور حاکم آپ ہین آپ ہی غور کرکے حکم دیجیے" بلقیس بولی۔ "سلاطین جب کسی شہر مین آتے ہین تو اُسے برباد کردیتے ہین اور وہان کے عزت داروں کو ذلیل کردیتے ہین۔ ایسا ہی کیا کرتے ہین۔ مین اُن کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہون اور دیکھتی ہون کہ ایلچی کیا جواب لاتے ہین" جب ایلچی سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا "کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ اللہ نے جو مجھے دیا ہے وہ اُس سے بہتر ہے جو اُس نے تمھین دیا ہے۔ لیکن تم اپنے تحفے پر نازان ہو۔ تو اپنی قوم کی طرف واپس جا۔ ہم ایسا لشکر لے کر اُن کی طرف آتے ہین جس کا مقابلہ وہ لوگ نہ کرسکین گے۔ اور ہم اُنھین ذلت و خواری کے ساتھ وہان سے نکالین گے" پھر سلیمان نے اپنے سردارون سے کہا "اے سرداروا! تم مین سے کوئی بلقیس کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ ہمارے پاس مطیع ہوکر آئین

[1] اُس زمانہ مین ملک یمن کا یہ پایۂ تخت تھا۔

لاسکتا ہو؟ " جنون مین سے ایک عفریت[۵۱] بولا " مین تخت آپ کے پاس لا دیتا ہون قبل اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اُٹھین۔ مین اس کام کی طاقت رکھتا ہون اور امانت دار بھی ہون " ایک اور شخص[۵۲] جو کتابی علم رکھتا تھا بولا " مین وہ تخت آپ کے پاس آپ کے پلک مارنے کے پہلے لاتا ہون " سلیمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھکر کہا " یہ میرے رب کا فضل ہی کہ وہ مجھے آزماتا ہی کہ مین شکرگذار ہون یا ناشکرگذار ہون + جو شکر کرتا ہی اپنے بھلے کے لیے شکر کرتا ہی اور جو ناشکری کرے تو میرا رب اُس سے بے پروا اور کریم ہی " سلیمان نے اپنے آدمیون سے کہا " بلقیس کے تخت مین کچھ تبدیلی کرو دیکھین وہ پہچانتی ہی یا نہین + " جب بلقیس دربار مین آئی تو اُس سے پوچھا گیا " کیا ایسا ہی آپ کا تخت تھا + بلقیس بولی۔ " گویا یہ وہی ہی " اور سلیمان کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگی " ہمین تو پہلے سے آپ کی نبوت کا علم ہوا اور ہم آپ کو مانے ہوے ہین " اللہ کے سوا وہ آفتاب کی پرستش کرتی تھی تو یہ پرستش کرنا اُسے سلیمان کے پاس آنے سے مانع تھا اور وہ کافرون مین تھی + بلقیس سے کہا گیا کہ محل مین چلیے۔ جب اُس نے شیشے کا فرش محل مین دیکھا تو اُسے پانی سمجھی اور اپنے پائینچے چڑھا کر پنڈلیان کھول دین + سلیمان نے کہا " اس محل مین شیشے بچھے ہوے ہین " بلقیس بولی " اے میرے پروردگار! مین آفتاب پرستی مین اپنا ہی نقصان کرتی رہی اب مین سلیمان کے ساتھ اللہ پر اسلام لائی ہون جو رب العالمین ہی "

حضرت صالح

۴ ع ہم نے قوم ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح[۵۳] کو بھیجا اور اُس نے اُن سے کہا " لوگو! اللہ کی عبادت کرو " تو وہ دو فریق (مومن اور منکر) ہوکر باہم جھگڑنے لگے + صالح نے کہا " بھائیو تم بھلائی کے پہلے بُرائی (عذاب) کے لیے کیون جلدی مچاتے ہو؟[۵۴] اللہ سے استغفار کیون

---

۵۱ مفسرون نے عفریت کا ترجمہ دیو لکھا ہے + ۵۲ مفسرون نے لکھا ہی کہ حضرت سلیمانؑ کا وزیر آصف برخیا ذی علم تھا اسم اعظم معلوم تھا اُسی کی برکت سے اُس نے یہ کرامت دکھائی + واللہ اعلم بالصواب ۵۳ بلقیس کی عقل کا امتحان حضرت سلیمان کو منظور ہوا + اور نیز پنڈلیون کا دیکھنا مقصود تھا جیسا کہ آگے ذکر آئے گا + لوگون نے حضرت سلیمانؑ سے غلط کہدیا تھا کہ ملکہ بے عقل ہے اور اُسکی پنڈلیان خراب ہین + چنانچہ حضرت سلیمانؑ نے تخت کی ہیئت بدل کر اور شیشہ کے فرش پر چلاکر بلقیس کی عقل کا اور پنڈلیون کا امتحان کرلیا کیونکہ اُس سے نکاح کرنا حضرت سلیمان چاہتے تھے اور بالآخر نکاح کیا + ۵۴ دیکھو سورہ ہود (رکوع ۶) ۵۵ کفار نے حضرت صالحؑ سے کہا ہم لوگ نافرمان ہین تو ہم پر عذاب نازل کرائیے۔ جواباً ارشاد ہوا اچھے کام کرکے بھلائی کے خواستگار کیون نہین ہوتے۔ عذاب کے لیے کیا جلدی مچاتے ہو +

نہین کرتے کہ شاید تم پر رحم کیا جائے + قوم ثمود[۱] نے صالح سے کہا "ہم تجھے اور تیرے ساتھیون کو نحس جانتے ہین" صالح نے کہا "تمھاری نحوست اللہ کے نزدیک روز ازل سے ہے۔ بلکہ تم ایسے[۲] لوگ ہو جن کی آزمایش دولت اور نکبت سے کی جاتی ہے + شہر مین نو اشخاص ایسے تھے جو ملک مین فساد پھیلاتے تھے اصلاح نہونے دیتے تھے + وہ لوگ بولے "سب مل کر قسم کھائین اللہ کی کہ صالح پر اور اُسکے گھر والون پر شبخون مارین گے + اور پھر صالح کے وارث سے کہدین گے کہ اس کے مارے جانے کے وقت ہم موجود نہ تھے ہم سچ کہتے ہین" اُنھون[۳] نے ایک داؤن کیا تو ہم نے بھی ایک داؤن کیا جسے وہ نہ سمجھے + اے محمدؐ! دیکھو اُن کے داؤن کا کیا انجام ہوا کہ ہم نے اُنھین اور اُن کی سب قوم کو ہلاک کر دیا + یہ اُن کے گھر ہین کہ اُن کے ظلم کی وجہ سے خالی پڑے ہوے ہین + جاننے والون کے لیے اس واقعہ مین عبرت ہے + پرہیزگار مؤمنون کو ہم نے بچالیا تھا + اے محمدؐ! لوط کا واقعہ بھی لوگون کو یاد دلا جب لوط نے اپنی قوم سے کہا "تم دیدہ ودانستہ بیحیائی کرتے ہو۔ کیا تم عورتون کو چھوڑ کر مردون کی طرف شہوت سے مائل ہوتے ہو؟ بلکہ تم نادان لوگ ہو" + تو قوم لوط کا یہ جواب ہوا "لوگ لوط کے خاندان والے بڑے پاکباز بنتے ہین تو انھین اپنی بستی سے نکال دو" + پھر ہم نے لوطؑ کو اور اُسکے گھر والون کو بچالیا باستثنا اُس کی عورت کے جس کی تقدیر مین تھا کہ وہ پیچھے رہجائے گی + پھر ہم نے اُن پر مینھ برسایا۔ اور وہ مینھ اُس (عذاب الٰہی سے) ڈرائی ہوئی قوم پر بہت ہی بُرا برسا + ع ۵ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ "نافرمانون کے ہلاک ہونے پر اللہ کا شکر ہے اور سلام اُس کے برگزیدہ بندون پر" + لوگو! اللہ بہتر ہے یا وہ بہتر ہے جسے لوگ اُس کا شریک ٹھہراتے ہین؟ +

حضرت لوط

(بیسوان پارہ)

نصیحت

بھلا آسمانون اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور آسمان سے تمھارے لیے کس نے پانی برسایا؟ ہم ہی نے پانی سے خوشنما باغ اُگائے ہین۔ تم کو یہ قدرت نہ تھی کہ اُن مین درخت اُگاتے + کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے؟ نہین۔ مگر یہ ایسے لوگ ہین کہ حق سے عدول کرتے ہین +

---

[۱] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۶ + [۲] یون بھی ترجمہ کیا گیا ہے "بلکہ تم لوگ ایسے ہو جو بطور امتحان کے آزمائے جاتے ہو" + [۳] اُنھون نے حضرت صالح پر شبخون مارا۔ حضرت صالح تو بچ گئے اور وہ لوگ ہلاک ہوگئے بطور استہزا اُنھون نے ایسا کہا تھا + [۴] دیکھو سورۂ اعراف ۷ رکوع ۱۰ +

بھلا کس نے زمین کو جائے قرار بنایا ہی اور اُس کے بیچ بیچ مین نہرین بنائین اور اُسکے لیئے پہاڑ بنائے اور دو سمندرون مین حدِّ فاصل رکھی ہی ؛ کیا کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ ہی ؟ نہین لیکن اکثر لوگ نہین سمجھتے ؛ بھلا جب کوئی شخص بیقرار ہوکر اُسے پکارتا ہی تو اُسکی دعا کون سنتا ہی اور کون اُس کی تکلیف رفع کرتا ہی - اور کون تمھین زمین کا نائب بناتا ہی ؟ کیا کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ ہی ؟ تم لوگ بہت کم غور کرتے ہو ؛ خشکی اور تری کی تاریکیون مین تمھارا کون رہنما ہوتا ہی ؟ اُس کے بارانِ رحمت کے آگے آگے خوشخبری دینے کو کون ہواؤن کو بھیجتا ہی ؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہی ؟ لوگون کے شرک سے اللہ بالاتر ہی ؛ کون ہی جو مخلوقات کو بار اول پیدا کرتا ہی اور پھر بار بار پیدا کرتا رہتا ہی ؟ تمھین آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہی ؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہی ؟ اے محمدؐ تو ان لوگون سے کہہ "اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو" تو کہدے کہ آسمانون اور زمین مین اللہ کے سوا کوئی غیب دان نہین ہی اور نہ لوگون کو علم ہی کہ وہ کب دوبارہ اُٹھائے جائین گے ؛ آخرت[۵۱] کے متعلق یا تو ان کے علم کا خاتمہ ہوگیا ہی یا یہ کہ اس بارے مین یہ شک کی حالت مین ہین - نہین تو جان بوجھکر یہ اُس سے اندھے بنے ہوے ہین ؛

نصیت ع ۶ کفار کہتے ہین "ہم اور ہمارے باپ دادا جب مٹی ہوجائین گے تو کیا پھر ہم زمین سے نکالے جائین گے ؟ ہم سے کہا جاتا ہی کہ پھر نکالے جائین گے اور ہمارے آبا سے بھی یہی پہلے کہا جاتا تھا - یہ اگلی کہانیان ہین" اے محمدؐ! تو کہہ "ملک کی سیر کرو تو نظر آئے کہ گنہگارون کا کیا انجام ہوا" ؛ تو ان لوگون پر افسوس نہ کر اور نہ ان کی تدبیرون سے تو تنگدل ہو ؛ مسلمانون سے یہ منکرین کہتے ہین "تم سچے ہو تو بتاؤ وعدۂ عذاب[۵۲] دینا کب آئے گا" تو ان سے کہہ "جس وعدے کی تمھین جلدی ہی اُس مین سے کچھ تو بھی آگیا ہی" اے محمدؐ! تیرا رب آدمیون پر فضل کرتا ہی کہ جلدی عذاب نہین بھیجتا لیکن اکثر لوگ شکر نہین کرتے ؛ بے شک تیرا رب ان کے دلون کی بات سے اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہین اُس سے آگاہ ہی ؛ آسمانون اور زمین مین کوئی

---

[۵۱] یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی "آخرت کے بارے مین ان کا علم مختلف ہی" [۵۲] مسلمانان مکہ کفار سے کہتے تھے کہ مسلمانون کو تم لوگ ستاؤ گے تو تباہ ہوجاؤ گے ظالم فلاح نہ پائین گے ؛ اس پر کفار تمسخر کرتے تھے اور پوچھتے تھے "ہماری تباہی کا زمانہ کب آئے گا" ؛ ارشاد ہوتا ہی کہ وہ عنقریب آگیا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تمام کفار تباہ ہوے ؛

بات ایسی چھپی ہوئی نہین ہی جس کا ذکر کتاب واضح (لوح محفوظ[۵۱]) مین نہ ہو + یہ قرآن بنی اسرائیل کو اکثر ایسی باتین بتا دیتا ہی جن مین وہ اختلاف[۵۲] کرتے تھے + بے شک یہ قرآن مؤمنون کے لیے ہدایت اور رحمت ہی + اے محمدؐ! تیرا رب بے شک اپنے حکم سے اُن کی باہمی جھگڑون کا فیصلہ کرتا ہی۔ وہ غالب اور دانا ہی + اے محمدؐ! تو کل کر اللہ پر بیشک تو صریح حق پر ہی + تو اپنی آواز نہ مُردون کو سُنا سکتا ہی اور نہ بہرون کو سُنا[۵۳] سکتا ہی۔ جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہین + تو اندھون کو اُن کی گمراہی سے باز نہین رکھ سکتا + تو اُنھین کو سُنا سکتا ہی جو ہماری آیتون پر ایمان لاتے ہین اور مطیع ہین + جب وعدۂ قیامت اُن پر پورا ہونے کو ہوگا تو ہم زمین سے ایک جانور[۵۴] لوگون کے لیے نکالین گے جو اُن سے کہدے گا کہ کون آدمی ہماری آیتون پر یقین کرنے والے نہین ہین + دابۃ الارض

ع اے محمدؐ! لوگون کو اُس دن سے ڈرا جب ہم ہر امت سے اُن لوگون کو فوج کی طرح اُٹھائین گے جو ہماری آیتون کو جھٹلاتے تھے اور پھر وہ گروہ گروہ کیے جائین گے + جب وہ آجائین گے تو اللہ اُن سے کہے گا "کیا بے سمجھے بوجھے ہماری آیتون کو تم جھٹلاتے تھے؟ یہ نہین تو تم اور کیا کرتے تھے؟" اُن کی سرکشی کے بدلے اُن پر حکم عذاب واقع ہوگا اور وہ خاموش رہین گے + کیا یہ لوگ دیکھتے نہین کہ ہم نے آرام کے لیے رات بنائی ہی اور دیکھنے کے لیے دن بنایا ہی؟ بے شک اس مین ایمان والون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + جس دن صور پھونکا جائے گا تو آسمانون اور زمین کے سب لوگ ڈرنے لگین گے باستثنا اُسکے جسے اللہ چاہے کہ نہ ڈرے اور سب اُس کے پاس بحالت عجز حاضر ہون گے + اے مخاطب! قیامت

---

۵۱ مسلمانون کا اعتقاد ہی کہ جو کچھ دنیا مین ہوتا ہی وہ پہلے سے مقدر ہو چکا ہی اور روز ازل یعنی خلقت سے پہلے وہ لکھا گیا ہے۔ لسان شرع مین اس کتاب کو جس مین تقدیر لکھی ہوئی ہی بطور لسان تمثیلی لوح محفوظ کہتے ہین + ۵۲ مثلاً قرآن نے حضرت عُزیر اور حضرت عیسیٰ کو بندۂ خدا کہا۔ حضرت مریم کی عصمت ثابت کی۔ حضرت سلیمان سے اتہام سحر دفع کیا۔ حرمت بعض لحم رفع کی + یہ امور ایسے تھے کہ ان مین بنی اسرائیل باہم اختلاف کرتے تھے + ۵۳ کفار کو مُردون اور بہرون سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اُن پر گفتگو کا اثر نہین پڑتا + ۵۴ اس کا مطلب یون کہا گیا ہی کہ ایک بڑا جانور انسانی بولی بولنے والا قریب قیامت پیدا ہوکر تمام دنیا کا سفر کرے گا اور ہر ایک انسان کی پیشانی پر نشان کردے گا جس سے معلوم ہوجائے گا کہ کون کافر اور کون غیر کافر ہے اصطلاح شرع مین دابۃ الارض اسکا نام ہے + اہل تشیع کے نزدیک دابۃ الارض سے مراد حضرت علی مرتضیٰ ہین + اور پھر اس تقدیر پر بجائے "جانور" کے "چلنے والا" ترجمہ ہوگا +

تو پہاڑون کو دیکھکر اُنھین تھما ہوا سمجھتا ہی حالانکہ وہ قیامت کے دن ابر کی طرح اُڑتے پھرین گے + یہ اُس اللہ کی کاریگری ہی جس نے ہر شی مستحکم بنائی ہی + بے شک وہ تمھارے افعال سے باخبر ہی + جو شخص نیک عمل ساتھ لائے گا اُسے اُس سے بہتر بدلہ ملے گا اور اُس دن (قیامت) کے خوف سے وہ امن مین رہے گا + اور جو شخص عمل بد ساتھ لائے گا وہ اوندھے مُنھ آگ مین ڈالا جائے گا اور ایسے لوگون سے کہا جائے گا "یہ اُنھین اعمال کی جزا ہی جو تم کرتے تھے" + اے محمدؐ تو ان لوگون سے کہہ "مجھے یہی حکم دیا گیا ہی کہ مین اس شہر (مکہ) محترم کے رب کی بندگی کرون۔ اُسی کے لیے ہر شی ہی" اور یہ بھی مجھے حکم ہوا ہی کہ "مین اُس کا فرمانبردار رہون اور قرآن پڑھکر لوگون کو سُناؤن + پھر جو راہ پائے گا خود اپنے لیے راہ پائے گا" اور جو گمراہ رہے اُس سے تو کہدے "میرا کام صرف ڈرانا ہی" اور یہ بھی کہہ "اللہ کا شکر ہی۔ عنقریب[۵۱] وہ اپنی نشانیان تمھین دکھائے گا اور تم اُسے پہچان لوگے" + اے محمدؐ! تیرا رب تم لوگون کے اعمال سے غافل نہین ہی +

سورۂ قصص ۲۸

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت موسیٰ

ع طٰسٓمٓ - یہ سورۃ بھی کتاب واضح (قرآن) کی آیتین ہین + اے محمدؐ! ہم تجھے فرعون اور موسیٰ کے صحیح حالات مومنون کے فائدے کے لیے سُناتے ہین + بے شک فرعون ملک (مصر) مین سرکش تھا۔ اُس نے وہان کے لوگون کے الگ الگ گروہ قرار دیے تھے + اُن مین سے وہ ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو کمزور جان کر اُن کے لڑکون کو قتل کرتا تھا اور اُن کی لڑکیون کو زندہ رہنے دیتا تھا وہ بڑا ہی مفسد تھا + ہم نے چاہا کہ ملک (مصر) کے اِن کمزور لوگون پر ہم احسان کرین۔ اُنھین کو پیشوا بنائین اور اُنھین کو وارث سلطنت

[۵۱] کفار مکہ سے کہا جاتا ہی کہ عنقریب وہ ذلت اُٹھائین گے تب سمجھ جائین گے کہ اللہ کے حکم نہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا + چنانچہ فتح مکہ کے بعد تمام کفار مکہ مسلمان ہوے مگر انھین وہ درجہ نصیب نہوا جو ان سے پہلے مسلمان ہونے والون کا تھا +

بنائین اور انھین ملک کی حکومت دین اور اُن کے ذریعہ سے فرعون، ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ دن دکھائین جس سے[1] وہ ڈر رہے تھے + ہم نے مادر موسیٰ کی طرف وحی بھیجی "تو موسیٰ کو دودھ پلا اور جب موسیٰ کے لیے تو ڈرے تو اُسے دریا مین ڈال دے اور پھر کچھ خوف اور رنج نہ کر۔ ہم پھر اُسے تیرے پاس پہونچا دین گے اور اُسے اپنا پیغمبر بنائین گے" + پھر فرعون کے لوگون نے موسیٰ کو اُٹھا لیا کہ وہ اُن کا دشمن اور اُن کی پریشانی کا باعث ہو بے شک فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکری سب خطاکار تھے + فرعون کی بی بی نے فرعون سے کہا کہ "اس لڑکے کو قتل نہ کر۔ یہ میری اور تیری دونون کی آنکھون کی ٹھنڈک ہے۔ شاید ہمین یہ نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالین" اور وہ انجام سے بیخبر تھے + مادر موسیٰ کا دل بیقرار تھا اگر ہم اُس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے کہ وہ ہمارے وعدہ پر یقین کیے ہوے بیٹھی رہے تو وہ راز فاش کر دیتی + موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کی بہن سے کہا "تو اُس کے پیچھے پیچھے جا" وہ دور سے دیکھتی رہی اور فرعون والے سمجھتے نہ تھے + ہم نے موسیٰ پر پہلے سے دودھ پلانے والیان حرام کر دی تھین کہ وہ کسی کا دودھ پیتا نہ تھا + موسیٰ کی بہن نے فرعون کے لوگون سے کہا "کیا مین تمھین ایسے گھر والے بتا دون جو تمھارے لیے اس لڑکے کی پرورش کرین اور اسکے خیرخواہ بھی رہین + غرض اس طرح ہم نے موسیٰ کو اُس کی ماں کے پاس بھجوا دیا تاکہ اُس کی آنکھین ٹھنڈی ہون اور وہ رنج نہ کرے اور جان لے کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے۔ لیکن اس پر بھی اکثر لوگ نہین سمجھتے +

قتل قبطی

ع ۲ جب موسیٰ جوان اور قوی ہوا تو ہم نے اُسے حکم اور علم عطا کیا + نیکوکارون کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہین + موسیٰ ایک روز شہر مین ایسے وقت گیا کہ لوگ بے خبر تھے اور اُس نے دیکھا کہ دو آدمی لڑ رہے ہین۔ ایک اُس کی قوم کا تھا اور دوسرا اُس کے دشمن کی قوم کا تھا اُس کی قوم والے نے بمقابلہ اُس کے دشمن کی قوم والے کے اُس سے مدد مانگی + موسیٰ نے

[1] حضرت موسیٰ کا قصہ قرآن مین جا بجا ہے + یہان پر اُن کی ولادت اور پرورش کا ذکر ہے + بنی اسرائیل جو حضرت یوسف کے وقت سے مصر مین بس گئے تھے وہ رفتہ رفتہ کمزور ہوتے گئے اور بالآخر وہان دو فرقے ہو گئے ایک قبطی حسین خاندان شاہی بھی شامل تھا اور دوسرا بنی اسرائیل جو ہندستان مین چمار کہلاتے ہین چھوت اور رفع ہین اسی طرح وہان قبطی تھے اور بنی اسرائیل بجائے خود رکے تھے خدمت کرنا اُن کا کام تھا + اللہ کو یہ تقسیم ناپسند آئی اور بنی اسرائیل مین حضرت موسیٰ کو اُس نے واسطے ہلاکت قبطیون کے پیدا کیا فرعون کو یہ اندیشہ تھا کہ اُس کا مارنے والا بنی اسرائیل مین پیدا ہوگا اور اس لیے وہ بنی اسرائیل کے لڑکون کو قتل کرواتا تھا۔ حضرت موسیٰ کی ماں نے بحکم حضرت موسیٰ کو صندوق مین رکھ کر دریا مین بہا دیا۔ صندوق فرعون کے باغ مین بہتا ہوا پہونچا۔ فرعون کی بی بی نے حضرت موسیٰ کی پرورش کی اور حسن اتفاق سے حضرت موسیٰ کی ماں ہی کو دودھ پلانے اور پرورش کرنے کے لیے مقرر کیا گیا

اُس دشمن کو ایک گھونسا مارا اور اُس کا کام تمام کر دیا۔ موسیٰ نے اپنے دل مین کہا "یہ تو شیطانی کام ہوا۔ شیطان بیشک صریح گمراہ کرنے والا دشمن ہے"۔ موسیٰ نے اُس وقت دُعا کی "اے میرے رب! مین نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ تو مجھے بخشدے"۔ اللہ نے اُسے بخش دیا بے شک وہ غفور و رحیم ہے۔ موسیٰ نے کہا "اے میرے پروردگار! جیسا کہ تو نے مجھ پر احسان کیا اب مین کسی شریر آدمی کا مددگار نہونگا"۔ صبح کو موسیٰ شہر مین ہراسان و خبر چلین گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ اُسے وہی شخص پھر پکار رہا ہے جس کی حمایت اُس نے کل کی تھی۔ اور ایک دوسرے دشمن کے مقابلہ مین مدد چاہتا ہے۔ موسیٰ نے اُس سے کہا "بے شک تو صریح گمراہ ہے"۔ جب موسیٰ نے اُس شخص پر ہاتھ ڈالنا چاہا جو موسیٰ اور فریاد کرنے والے دونون کا دشمن تھا تو فریاد کرنے والے نے بوجہ غلط فہمی کہا "اے موسیٰ! کیا مجھے تو قتل کرنا چاہتا ہے جیسا کہ کل تو نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تو تک مین ظالم ہی رہنا چاہتا ہے اور یہ نہین چاہتا کہ بھلا آدمی ہو کر رہے"۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی تو شہر کے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور موسیٰ سے کہنے لگا "اے موسیٰ! ارداکان قوم تیرے قتل کا مشورہ کرتے ہین تو نکل بھاگ مین تیرا خیر خواہ ہون"۔ موسیٰ شہر سے ہراسان اور خبر جویان باہر نکلا اور دعا کی "اے میرے پروردگار! قوم ظالم سے مجھے بچا"۔

ع جب موسیٰ مدین کی طرف متوجہ ہوا تو دل مین کہنے لگا "مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے سیدھی راہ دکھائے گا"۔ اور جب وہ مدین کے کنوین پر پہونچا تو اُس نے کنوین پر کچھ لوگ دیکھے جو پانی اپنے بانورون کو پلا رہے تھے اور یہ بھی دیکھا کہ اُن لوگون سے دور دو عورتین اپنی بکریان روکے ہوئے کھڑی ہین۔ موسیٰ نے اُن سے پوچھا "تم کیا کہتی ہو"؟ وہ بولین "ہم اپنی بکریون کو پانی نہین پلا سکتے جب تک یہ چرواہے اپنے جانور ہٹا نہ لیجائین۔ ہمارے ابا جان بہت بڈھے ہین"۔ پھر موسیٰ نے اُن دونون کی بکریون کو سیراب کیا اور پھر سائے مین چلا گیا اور دعا کی "اے میرے رب! مین محتاج ہون اُس خیر کا جو تو میرے لیے تجویز کرے"۔ پھر اُن دو مین سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی موسیٰ تک آئی اور بولی "میرے والد آپ کو بُلاتے ہین کہ آپ کے پانی پلانے کا عوض آپ کو دین"۔ جب موسیٰ اُن لڑکیون کے باپ کے پاس آیا اور سرگذشت اپنی سنائی تو وہ بولا "خوف نہ کرو تم قوم ظالم سے تو بچ آئے"۔ اُن

دختران شعیب

۵۱ یعنی وہ مر گیا۔ ۵۲ فریاد کرنے والا سمجھا کہ حضرت موسیٰ اُسی کو ماریں گے۔ ۵۳ مدین حضرت شعیب علیہ السلام کا مسکن تھا اور حضرت شعیب ہی کی لڑکی سے حضرت موسیٰ کا عقد ہوا۔

لڑکیون مین سے ایک نے کہا "اباجان انھین نوکر رکھ لیجیے۔ آپ کے نوکرون مین اچھا وہی ہو سکتا ہے جو قوی اور امانت دار ہو" اُن کے باپ نے موسیٰ سے کہا "مین چاہتا ہون کہ اپنی ان دو لڑکیون مین سے ایک کا نکاح آپ کے ساتھ کر دون باین شرط کہ آپ آٹھ برس تک میری نوکری کیجیے۔ اور اگر دس پورے کر دیجیے تو آپ کا احسان ہے مین آپ پر مشقت ڈالنا نہین چاہتا۔ آپ مجھے انشاء اللہ بھلا آدمی پائین گے" موسیٰ نے کہا "میرے اور آپ کے درمیان مین یہ بات پکی ہوئی دونون مین سے جون سی مدت مین چاہون پوری کرون پھر مجھ پر زیادتی نہو۔ اللہ ہمارے قول کا گواہ ہے"

آتش طور

ع جب مدت ملازمت پوری کر کے موسیٰ اپنی بی بی کو مدین سے لے چلا تو کوہ طور کی طرف سے اُسے آگ دکھائی دی۔ اُس نے اپنے گھر کے لوگون سے کہا "یہین ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے۔ وہان جا کر شاید مین راہ کی خبر لاؤن یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤن تاکہ تم تاپو" جب موسیٰ آگ کے پاس آیا تو اُس مقام مبارک پر میدان کے داہنے کنارے ایک درخت سے آواز آئی "اے موسیٰ! مین ہون اللہ پروردگار عالم۔ تو اپنا عصا گرا دے" جب موسیٰ نے دیکھا کہ اُس کا عصا گویا ہلتا ہوا سانپ ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے نہین دیکھا آواز آئی "اے موسیٰ! آگے بڑھ اور خوف نہ کر۔ تو امن مین ہے اپنا ہاتھ اپنی جیب (گریبان) مین ڈال اور بے عیب چمکتا ہوا اُسے نکال۔ اور رفع خوف کے لیے اپنے بازو اپنی طرف سکیڑ لے۔ تیرا عصا اور تیرا چمکتا ہوا ہاتھ یہ دونون تیرے رب کی طرف سے دلیلین ہین جن کو فرعون اور اُسکے سرداروں کے سامنے تجھے پہنچانا ہے۔ وہ نافرمان لوگ ہین" موسیٰ نے کہا "اے میرے رب! مین نے اُن کا ایک آدمی مار ڈالا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے مار ڈالین گے۔ میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے فصیح تر ہے اُنھین بھی میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ کر دے تاکہ وہ تصدیق کرین۔ مجھے ڈر ہے کہ فرعون کے لوگ مجھے جھٹلائین گے" اللہ نے کہا مین تیرے بھائی کو تیرا قوت بازو بناؤن گا اور تم دونون کو غلبہ دون گا۔ فرعون والے تم دونون تک پہونچ نہ سکین گے۔ تو ہماری نشانیان لے کر جا۔ تم اور تمھارے تمام ساتھی غالب رہین گے۔ جب موسیٰ فرعونیون کے پاس ہماری ظاہر نشانیان لیکر آیا تو وہ کہنے لگے "یہ تو بنایا ہوا جادو ہے۔ ہم نے اپنے اگلے باپ دادا سے ایسا نہین سُنا تھا" موسیٰ نے کہا "میرا رب

لہ دیکھو سورۂ طٰہٰ ۲۰ رکوع ۱

اُس شخص (مجھ) سے خوب واقف ہی جو اُس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہی اور جس کا انجام آخرکار بخیر ہونا ہی + اِس مین شک نہین کہ ظالم رستگاری نہین پائین گے + فرعون نے اپنے سرداروں سے کہا کہ اے سردارو! تمھارے لیے تو مین اپنے سوا کوئی دوسرا معبود نہین جانتا" اور پھر اپنے وزیر سے مخاطب ہو کر بولا "اے ہامان! میرے لیے مٹی کی اینٹین پکا اور ایک محل بنا تاکہ مُوسیٰ کے معبود کی خبر لاؤن۔ مین تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہون" فرعون اور اُس کے لشکر نے ناحق ملک مین سرکشی کی تھی اور گمان کیا تھا کہ ہمارے پاس اُنھین آنا نہو گا + بالآخر ہم نے اُسے اور اُس کے لشکر کو پکڑ لیا اور اُن سب کو دریا[۵۱] مین ڈال دیا اے محمدؐ! تو دیکھ اِن ظالمون کا کیسا انجام ہوا + ہم نے فرعونیون کو پیشوا بنایا تھا تو وہ لوگون کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے۔ بروز قیامت اُن کی مدد نہ کی جائے گی + اِس دنیا مین ہم نے اُن کے پیچھے لعنت لگا دی ہی قیامت کے دن اُن کا بُرا حال ہو گا +

ع ہم نے موسیٰ کو اگلے لوگون کی ہلاکت[۵۲] کے بعد کتاب (توریت) دی تھی کہ اُس سے لوگون کی آنکھین کھلین اور وہ لوگون کے حق مین ہدایت اور رحمت ہو تاکہ لوگ نصیحت قبول کرین اے محمدؐ! تو طور کے غرب کی جانب اُس وقت موجود نہ تھا جب ہم نے موسیٰ کو اختیارات رسالت دیے تھے اور نہ تو یہ سب دیکھتا تھا + تجھے محض تعلیم الٰہی سے یہ باتین معلوم ہوئی ہین۔ مگر بنی اسرائیل جو اِس مین اختلاف کرتے ہین اِس کی وجہ یہ ہی کہ بہت سے آدمی ہر قرن مین ہم نے پیدا کیے اور اُن کی عمرین بڑھا مین[۵۳]۔ تو مدین کے لوگون مین بھی ہماری آیتون کا سنانے والا نہ تھا کہ اُس وقت کے حالات سے واقف ہوتا۔ تجھے تو پیغمبر بنا کر عرب کے لوگون کے پاس ہم بھیجنے والے تھے۔ تو طور کے پاس بھی نہ تھا جب ہم نے موسیٰ کو پکارا تھا۔ غرضکہ تو اِن تمام باتون سے پہلے سے محض ناواقف تھا لیکن یہ رحمت ہی تیرے رب کی کہ تو ڈرانے کے لیے بھیجا گیا جو ایسی قوم کی طرف جس کے پاس کوئی ڈرانے والا تجھ سے پہلے نہین آیا تھا۔

ہامان

[۵۱] فرعون کو دعوی خدائی کا تھا + حضرت موسیٰ نے جو اپنا رب خالق ارض وسما کو بتایا تو فرعون نے لوگون سے کہا میرے لیے ایک نہایت بلند محل (گویا دیبی کے قطب صاحب کی لاٹ کا ایک نمونہ) بناؤ اُس پر چڑھ کر دیکھون گا کہ موسیٰ کا رب نظر آتا ہی + مفسرون نے لکھا ہی کہ ایک محل بنا گرا ایسا بودا بنا کہ گر پڑا اور بہت سے لوگ اُس سے بھی ہلاک ہوئے + [۵۲] محل دریائے نیل کے کنارے بنا تھا اور محل کا ایک حصہ دریائے نیل مین بھی گرا تھا مگر یہان "دریا مین ڈالنے" سے لشکر فرعون کے غرق ہونے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہی دیکھو سورۂ یونس رکوع ۹ + [۵۳] بعد ہلاکت فرعون توریت نازل ہوئی۔ دیکھو سورۂ اعراف ۷ رکوع ۱۷ +
[۵۴] استمرار زمانہ کی وجہ سے امر واقعی مین لوگ اختلاف کرنے لگے +

تاکہ یہ لوگ نصیحت قبول کریں ۞ اگر تو نہ بھیجا جاتا اور اہل مکہ پر ان کے اعمال کی وجہ سے مصیبت آتی تو یہ کہتے "اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ اگر بھیجتا تو ہم تیرے حکموں کو ضرور مانتے اور مومن ہو جاتے" ۞ پھر جب ہم نے اپنی طرف سے دین حق انکے پاس بھیجا تو اب یہ کہتے ہیں "موسیٰ کو جیسے معجزے ملے تھے ویسے ہی اس پیغمبر کو کیوں نہ ملے؟" کیا اس کے پہلے موسیٰ کو جو معجزے دیے گئے تھے تو اُن سے انکار نہیں کیا گیا تھا؟ اب ان کافروں کے قول تو یہ ہیں کہ "موسیٰ اور محمدؐ دونوں جادوگر ہیں اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں" اور یہ کہتے ہیں کہ "ان میں سے ہم کسی کو نہ مانیں گے" ۞ اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ "توریت اور قرآن دونوں کتابیں جھوٹی ہیں تو تم کوئی کتاب ایسی اللہ کے پاس سے لاؤ جو ان دونوں سے زیادہ تر رہنما ہو تو ہم اُسی کی پیروی کریں۔ اگر تم سچے ہو تو ایسا کر دکھاؤ" ۞ پھر اگر یہ تیرے کہنے کے مطابق نہ کریں تو جان لے کہ یہ محض اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔ جو کوئی اپنی خواہشوں کا پیرو ہو اور اللہ کی ہدایت نہ مانے تو اُس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو سکتا ہے؟ بیشک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا ۞

طلب معجزہ

ع ۶ ہم برابر لوگوں پر اپنے احکام بھیجتے رہے ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں ۞ جنکے پاس[1] قرآن پہلے سے کتاب آ چکی ہے وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں ۞ اور جب انکو قرآن سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں "ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ ہمارے رب کی طرف سے برحق ہے ہمارے آنے کے پہلے سے ہم اسے مانتے ہیں" ۞ ان لوگوں کو ان کے صبر کا دوہرا اجر ملے گا۔ یہ لوگ نیکی سے بدی کو دفع کرتے ہیں۔ اور ہم نے جو کچھ دیا اُسے خرچ کرتے ہیں ۞ اور لغو باتیں جو سنتے ہیں تو اُن سے منھ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں "ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمھارے اعمال تمھارے لیے ہیں۔ تم پر سلام ہو۔ ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے" ۞ اے محمدؐ! تو جسے چاہے راہ راست نہیں دکھا سکتا بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے۔ وہ راہ پر آنے والوں سے بخوبی آگاہ ہے ۞ اے محمدؐ! بعض کفار تجھ سے کہتے ہیں[2] "اگر ہم تیری ہدایت پر چلیں گے تو ہم اپنے ملک سے نکال دیے جائیں گے" ۞ کیا ہم نے انھیں حرم (مکہ) ایسی جائے امن میں جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے میوے آ جاتے ہیں۔ یہ روزی ہماری طرف سے ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے

مومنین اہل کتاب

کفار مکہ

---

[1] بعضوں نے کہا ہے کہ حبشہ سے چند عیسائی آنحضرتؐ پر ایمان لانے کے لیے حضرت جعفرؓ کے ساتھ آئے تھے انھیں کی شان میں یہ آیت اُتری تھی اور اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۶۵ ۞ [2] یہ توریت یا انجیل پر بھی ایمان رکھتے تھے اور اب قرآن پر بھی ایمان ظاہر کرتے ہیں ۞ [3] بعض کفار آنحضرتؐ کی نبوت سے اس لیے منکر تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان تعداد میں قلیل ہیں اور کمزور ہیں یہ کہ سے نکال دیے جائیں گے تو ان کے ساتھ ہمکو بھی نکلنا پڑے گا ۞

نہیں جانتے ✤ ہم نے بہت سی بستیاں برباد کر دیں جن کے رہنے والے اپنی معیشت پر اترا تے تھے۔ یہ اُنھیں لوگوں کے گھر ہیں جو پھر نہ آباد رہے مگر شاذ و نادر۔ اور ہمیں سب کے وارث ہوئے ✤ اے محمدؐ! تیرا رب کسی بستی کو ویران نہیں کرتا جب تک کہ اُس کی اصل آبادی میں کوئی رسول اپنی آیتیں سُنانے کو نہ بھیجے۔ ہم کوئی بستی برباد نہیں کرتے مگر اُس حال میں کہ اُس کے رہنے والے ظالم ہوں ✤ لوگو! جو کچھ تم کو ملا ہے زندگی دنیا کا چند روزہ فائدہ ہے اور اُس کی زینت ہے۔ اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہتر ہے اور دیرپا ہے۔ کیا یہ تمھاری سمجھ میں نہیں آتا ؟ ✤

ع کیا وہ شخص جس کے لیے ہم نے جنت کا اچھا وعدہ کر رکھا ہے اور وہ اُسے ملنے والی ہے مثل اُن کے ہوگا جن کو محض حیات دنیا کے منافع دے رکھے ہیں اور پھر وہ ہمارے پاس قیامت کے دن محاسبہ کے لیے حاضر کیے جائیں گے ؟ ✤ اُس دن اللہ کافروں کو پکار کر اُن سے پوچھے گا "کہاں ہیں وہ لوگ جنھیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے ؟" ✤ جو لوگ قول عذاب کے مستوجب ہوں گے وہ بولیں گے "اے ہمارے رب! یہی وہ لوگ ہیں جنھیں ہم نے بہکایا تھا۔ ہم نے انھیں اسی طرح بہکایا تھا جس طرح ہم خود بہکے ہوئے تھے۔ ہم ان سے بری ہو کر تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں یہ ہماری بندگی نہیں کرتے تھے" پھر مشرکین سے کہا جائے گا "اپنے شریکوں کو بلاؤ" تو وہ بلائیں گے لیکن وہ اُن کو جواب نہ دیں گے اور مشرکین عذاب دیکھیں گے ✤ اے کاش وہ راہ راست پر ہوتے تو روز یہ نہ دیکھتے ✤ بروز قیامت اللہ کفار کو پکارے گا اور اُن سے پوچھے گا "تم ہمارے پیغمبروں کا کیا جواب دیتے تھے ؟" ✤ پھر اُن کو اُس دن کوئی بات نہ سوجھے گی اور آپس میں ایک دوسرے سے بھی وہ نہ پوچھ سکیں گے ✤ لیکن جس نے دنیا میں توبہ کی ہوگی ایمان لایا ہوگا اور نیکیاں کی ہونگی تو امید ہے کہ وہ رستگاری پا جائے گا ✤ اے محمدؐ! تیرا رب جسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے ✤ اس میں لوگوں کو انتخار نہیں ہے ✤ اللہ شرک سے پاک ہے اور برتر ہے ✤ اے محمدؐ! تیرا رب سب کے دلوں کی باتیں اور ظاہری باتیں جانتا ہے ✤ وہ اللہ ہے جسوا اُس کے دوسرا معبود نہیں ہے ✤ دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے اور اُسی کی طرف تم سب کو واپس جانا ہے ✤ اے محمدؐ! تو لوگوں سے کہہ "بھلا دیکھو تو سہی اگر تمھارے لیے اللہ ہمیشہ تا روز قیامت رات ہی رکھے تو کون ایسا معبود اللہ کے سوا

روز حساب

نسبت

جو تمھارے لیے روشنی لا سکتا ہے؟ بولو۔ کیا تم نہیں سنتے؟ ٭ اے محمدؐ! تو لوگوں سے کہہ بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ ہمیشہ روز قیامت تک تمھارے لیے دن ہی دن رکھے تو کون ایسا معبود اللہ کے سوا ہے جو تمھارے آرام کے لیے رات بنائے؟ ٭ تم غور کیوں نہیں کرتے؟ ٭ یہ اُس کی رحمت ہے کہ اُس نے رات اور دن بنائے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اُسکا فضل (اپنی روزی) ڈھونڈھو اور تاکہ تم شکر کرو ٭ پھر روز حشر اللہ مشرکوں کو پکارے گا اور کہے گا "کہاں ہیں وہ لوگ جنھیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے؟" ٭ ہم ہر امت ہر گروہ سے ایک گواہ (پیغمبر) جدا کر لیں گے اور کافروں سے کہیں گے "اپنی دلیل پیش کرو" اُس وقت اُن لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ٭ بیشک اللہ کے لیے حق ہے اور وہ جو کچھ افترا دنیا میں کرتے تھے اُس دن سب اُن سے دور ہو جائے گا ٭

قارون

ع ۸ بیشک قارونؔ موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل سے تھا۔ پھر وہ اُن پر ظلم کرنے لگا ہمنے اُسے اس قدر خزانے دیے کہ اُن کی کنجیاں ایک شہ زور جماعت پر بھی گراں گذرتیں۔ جب اُس کی قوم نے اُس سے کہا "بہت نہ اترا اترانے والوں کو بے شک اللہ پسند نہیں کرتا ٭ اللہ نے جو کچھ تجھے دیا ہے اُس کے ذریعہ سے دار آخرت کی فکر کر اور اعمال صالح جو تیرے حصے کے دنیا میں ہیں اُنھیں نہ بھول۔ اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو تو بھی دوسروں پر احسان کر۔ اور دنیا میں فساد نہ پھیلا۔ بیشک اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا" لوگوں سے قارون نے کہا "یہ دولت تو مجھے اپنے علم کے زور سے ملی ہے" کیا قارون یہ نہ سمجھا کہ اللہ نے اُسکے پہلے کتنے اہل زمانہ کو جو قوت میں اُس سے بڑھ کر تھے اور جماعت میں اُس سے زیادہ تھے ہلاک کر دیا۔ اور گناہگاروں سے اُن کے گناہوں کے متعلق قائل اور مسئول کرنے کے طور پر پوچھ گچھ کچھ بھی نہ ہوئی ٭ ایک دن قارون کمال زیب و زینت سے اپنی قوم کے سامنے آیا ٭ اُسے دیکھکر حیات دنیا کے چاہنے والے کہنے لگے "کاش قارون کی طرح ہم کو بھی دولت ملتی۔ یہ تو بڑا صاحب نصیب ہے" ٭ ذی علم بولے "ہلاکی ہو تمھاری۔ مومنین نیکوکار کے لیے اللہ کا ثواب بہتر ہے۔ جو صرف صبر کرنے والوں کو ملے گا" پھر ہم نے قارون کو اور اُس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا اللہ کے سوا کوئی گروہ اُس کا مددگار نہ ہوا اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکا ٭

لہ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں قوم بنی اسرائیل میں قارون ایک متمول شخص تھا۔ اپنی دولت پر نازاں اور سرشار ہو کر بنی اسرائیل پر ظلم و ستم کرنے لگا تھا۔ اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ وہ اُسے نگل جائے۔ وہ اُسی وقت غائب ہو گیا اور اُسکا گھر اور خزانہ بھی زمین میں دھنس گیا ٭ حضرت موسیٰ کی مدد کے لیے ایسا ہوا ٭

وہ لوگ جو کل قارون کی جگہ کے متمنی تھے آج صبح کو کہنے لگے "ارے غضب! جانے رہو کہ اللہ اپنے بندون مین سے جسے چاہتا ہی اُس پر اپنا رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہی۔ اگر ہم پر اللہ کا احسان نہ ہوتا تو ہم کو بھی اللہ قارون کی طرح زمین مین دھنسا دیتا۔ ارے غضب کفار کی فلاح نہین ہوتی"۔

ع ۹ یہ دار آخرت ہم نے اُنھین کے لیے بنایا ہی جو زمین مین سرکشی اور فساد نہین کرتے انجام کار پرہیزگارون کا اچھا ہی۔ جو نیکی لے کر حاضر ہوگا اُسے اُس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو بُرے عمل لیکر حاضر ہوگا تو جن لوگون نے بُرے عمل کیے ہین اُن کو بس ویسا ہی بدلہ ملیگا جیسا وہ دنیا مین کرتے تھے۔ اے محمدؐ! جس اللہ نے احکام قرآن تجھپر فرض کیے ہین وہی تجھے ضرور معاد[۵۱] مین لیجائے گا۔ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ "میرا رب خوب جانتا ہی کہ کون دین حق لیکر آیا ہی اور کون صریح گمراہی مین ہی"۔ اے محمدؐ! تجھے یہ امید نہ تھی کہ تجھپر کتاب اُترے گی مگر یہ رحمت ہی تیرے رب کی کہ اُس نے تجھپر قرآن اُتارا کافرون کا تو طرف دار نہو۔ کہین تجھے لوگ اللہ کی آیتون کے احکام کی تعمیل سے جب وہ اُتر چکین نہ روکین۔ تو لوگون کو اپنے رب کی طرف بلاتا رہ اور مشرکون مین نہ ہوجا۔ اور نہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکار۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہی۔ اُس کی ذات کے سوا ہر شی ہلاک ہونے والی ہی۔ اُسی کی حکومت ہی اور اُسی کی طرف تم سب کو واپس جانا ہی۔

معاد

سورۂ عنکبوت[۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ الٓمٓ۔ کیا لوگ سمجھتے ہین کہ وہ یہ کہہ کر کہ "ہم مومن ہین" چھوٹ جائین گے اور اُن کی آزمائش نہوگی۔ ان سے پہلے جو گذرے ہین اُنھین بھی ہم نے آزمایا تھا۔ اللہ

---

۵۱ بعض نے معاد سے آخرت کا ٹھکانا مراد لیا ہی۔ بعض نے معاد سے مکہ مراد لیا ہی۔ پچھلی سورہ مین یہ کہا جاتا ہی کہ جب حضرت مکہ سے بھاگ کر مدینہ تشریف لیچلے تو یہ آیت مشکین خلعت کے لیے نازل ہوئی کہ گھبرائے کا مقام نہین ہی پھر اللہ مکہ مین پہونچائے گا۔ کچھ تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۰۔ ۵۲ عنکبوت مکڑی کو کہتے ہین اس سورہ مین مکڑی کے جالے کا ذکر ہی۔

ضرور جان لے گا کہ کون سچے ہین اور ضرور جان لے گا کہ کون جھوٹے ہین ۞ کیا برائی کرنے والے یہ سمجھتے ہین کہ وہ ہم سے نکل بھاگین گے؟ ۞ ایسا سمجھتے ہین تو برا سمجھتے ہین ۞ جسے[۵۱] اللہ سے ملنے کی اُمید ہو اُسے تیار رہنا چاہیے۔ اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت موت ضرور آئے گا۔ وہ سنتا جانتا ہے ۞ جس نے اللہ کے لیے کوشش کی اُس نے اپنے ہی بھلے کے لیے کوشش کی۔ ورنہ اللہ تو تمام عالم سے بے پروا ہے ۞ مؤمنین نیکوکار کی برائیان ہم دور کر دین گے اور اُن کے اعمال سے اچھا بدلہ ہم اُنھین دین گے ۞ ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ وہ بھلائی کرے والدین نصیحت لیکن یہ بھی سمجھا دیا ہے کہ اگر وہ کوشش کرین کہ تو میرے ساتھ ایسے کو شریک ٹھہرائے جسے تو نہین جانتا تو اُن کا کہنا نہ مان ۞ میرے پاس تم سب کو پھر آنا ہے۔ اُس وقت ہم تمھین بتا دین گے کہ تم کیا کرتے تھے ۞ مؤمنین نیکوکار کو ہم نیکون کے پاس پہونچائین گے ۞ اے محمدؐ بعض آدمی ایسے ہین جو کہتے ہین "ہم اللہ پر ایمان لاتے ہین" لیکن جب اللہ کی راہ مین اذیت پہونچتی ہے تو لوگون کی ایذا دہی کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنے لگتے ہین[۵۲] اور تیرے رب کی مدد پہونچتی ہے تو کہنے لگتے ہین "ہم تو تمھارے ساتھ ہین" کیا اللہ ان لوگون کے دلون کی باتون سے آگاہ نہین ہے ۞ اللہ مؤمنون اور منافقون کو پہچانتا ہے ۞ کفار مؤمنون سے کہتے ہین "تم ہماری راہ پر چلو ہم تمھاری خطائین بروز قیامت اُٹھالین گے" حالانکہ یہ ذرا بھی ان کی خطائین اُٹھا نہین سکتے۔ بیشک یہ جھوٹے ہین ۞ البتہ کفار اپنے گناہون کے بار اور اپنے بار کے ساتھ ان لوگون کے بار گناہ بھی اُٹھائین گے جنھین وہ بہکاتے تھے۔ اور ضرور اُن کی افترا پردازیون کی بازپرس قیامت مین کی جائے گی ۞

عمر نوحؑ

ع ۲ ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ پچاس کم ہزار برس تک اُن مین رہا پھر اُنھین طوفان نے آلیا۔ وہ ظالم تھے ۞ ہم نے نوح اور صاحبان کشتی کو بچالیا اور اس واقعے کو تمام جہان کے لیے عبرت بنا دیا ۞ ہم نے ابراہیمؑ[۵۳] کو بھیجا تو اُس نے اپنی قوم سے کہا "اللہ کی پرستش کرو اور اُس سے ڈرو۔ اگر تم سمجھو تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہے ۞ تم اللہ کے سوا بتون کو پوجتے ہو اور جھوٹ باتین بناتے ہو۔ اللہ کے سوا تم جنھین پوجتے ہو وہ تمھین رزق نہین

حضرت ابراہیمؑ

---

[۵۱] یہ بھی ترجمہ ہو سکتا ہے "اللہ سے ملنے کی اُمید رکھنے والے مطمئن رہین اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہوگا" ۞ [۵۲] یعنی صبر و استقلال سے مصیبت برداشت نہین کر سکتے ۞ [۵۳] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۴ ۞ [۵۴] دیکھو سورۂ صافات ۳۷ رکوع ۲ ۞

دے سکتے۔ رزق تم اللہ ہی سے طلب کرو اور اُس کی پرستش کرو اور اُس کا شکر ادا کرو + اُسی کی طرف تمھین پھر واپس جانا ہی + اور اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلی امتون نے بھی پیغمبرون کو جھٹلایا تھا۔ پیغمبر پر تو صرف اللہ کے احکام کا صاف طور پر پہونچا دینا ہی لوگ نہین دیکھتے کہ اللہ نے کیونکر مخلوق کی ابتدا کی اور پھر بار بار ویسی ہی مخلوق پیدا کرتا رہتا ہی۔ بیشک اللہ پر یہ آسان ہی + ابراہیم سے کہا گیا کہ تو لوگون سے کہہ "تم ملک مین سیر کرو اور دیکھو کہ اللہ نے کیونکر خلقت کی ابتدا کی ہی۔ پھر اللہ قیامت کے دن لوگون کو اُٹھائے گا بیشک اللہ ہر شی پر قادر ہی + وہ جس پر چاہتا ہی عذاب کرتا ہی اور جس پر چاہتا ہی رحم کرتا ہی اُسی کی طرف تم پھیر دیے جاؤ گے + تم اُسے نہ زمین مین مہیب کر عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان مین اُڑ کر عاجز کر سکتے ہو۔ اور نہ اُس کے سوا تمھارا کوئی دوسرا معین اور مددگار ہی + ع اللہ کی (یعنی میری) آیتون سے اور اُس کے (یعنی میرے) ملنے کے دن سے انکار کرنے والے میری رحمت سے مایوس ہین۔ اُنھین کے لیے دردناک عذاب ہی + قوم ابراہیم کے پاس کوئی جواب اِن باتون کا نہ تھا سوا اس کے کہ وہ باہم کہنے لگے "ابراہیم کو مار ڈالو یا جلا ڈالو" پھر اُنھون نے ابراہیم کو آگ مین ڈال دیا لیکن اللہ نے اُسے آگ سے بچا لیا + بیشک مومنون کے لیے اس مین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + ابراہیم نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا "لوگو تم نے محض زندگانی دنیا کی باہمی دوستی اور مراسم کے لحاظ سے اللہ کو چھوڑ کر ان بتون کو انتخاب کیا ہی پھر قیامت کے دن تم مین سے ایک دوسرے کا منکر اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے والا ہوگا + تمھارا ٹھکانا آگ مین ہوگا اور کوئی تمھارا مددگار نہ ہوگا" اس پر صرف لوط ابراہیم پر ایمان لایا اور ابراہیم نے کہا "مین اپنے رب کی طرف ہجرت کرون گا وہ غالب اور حکیم ہی" ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عطا کیا اور اُس کی اولاد مین نبوت اور نزول کتاب جاری رکھا۔ ہم نے دنیا مین ابراہیم کو اُس کا اجر دیا اور آخرت مین وہ صالحین مین ہوگا + ہم نے لوط کو بھی پیغمبر بنا کر بھیجا + اُس نے اپنی قوم سے کہا "تم ایسی بےحیائی کرتے ہو جو دنیا مین تم سے پہلے کسی نے نہ کی تھی۔ کیا تم عورتون کو چھوڑ کر مردون پر گرتے ہو اور راہزنی کرتے ہو اور اپنے مجلسون مین بُری باتین کرتے ہو" اُس کی قوم کا کوئی جواب نہ تھا سوا اس کے کہ وہ بولے "اگر تو سچا ہی تو اللہ کا عذاب لا" + لوط نے دعا کی "اے میرے رب! ان مفسدون کے مقابلہ مین

آتش ابراہیم

حضرت لوط

۱۵ یہ جملۂ معترضہ ہی ۱۶ بیان سے گزشتہ رکوع کا سلسلہ شروع ہوا کہ حضرت ابراہیم کی باتون کا جواب ان کی قوم نے کیا دیا +

میری مدد کر۔

فرشتے

ع ۴ جب ابراہیم کے پاس اولاد کی خوشخبری لیکر ہمارے ایلچی (فرشتے) پہونچے تو وہ کہنے لگے ہم اس بستی کے لوگون کو ہلاک کرین گے یہ لوگ ظالم ہین ۔ ابراہیم نے کہا اسمین تو لوط بھی رہتے ہین ۔ وہ ایلچی بولے ہمین معلوم ہے اسمین کون رہتے ہین ۔ ہم لوط کو اور اُس کے گھر والون کو بچالین گے باستثنا اُس کی عورت کے جو پیچھے رہجانے والی ہے ۔ جب ہمارے ایلچی لوط کے پاس پہونچے تو لوط اُن کے آنے سے ناخوش اور تنگ دل ہوا ۔ ایلچی بولے خوف نہ کیجے اور غم نہ کھایئے ۔ ہم عذاب کے فرشتے ہین لیکن ہم آپ کو اور آپ کے گھر والون کو بچالین گے سوا آپ کی عورت کے جو پیچھے رہجانے والی ہے ۔ ہم اس بستی والون پر آسمان سے عذاب اُتارنے والے ہین بسبب اُن کے فسق کے ۔ غرضکہ فرشتون نے اُس بستی کو اُلٹ دیا[۵۱] اور ہم نے اُس اُلٹی ہوئی بستی کو عقل رکھنے والون کے لیے صریح عبرت بنا دیا ۔ ہم نے اہل مدین کی طرف[۵۲] اُن کے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ اُس نے کہا لوگو! اللہ کی پرستش کرو روز آخرت کے امیدوار رہو اور ملک مین فساد پھیلاتے نہ پھرو ۔ لوگون نے اُسے جھٹلایا ۔ پھر زلزلے نے اُنھین آلیا اور اپنے گھرون مین بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے ۔ قوم عاد[۵۳] اور ثمود کو بھی ہم نے ہلاک کیا ۔ اُن کے مکانات اُجڑے ہوے ہین ۔ اے اہل مکہ! تمھین ملک شام کو جاتے ہوے اُن کے نشان دکھائی دیتے ہین ۔ شیطان نے اُن کے کام اُنھین اچھے دکھائے تھے ۔ وہ سمجھدار تھے لیکن شیطان نے اُنھین راہ سے بہکا دیا تھا ۔ قارون[۵۴] فرعون اور ہامان کو بھی اللہ نے ہلاک کیا ۔ اُن کے پاس موسیٰ کھلی ہوئی نشانیان لایا تھا ۔ اُن لوگون نے ملک مین سرکشی کی لیکن ہم سے آگے نہ جاسکے ۔ اُن سب کو اُن کے گناہ کے عوض مین ہم نے پکڑا تھا ۔ کسی پر ہم نے ہوائے تند بھیجی اور[۵۵] آواز مہیب سے ہلاک ہوا ۔ کسی کو ہم نے زمین مین دھنسا دیا اور کسی کو غرق کر دیا ۔ اللہ ان پر ظلم کیون کرتا یہ خود نافرمانی کرکے اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے ۔ اللہ کے سوا[۵۶] جو لوگ دوسرے حمایتی اختیار کرتے ہین اُن کی مثال مکڑی کی ہے جو اپنے لیے گھر بناتی ہے ۔ اور بیشک سب گھرون سے بودا مکڑی کا گھر ہوتا ہے ۔

حضرت شعیبؑ

حضرت موسیٰ

کھٹمل

مکڑی کا گھر

---

۵۱ دیکھو سورۂ حجر ۵ رکوع ۵ ۔ ۵۲ دیکھو سورہ ہود ۱۱ رکوع ۸ ۔ ۵۳ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۵ ۔ ۵۴ دیکھو سورۂ قصص ۲۸ رکوع ۸ ۔ ۵۵ جیسے قوم ماد پر ۔ ۵۶ جیسے قوم ثمود ۔ ۵۷ جیسے قارون ۔ ۵۸ جیسے قوم فرعون ۔ ۵۹ اللہ کے سوا دوسرے کی پرستش کرنا ایسا ہی ہے کہ مکڑی اپنے لیے گھر بناتی ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ مکڑی کا گھر ہے لیکن وہ گھر ایسا ہے کہ اُسکا عدم اور وجود برابر ہے ۔

کا شریک یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے + بیشک اللہ کے سوا جن دوسری چیزوں کو لوگ پکارتے ہیں اللہ اُن سب سے واقف ہے وہ غالب حکمت والا ہے + لوگوں کے سمجھانے کے لیے ہم یہ مثالیں بیان کرتے ہیں اور صرف سمجھدار ہی انھیں سمجھتے ہیں + اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت سے پیدا کیا ہے بیشک ایمان لانے والوں کے لیے تو اسی میں قدرت الٰہی کی نشانی ہے +

اکیسواں پارہ

نصیحت

ع اے محمدؐ! تیری طرف جو کتاب وحی کی گئی ہے اُس کی تلاوت کر اور نماز پڑھ بیشک نماز بیحیائی اور گناہ سے بچاتی ہے + یاد اللہ کی بڑی چیز ہے + اللہ تم لوگوں کے کام سے آگاہ ہے + مسلمانو! اہل کتاب سے تم بحث نہ کرو مگر بطریق احسن۔ لیکن اُن میں سے جو ظلم کریں اُن سے لڑنے میں مضائقہ نہیں ہے + اُن کو سمجھاؤ کہ ہم جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم پر نازل ہوئیں ہم تو سب ہی کو مانتے ہیں۔ ہمارا معبود اور تمھارا معبود ایک ہے۔ اور اُسی کے ہم فرمانبردار ہیں + اے محمدؐ! جس طرح ہم نے تجھ سے پہلے کتابیں اتاری تھیں اُسی طرح یہ کتاب (قرآن) ہم نے تجھ پر اتاری ہے + حق پسند اہل کتاب اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان مشرکین عرب میں سے بھی بعض اس پر ایمان لاتے ہیں + ہماری آیتوں سے انکار نہیں کرتے مگر کفار + اے محمدؐ تو قرآن کے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھ سکتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ سکتا تھا۔ ایسا ہوتا تو جھٹلانے والوں کو شک[1] کا موقع ہوتا + یہ قرآن خود کھلی ہوئی نشانیاں اُن لوگوں کے خیال میں ہیں جنھیں علم دی گئی ہے + ہماری آیتوں سے صرف بے انصاف انکار کرتے ہیں + اے محمدؐ! تیری نسبت کفار کہتے ہیں "اس پر نشانیاں (معجزے) اس کے پروردگار کی طرف سے کیوں نہیں آتیں"؟ + تو کہہ "نشانیاں (معجزے) تو اللہ ہی کے پاس ہیں + میں محض ظاہر ڈرانے والا ہوں" کیا ان کے لیے یہ نشانی (معجزہ) کافی نہیں ہے کہ ہم نے تجھ پر کتاب اتاری ہے جو انھیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بیشک مومنوں کے لیے اس کتاب میں رحمت اور نصیحت ہے +

آنحضرتؐ نہ لکھتے نہ پڑھتے

طلب معجزہ

[1] کہ آنحضرتؐ بڑے عالم و فاضل ہیں دل سے یہ قرآن اور آسمانی کتابوں کو دیکھ بھال کر نکالا ہوگا +

ع ۶ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہدے "میرے اور تمھارے درمیان مین اللہ گواہ کافی ہے" وہ آسمانون اور زمین کی چیزون سے واقف ہے + معبودان باطل پر ایمان لانے والے اور اللہ سے کفر کرنے والے نقصان مین ہین + اے محمدؐ! تجھ سے یہ لوگ عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہین + اگر وقت معین نہ ہوتا تو عذاب ان پر آجاتا + عذاب ان پر دفعۃً آئیگا کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی + یہ لوگ تجھ سے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہین + بیشک دوزخ کافرون کو اُس دن گھیرے گا جب کہ عذاب انھین اُن کے اوپر سے اور اُن کے پانون کے نیچے سے ڈھانک لے گا۔ اور اللہ اُن سے کہے گا "اپنے کیے کا مزہ چکھو" + اے میرے مؤمن بندو! بیشک میری زمین وسیع ہے۔ تم میری ہی بندگی کرو + سب کو ایک دن موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم کو ہمارے پاس آنا ہے + مؤمنین نیکوکار کو ہم جنت کے بالاخانون مین جگہ دین گے جن کے نیچے نہرین جاری ہون گی اور ان مین وہ ہمیشہ رہین گے + اُن نیک عمل کرنے والون کا جنھون نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسا کیا اچھا اجر ہے + کتنے جانور ہین کہ اپنا رزق ساتھ نہین لیے رہتے۔ اللہ ہی انھین اور تمھین رزق دیتا ہے۔ اللہ رزاق ہے اور سنتا ہے تمھاری پکار کو اور جانتا ہے تمھارے احوال کو + اے محمدؐ! اگر تو ان لوگون سے پوچھے کہ "آسمانون اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ سورج اور چاند کس نے مسخر کیے؟" تو یہی کہین گے کہ "اللہ نے" پھر کدھر یہ بہکے ہوے جا رہے ہین؟ + اپنے بندون مین سے اللہ جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔ اللہ بے شک ہر شے سے واقف ہے + اے محمدؐ! اگر تو ان لوگون سے پوچھے "آسمان سے پانی کس نے برسایا اور اُس سے مری ہوئی زمین کو کس نے زندہ کیا؟" تو ضرور یہی کہین گے "اللہ نے" تو کہہ "سب تعریف ہے اللہ کے لیے" لیکن اکثر ان مین سے نہین سمجھتے +

ع ۷ دنیاوی زندگی محض کھیل کود ہے اور دار آخرت کو اگر یہ لوگ سمجھین تو وہی اصل زندگی ہے + جب کشتی پر یہ لوگ سوار ہوتے ہین تو خالص اللہ کے دین کے ہو کر اسی کو پکارتے ہین۔ اور جب انھین اللہ اُتار کر خشکی پر لاتا ہے تو یکایک وہ شرک کرنے لگتے ہین ہماری دی ہوئی نعمتون سے انکار کرتے ہین اور نفع دنیا بھی اٹھاتے ہین۔ آگے چل کر

اصل زندگی

نصیحت

---

۱۵ یہ آیت ترغیب ہجرت مین اُس وقت نازل ہوئی تھی جب کفار مسلمانان مکہ کو تنگ کرتے تھے اور وہ غریب مسلمان سوچتے تھے کہ باہر چلے جائین تو کھانے پینے کا کیا بندوبست ہوگا +

بر فوذ حشر یہ انجام ناشکری معلوم کرین گے + کیا اہل مکہ نہین دیکھتے کہ ہم نے حرم (مکہ) کو امن کی جگہ بنایا ہی اور اُن کے آس پاس لوگ لوٹے جاتے ہین ؟ + کیا معبودان باطل پر یہ ایمان لاتے ہین اور اللہ کی نعمت سے ناشکری کرتے ہین ؟ + اُس سے بڑھکر ظالم کون ہی جس نے اللہ پر جھوٹی تہمت باندھی یا امر حق (قرآن) سے جب وہ اُس کے پاس آیا منکر ہوگیا ؟ + کیا جہنم مین ان کافرون کا آخری ٹھکانا نہین ہی ؟ + جن لوگون نے ہمارے دین کے لیے کوششین کی ہین ہم اُنھین اپنی خوشنودی کی راہین ضرور دکھائین گے + بیشک اللہ نیک عمل کرنے والون کے ساتھ ہی +

سورۂ روم

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع الٓمّٓ + مغلوب ہوگئے ہین اہل روم قریب کے ملک مین (فارس) مین . لیکن اپنے مغلوب ہونے کے پندرہ سال کے بعد ہی پھر غالب ہوجائین گے + اللہ ہی کا اختیار پہلے بھی تھا اور بعد کو بھی رہے گا + جب رومی غالب ہون گے اُسدن مسلمان اللہ کی مدد سے خوش ہون گے + وہ جسکی چاہتا ہی مدد کرتا ہی . وہ غالب مہربان ہی + یہ وعدہ ہی اللہ کا . اور اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہین کرتا . لیکن اکثر آدمی نہین سمجھتے + یہ لوگ حیات دنیا کی صورت ظاہر دیکھتے ہین اور آخرت سے بیخبر ہین + کیا اپنے دل مین یہ لوگ غور نہین کرتے کہ اللہ نے آسمانون اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزون کو کسی مصلحت ہی سے ایک وقت مقرر کے لیے پیدا کیا ہی ؟ + بہت سے آدمی ایسے ہین جو بروز قیامت اپنے رب کے ملنے کا یقین نہین رکھتے +

۱ ہدم مغلوب ہوگئے

نہین

سلہ اہل جاہلیت مین تمام عرب مین مار پیٹ ڈاکہ اور رہزنی جاری تھی مگر کہ مین چونکہ امن رہا . یہ لوگ لڑنا برا سمجھتے تھے . اسلئے یہ احسان کفار مکہ کو یاد دلاتا ہی + ۵۲ اس مین اہل روم کا ذکر ہی + روم سے مراد ہی عیسائیون کی سلطنت واقع ملک شام . دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۱۶ + ۵۳ آنحضرت کے زمانہ مین رومیون اور ایرانیون مین جنگ ہوئی + رومی اہل کتاب تھے اور ایرانی آتش پرست تھے . کفار مکہ کو ایرانیون سے بوجہ اتحاد مذہبی ہمدردی تھی + اتفاق سے رومی مغلوب ہوئے تو کفار بہت خوش ہوئے اور مسلمانون کو سنج ہوا کیونکہ وہ رومیون کو بہ نسبت ایرانیون کے اہل کتاب ہونے کے وجہ سے رکھتے تھے + اُسوقت یہ آیت بطور پیشینگوئی نازل ہوئی کہ رومی پھر غالب ہون گے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۵۷ +

کیا اِن لوگون نے رسے زمین کی سیر نہین کی کہ اپنے اگلون کا انجام کار دیکھتے؟ + وہ لوگ
اِن سے قوت مین زیادہ تھے۔ زمین بھی وہ جوتتے تھے اور جس قدر زمین اِن لوگون نے
آباد کی ہے اُس سے زیادہ اُن لوگون نے آباد کی تھی۔ اُن کے پاس پیغمبر بھی کھلی ہوئی نشانیان
لے کر آئے تھے۔ اللہ اُن پر ظلم نہ کرتا لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے + پھر آخر بُرائی کرنے
والون کا انجام برا ہوا کیونکہ اُنھون نے اللہ کی آیتون کو جھُٹلایا تھا اور اُن سے تمسخر کرتے تھے +

ع ۲ اللہ نے خلقت کی ابتدا کی ہے پھر وہی[1] ہی مخلوقات کو وہ بار بار پیدا کرتا رہتا ہے۔ پھر تم
سب اُس کی طرف واپس بلائے جاؤگے + جس دن قیامت قائم ہوگی گنہگار ناامید ہو جائینگے قیامت
اِن کے شرکا اِن کی سفارش نہ کر سکین گے اور اپنے شرکا سے یہ منکر ہو جائین گے + جس دن
قیامت قائم ہوگی مؤمنین اور کفار جدا جدا ہو جائین گے + پھر مومنین نیکوکار باغ مین خوش
ہون گے + اور ہماری آیتون اور ہماری ملاقات آخرت سے انکار کرنے والے کفار عذاب
مین گرفتار ہون گے + لوگو! شام کو اور صبح کو اللہ کی تسبیح[2] کرو + وہی اللہ آسمانون اور زمین پنجوقتہ نماز
مین سزاوار حمد ہے۔ تیسرے پہر اور دوپہر کو بھی تسبیح کرو + اللہ زندہ کو مُردے سے اور مُردے کو
زندے سے نکالتا ہے اور مری ہوئی زمین کو زندہ کرتا ہے + اسی طرح تم بھی بروز قیامت زندہ
کیے جاؤگے +

ع ۳ یہ بھی اللہ کی نشانی ہے کہ اُس نے تمھین مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم آدمی ہو کہ ہر طرف
پھیلے ہوے ہو + یہ بھی اُس کی نشانی ہے کہ تمھاری ہی جنس سے اُس نے بیبیان پیدا کین
زن و شو کہ تمھین اُن سے آرام ملے اور تم دونون مین اُس نے محبت اور اخلاص پیدا کر دیا ہے + بیشک
اِن باتون مین غور کرنے والون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + آسمانون اور زمین
کی پیدائش اور تمھاری زبانون اور رنگون کے اختلافات بھی اللہ کی قدرت کی نشانیان
ہین + سمجھنے والون کے لیے اِن مین قدرت الٰہی کی نشانیان ضرور ہین۔ تمھارا رات اور
دن کا سونا اور اُس کے فضل (اپنی معاش) کا تلاش کرنا بھی اُس کی قدرت کی نشانیان
ہین + سننے والون کے لیے ضرور یہ نشانیان ہین + یہ بھی اُس کی قدرت کی نشانی ہے کہ صاعقہ
کا خوف اور پانی برسنے کی امید دکھنے کے لیے وہ تمھین بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برسا کر

---

[1] پیدائش کا سلسلہ بند نہین ہوتا + [2] تسبیح سے یا تو مطلق ذکر الٰہی مقصود ہے یا پنجوقتہ نماز اور اس طرح کہ شام کو مغرب اور عشا کی نمازین ہین۔ صبح کو نماز صبح ہے تیسرے پہر کو نماز عصر کا وقت ہوتا ہے اور دوپہر کو ظہر کا وقت ہوتا ہے +

مری ہوئی زمین کو زندہ کرتا ہے۔ عاقلوں کے لیے ضرور اس مین نشانیان ہین + یہ بھی اُسکی قدرت کی نشانی ہے کہ آسمان اور زمین اُس کے حکم سے قائم ہین۔ پھر جب وہ تمھین۔ بعد فنائے عالم (بروز قیامت) ایک آواز دے کر زمین مین سے بلائے گا تو ناگہان تم نکل آؤ گے آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہے اُسی کا ہے۔ سب اُسی کے تابع ہین + اُسی نے خلقت کی ابتدا کی ہے۔ پھر وہی مار کر بروز قیامت دوبارہ پیدا کرے گا۔ اُسکے لیے یہ بہت آسان ہے + آسمانون اور زمین مین اُس کی شان برتر ہے۔ وہ غالب حکمت والا ہے + قیامت

ع لوگو! اللہ تمھارے سمجھانے کے لیے تمھاری ذات ہی کی ایک مثال بیان کرتا ہے نصیحت

کیا تمھارے لونڈی اور غلام اُس روزی مین جو ہم نے تمھین دی ہے تمھارے شریک ہین ہے کیا تم اور وہ اُس روزی مین برابر کے حصہ دار ہو؟۔ کیا تم ان لوگون کی اتنی ہی پروا کرتے ہو جتنی کہ اپنے لوگون کی کرتے ہو؟ + اسی طرح ہم عاقلون کے لیے اپنی آیتین کھول کھول کر بیان کرتے ہین + لیکن ظالم بے سمجھے ہوے اپنی خواہشون کی پیروی کرتے ہین تو جسے اللہ گمراہی مین چھوڑ دے اُسے کون راہ راست دکھا سکتا ہے؟ + کوئی بھی ایسے لوگون کا مددگار نہین ہو سکتا + اے محمدؐ! ایک کا ہو کر تو دین حق کی طرف اپنا رخ کرلے + یہ اللہ کی اُس بنائی ہوئی فطرت کے موافق ہے جس پر اللہ نے آدمیون کو خلق کیا ہے[۵۲]۔ اللہ کی خلقت مین تبدیل اور تغیر نہین ہوتا + یہ دین مستحکم ہے۔ لیکن اکثر آدمی نہین سمجھتے + لوگو! اللہ کی طرف رجوع ہو کر دین اسلام پر قائم رہو۔ اللہ سے ڈرو۔ نماز پڑھو اور ان مشرکون مین شامل نہو جاؤ۔

جنھون نے اپنے دین مین تفرقہ ڈالا اور فرقے فرقے ہو گئے + ہر فرقہ تفاخر کرتا ہے اُس دین پر جو اُس کے پاس ہے + جب لوگون پر سختی پڑتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتے ہین اور اُسکی طرف رجوع ہوتے ہین۔ پھر جب اللہ اُنھین اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو بعض اُن مین کے اپنے رب سے شرک کرتے ہین تاکہ جو نعمتین ہم نے انھین دی ہین اُن کی ناشکری کرین + خیر مزے کرلو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا + کیا ہم نے مشرکون کو کوئی ایسی دلیل بتائی ہے جو اُنکے شرک کو تائید کرتی ہے؟ + جب لوگون کو ہم رحمت کا مزہ چکھاتے ہین تو وہ اُس سے خوش ہو جاتے ہین اور جب خود اُن کے افعال کی وجہ سے اُن پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ ناامید

---

[۵۲] تمھارے زر خرید غلام تمھارے جنھین کہ ہم نے تمھین دی ہے تم اُنھین اپنے ساتھ اپنے مساوات نہین کرتے۔ تو پھر تم کیونکر پسند کرتے ہو کہ اللہ کے بندون مین سے کسی کو تم اُس کا شریک قرار دو؟ [۵۳] اسلام عین فطرت ہے۔

ہو جاتے ہین + کیا لوگ دیکھتے نہین کہ اللہ جسے چاہتا ہی اُس کا رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہی ؟ + مومنون کے لیے اس مین بھی قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + اے محمدؐ اقارب کو اُن کا حق دے مسکین اور مسافر کو بھی اُن کے حق دے + اللہ کی رضامندی چاہنے والون کے حق مین یہ بہتر ہی - اور یہی لوگ آخرت مین فلاح پائین گے + تم لوگ جو سود دیتے ہو کہ لوگون کے مال مین افزایش ہو تو اللہ کے نزدیک افزائش نہوگی اور تم جو اللہ کی رضامندی کے لیے زکوٰۃ دیتے ہو تو گویا اس طرح سے دینے والے اللہ کے ہان اپنے دیے ہوے کو بڑھاتے ہین + اللہ ہی نے تمھین پیدا کیا ہی - وہی تمھین رزق دیتا ہی - پھر وہی تم کو مارے گا پھر تمکو زندہ کرے گا - کیا تمھارے شرکا مین کوئی ہی جو ذرا بھی ایسا کر سکے - ان کے شرک سے وہ اللہ پاک و برتر ہی +

اقارب

سود

ع ۵ خشکی اور تری مین لوگون کے اعمال کے سبب سے خرابیان ظاہر ہو گئی ہین اور اسلیے ضرور ہی کہ ان کے بعض اعمال کا مزہ ہم انھین چکھائین تاکہ یہ اپنی حرکات سے باز آئین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ دے کہ زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ اگلے لوگون کا کیا انجام ہوا + اکثر اُن مین مشرک تھے + اے محمدؐ! تو اپنا رخ دین درست کی طرف اللہ کی طرف سے اُس دن کے آنے سے پہلے کر لے جو ٹالے نہ ٹل سکے گا - اُس دن مومنین اور کافرین جُدا جُدا ہو جائین گے + جو لوگ کفر کرتے ہین اُن پر اُن کے کفر کا وبال پڑے گا - اور جو نیک کام کرتے ہین وہ اپنی ذات کے لیے سامان آخرت درست کر رہے ہین - تاکہ مومنین نیکوکار کو اللہ اپنے فضل سے بدلہ دے + وہ کافرون کو دوست نہین رکھتا + لوگو! اللہ کی نشانیون مین سے یہ بھی ہی کہ وہ ہواؤن کو بھیجتا ہی کہ وہ خوشخبری دین اور اللہ کی رحمت کی لذت تمھین چکھائین اور اللہ کے حکم سے کشتیان جاری ہون اور تم اُس کا فضل (معاش بحری تجارت کے ذریعہ سے) تلاش کرو اور تم اُس کے شکر گذار ہو + اے محمدؐ! ہم نے تیرے پہلے بھی بہت سے پیغمبر اُن کی قوم کی طرف بھیجے تھے - وہ پیغمبر اُن کے پاس نشانیان لائے تھے - مگر وہ پیغمبرون کو جھٹلاتے رہے اور ہم نے اُن مجرمون سے جھٹلانے کا بدلہ لیا + مومنون کی مدد کرنا ہم پر لازم تھا + اللہ وہی ہی جو ہواؤن کو بھیجتا ہی اور وہ ہوائین ابر کو

نصیحت

بحری تجارت

قدرت الٰہی

لہ نشانی فقط صلہ رحم اور میراث + لہ تری سے ساحل مراد ہی + ان آیات کے معنون مین اختلاف ہی بعضون نے لکھا ہی کہ بعثت آنحضرتؐ کے قبل جو خرابیان عرب مین موجود تھین انھین کی طرف اشارہ ہی +

اُبھارتی ہیں پھر اللہ جس طرح چاہتا ہے ابر کو آسمان میں پھیلاتا ہے اور اُسے تہ بہ تہ جماتا ہے۔ پھر تو اُس کے درمیان سے قطروں کو نکلتے ہوئے دیکھتا ہے۔ پھر جب اللہ ان قطروں کو جن بندوں کے پاس چاہتا ہے پہونچا دیتا ہے تو وہ خوشیاں کرتے ہیں ۔ حالانکہ اس کے ماقبل پانی برسنے سے وہ شروع ہی سے مایوس تھے ۔ اے مخاطب! اللہ کی رحمت کے آثار دیکھ۔ کہ وہ کس طرح مری ہوئی زمین کو زندہ کرتا ہے ۔ بیشک یہی اللہ بروز قیامت مُردوں کا بھی زندہ کرنیوالا ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے ۔ اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں جس سے کھیتی زرد نظر آنے لگے تو کھیتیوں کو زرد دیکھنے کے بعد لوگ ہماری گذشتہ نعمتوں سے ناشکری کرتے ہیں ۔ اے محمدؐ! تو اپنی آواز مُردوں[۱] کو ہرگز نہ سُنا سکے گا اور نہ بہروں کو تو سُنا سکے گا جب وہ پیٹھ پھیر لیں گے ۔ تو اندھوں کو بھی اُلٹے راستہ سے سیدھے راستہ پر نہیں لا سکتا ۔ تو انھیں لوگوں کو سُنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں اور فرمانبردار ہیں ۔

خلقت انسانی

ع اللہ وہی ہے جس نے تم کو کمزور پیدا کیا پھر بعد کمزوری کے قوت دی ۔ پھر قوت کے بعد ضعیفی اور پیری دی ۔ جو چاہتا ہے وہ پیدا کرتا ہے ۔ وہ دانا قدرت والا ہے ۔

قیامت

جب قیامت قائم ہوگی تو گنہگار قسمیں کھا کر کہیں گے کہ دنیا میں ہم ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے ۔ دنیا میں بھی وہ اسی طرح بہکے ہوئے تھے ۔ علم اور ایمان والے اُن سے کہیں گے کتاب اللہ (لوح محفوظ) کے اعتبار سے تم جی اُٹھنے کے دن تک دنیا ہی میں تھے اور یہی آج وہ جی اُٹھنے کا دن ہے ۔ لیکن تمھاری سمجھ میں نہیں آتا ۔ اُس دن ظالموں کی معذرت ظالموں کو نفع نہ پہونچائے گی اور نہ اُن کی توبہ قبول ہوگی ۔ اس قرآن میں ہم نے آدمیوں کے سمجھنے کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں ۔ اے محمدؐ! اگر تو ان کے پاس کوئی نشانی لاتا تو یہ کفار کہتے کہ تم مسلمان محض دروغگو ہو ۔ نادانوں کے دلوں پر ایسی ہی مُہر اللہ نے کر دی ہے ۔ تو صبر کر اللہ کا وعدہ سچا ہے اور ایسا نہ ہو کہ یقین نہ کرنے والے تجھے خفیف کر دیں ۔

سورۂ لقمان[۲]

(مکی)

---

[۱] کنایہ گویا مُردے بہرے اور اندھے ہیں ۔ زمین صلاحیت نہیں ہے [۲] اسمیں حضرت لقمان کا بیان ہے بعض لوگ پیغمبر کہتے ہیں اور بعض اتکا درجہ صرف مسلمان میں قائم کرتے ہیں اور بعض انہیں بنی اسرائیل کے حضرت ایوب کے ماموں کی اولاد میں بتاتے ہیں اور بعض حضرت ایوب کا رشتہ دار کہتے ہیں ایک قول یہ بھی ہے یہ غلام سیہ فام بہت مدت تک رہے اور کسی نے کہا کہ کیا اسرائیل کے قاضی تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع الٓمٓ ✦ اُسی باحکمت کتاب (قرآن) کی یہ آیتین ہین - جو ہدایت اور رحمت ہو اُن نیکوکارون کے لیے جو نماز پڑھتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین اور آخرت پر ایمان لاتے ہین ✦ یہی لوگ اپنے رب کی راہ راست پر ہین اور یہی رستگاری پانے والے ہین ✦ جو شخص[۵۱] لغو باتون کا خریدار ہو تاکہ بے سمجھے بوجھے اللہ کی راہ سے لوگون کو بہکائے اور اللہ کی آیتون کو دل لگی بنائے - ایسے لوگون پر روز قیامت ذلت کا عذاب ہوگا ✦ جب اُن مین سے کسی کو ہماری آیتین سُنائی جاتی ہین تو وہ تکبر سے مُنھ پھیر لیتا ہے گویا اُنھین سُنا ہی نہین اور گویا اُس کے کانون مین گرانی ہے - اے محمدؐ! تو بشارت دے اُسے دردناک عذاب کی ✦ مُومنین نیکوکار کے لیے نعمت والے باغ ہین جن مین وہ ہمیشہ رہین گے ✦ اللہ کا وعدہ برحق ہے ✦ وہ غالب حکمت والا ہے ✦ تم لوگ دیکھتے ہو کہ اللہ نے آسمانون کو بغیر ستون کے بنایا ہے اور زمین مین پہاڑ کھڑے کیے ہین کہ وہ تمھین لیکر کسی طرف جھک نہ پڑے اور زمین مین اُسی نے ہر قسم کے جانور پھیلائے ہین ✦ ہم نے آسمان سے پانی برسایا - اور اُس کے ذریعہ سے زمین مین ہر قسم کی عمدہ عمدہ چیزین پیدا کین ✦ یہ تو اللہ کی خلقت ہے - اللہ کے سوا جو تمھارے معبود ہین اُنھون نے بھی کچھ پیدا کیا ہو تو دکھاؤ ✦ نہین - بلکہ ظالم صریح گمراہی مین ہین ✦

قدرت الٰہی

ع ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی اور اُس سے کہا تھا "تو اللہ کا شکر کرتا رہ جو شکر کرتا ہے اپنے ہی فائدہ کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ اُس سے بے پرواہ اور ہر حالت مین قابل تعریف ہے" ✦ ایک وقت تھا کہ لقمان نے نصیحت کرتے ہوے اپنے بیٹے سے کہا "بیٹا! اللہ کے ساتھ شرک نہ کر - شرک بڑا ظلم ہے" ✦ ہم نے انسان کو وصیت کی ہے کہ وہ ماں باپ کا مطیع رہے - کیونکہ ماں نے اُسے اپنے پیٹ مین ایسے حال مین رکھا کہ ضعف بالائے ضعف تھا - اور پھر کہین دو برس مین دودھ چھوٹا - اور یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر گذار رہے ✦ بالآخر میری ہی طرف سب کی بازگشت ہوگی ✦ اے مخاطب! اگر تیرے ماں باپ[۵۲] تجھ سے چاہین کہ تو میرے ساتھ کسی اور کو جس کا

لقمان

نصیحت

اطاعت والدین

---

۵۱ آنحضرت محمد عاد و ثمود کے قصے سناتے تو نضر بن حارث جو فارس مین رہ چکا تھا رستم و اسفندیار کی داستان بیان کرتا اور کفار مکہ سُن کر خوش ہوتے کہ آنحضرتؐ کی باتون کا یہ جواب ہے - اُسی کی شان مین یہ آیت اُتری تھی ✦ ۵۲ حضرت سعد بن وقاص جب مسلمان ہوے تو اُن کی ماں نے بہت اختلاف کیا اور بالآخر دانہ پانی چھوڑ دیا مگر حضرت سعد بن وقاص اسلام پر قائم رہے - اُسی وقت یہ آیت اُتری ✦

تجھے علم نہین ہو شریک کرے تو اُن کی اطاعت تو نہ کر۔ لیکن دنیا مین اچھی طرح اونکی رفاقت کرتا رہ۔ اور پیروی کر اُن لوگون کے طریقے کی جو میری طرف رجوع ہین۔ بالآخر میری طرف تم سب کو آنا ہوگا۔ اُس وقت ہم تمھین بتا دین گے کہ تم کیا کرتے تھے + لقمان نے بیٹے سے نصیحت لقمان کہا "بیٹا! اگر رائی کے دانے برابر بھی کوئی عمل صخرہ[1] مین یا آسمانون مین یا زمین مین ہو گا تو اللہ اُسے بروز حساب حاضر کرلے گا + اللہ بیشک باریک بین اور خبردار ہو + بیٹا! نماز پڑھا کر۔ اچھے کامون کا حکم دے اور بُرے کامون سے منع کر۔ کوئی مصیبت تجھ پر پڑے تو اُس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہین + لوگون سے اپنا مُنھ بہ غرور نہ پھیر اور نہ زمین مین اترا کر چل + اللہ کسی متکبر مغرور کو دوست نہین رکھتا + اپنی رفتار مین میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم رکھ کیونکہ گدھے کی آواز جو نہایت بلند ہو تمام آوازون مین ناگوار ترین ہو" + آواز کا نصیحت

ع ۳ کیا تم لوگون نے نہین دیکھا کہ اللہ نے آسمانون اور زمین کی چیزین تمھارے لیے مسخر کردی ہین۔ اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتین تم پر پوری کردی ہین؟ + بعض آدمی بے علم۔ بے ہدایت اور بے کتاب روشن اللہ کے بارے مین لڑتے ہین + جب ان سے کہا جاتا ہو "اللہ کی اُتاری ہوئی آیتون کا اتباع کرو" تو یہ کہتے ہین "نہین۔ بلکہ ہم تو پیروی کرین گے اُسی طریقے کی جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا" + اگر شیطان اُن کے باپ دادا کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو جب بھی یہ اُنھین کی پیروی کرین گے؟ + جس شخص نے اپنی ذات اللہ کے لیے مطیع بنا دی اور نیک کام کرتا رہا تو اُس نے گویا ایک مضبوط دست آویز تھام لی + انجام کار اللہ ہی کی طرف ہو + اے محمدؐ! کوئی کفر کرے تو تو اُس کے کفر کا غم نہ کھا + ہمارے پاس ان سب کو واپس آنا ہو۔ پھر ہم اُنھین ان کے اچھے بُرے اعمال بتا دین گے بیشک اللہ دلون کے خیالات کا جاننے والا ہو + تھوڑے عرصہ تک ہم اُنھین دنیاوی نفع دیتے ہین پھر عذاب سخت کی طرف ہم اُنھین کھینچ بلائین گے + اگر تو ان لوگون سے پوچھے کہ "آسمانون اور زمین کو کس نے پیدا کیا" تو کہین گے "اللہ نے" پھر تو کہہ "الحمد للہ" لیکن ان مین سے اکثر لوگ اس سوال و جواب کے نتیجہ سے بیخبر ہین + آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہو اللہ کا ہو + بیشک اللہ بے نیاز اور ستودہ صفات ہو + اگر تمام زمین کے درخت قلم ہو جائین اور سمندر روشنائی ہو جائے اور اُس کے ختم ہو جانے پر سات سمندر اور اُس کی مدد کو آئین

[1] زمین کے طبقۂ زیرین کو صخرہ کہتے ہین اور بعض نے اسکا ترجمہ پتھر کیا ہو +

اور اُن سے لکھنا شروع کیا جائے جب بھی اللہ کی باتیں تمام نہوں گی + اللہ بیشک غالب اور حکیم ہے + لوگو! تم سب کا پیدا کرنا اور مار کر پھر جلانا اللہ کے لیے گویا ایک شخص کا مارنا اور جلانا ہے + اللہ بیشک سنتا دیکھتا ہے + اے مخاطب! تو دیکھتا نہیں کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب اور مہتاب کو اُس نے مطیع کر رکھا ہے یہ سب مدت مقررہ تک جاری رہیں گے۔ اللہ تمھارے اعمال سے بیشک خبردار ہے + یہ اس لیے مذکور ہوا کہ تم سمجھ جاؤ کہ اللہ برحق ہے اور اُس کے سوا جسے لوگ پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور اللہ بیشک برتر اور بڑا ہے +

ع ۴ اے مخاطب! کیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ کے فضل سے کشتی دریا میں چلتی ہے تاکہ اللہ تمھیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے + ہر ایک صابر[1] اور شاکر کے لیے کشتی کے چلنے میں بیشک نشانیاں ہیں + جب موج بحر سائبان کی طرح سواران کشتی کو ڈھانک لیتی ہے تو وہ اللہ کا دین خالص مان کر اُسی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب ہم اُن کو خشکی پر اُتارتے ہیں تو ہیں سے بعض اپنے اعتدال پر قائم رہتے ہیں اور بعض قائم نہیں رہتے + ہماری نشانیوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو بدعہد اور ناشکر گذار ہیں + لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن سے ڈرو جب نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کام آئے گا۔ اللہ کا وعدہ بیشک برحق ہے۔ دُنیاوی زندگی تمھیں فریب میں نہ ڈالے اور نہ کوئی فریب دینے والا (شیطان) تم سے اللہ کو بھلا دے + بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے + وہی مینھ برساتا ہے۔ اور ماؤں کے پیٹ میں نر یا مادہ جو کچھ ہوتا ہے اُسے بھی وہی جانتا ہے + کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کل وہ خود کیا کرے گا اور نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کس زمین پر مرے گا + اللہ ہی ان باتوں کا جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے +

یاد خدا بجائے خوف

ذاکر شکور

سورۂ سجدہ[2]

(مکی)

---

[1] کشتی کے سفر کی تکلیفیں گوارا کر کے منزل مقصود تک جو شکر گذاری کے ساتھ پہونچے گا وہی تو قدرت الٰہی کا نظارہ کرے گا جو گھر پر رہے گا وہ کیا دیکھے گا + [2] اس سورہ میں سجدہ کا ذکر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع الٓمٓ + اے محمدؐ اس مین کچھ شبہہ نہین ہی کہ کتاب (قرآن) کا اُترنا پروردگار عالم کی طرف سے ہی + کیا کفار کہتے ہین "محمدؐ نے اپنے دل سے اسے گڑھ لیا ہی" نہین - بلکہ یہ کتاب تیرے رب کی طرف سے برحق ہی - تاکہ جن لوگون کے پاس تیرے پہلے ڈرانے والے نہین آئے تھے اُنھین توڈرائے شاید یہ راہ پر آجائین + اللہ وہ ہی کہ آسمانون اور زمین کو اور اُن کی درمیانی چیزون کو اُس نے چھ دنون مین بنایا اور پھر عرش پر متوجہ ہوا + اُسکے سوا تمھارا کوئی سرپرست اور سفارشی نہین ہی + کیا تم اتنا بھی نہین سوچتے ؟ + وہی آسمان سے زمین تک ہر امر کا انتظام کرتا ہی پھر تمام انتظامات کے نتیجے اُس کے پاس ایک دن[1] جسکی مقدار تمھارے شمار سے ایک ہزار برس کی ہی پیش ہون گے + اللہ غائب اور حاضر کا جاننے والا اور غالب رحمت والا ہی + اُسی نے ہر چیز کی اچھی خلقت کی ہی - اُس نے انسان کی خلقت مٹی سے شروع کی اور پھر اُس کی نسل نکلے ہوے ذلیل پانی (منی) سے بنائی + پھر اُسے درست کیا اور اپنی طرف سے روح اُس مین پھونکی اور تمھارے کان - آنکھین اور دل بنائے + تم لوگ اُس کا شکر کم کرتے ہو + منکرین کہتے ہین جب ہم مٹی مین ملجائینگے تو کیا ازسرِ نو پیدا کیے جائین گے + بلکہ ازسرِ نو پیدا ہونے ہی سے منکر نہین ہین بلکہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے کو بھی نہین مانتے + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "ملک الموت (موت کا فرشتہ) جو تم پر تعینات ہی - تمھاری روح قبض کرے گا پھر تم اپنے رب کی طرف واپس لائے جاؤگے +

قدرت الٰہی

ع اے محمدؐ! کاش تو مجرمون کو دیکھتا جب وہ بروز قیامت اپنے رب کے پاس سر

مذمت قیامت

---

[1] حدیثون مین یون مذکور ہی کہ انتظام عالم کے لیے جو فرشتہ تعینات ہوتا ہی وہ پانسو برس مین دنیا مین آتا ہی اور پھر پانسو برس مین واپس جاتا ہی یعنے اکہزار برس مین اسکی آمد رفت ہوتی ہی انقلابات انتظامی جو دنیا مین ہوتے ہین وہ ایک زمانۂ مدید کے بعد ہوتے ہین ایسا نہین ہی کہ روز روز انقلابات ہوتے رہین - مثلاً اس وقت جو انتظامات دنیا مین ہین وہ ہزار برس پہلے کے انتظامات سے مقابلہ کیے جائین تو زمین اور آسمان کا فرق معلوم ہوگا - واللہ اعلم بالصواب - اس آیت کا یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی "اللہ تعالیٰ کارِ دنیا کرتا ہی وہ ایک فرشتہ آسمان سے زمین تک کا تصرف رکھتا ہی - وہ فرشتہ کارِ دنیا کرکے آسمان کی طرف ایک دن مین جس کی مقدار تمھارے شمار سے ایک ہزار برس کی ہی چلا جاتا ہی +

جھکائے ہوئے اس طرح عرض کر رہے ہوں گے "اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سُن لیا ہم کو دُنیا میں پھر بھیج کہ ہم اچھے کام کریں۔ ہم کو عاقبت کا یقین ہو گیا" ✦ ارشاد ہو گا "اگر ہم چاہتے تو ہر ایک کو ہدایت کرتے لیکن ہمارا یہ قول روزِ ازل کا کہ ہم تمام جنوں اور آدمیوں سے دوزخ کو بھریں گے برحق تھا اور پورا ہوا ✦ آج کے دن کا آنا جو تم بھولے ہوئے تھے تو اُس کا مزہ چکھو۔ ہم نے بھی تمھیں بھلا دیا ہے۔ اپنے اعمال کے بدلے عذابِ دائمی کا مزہ چکھو ✦ ہماری آیتوں پر ایمان لانے والے وہی لوگ ہیں کہ جب ہماری آیتیں انھیں یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد میں تسبیح کرتے ہیں سرتابی نہیں کرتے ✦ ان کے پہلو خوابگاہ سے دور رہتے ہیں۔ خوف اور امید میں یہ اپنے رب کو پکارتے ہیں اور ہم نے انھیں جو دیا ہے اُسے خرچ کرتے ہیں ✦ کوئی شخص نہیں جانتا کہ اُس کے لیے کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی نعمتیں اُس کے اعمال کے عوض میں مخفی رکھی گئی ہیں ✦ کیا مؤمن فاسق کے برابر ہو جائے گا؟ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے ✦ مؤمنین نیکوکار کو رہنے کے لیے باغ ملیں گے۔ یہ مہمانی اُن کے اچھے اعمال کے بدلے میں ہو گی اور فاسقوں کا ٹھکانا دوزخ ہے ✦ جب وہ اُس سے نکل بھاگنا چاہیں گے تو اُسی میں واپس کیے جائیں گے اور اُن سے کہا جائے گا "جس آگ کو تم دُنیا میں جھٹلاتے تھے اُس کا مزہ چکھو" ✦ اِن کفار مکہ کو ہم قیامت کے بڑے عذاب سے پہلے عنقریب[۱] عذابِ دنیا کا مزہ چکھائیں گے تاکہ یہ لوگ ہماری طرف رجوع ہوں ✦ اُس سے زیادہ کون ظالم ہے کہ جسے اللہ کی آیتیں سُنا کر نصیحت کی جائے تو وہ مُنہ پھیر لے ✦ ہم گناہگاروں سے بیشک انتقام لیں گے ✦

ع ۳ اے محمدؐ! ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب (توریت) دی تھی۔ تو اللہ کی کتاب[۲] قرآن کے ملنے سے شک میں نہ رہ۔ ہم نے توریت کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے بنایا تھا اور اُن میں ہم نے امام بھی بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔ یہ منصبِ امامت اُنھیں جب ملا کہ وہ کفار کی ایذا دہی پر صبر کرتے تھے اور ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے ✦ اے محمدؐ! تیرا رب بنی اسرائیل میں بروزِ قیامت اُن باتوں کا فیصلہ کر دے گا

---

[۱] جنگِ بدر میں جو ہزیمت کفار مکہ کو ہوئی اور آئندہ چل کر جن مجبوریوں سے انھیں آنحضرتؐ کی اطاعت قبول کرنا پڑی اسکی پیشینگوئی ہے ✦ [۲] "لقاء" کا ترجمہ ہے "اللہ کی کتاب قرآن" ✦ اور بعضوں نے اسکا ترجمہ کیا ہے "اللہ کی ملاقات" یا "موسیٰ کی ملاقات" ✦

مدِ نازل

سجدہ

نعمائے بہشت

دوزخ

پیشینگوئی

جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں + کیا اس سے بھی ان کو ہدایت نہیں ہوتی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتیں نیست و نابود کر دیں جن کے گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں + اس انقلاب میں ان لوگوں کے لیے عبرتیں ہیں + کیا یہ لوگ نہیں سنتے ؟ + کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم زمین اُفتادہ کی طرف پانی لا کر اُس سے کھیتی اُگاتے ہیں۔ جس سے یہ خود اور ان کے جانور بھی کھاتے ہیں۔ کیا انھیں نظر نہیں آتا + یہ کہتے ہیں "مسلمانو! تم سچے ہو تو بتاؤ قیامت کا یہ فیصلہ کب ہوگا" تو کہہ "فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا نفع نہ دیگا اور نہ انھیں مہلت ملے گی" + اے محمدؐ! ان سے منہ پھیر لو اور دیکھو کیا ہوتا ہے۔ یہ بھی تو انتظار کرتے ہیں +

سورۂ احزاب[۹۱]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ اے[۹۲] نبی! اللہ سے ڈر۔ کافروں اور منافقوں کا پیرو نہ ہو + بیشک اللہ دانا حکیم ہے + تیرے رب کی طرف سے جو وحی تیری طرف آتی ہے + اُسی کی پیروی کر۔ اللہ تمھارے اعمال سے خبردار ہے + اللہ پر بھروسا کر۔ اللہ کی کارسازی کافی ہے + اللہ نے کسی مرد کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے ہیں۔ اور نہ اللہ تمھاری بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو تمھاری مائیں کر دیتا ہے اور نہ تمھارے مُنھ بولے لڑکوں کو وہ تمھارے بیٹے بنا دیتا ہے + یہ تمھارے مُنھ کی باتیں ہیں + اللہ سچ بات کہتا ہے اور راہ راست دکھاتا ہے + تم مُنھ بولے

ظہار

تبنیت

[۹۱] احزاب یعنی جنگ خندق کا ذکر ہے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۲۸ + [۹۲] جنگ اُحد کے بعد ابوسفیان اور عکرمہ آنحضرتؐ کے پاس امن طلب کرنے مدینہ آئے اور منافقوں کے پاس ٹھہرے اور شرط صلح یہ پیش کی کہ آنحضرتؐ ہمارا شفیع ہونا تسلیم کر لیں تو کفار مکہ بھی آنحضرتؐ کے اللہ سے معترف ہو جائیں گے۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی + [۹۳] جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جس کے لڑکے نہیں ہوتے تھے وہ غیر کے لڑکوں کو متبنّیٰ کر لیتا تھا اور کبھی اپنی بیبیوں کو بولو۔ کہتے تھے کہ تو میری ماں کی جگہ ہے یا تیری پیٹھ مجھے اپنی ماں کی پیٹھ کی جگہ ہے۔ اسے ظہار کہتے تھے اور اتنا کہنے سے مرد سے عورت چھوٹ جاتی تھی اور طلاق سمجھی جاتی تھی اسلام نے ان رسموں کو مٹایا ہے تبنیت کو جائز کیا ہے اور ظہار کو طلاق کے برابر نہیں کیا ہے بلکہ کچھ کفارہ لازم کر دیا ہے۔ دیکھو سورۂ مجادلہ ۵۸ رکوع ۱ اللہ فرماتا ہے کسی کے سینے میں جس طرح دو دل نہیں ہوتے اسی طرح اصلی بیٹے اور متبنّیٰ بیٹے ایک نہیں ہو سکتے اور نہ بیبی ماں ہو سکتی ہے +

کو اُن کے اصلی باپوں کے نام سے پکارو کہ اللہ کے نزدیک قرین انصاف ہے۔ اور اگر اُن کے باپ معلوم نہ ہوں تو وہ تمھارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔ تم نے بھول چوک سے جو کیا اُس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ لیکن دلی ارادہ سے جو کرو گے تو گناہ ہے۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مومنین پر اُن کی جانوں سے زیادہ نبی کا حق ہے اور نبی کی بیبیاں مومنین کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار آپس میں بہ نسبت عام مومنین اور مہاجرین کے کتاب اللہ کی رو سے بڑھکر حقدار ہیں۔ لیکن تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک یا وصیت کرو تو وہ احسان ہے۔ کتاب لوح محفوظ میں یہی لکھا ہوا ہے۔ اے محمدؐ! وہ وقت یاد کر جب ہم نے تمام پیغمبروں سے تبلیغ رسالت کا عہد لیا تھا اور خصوصاً تجھ سے۔ نوح سے۔ ابراہیم سے۔ موسیٰ سے۔ اور عیسیٰ ابن مریم سے۔ اور پکا عہد ان سب سے ہم نے لیا تھا۔ تاکہ اللہ سچوں (پیغمبروں) سے اُن کی سچائی (تبلیغ رسالت) پر روز قیامت دریافت کرے اور کافروں کے لیے اُس نے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

حالات مومنین

ع ۲ مومنو! تم پر جو احسان اللہ کے ہیں اُنھیں یاد کرو۔ جب تم پر لشکر چڑھ آیا تو ہم نے اُن کفار پر آندھی بھیجی اور ایسا لشکر بھیجا جو تمھیں نظر نہیں آتا تھا۔ تمھاری تدبیروں کو جو تم کر رہے تھے اللہ دیکھ رہا تھا۔ جب دشمن اوپر کی طرف سے اور نیچے کی طرف سے تم پر آ پڑے تھے آنکھیں خیرہ ہو گئی تھیں اور کلیجے منھوں کو آ گئے تھے اور اللہ کی نسبت تم قسم قسم کے گمان کرنے لگے تھے اُس وقت مومنین کے استقلال آزمائے گئے تھے اور ان میں خوب ہلچل ڈالدی گئی تھی۔ اُسوقت منافقین اور وہ لوگ جن کے دل میں شک کی بیماری تھی بول اُٹھے تھے "اللہ اور اُس کے رسول کا وعدہ فریب ہی فریب نکلا"۔ اُس وقت اُنمیں سے ایک گروہ بولا تھا "اے اہل یثرب! یہ تمھارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے۔ واپس چلو"۔ اور اُن میں سے کچھ لوگ نبی سے یہ کہکر اذن مانگنے لگے کہ ہمارے گھر خالی پڑے ہیں حالانکہ اُن کے گھر خالی نہ تھے بلکہ وہ لوگ صرف بھاگنا چاہتے تھے۔ اگر یہ لشکر اُن پر اطراف مدینہ سے داخل ہو جاتا اور اُن سے فساد پھیلانے کی درخواست کی جاتی تو وہ اُسے قبول کر لیتے اور

غزوۂ خندق یا احزاب

۱؎ آنحضرتؐ نے حضرت زید کی پرورش کی تھی لوگ اُسے ابن محمدؐ کہتے تھے حکم ہوتا ہے کہ بھول چوک سے ابن محمدؐ کہنا تعزیر آئندہ ایسی غلطی نہ ہونا چاہیے۔ ۲؎ کہ مدینہ میں اسلام قائم ہونے کے بعد یہ آیت اتری ورنہ اسکے قبل جو قاعدہ وراثت زیر عمل تھا اسکا ذکر سورۂ انفال رکوع ۹ میں ہے ۳؎ رونا زاری میں ۴؎ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۱ ۵؎ دینے کے باندھ دیا ۶؎ یعنی بولوگ اپنے گھروں کے خالی رہنے کا بہانہ پیش کرتے ہیں اگر اُن کو لشکر دشمن کے ساتھ ہو کر مدینہ کے امراء کے گھر لوٹنے کا موقع ملجائے تو پھر اپنے گھر کے خالی رہنے کا خیال نہ کریں گے۔

اپنے گھروں میں کچھ یوں ہی سا توقف کرتے + حالانکہ پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ دشمن کو پیٹھ نہ دکھائیں گے + اللہ سے جو عہد اُنھوں نے کیا تھا اُسکی بازپرس اُن سے ہوگی اے محمدؐ! تو اُن سے کہدے کہ "موت یا قتل سے اگر تم بھاگے تو کچھ فائدہ نہوگا۔ اور اگر بچے بھی تو تھوڑے ہی دن زندگی کا فائدہ اُٹھاؤ گے" + اے محمدؐ! تو اُن سے کہہ "کون ہے وہ جو تمھیں اللہ سے بچائے اگر اللہ تمھارے ساتھ بُرائی کرنا چاہے۔ یا تمھارے ساتھ وہ رحمت کرنا چاہے تو کون اُسے روک سکتا ہے" + یہ لوگ اللہ کے سوا کوئی دوسرا دوست اور مددگار اپنا نہیں پا سکتے + مسلمانو! ان منافقوں کو اللہ جانتا ہے جو تم میں سے دوسروں کو لڑنے سے روکتے ہیں اور اُن کو بھی جانتا ہے جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں "لڑائی سے بچکر ہمارے پاس چلے آؤ" منافقین لڑائی میں کم آتے ہیں تمھاری اعانت میں وہ بخلی کرتے ہیں + اے محمدؐ! جب ڈر کا موقع آجاتا ہے تو انھیں تو دیکھتا ہے کہ آنکھیں پھیر پھیر کر یہ تیری طرف دیکھتے ہیں گویا موت کی غشی ان پر چھائی ہوئی ہے۔ اور جب خوف جاتا رہتا ہے تو تیز زبانی سے تمھیں رنج دیتے ہیں اور مال غنیمت پر گرے پڑتے ہیں + حقیقت میں یہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں۔ اللہ نے ان کے اعمال مٹا دیے ہیں + اور اللہ پر ایسا کرنا آسان ہے + یہ منافق سمجھتے ہیں کہ گویا لشکر دشمن ابھی واپس نہیں گیا۔ اگر وہ لشکر پھر آجائے تو یہ لوگ پسند کریں گے کہ کاش دیہات میں نکل جائیں اور وہیں سے تمھاری خبریں پوچھا کریں۔ اور اگر ان کو تم میں رہنا پڑے تو یہ کم لڑیں گے +

غزوۂ خندق

ع ۳ اے مسلمانو! اُن لوگوں کے لیے جو اللہ اور روز آخرت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں اور تمھارے لیے رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔ مومنوں نے دشمن کا لشکر دیکھا تو کہنے لگے "یہ تو وہی موقع ہے جس کا وعدہ ہم سے اللہ نے اور اُس کے رسولؐ نے کیا تھا اللہ اور اُس کا رسولؐ سچا ہے" اور اس سے اُن کے ایمان اور فرمانبرداری میں اور زیادتی ہوئی + مومنوں میں ایسے مرد بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا اور انھیں سچوں میں وہ ہیں جو اپنا وعدہ پورا[1] کر چکے اور بعض اُن میں سے وہ ہیں کہ منتظر[2] ہیں اور اُن کے ارادے میں کچھ تبدیلی نہیں آئی ہے + یہ اس لیے ہوا کہ اللہ سچوں کو اُن کی سچائی کی جزا دے۔ اور وہ منافقوں پر اگر چاہے گا

[1] یعنی درجۂ شہادت پر۔ اصل کر چکے + [2] منتظر شہادت ہیں + دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۱۰

عذاب کرے گا یا اُن کی توبہ قبول کرے گا۔ اللہ بیشک بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ نے کفار کو جب وہ غصہ میں تھے مدینہ سے ہٹا دیا اور اُن کو اس[۱] چڑھائی سے کچھ فائدہ نہ پہنچا اور اللہ نے مؤمنوں کو لڑنے کی نوبت بھی نہ آنے دی۔ اللہ زبردست غالب ہے۔ اُن اہل[۲] کتاب کو جو کفار مکہ کے مددگار ہوئے تھے اللہ نے اُن کے قلعوں سے نکال دیا اور اُن کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا۔ کہ مسلمانو! ان میں سے تم کسی کو قتل کرتے ہو اور کسی کو قید کرتے ہو۔ اور اُن کی زمین کا اُن کے گھروں کا اور اُن کے اموال کا اور نیز اُن کی زمین (خیبر[۳]) کا جس میں تم نے پاؤں تک نہیں رکھا اللہ نے تمہیں وارث بنا دیا۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اصلاح معاشرہ

ع اے نبی[۴]! اپنی بیبیوں سے کہہ[۵] اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں فائدہ پہنچا کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اللہ کے رسول اور روز آخرت کو چاہتی ہو تو بیشک اللہ[۵] نے جو تم میں سے نیکوکار ہیں۔ ان کے لیے بڑے بڑے ثواب تیار کر رکھے ہیں۔ اے نبی کی بیبیو! تم میں سے جو کوئی کھلی ہوئی بےحیائی کرے گی اُسے دوہری سزا دی جائے گی۔ اللہ کے لیے یہ آسان ہے۔

(بائیسواں[۶] پارہ)

اور جو تم میں سے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی اُسے ہم دوہرا ثواب دیں گے اور اُس کے لیے ہم نے عاقبت میں رزق کریم مہیا کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح تو ہو نہیں۔ اگر تم متقی ہو تو کسی سے نرم باتیں نہ کرو کہ دل میں کھوٹ رکھنے والے امید قائم کر سکیں۔ اور باتیں سیدھی کیا کرو۔ اپنے گھروں میں رہو اور زمانہ جاہلیت سابقہ کی زینت نہ دکھاتی پھرو۔ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے پیغمبر کے گھر والو! اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اور تم کو خوب پاک صاف رکھے۔ اے نبی کی بیبیو! تمہارے گھروں میں جو آیتیں اللہ

---

[۱] یعنی جنگ احزاب سے۔ [۲] دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۳۳۲۔ [۳] دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۳۴۸۔ [۴] آنحضرت کی بیبیوں کو مخاطب کر کے اس رکوع میں احکام متعلق نساء بیان کیے گئے ہیں۔ منہ آنحضرت کی بیبیوں کے ساتھ! بمقتضائے نزول کوئی تخصیص نہیں ہے۔ [۵] یوں بھی ترجمہ ہوا ہے "تم میں نیک بیبیوں کے لیے بڑے بڑے ثواب تیار کر رکھے ہیں"۔

کی اور باتیں حکمت کی سُنائی جاتی ہیں اُنھیں یاد کرو۔ اللہ دانا خبردار ہے۔

۵ ع مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں - مومن مرد اور مومن عورتیں - اطاعت کرنے والے
اور اطاعت کرنے والیاں - سچے مرد اور سچی عورتیں - صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں
ڈرنے والے اور ڈرنے والیاں - صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں - روزہ
رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں - اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے اور کرنے والیاں
اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور کرنے والیاں - ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور
بڑا ثواب مہیا کر رکھا ہے + کسی مرد مومن یا زن مومنہ کو روا نہیں ہے کہ جب اللہ اور اُس
کا رسول کوئی فیصلہ کر دے تو پھر وہ اپنے کاموں میں اپنا اختیار باقی رکھیں + جس نے
اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہی میں پڑا + اے محمدؐ! وہ وقت یاد
کرو کہ جب تو زید سے جس پر اللہ نے احسان کیا تھا اور تو نے بھی اُس پر احسان کیا تھا یہ
کہہ رہا تھا "اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے - اللہ سے ڈر" اور وہ
بات جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا تو اپنے دل میں اُسے چھپائے ہوئے تھا اور لوگوں سے ہیں
معاملہ میں تو ڈرتا تھا - حالانکہ اللہ زیادہ تر مستحق اس کا ہے کہ تو اُس سے ڈرے + جب زید نے
اُس (زینب) سے بے تعلقی کر لی تو تیرا نکاح ہم نے اُس (زینب) کے ساتھ کر دیا تاکہ مومنوں
کے لیے اپنے لے پالکوں کی بیبیوں کے ساتھ نکاح کرنے میں جب وہ اُن بیبیوں سے بے تعلق
ہو جائیں کوئی مضائقہ نہ رہے + اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے + نبی کے لیے اُن اُمور میں کچھ مضائقہ
نہیں ہے جو اللہ نے اُس کے لیے ٹھہرا دیے ہیں + یہی طریقہ اللہ کا اُن پیغمبروں کے ساتھ بھی
تھا جو پہلے گذرے ہیں + اللہ کے جتنے کام ہیں تقدیری ہیں اور روزِ ازل سے معین ہیں +
وہ اگلے پیغمبر اللہ کے پیغام پہونچاتے تھے اور اللہ سے ڈرتے تھے - اللہ کے سوا کسی سے

بکواسی

اطاعت رسول

حضرت زید

حضرت زینب

قدیم اور سنداتل

---

۵ آنحضرتؐ نے اپنی پھوپھی زاد بہن زینب کو اپنے غلام آزاد زید بن حارث کو بیاہنا چاہا تو حضرت زینب کو تامل ہوا۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی - دیکھو تاریخ الاسلام صفحہ ۱۵ ۔ ۵ حضرت زید حارثہ کا ذکر ہے اللہ کا احسان یہ تھا کہ اللہ نے توفیق اسلام اُنھیں دی تھی اور آنحضرت محمدؐ کا احسان یہ تھا کہ آنحضرت نے اُنھیں بالاخر آزاد کر دیا اور اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب سے اُن کا عقد کر دیا - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۹۳ + ۵۳ آنحضرت نے دیکھا کہ حضرت زید اور حضرت زینب میں اُن بن رہتی ہے تو یہ ارادہ کیا کہ حضرت زید حضرت زینب کو طلاق دیدیں تو خود اپنی زوجیت میں حضرت زینب کو اُن کے رفع طلاق کی غرض سے داخل کریں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی خیال تھا کہ جہلاء عرب طعن کریں گے کہ اپنے لے پالک کی مطلقہ بی بی سے آنحضرتؐ نے عقد کیا +

نہیں ڈرتے تھے و حساب اعمال کے لیے اللہ کافی ہے + لوگو! محمدؐ تم میں سے کسی مرد کا باپ خاتم النبیین
نہیں ہے۔ لیکن اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کے اخیر میں ہے + اللہ ہر شے سے واقف ہے +
ع ایمان والو! اللہ کو بکثرت یاد کرو اور صبح و شام اسکی تسبیح کرتے رہو + وہی تم پر
درود بھیجتا ہے اور اُس کے ملائکہ تمہارے لیے استغفار کرتے ہیں تاکہ اللہ تمہیں کفر کی تاریکی
سے ایمان کی روشنی کی طرف لائے + اللہ مومنوں پر مہربان ہے + دعا ان مومنین کی جس
دن یہ اللہ سے ملیں گے سلام ہوگی۔ اللہ نے ان کے لیے بڑا ثواب مہیا کر رکھا ہے + اے نبی!
ہم نے تجھے گواہی دینے والا خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا۔ اور اللہ کے حکم سے
اللہ کی طرف لوگوں کا بلانے والا اور ہدایت کا چراغ روشن بنا کر بھیجا ہے + ایمان والوں کو
تو بشارت دے کہ اُن پر اللہ کا بڑا فضل ہے + کافروں کی اور منافقوں کی اطاعت نہ کر اور
نہ اُن کی ایذا رسانی کا خیال کر۔ اللہ پر توکل کر + اللہ کارسازی کے لیے کافی ہے + اے مومنو!
جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور انھیں چھونے سے پہلے طلاق دیدو تو تمہیں عدت کا عدت طلاق
کوئی حق نہیں ہے کہ انھیں عدت میں بٹھاؤ + تمہیں چاہیے کہ انھیں کچھ سرمایہ دو اور اچھی
طرح انھیں رخصت کرو + اے نبی! ہم نے حلال کر دی ہیں تجھ پر تیری بیبیاں جن کا مہر تو دے
چکا ہے اور لونڈیاں جو اللہ نے تجھے عطا کی ہیں اور تیرے چچا بھوپھی۔ اور ماموں اور
خالہ کی بیٹیاں جو تیرے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں اور ایسی ہر مومنہ عورت جس نے اپنی ازواج النبی
ذات نبی پر ہبہ کر دی ہے۔ بشرطیکہ نبی اُس سے نکاح کرنا چاہے۔ یہ بات تیرے لیے خاص ہے
عام مومنوں کے لیے نہیں ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ عام مومنوں پر اُن کے ازواج اور لونڈیوں
کے بارے میں ہم نے کیا فرض کیا ہے + تیرے ساتھ یہ رعایت اس لیے ہے کہ تجھ پر تنگی نہ رہے
اللہ غفور و رحیم ہے + ان بیبیوں میں سے تو جسے چاہے کنارے کر دے اور جسے چاہے طلب
کرے + اور علیحدہ کر کے پھر بُلا لے تو بھی تجھ پر گناہ نہیں ہے + یہ اختیار جو تجھے دیا گیا ہے تو خالیگا
تیری بیبیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور وہ مغموم نہ ہوں گی۔ اور جو کچھ تو انہیں دے گا۔

ل۱ اسی کے ہم مضمون آیت سورۂ نور رکوع ۴ میں ہے ۱۲ ل۲ آنحضرت کے خاندان کی لڑکیاں جنھوں نے ہجرت نہیں کی تھی
آنحضرت پر حرام تھیں ۱۲ ل۳ بغیر مہر کے آنحضرتؐ کے لیے نکاح درست تھا مگر کبھی آنحضرتؐ اس پر عمل نہیں کرتے تھے ۱۲
ل۴ آنحضرتؐ کے ساتھ مذہبی اور ملکی مصالح کی وجہ سے نکاح میں خاص رعایت تھی دیکھو الاسلام ص۳۴۳ ۱۲ ل۵ آنحضرتؐ
ایک مرتبہ ایک مہینے تک اپنی بیبیوں سے ناخوش ہو کر الگ رہے تھے اسی کا ذکر ہے۔ دیکھو تاریخ الاسلام حصہ ثانی صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۳

وہ سب اُس پر راضی رہین گی + لوگو! اللہ تمھارے دلون کی باتین جانتا ہی اور تحمل والا ہی + اے محمدؐ! اس کے بعد تجھے دوسری عورتین حلال نہین ہین اور نہ یہ حلال ہی کہ ان کے بدلے تو دوسری بیبیان کرے اگرچہ حسن اُن کا تجھے پسند آئے لیکن لونڈیون کا مضائقہ نہین ہی - اللہ ہر شی پر نگہبان ہی +

ع موٴمنو! جب تک تم کھانے کے لیے بلائے نہ جاؤ نبی کے گھرون مین نہ جاؤ اور بلانے پر جاؤ تو ایسے وقت جاؤ کہ کھانے کے پکنے کا تمھین انتظار نہ کرنا پڑے لیکن جب تم مدعو ہو تو جاؤ اور کھا کر چلے جایا کرو باتون مین مشغول نہ ہو جایا کرو اس سے نبی کو اذیت پہونچتی ہی اور وہ تمھارا لحاظ کرتا ہی - اللہ کو حق بات کہنے مین کچھ لحاظ نہین ہی + جب نبی کی بیبیون سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگو + یہ اوٹ تمھارے دلون کے لیے پاکیزہ ہی اور عورتون کے دلون کے لیے بھی + تم کو جائز نہین کہ رسول اللہ کو اذیت دو اور نہ یہ جائز ہی کہ اُس کی بیبیون سے اس کے بعد تم کبھی نکاح کرو یہ اللہ کے نزدیک بڑی بیجا بات ہی + تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تو ہر شی سے واقف ہی + نبی کی بیبیون پر گناہ نہین ہی اگر وہ اپنے آبا - اپنے بیٹون - اپنے بھائیون - اپنے بھتیجون - اپنے بھانجون اور اپنی سی عورتون اور اپنے غلامون کے سامنے بیحجاب رہین + اے نبی کی بیبیو! اللہ سے ڈرتی رہو + اللہ ہر چیز کا شاہد حال ہی + اللہ اور اللہ کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہین + موٴمنو تم بھی اُس پر درود اور سلام بھیجتے رہو + جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کو ایذا پہونچاتے ہین اللہ اُن پر دنیا اور آخرت مین لعنت کرتا ہی - اور اللہ نے اُن کے لیے عذاب ذلت تیار کر رکھا ہی + جو لوگ موٴمن مردون اور موٴمنہ عورتون کو بے اس کے کہ اُنھون نے خطا کی ہو ایذا پہونچاتے ہین وہ بہتان اور صریح گناہ کا بار اپنے سر پر لیتے ہین +

ع اے نبی! اپنی بیبیون بیٹیون اور موٴمنون کی عورتون سے کہدے کہ اپنے اوپر وہ اپنی

دعوت مین قبل از وقت نہ جاؤ

بیبیون سے نکاح نہ کرو

حجاب پردہ

۱؎ اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرتؐ نے پھر کوئی ضیافت نہین کیا + ۲؎ آنحضرتؐ کے گھر دعوت ہوتی تو بعض مسلمان آنحضرت کے گھر سے دسترخوان بچھنے سے پہلے آجاتے تین تین وقت وہان بیٹھے رہ جاتے اور کھانے کے عرصہ تک بیٹھے رہتے - اس آیت مین یہ طریقہ مذموم بتایا گیا + ۳؎ یعنی اس پردہ کے مسلمانون مین ہونے کے متعلق دو حکم ہین ایک تو یہ کہ عورتون کی جماعت مردون سے الگ کر دی گئی دونون گروہ کا ایک ساتھ ملا جلا بیٹھنا جانا آنا باقی نہین رہا - دیکھو سورۂ احزاب ۳۳ رکوع ۹ + اور دوسرے یہ کہ عورتین اپنا منہ غیر مردون سے چھپائین - اسکے متعلق تاکید صرف یہ آیت ہی جسکی شان نزول یہ ہی کہ جب شریف عورتین مدینہ کی گھر سے نکلی تھین تو راہ مین بدچلن لوگ چھیڑتے پھرتے تھے اور پوچھ گچھ ہوتی تو کہتے تھے ہم سمجھے وہ لونڈیان تھین شریف زادیان نہ تھین + اسلیے بیبیون اور لونڈیون مین فرق کرنے کے لیے حکم ہوا

عورتوں کا پردہ

عورتوں سے چھیڑ چھاڑ

چادریں ڈال لیا کریں۔ اس سے غالباً وہ پہچانی جائیں گی اور انھیں ایذا نہ پہنچے گی۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ اگر منافقین اور وہ لوگ جنکی نیتیں بدہیں اور جو مدینہ میں غیر افواہیں اڑاتے ہیں اپنے حرکات سے اگر باز نہ آئیں گے۔ تو اے محمدؐ! ہم تجھے اُن پر مسلط کر دیں گے۔ پھر اُن پر پھٹکار رہو گی اور عرصے تک وہ مدینہ میں تیرے ہمسایہ ہو کر نہ رہ سکیں گے جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور خوب قتل کیے جائیں گے۔ اللہ کا یہی دستور پہلے لوگوں میں رہا ہے اے محمدؐ! اللہ کے دستور میں تو تبدیلی نہ پائے گا ۞ اے محمدؐ! تجھ سے لوگ قیامت کا سوال کرتے ہیں ۞ تو کہہ دے اُس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور تجھے کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔ اللہ نے کفار پر لعنت کی ہے اور آتش سوزان اُن کے لیے تیار کی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہینگے کوئی ولی اور مددگار نہ پائیں گے ۞ جب کفار کے منہ آگ میں اُلٹے پلٹے جائیں گے تو وہ کہینگے کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی ۞ اور یہ بھی کہیں گے اے ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی۔ اُنھوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا۔ اے رب انھیں دوچند عذاب دے اور اُن پر بڑی لعنت کر ۞

ع ۹ مومنو! تم ایسا نہ کرو جیسا کہ موسیٰ کو اذیت دینے والوں نے کیا تھا۔ پھر اللہ نے موسیٰ کو اُن کے اتہام سے بری کیا۔ وہ اللہ کے نزدیک رتبہ والا پیغمبر تھا ۞ مومنو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ٹھیک ٹھیک باتیں کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا ۞ جس نے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کی اُس نے گویا بڑی کامیابی حاصل کی ۞ ہم نے آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر وہ ذمہ داری جو انسان پر ہے پیش کی تو سب نے اُس کے لینے سے انکار کیا اور اُس سے ڈر گئے اور انسان نے اُسے اٹھا لیا

حضرت موسیٰؑ پر اتہام

انسانی ذمہ داریاں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲۶) کہ بیان علاوہ اپنے معمولی لباس کے ایک چادر بھی اوپر سے اوڑھ لیا کریں جس سے انکی شناخت ہو گی اور چادر سے مقامات زینت بھی اچھی طرح چھپے رہیں گے۔ لیکن بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں منہ چھپا کر گھر سے نکلنے کا حکم ہے اور وہ ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ وہ اپنی چادروں کے گھونگٹ نکال لیا کریں ۵ موسیٰ کو انکی قوم نے اتہام لگایا تھا اسکے متعلق قول مختلف ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ قارون نے حضرت موسیٰ کو قوم میں بے عزت کرنے کی غرض سے ایک بدچلن عورت سے یہ کہلا بھیجا کہ اُس سے حضرت موسیٰ سے تعلق ناجائز رکھتے ہیں۔ لیکن جب وہ سامنے آئی تو جھوٹ بولنے کی جرأت نہ کر سکی اور سازشوں کا تمام حال بیان کر دیا۔ قارون کا ذکر سورۂ قصص ۲۸ رکوع ۶ میں ہے ۶ یہ نہ ہوگا عقل انسانی ہی پر بار اُٹھا سکتی تھی، اور جب عقل ہے تو نیک اور بد دونوں قسم کے اعمال سرزد ہوں گے اور پھر جزا اور سزا بھی اٹھانا پڑے گی۔ انسان کا اپنی عقل پر ناز ان ہونا جہالت ہے ۞

کہ وہ اپنے حق مین بڑا ہی ظالم تھا اور بڑا ہی نادان بھی تھا - کیونکہ نتیجہ اس ذمہ داری کے لینے کا یہ ہی کہ اللہ منافق مردون اور منافق عورتون - مشرک مردون اور مشرک عورتون پر عذاب کرے گا اور مومن مردون اور مومن عورتون پر مہر کرے گا + اللہ بخشنے والا مہربان ہی +

سورۂ سبا ۳۴

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع دنیا مین بھی تمام تعریف اُسی اللہ کے لیے ہی جو آسمانون اور زمین کی چیزون کا مالک ہی اور آخرت مین بھی اُسی کی تعریف ہی - وہ حکمت والا خبردار ہی + زمین مین جو جاتا ہی یا زمین سے جو کچھ نکلتا ہی - جو کچھ آسمان سے گرتا ہی اور جو کچھ آسمان پر چڑھتا ہی - ان سب کی اللہ کو خبر ہی + وہی مہربان بخشنے والا ہی + کفار کہتے ہین "ہم کو قیامت نہ آئے گی" اے محمدؐ! تو کہہ "ہان! قسم ہی میرے رب کی وہ ضرور آئے گی + وہ غیب کا جاننے والا ہی - ذرہ برابر بھی کوئی شی آسمانون اور زمین مین اُس سے پوشیدہ نہین ہی + ذرے سے چھوٹی اور ذرے سے بڑی جتنی چیزین ہین سب کتاب واضح (لوح محفوظ) مین لکھی ہوئی ہین + قیامت ضرور آئے گی تاکہ مومنین نیکوکار کو اللہ اُن کے اعمال کا بدلہ دے + انھین لوگون کے لیے بخشش ہی اور بڑا رزق ہی + جو لوگ ہماری آیتون کے ابطال مین تحاکمانہ کوششین کرتے ہین اُنکے لیے عذاب دردناک کی سزا ہی + اے محمدؐ! جو لوگ صاحب علم اور منصف مزاج ہین وہ جانتے ہین کہ جو کتاب (قرآن) تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اُتری ہی وہ برحق ہی اور اللہ کا راستہ بتاتی ہی جو غالب اور سزاوار حمد ہی + کفار بطور استہزا باہم کہتے ہین "کہو تو ہم تمھین ایسے آدمی کے پاس لے چلین جو تمھین یہ بتلے گا کہ تم مرنے کے بعد جب بالکل ریزے ریزے ہو جاؤگے تو پھر از سر نو پیدا کیے جاؤگے - اللہ پر یا تو وہ جھوٹ باندھتا ہی یا وہ مجنون ہی" + ایسا نہین ہی - بلکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والے خود عذاب اور گمراہی بعید مین مبتلا ہین + یہ دیکھتے نہین کہ ان کے آگے اور ان کے پیچھے آسمان ہی اور زمین ہی ہم چاہین تو انھین زمین مین

قیامت

لوح محفوظ

کفار

۱ ملک سبا کا اس مین ذکر ہی +

دھنسا دین یا کوئی ٹکڑا آسمان کا ان پر گرا دین - ہر ایک بندے کے لیے جو اللہ کی طرف رجوع
ہو اس مین عبرت ہو +

حضرت داؤدؑ

ع ۲ ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے کئی قسم کے فضل دیے تھے + ہم نے پہاڑون کو حکم دیا۔
اے پہاڑو! داؤد کے ساتھ تسبیح کرو" اور چڑیون کو اُسکا مسخر کر دیا اور لوہے کو اُسکے لیے نرم کر دیا۔
اور داؤد سے کہا" زرہین بنا - اور اُن کے حلقون کے بنانے مین اندازہ کر" اور اُسکے خاندان
والون سے کہا" تم لوگ ان عطیات کے شکر مین اعمال نیک کیا کرو" مین تمھارے اعمال دیکھتا ہون +

حضرت سلیمانؑ

اور ہوا کو سلیمان کا ہم نے مطیع کر دیا تھا کہ اُس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی تھی اور
اُس کی شام کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی تھی + ہم نے اُس کے لیے تانبے کا ایک چشمہ بھی
جاری کر دیا تھا + اور اُس کے سامنے اُس کے رب کے حکم سے جن کام کرتے تھے + اور جن مین نے
کہدیا تھا کہ ان مین سے جو کوئی ہمارے حکم سے سرتابی کرے گا اُسے سوزندہ عذاب کا ہم
مزہ چکھائین گے + سلیمان کے لیے جیسا وہ چاہتا تھا جن محرابین اور مورتین بناتے تھے اور
حوض کی سی لگن بناتے تھے - اور ایسی دیگین بناتے تھے جو جگہ سے ہل نہ سکتین + اے آل داؤد!
شکر کرو + میرے بندون مین شکر کرنے والے کم ہین + جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم بھیجا تو

وفات حضرت سلیمانؑ

جنون کو اُس کی موت کا پتہ دیمک نے بتایا جو اُس کا عصا کھاتی تھی + جب سلیمان گر پڑا تو جن
سمجھے کہ اگر ہم غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی مصیبت مین نہ رہتے +

ملک سبا

سبا کے لوگون کے لیے اُنکے
گھرون مین قدرت الٰہی کی نشانی تھی - دو باغ تھے ایک داہنی جانب اور ایک بائین جانب +
ان لوگون کو ہمارا حکم تھا کہ" اپنے رب کی روزی کھاؤ اور اُس کا (ہمارا) شکر کرو + دنیا مین
تمھارے لیے ایسا عمدہ شہر ہو اور آخرت مین بخشنے والا رب ہو" انھون نے ہمارے حکم کی پروا نہ کی
تو ہم نے اُن پر سیلاب سخت بھیجا اور اُن کے دونون باغون کے بدلے مین دو باغ ایسے دیے

ل مفسرون نے لکھا ہو کہ حضرت سلیمانؑ نے جنات سے بیت المقدس تیار کرائی تھی + تھوڑا سا کام باقی تھا کہ حضرت سلیمانؑ
کی موت کا وقت آگیا + حضرت سلیمانؑ ایک شیشہ کے مکان مین عصا ٹیک کر کھڑے ہو گئے جنات سمجھے کہ آپ شغون یاد الٰہی مین ہین کیونکہ
آپ ایسی طرح یاد الٰہی کیا کرتے تھے - عرصہ تک یہی حالت رہی اور تعمیر کا کام بھی جاری رہا - دیمک نے عصائے حضرت سلیمان کو
بکثرت کر دیا وہ ٹوٹا اور حضرت سلیمان گر پڑے اُسوقت جنات کو آپ کے مرنے کی خبر معلوم ہوئی اور بیگار سے مہلت پائی + واللہ اعلم بالصواب
اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ جنات بھی غیب دان نہین ہوتے + ۵ ملکۂ سبا بلقیس کا ذکر سورۂ نمل ۲۷ رکوع ۱ و ۲ مین ہو +
ملک سبا بہت آباد تھا ملک شام تک سلسلۂ آبادی چلا گیا تھا + آخر جب اُن کا تعیش بڑھ گیا اور اپنے پیغمبروں کا کہنا
اُنھون نے نہ مانا تو ملک مین سیلاب آیا اور تمام ملک برباد ہو گیا +

اُن کے پھل بدمزہ تھے اور اُن مین جھاؤ ہوتا تھا اور کچھ تھوڑے بیر ہوتے تھے۔ یہ اُن کے کفر کا بدلہ تھا اور ہم ناشکروں ہی کو ایسا بدلہ دیتے ہین ۞ ہم نے اہل سبا کی بستیون اور مُلک شام کے اُن دیہات کے درمیان جن کی پیداوار مین ہم نے برکت دے رکھی تھی بہت سے گاؤن جو قریب قریب نظر آتے تھے آباد کر رکھے تھے اور اُن مین منزلین مقرر کر دی تھین اور کہدیا تھا کہ اِنمین رات دن بیخوف چلتے پھرتے رہو ۞ وہ کہنے لگے کہ ہمارے پروردگار ہماری منزلین دور دور کردے۔ اُنھون نے ہماری نعمتون کی ناقدری کرکے اپنے آپ پر ظلم کیا تو ہم نے بھی اُن کو مٹاکر اُن کا فسانہ بنا دیا اور اُنھین ریزہ ریزہ کر دیا۔ صبر اور شکر کرنے والون کے لیے اس واقعہ مین بڑی عبرتین ہین ۞ ابلیس نے جو یہ گمان کیا تھا کہ اہل سبا اُس کا ساتھ دین گے تو اُس نے اُسے سچ کر دکھایا اور اہل سبا اُس کے تابع ہو گئے۔ مگر ایک گروہ مومنین کا اُس کا تابع نہوا ۞ اہل سبا پر شیطان کو غلبہ صرف اس لیے ہوا کہ اس ذریعہ سے ہمین معلوم ہو جائے کہ آخرت پر کون ایمان رکھتا ہی اور کون اُس پر شک رکھتا ہی ۞ اے محمدؐ! تیرا رب ہر شے پر نگہبان ہی ۞

کفار

ع ۳ اے محمدؐ! تو اِن لوگون سے کہہ "اللہ کے سوا اُنھون جن فرشتون کا زعم ہی اُنھین بلاؤ۔ اُن کا اختیار ذرا بھی آسمانون اور زمین مین نہین ہی اور نہ آسمانون اور زمین کے بنانے مین اُن کی شرکت ہی اور نہ کوئی اُن مین سے اللہ کا مددگار ہی ۞ کسی کی سفارش کسی کو اللہ کے پاس بے حکم اللہ کے نفع نہ دے گی یہان تک کہ فرشتے بھی نزول حکم الٰہی کے وقت گھبرا جاتے ہین اور جب اُن کے دلون کا خوف دور ہوتا ہی تو وہ باہم پوچھتے ہین کہ "تمھارے رب نے کیا کہا؟" اس پر مقرب فرشتے کہتے ہین "اللہ نے وہی کہا جو حق تھا۔ وہ برتر اور بزرگ ہی" اے محمدؐ تو اِن لوگون سے پوچھ "کون تمھین آسمانون اور زمین مین روزی دیتا ہی؟" تو ہی جواب بھی دیدے "اللہ ہی روزی دیتا ہی" اور کہہ "ہم مین اور تم مین سے ایک فریق راہ راست پر ہی یا صریح گمراہی مین ہی" ۞ اے محمدؐ! تو اِن لوگون سے یہ بھی کہہ "ہمارے جرم کی پرسش تم سے نہ ہوگی اور نہ تمھارے اعمال کی پرسش ہم سے ہوگی" ۞ اور اِن سے تو یہ بھی کہہ "ہمارا رب ہم کو قیامت کے دن جمع کرے گا اور پھر ہم مین اور تم مین ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا ۞ وہ بڑا ٹھیک فیصلہ

ملہ مذاہب شرک کی چار صورتین ہین (۱) آسمانون کی حکومت زمینون پر ہی (۲) زمین والون کی خلقت عالم علوی کے واسطہ سے ہی (۳) کواکب دنیا مین متصرف اور مؤثر ہین (۴) ملائکہ بتون کی صورتون مین ہین اور شفاعت یا سفارش کرکار دنگی کرین گے ۞ اس آیت مین ان تمام مذاہب کی تکذیب کی گئی ہی ۞

کرنے والا اور جاننے والا ہے؟ اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "مجھے انھیں تو دکھاؤ جنھیں تم اللہ کا شریک ٹھہرا کر اللہ کے ساتھ ملاتے ہو؟ - کچھ نہیں - بلکہ اللہ غالب حکمت والا ہے" اے محمدؐ! ہم نے تجھے صرف تمام آدمیوں کو خوشی اور ڈر سنانے کو بھیجا ہے - لیکن اکثر آدمی نہیں سمجھتے "مسلمانوں سے کفار پوچھتے ہیں" تم سچے ہو تو بتاؤ وعدۂ قیامت کب پورا ہوگا؟" اے محمدؐ! تو ان سے کہدے "تمھارے وعدے کا وہ دن ہے جس سے تم ایک ساعت کے لیے بھی نہ پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو"

ع ۴ کفار کہتے ہیں "ہم نہ اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس کتاب پر ایمان لائیں گے جو اس کے پہلے سے ہے" اے محمدؐ! کاش تو دیکھتا کہ قیامت کے دن یہ ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے ہیں - اور ایک دوسرے پر اعتراض کر رہا ہے - کمزور زبردستوں سے کہہ رہے ہیں "اگر تم دنیا میں نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لائے ہوتے" زبردست کمزور سے کہہ رہا ہے "کیا ہم نے تمھیں اس ہدایت سے جو تمھارے پاس آئی تھی روک دیا تھا؟ ہرگز نہیں - بلکہ تم خود گنہگار تھے" کمزور زبردستوں سے کہہ رہے ہیں "تمھاری رات دن کی حیلہ گری نے ہمیں روک رکھا تھا جب کہ تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم کفر کریں اللہ سے اور اس کے لیے شریک ٹھہرائیں" عذاب دیکھکر وہ سب اظہار ندامت کریں گے + اور کفار کی گردنوں میں ہم زنجیر ڈلوا دیں گے + انھیں عوض نہ ملے گا مگر اپنے اعمال کا + ہم نے جس بستی میں پیغمبر ڈرانے کے لیے بھیجے وہاں کے امرا نے ان سے یہی کہا کہ ہم تمہارے احکام رسالت نہیں مانتے + اسی طرح یہ کفار بھی مسلمانوں سے کہتے ہیں "مال اور اولاد ہمارے پاس زیادہ ہے ہم پر عذاب نہ ہوگا" اے محمدؐ! تو کہہ "میرا پروردگار جس پر چاہتا ہے رزق کو کشادہ اور کم کرتا ہے مگر اکثر آدمی مصالح تقسیم رزق سے واقف نہیں ہیں" قیامت مصالح تقسیم رزق

ع ۵ لوگو! تمھارے اموال اور اولاد ایسے نہیں ہیں کہ ہمارے پاس تمھیں مقرب کردیں مگر مومنین نیکوکار کے اعمال کا دوہرا عوض آخرت میں ہے اور وہ بہشت کے بالاخانوں میں جمع کریں گے + اور جو لوگ ہماری آیتوں کی مخالفت میں کوشاں ہیں وہ عذاب میں رکھے جائینگے اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ "میرا رب اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے + اور تم جو شے خرچ کروگے اس کا عوض وہ تمھیں دے گا - وہ بہتر رزق دینے والا ہے" + لوگو! اس دن کا خیال رکھو جب اللہ سب کو جمع کرے گا اور پھر ملائکہ سے پوچھے گا - "کیا یہی لوگ تمھاری پرستش کرتے تھے؟" + فرشتے کہیں گے "تو پاک ہے ہمیں تجھ سے سروکار ہے نصیحت

نہ کہ اِن سے۔ ہمین نہین بلکہ جنون کو یہ لوگ پوجتے تھے اور اُنھین پر اِن مین سے اکثر لوگ ایمان لائے ہوے تھے" ✤ ارشاد الٰہی ہوگا "آج تم مین سے کوئی کسی کو نفع یا نقصان نہین پہونچا سکتا" ✤ اور ظالمون سے ہم کہین گے کہ "جس آگ کو تم جھٹلاتے تھے اُس کے عذاب کا مزہ چکھو" ✤ اِن کفار کو جب ہماری کھلی ہوئی آیتین سُنائی جاتی ہین تو یہ باہم کہتے ہین "یہی پیغمبری کا مدعی ایک ایسا شخص ہی کہ تم کو تمھارے باپ دادا کے معبودون سے روکتا ہی" اور قرآن کی نسبت یہ کہتے ہین "یہ قرآن محض افترا پردازی ہی" ✤ یہ کفار کہ امر حق کی نسبت جب وہ اِن کے سامنے پیش کیا جاتا ہی کہتے ہین "یہ صریح جادو ہی" اے محمدؐ! ہم نے تیرے قبل نہ کوئی کتاب[1] اِن کفار کے پاس پڑھنے کو بھیجی تھی اور نہ کوئی ڈرانے والا پیغمبر بھیجا تھا۔ سو یہ بھی تیرے منکر ہین ✤ اِن کے پہلے جو پیغمبرون کو جھٹلانے والے گذرے ہین اُن کا دسواں حصہ بھی تو نعمت اِن کے پاس نہین ہی۔ اُنھون نے باوجود نعمتون کے جھٹلایا تھا تو پھر میری ناخوشی بھی اُن کے حق مین کیسی ہوئی ✤

نصیحت ع اے محمدؐ! تو اِن لوگون سے کہہ "مین تمھین صرف ایک نصیحت کرتا ہون وہ یہ کہ اللہ کے لیے تم لوگ دو دو یا ایک ایک الگ الگ کھڑے ہو کر سوچو۔ تمھارے رفیق (یعنی مجھ) کو جنون نہین ہی۔ وہ عذاب سخت سے جو تمھارے سامنے ہی تمھین صرف ڈراتا ہی" ✤ اے محمدؐ! تو اِن لوگون سے کہہ "مین نے تم سے کوئی اُجرت تبلیغ رسالت کی مانگی ہو تو وہ تم ہی لے لو ✤ میری اُجرت تو اللہ کے ذمے ہی۔ وہ ہر شی کا شاہد حال ہی" ✤ تو یہ بھی کہہ "میرا رب امر حق ظاہر کرتا ہی۔ غیب کا وہ جاننے والا ہی" ✤ تو کہہ "دین حق آگیا۔ دین باطل سے نہ اب کام چلتا ہی اور نہ آگے چلے گا" ✤ تو کہہ "اگر مین گمراہ ہون تو اپنے لیے گمراہ ہون۔ اور اگر راہ راست پر ہون تو اِس قرآن کی وجہ سے ہون جو میرا رب مجھ پر وحی کرتا ہی ✤ بیشک وہ بندون کی فریاد سُنتا ہی اور فریاد کرنے والون کے قریب ہی" ✤ اے محمدؐ! کاش تو وہ حالت دیکھے جب قیامت مین یہ لوگ گھبرائے ہوے پھرین گے اور بھاگ نہ سکین گے اور قریب ہی سے پکڑ لیے جائین گے۔ اور کہنے لگین گے "ہم پیغمبر پر ایمان لاتے ہین" ✤ لیکن اتنی دور سے وہ کہان ایمان لانے کے لیے

---

[1] یعنی اہل کتاب اگر تجھے نہ مانین تو وہ یہ کہہ سکتے ہین کہ ہمارے پاس جو کتاب آسمانی ہی اور جس پیغمبر کے ذریعہ سے آئی ہے ہم اُسے چھوڑ کر دوسری کتاب اور دوسرا پیغمبر کیون مانین؟ لیکن کفار کے لیے کیا وجہ ہے جو تجھ سے منہ موڑتے ہین؟ ✤

آنے پائین گے۔ پہلے تو یہ اُس سے کنکر کرتے تھے اور بے دیکھے بھالے دور ہی سے اٹکل کی باتین کرتے تھے۔ اب اِن مین اور اُن کے توقعات مین روک قائم ہوجائے گی + ایسا ہی سلوک اِن کے ہمجنسون کے ساتھ بھی کیا گیا جو اِن کے پہلے کفر کر چکے تھے + وہ بھی مثل اِنکے شک و شک مین تھے +

سورۂ ملائکہ[1] (۳۵) (فاطر)

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قدرت الٰہی

ع سب تعریف اللہ کی ہی جس نے تمام آسمان اور زمین بنائے اور فرشتون کو اپنا ایلچی بنایا جن کے بازو دو دو تین تین چار چار ہین۔ وہ جو چاہتا ہی خلقت مین اضافہ کرتا ہی + بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہی + اللہ آدمیون کے لیے اپنی رحمت کھولتا ہی تو کوئی اُسے روک نہین سکتا اور اپنی رحمت روک لیتا ہی تو پھر اُس کے بعد کوئی اُسے جاری نہین کر سکتا + وہ غالب حکمت والا ہی + لوگو! جو تم پر اللہ کے احسان ہین اُنھین یاد کرو + اللہ کے سوا بھلا کوئی اور خالق ہی جو تم کو آسمان و زمین سے روزی دے + اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہی۔ پھر کدھر بہکے ہوے چلے جاتے ہو + اے محمدؐ! اگر لوگ تجھے جھٹلاتے ہین تو تجھ سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے گئے تھے + بالآخر اللہ کے سامنے سب باتین پیش کی جائین گی + لوگو! اگر اللہ کا وعدۂ قیامت سچا ہی۔ تو ایسا نہو کہ تمھین دنیاوی زندگی فریب مین ڈالے رہے + اور ایسا نہو کہ فریب دینے والا (شیطان) تمھین اللہ کے بارے مین دھوکا دے + شیطان بیشک تمھارا دشمن ہی۔ تم اسے دشمن سمجھو + وہ اپنے گروہ کو دوزخیون مین شامل ہونے کے لیے بلاتا ہی + کفار پر سخت عذاب ہوگا + اور مؤمنین نیکوکار کے گناہون کی بخشش ہوگی اور نیک اعمال کی بڑی مزدوری ملے گی +

نصیحت

ع کیا وہ شخص جسے اپنے بُرے کام اچھے نظر آئین اور وہ اُسے اچھا سمجھے برابر ہو سکتا ہی

نصیحت

---

[1] اس سورۃ مین ملائکہ (فرشتون) کا ذکر ہی اسکا نام سورۂ فاطر بھی ہی اسلیے کہ اللہ کے فاطر (خالق) ہونے کی عمدہ دلیلین اِنمین مذکور ہین +

اُس کے جو ایسا نہو + اللہ جسے چاہتا ہی گمراہی مین چھوڑ دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی راہ راست دکھاتا ہی + اے محمدؐ! ان لوگون کے حال پر حسرت کرنے سے کہین تیری جان جاتی نہ رہے۔ اللہ ان کے اعمال سے ضرور واقف ہی + اللہ وہی ہی جو ہوائین بھیجتا ہی پھر ہوائین ابر کو اُٹھاتی ہین اور بدلی کو ہم مُردہ شہر کی طرف ہانکتے ہین اور زمین مُردہ کو اُس سے جلاتے ہین + اسی طرح لوگون کو قیامت مین جی اُٹھنا ہوگا + کوئی عزت چاہے تو اللہ والا بنے کیونکہ اللہ ہی کے لیے ہر قسم کی عزت ہی + اُسی کی طرف کلماتِ طیبہ (اچھی باتین) صعود کرتے ہین اور وہی نیک عمل کو بلند کرتا ہی + اور اے محمدؐ! جو تیری ایذا دہی کے لیے بُری تدبیرین کرتے ہین اُن پر عذاب سخت ہوگا اور اُن کی تدبیرین باطل ہوجائین گی + لوگو! اللہ نے تمھین مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا پھر تمھین جوڑے جوڑے بنایا۔ اور کوئی مادہ بے اُس کے علم اور اذن کے نہ حمل قبول کرتی ہی اور نہ جنتی ہی + نہ کسی شخص کی عمر زیادہ کی جاتی ہی اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہی۔ مگر کتاب (لوح محفوظ) مین یہ درج ہی + یہ سب اللہ پر آسان ہی۔ دو سمندر ایک قسم کے برابر نہین ہوتے ایک میٹھا ہی مسکّن ہی۔ پینا اُس کا آسان ہی۔ اور ایک شور اور تلخ ہی + لیکن دونون سے تم تازہ گوشت شکار کرکے کھاتے ہو اور پہننے کے لیے زیور (موتی) نکالتے ہو + اے مخاطب! تو دیکھتا ہی کہ کشتی اُس مین پانی کو پھاڑتی ہوئی چلی جاتی ہی تاکہ تم اُس کا فضل (تجارت کے فائدے) ڈھونڈھو اور تاکہ تم اُس کا شکر کرو + وہ رات کو دن مین اور دن کو رات مین داخل کرتا ہی۔ سورج اور چاند اُس نے مسخر کر رکھے ہین۔ یہ دونون اوقات معینہ پر چلتے ہین۔ یہی اللہ تمھارا رب ہی۔ اُسی کی بادشاہت ہی اور اُس کے سوا جنھین تم پکارتے ہو وہ ادنیٰ چیز کے بھی مالک نہین ہین + انھین تم بلاؤ تو وہ تمھاری پکار سُن نہین سکتے اور سُنین بھی تو تمھاری فریاد رسی نہین کرسکتے + بروز قیامت وہ تمھارے شرک کا انکار کرینگے + اے مخاطب! اللہ کے سے واقف حال کی طرح کوئی دوسرا تجھے حقیقت اشیا بتا نہین سکتا +

ع لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو۔ اور اللہ بے پرواہ ہی اور تعریف کیا گیا ہی + اللہ چاہے تو تم سب کو معدوم کردے اور نئی مخلوق پیدا کرے۔ اللہ کے لیے یہ دشوار نہین ہی + کوئی کسی کا بار گناہ قیامت مین نہ اُٹھائیگا اور اگر کوئی بوجھل کسی دوسرے کو گووہ رشتہ دار ہی کیون نہ ہو اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے بلائے گا جب بھی اُس کا بوجھ کوئی ذرا بھی نہ اُٹھائے گا + اے محمدؐ!

کلمۂ طیبہ

بحری تجارت

قیامت

لہ خلاصہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا یا اچھے کلام کرنے +

تو انھین لوگون کو ڈرا سکتا ہی جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین + اور اعمال حسنہ سے جو طہارت حاصل کرتا ہی اپنی ذات کے لیے حاصل کرتا ہی + اللہ کی طرف سب کی بازگشت ہی + اندھے اور آنکھون والے برابر نہین ہو سکتے ۔ نہ تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی ہی ۔ اور نہ سایہ اور دھوپ برابر ہو سکتی ہی + زندے اور مُردے بھی برابر نہین ہو سکتے + اللہ جسے چاہتا ہی سننے کی توفیق دیتا ہی + اے محمدؐ! تو اہل قبور کو تو نہین سنا سکتا + تو محض عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہی + اے محمدؐ! ہم نے تجھے خوشخبری سُنانے اور ڈرانے کے لیے برحق بھیجا ہی کوئی امت ایسی نہین ہوئی جس مین ڈرانے والا نہ گذرا ہو + اے محمدؐ! اگر لوگ تجھے جھٹلاتے ہین تو کیا مضائقہ ہی ؟ ان سے پہلے بھی جو لوگ گذرے ہین اُنھون نے بھی اپنے پیغمبرون کو جھٹلایا تھا + اُن کے پاس اُن کے پیغمبر دلائل (معجزے) صحائف اور کتاب روشن لیکر آئے تھے + پھر ہم نے کافرون کو گرفتار عذاب کیا ۔ پھر ہماری ناخوشی اُن کے حق مین کیسی زبون ہوئی +

ع ۴ اے مخاطب! تو نہین دیکھتا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا ۔ پھر ہم نے اُس سے رنگ رنگ کے پھل پیدا کیے ہین + پہاڑون مین بھی مختلف رنگون کے طبقات ہین ۔ سفید سُرخ اور نہایت سیاہ + اسی طرح آدمی ۔ جانور اور چارپائے بھی مختلف رنگون کے ہوتے ہین + اللہ سے تو اُس کے وہی بندے ڈرتے ہین جو علم رکھتے ہین ۔ بیشک اللہ غالب اور بخشنے والا ہی + جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہین ۔ نماز پڑھتے ہین اور جو کچھ ہم نے اُنھین دیا ہی اُسے وہ چھپا کر یا دکھا کر خرچ کرتے ہین ۔ وہ امیدوار ہین ایسی تجارت کے جس مین کبھی نقصان نہوگا ۔ کیونکہ اللہ اُن کی اُجرت پوری دے گا ۔ بلکہ اپنے فضل سے کچھ زیادہ دے گا + وہ بخشنے والا قدردان ہی + اے محمدؐ! یہ کتاب (قرآن) جو تیری طرف ہم نے وحی کے ذریعہ سے بھیجی ہی برحق ہی اور جو کتابین اس کے پہلے کی ہین اُن کی بھی یہ تصدیق کرتی ہی + اللہ اپنے بندون سے خبردار اور اُن کا دیکھنے والا ہی + پھر اپنے برگزیدہ بندون (مسلمانون) کو ہم نے اس کتاب کا وارث ٹھہرایا ہی اور ان مین سے بعض تو عمل نہ کرکے اپنی جانون پر ظلم کر رہے ہین اور بعض میانہ رو ہین اور ان مین بعض ایسے بھی ہین جو اللہ کے حکم سے نیکیون مین دوسرون پر سبقت لے جانے والے ہین + یہ تو بڑا فضل ہی + ان کے لیے ہمیشہ رہنے کے

نصیحت

امم سابقہ

قدرت الٰہی

سخاوت

بندگان صالح

بہشت

ف کافرون کے حکم مین ہین تیری نصیحت وہ نہین سنتے +

باغ ہین جن مین یہ داخل ہون گے۔ سونے کے کنگن اور موتی کے زیور وہان انکو پہنائے جائین گے۔ اور اِن کی پوشاک وہان ریشمی ہوگی + یہ کہین گے "شکر ہی اللہ کا جس نے ہمارا ملال رفع کردیا + ہمارا رب بیشک غفور اور قدردان ہی + اُس نے ہم کو دار المقامۃ جنت مین اپنے فضل سے داخل کیا۔ نہ ہم کو یہان کوئی تکلیف ہی اور نہ تکان ہی" + کافرون کے لیے دوزخ کی آگ تیار ہی۔ نہ اُن کو یہ حکم ہوگا کہ مرین اور نہ عذاب دوزخ اُن پر سے کم کیا جائیگا ناشکرون کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہین + وہ اُس مین فریاد کرین گے "اے رب ہمکو نکال۔ ہم اچھے کام کرین گے نہ ایسا جیسا ہم کرتے رہے تھے" + اُن سے کہا جائے گا کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ اُس مین سوچنے والا سوچ سکتا ہی۔ اور ڈرانے والا رسول بھی تو تمھارے پاس گیا تھا۔ اب تم اپنے اعمال کے مزے چکھو۔ ظالمون کا کوئی مددگار نہین ہوتا" + دوزخ

ع ۵ بیشک اللہ آسمانون اور زمین کے چھپے ہوے اسرار جانتا ہی اور وہ دلون کی باتین بھی جانتا ہی + اُسی نے تم کو زمین مین خلیفہ بنایا + جو کفر کرے گا اُسی پر اُس کے کفر کا وبال پڑے گا + کافرون کے کفر سے اللہ کی ناخوشی ہی بڑھتی ہی + کافرون کو اُن کے کفر نے محض خسارہ مین رکھا ہی + اے محمدؐ! تو اِن مشرکین سے کہہ "مجھے دکھاؤ کہ تم نے دیکھا اپنے شرکاء کو جنھین تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟ مجھے دکھاؤ کہ اُنھون نے کونسی زمین پیدا کی ہی یا آسمانون کے بنانے مین اُن کی کیا شرکت رہی ہی؟" + کیا ہم نے انھین کوئی کتاب دی ہے جس کی سند پر رکھتے ہین + نہین بلکہ یہ ظالم آپس مین ایک دوسرے کو محض فریب کا وعدہ[1] دیتے ہین + اللہ آسمانون اور زمین کو روکے ہوے ہی کہ کہین یہ ٹل نہ جائین۔ اگر یہ ٹل جائین تو کوئی اُسکے سوا نہین ہی جو انھین روک سکے + اللہ بیشک بردبار بخشنے والا ہی + یہ مکے والے تو سخت قسمین اللہ کی کھاتے تھے کہ اگر کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) اُن کے پاس آیا تو یہ تمام اُمتون سے زیادہ راہ یاب ہو جائین گے + پھر جب ڈرانے والا (محمدؐ) ان کے پاس آیا تو ان کی نفرت ہی مین ترقی ہوئی کہ یہ ملک مین سرکشی اور بُری تدبیرین کرنے لگے + بُری تدبیر بُری تدبیر کرنیوالون ہی پر پڑتی ہی + یہ لوگ اُسی قاعدہ کے منتظر ہین جو اگلون کے ساتھ برتا گیا تھا + اے محمدؐ! اللہ کے قاعدے مین تو تبدل نہ پائے گا + اور نہ اللہ کے قاعدے کو تو کبھی ٹلتا ہوا پائے گا + نصیحت

---

[1] وعدہ سے مراد مین وہ اُمیدین شفاعت۔ نجات۔ تقرب۔ اور دنیاوی کامیابیون کی جنکے وسیلے کو بت پرستی برقائم رکھنے کے لیے ولایا تھا + [2] چاہ کندہ راچاہ در پیش +

گیا ان لوگون نے مُلک کی سیر نہین کی اور نہین دیکھا کہ ان سے پہلے جو لوگ گذرے ہین اُن کا کیسا[۵۱] انجام ہوا۔ حالانکہ وہ ان سے طاقت مین زیادہ تھے + کوئی چیز آسمانون اور زمین مین ایسی نہین ہی جو اللہ کو عاجز کرسکے۔ وہ واقف کار اور بڑی قدرت والا ہی + اگر اللہ آدمیون سے اُن کی بداعمالیون کا مواخذہ کرتا تو روے زمین پر وہ کوئی جاندار نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ وقت مقرر (قیامت) تک لوگون کو مہلت دیتا ہی۔ پھر جب اُنکا وقت آجائے گا تو ہر ایک اپنے عمل کے مطابق بدلہ پائے گا۔ اللہ بیشک اپنے بندون پر نگران ہی +

سورۂ یٰسٓ[۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت کی رسالت برحق ہین

ع یٰسٓ۔ قسم ہی قرآن محکم کی کہ اے محمدؐ! بیشک تو منجملہ اور پیغمبرون کے ہی۔ اور راہ راست پر ہی + یہ قرآن اللہ غالب اور مہربان کا اُتارا ہوا ہی تاکہ اس کے ذریعہ سے تو ایسے لوگون کو ڈرائے جن کے باپ دادا پہلے کسی پیغمبر کے ذریعہ سے نہین ڈرائے گئے تھے۔ اور جو دین سے غافل ہین + ان مین سے اکثر پر اللہ کا قول (عذاب) واجب[۵۳] ہوچکا ہی۔ یہ تو ایمان نہ لائین گے + ہم نے ان کی گردنون مین طوق ڈالدیے ہین جو ان کی ٹھوڑیون تک ہین اور ان کے سر اونچے ہوگئے ہین اور انھین راہ نہین سوجھتی + ہم نے ان کے آگے ایک دیوار کھڑی کردی ہی اور ایک دیوار ان کے پیچھے کھڑی کردی ہی اور اوپر سے انھین ڈھانک دیا ہی۔ کہ یہ دیکھ نہین سکتے + اے محمدؐ! تیرا انھین ڈرانا یا نہ ڈرانا ان کے لیے برابر ہی۔ یہ ایمان نہین لانے کے[۵۴] + تو اُسی شخص کو ڈرا سکتا ہی جو نصیحت سُنے اور رحمن (اللہ) سے بے دیکھے

---

[۵۱] کہ انھین اُن کے اعمال کی سزا ملی + [۵۲] اس سورہ کے شروع مین حروف مقطعات یاسین ہین اور اسی نام سے یہ سورہ موسوم ہی + [۵۳] اللہ کو ان کے جہنمی ہونے کا علم ہی + اگر کسی کی گردن مین طوق پھنس جائے اور اُس کا سر اونچا ہوجائے تو راستہ نہین دیکھ سکتا یا کسی مکان مین کوئی بند کردیا جائے جب بھی راستا اسے نظر نہین آئے گا + اللہ کہتا ہی کہ کفار جو دین محمدی اختیار نہین کرتے اسکی وجہ یہ ہی کہ انکے مقدر مین ایسا نہین ہی اللہ نے انھین ایسا کردیا ہی کہ وہ راہ راست نہین دیکھ سکتے + [۵۴] الاسلام ف ۵۲ +

ڈرے + جو ایسا کرے اُسے تو گناہون کی بخشش اور بڑے اجر کی بشارت دے + ہم ہی مُردون کو جلائین گے + اور ہم ہی لکھ لیتے ہین اُن کے اعمال سابقہ کو اور اُن کے آثار کو + اور ہر شے کو کتاب واضح (لوح محفوظ) مین ہم نے قلمبند کر رکھا ہی +

ع ۲ اے محمدؐ! تو اُن لوگون سے ایک گاؤن والون کا حال مثال کے طور پر بیان کر جبکہ اُنکے پاس پیغمبر آئے تھے + جب اُن کی طرف ہم نے دو پیغمبر بھیجے تو لوگون نے اُنھین جھٹلایا پھر ہم نے اُن کی مدد کے لیے ایک تیسرا پیغمبر بھیجا + اُنھون نے کہا "ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہین" + وہ لوگ کہنے لگے "تم بھی ہماری طرح آدمی ہو اور رحمٰن (اللہ) نے کوئی چیز از قسم کتاب نہین اُتاری ہی - تم بالکل جھوٹ بولتے ہو" + وہ لوگ بولے "ہمارا رب جانتا ہی - ہم تمھاری طرف بیشک بھیجے گئے ہین اور ہمارا کام تو محض صریح پیغام رسانی ہی" + وہ لوگ کہنے لگے "ہم تم کو بدشگونی سمجھتے ہین - اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمھین سنگسار کرین گے اور سخت عذاب مین تمھین گرفتار کرین گے" + اُن پیغمبرون نے کہا "تمھاری بدشگونی تمھارے ہی ساتھ ہی" + کیا یہ بُرا لگا کہ ہم نے تمھاری نصیحت کی؟ نہین - بلکہ تم حد عبودیت سے بڑھنے والے لوگ ہو" + ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور بولا "لوگو! ان رسولون کی پیروی کرو ان کا اتباع کرو - کہ یہ تم سے کوئی اُجرت نہین چاہتے یہ راہ راست پر ہین +

تیئیسوان پارہ

مجھے کیا جنون ہو گیا ہی کہ مین اُس کی بندگی نہ کرون جس نے مجھے پیدا کیا ہی اور جس کی طرف تم سب کو واپس جانا ہی؟ + کیا اُس اللہ کے سوا مین ایسے دوسرون کو معبود بناؤن کہ رحمٰن (اللہ) نقصان پہونچانا چاہے تو اُن کی سفارش ذرا بھی میرے کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے مصیبت سے چھڑا سکین + مین ایسا کرون تو صریح گمراہ ہو جاؤن + مین تمھارے رب پر ایمان

---

۵ آثار سے وہ افعال انسانی مراد ہین جو انسان کے مرنے پر قائم رہین مثلاً اچھے حکم صدقہ جاریہ - ابتدا اسلام خیر یا ظلم و شر کی ایجاد + ۱۲ یہ سارا رکوع ایک گاؤن والون کے حال مین ہے - پہلے اُن کے پاس دو پیغمبر اللہ نے سمجھانے کے لیے بھیجے - پھر ایک تیسرا پیغمبر مدد کے لیے آیا + سب نے ان پیغمبرون کی تکذیب کی صرف ایک شخص ایمان لایا تھا جسے سب نے ملکر قتل کر ڈالا - بعد ازان اللہ کا غضب نازل ہوا اور سب ہلاک ہو گئے + پیغمبر کے معنی ہین ایلچی یا فرستادہ - بعض مفسرون نے لکھا ہے کہ یہ تینون شخص حضرت عیسیٰ کے حواریون مین تھے اور ایک شہر کی طرف حضرت عیسیٰ نے انھین بھیجا تھا - صرف ایک شخص حبیب نامی ایمان لایا اور پھر عذاب ہی نازل ہوا + مفسرون نے شہر اور حاکم شہر کا نام اور اُن حواریون کے نام بھی لکھے ہین مگر قرآن کا مطلب ان سب کے نام نہ معلوم ہون سے بھی سمجھ مین آجاتا ہی +

لایا ہون - میری بات سنو ۞ لوگون نے اُسے قتل کیا - اور جب وہ مرگیا اور اُس سے کہا گیا - تو جنت مین داخل ہو" تو اُس نے کہا "کاش میری قوم یہ حال جانتی کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے بزرگی دی" ۞ اُس کی قوم پر اُس کے بعد ہم نے آسمان سے کوئی لشکر نہین اُتارا نہ ہمکو لشکر اُتارنے کی ضرورت تھی ۞ بس ایک آواز سخت آئی اور وہ سب اُسی دم مرکر رہ گئے ۞ افسوس ہی بندون کے حال پر کہ جب کوئی رسول اُن کے پاس آتا ہی تو وہ اُس سے تمسخر کرتے ہین ۞ کیا یہ اہل مکہ نہین دیکھتے کہ اس سے پہلے ہم نے کتنی اُمتون کو ہلاک کیا ہی اور وہ ان کے پاس واپس نہین آئے وہ سب ہمارے پاس حاضر ہین ۞ خلاف تناسخ

ع زمین مُردہ ان کے سمجھنے کے لیے ہماری ایک نشانی ہی کہ اسے ہم زندہ کرتے ہین اور اس سے دانے پیدا کرتے ہین جسے یہ لوگ کھاتے ہین ۞ زمین مین ہم نے کھجورون اور انگورون کے باغ پیدا کیے ہین اور اُن مین چشمے جاری کیے ہین کہ یہ لوگ باغ کے پھل کھائین ۞ اور یہ پھل ان کے ہاتھون کے بنائے ہوے نہین ہین ۞ کیا یہ شکر نہ کرین گے ؟ ۞ پاک ہی وہ (اللہ) جس نے زمین کی روئیدگی کی قسم سے اور خود ان کی (انسان کی) قسم سے اور اُن مخلوقات کی قسم سے جن[۵۱] کا ان کو علم نہین ہی ہر طرح کی چیزین پیدا کین ۞ ان کے سمجھنے کے لیے رات بھی ایک نشانی ہماری قدرت کی ہی ۞ اس سے ہم دن نکال لیتے ہین تو یہ لوگ اندھیرے مین رہ جاتے ہین ۞ سورج اپنے قرارگاہ پر جاری ہی - یہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا اندازہ ہی جو غالب اور جاننے والا ہی ۞ چاند کے لیے ہم نے منزلین مقرر کر رکھی ہین - یہان تک کہ کھجور کی سوکھی ہوئی ٹہنی کی طرح آخر منازل مین وہ پھر عود کرتا ہی ۞ نہ سورج چاند کو پا سکتا ہی اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہی ۞ چاند سورج سب اپنے اپنے مدار مین پیرتے ہین ۞ ان کے لیے یہ بھی ایک نشانی ہی کہ ان کی ذریات (آدمیون کی نسل) کو ہم بھری ہوئی کشتیون مین سوار کراتے ہین اور مثل کشتی کے اور بھی چیزین[۵۲] ہم نے ان کے لیے بنائی ہین جن پر یہ سوار ہوتے ہین ۞ اگر ہم چاہین تو انھین ڈبو دین اور کوئی ان کا فریادرس نہو اور نہ یہ بچ سکین - مگر یہ ہماری مہربانی ہی اور ایک وقت تک انھین نفع پہونچانا ہی ۞ جب ان سے کہا جاتا ہی کہ جو آفتین تمھارے آگے آخرت مین اور تمھارے پیچھے دنیا مین ہین اُن سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے تو یہ پروا نہین کرتے ۞ کوئی نشانی ان کے رب کی ان کے پاس ایسی نہین نصیحت

[۵۱] بہت سے مخلوقات ایسے ہین جن کا علم انسان کو نہین ہی ۞ [۵۲] چھوٹی چھوٹی ڈونگیان ۞

آتی کہ جس سے یہ مُنھ نہ پھیر لیتے ہون ۔ اور جب اُن کفار سے کہا جاتا ہی کہ اللہ نے جو رزق تمھین دیا ہی اُسمے خرچ کرو تو کفار مؤمنون سے کہتے ہین "کیا ہم ایسے لوگون کو کھلائین جنھین تمھارے عقیدے کے مطابق اگر اللہ چاہتا تو خود کھلاتا ۔ تم مرضی الٰہی کے خلاف سفارشی ہو تو تم خود صریح گمراہی مین ہو" ۔ کفار مسلمانون سے کہتے ہین "تم سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ وعدۂ (قیامت) کب آئے گا؟" ۔ یہ لوگ اسی امر کے منتظر ہین کہ یہ باہم لڑتے جھگڑتے ہون اور صور کی ایک آواز سخت انھین آپکڑے اور پھر یہ نہ وصیت کرسکین گے اور نہ اپنے گھر والون کے پاس جاسکین گے ۔

قیامت ع دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو لوگ قبرون سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑین گے اور کہین گے "ہماری خرابی ہو ۔ کس نے ہمین ہماری خوابگاہ سے اُٹھایا"؟ فرشتے کہین گے "یہ وہی قیامت ہی جس کا وعدہ رحمٰن (اللہ) نے کیا تھا اور رسولون نے اُسکی تصدیق کی تھی" ۔ قیامت بس ایک للکار ہوگی اور ایک دم سے سب لوگ ہمارے پاس حاضر کیے جائین گے ۔ اُس دن کسی پر کچھ ظلم نہوگا اور جو کچھ تم دنیا مین کروگے اُسی کا بدلہ دیا جائے گا ۔

جنت اصحاب جنت اُس دن مشاغل عیش مین خوش ہون گے ۔ اور اپنی بیبیون کے ساتھ سایون مین تختون پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھین گے ۔ اُن کے لیے جنت مین میوے ہون گے اور وہ جو کچھ چاہین گے اُنھین ملے گا ۔ اور پروردگار مہربان کی طرف سے اُن پر سلام کہا جائے گا ۔

موقف ہم گنہگارون سے کہین گے "گنہگارو! آج تم جماعتون سے علٰحدہ رہو ۔ اے اولاد آدم! کیا مین نے تم پر تاکید نہین کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرنا ۔ وہ تمھارا صریح دشمن ہی اور میری بندگی کرنا کہ یہی راہ راست ہی ۔ شیطان نے تم مین سے بہتون کو بہکایا ۔ کیا تمھارے عقل نہ تھی؟ یہی وہ جہنم ہی جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا تھا ۔ اپنے کفر کے سبب سے آج اس مین داخل ہو" ۔ اُسدن اُن کے مونھون پر مہر کردین گے ۔ اور اُن کے ہاتھ ہمین بتادین گے اور اُن کے پاؤن گواہی دین گے کہ وہ دنیا مین کیا کرتے تھے ۔ اگر ہم چاہین تو انھین اندھا بنادین ۔ پھر یہ راہ چلین گے تو کیونکر دیکھین گے؟ ۔ اور اگر ہم چاہین تو یہ جہان ہین وہین ہم انھین مسخ کردین اور پھر یہ چل پھر نہ سکین ۔

درازی عمر ع ہم جس کی عمر بڑھاتے ہین اُسے بناوٹ[1] مین اُلٹا گھماتے چلے جاتے ہین ۔ کیا یہ لوگ

[1] طبع بچپن سے جوانی تک تمام انسانی قوتین مضبوط ہوتی جاتی ہین اسی طرح جوانی کے بعد بڑھاپے تک وہ کمزور ہوتی جاتی ہین

اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ + ہم نے محمدؐ کو شاعر نہیں بنایا ہے اور نہ اُسے شاعری شایان ہے + کلام جو شاعری
یہ سُنا تا ہے نصیحت ہے۔ اور قرآن عام فہم ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے یہ زندہ دل لوگوں کو ڈرائے
اور کافروں پر حجت الٰہی قائم ہو جائے + کیا ان لوگوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے اپنے ید قدرت قدرت الٰہی
سے اِن کے لیے چارپائے بنائے ہیں جن کے یہ مالک ہیں؟ اور انھیں ان کا مطیع بنا دیا ہے بعض
پر یہ چڑھتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں + اُن سے یہ اور بھی فائدے اُٹھاتے ہیں اور پینے کو
دودھ پاتے ہیں + کیا ان نعمتوں کا یہ لوگ شکر نہیں کرتے؟ + ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے
معبود اختیار کیے ہیں اس خیال سے کہ وہ مدد کریں گے + وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے + بلکہ وہ
بت پرستوں کے لشکر قرار پا کر قیامت کے دن جوابدہی کے لیے حاضر کیے جائیں گے + اے محمدؐ!
تجھے اِن کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیے۔ ہم ان کے افعال مخفی و ظاہر کا علم رکھتے ہیں + کیا
انسان دیکھتا نہیں کہ ہم نے اُسے نطفہ سے پیدا کیا پھر بھی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرتا ہے؟ اور ہماری
نسبت باتیں بناتا ہے اور اپنی خلقت بھول گیا ہے + اور کہتا ہے "جب آدمی کی ہڈیاں گل جائیں گی
تو انھیں کون چلائے گا؟ + اے محمدؐ! تو کہدے "جس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا تھا وہی انھیں
پھر چلائے گا + وہ ہر طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے + وہی تمھارے لیے درختان سبز کی رگڑ سے آگ
پیدا کرتا ہے جس سے تم اور آگ سُلگاتے ہو + کیا آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ان کے
سے آدمیوں کو دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ + ہاں وہ خلاق دانا ہے + جب وہ
کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کا حکم یہی ہے کہ وہ کہتا ہے "ہو جا" اور وہ شے ہو جاتی ہے + پاک ہے
وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر شے کی بادشاہت ہے اور اُسی کی طرف تم سب رجوع کرو گے +

سورۂ صافات[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع قسم ہے غازیوں کے اُن لشکروں کی جو دشمنوں کے مقابلہ میں صف[۵۲] بصف کھڑے

[۵۱] اس سورہ کے شروع میں لفظ والصافات ہے اسلیے صافات نام ہے + [۵۲] بعضوں نے ترجمہ میں زائد الفاظ شامل نہیں کیے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ملائکہ کا یا انسان کا عبادت کے لیے صف بصف کھڑا ہونا ایک امر مہتم بالشان ہے جسکی قسم اللہ کھاتا ہے +

ہوتے ہین - پھر گھوڑون کو ڈانٹ کر للکارتے ہین - پھر لڑائی کے بعد ذکر (قرآن) کی تلاوت کرتے ہین "کہ تمھارا معبود ایک ہی + وہی آسمانون اور زمین اور دونون کی درمیانی چیزون کا پروردگار ہی اور مشارق[1] کا بھی پروردگار ہی" + ہم نے آسمان دنیا کو تارون کے ساتھ زینت دی ہی اور ہر سرکش شیطان سے محفوظ رکھا ہی + ملاء اعلیٰ کی باتین شیاطین سن نہین سکتے اور ہر طرف سے اُن پر مار پڑتی ہی + وہ مردود ہین اور عذاب دائم اُن کے لیے ہی + مگر ہان اتفاقاً کوئی کچھ اُچک لے بھاگتا ہی تو چمکتا ہوا شعلہ[2] اُس کا پیچھا کرتا ہی + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "کیا اُن کا پیدا کرنا مشکل ہی یا مذکورۂ بالا چیزون کا جنھین ہم نے بنایا ہی؟" + ہم نے ان بنی آدم کو تو لسدار مٹی سے پیدا کیا ہی + اے محمدؐ! تجھے ان منکرون کے کلام پر حیرت ہی اور یہ تجھ سے سخر کرتے ہین + اور جب انھین نصیحت سنائی جاتی ہی تو یہ اُسے قبول نہین کرتے + کوئی نشانی دیکھتے ہین تو اُس سے تمسخر کرتے ہین اور کہتے ہین "یہ صریح جادو ہی + ہم جب مرین گے اور صرف خاک اور ہڈی ہوکر رہ جائین گے - تو کیا ہم پھر اُٹھائے جائین گے اور کیا ہمارے اگلے آبا بھی اُٹھائے جائین گے؟" + اے محمدؐ! تو کہدے "ہان! تم اُٹھائے جاؤگے اور تم ذلیل ہوگے + قیامت تو ایک للکار ہوگی اور یکایک مُردے زندہ ہوکر دیکھنے لگین گے" منکرین قیامت کہین گے "ہائے ہماری کمبختی - یہی تو دن بدلے کا ہی" + فرشتے کہین گے "یہی وہ فیصلہ کا دن ہی جسے تم دنیا مین جھٹلاتے تھے" +

ع ہم فرشتون کو حکم دین گے کہ ظالمون کو - اُن کے ساتھیون کو اور اُن کے معبودون کو "جو اللہ کے سوا تھے" جمع کرو اور دوزخ کی راہ کی طرف انھین لے چلو - ہان ذرا انھین ٹھہراؤ اُن سے پوچھنا ہی کہ "تمھین کیا ہوگیا ہی کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے؟" + وہ کچھ جواب نہ دین گے بلکہ اُس دن فرمانبردار بنے کھڑے رہین گے + اور ایک دوسرے کی طرف پوچھنے کے لیے رُخ کرے گا + کفار اپنے پیشواؤن سے پوچھین گے "کیا تم قسمین کھا کھا کر ہمین بہکاتے نہ تھے؟" + وہ کہین گے "نہین - بلکہ تم خود ہی ایمان نہین لائے تھے + ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا + بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے + ہمارے رب کا قول عذاب ہمارے حق مین سچا ہوا اور ہم کو عذاب چکھنا ہی - ہم نے تم کو بہکایا مگر جبر نہین کیا - ہم خود بہکے ہوئے تھے" +

---

[1] وہ مقامات جہان سے سورج نمودار ہوتا ہی + [2] دیکھو سورۂ حجر ۱۸ رکوع ۲ پارہ ۱۴ + [3] یہ ترجمہ کیا گیا ہی "تم ہمین مجبور کرتے تھے" +

الغرض وہ سب اُس دن عذاب مین شریک ہونگے ۔ ہم گنہگارون کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہین ۔ جب ان سے لاالٰہ الا اللہ کہا جاتا تھا تو یہ غرور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے معبود چھوڑ دین ۔ ہمارا یہ رسول ایسا نہین ہے بلکہ یہ ٹھیک بات لایا ہے۔ اور اگلے پیغمبرون کی تصدیق کرتا ہے ۔ لوگو! تم بیشک دردناک عذاب کے مزے چکھو گے اور تمھارے اعمال ہی کا تمھین بدلہ دیا جائے گا ۔ ہان اللہ کے خاص بندے رزق معلوم پائین گے ۔ میوے کھائین گے اور عزت سے آرام کے باغون مین رہین گے ۔ آمنے سامنے تختون پر بیٹھین گے ۔ شراب کے پیالے ان مین گردش کرین گے جو دیکھنے مین سفید پینے مین بامزہ نہ اُس مین خمار ہوگا نہ اُس سے اُن کی عقلین زائل ہونگی ۔ اُن کے پاس نیچی نظر اور بڑی آنکھ والی حورین بیٹھی ہونگی گویا وہ بیضۂ مکنون ہین ۔ جنتیون مین سے ایک دوسرے کی طرف منھ کرکے پوچھے گا ۔ اُن مین سے ایک کہنے والا کہے گا کہ ایک ساتھی میرا دنیا مین تھا جو مجھ سے کہتا تھا "کیا تو تصدیق کرتا ہے کہ جب ہم مرجائین گے اور ہڈی اور مٹی ہوجائین گے تو پھر ہم کو جزا اور سزا دیجائے گی ؟" پھر وہ دوسرے ساتھیون سے کہے گا مین تو اُس ساتھی کو دیکھنا چاہتا ہون کیا تم بھی جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو؟ پھر وہ جھانکے گا تو جہنم کے بیچ مین اپنے اُس ساتھی کو دیکھے گا اور کہے گا "قسم ہے اللہ کی ۔ تو قریب تھا کہ مجھے ہلاک کردیتا ۔ اور اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو مین بھی دوزخ مین ڈالا جاتا ۔ کیا ہم جنتیون کا یہ حال نہین ہے کہ اب ہمین مرنا نہین ہے ۔ پہلی بار جو ہمکو مرنا تھا مرچکے ۔ اور نہ ہم معذبون مین ہین ۔ بیشک یہ بڑی کامیابی ہے" لوگون کو چاہیے کہ ایسی ہی کامیابی حاصل کرنے کے لیے عمل کرین ۔ بھلا یہ ضیافت بہتر ہے یا درخت زقوم (تھوہڑ) ؟ ۔ ہم نے درخت زقوم کو ظالمون کے ایمان کی آزمائش قرار دیا ہے ۔ یہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ مین اوگتا ہے ۔ اس کے خوشے گویا شیطان کے سر ہین ۔ دوزخی اسے کھائین گے اور اس سے پیٹ بھرین گے ۔ پھر اس کے اوپر سے اُنھین کھولتا ہوا پانی پیپ وغیرہ ملا ہوا پلایا جائے گا ۔ پھر دوزخ کی طرف وہ پھیرے جائین گے ۔ اے محمدؐ! بیشک ان کفار نے

جنت

عذاب دوزخ

ل۱ بیضۂ مکنون کے معنی ہین "چھپا ہوا انڈا" حورون کے جسم کی رنگت سرخی آمیز سفیدی مائل بیان کی گئی ہے ہندوستان مین بھی سنہرا رنگ عورتون کے لیے بہتر رنگ سمجھا جاتا ہے ۔ ل۲ یعنی مسلمانون نے تو مان لیا کہ دوزخیون کی خوراک کے لیے دوزخ مین زقوم یعنی تھوہڑ کا درخت ہوگا ۔ لیکن کفار نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ دوزخ مین درخت کیونکر جمے گا ۔ ل۳ بعضون نے بجائے "شیطان کے سر" کے "سانپ کے پھن" ترجمہ کیا ہے ۔

نصیحت

نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تھا اور انھین کے قدم بقدم یہ چلے جا رہے ہین + اکثر اگلے لوگ ان کے پہلے بھی گمراہ ہو چکے ہین - اور ہم نے اُن مین بھی ڈرانے والے پیغمبر بھیجے تھے + اے محمدؐ تو دیکھ کہ جو لوگ ڈرائے گئے تھے اور راہ پر نہین آئے تھے اُن کا انجام کیسا خراب ہوا - صرف ہمارے خالص بندے عذاب سے محفوظ رہے +

حضرت نوحؑ

ع ۳ ہمین نوحؑ نے مدد کے لیے پکارا تو ہم نے اُسکی مدد کی + ہم کیسے اچھے فریادرس ہین کہ ہمنے اُسے اور اُس کے اہل کو سخت مصیبت سے نجات دی اور اُس کی نسل مین یہ برکت دی کہ وہ قیامت تک باقی رہے گی + آنے والی امتون مین ہم نے اُس کا ذکر قائم رکھا کہ سارے جہان کا نوح پر سلام[1] ہو + ہم نیکوکارون کو ایسی ہی جزا دیتے ہین + بیشک وہ ہمارے مومن بندون مین تھا + پھر اورون کو ہم نے غرق کر دیا +

حضرت ابراہیم

اُسی کے گروہ سے ابراہیمؑ[2] بھی تھا + وہ اپنے رب کی طرف صاف دل سے متوجہ ہوا + اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے اُس نے پوچھا "تم کن چیزون کی پرستش کرتے ہو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے کو تم بافترا معبود بنانا چاہتے ہو + پروردگار عالمین کی نسبت تمھارا کیا گمان ہو؟" + پھر ابراہیمؑ نے تارون کی طرف ایک نظر دیکھا اور کہا مین بیمار ہون + وہ لوگ ابراہیمؑ کو چھوڑ کر چلے گئے + پھر ابراہیم اُن کے بتون کی طرف گیا اور اُن سے کہنے لگا کیا تم کھاتے نہین؟ تمھین کیا ہو گیا ہو کہ تم بولتے نہین" + پھر اُن کی طرف داہنے ہاتھ سے مارتا ہوا چلا + یہ حال دیکھکر لوگ دوڑتے ہوے ابراہیم کے پاس آئے + اُن سے ابراہیم نے کہا "کیا جسے تم خود تراش کر بناتے ہو اُسی کو پوجتے ہو؟ حالانکہ اللہ نے تمھین پیدا کیا ہو اور جنھین تم بناتے ہو اُنھین بھی اُسی نے پیدا کیا ہو"۔ وہ کہنے لگے کہ اس کے لیے ایک آتش خانہ بناؤ اور اس کو آگ مین ڈالو + اُنھون نے ابراہیم کے حق مین یہ مکر کرنا چاہا لیکن ہم نے اُنھین نیچا دکھایا +

آتش ابراہیمؑ

ہجرت ابراہیمؑ

ابراہیم نے کہا "مین اپنے رب کے لیے ہجرت کرتا ہون وہ مجھے راہ بتائے گا + ابراہیم نے کہا اے میرے رب! مجھے اولاد صالح دے" + ہم نے اُسے ایک بردبار لڑکے (اسمٰعیل) کے پیدا ہونے کی بشارت دی + جب وہ لڑکا اُس کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو اُس نے کہا "اے میرے بیٹے! مین نے خواب دیکھا ہو کہ مین تجھ کو ذبح کرتا ہون - دیکھ تیری کیا راے ہو"؟ + اُس نے کہا "ابا جان! جو حکم آپ کو ملا ہو اُس کی تعمیل کیجیے - انشاء اللہ آپ

ارادۂ قربانی اسمٰعیلؑ

---

[1] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۴۴ + [2] یعنی لوگ حضرت نوحؑ کا نام لیتے ہین تو علیہ السلام بھی اُسکے ساتھ کہتے ہین + [3] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۷ + [4] اور حضرت ابراہیمؑ کو آگ سے بچایا +

مجھے صابر پائین گے" ۔ جب دونون تعمیل حکم پر آمادہ ہوے اور ابراہیم نے ذبح کرنے کی غرض سے اُس لڑکے کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے آواز دی "اے ابراہیم! تو اپنا خواب سچا کر چکا۔ ہم اسی طرح نیکوکارون کو بدلہ دیتے ہین ۔ یہ صریح آزمائش تھی ۔ اور ایک بڑی قربانی اُس لڑکے کے بدلے مین ہم نے بھیجی[۱] اور اُس کا ذکر آئندہ اُمتون مین قائم رکھا ۔ برابر لوگ ابراہیم پر سلام بھیجتے ہین ۔ نیکوکارون کو ہم ایسی ہی جزا دیتے ہین ۔ وہ ہمارے مومن بندون مین ہی ۔ ہم نے اُسے یہ خوشخبری بھی سُنائی کہ ایک دوسرا فرزند تیرا اسحاق ہوگا اور وہ نبی صالح ہوگا ۔ اور ابراہیم اور اسحاق پر ہم نے اپنی برکتین نازل کین ۔ اُن کی اولاد مین نیکوکار بھی ہین اور اپنی جانون پر صریح ظلم کرنے والے بھی ہین ۔

حضرت موسیٰ

حضرت ہارونؑ

ع ہم نے موسیٰ[۲] اور ہارون پر احسان کیا اور اُن کو اور اُن کی قوم کو بڑی مصیبت سے بچایا ۔ ہم نے اُن کی مدد کی اور وہ فرعونیون کے مقابلہ مین غالب رہے ۔ ہم نے اُن کے پاس ایسی کتاب (توریت) بھیجی جو حکمت اور ہدایت بیان کرتی ہی اور اُنھین ہم نے راہ راست دکھائی ۔ اور آئندہ اُمتون مین اُن کا ذکر باقی رکھا ۔ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر ۔

حضرت الیاسؑ

ہم نیکوکارون کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہین ۔ وہ دونون ہمارے مومن بندون مین ہین ۔ الیاس بھی رسول تھا ۔ اُس نے جب اپنی قوم سے کہا "تم لوگ ڈرتے نہین ؟ کیا بعل (بت) کو پوجتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے اللہ کو چھوڑتے ہو جو تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا رب ہی ۔ تو لوگون نے اُسے جھٹلایا اور وہ لوگ قیامت مین ضرور گرفتار عذاب ہونگے مگر خالص بندے اللہ کے اُس سے محفوظ رہین گے ۔ ہم نے الیاس کا ذکر آئندہ اُمتون مین باقی رکھا ۔ سلام ہو الیاسؑ[۳] پر ۔ ہم نیکوکارون کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہین ۔ وہ ہمارے مومن بندون مین ہی ۔

حضرت لوطؑ

لوطؑ[۴] بھی پیغمبرون مین تھا ۔ ہم نے اُسے اور اُس کے تمام خاندان کو نجات دی صرف اُس کی بڑھیا بی بی پیچھے رہجانے والون مین تھی ۔ پھر ہم نے اورون پر ہلاکت

---

[۱] مفسرون نے لکھا ہی کہ بجاے حضرت اسمٰعیل کے ایک دنبہ جنت سے ذبح کرنے کے لیے آیا اور اُسی کو حضرت ابراہیم نے ذبح کیا ۔ اور یہی بڑی قربانی ہی ۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ بعد اس واقعہ کے ہر سال مواشی کی قربانی کا دستور قائم ہوا اور یہی بڑی قربانی ہی اہل تشیع کے نزدیک شہادت حضرت امام حسینؑ کی یہ پیشین گوئی ہی ۔ [۲] دیکھو سورۂ یونس ۔ اور رکوع ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ قرآن مین بجائے (الیاس) کے آل یاسین ہی ۔ مفسرون نے لکھا ہی یہ دونون نام ایک ہی پیغمبر کے ہین اہل تشیع آل یاسین سے آل رسول اللہ مراد لیتے ہین ۔ [۳] دیکھو سورۂ ہود رکوع ۷ ۔

نازل کی ۞ اے اہل مکہ! تم اُن کے شہروں پر صبح اور شام گذرتے ہو ۞ کیا تم سوچتے نہیں ہو؟ ۞
حضرت یونسؑ ع ۵ یونس بھی پیغمبروں میں ہے ۞ جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں گیا اور کشتی ڈوبنے لگی تو کشتی والوں کے ساتھ اُس نے قرعہ ڈالا۔ قرعہ اُس کے خلاف نکلا اور وہ دریا میں پھینک دیا گیا ۞ پھر اُسے مچھلی نگل گئی اور وہ اُس وقت بہت نادم تھا ۞ اگر وہ تسبیح خوان نہ ہوتا تو اُسی کے پیٹ میں وہ روز قیامت تک رہتا ۞ پھر ہم نے اُسے کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا اور پھر ہم نے کدو کا ایک درخت اُس پر اُگایا ۞ جب وہ اچھا ہوا تو ہم نے اُسے ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا ۞ وہ لوگ ایمان لائے اور ایک وقت (موت) تک ہم نے اُنھیں حیات دنیا وی سے متمتع کیا ۞ اے محمدؐ! کفار مکہ سے پوچھو کیا بیٹیاں اللہ کے لیے ہیں اور تمھارے لیے بیٹے ہیں۔ کیا تم دیکھتے تھے کہ ہم نے فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا ہے؟ دختران الٰہی کا ہونا غلط آگاہ رہو کہ یہ مشرک افترا سے کہتے ہیں کہ اللہ صاحب اولاد ہے۔ بیشک یہ جھوٹے ہیں ۞ کیا اللہ نے بیٹوں پر بیٹیوں کو ترجیح دی ہے؟ ۞ تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسی باتیں کرتے ہو؟ سوچتے نہیں ہو؟ ۞ کیا تمھارے پاس کوئی کتابی ظاہری حجت ہے؟ سچے ہو تو اپنی کتاب لاؤ ۞ ان لوگوں نے اللہ اور جنوں کے درمیان میں نسب قائم کیا ہے۔ حالانکہ جنوں کو معلوم ہے کہ اُن میں جو بدکردار ہیں وہ عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔ اللہ ان کی باتوں سے پاک ہے ۞ اللہ کے خاص بندے عذاب سے محفوظ ہیں ۞ اے کفار! تم اور تمھارے معبود بہکا نہیں سکتے مگر اُسی شخص کو جو ازل میں جہنم میں جانے والا ٹھہر چکا ہے ۞ ملائکہ کہتے ہیں "ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جسکا درجہ معلوم نہ ہو۔ تقدیر ہم سب اللہ کے سامنے صف بستہ حاضر ہیں اور تسبیح گو ہیں" ۞ مکے والے کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی کتاب ہوتی تو ہم بھی اللہ کے خالص بندوں میں ہو جاتے۔ اور جب یہ قرآن اُترا تو اسے نہیں مانتے۔ آگے چل کر جان لیں گے کہ اس کی کیا سزا ملتی ہے ۞ ہمارا ارشاد بندگان مرسل (پیغمبروں) کے حق میں پہلے ہی سے ہو چکا ہے کہ وہ منصور رہیں گے اور ہمارا لشکر اسلام غالب رہے گا ۞ اے محمدؐ! ایک وقت تک ان منکروں سے تعرض نہ کرو اور انھیں دیکھو کہ اب یہ اپنا انجام کار دیکھ لیتے ہیں ۞ کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کرتے ہیں؟ ۞ جب وہ ان کے صحن خانہ میں آئے گا تو ڈرائی ہوئی قوم کی (یعنی جن پر عذاب آئے گا اُن کی) صبح بڑی ہو جائے گی ۞ اے محمدؐ! ایک وقت تک ان منکروں سے تعرض نہ کرو اور دیکھو کہ اب یہ اپنا

۵ دیکھو سورۂ یونس رکوع ۱۰ تا ۱۲ تاکہ حضرت یونس پر بھی ان نہ سمجھیں کہا جاتا ہے کہ وہ نینوا کے قریب بھی نہیں آئیں ۞

انجام کار دیکھ لیتے ہیں ✦ اے محمدؐ! تیرا پروردگار غالب ان کی باتیں بنانے سے پاک ہے اور رسولوں پر سلام ہے ✦ اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار عالمین ہے ✦

سورۂ صٓ[۳۸]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ص۔ قسم ہے نصیحت کرنے والے قرآن کی کہ ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیا ہے۔ لیکن منکرین بیوجہ تکبر اور مخالفت کرتے ہیں ✦ کفار مکہ کے پہلے ہم نے کتنی امتیں ہلاک کیں۔ نزول عذاب کے وقت وہ چلاتے رہے لیکن وہ خلاصی کا وقت نہ تھا ✦ کفار مکہ کو تعجب ہے کہ ان میں سے یہ ڈرانے والا (پیغمبر) آیا ہے اور کفار محمدؐ کی نسبت باہم کہتے ہیں "یہ جھوٹا جادوگر ہے ✦ کیا تمام معبودوں کا ایک ہی معبود اس نے کر دیا ہے؟" ✦ یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے؟" ✦ ان کے سردار یہ کہکر مجلس وعظ سے چلے گئے "چلو اور اپنے معبودوں پر قائم رہو۔ اس توحید میں ذاتی غرض ہے ✦ ہم نے کسی دوسرے مذہب میں یہ نہیں سنا۔ یہ محض بناوٹ ہے ✦ کیا ہم میں سے اسی شخص پر ذکر (قرآن) اترنے کو تھا؟ ✦ کچھ نہیں۔ بلکہ انھیں میرے ذکر (قرآن) ہی میں شک ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میرا عذاب انھوں نے نہیں چکھا ہے ✦ اے محمدؐ! کیا ان کے پاس تیرے بخشنے والے غالب پروردگار کی رحمت کے خزانے ہیں یا آسمانوں زمین اور ان دونوں کی درمیانی چیزوں ان کے اختیار میں ہیں اگر ایسا ہے تو چاہیے کہ یہ کسی ذریعہ سے آسمان پر چڑھیں اور اللہ سے لڑیں ✦ اے محمدؐ! یہ جو گروہ ہے وہاں لشکروں[۵۴] سے شکست کھائے گا۔ ان کے پہلے قوم نوح عاد۔ فرعون ذی الاوتاد[۵۵]۔ ثمود قوم لوط اور اصحاب ایکہ (قوم شعیب) یہ سب بڑے بڑے گروہ تھے۔ ان سب نے پیغمبروں کی تکذیب کی تھی اور یہ سب میرے عذاب کے مستحق ہوئے ✦

کفار کی ہزیمت کی پیشین گوئی

ع ان کفار مکہ کو صرف ایک آواز سخت (نفخ صور قیامت) کا انتظار ہے جو فنا کر دینے میں وقفہ نہ کرے گی ✦ یہ بطور تمسخر کہتے ہیں "اے ہمارے رب! یوم حساب کے پہلے جلدی سے

---

[۵۳] حروف ص سے یہ سورہ شروع ہوتی ہے [۵۴] کفار کی یہ ہزیمت جنگ بدر یا فتح مکہ میں ہوئی اسکی یہ پیشین گوئی تھی ✦ [۵۵] ذی الاوتاد کا ترجمہ میخوں والا۔ فرعون کا یہ لقب اس لیے ہوا کہ نیمہ اور خرگاہ کی میخیں سفر میں اسکے ساتھ ثبت ہوتی تھیں ✦

ہماری قسمت کا لکھا ہین دیدے" ۞ اے محمدؐ! تو ان کی باتون پر صبر کر اور میرے بندے داؤد صاحب قوت کو یاد کر کہ وہ باوجود تمام اختیارات کے اللہ کی طرف رجوع رہتا تھا ۞ ہم نے پہاڑون کو گویا اُس کا لشکر[1] کر دیا تھا کہ وہ شام اور صبح اُس کے ساتھ تسبیح الٰہی کرتے تھے اور چڑیان جھنڈ کی جھنڈ ہم نے سخر کر دی تھین ۞ یہ سب اُس کے مطیع تھے ۞ ہم نے اُسکی سلطنت مستحکم کر دی تھی اور حکمت اور باتون کا فیصلہ کرنا اُسے سکھا دیا تھا ۞ اے محمدؐ! کیا تجھے اُن جھگڑنے والون کی خبر ہی جب وہ اُچک کر محراب داؤد مین آئے اور داؤد کے پاس پہونچ گئے تو داؤد اُن کے اس طرح آنے سے ڈرا ۞ وہ بولے "آپ ڈرین نہین - ہم دونون مین نزاع ہی - ایک نے ہم مین سے دوسرے پر زیادتی کی ہی - ہم مین ٹھیک فیصلہ کر دیجیے زیادتی نہ کیجیے گا - ہمین سیدھی راہ بتا دیجیے ۞ یہ میرا بھائی ہی اس کے پاس ننانوے بکریان ہین اور میرے پاس ایک بکری ہی ۞ مجھ سے یہ میری بکری مانگتا ہی اور باتون مین مجھے دبا لیتا ہی" ۞ داؤد نے کہا "یہ اپنی بکریون مین تیری بکری شامل کرنا چاہتا ہی تو یہ تجھ پر ظلم کرتا ہی - اور اکثر شرکا ایک دوسرے پر ظلم کرتے رہتے ہین با استثنا اُن کے جو مومن نیکوکار ہین ۞ لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہین" اس کے بعد داؤد کو جب یہ خیال گذرا کہ ہم نے اُسے آزمایا ہی تو وہ اپنے رب سے بخشش مانگنے لگا اور رکوع مین جھک گیا اور ہماری طرف رجوع ہوا ۞ ہم نے اُس کا وہ قصور معاف کر دیا ۞ ہمارے نزدیک اُس کا تقرب ہی اور اچھی منزلت ہی ۞ پھر ہم نے داؤد سے کہا "اے داؤد! ہم نے تجھے مُلک مین بادشاہ بنایا ہی - لوگون مین تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا کر - اور خواہش نفس کی پیروی نکرنا ورنہ وہ اللہ کی راہ سے تجھے بہکا دے گی ۞ اللہ کی راہ سے جو بہکتے ہین اُن پر یوم حساب (قیامت) کے بھلا دینے کے سبب سے عذاب سخت ہوگا ۞

ع ۳ آسمان - زمین اور اُن کی درمیانی چیزین ہم نے بیکار نہین پیدا کی ہین ۞ لیکن کفار ایسا ہی گمان کرتے ہین ۞ کفار کے حال پر با عتبار دوزخ افسوس ہی ۞ کیا ہم مومنین نیکوکارون کو اُن لوگون کا سا کر دین گے جو زمین مین فساد پھیلاتے ہین ؟ ۞ کیا ہم پرہیزگارون کو بدکارون کی طرح کر دین گے ؟ ۞ اے محمدؐ! یہ کتاب (قرآن) متبرک تجھپر اس لیے اتاری گئی ہی کہ لوگ

حضرت داؤدؑ

حضرت داؤدؑ کی لغزش

---

[1] دیکھو سورۂ انبیا ۱۱ رکوع ۷ ۞ حضرت داؤدؑ کے پاس ۹۹ بیبیان تھین باوجود اس کے ایک اور ایک حسین عورت پر اس کی جو دل مین خیال گذرا کہ اپنے شوہر سے یہ طلاق پاتی تو مین نکاح کر لیتا ۞ اللہ نے دو فرشتون یا مردان صلاح کے ذریعہ سے حضرت کی تنبیہ کی اور اُن لوگون نے بکریون کی نزاع کے پیرائے مین نصیحت کا پہلو اختیار کیا ۞

اُسکی آبستو تکو سوجھین اور ذی عقل اُس سے نصیحت قبول کرین ۔ ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) دیا۔ سلیمان کیسا اچھا بندہ تھا۔ وہ اللہ کی طرف رجوع رہتا تھا۔ ایک بار شام کے وقت عمدہ گھوڑے اُس کے سامنے پیش ہوے تو اُس کی نماز عصر قضا ہوگئی وہ کہنے لگا "مین نے مال کی محبت کو اپنے رب کے ذکر سے زیادہ دوست رکھا یہان تک کہ آفتاب مغرب کے پردے مین چھپ گیا"۔ اُس نے پھر لوگون سے کہا "گھوڑے میرے پاس واپس لاؤ"۔ جب وہ آگئے تو سلیمان نے تلوار سے اُن کی پنڈلیون اور گردنون کو کاٹنا شروع کیا۔ ہم نے ایک مرتبہ اور بھی سلیمان کو آزمایا اور اُس کے تخت پر ایک دھڑ ڈالدیا۔ سلیمان نے پھر ہماری طرف رجوع ہوکر دعا کی "اے میرے رب! مجھے بخش دے اور ایسی سلطنت مجھے عطا کر جو بعد میرے کسی کو سزاوار نہو۔ بیشک تو بڑا فیاض ہی"۔ اس پر ہم نے ہوا کو اُس کے تابع کردیا۔ جہان وہ پہونچنا چاہتا تھا اُسی طرف مطابق اُس کے حکم کے وہ نرمی سے چلتی تھی۔ اور تمام عمارت بنانے والے اور غوطہ لگانے والے شیاطین کو اُس کا تابع ہم نے کردیا تھا۔ اور ان کے علاوہ اور شیاطین بھی تھے جو زنجیرون مین بندھے رہتے تھے۔ ہم نے اُس سے کہا "یہ بیحساب عطا ہماری ہی۔ اب تو دوسرون پر بھی احسان کر یا اپنے ہی پاس یہ سب ساز و سامان رکھے رہ"۔ ہمارے پاس سلیمان کو تقرب ہی اور اچھی منزلت ہی۔

حضرت سلیمانؑ کی نماز قضا ہوئی

حضرت سلیمانؑ کے اختیارات

ع ۴ اے محمدؐ! ہمارے بندے ایوب کو یاد کر۔ جب اُس نے اپنے رب سے فریاد کی کہ مجھے ایذا اور تکلیف شیطان نے پہونچائی ہی۔ ارشاد ہوا "اپنا پاؤن یہان رگڑ"۔ پاؤن رگڑنے سے ایک چشمہ جاری ہوا پھر ارشاد ہوا "تیرے نہانے اور پینے کو یہ ٹھنڈا پانی ہی"۔ پھر ہم نے اُسے اُس کے اہل و عیال اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور عنایت کیے۔ یہ ہماری رحمت تھی اور صاحبان دانش کے لیے یہ واقعہ یاد گار رہی۔ ہم نے کہا "اے ایوب! اپنے ہاتھ مین جھاڑو[۵۱] لے اور اپنی بی بی کو اُس سے مار تاکہ تیری قسم جھوٹی نہ ہو"۔ ہم نے ایوب کو صابر پایا تھا۔ وہ کیسا اچھا بندہ

حضرت ایوبؑ

---

[۵۱] جسد کا ترجمہ دھڑ کیا گیا ہی۔ اس آیت کے معنی بہت سے کہے گئے ہین۔ ایک یہ بھی ہین کہ حضرت سلیمانؑ کو نو اشخاص اولاد تھی آپ نے کہا کہ سو بیٹون سے سو لڑکے ہونگے تو ہمت ہین لیکن آپ انشاء اللہ کہنا بھول گئے اُسکے بعد صرف ایک بی بی سے اولاد ہوئی وہ بھی ناقص الخلقت۔ وہ لا کا تخت پر لاکر رکھا گیا تو آپ کو اپنی غلطی پر تنبیہ ہوا اور آپ نے استغفار کیا۔ [۵۲] سلسلہ کے لیے دیکھو سورہ انبیاء ۱۲ رکوع ۴ بیماری کی حالت مین حضرت ایوبؑ کی بی بی نے حضرت ایوبؑ سے کہا "صحت کے لیے نذر غیر اللہ کیجیے"۔ حضرت ایوبؑ نے کہا "مین اچھا ہونگا تو سو کوڑے تجھے لگاؤن گا"۔ وہ فرمانبردار بی بی برابر خدمت رہی۔ صحت ہونے پر قسم اُتارنے کی یہ صورت اللہ نے بتائی کہ سو سنکے کی ایک جھاڑو لے اور اُسی سے اپنی بی بی کو مار۔

تھا وہ بیشک ہمارا مین ہماری طرف رجوع کرنے والا تھا + اے محمدؐ! ہمارے بندے ابراہیم اسحاق اور یعقوب کو یاد کر جو صاحب قدرت و بصارت تھے + ہم نے انھین ایک خاص بات یعنی ذکر دار آخرت کے لیے منتخب کر لیا تھا اور وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک بندون مین ہین + اسماعیل الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کر کہ یہ سب نیک بندون مین ہین + یہ حالات لوگون کے لیے نصیحت ہین اور پرہیزگارون کے لیے آخرت مین اچھا ٹھکانا ہی - یعنی ہمیشہ رہنے والے باغون مین جن کے دروازے اُن کے لیے کھلے ہوے ہون گے وہ تکیے لگائے ہوے بہت سے میوے اور شربت طلب کرین گے + اور اُن کے پاس ہمسن اور نیچی نگاہ والی حورین بیٹھی ہون گی + مسلمانو! یہی وہ چیزین ہین جن کا وعدہ تم سے روز حساب (قیامت) کے لیے کیا جاتا ہی + یہ وہ ہمارا رزق ہی جس کے لیے فنا نہین ہی + پرہیزگارون کا تو یہ ٹھکانا ہی - اور کفرون کا بُرا ٹھکانا دوزخ ہی - جس مین وہ داخل ہون گے اور یہ کیسی بُری جگہ ہی + اس مین آب گرم اور پیپ اور اسی طرح انواع و اقسام کی چیزین ہین جن کے مزے وہ چکھین گے + پیشوایان دوزخ سے کہا جائے گا "یہ تمھارے تابعین کی جماعت بھی تمھارے ساتھ چلی آتی ہی - ان کو خوشی نہ ہو یہ بھی آگ مین داخل ہونے والے ہین" + تابعین اپنے پیشواؤن سے کہین گے کہ "بلکہ تم کو خوشی نہ ہو + تمھین یہ بلا ہمارے لیے لائے - یہ جہنم کیا بُری جگہ ہی + پھر وہ تابعین کہین گے "اے ہمارے پروردگار! جو یہ بلا ہمارے آگے لایا ہی اُس پر عذاب دوزخ دونا کر دے" + دوزخی باہم کہین گے - "ہم کو کیا ہو گیا ہی کہ یہان اُن لوگون کو نہین دیکھتے جنھین ہم اشرار[1] مین شمار کرتے تھے + ہم کیا دنیا مین اُن سے بیجا تمسخر کرتے تھے یا یہ کہ وہ دوزخ مین ہین اور ہماری آنکھین انھین نہین دیکھتین" + اہل دوزخ کا باہم اس طرح جھگڑنا ٹھیک بات ہی - ایسا ہی ہوگا +

ع ۵ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ "مین محض ڈرانے کے لیے ہون اور اللہ واحد و قہار کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہی + وہ آسمانون اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزون کا پروردگار ہی اور غالب اور بخشنے والا ہی" + اے محمدؐ! تو ان کفار سے کہہ "نزول قرآن ایک بڑا واقعہ ہی مگر تم اُس سے روگردان ہو + ملاء اعلیٰ (عالم بالا) پر جب فرشتے جھگڑتے تھے تو مجھے اس کا کچھ علم نہ تھا - مجھے وحی کے ذریعہ سے البتہ معلوم ہوا + اور وحی جو میرے پاس آتی ہے تو محض اسلیے آتی ہی کہ مین تمھین صاف طور پر ڈراؤن" + اے محمدؐ! فرشتون کے باہمی جھگڑے یہ تھے کہ جب

الیسع ذوالکفل

جنت

دوزخ

[1] یعنی مسلمان +

آدم اور شیطان

تیرے رب نے فرشتوں سے کہا "میں مٹی سے آدمی پیدا کرونگا ۞ میں جب اُسے پورا کرون اور اپنی رُوح اُس میں ڈالوں تو اُس کے سامنے سجدہ میں تم گر پڑنا" ۞ ابلیس کی سوا تمام ملائکہ نے سجدہ کیا۔ اُس نے تکبر کیا اور نافرمانی کی ۞ اللہ نے کہا "اے ابلیس تجھے کس نے منع کیا اُس شے کو سجدہ کرنے سے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے یہ تیرا تکبر ہے۔ یا فی الواقع تو بلند مرتبہ ہے؟" ۞ شیطان نے کہا "میں اس آدم سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے" ۞ اللہ نے کہا تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہے اور تجھ پر میری لعنت روز جزا تک رہیگی" ۞ شیطان نے کہا "اے پروردگار! مجھے یوم قیامت تک کی مہلت دے" ۞ اللہ نے کہا "تجھے وقت معلوم کے دن تک مہلت دی گئی" ۞ شیطان نے کہا "قسم ہے تیری عزت کی۔ میں تمام بنی آدم کو بہکاؤنگا باستثنا اُن کے جو تیرے بندگان خالص ہیں" ۞ اللہ نے کہا "تو یہ بھی ٹھیک ہے اور ٹھیک ہی میں کہتا ہوں کہ تجھ سے اور اُن سب لوگوں سے جو تیری پیروی کرینگے میں جہنم کو بھر دونگا"

اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ دے میں تم سے تبلیغ رسالت پر اُجرت نہیں چاہتا اور نہ میں تم سے بناوٹ کی باتیں کرتا ہوں۔ یہ قرآن تمام عالم کے لیے نصیحت ہے اور کچھ دنوں کے بعد تمھیں اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی" ۞

سورۂ زمر

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت

الف لام میم اے محمدؐ! اس کتاب (قرآن) کا اُتارنا غالب حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے بیشک یہ کتاب

---

۵۱ اپنی رو سے مراد ہے اپنی پیدا کی ہوئی روح ۞ سورۂ بقرہ ۲ رکوع ۴ میں جنس بیان آچکا ہے ۞ الاسلام فصل ۳۰ وہ لوگ جنہوں نے خلقت آدم و ابلیس پر فلسفیانہ نظر ڈالنا چاہتے ہیں ۞ مگر وہ رہے کہ کارخانۂ قدرت کے متعلق فلسفیانہ خیالات کا دخل ہیں رکھنا مناسب نہیں ہے ۵۲ فی یقین کے ساتھ کوئی اپنی ظاہر نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے ۵۳ اس سے غرض نزول قرآن کی اشاعت ضروری ہے ۵۴ مکہ قرآن کی حقیقت توجہ ۞ جملہ معلوم ہوئی یعنی اس آیت کے نزول کو ابلیس برس کے اندر تمام دنیا میں اسلام اور اسلام کے ساتھ قرآن کا ڈنکا بج گیا دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۲۹ اور قرآن کا بڑا دشمن جو ابوسفیان تھا اُس کی نسل میں ۱۲ صدی کے اندر اسی قرآن کی بدولت ایسی سلطنت قائم ہوئی کہ زمین میں اُسکی نظیر نہیں ہوئی۔ مروان عبدالملک کی سلطنت جو سندھ و ہندوستان سے سرحد فرانس تک تھی اور کوئی دوسرا بادشاہ اُسکا مقابل رہا تھا دیکھو تاریخ مذکور صفحہ ۲۵ ۵۵ سورۂ زمر اسے اسکا نام ہوا کہ اس میں زمرۂ اہل جنت اور زمرۂ اہل نار کا جدا جدا ذکر ہے

تیرے پاس برحق بھیجی ہے، تو اللہ کے لیے دین کو خالص کرکے اُسی کی عبادت کر + سنو، خالص دین اللہ ہی کا ہے + اللہ کے سوا دوسرا حمایتی جو لوگ اختیار کرتے ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم ان بتوں کو اس لیے پوجتے ہیں کہ ہمیں یہ اللہ کے نزدیک کردیں گے + بروز قیامت اللہ ان کے اختلافی امور کا فیصلہ کرے گا + اللہ کاذب منکر کو راہ راست نہیں دکھاتا + اگر اللہ چاہتا کہ کسی کو اپنا لڑکا بنائے تو وہ جسے چاہتا اپنے مخلوق میں سے پسند کرلیتا - لیکن وہ ان جھگڑوں سے پاک ہے + وہ اللہ اکیلا ہے اور غالب ہے + اُس نے آسمان اور زمین کو برحق بنایا ہے + دن پر رات کو اور رات پر وہ دن کو لپیٹتا ہے اور آفتاب اور ماہتاب کو اُس نے مطیع بنایا ہے + اور وہ سب ایک وقت مقرر تک چلتے رہیں گے + آگاہ ہو کہ وہ غالب بخشنے والا ہے + لوگو! ایک نفس واحد آدم سے اُس نے تمھاری خلقت کی اور پھر اُسی سے اُس کا جوڑا پیدا کیا اور تمھارے لیے آٹھ قسم کے چار پائے[1] پیدا کیے + وہ تم کو تمھاری ماؤں کے بطن میں ایک طرح[2] کے بعد دوسری طرح تین تاریکیوں[3] میں پیدا کرتا ہے + یہی اللہ تمھارا پروردگار ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے + کوئی معبود اس کے سوا نہیں ہے۔ پھر تم لوگ کدھر پھرے جاتے ہو + اگر تم کفر کرتے ہو تو اللہ تم سے بے پروا ہے، اور وہ اپنے بندوں کا کفر پسند نہیں کرتا + اگر تم شکر کروگے تو تمھارے لیے اللہ اسے پسند کرے گا + قیامت کے دن کوئی شخص دوسرے کا بار عصیان نہ اٹھائے گا + ایک دن پھر تمھیں اپنے رب کی طرف واپس جانا ہے۔ اُس وقت وہ تمھیں آگاہ کردے گا کہ تمھارے اعمال کیسے تھے + وہ دلوں کے خیالات سے واقف ہے + جب انسان پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ اللہ کی طرف رجوع ہوکر اللہ کو پکارتا ہے۔ اور پھر جب اللہ اُسے اپنی نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اپنا پہلا پکارنا بھول جاتا ہے اور اللہ کے لیے شریک قرار دیتا ہے تاکہ دوسروں کو بھی وہ اللہ کی راہ سے بہکائے + اے محمدؐ! تو ایسے شخص سے کہدے "اپنے کفر کا نفع قلیل تو دنیا میں اُٹھالے بیشک تجھے جہنمی ہونا ہے + بھلا تو اچھا ہے یا وہ اچھا ہے جو سجود اور قیام میں رات کے وقت اللہ کی بندگی کرتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے؟" + اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے پوچھ "کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہوسکتے ہیں؟ + ان باتوں سے وہی نصیحت پکڑتے ہیں جو ذی عقل ہیں +

ع اے محمدؐ! تو مسلمانوں سے میری جانب سے کہدے "اے میرے ایمان دار بندو اپنے

---

[1] اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری نر و مادہ آٹھ ہوئے + [2] نطفہ سے لوتھڑا لوتھڑے سے بوٹی بنتی ہے پھر ہڈیاں کھال اور بال پیدا ہوتے ہیں + [3] شکم کے اندر رحم اور رحم کے اندر وہ جھلی جس میں لڑکا لپٹا ہوا ہوتا ہے یہی تین تاریکیاں ہیں +

نصیحت

رب سے ڈرتے رہو! اس دنیا مین نیکی کرنے والون کے لیے آخرت مین بھلائی ہی + اور اللہ کی زمین کشادہ ہی + صابرون کو اُن کے صبر کا اجر قیامت مین بے حساب دیا جائے گا + صبر
اے محمدؐ! ان لوگون سے تو کہہ "مجھے حکم دیا گیا ہی کہ مین اللہ کے لیے دین کو خالص کرکے اُسی کی بندگی کرون - اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہی کہ مین پہلا مسلمان بنون" + یہ بھی کہہ "مین اپنے پروردگار کی نافرمانی کرنے مین بڑے دن (روز قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہون" + یہ بھی کہدے "مین تو اللہ کے لیے اپنا دین خالص کرکے اُسی کی بندگی کرتا ہون - تم اُس کے سوا جس کی چاہو بندگی کرو" + یہ بھی کہدے "نقصان مین وہی لوگ ہین جو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والون کو بروز قیامت نقصان مین ڈالین گے + آگاہ رہو کہ یہ صریح نقصان ہی + اُن کے لیے اُنکے اوپر آگ کے سائبان اور اُن کے نیچے آگ کے فرش ہون گے" + یہی وہ عذاب ہی جس سے اللہ اپنے بندون کو ڈراتا ہی + اے میرے بندو! مجھ سے ڈرو + جو لوگ بت پرستی سے بچتے اور بت پرستی
اللہ کی طرف رجوع کرتے ہین اُن کے لیے جنت کی خوشخبری ہی + اے محمدؐ! میرے اُن بندون کو جو میرا کلام دل سے سنتے ہین اور اُس کی اچھی باتون کی پیروی کرتے ہین جنت کی خوشخبری سُنا + اللہ نے ان کی رہنمائی کی ہی اور یہ صاحب عقل ہین + اے محمدؐ! کیا جس پر کلمۂ عذاب ثابت ہو گیا اُسے تو آگ سے نکال لے گا؟ + نہین - لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہین اُن کے لیے بہشت بہشت
مین بالاخانے اور بالاخانون کے اوپر اور بالاخانے بنے ہوے ہین اور نیچے اُن کے نہرین جاری ہین + یہ اللہ کا وعدہ ہی + اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا + اے مخاطب! تو نہین دیکھتا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اُس سے زمین مین چشمے بہلائے - پھر اُس سے مختلف رنگ کی کھیتی قدرت الٰہی
اُگائی جو پھر زورون پر آکر سوکھ جاتی ہی اور زرد نظر آتی ہی - پھر اللہ اُسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہی + بیشک اس مین بھی عقل والون کے لیے عبرت ہی +

ع ۳ جس کسی کا سینہ اسلام کے لیے اللہ نے کھول دیا ہی وہ اپنے رب سے نور ہدایت پاتا ہی - نعمت
ہلاکی ہی اُن کے لیے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہین + ایسے لوگ صریح گمراہی مین ہین + اللہ نے نہایت اچھا کلام (قرآن) اُتارا ہی - یہ ایک کتاب ہی جس کی باتین باہم ملتی جلتی ہین اور ایک ہی بات جس مین بار بار کہی گئی ہی - جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہین اُن کے رونگٹے

سلمانون کو وہان نہ رہنا چاہیے جہان آزادی سے وہ ارکان مذہب نہ ادا کر سکین + جو لے دین ہی وہ اپنے گھر والون کو بھی خراب کرتا ہی کیونکہ وہ اُس کی تقلید کرتے ہین + یعنی قرآن مین ایک ہی ذکر کئی مرتبہ آیا ہی اور ایک آیت دوسری آیت سے مشابہ ہی - دیکھو دیباچہ کی دفعہ ۲۶ +

اسے سنکر کھڑے ہو جاتے ہین اور پھر اُن کے جسم اور اُن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو کر راغب ہوتے ہین + یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہی جسے چاہتا ہی وہ اس کے ذریعہ سے ہدایت دیتا ہی + اور اللہ جسے گمراہی مین چھوڑ دیتا ہی پھر کوئی اُس کا راہ بتانے والا نہین ہوتا + کیا وہ شخص جو روز قیامت اپنے مُنھ کو بدترین عذاب کی سپر بنائے گا برابر ہو سکتا ہی اُس کے جو اللہ کی امان مین رہے گا ؟ + دوزخ مین ان ظالمون سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم دنیا مین کرتے رہے تھے اُس کے مزے چکھو + جو لوگ ان کے پہلے تھے اُنھون نے بھی پیغمبرون کو جھٹلایا تھا اور اُن پر عذاب ایسی طرف سے آیا کہ وہ سمجھتے بھی نہ تھے + پھر اللہ نے اُنھین رسوائی کا مزہ تو اسی زندگی مین چکھا دیا اور آخرت کا عذاب ان کے لیے اگر یہ سمجھین تو کہین بڑھکر ہی + ہم نے آدمیون کے سمجھانے کے لیے ہر قسم کی مثالین اس قرآن مین بیان کر دی ہین - تاکہ وہ نصیحت قبول کرین + یہ قرآن زبان عربی مین ہی اس مین کوئی پیچیدگی نہین ہی - تاکہ یہ لوگ اسے سمجھ کر اللہ سے ڈرین + اللہ ایک مثل کہتا ہی - کہ ایک[1] شخص غلام ہی اور اُس کے مالک کئی شرکا ہین اور وہ باہم جھگڑتے ہین - اور ایک آدمی ایسا ہی جو مُسلم ایک ہی شخص کا غلام ہی - کیا ان دونون کی حالت یکسان ہو سکتی ہی ؟ + یہ لوگ اسے سُنکر کہین گے "نہین ہو سکتی" تو اے محمدؐ ! کہہ - الحمد للہ + لیکن افسوس اکثر آدمی اتنا بھی نہین سمجھتے + اے محمدؐ ! تجھے بھی مرنا ہی اور انھین بھی مرنا ہی - پھر بروز قیامت تم لوگ اپنے رب کے سامنے اپنے جھگڑے پیش کروگے - اُس وقت حق اور باطل مین فرق معلوم ہو جائے گا +

چوبیسوان پارہ ۲۴

نصیحت ع جو شخص اللہ پر جھوٹ بولے اور جب سچی بات اُس کے پاس آئے تو اُسے جھٹلائے تو بھلا اُس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا ؟ + کیا کافرون کی جگہ جہنم مین نہین ہی ؟ + محمدؐ جو سچی بات لیکر آیا ہی اور مسلمان جنھون نے اُس کی تصدیق کی - یہی لوگ پرہیزگار ہین + یہ جو کچھ چاہین گے ان کے پروردگار کے پاس وہ موجود ہی + نیکوکارون کا یہی بدلہ ہی کہ اللہ اُن کے بُرے اعمال کا بار اُن سے دور کر دے اور اُن کے نیک کامون کے عوض مین اُنھین اجر عطا فرمائے + کیا اللہ اپنے بندے محمدؐ کی حفاظت کے لیے کافی نہین ہی ؟ اے محمدؐ

[1] مشرکین اور موحدین کا فرق بیان کیا گیا ہے +

یہ لوگ تجھے اللہ کے سوا دوسرے معبودوں سے ڈراتے ہیں + اللہ جسے گمراہی میں چھوڑ دے اُس کا رہنما کوئی نہیں ہوتا + اور جسے اللہ راہ دکھائے اُس کا بہکانے والا کوئی نہیں ہوتا + کیا اللہ غالب بدلہ لینے والا نہیں ہے؟ + اے محمدؐ! اگر تو ان لوگوں سے پوچھے کہ "آسمانوں اور زمین کا خالق کون ہے؟" تو یہ کہیں گے کہ "اللہ ہے" + تو ان سے پوچھ "کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اللہ مجھے تکلیف دینا چاہے تو اللہ کے سوا تم جن معبودوں کو پکارتے ہو وہ اُس کو تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اللہ مجھ پر فضل کرنا چاہے تو وہ اُس کے فضل کو روک سکتے ہیں؟" + اے محمدؐ! تو کہہ "مجھے تو اللہ کافی ہے اور اُسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں" + اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے یہ بھی کہہ "لوگو! تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ۔ میں اپنی جگہ کام کر رہا ہوں۔ عنقریب تم جان لوگے کہ کون ہے وہ جس پر دنیا میں رسوا کرنے والی آفت آئی اور آخرت میں وہ عذاب دائمی میں مبتلا ہوگا + اے محمدؐ! آدمیوں کے فائدے کے لیے میں نے تجھ پر کتاب برحق اُتاری ہے جو راہ راست پر آئے اپنے فائدے کے لیے آئے گا اور جو گمراہ ہوگا اپنے لیے گمراہ ہوگا۔ تو اُن کا ذمہ دار نہیں ہے +

نہ ہیت کفار کی پیشینگوئی

ع ۵ اللہ وقت مرگ روحوں کو اپنے پاس بُلا لیتا ہے اور زندوں کی روحوں کو بھی نیند کی حالت میں بُلا لیتا ہے + پھر حکم موت جن پر صادر کر چکا ہے اُنھیں تو روک رکھتا ہے اور باقی سونے والوں کی روحیں وہ ایک وقت مقرر موت تک کے لیے پھر دنیا میں بھیج دیتا ہے۔ فکر کرنے والوں کے لیے اس میں قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں + کیا اللہ کے سوا ان لوگوں نے دوسرے شفاعت کرنے والے (سفارشی) ٹھہرا رکھے ہیں؟ + اے محمدؐ! ان سے پوچھ "کیا وہ کچھ اختیار نہ رکھیں اور نہ عقل رکھیں جب بھی تم لوگ انھیں شفاعت کرنے والا (سفارشی) مانتے رہوگے" + اور کہہ کہ "شفاعت (سفارش) تو ساری اللہ کے اختیار میں ہے + آسمانوں اور زمین میں حکومت اُسی کی ہے + پھر اُسی کی طرف تم کو رجوع کرنا ہے" + جب تنہا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر نہ ایمان لانے والوں کے دل نفرت کرتے ہیں اور جب اُس کے سوا دوسرے معبودوں کا بھی ذکر کیا جاتا ہے تو پھر وہ بشاش ہو جاتے ہیں + اے محمدؐ! تو کہہ "اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے باطن و ظاہر کے جاننے والے اللہ! تو ہی فیصلہ کرے گا اپنے بندوں میں اُن باتوں کا جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں"

خلاف تناسخ

شفاعت

ع ۵ جسے چاہے شفاعت کرنے کا حکم دے +

اگر ظالمون کے پاس دنیا کی تمام چیزین ہون اور اُن کے ساتھ اتنی ہی اور بھی ہون تو بروز قیامت وہ عذاب سخت کے عوض مین دیدینے کو آمادہ ہو جائین گے + اُس وقت اللہ کی طرف سے اُن پر ایسی باتین ظاہر ہون گی جن کا وہ خیال بھی نہین کرتے تھے ۱۲ اور اُن کی بدکرداریان اُن پر کھل جائین گی اور جس عذاب سے وہ مسخر کرتے تھے وہ اُنھین آگھیرے گا + جب انسان کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو وہ ہمین پکارتا ہے - اور جب اپنی نعمت ہم اُسے دیدیتے ہین تو وہ کہنے لگتا ہے " یہ میری لیاقت کی وجہ سے ملی ہے " + نہین بلکہ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہے - لیکن اکثر لوگ واقف نہین ہین + ان کے پہلے جو لوگ گذرے ہین وہ بھی ایسی ہی باتین کرتے تھے - اُن کی کمائی اُن کے کام نہ آئی - اور اُن کی بُری کمائی کے بُرے نتیجے انھین ملے + ان کفار مکہ مین سے جو نافرمانیان کرتے ہین عنقریب ان کی کمائی کی بُرائیان ان کے سامنے آئین گی + یہ لوگ اللہ کو عاجز نہ کرسکینگے کیا یہ نہین جانتے کہ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے + مؤمنون کے لیے اس مین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین +

برنشش الٰہی

ع اے محمدؐ! تو میری طرف سے اِن لوگون سے کہہ " اے میرے بندو! گناہ کرکے اپنے آپ پر زیادتیان کرنے والو! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا + اللہ سب گناہ بخش دے گا + وہ بخشنے والا مہربان ہے + تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور عذاب آنے کے قبل اُس کے فرمانبردار ہوجاؤ ورنہ پھر تمھاری مدد نہ کی جائے گی + اور قبل اس کے کہ تم کو خبر نہو اور یکایک تم پر عذاب آجائے تم اُن اچھی باتون کو جو تمھارے رب کی طرف سے تم پر اُتاری گئی ہین پیروی کرلو + کہین ایسا نہ ہو تم مین سے کوئی کہنے لگے " افسوس - اللہ کے حق مین مین نے کمی کی اور دین سے تمسخر کرتا رہا " یا یہ کہے " اللہ میری ہدایت کرتا تو مین بھی پرہیزگار ہوتا " یا عذاب دیکھ کر کہے " کاش مین دنیا مین پھر جاتا تو نیکی کرتا " + اُسوقت اللہ کہے گا - " ہان میرے احکام تو تیرے پاس آئے تھے لیکن تو نے انھین جھٹلایا - تکبر کیا اور انکار کیا " + اے محمدؐ! قیامت کے دن تو اللہ پر جھوٹ بولنے والون کے مُنہ کالے دیکھے گا + کیا متکبرون کی جگہ جہنم مین نہین ہے ؟ + پرہیزگارون کو اللہ کامیابی کے ساتھ نجات دے گا - اُنھین

نصیحت

لہ لیکن جو دنیا مین نعمتون سے کمال اُنس رکھتے ہین ۱۲ اللہ کسی کو زیادہ مال دیتا ہے تو اُسے آزمائش کہ مال پاکر وہ بہکتا تو نہین +

بُرائی نہ پہونچے گی اور نہ وہ رنج اُٹھائین گے ٭ اللہ ہر شی کا خالق اور ہر شی کا خبر گیران ہی ٭ اُسی کے پاس آسمانون اور زمین کی کنجیان ہین ٭ اللہ کی آیتون سے کفر کرنے والے آخر کار نقصان مین رہین گے ٭

ع اے محمدؐ تو کہہ "اے جاہلو کیا تم یہ مجھ سے کہتے ہو کہ مین اللہ کے سوا دوسرے کی بندگی کرون ؟ ٭ اے محمدؐ! تیری طرف اور تیرے پہلے جو پیغمبر گذرے ہین اُن کی طرف وحی بھیجی گئی ہی کہ "اگر تو شرک کرے گا تو تیرے اعمال مٹا دیے جائین گے اور تو خسارہ مین رہے گا ٭ تو اللہ کی بندگی کر اور اُس کا شکر کر" ٭ یہ لوگ جیسا چاہیے اللہ کی قدر نہین کرتے حالانکہ روز قیامت کل زمین اُس کے قبضہ مین اور آسمان اُس کے داہنے ہاتھ مین لپیٹے ہوے ہون گے ٭ وہ پاک ہی اور ان کے شرک سے برتر ہی ٭ صور جب بار اول پھونکا جائے گا تو آسمانون اور زمین مین جتنے مخلوق ہین سب بیہوش ہو جائین گے باستثنا اُس کے جسے اللہ چاہے ٭ پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب کھڑے ہو جائین گے اور دیکھنے لگین گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمکنے لگیگی اور کتاب (نامۂ اعمال) رکھی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ بلائے جائین گے اور لوگون کا حق حق فیصلہ کیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا ٭ اُس روز ہر ایک اپنا کیا ہوا پورا پائے گا ۔ اللہ لوگون کے اعمال سے واقف ہی ٭

نفخ صور

ع کفار دوزخ کی طرف گروہ گروہ ہانکے جائین گے ٭ جب وہ دوزخ کے نزدیک پہونچین گے تو دوزخ کے دروازے کھل جائین گے اور اُس کے محافظ اُن سے پوچھین گے "کیا تمھارے پاس تمھاری قوم مین رسول تمھین سمجھانے کے لیے نہین آئے تھے کہ تمھین تمھارے رب کی آیتین سُناتے اور اس دن کے آنے سے تمھین ڈراتے ؟" ٭ وہ جواب دین گے "ہان آئے تھے لیکن ہم کافرون پر وعدۂ عذاب پورا ہو کر رہا" ٭ پھر اُن سے کہا جائے گا "دوزخ کے دروازون مین داخل ہو اور ہمیشہ اس مین رہو" ٭ متکبرون کا بھی کیا ہی بُرا ٹھکانا ہی ٭ اور اپنے رب سے ڈرنے والے لوگ جنت کی طرف گروہ گروہ بھیجے جائین گے ٭ یہان تک کہ جب اُس کے پاس آئین گے اور اُس کے دروازے کھل جائین گے تو اُن کی خاطر داران ہونگے (داروغے) اُس کے محافظ کہین گے "سلام علیکم ۔ تم مزے مین رہے ۔ اب ہمیشہ کے لیے اس مین داخل ہو" وہ لوگ کہین گے "اللہ کا شکر ہی جس نے ہمین اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور زمین جنت کا ہمین مالک بنایا ۔ کہ جنت مین ہم جہان چاہین رہین" ٭ نیک کام کرنے والون کا کیا ہی اچھا بدلہ ہی ٭

دوزخ

اے محمدؐ! اُس دن تو فرشتوں کو عرش کے گرداگرد گھیرے ہوئے اور اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرتے دیکھے گا۔ اور لوگوں میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائیگا کہ تعریف ہو اللہ کی جو پروردگار عالمین ہے"۔

سورۂ مومن[1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت

ع حٰمٓ ۔ یہ کتاب (قرآن) اللہ کی طرف سے اُتری ہے جو غالب ہے اور داتا ہے گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا ہے۔ عذاب سخت کرنے والا ہے۔ اور فضل کرنے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اُسی کی طرف سب کو پھر جانا ہے۔ کفار ہی اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ اے محمدؐ! ملکوں میں ان کا چلنا پھرنا تجھے دھوکے میں نہ ڈالے[2]۔ ان کے پہلے تو م نوح اور دیگر اقتوں نے اور کے بعد پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔ ہر ایک امت نے اپنے رسول کے گرفتار کرنے کا قصد کیا اور ان سے ناحق جھگڑتے رہے کہ اس طرح حق کو مٹا دیں۔ پھر ہم نے اُنھیں پکڑ لیا۔ دیکھا؟ ہم نے کیسی سزا دی۔ ایسا ہی تیرے رب کا وعدۂ عذاب ان کفار کے حق میں بھی صادق آچکا ہے کہ یہ بیشک جہنمی ہیں۔

فرشتوں کی دعا

عرش کے اُٹھانے والے اور اُس کے گرد رہنے والے فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کرتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور مومنوں کے لیے یوں بخشش مانگتے ہیں "اے میرے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ توبہ کرنے والوں کو اور اُن لوگوں کو جو تیری راہ کی پیروی کرتے ہیں بخش دے اور عذاب دوزخ سے اُنھیں بچا۔ اے ہمارے رب! ہمیشہ رہنے کے باغوں میں جن کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے اُنھیں داخل کر اور اُن کے ماں باپ اور بیبیوں اور اولاد کو بھی جن میں صلاحیت ہو داخل کر۔ تو غالب حکمت والا ہے۔ قیامت کے دن اُنھیں برائیوں سے بچالے۔ اُس دن جسے تو نے برائیوں سے بچایا اُس پر تو نے بڑا فضل کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے"۔

---

[1] اس میں مومن آل فرعون کا ذکر ہے۔ [2] کہ ان کا تو کچھ نہیں بگڑا۔

ع ۱۳ بروز قیامت کفار سے پکار کر کہا جائے گا کہ تم جس طرح عذاب دیکھکر آج اپنے آپ پر غصہ کرتے ہو اس سے کہین زیادہ غصہ تم پر اُسوقت اللہ کرتا تھا جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور تم نہین مانتے تھے ۞ وہ لوگ کہین گے ۞ اے ہمارے رب! تونے ہمین دو بار مارا[۵۱] اور دو بار جلایا اب ہم اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہین - کیا یہان سے نکلنے کی کوئی راہ ہی ؟ ۞ ارشاد ہوگا ۞ یہ عذاب اس لیے ہی کہ جس وقت دنیا مین اللہ اکیلا پکارا جاتا تھا تو تم نہین مانتے تھے اور جب اُس کے ساتھ شرک کیا جاتا تھا تو تم مانتے تھے ۞ آج اللہ برتر و بزرگ کی حکومت ہی ۞ لوگو! وہی تم کو اپنی قدرت کی نشانیان دکھاتا ہی اور تمھارے لیے آسمان سے رزق اُتارتا ہی ۞ نصیحت وہی شخص قبول کرتا ہی جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہی ۞ مسلمانو! تم اللہ کے لیے دین کو خالص کرکے اُسی کو پکارو اگرچہ کفار بُرا مانین ۞ اللہ عالی مرتبہ ہی اور عرش کا مالک ہی - اپنے بندون مین سے جس پر چاہتا ہی اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہی تاکہ وہ لوگون کو روز قیامت کی مصیبتون سے ڈرائے ۞ اُس دن سب لوگ اللہ کے سامنے آئین گے - اللہ پر اُن کی کوئی بات چھپی نرہے گی ۞ اُس روز ندا ہوگی ۞ آج کس کی حکومت ہی ؟ ۞ پھر جواب مین کہا جائے گا ۞ اکیلے اللہ کی حکومت ہی جو بڑا زبردست ہی ۞ آج ہر ایک کو اُس کی کمائی کا بدلہ ملے گا - آج کسی پر ظلم نہوگا بیشک اللہ جلد حساب کرنے والا ہی ۞ اے محمدؐ! تو لوگون کو اُس روز قیامت سے ڈرا جو آرہا ہی اُس دن اندوہ مین کلیجے مُنھ کو آجائین گے ۞ اُس روز ظالمون کا نہ کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارشی ہوگا کہ اُس کی کچھ سُنی جائے ۞ اللہ آنکھون کی چوری[۵۲] کو جانتا ہی اور اُن رازون کو بھی جانتا ہی جو لوگون کے دلون مین پوشیدہ ہین ۞ اللہ تو ٹھیک حکم دیتا ہی اور وہ معبود جنھین لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہین کچھ بھی حکم نہین دے سکتے ۞ بیشک اللہ ہی سُنتا اور دیکھتا ہی ۞

آنکھونکی چوری

ع ۱۴ کیا ان لوگون نے ملک کی سیر کرکے نہین دیکھا کہ ان سے پہلے جو لوگ تھے اُن کا کیسا انجام ہوا ؟ ۞ وہ لوگ باعتبار قوت اور زیز باعتبار اُن نشانون کے جو وہ ملک مین چھوڑ گئے ان سے بڑھ کر تھے ۞ پھر اللہ نے اُن کو اُن کے گناہون پر پکڑ لیا اور کوئی اُن کو اللہ سے بچا نہ سکا ۞ یہ اس لیے ہوا کہ اُن کے رسول معجزے لیکر اُن کے پاس آئے اور انھون نے نہ مانا - پھر اللہ نے

امم سابقہ

---

[۵۱] روح کا تعلق عالم ارواح سے منقطع ہوا تو گویا اُسے موت آئی پھر وہ قالب انسانی مین آئی تو گویا زندہ ہوئی اسکے بعد انسان اور آخرت مین پھر زندہ کیا گیا یہی دو مرتبہ مرنا اور پھر دو مرتبہ جینا ہوا ۞ [۵۲] آنکھونکی چوری سے مراد ہر نگاہ کسی پرائی یا آنکھ نیسا شارہ کرنا ۞

حضرت موسیٰ

اُن کو پکڑ لیا + وہ قوی ہی اور سخت عذاب کرنے والا ہی + ہم نے موسیٰؑ کو فرعون - ہامان اور قارون کی طرف اپنی آیات اور حجتِ ظاہر کے ساتھ بھیجا تھا + اُنھون نے موسیٰ کو جادوگر اور جھوٹا بنایا + جب وہ امرِ حق ہمارے پاس سے لیکر اُن کے پاس گیا تو اُنھون نے اپنے ماتحتون کو حکم دیا "جو لوگ موسیٰ کے ساتھ اللہ پر ایمان لائے ہین اُن کے بیٹون کو مار ڈالو صرف عورتون کو زندہ رہنے دو" + کافرون کی تدبیرین آخرکار غلط ہو جاتی ہین + فرعون نے اپنے ساتھیون سے کہا "مجھے موسیٰ کو مار ڈالنے دو وہ اپنے رب کو مدد کے لیے پکارے + مجھے ڈر ہی یہ تمھارا دین بدل دے گا یا مُلک مین فساد پھیلائے گا" + موسیٰ نے لوگون سے کہا "مین ہر متکبر سے جو یوم حساب کو نہین مانتا اپنے اور تمھارے رب کی پناہ لے چکا ہون" +

مؤمن آلِ فرعون

ع ۴ فرعونیون مین سے ایک مردِ مؤمن نے جو اپنا ایمان چھپائے ہوے تھا کہا "کیا تم لوگ ایک شخص کو اس لیے ہلاک کروگے کہ وہ اللہ کو اپنا رب بتاتا ہی اور تمھارے رب کی طرف سے نشانیان لیکر تمھارے پاس آیا ہی؟ + اگر یہ جھوٹا ہی تو اس کا جھوٹ اس پر ہی اور اگر سچا ہی تو جس عذاب کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہی اُس مین سے کچھ ضرور تم پر نازل ہوگا - اللہ فضول کار دروغگو کو ہدایت نہین کرتا + لوگو! آج تمھاری بادشاہت ہی - زمین پر تم غالب ہو - لیکن اگر اللہ کا عذاب آئے گا تو ہمین کون بچائے گا؟" + فرعون نے کہا "جتنا مین سمجھتا ہون اُتنا ہی تمھین سمجھاتا ہون + اور کامیابی ہی کی راہ تمھین بتاتا ہون + اُس مؤمن نے لوگون سے کہا "بھائیو! اور اُمتون کے سے روز بد کا اندیشہ مجھے تمھارے لیے ہی + قوم نوح - عاد - ثمود اور اُن کے بعد لوگون کا سا حال کہین تمھارا نہو + اللہ تو اپنے بندون پر ظلم کرنا نہین چاہتا + لوگو! مین تمھارے لیے قیامت کے دن سے ڈرتا ہون - جس دن تم لوگ موقف حساب سے پھروگے پیٹھ دے کر دوزخ کی طرف تو تمھین کوئی اللہ سے بچا نہ سکے گا + اللہ جسے گمراہی مین چھوڑتا ہی کوئی اُسکا رہنما نہین ہوتا + تمھارے پاس پہلے یوسف[۵۱] کھلے کھلے احکام لے کر آیا تھا تم اُسکے لائے ہوے احکام مین ہمیشہ شک کرتے رہے + یہان تک کہ جب اُس کا انتقال ہوگیا تو تم کہنے لگے کہ کہ اس کے بعد بھی اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا + اسی طرح اللہ اُن فضول کار شکیون کو گمراہی مین چھوڑ دیتا ہی - جو بغیر کسی دلیل آئے ہوے اللہ کی نشانیون مین جھگڑتے ہین + یہ حرکت اُن کی اللہ اور ایمان والون کے نزدیک بہت ہی ناپسندیدہ ہی + ہر متکبر سرکش کے دل پر اسی طرح اللہ

[۵۱] دیکھو سورۂ یوسف ۱۲ +

محل فرعون

مُہر کر دیتا ہے" ✦ فرعون بولا ✦ اے ہامان! میرے لیے ایک محل بنوا تاکہ مین آسمان پر جانے کے راستون پر پہونچون - اور موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھون اور مین تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہون ✦ فرعون کو اسی طرح اپنے بُرے کام اچھے دکھائی دیتے تھے اور زاہ راست سے وہ روک دیا گیا تھا ✦ فرعون کی تدبیرین برباد ہی ہونے والی تھین ✦

مومن آل فرعون

ع ۵ اُس مومن نے کہا "بھائیو! میری پیروی کرو مین تمھین کامیابی کی راہ دکھاؤن - لوگو! یہ دنیاوی زندگی محض متاع قلیل ہے - رہنے کا گھر آخرت ہے ✦ جو کوئی بُرائی کرے گا اُسے ویسا ہی بدلہ ملے گا - اور جو نیکی کرے گا مرد ہو یا عورت اور ایمان رکھتا ہوگا وہ جنت مین داخل ہوگا اور وہان اُسے بے حساب روزی ملے گی ✦ لوگو! کیا ہے مجھے کہ مین تمھین نجات کیطرف بُلاتا ہون اور تم مجھے آگ کی طرف بُلاتے ہو ✦ تم مجھے اس لیے بُلاتے ہو کہ مین اللہ کے ساتھ کفر کرون اور جس کا مجھے علم نہین ہے اُسے اللہ کا شریک ٹھہراؤن - اور مین تمھین ایسے اللہ کی طرف بلاتا ہون جو زبردست بخشنے والا ہے ✦ اس مین شبہہ نہین کہ تم مجھے ایسی چیز کی طرف بُلاتے ہو جو نہ دنیا اور نہ آخرت مین پکارے جانے کے لائق ہے ✦ ہماری بازگشت بیشک اللہ کی طرف ہوگی - اور فضول کا رد و زخ مین جائین گے ✦ عنقریب تم سوچو گے کہ مین تم سے کیا کہتا تھا ✦ اور مین تو اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہون ✦ بیشک اللہ بندون کا دیکھنے والا ہے" ✦ اُس مؤمن کو تو اللہ نے فرعونیون کے مکر سے بچالیا ✦ اور فرعونیون کو بُری سزا ملی ✦ صبح اور شام یہ آگ کے سامنے لائے جاتے ہین - اور بروز قیامت ہم حکم دین گے "فرعونیون کو سخت تر عذاب مین داخل کرو" ✦ ایک وقت ہوگا جب دوزخی آگ مین جھگڑین گے اور کمزور لوگ متکبرون سے کہین گے "ہم دنیا مین تمھارے تابع تھے اب تم ہم پر سے تھوڑی سی آگ بھی ہٹا سکتے ہو؟ ✦ متکبرین کہین گے "اب تو ہم سب اسی مین ہین - اللہ اپنے بندون کے بارے مین حکم دے چکا ہے" ✦ پھر وہ سب دوزخی محافظان جہنم سے کہین گے "اپنے رب سے کہیے کہ ہمارے دن تو وہ ہم پر عذاب مین کمی کر دیا کرے" ✦ وہ جواب دین گے "کیا تمھارے رسول تمھارے پاس نشانیان نہین لائے تھے؟ ✦ وہ کہین گے "ہان لائے تو تھے" ✦ محافظ کہین گے "تمھین اللہ کو پکارو" ✦ لیکن اُس دن کافرون کا پکارنا محض رائگان ہوگا ✦

دوزخ

ع ۶ ہم اپنے رسولون اور ایمان لانے والون کی مدد دنیاوی زندگی مین بھی کرتے ہین -

---

لہ دیکھو سورہ تصص ۲۸ رکوع ۴ ✦

اور اُس دن[1] بھی مدد کرین گے جب گواہ کھڑے ہون گے + اُس دن ظالمون کو اپنی معذرت سے کچھ نفع نہ پہونچے گا + ظالمون پر لعنت ہی اور اُن کو بُرا گھر رہنے کو ملے گا + ہم نے موسیٰ کو ہدایت نامہ (توریت) دیا اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا جس مین عاقلون کے لیے ہدایت اور نصیحت ہی + اے محمدؐ! صبر کر اللہ کا وعدہ بیشک سچا ہی۔ اور اپنے گناہون کی معافی مانگ اور شام و صبح اپنے رب کی حمد مین تسبیح کر + اللہ کی آیتون مین جو لوگ بغیر اس کے کہ اُن کے پاس کوئی دلیل ہو جھگڑتے ہین اُن کے دلون مین تکبر ہی۔ وہ اپنی مراد کو پہونچنے والے نہین ہین + اے محمدؐ! تو اِن لوگون کی شرارتون سے اللہ کی پناہ مانگ۔ وہ سب کی سُنتا اور سب کچھ دیکھتا ہی + آسمانون اور زمین کا بنانا آدمی کے دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ بڑا کام ہی۔ لیکن اکثر آدمی اسے نہین سمجھتے + اندھا اور آنکھون والا برابر نہین ہی + اسی طرح مومنین نیکوکار اور بدکار برابر نہین ہین + لوگو! تم بہت کم سوچتے ہو + قیامت ضرور آئے گی اس مین شک نہین ہی + لیکن اکثر آدمی اسکا یقین نہین کرتے + لوگو! تمھارا رب فرماتا ہی "تم مجھے پکارو مین تمھاری دعا قبول کرون گا + ہماری بندگی سے سرتابی کرنے والے عنقریب ذلیل ہوکر دوزخ مین جائینگے"

قدرت الٰہی

ع لوگو! اللہ وہ ہی جس نے تمھارے لیے آرام کرنے کو رات اور روشنی دکھانے کو دن پیدا کیا + اللہ لوگون پر اپنا فضل رکھتا ہی۔ لیکن اکثر لوگ اُس کا شکر نہین کرتے + یہی اللہ تمھارا رب ہر شی کا پیدا کرنے والا ہی + اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہی + پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو؟ + اسی طرح اللہ کی آیتون سے انکار کرنے والے بہکتے رہتے ہین + اللہ ہی نے تمھارے لیے زمین کو جاے قرار اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور اُسی نے تمھاری صورتین بنائین۔ اور اچھی صورتین تمھاری بنائین۔ اور عمدہ عمدہ چیزون تمھین کھانے کو دین + یہی اللہ تمھارا پروردگار ہی بابرکت ہی۔ اللہ جو تمام عالمون کا پالنے والا ہی + وہی زندہ ہی۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہی۔ اُسی کے لیے تم لوگ دین خالص سمجھکر اُسی کو پکارو + تمام تعریفین اللہ کے لیے ہین جو تمام عالمون کا پروردگار ہی + اے محمدؐ! تو اِن لوگون سے کہدے "جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے دلیلین آگئین تو اللہ کے سوا تم جن کی پرستش کرتے ہو مجھے اُن کی بندگی کرنے سے ممانعت کی گئی ہی اور مجھے حکم دیا گیا ہی کہ پروردگار عالمین کا فرمانبردار رہون + اُسی نے تمھین مٹی سے پھر نطفے سے پھر خون بستہ سے بنایا۔ پھر تمھین بچہ شکم مادر سے نکالا پھر تمھین زندہ رکھتا ہی تاکہ تم

[1] روز قیامت +

جوان ہو پھر بڈھے ہو جاؤ۔ اور کوئی تم میں اس کے پہلے ہی مر جاتا ہے + زائد دنوں تک تم لوگ اس لیے زندہ رکھے جاتے ہو کہ وقت مقررہ موت تک تم پہونچو اور شاید قدرت الٰہی کو سمجھو + وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ جب وہ کوئی امر کرنا چاہتا ہے تو صرف "ہو" کہتا ہے اور وہ ہو جاتا ہے + تجربۂ پیرانہ

ع ۸ اے محمدؐ! تو دیکھتا نہیں کہ اللہ کی نشانیوں میں جھگڑنے والے کدھر پھیرے جا رہے ہیں + یہ کتاب الٰہی کو جھٹلاتے ہیں اور اُن باتوں کو بھی جھٹلاتے ہیں جن کے لیے ہم نے اپنے پیغمبر بھیجے تھے یہ لوگ اُسوقت جان لیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں پڑیں گی اور آب گرم میں گھسیٹے جائیں گے اور پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا "کہاں ہیں وہ جنھیں تم اللہ کے ساتھ شریک کرتے تھے؟" + یہ کہیں گے "وہ ہم سے کھو گئے۔ بلکہ ہم پہلے اللہ کے سوا اور کسی کی پرستش کرتے ہی نہ تھے" + اسی طرح اللہ کافروں کو بدحواس کر دے گا + اُن سے کہا جائے گا "یہ سزا ہے اُس کی کہ تم روے زمین پر ناحق خوشیاں کرتے تھے اور اتراتے تھے۔ اب جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو" + متکبروں کا بُرا ٹھکانا ہے + اے محمدؐ! تو صبر کر اللہ کا وعدہ بیشک برحق ہے + عذاب کے وعدے جو ہم کفار سے کرتے ہیں ان میں سے بعض ہم تجھے دکھا دیں یا دکھانے کے قبل ہم تجھے دنیا سے اُٹھا لیں۔ بہرحال یہ لوگ تو ہماری طرف لائے جائیں گے + اے محمدؐ! ہم نے تیرے پہلے بہت سے رسول بھیجے تھے۔ بعض کا حال ہم نے تجھکو سُنایا اور بعض کا نہیں سُنایا + کوئی رسول بے اذن اللہ کے کوئی نشانی (معجزہ) نہیں لا سکتا تھا جب[1] اللہ کا حکم (قیامت) آئے گا تو حق پر فیصلہ کیا جائے گا اور اُسوقت جھوٹے خسارے میں ہیں گے + نصیحت

رسول کا نامعلوم لانا

ع ۹ لوگو! اللہ نے تمھارے لیے چارپائے بنائے کہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو + ان چارپایوں میں تمھارے لیے اور بھی فائدے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے تم اپنی دلی حاجتوں کو حاصل کرتے ہو اور ان پر اور کشتیوں پر تم لدے ہوے پھرتے ہو + اللہ تمھیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے۔ اللہ کی کن کن نشانیوں سے تم انکار کرو گے؟ + کیا ان لوگوں نے زمین کی سیر نہیں کی اور نظر نہیں کی کہ ان سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں اُن کا کیا انجام ہوا وہ ان سے تعداد میں زیادہ تھے اور قوت اور اُن آثار میں جو وہ زمین پر چھوڑ گئے ان سے بڑھ کر تھے۔ لیکن اُن کی کمائی اُن کے کام نہ آئی + جب اُن کے رسول کھلی ہوئی دلیلیں لے کر چارپائے

امم سابقہ

[1] یہ بھی ترجمہ ہو سکتا ہے "جب حکم خدا (عذاب) آموجود ہوا تو حقوں اور پیغمبروں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور جو لوگ برسر غلط تھے وہ خسارے میں رہے"

اُن کے پاس آئے تو جو علم اُن کے پاس تھا اُس پر وہ نازان رہے اور انھین اُس عذاب نے گھیر لیا جس سے وہ تمسخر کرتے تھے + جب اُنھون نے ہمارا عذاب دیکھا تو وہ کہنے لگے "ہم اللہ واحد پر ہم ایمان لائے اور اپنے شرک سے انکار کرتے ہین" مگر ہمارا عذاب دیکھ کر اُن کا ایمان لانا اُن کے کام نہ آیا + یہی اللہ کا دستور ہی جو اُس کے بندون مین جاری ہی - اور نزول عذاب کے وقت وہی خسارے مین رہے جو منکر تھے +

سورۂ سجدہ[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعیت ع حٰمٓ + مہربان اور رحم والے اللہ نے یہ قرآن اُتارا ہی - یہ ایک کتاب ہی جسکی آیتین تفصیل وار بیان کی گئی ہین - عربی زبان مین ہر قرآن سمجھنے والے لوگون کے لیے ہی + یہ بشارت اور ڈر کا سُنانے والا ہی - اکثرون نے ان مین سے مُنھ پھیرلیا ہی اور وہ نہین سنتے + اے محمدؐ یہ لوگ تجھ سے کہتے ہین "جس طرف تو ہمین بلاتا ہی اُس طرف سے ہمارے دل پردہ مین ہین اور ہمارے کانون مین گرانی ہی اور ہم مین اور تجھ مین حجاب حایل ہی - تو اپنا کام کر اور ہم اپنا کام کر رہے ہین" + تو کہہ "مین بھی مثل تمھارے ایک آدمی ہون - میرے پاس وحی آئی ہی کہ معبود واحد کے سوا کوئی دوسرا معبود تمھارا نہین ہی - اُس کی طرف تم متوجہ ہو اور اُس سے بخشش مانگو" + مشرکون کے لیے جو زکوٰۃ نہین دیتے اور آخرت سے انکار کرتے ہین خرابی ہی + مؤمنین نیکوکار کے لیے دائمی ثواب ہی +

زکوٰۃ

مدت الٰہی ع اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "کیا تم اُس اللہ سے انکار کرتے ہو جس نے دو دن مین زمین پیدا کی اور دوسرون کو اُس کا ہمسر بناتے ہو؟ + وہ پروردگار عالمین ہی + اُس نے زمین مین اوپر سے پہاڑ قائم کیے - اُس مین برکت دی - اور اُس مین روزی کا اندازہ

---

[۱] اسمین فرشتونکی نسبت اور سجدہ کا ذکر ہی + [۲] غیر ممنون کا ترجمہ دائمی یا غیر منقطوع کیا گیا ہی اور یہ صفت بھی اسکا ترجمہ ہو سکتا ہی اور اسوقت جملہ یون ہوگا "مومنین نیکوکار کے لیے ثواب بے صفت ہی"

کر دیا ۔ اور یہ سب کچھ چار دن میں کیا ۔ یہ سب مانگنے والوں کے لئے برابر ہے ۔ پھر اُس نے آسمان کی طرف توجہ کی جو اُس وقت دُھوئیں کی شکل میں تھا اور آسمان و زمین سے اُس نے کہا "خوشی یا ناخوشی سے مطیع ہو کر آؤ" ۔ دونوں بولے "ہم خوشی سے حاضر ہیں" ۔ پھر اللہ نے اُن دُھوؤں کے طبقات کے سات آسمان دو دن میں کر دیے اور ہر ایک آسمان میں اُس کا کام کارکنان قضا و قدر کو بتا دیا ۔ ہم نے آسمان دنیا کو تاروں سے آراستہ کیا اور محفوظ کیا ۔ یہ زبردست اور دانا اللہ کے باندھے ہوئے اندازے ہیں ۔ اے محمدؐ! یہ کفار مکہ اعراض کریں تو ان سے کہہ "عاد اور ثمود کے سے عذاب صاعقہ (کڑک) سے میں تمھیں ڈراتا ہوں" ۔ جب اُن کے آگے اور پیچھے بہت سے رسول آئے اور اُنھیں سمجھانے لگے کہ "اللہ کے سوا تم کسی کو نہ پوجو" تو وہ کہنے لگے "ہمارا رب چاہتا تو فرشتے بھیجتا تم جو پیغام لائے ہو ہم تو اُسے نہیں مانتے" ۔ قوم عاد نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور کہا "ہم سے قوت میں بڑھ کر اور کون ہے؟" کیا اُنھوں نے خیال نہ کیا کہ جس اللہ نے اُنھیں پیدا کیا وہ اُن سے قوت میں بڑھ کر ہے ۔ وہ ہماری نشانیوں سے انکار کرتے رہے ۔ پھر اُن کی نحوست کے دنوں میں ہم نے اُن پر تیز ہوا بھیجی کہ اس ذریعہ سے ہم رسوا کرنے والے عذاب کا مزہ اُنھیں دنیاوی زندگی میں چکھائیں ۔ اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ تر رسوا کرنے والا ہوگا ۔ اور اُسوقت انھیں کچھ مدد نہ پہونچے گی ۔ ثمود کو ہم نے راہ راست دکھائی تو اُنھوں نے جہالت کو ہدایت پر ترجیح دی ۔ پھر اُن کی بدکرداریوں کے سبب سے ذلیل کرنے والے عذاب کی کڑک نے اُنھیں پکڑ ڈالا اور مومنوں اور متقیوں کو ہم نے بچا لیا ۔

ع ۵ دوزخ کی طرف جس دن اللہ کے دشمن ہانکے جائیں گے اُس دن وہ لوگ علیحدہ علیحدہ کھڑے کیے جائیں گے ۔ یہاں تک کہ جب وہ دوزخ کے پاس آئیں گے تو اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے اُن کے خلاف اُن کے اعمال کی گواہی دیں گے ۔ وہ اپنے چمڑوں سے پوچھیں گے "تم نے ہمارے برخلاف کیوں گواہی دی؟" وہ کہیں گے "جس اللہ نے ہر شے کو گویا کیا اُسی نے ہمیں بھی گویا کیا ۔ اُسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اُسی کی طرف تم پھر واپس لائے جاتے ہو ۔ تم وقت از کار گناہ پردہ داری کرتے تھے تو اس خیال سے نہیں

کارکنان قضا و قدر

قوم عاد

قوم ثمود

گواہی اعضا

ع ۵ ۔ ادیم زمین بمعنی عام دست ۔ مانگنے والوں سے مراد یہ مطلب ہے کہ دنیا سب کے لیے ہے لیکن جو خواہش اور کوشش جس چیز کی کرتا ہے اُسے پاتا ہے یا یہ کہ ہر ایک کی صورت سوال ہے اور موقع موقع سے ہر ایک اپنی ضروریات کو حاصل کرتا ہے ۔ یوں بھی ترجمہ کیا گیا ہے "تو وہ جمع ہونے کے انتظار میں روکے جائیں گے" ۔

کہ تمھارے کان اور آنکھیں اور چمڑے تم پر گواہی دینگے بلکہ تمھارا گمان تو یہ تھا کہ اللہ تمھارے بہت سے اعمال کو نہ جانے گا + تم نے جو اپنے رب کی طرف سے یہ بدگمانی کی تھی اُسی نے تو تمکو ہلاک کیا اور تم خسارے مین آگئے ۴ پھر اگر وہ صبر کرکے خموش رہین گے تو بھی آگ اُن کا ٹھکانا ہوگا اور اگر وہ معافی چاہین گے جب بھی اُنھین معافی نہ دی جائے گی + ہم نے ان کفار کے ساتھ ہمنشین مقرر کیے ہین جو ان کے اگلے اور پچھلے حالات انھین اچھا ہی اچھا دکھاتے ہین اور ان کے پہلے بھی جنون اور آدمیون کی نافرمان اُمتین گذری ہین اُن کے شمول مین وعدۂ عذاب اِن کے حق مین بھی پورا ہوکر رہے گا۔ یہ لوگ بیشک نقصان پانے والے ہین +

ع ۴ یہ کفار لوگون سے کہتے ہین " تم یہ قرآن نہ سُنا کرو اور جب وہ پڑھا جائے تو تم غل مچا دیا کرو۔ شاید تم اس تدبیر سے غالب رہوگے " + ہم کفار کو ضرور عذاب شدید کا مزہ چکھائینگے اور انھین ان کے بُرے اعمال کی سزا دینگے + اللہ کے دشمنون کا بدلہ یہی دوزخ ہی۔ یہ اس مین ہمیشہ رہین گے + ہماری آیتون سے انکار کرنے کا یہی بدلہ ہی + کفار قیامت مین کہین گے " اے ہمارے رب! جنون اور آدمیون کو جنھون نے ہمین بہکایا تھا ہمین دکھا کہ ہم اُنھین اپنے پاؤن کے تلے روندین تاکہ وہ بہت ہی ذلیل ہون + جو لوگ اللہ کو اپنا رب کہتے ہین اور اس خیال پر ثابت قدم ہین اُن پر بوقتِ موت فرشتے اُترین گے اور کہین گے " خوف اور رنج نہ کرو۔ اور جنت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا + دنیاوی زندگی مین بھی ہم تمھارے مددگار تھے اور آخرت مین بھی مددگار رہون گے۔ وہان تم کو وہ شے جسے تمھارا دل چاہے گا موجود ملے گی۔ اور وہان جو تم مانگوگے پاؤگے + بخشنے والے مہربان کی طرف سے یہ تمھاری ضیافت ہوگی " +

ع ۵ اُس سے بہتر کس کی بات ہی جو اللہ کی طرف لوگون کو بلائے[۵۱]۔ نیک کام کرے اور کہے کہ مین اللہ کا بندۂ فرمان بردار ہون ؛ + اے محمدؐ! بھلائی اور بُرائی برابر نہین ہوسکتی[۵۲] بُرائی کو بھلائی سے بدل ڈال تو اُسوقت تیرا دشمن بھی ایک دم سے تیرا دل سوز دوست ہوجائیگا یہ عقل صبر کرنے والون ہی کو عطا کی جاتی ہی اور جو بڑے خوش نصیب ہین وہی اسے پاتے ہین + اگر تجھے کوئی شیطانی چھیڑ چھاڑ پہونچے تو اللہ سے پناہ مانگ وہ سُنتا جانتا ہی + رات۔ دن۔ سورج اور چاند اللہ کی نشانیون مین سے ہین + لوگو! نہ تم سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ

کفار مکہ

موت مومنین

بادشمنان مدارا

۵۱ اذان دینے والون کی شان مین یہ آیت اُتری ہی + ۵۲ یہ دشمنان تلطف بادشمنان مداراۃ کی تعلیم ہی +

کرو اور اُس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم اللہ کی خاص بندگی کرنا چاہو + اے محمدؐ! اگر یہ لوگ سرکشی کریں گے تو اللہ کے پاس عبادت کرنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ تیرے رب کے پاس جتنے فرشتے ہیں وہ سب رات دن اُس کی تسبیح کرتے ہیں اور تھکتے نہیں + اے محمدؐ! یہ بھی اُس کی نشانی ہے کہ تو زمین کو پژمردہ دیکھتا ہے اور جب ہم اُس پر مینھ برساتے ہیں تو اُسے جنبش ہوتی ہے اور وہ اُبھر چلتی ہے + جس اللہ نے یہ زمین زندہ کی ہے وہ قیامت میں مُردے کو بھی جلائے گا۔ ہر شے پر اُسے قدرت ہے + جو لوگ ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں رہ سکتے + قیامت کے دن جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ اچھا یا وہ اچھا جو قیامت کے دن بیخوف آئے؟ + لوگو! جو چاہو کرو۔ بیشک اللہ تمھارے اعمال دیکھتا ہے + جن لوگوں نے نصیحت (قرآن) پاکر اُس سے کفر کیا وہ ناری ہیں + یہ قرآن بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ باطل نہ اس کے آگے سے اس کے پاس آتا اور نہ اس کے پیچھے سے آتا + حکیم محمود کی بھیجی ہوئی یہ کتاب ہے + اے محمدؐ! تجھ سے وہی کہا جاتا ہے جو تجھ سے پہلے اور پیغمبروں سے کہا گیا تھا + تیرا رب بیشک بخشنے والا اور دردناک عذاب بھی کرنے والا ہے + اگر ہم قرآن کو غیر عربی زبان میں اُتارتے تو یہ کفار کہتے کہ اس کی آیتیں کیوں نہ مفصل ہماری ہی زبان میں بیان کی گئیں + زبان قرآن عجمی ہے اور ہماری زبان عربی ہے؟ + اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ دے مومنوں کے لیے یہ قرآن رہنما ہے اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں رکھتے اُن کے کانوں کے حق میں گرانی ہے۔ اور اُن کی آنکھوں کے حق میں نابینائی ہے۔ گویا دور سے انھیں کوئی پکارتا ہے اور یہ کچھ نہیں سُنتے +

ع ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تو اُس میں بھی اختلاف کیا گیا تھا + اے محمدؐ! اگر تیرے رب کی طرف سے قیامت میں فیصلہ کرنے کا حکم پہلے صادر نہ ہوتا۔ تو ان کے اختلاف باہمی کا فیصلہ بھی کا کر دیا گیا ہوتا + اس قرآن میں بھی ان لوگوں کو بیشک شبہہ ہے جو انھیں شک میں ڈالتا ہے + اے محمدؐ! جس نے کوئی نیکی کی تو اپنے لیے کی اور بُرائی کی تو اپنے لیے کی۔ تیرا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا +

(پچیسواں پارہ)

قیامت

نصیحت

اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب ہوگی۔ بے علم و ارادہ اللہ کے نہ خوشوں میں پھل آتے اور نہ کوئی مادہ حمل قبول کرتی اور نہ بچہ جنتی ہے + جس دن اللہ کفار سے پکار کر پوچھے گا کہ میرے شرکا

کہان ہین۔ تو وہ کہین گے "ہم نے تو عرض کر دیا کہ ہم مین سے کوئی واقف نہین ہی" ۔ اور پہلے دنیا مین جنھین وہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے وہ اُن سے گم ہو جائین گے اور وہ سمجھ جائین گے کہ اُن کو کہین جاے گریز نہین ہی ۔ آدمی طلب خیر سے کبھی نہین تھکتا اور اُسے اگر کوئی تکلیف پہونچتی ہی تو وہ نہایت مایوس اور ناامید ہو جاتا ہی اور اگر بعد سختی پہونچانے کے اُسے ہم اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہین تو وہ کہتا ہی "مین تو اُسکا مستحق تھا۔ مجھے یہ گمان نہین ہی کہ قیامت برپا ہوگی۔ اور اگر مجھے اپنے رب کی طرف جانا بھی ہوا تو اُس کے یہان بھی میرے لیے اچھا ہی اچھا ہی" ۔ جب قیامت آئے گی اُسوقت ہم اِن کافرون کو بتا دین گے کہ انھون نے کیسے اعمال کیے تھے اور عذاب سخت کا مزہ انھین چکھائین گے ۔ ہم جب انسان پر اپنا فضل کرتے ہین تو وہ ہم سے مُنھ پھیر لیتا ہی اور کنارہ کش ہو جاتا ہی اور جب اُسے تکلیف پہونچتی ہی تو وہ لمبی چوڑی دعائین کرتا ہی ۔ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہوا اور تم اس سے کفر کرتے ہو تو اس مخالفت بعید مین رہنے والے سے بڑھکر گمراہ اور کون ہوگا؟" ۔ عنقریب ہم ان لوگون کو اپنی نشانیان اطراف عالم مین اور خود ان کی ذات مین دکھائین گے۔ یہان تک کہ انھین معلوم ہو جائے گا کہ یہ قرآن برحق ہی ۔ اے محمدؐ! کیا یہ تیرے لیے کافی نہین ہی کہ تیرا رب ہر شی پر خود گواہ ہی ۔ جان لو کہ منکرین اپنے رب کی ملاقات کو مشتبہ جانتے ہین ۔ جان لو کہ اللہ کا علم ہر شی کو گھیرے ہوے ہی ۔

سورۂ شوریٰ[1]

مکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحی

حٰمٓ عٓسٓقٓ ۔ اے محمدؐ! اللہ زبردست حکمت والا تجھ پر اور تجھ سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہین اُن پر اسی طرح وحی نازل کرتا رہا ہی جس طرح یہ سورۃ اُس نے تجھ پر اُتاری ہی ۔ آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہی اللہ ہی کا ہی ۔ وہ بڑا عالی شان ہی ۔ کچھ بعید نہین ہی کہ آسمان مارے ہیبت کے اپنے اوپر کی طرف سے پھٹ جائین ۔ فرشتے اپنے رب کی حمد مین تسبیح کرتے ہین اور زمین والون

[1] اس سورہ مین شوریٰ کرنا شعار مومنین بتایا گیا ہی ۔

کے لیے بخشش مانگتے ہین ۔ آگاہ رہو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہی ۔ جنھون نے اللہ کے سوا دوسرے کو اپنا کارساز بنایا ہی اللہ اُن کا نگران ہی ۔ اے محمدؐ! تو ان پر داروغہ نہین ہی ۔ جس طرح ہم نے اور کتابین اُتاری تھین اُسی طرح ہم نے تجھ پر قرآن عربی اُتارا ہی کہ تو مکہ اور اُس کے گرد و نواح کے باشندون کو ڈرائے اور قیامت کے دن سے جس مین شبہہ نہین ہی خوف دلائے ۔ اُس دن ایک گروہ جنت مین ہوگا اور ایک گروہ دوزخ مین ہوگا ۔ اللہ چاہتا تو تمام لوگون کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہی اُسی کو اپنی رحمت مین داخل کرتا ہی ۔ نافرمانون کا اُس دن کوئی دوست اور مددگار نہوگا ۔ کیا ان لوگون نے اللہ کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہین ؟ ۔ اللہ ہی کارساز ہی ۔ وہی مُردون کو زندہ کرے گا ۔ اور وہی ہر شی پر قادر ہی ۔

ع ۲ لوگو! تم لوگ جس امر مین اختلاف کرتے ہو اُسکا فیصلہ اللہ کرے گا ۔ وہی اللہ میرا رب ہی اور اُسی پر مین بھروسا کرتا ہون اور اُسی کی طرف مین رجوع کرتا ہون ۔ اُس نے تمام آسمان اور زمین پیدا کیے ۔ اُس نے تمھاری جنس سے تم لوگون کے جوڑے بنائے اور چارپایون کے بھی جوڑے بنائے ۔ اس طرح وہ تکثیر روے زمین پر پھیلاتا رہتا ہی ۔ کوئی اُسی کا مثل نہین ہی ۔ وہ سنتا اور دیکھتا ہی ۔ آسمانون اور زمین کی کنجیان اُس کے پاس ہین ۔ وہ جس کے لیے چاہتا ہی رزق کو کشادہ اور تنگ کرتا ہی ۔ وہ ہر شی کو جانتا ہی ۔ لوگو! تمھارے لیے اُس نے وہی دین مشروع کیا جسپر چلنے کا اُس نے نوح کو حکم دیا تھا ۔ اور جسکی نسبت اُس نے اے محمدؐ! تجھ پر بھی وحی بھیجی ہی اور جسکے اُس نے ابراہیم ۔ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بتایا تھا کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس مین تفرقہ نہ ڈالنا ۔ اے محمدؐ! مشرکون پر یہ گران گذرتا ہی کہ تو انھین اس دین کی طرف بُلاتا ہی ۔ اللہ جسے چاہتا ہی مقبول کر لیتا ہی ۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہی اُسے وہ اپنا راستہ دکھاتا ہی ۔ اہل کتاب علم آنے کے بعد باہمی ضد کی وجہ سے جُدا جُدا فرقے ہوگئے ۔ اے محمدؐ! تیرے رب کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کا وعدہ پہلے سے نہوا ہوتا تو اُن مین فیصلہ کر دیا گیا ہوتا ۔ اور جو لوگ اُن کے بعد کتاب الٰہی کے وارث ہوے وہ ایسے شک مین ہین جو انھین تردد مین ڈالے ہوے ہی ۔ اے محمدؐ! تو لوگون کو اسی دین کی طرف بُلا اور تو خود بھی جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہی اس پر قائم رہ ۔ ان کی خواہشون کی پیروی نہ کر اور ان سے کہہ دے جو کتابین اللہ نے اُتاری ہین مین اُن پر ایمان ہی اور مجھے

حکم ملا ہے کہ مین تم مین عدل کرون - اللہ ہمارا اور تمھارا رب ہے + ہمارے اعمال ہمارے لیے ہین اور تمھارے اعمال تمھارے لیے ہین - ہم مین اور تم مین کوئی جھگڑا نہین ہے + اللہ ہم سب کو بروز قیامت جمع کرے گا اور اُسی کی طرف بازگشت ہوگی" + جو لوگ[۵۱] اللہ کے بارے مین بعد اس کے کہ لوگ اللہ کو مان چکے - جھگڑتے ہین اُن کی حجت اُن کے رب کے نزدیک باطل ہے اُن پر اللہ کا غضب اور عذاب سخت ہوگا + اللہ ہی نے کتابین برحق اُتاریں اور شرع[۵۲] قائم کی - اے محمدؐ! تجھے کیا معلوم ہے - شاید قیامت قریب ہی ہو + قیامت پر یقین نہ کرنے والے قیامت کے لیے جلدی مچا رہے ہین اور مومن اُس سے ڈرتے ہین اور اُسے برحق جانتے ہین + آگاہ ہو کہ قیامت کے بارے مین جو لوگ جھگڑتے ہین وہ بڑی گمراہی مین ہین + اللہ اپنے بندون پر مہربان ہے + جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے - وہ زبردست اور غالب ہے + قیامت

ع ۳ جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اُس کی کھیتی بڑھاتے ہین + اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اُسے دنیا عطا کرتے ہین - اور آخرت مین اُس کا کچھ حصہ نہین ہوتا + کیا ان لوگون کے شرکا[۵۳] نے ان کے لیے دین مین ایسی شریعت قائم کی ہے جس کا حکم اللہ نے نہین دیا + اگر قیامت کا قطعی وعدہ نہ ہوا ہوتا تو ابھی ان مین فیصلہ کر دیا جاتا + ظالمون کے لیے بیشک آخرت مین عذاب دردناک ہوگا + اے محمدؐ! اُس روز تو دیکھے گا کہ ظالم اپنے اعمال کے وبال سے ڈر رہے ہین اور وہ اُن پر واقع ہو کر رہے گا + مومنین نیکوکار جنتون کے باغون مین رہین گے اور جو کچھ وہ چاہین گے اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس موجود ہوگا - یہ بڑا فضل اللہ کا ہے + اسی کی بشارت اللہ اپنے مومن نیکوکار بندون کو دیتا ہے + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ دے مین اس تبلیغ رسالت پر قرابت دارون کی محبت کے سوا کوئی اور اُجرت تو تم سے نہین مانگتا؟" + جو کوئی نیکی کرے گا ہم اُس مین خوبی اور زیادہ کر دین گے اللہ بخشنے والا اور قدردان ہے + اے محمدؐ! کیا لوگ تیری نسبت کہتے ہین کہ "اس نے قرآن کے بارے مین اللہ پر افترا باندھا ہے" + اگر اللہ چاہتا تو تیرے دل پر مہر کر دیتا + لیکن اللہ تو اپنے کلام سے جھوٹ کو مٹاتا اور حق کو ثابت کرتا ہے + بیشک اللہ دلون کی بات جانتا ہے + وہی اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا ہے - خطائین معاف کرتا ہے - اور تمھارے افعال کو

نصیحت

---

[۵۱] یہ آیت اُن اہل کتاب کی شان مین ہے جو اہل عرب کو اُن کے مسلمان ہونے کے بعد دین محمدی سے بہکاتے تھے + [۵۲] میزان کا ترجمہ ترازو ہی یہان مجاز شرع ترجمہ کیا گیا ہے + [۵۳] شرکا سے مراد یہود و نصاریٰ ہین جنھین بغیر اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے +

جانتا ہے۔ اور مومنین نیکوکار کی دعائین قبول کرتا ہے اور اپنا فضل اُن پر بڑھاتا ہے + اور کافرون کے لیے عذاب سخت ہے + اگر اللہ اپنے بندون کے لیے رزق کشادہ کردیتا تو وہ مُلک مین ضرور بغاوت کرتے۔ لیکن اللہ جتنا چاہتا ہے اتنا ہی رزق اُتارتا ہے + وہ اپنے بندون سے خبردار اور اُن کا نگران ہے + لوگون کے نااُمید ہوجانے کے بعد وہی مینھ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے۔ وہی کارساز اور محمود ہے + آسمانون اور زمین کا پیدا کرنا اور اُن مین جتنے جانور اُس نے پھیلا رکھے ہین اُن کا پیدا کرنا اللہ کی قدرت کی نشانیون مین سے ہے + اور (بروز قیامت) جب وہ چاہے گا تو ان کے جمع کرلینے پر وہ قادر ہے + رزق مینھ

ع لوگو! جو مصیبت تمھین پہونچتی ہے وہ تمھارے ہی افعال کی سزا ہے۔ اور بہت سی خطائین تمھاری اللہ معاف بھی کردیتا ہے + تم مُلک مین کہین بھاگ کر اللہ کو عاجز نہین کرسکتے اور نہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا تمھارا کارساز اور مددگار ہے + اللہ کی قدرت کی نشانی یہ بھی ہے کہ دریا مین مثل پہاڑون کے جہاز دکھائی دیتے ہین + اللہ چاہے تو ہوا روک دے اور جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہجائین + تمام صبر اور شکر کرنے والون کے لیے اس مین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + یا وہ چاہے تو اہل جہاز کی بدکرداریون کی وجہ سے جہاز کو برباد کردے اور بہتیرون کے قصور سے درگذرے۔ اور یوقت تباہی جہاز ہماری آیتون مین جھگڑا کرنے والے جان لین کہ اُن کو کہین مفر نہین ہے + لوگو! جو کچھ تمھین دیا گیا ہے وہ حیات دنیا کا چند روزہ نفع ہے اور اللہ کے نزدیک جو اجر ہے وہ اس سے کہین بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے مگر یہ انھین لوگون کے لیے ہے جو مومن ہین اور اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین۔ کبائر گناہ اور بیحیائیون سے بچتے ہین اور غصہ آجاتا ہے تو معاف کرتے ہین۔ اپنے رب کا حکم قبول کرتے ہین۔ نماز پڑھتے ہین آپس مین مشورہ کرکے کام کرتے ہین اور ہم نے جو کچھ اُنھین روزی دی ہے اُسے خرچ کرتے ہین۔ اور جب اُن پر بیجا زیادتی کی جاتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہین + برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ لیکن جس نے معاف کیا اور صلح کرلی تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ بیشک اللہ ظالمون کو دوست نہین رکھتا + مظلوم ہوکر جس نے بدلہ لے لیا اُس پر کوئی الزام نہین ہے + الزام اُن پر ہے جو لوگون پر ظلم کرتے ہین اور مُلک مین ناحق سرکشی کرتے ہین + ایسے لوگون کے لیے دردناک عذاب ہے + اگر کوئی صبر کرجائے اور دوسرون کی خطا بخشدے تو یہ ہمت کے کام ہین + سزائے اعمال عفو خطا

ع ۵ جسے اللہ گمراہی مین چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کوئی اُس کا مددگار نہین ہوسکتا ✦
اے محمدؐ! تو بروز قیامت دیکھے گا کہ یہ ظالم جب عذاب دیکھین گے تو کہین گے کیا دنیا مین
قیامت پھر جانے کی کوئی راہ ہی؟ ✦ تو اُنھین دیکھے گا کہ یہ عذاب پر پیش کیے جاتے ہین تو ذلت سے
جھکے ہوے ہین اور کنکھیون سے دیکھ رہے ہین ✦ اُس وقت ایمان والے کہین گے بدنصیب
وہ ہین جنھون نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والون کو اپنا بُرا منونہ دکھا کر بروز قیامت تباہ کیا۔ آگاہ
ہو کہ ظالم عذاب دائمی مین رہین گے ✦ کوئی حمایتی اُن کا اللہ کے سوا نہو گا کہ اُن کی مدد کرے ✦
اللہ جسے گمراہی مین چھوڑ دے اُس کے لیے نجات کی کوئی راہ نہین ہی ✦ لوگو! اُس دن کے آنے
سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹل نہین سکتا اپنے رب کا کہا مانو۔ اُس دن نہ تمھارے لیے کوئی
پناہ کی جگہ ہو گی نہ تم سے انکار ہی کرتے بن پڑے گا ✦ اے محمدؐ! اگر لوگ روگردانی کرتے ہین تو کیا
ہم نے تجھے اُن کا نگاہبان بنا کر نہین بھیجا ہی۔ تجھے صرف پیغام پہونچا دینا ہی ✦ ہم جب انسان کو اپنی
رحمت کی لذت چکھاتے ہین تو وہ اُس سے خوش ہو جاتا ہی۔ اور جب اُنھین کوئی مصیبت اُنکے
اعمال کے سبب سے پہونچتی ہی تو وہ شکایت کرنے لگتا ہی۔ انسان بڑا ہی ناشکرگذار ہی ✦ آسمانون
انسان ناشکرگذار ہی اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لیے ہی ✦ جو چاہتا ہی وہ پیدا کرتا ہی ✦ جسے چاہتا ہی وہ بیٹیان
دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی وہ بیٹے دیتا ہی۔ یا بیٹے اور بیٹیان دونون قسم کی اولاد انھین دیتا ہی
اور جسے چاہتا ہی وہ بانجھ کر دیتا ہی۔ وہ دانا اور قادر ہی ✦ کسی بشر کا یہ رتبہ نہین کہ اُس سے اللہ
باتین کرے بجز اس کے کہ بذریعۂ وحی یا پردے کی آڑ سے باتین کرے یا کوئی رسول بھیجے جو اُسکے
حکم سے اُس کی مشیت کے مطابق باتین کرے ✦ وہ بیشک برتر اور حکمت والا ہی ✦ اسی طرح
اے محمدؐ! ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے دین کی روح (قرآن) کی وحی بھیجی تجھے اس کے قبل
خبر نہ تھی کہ کتاب کیا ہی اور ایمان کیا ہی۔ لیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنا دیا ہی کہ اس کے
ذریعہ سے ہم اپنے جس بندے کو چاہتے ہین راہ راست دکھاتے ہین ✦ اور بیشک تو لوگون
کو سیدھی راہ دکھاتا ہی۔ ایسے اللہ کی راہ جس کے لیے آسمانون اور زمین کی تمام چیزین ہین ✦
آگاہ ہو کہ تمام کامون کا مرجع[1] اللہ کی طرف ہی ✦

[1] اس لیے کہ تمام اسباب اُس تک منتہی ہوتے ہین یا اس لیے کہ بعد مرنے کے سب کو
اُسی کے پاس جانا ہی ✦

سورۂ زخرف[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت

ع حٰمٓ + قسم ہو اس کتاب (قرآن) واضح کی کہ ہم نے یہ قرآن بزبان عربی بنایا ہے تاکہ تم اہل عرب اسے سمجھو + یہ قرآن اصل کتاب (لوح محفوظ) مین ہمارے یہان ہے + یہ برتر ہے اور حکمت سے بھرا ہوا ہے + کیا ہم اس خیال سے کہ تم قوم فضول کار ہو قرآن کو تم سے کنارے ہٹا لین گے حالانکہ اگلے لوگ بھی تمھاری ہی طرح کے تھے جن مین بہت سے پیغمبر ہم نے بھیجے تھے + کوئی پیغمبر اُن کے پاس ایسا نہین آیا جس سے اُنھون نے مسخراپن نہ کیا ہو ہنسے نہین وہ کہ وہ کفار مکہ سے بڑھ کر زبردست تھے پکڑ کر ہلاک کیا اور ان لوگون کے قصے گذر چکے ہین + اے محمدؐ! اگر تو ان لوگون سے پوچھے کہ آسمانون اور زمین کا خالق کون ہے تو یہ اُسی طالب اور دانا اللہ کی طرف پیدا کرنا منسوب کرین گے جس نے زمین کو تمھارے لیے فرش بنایا اور تمھارے لیے اُس مین راہین بنائین کہ تم راہ پاؤ اور پانی آسمان سے ایک اندازہ کے ساتھ اُتارا پھر شہر مُردہ کو اُس سے زندہ کیا + اسی طرح تم قبرون سے بروز قیامت پھر نکالے جاؤ گے + اُسی نے ہر قسم کی چیزین بنائی ہین تمھاری سواری کے لیے کشتیان بنائین اور جانور ایسے بنائے کہ تم اُن کی پیٹھ پر اچھی طرح سے بیٹھو اور پھر اُس پر بیٹھ کر اپنے رب کی نعمت یاد کرو اور کہو وہ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے بس مین کیا ورنہ ہم تو اسے اپنے قابو مین نہین رکھ سکتے تھے + بیشک ہمین اپنے رب کی طرف پھر واپس جانا ہے" + لوگون نے اللہ کے بندون مین سے فرشتون کو اللہ کا لخت جگر (اولاد) قرار دے رکھا ہے + انسان بیشک صریح ناشکر گذار ہے +

کافرون سے سوال وجواب

ع کافرو! کیا اللہ نے اپنی مخلوق مین سے اپنے لیے بیٹیان پسند کین اور تمھارے لیے لڑکے پسند کیے؟ + حالانکہ اگر ان مین سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی جس کی تہمت وہ رحمان پر رکھتا ہے بشارت دی جائے تو منھ اُس کا مارے غم کے تاریک ہو جائے گا + کیا اللہ لڑکی اختیار کرے گا جو زیور مین پلے اور جھگڑے مین اظہار مدعا نہ کر سکے + یہ کفار فرشتون کو جو رحمٰن (اللہ) کے

[۱] اس مین دلائل توحید اور رد منکرین کا مفصل بیان ہے +

بندے ہین مؤنث کہتے ہین + توکیا یہ اُن کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ + ان کا یہ مقولہ قلمبند کیا جاتا ہے۔ اور قیامت مین ان سے بازپرس ہوگی + یہ کہتے ہین "اگر رحمٰن (اللہ) چاہتا تو ہم غیر کی پرستش نہ کرتے" + ان کو معاملات تقدیر کا کوئی علم نہین ہے یہ محض اٹکل سے بات کرتے ہین + کیا ہم نے کوئی کتاب اس کے پہلے انھین دی ہے جس سے یہ دلیل پکڑتے ہین؟ نہین۔ بلکہ یہ کہتے ہین "ہم نے اپنے باپ اور دادا کو اسی طریقے پر پایا اور ہم اُن کے قدم بقدم راہ راست پر جارہے ہین" + اے محمدؐ! جب کبھی تجھ سے پہلے کسی گاؤن مین ہم نے کوئی ڈرانے والا رسول بھیجا تو اُس سے بھی وہان کے دولتمندون نے یہی کہا تھا کہ ہم نے اسی طریقہ پر اپنے باپ دادا کو پایا اور ہم قدم بقدم اُن کی پیروی کررہے ہین + اس پر وہ پیغمبر کہتے تھے "تم نے جس طریقے پر اپنے باپ دادا کو پایا اُس سے زیادہ سیدھا طریقہ مین تمھین بتاؤن کیا جب بھی تم اُسی پُرانے طریقے پر چلوگے؟" + تو وہ جواب دیتے تھے "جو دین تم لائے ہو اُسے ہم نہ مانین گے" + بالآخر ہم نے اُن سے انتقام لیا۔ اے محمدؐ! تو دیکھ جھٹلانے والون کا کیسا انجام ہوا؟

نصیحت

ع ۳ ایک وقت تھا کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا "مین تمھارے معبود سے بیزار ہون بجز اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھے راہ دکھائے گا" + اس بات (عقیدہ) کو ابراہیم نے اپنے بعد بھی بذریعہ وصیت باقی رکھا۔ تاکہ لوگ اللہ کی طرف رجوع رہین + ہم نے اہل عرب کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا مین فائدہ پہونچایا یہان تک کہ ان کے پاس یہ قرآن اور رسول ظاہر آیا + جب ان کے پاس قرآن آیا تو یہ کہتے ہین "یہ جادو ہے۔ ہم اسے نہ مانین گے" + اور یہ بھی کہتے ہین "ان دو بستیون[۵۲] کے کسی اور بزرگ آدمی پر یہ قرآن کیون نہ اُترا؟" + اے محمدؐ! کیا یہ لوگ تیرے رب کی رحمت کے تقسیم کرنے والے ہین؟ + ہم نے ان کی روزی حیات دنیا مین ان پر تقسیم کردی اور ایک سے بڑھکر دوسرے کا درجہ بلند کیا کہ ان مین سے ایک دوسرے کو مطیع بنائے + تیرے رب کی رحمت (نبوت) بہتر ہے اُن تمام چیزون سے جو یہ لوگ جمع کرتے ہین + اور اگر یہ نہ ہوتا کہ تمام آدمی ایک ہی طریقہ کے ہوجائین گے تو منکرین رحمٰن (اللہ) کی چھتین اور اُس پر چڑھنے کے زینے اور اُن کے گھرون کے دروازے اور اُن کے بیٹھنے کے تخت ہم نقرئی بلکہ طلائی کردیتے + یہ سب

دنیا کے مزے

---

۵۲ اہل تشیع نے اس مقام پر باپ سے مجاز ارادی ہے + ۵۲ مکہ اور طائف +

محض چند روزہ زندگی کے فائدے ہین۔ اور آخرت کے مزے اے محمدؐ! تیرے رب کے پاس پرہیزگارون کے لیے ہین +

شیاطین انسان

ع ۴ جو کوئی رحمٰن (اللہ) کے ذکر سے غفلت کرتا ہی اُس پر ہم ایک شیطان مسلط کردیتے ہین وہی اُس کا ہمنشین رہتا ہی + یہ شیاطین ان غافلون کو راہ راست سے روکتے ہین اور غافلین سمجھتے ہین کہ ہم راہ راست پر ہین + یہان تک کہ جب وہ ہمارے پاس قیامت مین آئین گے تو وہ اُن شیاطین سے کہین گے "کاش میرے اور تیرے درمیان مین پورب اور پچھم کا فاصلہ رہتا" شیطان کیا ہی بُرا ہمنشین ہی + اُسوقت گنہگارون سے کہا جائے گا۔ جب تم نے دنیا مین نافرمانیان کین تو آج تمھارا اور تمھارے ساتھی شیطان کا ایک ساتھ مبتلائے عذاب ہونا تمھین کچھ نفع نہ دے گا + اے محمدؐ! کیا تو بہرون کو سُنا سکتا ہی اور اندھون کو اور اُن لوگون کو جو صریح گمراہی مین ہین راہ راست دکھا سکتا ہی؟ + خواہ ہم تجھے دنیا سے اُٹھالین اور ان سے انتقام لین یا ہم تجھے وہ عذاب دکھائین جسکا ہم نے ان کے لیے وعدہ کیا ہی۔ ہمکو ان پر قدرت ہی + اے محمدؐ! جو قرآن تیری طرف وحی کیا جاتا ہی اُسے تو مستحکم پکڑ۔ تو راہ راست پر ہی + یہ قرآن تیرے اور تیری قوم کے لیے نصیحت ہی + عنقریب قیامت مین اس کی بابت تم سب سے بازپرس کی جائے گی + اے محمدؐ! تجھ سے پہلے جو پیغمبر اپنے ہم نے بھیجے تھے اُن سے پوچھ کہ "رحمٰن (اللہ) کے سوا کوئی اور معبود بھی جسے پرستش کے لیے ہم نے بنایا ہی؟" +

نبیؐ کی تسلی و تشفی

حضرت موسیٰ اور فرعون

ع ۵ ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیون کے ساتھ فرعون اور اُس کے سردارون کی طرف بھیجا تو موسیٰ نے کہا "مین پروردگار عالمین کا بھیجا ہوا ہون" + اور جب اُس نے میری نشانیان انھین لادکھائین تو وہ ہنسنے لگے۔ ہم نے انھین ایک سے ایک بڑھکر نشانیان دکھائین۔ اور پھر ہم نے اُن پر عذاب نازل کیا کہ شاید وہ باز آئین + ان لوگون نے عذاب دیکھکر موسیٰ سے کہا "اے جادوگر! اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کر کہ اُس نے قبول دعا کا تجھ سے وعدہ کر رکھا ہی۔ ہم راہ پر آجائین گے" + جب ہم نے اُن سے عذاب ہٹالیا تو وہ عہد توڑنے لگے + فرعون نے اپنی قوم سے کہا "لوگو! کیا ملک مصر میرا نہین ہی؟ + یہ نہرین میرے محل کے نیچے بہتی ہین۔ کیا تم دیکھتے نہین؟ + اس مرد ذلیل سے مین بہتر نہین ہون

لہ یعنی اُن کے معتقدات جو کتابون مین لکھے ہوئے ہین دیکھو +

جو صاف بات بھی نہیں کر سکتا؟ + اس پر آسمان سے سونے کے کنگن کیوں نہیں اُترے یا فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ کیوں نہیں آئے؟" + غرضکہ فرعون نے اپنی قوم کو بہکا دیا اور وہ اُس کے کہنے میں آگئی وہ قوم نافرمان تھی ہی + جب اُن لوگوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے اُن سے انتقام لیا اور سب کو پانی میں ڈبو دیا + اور پھر انھیں ہم نے گیا گذرا کر دیا اور آنے والی نسلوں کے لیے ضرب المثل بنا دیا +

حضرت عیسیٰ

ع اے محمدؐ! جب ابن مریم (عیسیٰ) کی مثال بیان کی گئی تو تیری قوم اُسے سنکر یکایک کھلکھلا اٹھی اور کہنے لگی "ہمارے بت اچھے یا عیسیٰ؟" + یہ تیرے لیے عیسیٰ کی مثال نہیں بیان کرتے صرف جھگڑا کرتے ہیں + بلکہ یہ لوگ جھگڑالو ہیں + عیسیٰ بھی ہمارا ایک بندہ تھا ہم نے اُس پر احسان کیا اور بنی اسرائیل کے لیے اُسے اپنی قدرت کا نمونہ بنایا + اگر ہم چاہتے تو تمھیں لوگوں میں سے فرشتے بناتے جو زمین میں خلیفہ بنتے۔ بیشک وہ (عیسیٰ) ایک دلیل ہی قیامت کی + اے محمدؐ! تو لوگوں سے کہدے "تم لوگ قیامت کے آنے میں شک نہ کرو میری پیروی کرو یہی راہِ راست ہی + شیطان تمھیں اس سے نہ روکے۔ وہ تمھارا صریح دشمن ہی + عیسیٰ جب نشانیاں لیکر آیا تو کہنے لگا "میں تمھارے پاس حکمت لایا ہوں تاکہ بعض امر جس میں تمھیں اختلاف ہی میں تمھیں سمجھا دوں + اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو + وہ اللہ میرا اور تمھارا رب ہی اُس کی بندگی کرو + یہی سیدھی راہ ہی" + پھر اُن میں سے بہت سے لوگوں نے باہم اختلاف کیا + جو لوگ سرتابی کرتے ہیں اُن کے حال پر روزِ قیامت کے دردناک عذاب کے اعتبار سے افسوس ہی + کیا انھیں قیامت ہی کا انتظار ہی کہ وہ ناگاہ ان پر آجائے اور انھیں خبر نہ ہو + پرہیزگاروں کے سوا اور جتنے آپس میں دوستی رکھنے والے ہوں گے اُس دن ایک دوسرے کا دشمن ہو جائے گا +

اہل جنت

ع ہم پرہیزگاروں سے کہیں گے "اے میرے بندو! میری آیتوں پر ایمان لانے والو! اور فرمانبرداری کرنے والو! آج تم کو کوئی خوف نہیں ہی اور نہ تم آزردہ خاطر ہوگے + تم اور تمھاری بیبیاں خوشی خوشی جنت میں داخل ہوں + سونے کی رکابیاں اور پیالے اُن کے سامنے آئیں گے اور اُس میں وہی شے ہوگی جسے اُن کے دل چاہتے ہوں گے اور

۱؎ حضرت موسیٰ کی زبان میں لکنت تھی + ۲؎ یعنی جس طرح بے باپ کے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اسی طرح قیامت میں سب مردے زندہ ہوں گے یا یہ کہ قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ پھر دُنیا میں آئیں گے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہی +

جو اُن کی آنکھون کو بھلی معلوم ہوگی + اُن سے کہا جائے گا "تم ہمیشہ یہان رہوگے + یہ وہی جنت ہی جس کے وارث تم اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے ہوے ہو + تمھارے لیے یہان بہت سے میوے ہین جن مین سے تم کھا رہے ہو" + گنہگار البتہ عذاب جہنم مین ہمیشہ رہین گے جو اُن پر سے کم نہوگا - اور وہ اُس مین مایوس رہین گے + ہم نے اُن پر ظلم نہین کیا بلکہ وہ خود ظالم تھے + دوزخی پکارین گے "اے مالک جہنم! ایسی تدبیر کرو کہ تمھارا رب ہمین موت دے" + تو مالک جواب دے گا "تمھین اسی حال مین رہنا ہی" + اے کفار مکہ! ہم نے تمھارے پاس دین حق بھیجا ہی لیکن تم مین سے اکثر لوگ حق بات سے ناخوش ہوتے ہین + کیا کفار نے کوئی بات ٹھہرا رکھی ہی؟ یہ سمجھے رہین کہ ہم نے بھی کچھ ٹھہرا رکھا ہی + کیا یہ لوگ سمجھتے ہین کہ ہم ان کے بھید اور مشورے کو نہین سُنتے؟ + ہم ضرور سُنتے ہین اور سُنتے ہی نہین بلکہ ہمارے رسول (ملائکہ) ان کے پاس رہتے ہین اور لکھ لیا کرتے ہین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "اگر رحمٰن (اللہ) کے کوئی لڑکا[۵۱] ہوتا تو مین سب کے پہلے اُس کی بندگی کرتا + آسمانون اور زمین کا مالک جو عرش کا بھی مالک ہی تمھاری باتین بنانے سے پاک ہی + اے محمدؐ! تو ان لوگون کو بکنے اور کھیلنے دے - یہان تک کہ یوم موعود قیامت ان کے سامنے آئے + وہی آسمان مین بھی معبود ہی اور وہی زمین مین بھی معبود ہی - وہ حکیم دانا ہی + پاک ہی وہ ذات جس کی بادشاہت آسمانون اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزون پر ہی - اُسی کو قیامت کا علم ہی - اور اُسی کی طرف تم سب رجوع کروگے + جنھین مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہین وہ سفارش نہین کر سکتے - ہان جنھون[۵۲] نے حق پر گواہی دی اور اللہ کی وحدانیت اور اپنی عبودیت سے وہ واقفیت رکھتے ہین وہ شفاعت کر سکتے ہین + اے محمدؐ! اگر تو ان کفار سے پوچھے کہ انھین کس نے پیدا کیا ہی تو یہی کہین گے "اللہ نے" + پھر کہان یہ بہکے جا رہے ہین؟ + قسم[۵۳] ہی پیغمبر کے "یارب" کہنے کی کہ یہ لوگ ایمان نہین لائین گے + اے محمدؐ! ان کی طرف سے مُنھ پھیر لے اور کہہ "سلامتی رہے" یہ منکرین آگے چل کر قیامت مین جان لین گے +

اہل دوزخ

کراماً کاتبین

شفاعت

---

۵۱ یعنی اللہ صاحب اولاد نہین ہی - اگر وہ صاحب اولاد ہوتا تو مجھے لوگ دیکھتے کہ مین اُسکی اولاد کی بندگی کرتا ہون + ۵۲ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی "ہان جو لوگ صدق دل سے امر حق (کلمۂ توحید) کے قائل ہین اُنکی شفاعت (سفارش) فرشتے کرین گے" + ۵۳ یون بھی ترجمہ ہوا ہے "محمدؐ کا قول ہے - یہ لوگ ایمان نہین لائین گے

سورۂ دخان[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شب نزول قرآن

ع حٰمٓ + قسم ہو اس کتاب (قرآن) واضح کی کہ ہم نے اسے شب[۲] مبارک مین اُتارا ہی ہمین اس سے لوگون کو ڈرانا ہو + اس مبارک رات مین تمام امر محکم تصفیہ پاتے ہین + حکم ہمارے پاس سے صادر ہونا ہو + ہمین رسول بھیجنا تھا + اے محمدؐ! یہ رحمت تھی تیرے رب کی جو اس نے اپنے بندون پر کی + وہ سُنتا جانتا ہو + وہ آسمانون اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزون کا مالک ہو - اگر تم یقین کرو + اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہو - وہی جلاتا اور مارتا ہو + وہ تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا رب ہو + لیکن یہ لوگ شک مین پڑے کھیل رہے ہین + اے محمدؐ! تو انتظار کر اُس دن کا کہ آسمان ایک دھواں[۳] سا ظاہر ہو اور سب لوگون کو ڈھانک لے + یہ دردناک عذاب ہو + اسے دیکھ کر منکرین بھی دعائین کرین گے " اے ہمارے رب! ہم سے عذاب ہٹا دے ہم تجھ پر ایمان لائے ہین + لیکن اس سے انھین کیا نصیحت ہوگی ؟ ان کے پاس سمجھانے والا رسول آیا تو اُس سے انھون نے منھ پھیر لیا اور کہا یہ سکھایا ہوا پڑھا ہوا ہے + لوگو! ہم یہ عذاب چند روز کے لیے ہٹا دین گے مگر تم پھر وہی کفر کرو گے + پورا بدلہ ہم اُس دن لین گے جب ہم بڑی سخت گیری کرین گے - ہم انتقام بھی لیتے ہین + ان کے پہلے ہم نے قوم فرعون کو آزمایا تھا - اُن کے پاس رسول بزرگ (موسیٰ) آیا تھا + اُس نے فرعونیون سے کہا تھا " اللہ کے بندون (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو + مین تمھارے لیے امانت دار رسول ہون + اللہ سے سرکشی نہ کرو + مین تمھارے پاس ایک دلیل ظاہر لایا ہون + مین اپنے اور تمھارے رب سے پناہ مانگتا ہون اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو + تم مجھ پر ایمان نہین لاتے

موسیٰ و فرعون

---

[۱] اس مین دخان کا ذکر ہے - دخان کے معنی دھواں دود + [۲] بعضون نے اسے شب قدر خیال کیا ہے اور بعضون نے پندرھوین شعبان تصور کیا ہے - دیکھو دیباچہ دفعہ ۱۹ + [۳] بعضون کے نزدیک یہ پیشینگوئی تھی قحط کی جو آن حضرت کے زمانہ مین واقع ہو چکی تھی - سات برس تک بارش نہین ہوئی اور دھوپ اور گرمی ایسی پڑتی تھی کہ گویا دھواں معلوم ہوتا تھا + نیز دھوپ ہو تو دو پہر کو دور سے دھواں نکلتا نظر آتا ہے + اور بعضون کے نزدیک آثار قیامت کا یہ بیان ہے +

تو مجھ سے تعرض نہ کرو" ✦ پھر موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی "مجھے بچایہ شریر لوگ ہین" ✦ حکم ہوا "راتون رات ہمارے بندون (بنی اسرائیل) کو نکال لے جا۔ فرعونیون کی طرف سے تم لوگون کا تعاقب کیا جائے گا ✦ دریا کو ٹھہرا ہوا چھوڑ کر پار ہو جانا۔ یہ لوگ "ڈبو دیے جائین گے" ✦ فرعونیون نے کیسے کیسے باغ۔ نہرین۔ کھیت۔ بڑے بڑے مکانات اور نعمتین چھوڑین جن مین وہ عیش کرتے تھے ✦ ہم ایسا ہی کیا کرتے ہین ✦ پھر ہم نے اُن سب کا وارث دوسرے لوگون کو بنایا ✦ پھر فرعونیون پر آسمان اور زمین کو بھی رقت نہ آئی ✦ اور نہ اُن کو توبہ یا انفعال کی مہلت ملی ✦

ع ۲ بنی اسرائیل کو اُس ذلت کے عذاب سے جو فرعون کی طرف سے اُن پر ہوتا تھا ہم نے نجات دی۔ فرعون سرکش اور فضول کار تھا ✦ ہم نے بنی اسرائیل کو بوجہ اُن کے علم کے تمام عالم پر برگزیدہ کیا اور اُن کو نشانیان عطا کین جن مین اُن کے ایمان کی کھلی کھلی آزمائش تھی ✦ یہ کفار مکہ تو مسلمانون سے کہتے ہین "ایک ہی مرتبہ ہمکو ہمیشہ کے لیے پہلا مرنا ہی ہم پھر اُٹھائے نہ جائین گے ✦ تم اگر سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو جلا کر ہمارے سامنے لاؤ" کیا یہ لوگ بڑھ کر ہین یا تبع کی قوم۔ اور وہ لوگ جو ان سے پہلے گذرے ہین ✦ ہمنے انھین برباد کیا۔ وہ گنہگار تھے ✦ ہم نے آسمانون اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزون کو بطور کھیل کے پیدا نہین کیا ہے ✦ ہم نے انھین بمصلحت پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہین سمجھتے ✦ بیشک فیصلہ کا دن (قیامت) ان سب کے دوبارہ زندہ ہونے کا وقت مقرر ہے ✦ اُس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ لوگون کو مدد پہونچے گی مگر جس پر اللہ رحم کرے وہ منصور ہو سکتا ہے ✦ بیشک وہ غالب رحم والا ہے ✦

قوم تبع

قیامت

ع ۳ بیشک زقوم کا درخت دوزخ مین گنہگارون کی خوراک ہوگی۔ گویا وہ پگھلا ہوا تانبا ہوگا ✦ کہ گرم پانی کی طرح شکم مین اُبلے گا ✦ فرشتون کو حکم دیا جائے گا "پکڑو اسے اور پھر گھسیٹ کر لیجاؤ اسے وسط جہنم مین اور پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈال کر سزا دو" ✦ اور دوزخی سے کہا جائے گا "اس عذاب کے مزے چکھ ✦ ہمارے یہان تو بڑی قدر اور منزلت والا ہے ✦ یہی وہ دوزخ ہے جس مین تم لوگ شک کرتے تھے" بیشک پرہیزگار امن والے

درخت زقوم

دوزخ کا عذاب

---

۵۱ بجائے "بوجہ اُن کے علم" کے "سمجھ کر" بھی ترجمہ ہو سکتا ہے ✦ ۵۲ من وسلوے وغیرہ ✦ ۵۳ تھوہڑ ✦

جنت مقام باغون اور چشمون مین - سندس اور استبرق (ریشم کے مہین اور دبیز لباس) پہنے ہوے رہین گے اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے رہین گے + ایسا ہی ہوگا + سیاہ چشم حورون سے ہم اُن کے نکاح کردین گے + اطمینان سے ہر قسم کے میوے وہ اُس مین طلب کرین گے + موت جو پہلے اُنھین دنیا مین آئی تھی اُس کے سوا پھر وہان وہ تلخی موت نہ چکھین گے اللہ عذاب دوزخ سے اُنھین محفوظ رکھے گا + اے محمدؐ! تیرے رب کا یہ فضل ہوگا + یہ بڑی کامیابی ہوگی + اے محمدؐ! ہم نے یہ قرآن تیری زبان مین آسان کردیا ہی تاکہ یہ اہل عرب سمجھ کر نصیحت پکڑین تو بھی نتیجہ کا انتظار کر یہ بھی انتظار کرنے والے ہین +

قرآن زبان اہل عرب

سورۂ جاثیہ

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قدرت الٰہی ع حٰمٓ + یہ کتاب (قرآن) غالب حکمت والے اللہ کی طرف سے اُتری ہی + آسمانون اور زمین مین مومنین کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + لوگو! تمھارے پیدا کرنے مین اور روے زمین پر جانورون کے پھیلانے مین یقین کرنے والون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + رات اور دن کے ردوبدل مین اور آسمان سے روزی (مینھ) اُترنے مین کہ اللہ زمین مُردہ کو اُس سے زندہ کرتا ہی اور ہواؤن کے پھیرنے مین سمجھدارون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + اے محمدؐ! یہ اللہ کی آیتین ہین جنھین ہم ٹھیک ٹھیک تجھے پڑھ کر سُناتے ہین + اب اللہ اور اللہ کی آیتون کے بعد یہ لوگ کس بات پر ایمان لائین گے + + ہر ایک مفتری گنہگار پر افسوس ہی کہ اللہ کی آیتین اُسے سُنائی جاتی ہین تو وہ انھین سُنکر بحالت تکبر کفر پر اڑا رہتا ہی - گویا اُس نے اُنھین سُنا ہی نہین + اے محمدؐ! تو اُسے عذاب الیم کی بشارت دے + کفر پر اڑنے کے علاوہ جب وہ ہماری آیتون کی خبر پاتا ہی تو اُن سے مسخراپن کرتا ہی - ایسے ہی لوگون کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہی + ان کے پیچھے جہنم ہی - ان کی کمائی دنیا کی ذرا بھی ان کے کام نہ آئے گی - اور نہ وہ معبود کام آئین گے جنھین اللہ کے سوا

قدرت الٰہی

لہ اس سورہ مین لفظ جاثیہ آیا ہے جس کے معنی ہین "زانو کے بل گری ہوئی" +

انھون نے کارساز ٹھہرا رکھا تھا۔ ان پر بڑا عذاب ہوگا + یہ قرآن رہنمائی ہے۔ جو لوگ اپنے رب کی آیتون سے کفر کرتے ہین اُن کو عذاب کی دردناک سزا ہونے والی ہے +

قدرت الٰہی

ع ۲ اللہ وہ ہے جس نے سمندر کو تمھارا مسخر کر دیا ہے تاکہ اللہ کے حکم سے اُس مین جہاز چلین اور تاکہ تم اللہ کا فضل (معاش) ڈھونڈھو اور تاکہ تم شکر کرو + جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے وہ سب اُس نے اپنے فضل سے تمھارے لیے مسخر کر دیا ہے + فکر کرنے والون کے لیے اسمین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + اے محمدؐ! تو مومنون سے کہدے کہ وہ اللہ کے ایام عذاب کی امید نہ رکھنے والون سے درگذر کرین تاکہ اللہ اُن کے افعال کا اُنھین بدلہ دے۔ جس نے بھلائی کی اپنے لیے کی اور جس نے بُرائی کی اُس کے اوپر وہ بُرائی ہے۔ اور تم سب کو اپنے رب کی طرف واپس جانا ہے +

بنی اسرائیل

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (توریت) حکومت اور نبوت دی تھی اور اچھی روزی اُنھین عطا کی تھی اور تمام عالم پر اُنھین فضیلت دی تھی + ہم نے اُنھین کھلے ہوئے احکام دین بتا دیے تھے۔ اُنھون نے باہم اختلاف کیا تو الٰہی حاصل ہونے کے بعد اور باہمی ضد سے کیا۔ تیرا رب بیشک قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اُن باتون کا جن مین وہ اختلاف کرتے تھے + اے محمدؐ! پھر ہم نے دین کی ایک شریعت (اسلام) پر تجھے مامور کیا ہے تو اُس کی پیروی کر اور اُن لوگون کی خواہشون کی پیروی نہ کر جنھین ان باتون کا علم نہین ہے۔ یہ لوگ تجھے اللہ سے ذرا بھی بے پروا نہین کر سکتے + نافرمان لوگ ایک دوسرے کے دوست ہین اور اللہ پرہیزگارون کا دوست ہے + یہ قرآن لوگون کے لیے بینائی ہے۔ اور یقین کرنے والون کے لیے ہدایت اور رحمت ہے + کیا بُرائی کرنے والے خیال کرتے ہین کہ ہم اُنھین مومنین نیکوکار کے برابر کر دین گے۔ ان سب کا جینا اور مرنا ایک ہی طرح کا ہوگا؟ یہ لوگ کیا ہی بُرے حکم لگاتے ہین +

ع ۳ اللہ نے آسمانون اور زمین کو مصلحت سے بنایا ہے کہ ہر ایک کو اُس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے قیامت مین لوگون پر ظلم نہ کیا جائے گا + اے محمدؐ! کیا تو نے اُسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے۔ اور علم ہوتے ہوئے اُسے اللہ نے گمراہی مین چھوڑ دیا ہے اور اُس کے کان اور دل پر مُہر کر دی ہے اور اُس کی آنکھون پر پردہ ڈال دیا ہے + اللہ کے بعد اُسے کون راہ راست دکھائے گا؟ کیا اتنا بھی تم لوگ نہین سوچتے؟ + کفار کہتے ہین یہ یہی دنیاوی زندگی

سلہ مکہ مین جو مسلمانون پر کفار عرب زیادتیان کرتے تھے اُن کی تسکین خاطر کے لیے یہ آیت اتری تھی + ۵۲ یعنی جانتا ہے اور نہین مانتا۔ اور یون بھی ترجمہ کیا گیا ہے "اور سمجھکر کہ وہ روبراہ نہوگا اللہ نے اُسے چھوڑ رکھا ہے" +

ہماری ہی یہین ہم مرتے اور جیتے ہین - ہمین زمانہ ہی ہلاک کرتا ہی" انھین زمانہ کا بھی علم نہین ہی - یہ صرف ظنیات سے کام لیتے ہین + جب انھین ہماری کھلی کھلی آیتین سُنائی جاتی ہین تو یہ اپنی حجت مین صرف یہ کہتے ہین "تم دعویٰ قیامت مین سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کرلاؤ" اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "تمھین اللہ ہی زندہ رکھتا ہی پھر وہی مارتا ہی روز قیامت[1] جس کے آنے مین شبہہ نہین ہی تمھین جمع کرے گا - لیکن اکثر آدمی نہین سمجھتے +

ع اللہ ہی کے لیے آسمانون اور زمین کی بادشاہت ہی - جس دن قیامت قائم ہوگی اُسدن قیامت کے جھٹلانے والے خسارے مین رہین گے - اور اے محمدؐ! تو اُس دن دیکھے گا کہ ہر ایک امت دوزانو بیٹھی ہوئی ہی اور ہر ایک اُمت اپنے نامۂ اعمال کی طرف بُلائی جاتی ہی" اُسوقت ان سب سے کہا جائے گا "آج تمھارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا یہ ہماری کتاب (تمھارے نامۂ اعمال) تمھارے مقابلہ مین ٹھیک بول رہی ہی + ہم تمھارے اعمال لکھواتے جاتے تھے" پھر مومنین نیکوکار کو اُن کا رب اپنی رحمت مین داخل کرے گا + یہ صریح کامیابی ہوگی + اور ان کافرون سے کہا جائے گا "کیا میری آیتین تمھین سُنائی نہین گئی تھین ؟ - سُنائی گئی تھین لیکن تم نے سرکشی کی اور تم نافرمان لوگ تھے + جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہی اور قیامت مین شبہہ نہین ہی تو تم کہتے تھے "ہم نہین جانتے قیامت کیا ہی - کچھ واہمہ سا ہوتا ہی مگر ہم اُسکا یقین نہین کرتے" اُس وقت ان پر ان کے اعمال کی بُرائیان ظاہر ہوجائین گی اور جس عذاب سے یہ تمسخر کرتے تھے وہ ان پر نازل ہوگا - اور ان سے کہا جائے گا "جس طرح تم اپنے اُسدن کے آنے کو بھولے ہوے تھے اُسی طرح آج ہم بھی تمھین بھول جاتے ہین - آگ تمھارا ٹھکانا ہی اور تمھارا کوئی مددگار نہین ہی" + یہ بدلہ ہی اُس کا کہ تم نے اللہ کی آیتون کو دل لگی ٹھہرایا تھا اور دنیا کی زندگی نے تمھین دھوکے مین ڈال دیا تھا - بس آج نہ گنہگار دوزخ سے نکلین گے نہ اُن کے عذر مقبول ہون گے" تعریف ہی اللہ کی جو آسمانون اور زمین اور تمام عالم کا رب ہی" آسمانون اور زمین مین اُس کی بڑائی ہی + وہی غالب حکمت والا ہی +

(چھبیسوان پارہ)

[1] یعنی جس طرح تمھین اللہ دنیا مین زندہ رکھتا ہی اور مارتا ہی اُسی طرح وہ قیامت مین زندہ کرکے جمع کرنے پر بھی قادر ہی +

سورۂ احقاف ۴۶

(مکّی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت

ع حٰمٓ ۔ غالب حکمت والے اللہ کی طرف سے یہ کتاب (قرآن) اُتاری گئی ہی + ہمنے آسمانون اور زمین اور اُن کے درمیان کی چیزین مصلحت ہی سے اور ایک وقت معین تک کے لیے پیدا کی ہین + کفار اُن باتون کی پروا نہین کرتے جن سے وہ ڈرائے جاتے ہین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہدے "بھلا دیکھو اللہ کے سوا جنھین تم پکارتے ہو مجھے تو دکھاؤ کہ زمین سے اُنھون نے کیا پیدا کیا ہی یا آسمانون مین اُن کی شرکت ہی + اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کسی ذی علم کی کوئی روایت مجھے دکھاؤ[۵۲] ۔ کون زیادہ گمراہ ہی اُس شخص سے جو اللہ کے سوا ایسے معبودون کو پکارتا ہی جو روز قیامت تک اُسکا جواب نہ دے سکین ؟ ۔ اور اُن کو تو ان لوگون کے پکارنے کی خبر بھی نہین ہوتی + جب قیامت کے دن لوگ جمع کیے جائین گے تو ان[۵۳] کے معبودان کے دشمن اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائین گے + جب ہماری کھلی کھلی آیتین اُن لوگون کے سامنے پڑھی جاتی ہین تو یہ منکرین حق (قرآن) کی نسبت "جب وہ ان کے پاس آچکا" کہتے ہین کہ "یہ کھلا ہوا جادو ہی" اے محمدؐ! کیا یہ تیری نسبت کہتے ہین "اس نے قرآن دل سے بنالیا ہی ؟" تو ان سے کہہ "اگر مین نے اسے اپنے دل سے بنالیا ہی تو تم اللہ کے مقابلہ مین میرے کچھ بھی کام نہین آسکتے + اللہ خوب جانتا ہی اُن باتون کو جن مین تم لگے رہتے ہو + ہمارے اور تمھارے درمیان مین اللہ کی شہادت کافی ہی + وہ بخشنے والا مہربان ہی + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "مین کوئی پہلا پیغمبر نہین ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہی کہ میرے ساتھ آئندہ کیا کیا جائیگا اور تمھارے ساتھ کیا کیا جائیگا + مجھ پر جو وحی آتی ہی مین اُس کی پیروی کرتا ہون مین صرف کھلا ہوا ڈرانیوالا ہون" اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہی کہ اگر قرآن اللہ کی

---

۵۱ سورہ احقاف والون کا ذکر ہی + ۵۲ اپنے بیان کی تائید مین + ۵۳ یون بھی ترجمہ ہو سکتا ہی "یہ عابد اپنے معبودون کے دشمن اور اُن کی عبادت سے منکر ہو جائین گے"

طرف سے ہو اور تم اُس سے انکار کرتے ہو اور بنی اسرائیل مین سے ایک گواہ[۵۱] نے اُسی طرح کی ایک کتاب نازل ہونے پر گواہی بھی دی اور ایمان بھی لایا اور تم سرکشی کر رہے ہو تو تمھارا کیا انجام ہوگا؟ بیشک اللہ ظالمون کو راہ نہین دکھاتا ۔

ع ۲ کفار مسلمانون سے کہتے ہین "اگر یہ دین اسلام اچھا ہوتا تو یہ عوام الناس اسکے قبول کرنے مین ہم پر سبقت نہ کرتے" جب قرآن سے انھین ہدایت نہین ہوئی تو اب یہ کہتے ہین "یہ ایک افترا پرانا ہے" اس قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب (توریت) آئی تھی جو امام اور رحمت تھی ۔ یہ کتاب (قرآن) اُس کی تصدیق کرتی ہے زبان عربی مین - تاکہ ظالمون کو عذاب الٰہی سے ڈرائے اور نیکوکارون کو اللہ کی خوشنودی کی بشارت دے ۔ جن لوگون نے کہا "ہمارا رب اللہ ہے" اور پھر وہ اس پر ثابت قدم بھی رہے تو اُن کے لیے آخرت مین نہ خوف ہے اور نہ غم ہے - وہ جنت والے ہین - جنت مین ہمیشہ رہین گے اُن کے اعمال کا یہ بدلہ ہے

والدین ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کی وصیت کی ہے - اُس کی ماں نے اُسے تکلیف سے پیٹ مین رکھا اور تکلیف سے اُسے جنا - اُس کا پیٹ مین رہنا اور دودھ چھوڑنا یہ کُل

ایام حمل و رضاعت زمانہ تیس[۵۲] مہینے کا ہے ۔ یہان تک کہ جب آدمی اپنی قوت کو پہونچتا ہے اور چالیس[۵۳] برس کا ہوتا ہے تو کہتا ہے "اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ مین تیرے اُن احسانات کا شکر کرون جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیے ہین - اور توفیق دے کہ مین تیری مرضی کے مطابق کار نیک کرون اور میری اولاد کو صالح بنا ۔ مین تیری طرف رجوع کرتا ہون اور تیری اطاعت کرتا ہون

یہی وہ لوگ[۵۴] ہین کہ جنتیون کے شمول مین ہم ان کے اچھے کام قبول کرین گے اور ان کی خطاؤن سے درگذر کرین گے یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے دنیا مین کیا جاتا ہے ۔ وہ[۵۵] اپنے والدین سے کہتا ہے

فرزند شقی "تف ہے تمپر کہ تم مجھ سے کہتے ہو کہ مین قبر سے نکالا جاؤن گا حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی امتین

---

[۵۱] کہا جاتا ہے کہ عبداللہ بن سلام کی طرف اشارہ ہے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۸۶ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ سورہ مکی ہے اور عبداللہ بن سلام مدینہ مین ایمان لائے تھے - ممکن ہے کہ یہ آیت مدنی ہو یا علماے یہود مین سے کوئی اور مخصص متاخر الیھا

[۵۲] اقل مدت حمل ۶ ماہ اور اقل مدت رضاعت ۲ سال و [۵۳] چالیس برس مین عقل کی پختگی ہوتی ہے ۔ بعضون نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر کی شان مین ہے جب والدین مسلمان ہو گئے تھے مگر بظاہر تخصیص کی کوئی وجہ نہین ہے اسلیے ترجمہ مین بجاے صیغۂ ماضی کے صیغۂ حال استعمال کیا گیا ہے ۔

[۵۴] ابن کثیر نے محمد بن حاطب سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ سے کسی نے حضرت عثمان کے بارے مین سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ آیت حضرت عثمان اور اُن کے ساتھیون کی شان مین ہے ۔ لیکن آیت کے معنی عام ہین کہ اچھے کام زائد ہون تو بُرے کام نظر انداز ہو سکتے ہین ۔

[۵۵] ہر اولاد شقی کے حق مین یہ آیت ہے ۔

گذر گئیں اور کوئی مر کر زندہ نہوا" والدین اللہ سے فریاد کرتے ہین اور بیٹے سے کہتے ہین "خرابی ہو تیری - ایمان لا - اللہ کا وعدۂ قیامت بیشک سچا ہی" تو وہ کہتا ہی "یہ محض اگلون کے قصے ہین" یہی وہ لوگ ہین جو بشمول جن اور انس کی اُمتون کے جو ان سے پہلے گذری ہین وعدۂ عذاب کے مستحق ٹھہرے ہین اور یہ لوگ برباد ہونے والے ہین + ہر ایک کے اعمال کے درجے ہین اور ہر ایک کو اللہ اُن کے اعمال کا عوض دے گا - کسی پر ظلم نہ ہوگا + جس دن کفار آگ کے سامنے لائے جائین گے اُن سے کہا جائے گا "تم اپنی نعمتین اپنی دنیاوی زندگی مین پا چکے ہو اور اُن سے متمتع ہو چکے ہو - آج تمھین رسوائی کا عذاب اسلیے دیا جائے گا کہ تم زمین مین ناحق برائیان اور نافرمانیان کرتے تھے" + دوزخ

ع ۴ اے محمدؐ! تو لوگون کو قوم عاد کے بھائی ہود (پیغمبر) کی یاد دلا + جب اُس نے سرزمین احقاف (ریگستان) مین اپنی اُس قوم کو عذاب الٰہی سے ڈرایا جن کے آگے اور پیچھے بکثرت ڈرانے والے آئے تھے - اور کہا "بندگی نہ کرو مگر اللہ کی + مین تمھارے لیے ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہون" - تو وہ لوگ بولے "کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہی کہ ہمین ہمارے معبودون سے برگشتہ کر دے - اگر تو سچا ہی تو وہ عذاب دکھا جس کا وعدہ تو کر رہا ہی" + ہود نے کہا "اس کا علم تو اللہ ہی کو ہی - مین تمھارے پاس وہ پیغام پہونچاتا ہون جسے مین لایا ہون - لیکن مین تو تمھین قوم جاہل پاتا ہون" + جب اُنھون نے وہ عذاب[۵۱] دیکھا کہ بشکل ابر اُن کے وادیون کے سامنے آرہا ہی تو وہ بولے "یہ بادل ہم پر برسے گا" + ارشاد ہوا "نہین بلکہ یہ وہ عذاب ہی جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے + یہ ہوا ہی اور اس مین دردناک عذاب ہی - یہ ہر شی کو اپنے رب کے حکم سے ہلاک کر دے گی - پھر یہ حالت ہوئی کہ سوا اُن کے گھروں کے اور کوئی شی نظر نہین آتی تھی + ہم گنہگارون کو اسی طرح سزا دیتے ہین + ہم[۵۲] نے جیسی قدرت اُنھین دی تھی تمھین نہین دی ہی - کان - آنکھین اور دل سب اُنھین عطا کیے تھے - لیکن جب اللہ کی آیتون سے اُنھون نے انکار کیا تو اُن کے کان - آنکھین اور دل کچھ بھی اُن کے کام نہ آئے اور جس عذاب سے وہ مسخراپن کرتے تھے اُس نے اُنھین آگھیرا + حضرت ہودؑ

ع ۴ اے اہل مکہ! تمھارے گرد جو گانوں[۵۳] تھے اُنھین ہم نے برباد کیا اور بدل بدل کر اپنی

---

۵۱ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۵ + ۵۲ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی "ہم نے جیسی قدرت تمھین دی ہی اُنھین بھی دی تھی" ہو ۵۳ ثمود اور قوم لوط +

قدرت کی نشانیاں دکھائیں تاکہ وہ[۵۱] رجوع کریں ۔ اللہ کے سوا جنھیں انھوں نے قرب الٰہی حاصل کرنے کے لیے معبود بنایا تھا انھوں نے اُن کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ اُن سے غائب ہوگئے۔ ان کے جھوٹ اور بہتان کی یہ حقیقت تھی ۔ اے محمدؐ! ان لوگوں سے ذکر کر کہ ہم نے چند جنّ[۵۲] تیرے پاس قرآن سننے کے لیے بھیجے۔ جب وہ اُس موقع پر آئے تو ایک نے دوسرے سے کہا "چپ رہو"۔ جب قرآن کا پڑھنا تمام ہوا تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈرانے کے لیے گئے اور جاکر بولے "بھائیو! ہم نے ایک کتاب سُنی ہے جو موسیٰ کے بعد اُتری ہے اور تمام اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ راہِ حق اور راہِ راست دکھاتی ہے ۔ بھائیو! اس اللہ کی طرف بُلانے والے پیغمبر (محمدؐ) کو مانو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمھارے گناہ بخشے گا اور دردناک عذاب سے تمھیں بچائے گا ۔ جو کوئی اس اللہ کی طرف پکارنے والے پیغمبر کی نہ سُنے گا وہ زمین پر تمھیں بھاگ کر اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا اور نہ اللہ کے سوا کوئی اُس کا حمایتی ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ۔ کیا یہ نہیں سمجھتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اُن کے پیدا کرنے سے نہ تھکا۔ وہ مُردے کے جِلانے پر بھی قادر ہے۔ بلکہ وہ ہر شے پر قادر ہے ۔ جس دن کافر آگ کے سامنے لائے جائیں گے اُن سے پوچھا جائے گا "کیا یہ دوزخ برحق نہیں ہے؟" وہ کہیں گے "ہاں قسم ہے اپنے رب کی یہ برحق ہے"۔ اُن سے اللہ کہے گا "اپنے کفر کے عوض میں اس عذاب کا مزہ چکھو"۔ اے محمدؐ! تو بھی کافروں کی ایذا دہی پر صبر کر جیسا کہ اور باہمت پیغمبروں نے صبر کیا تھا اور ان کے لیے عذاب کی جلدی نہ کر۔ منکرین بروز قیامت جب وہ عذاب دیکھیں گے جس کا وعدہ اُن سے دنیا میں کیا جاتا ہے تو سمجھیں گے کہ گویا دنیا میں وہ بہت ٹھہرے تھے تو دن میں گھڑی بھر۔ یہ قرآن[۵۳] ایسا پیغام ہے۔ اسکے بعد وہی لوگ ہلاک ہونگے جو نافرمانبردار ہیں ۔

جن ایمان لائے

---

[۵۱] یوں بھی ترجمہ ہوا ہے "تاکہ وہ اپنی حرکات سے باز آئیں"۔ [۵۲] آنحضرتؐ پر جب آپ ابتدائے اسلام میں طائف سے مکہ واپس آرہے تھے چند جن ایمان لائے تھے انھیں کا یہ ذکر ہے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۴۰۔ لیکن جو یہ کہتے ہیں کہ جن کی کیا تعریف ہے وہ اپنی تسکین خاطر کے لیے الاسلام فصل ۴ ۵ دیکھ سکتے ہیں۔ مگر اس قسم کے شکوک تا قصین کے دل میں پیدا ہوں گے۔ کاملین کے دل میں پیدا نہ ہوں گے۔ جو جتنا ہی جانتا ہے اتنا ہی سمجھتا ہے کہ کارخانۂ قدرت کا راز احاطۂ عقل انسانی سے باہر ہے ۔ [۵۳] یوں بھی ترجمہ کیا جاسکتا ہے "حکم الٰہی جو لوگوں کو پہونچانا تھا پہونچا دیا گیا ۔

سورۂ محمد[۴۷]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع کفر کرنے والوں کے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے والوں کے اعمال اکارت گئے[۱] اور مؤمنین نیکوکار یعنی جو کتاب برحق (قرآن) محمدؐ پر اُس کے رب سے اُتاری ہے اُس پر یقین کرنے والوں کے گناہ اللہ نے دور کر دیے اور اُن کی حالت دینی اور دنیوی درست کر دی + یہ اختلاف حالت اس لیے ہوا کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مؤمنین اپنے رب کے ٹھیک راستہ پر چلے + اسی طرح اللہ آدمیوں کے سمجھانے کے لیے اُن کے حالات بیان کرتا ہے + مسلمانو! جب تم لڑائی میں کافروں سے ملو تو اُن کی گردنیں مارو + یہانتک کہ جب خونریزی کر چکو تو انھیں مضبوط باندھو پھر اس کے بعد احسان رکھکر چھوڑ دو یا فدیہ[۲] لے لو۔ یہانتک کہ لڑائی ختم ہو جائے + یہی حکم[۳] ہے + اگر اللہ چاہتا تو بے لڑے اُن سے بدلہ لے لیتا۔ لیکن اللہ کو منظور ہے کہ باہم لڑا کر تمھیں آزمائے + اللہ کی راہ میں جو لوگ مارے گئے اُن کے اعمال اللہ اکارت نہ کرے گا + اللہ انھیں راہ راست دکھائے گا اور انھیں خوشحال کرے گا اور ایسی جنت میں داخل کرے گا جس کی تعریف وہ اُن سے کر چکا ہے + ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں دشمنوں کے مقابلے میں ثابت قدم رکھے گا + کافروں کے لیے خواری ہے اور اللہ اُن کے اعمال ضائع کر دے گا + یہ اس لیے کہ کفار نے اللہ کے اُتارے ہوئے دین کو بُرا جانا تو اللہ نے اُن کے اعمال اکارت کر دیے + کیا ان لوگوں نے مُلک کی سیر نہیں کی کہ انھیں نظر آتا کہ کیا ہوا انجام اُن لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے + اللہ نے اُن کا ستیاناس کر دیا۔

ربط کفر کافر

قتال

جنگ کے قیدی

---

[۱] اس میں آنحضرتؐ محمدؐ کے فتوحات کا کچھ ذکر ہے + [۲] یعنی معاوضہ نقدی یا جنسی لے کر چھوڑ دو + [۳] یہاں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ جنگ کے قیدیوں کو لونڈی یا غلام بنانے کا قاعدہ اس آیت نے مٹایا ہے اور اسی کی تقلید اب تمام مہذب ملکوں میں کی جاتی ہے۔ دیکھو الاسلام فصل ۷۰ + لیکن واضح رہے کہ علماء کی کثرت رائے اس کے خلاف ہے +

ان کافروں کا بھی یہی حال ہوگا ٭ یہ اس لیے ہوگا کہ مؤمنوں کا حامی اللہ ہے اور کافروں کا کوئی حامی نہیں ہے ٭

مؤمن و کافر

ع ۲ اللہ مؤمنین نیکوکار کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ٭ کفار دنیا میں فائدے اٹھاتے ہیں اور چارپایوں کی طرح کھاتے ہیں۔ آخری ٹھکانا انکا دوزخ ہے ٭ اے محمدؐ! بہت سی بستیاں ایسی تھیں جو تیری بستی (مکہ) سے جس کے باشندوں نے تجھے نکالا ہے قوی تر تھیں۔ ہم نے اُن کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا اور کوئی اُن کا مددگار نہوا ٭ کیا وہ لوگ جو اپنے رب کے کھلے راستہ پر ہیں مثل اُن کے ہو سکتے ہیں جنھیں اپنے بُرے کام اچھے نظر آتے ہیں اور جو اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں ٭

جنت

جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے اُس میں نہریں ہیں ایسے پانی کی جو سڑتا نہیں اور ایسے دودھ کی جو کبھی بدمزہ نہیں ہوتا اور ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے خوش گوار ہو اور ایسے شہد کی جو صاف ہو۔ اور ہر قسم کے میوے اُن کے لیے اُس میں موجود ہوں گے اور اُن کے رب کی بخشش اُن کے ساتھ ہوگی ٭ کیا ایسی جنت کے رہنے والے برابر ہوں گے اُن کے جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے

منکرین

اور جنھیں ایسا کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو اُن کی انتڑیاں کاٹ دے گا ٭ اے محمدؐ! انھیں لوگوں میں سے وہ بھی ہیں کہ تیری باتیں کان لگا کر سُن لیتے ہیں اور تیرے پاس سے اُٹھ کر علم والوں سے پوچھتے ہیں "اس وقت اس شخص نے کیا کہا؟" ٭ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مُہر کر دی ہے اور اپنی خواہشوں کے یہ پیرو ہیں ٭ جنھوں نے اللہ کی راہ پائی ہے اللہ انھیں زیادہ ہدایت دیتا ہے اور توفیق پرہیزگاری دیتا ہے ٭ یہ منکرین محض قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ دفعۃً آجائے۔ نشانیاں قیامت کی تو آگئیں ٭ جب قیامت ہی آجائے گی تو اُن کا سوچنا انھیں کیا مفید ہوگا؟ ٭ اے محمدؐ! تو جان لے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے۔ اور ہم سے بخشش مانگ اپنے گناہوں کے لیے اور نیز مؤمنین اور مؤمنات کے لیے ٭ اللہ تمھارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے کی جگہ سے باخبر ہے ٭

ع ۳ مؤمنین کہتے تھے کوئی سورۃ جہاد کے بارے میں کیوں نہیں اُترتی؟ جب سورہ محکم

---

۱۲ منجملہ اُن کے نبی آخرالزمان محمد صلعم کا مبعوث ہونا تھا ٭ ۱۳ مؤمنین پر ظلم ہوتا تھا مگر انھیں لڑنے کا حکم نہ تھا اور وہ لڑنے کو بے چین تھے۔ جب حکم ہوا تو صریح منافق مسلمانوں پر گراں گذرا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۷۰ ٭

حکم جہاد

اُتری اور اُس مین لڑائی کا ذکر کیا گیا - تو اے محمدؐ! تو نے دیکھا اُن لوگون کو جن کے دلون مین نفاق کی بیماری ہی کہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہین گویا موت کی بیہوشی اُن پر طاری ہی - منافقین ہلاکی ہی ان کے لیے + انھین فرمانبرداری رسول چاہیے اور سیدھی بات کہنا چاہیے + پھر جب لڑائی ٹھن جائے تو یہ لوگ اگر اللہ سے سچے ہین تو یہ ان کے لیے اچھا ہی + منافقو! پھر کیا تمھارا یہ ارادہ ہی کہ جہاد سے مُنھ پھیر کر زمین مین فساد پھیلاؤ اور قطع ارحام[1] کرو + یہ وہی لوگ ہین جن پر اللہ نے لعنت کی ہی اور ان کو امر حق سُننے سے بہرا اور راہ راست دیکھنے سے اندھا کر دیا + کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہین کرتے یا ان کے دلون پر قفل لگے ہوے ہین + بیشک جو لوگ بعد اس کے کہ اُنھین راہ راست ظاہر ہوئی اُلٹے پاؤن پھر جاتے ہین - انھین شیطان بہکاتا ہی - اور اُمیدین دلاتا ہی[2] + منافقون کا پھرنا اس لیے کہ اللہ کے اُتارے ہوے احکام کو بُرا جاننے والون (یہود) سے ان منافقون نے کہا ہی کہ بعض اُمور مین ہم تمھاری پیروی کرین گے - اللہ ان کی سرگوشیون کو خوب جانتا ہی + ان کا کیا حال ہوگا اُس وقت جب فرشتے ان کی روحین قبض کرین گے اور ان کے مونھون اور پیٹھون پر ماریں گے + یہ اس لیے ہوگا کہ اُنھون نے پیروی کی اُس امر کی جو اللہ کو غضب مین لاتا ہی اور بُرا جانا اللہ کی رضا جوئی کو اور پھر اللہ نے اُنکے اعمال اکارت کر دیے +

منافقین

ع کیا یہ لوگ جن کے دلون مین نفاق کی بیماری ہی یہ سمجھتے ہین کہ اللہ اُن کی بدنیتی ظاہر نہ کرے گا + اے محمدؐ! اگر ہم چاہتے تو تجھے ان لوگون کو دکھا دیتے اور تو ان کی صورتون سے انھین پہچان لیتا + ان کے طرز کلام سے تو انھین تو پہچان ہی لے گا + اللہ تمھارے اعمال جانتا ہی + مسلمانو! ہم تمھین آزمائین گے یہان تک کہ معلوم کرین کہ تم مین کون جاہد اور صابر کون کون ہین اور تمھارے حالات کی جانچ کرین + جو لوگ ہدایت آنے پر بھی کفر کرتے ہین - اللہ کی راہ سے لوگون کو روکتے ہین اور رسول کی مخالفت کرتے ہین وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہین سکتے + عنقریب اللہ اُن کے اعمال مٹا دے گا + مومنو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو + جن لوگون نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے لوگون کو روکا اور پھر

---

[1] بعض منافق کہتے تھے کہ جنگ و جدل مین کیا فائدہ ہی اس پر کہا جاتا ہی کہ امر حق پھیلانے اور امن قائم کرنے کے لیے جو لڑنا اچھا نہین ہی تو کیا یہ اچھا ہی جو لوگ روز باہم لڑتے ہین اور لڑائی مین رحم یعنی ناتہ اور رشتہ کا بھی پاس نہین کرتے ہین ؟ + [2] کہ جہاد نہ کروگے تو عرصہ تک زندہ رہوگے +

بحالت کفر مرگئے اللہ انھین نہ بخشے گا + مسلمانو! تم سُست نہ بنو اور صلح کا پیغام دو۔ تم ہی بالا رہوگے۔ اللہ تمھارے ساتھ ہی۔ وہ تمھارے اعمال ناقص نہ کرے گا + دنیاوی زندگی محض کھیل کود ہی۔ تم ایمان رکھوگے اور ڈروگے تو اللہ تمھین تمھارے اجر دے گا + اور وہ تم سے تمھارے سب مال نہین مانگتا ہی + اگر اللہ تم سے سب مال مانگتا اور تمھین تنگ کرتا تو تم بخل کرتے اور اللہ تمھاری کدورتین ظاہر کرتا + آگاہ ہو کہ تم لوگ اللہ کی راہ مین فائدۂ قومی کے لیے تھوڑا سا خرچ کرنے کو بلائے جاتے ہو اور لوگ تم مین سے بخل کرتے ہین۔ جو بخل کرے گا وہ اپنے ہی لیے بخل کرے گا اللہ غنی ہی اور تم محتاج ہو۔ اگر تم لوگ اطاعت سے گریز کروگے تو اللہ تمھاری جگہ پر دوسرے لوگون کو لائے گا اور وہ تمھاری طرح تنگ دل نہون گے +

سورۂ فتح

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلح حدیبیہ

ع اے محمدؐ! یہ حدیبیہ کی صلح گویا ہم نے تجھے کھلی ہوئی فتح عطا کی ہی تاکہ تو اور زیادہ کوشش کرے اور اس کوشش کے صلے مین اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور اپنی نعمتین تجھ پر تمام کرے۔ راہ راست پر تجھے لے چلے اور تیری زبردست مدد کرے + اُسی نے مومنین کے دلون مین تحمل ڈالا تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ اور ایمان مین بڑھ جائین + آسمانون اور زمین کی مخلوق کے لشکر اللہ ہی کے ہین اور اللہ دانا حکیم ہی + وہ چاہتا ہی کہ مومن مردون اور مومن عورتون کو ایسی جنتون مین داخل کرے جن کے نیچے نہرین جاری ہین اور جہان وہ ہمیشہ رہین گے اور اُن کی بُرائیان دور کردے + اللہ کے پاس یہ بڑی کامیابی ہی + وہ

۱؎ اللہ تمھین اچھے اجر دے گا اور اسی اجر دینے کے لیے وہ تم سے کچھ بہت خرچ کرنے کی فرمائش نہین کرتا + ایسا نہین ہی کہ وہ تم سے تمھارا مال سب کا سب طلب کرتا ہی وہ اپنی راہ مین دسوان بیسوان حصہ تمھارے مال کا صرف طلب کرتا ہے + ۲؎ اگر اللہ تم سے سب کا سب تمھارا مال مانگتا اور تمھین تنگ کرتا اُس وقت یہ ہوتا کہ تم بخل کرتے اور بخل کی وجہ سے تمھاری کدورت بمقابلۂ سائل یا بمقابلۂ مجمع مسلمانان ظاہر ہوتی لیکن اللہ تو ایسا کرتا ہی نہین صرف خفیف رقم براہ خیر خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے + ۳؎ اس مین فتح مکہ کی پیشگوئی بھی مذکور ہی + ۴؎ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۷ +

جاہتا ہی کہ منافق مردون اور منافق عورتون - مشرک مردون اور مشرک عورتون کو جو اللہ سے بدگمانی رکھتے ہین عذاب مین ڈالے + یہ مصیبت کے دائرہ مین آگئے ہین - اللہ کا اپنر غضب ہوگا اور لعنت ہوگی - اللہ نے دوزخ ان کے لیے تیار کر رکھا ہی - وہ بہت بُرا ٹھکانا ہی + آسمانون اور زمین کے مخلوقات کے لشکر اللہ ہی کے ہین - اللہ غالب حکیم ہی +

اے محمدؐ! ہم نے تجھے اپنا گواہ اور خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہی + مسلمانو! تمھین چاہیے کہ تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ - اللہ کی تعظیم اور توقیر کرو اور صبح اور شام اُس کی تسبیح کرو + اے محمدؐ! جو لوگ صلح حدیبیہ کے وقت تجھ سے بیعت[۵۱] کرتے ہین وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہین - اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھون پر ہی - جو شخص اس عہد بیعت کو توڑے گا وہ اپنے آپ ہی پر وبال لانے کے لیے توڑے گا اور جو اُس وعدے کو پورا کرے گا جو وہ اللہ سے کرتا ہی تو عنقریب اللہ اُسے بڑا اجر دے گا + حدیبیہ

ع ۲ اے محمدؐ! حدیبیہ کے سفر مین تجھ سے پیچھے رہ جانے والے دیہاتی کہین گے کہ ہم مال اور اہل وعیال مین مشغول رہ گئے ہمارے لیے اللہ سے دعائے مغفرت کر + اپنی زبانون سے یہ ایسی بات کہتے ہین جو ان کے دلون مین نہین ہی + تو ان سے کہہ "اگر اللہ تمھین ضرر یا نفع پہونچانا چاہے تو بمقابلہ اللہ کے کون تمھین ضرر یا نفع پہونچا سکتا ہی + مال اور اولاد کا حیلہ ہی حیلہ ہی - بلکہ اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہی + بلکہ تم نے تو یہ خیال کیا تھا کہ رسول اور مؤمنین کبھی اپنے گھروں کو واپس نہ آئین گے اور یہی خیال تمھارے دلون کو بھلا معلوم ہوا تھا اور گمان بد تم نے قائم کیا تھا - ان خیالات سے تم خود برباد ہوے + اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان نہ لانے والے کفار کے لیے دہکتی ہوئی آگ ہم نے تیار کر رکھی ہی + آسمانون اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لیے ہی - جسے چاہے وہ بخشے اور جس پر چاہے وہ عذاب کرے + اللہ بخشنے والا مہربان ہی + مسلمانو جب تم خیبر[۵۲] کی غنیمتون کو لینے چلوگے تو سفر حدیبیہ سے پیچھے رہ جانے والے اب کہین گے "ہمین بھی اپنے ساتھ چلنے دو" + یہ چاہتے ہین کہ اللہ کا فرمودہ بدل دین + اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "ہمارے ساتھ نہ چلنے پاؤگے - اللہ نے پہلے ہی یہی کہہ رکھا ہی" + سفر حدیبیہ — غزوۂ خیبر

---

۵۱ بیعت تحت الشجرہ یا بیعۃ الرضوان + دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۸ + ۵۲ بعد سفر حدیبیہ خیبر کی فتح ہوئی - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۴۸ + اس مین بہت کم مسلمان مارے گئے اور نہایت آسانی سے یہ فتح حاصل ہوئی +

یہ سُنکر یہ کہیں گے یہ اللہ نے تو کیا کہا ہے۔ تم لوگ البتہ ہم سے حسد کرتے ہو + ان سے حسد کوئی کیوں کرے گا؟ بلکہ ان کے پاس سمجھ ہی کم ہے + اے محمدؐ! پیچھے رہجانے والے دیہاتیوں سے تو کہہ یہ تم عنقریب ایک سخت لڑائی لڑنے والی قوم (اہل فارس اور اہل روم) کے مقابلے میں بُلائے جاؤ گے۔ تم اُن سے لڑو گے یا وہ اطاعت کرلیں گے۔ پس اگر اُس وقت تم اللہ کا حکم مانو گے تو اللہ تمھیں اچھا اجر دے گا اور جیسا تم نے پہلے سفر حدیبیہ میں مُنھ پھیر لیا تھا اگر ویسا ہی اب بھی مُنھ پھیر لوگے تو تم پر دردناک عذاب کرے گا + کسی اندھے پر سختی نہیں ہے کہ وہ شریک جہاد ہو اور نہ لنگڑے پر سختی ہے اور نہ بیمار پر سختی ہے + جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا اُسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو روگردانی کرے گا اُس پر وہ دردناک عذاب کرے گا +

جنگ فارس و روم کی پیشینگوئی

معذورین جہاد

ع ۳ اے محمدؐ! اللہ راضی ہوا مومنین سے جب وہ درخت کے نیچے تیرے ہاتھ پر لڑنے مرنے کی بیعت کر رہے تھے۔ اللہ نے اُن کے دلوں کا حال جان لیا۔ پھر اُسی نے انھیں تسکین دی اور اُس کے بدلے میں سر دست خیبر کی فتح دی اور بہت سا مال غنیمت دیا جسے اُنھوں نے لیا۔ اللہ غالب حکمت والا ہے + اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا تھا کہ تم انھیں لوگے۔ اسی لیے تمھیں اللہ نے یہ (خیبر کی غنیمت) سر دست دلوا دی اور لوگوں کے ہاتھ تم پر اُٹھنے نہ دیے۔ یہ واقعات تم مومنوں کے لیے صداقت رسول کی ایک نشانی ہوں گے اور اللہ تم کو راہ راست دکھائے گا + اور ایک دوسری فتح اور بھی ہونے والی ہے۔ جس پر تم اب تک قادر نہ تھے اور وہ اللہ کے احاطۂ قدرت میں ہے اللہ ہر شے پر قادر ہے + اگر کفار تم سے اسوقت لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر دیتے۔ کوئی حامی اور مددگار وہ نہ پاتے + یہ اللہ کا دستور رہا جو پہلے سے چلا آتا ہے۔ اے محمدؐ! اللہ کے دستور میں تو تغیر نہ پائے گا + اُسی نے تم کو اُن پر بطن مکہ میں غلبہ دینے کے بعد اُن کے ہاتھ تم سے اور تمھارے ہاتھ اُن سے روک دیے تھے اللہ تمھارے اعمال کو دیکھتا تھا + یہ مکہ والے وہی ہیں۔

بیعت تحت الشجر

غنیمت خیبر

---

۵۱ بلاد اسلام میں جہاں بادشاہ عادل حکمران ہو تمام مسلمان اپنے کو فوج کا سپاہی سمجھیں صرف مستثنیٰ صورتیں یہی ہیں جو بیان کی گئیں۔ اس لیے مسلمان جزیہ دینے سے بری تھے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۵۲ ۵۲ یعنی حدیبیہ کی صلح کی وجہ سے کفار مکہ کے دست تعدی کو تم سے روکا + ۵۳ سفر حدیبیہ میں لڑائی تو نہیں ہوئی لیکن معاملہ صلح پیش تھا کہ ستر کفار جبل تنعیم سے حملہ آور ہوئے اور گرفتار کیے گئے لیکن پھر چھوڑ دیے گئے اس واقعہ کا بیان ہے +

جنھون نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام مین جانے سے روکا اور تمھاری قربانی کے جانورون کو اُن کی جگہ (مذبح) تک جانے نہین دیا۔ وہ رُکے رہے ۲ اگر مکہ مین مؤمن مرد اور مؤمن عورتین نہوتین جنھین تم لاعلمی مین روند ڈالتے اور پھر تمھین ناواقفیت کا عار لاحق ہوتا تو تمھین مکہ مین جانے کا اذن دیدیا جاتا ✦ اور اس لیے بھی اذن نہین دیا گیا کہ اس عرصہ مین اللہ جسے چاہے اپنی رحمت مین داخل کرے ۳ اگر مؤمنین مکہ کفار سے جُدا ہو جاتے تو ہم کفار مکہ پر عذاب الیم کرتے ✦ جب کفار نے اپنے دلون مین ضد اور وہ بھی زمانۂ جاہلیت کی ضد قائم رکھی تو اللہ نے اپنے رسول اور مؤمنین پر تسکین نازل کی۔ اور اُن سب کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا۔ وہ اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے ✦ اللہ ہر شے سے واقف ہے ✦

صلح حدیبیہ

خواب نبی

ع ۴ اللہ نے اپنے رسول کو واقعی سچا ہی خواب ۴ دکھایا تھا۔ کہ اللہ نے چاہا تو تم مسلمان مسجد حرام مین با امن اور باطمینان داخل ہوگے۔ اپنے سر منڈواؤگے اور بال کتراؤگے ✦ اللہ وہ بات جانتا تھا جو تم نہین جانتے تھے۔ پھر اللہ نے تمھین فتح مکہ کے علاوہ ایک اور فتح (خیبر کی) سردست عطا کی ۵ اُسی اللہ نے اپنے پیغمبر (محمدؐ) کو ہدایت اور دین حق لے کر بھیجا ہے کہ اُسے تمام دینون پر غالب رکھے ✦ دین اسلام کی صداقت کے لیے اللہ گواہ کافی ہے ✦ محمدؐ اللہ کا رسول ہے ۶ اور جو اُس کے ساتھی ہین کافرون پر سخت ہین اور آپس مین رحمدل ہین ✦ اے مخاطب! تو انھین رکوع کرتے سجدہ کرتے اور اللہ کا فضل اور رضامندی

فتح خیبر

نشان سجود

ڈھونڈھتے ہوے دیکھے گا۔ ان کی شناخت یہ ہے کہ ان کی پیشانی پر سجدون کے اثر ہین ✦ اور یہ اوصاف ان کے توریت مین ہین اور یہی اوصاف ان کے انجیل مین بھی ہین ✦ یہ یون بڑھتے ہین جیسے کھیتی۔ کہ اُس نے پہلے اپنا اُنکھوا نکالا پھر اُسے مضبوط کیا پھر وہ انکھوا موٹا ہوا پھر اپنی پیڑی پر کھڑا ہو گیا اور کسانون کو خوش کرنے لگا۔ اللہ نے مسلمانون کو اسلیے ترقی دی ہے تاکہ کفار کو اُن سے جلائے ✦ مؤمنین نیکوکار جو ان مین ہین اُن سے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے ✦

سورۂ ۴۹ حجرات ۴۹

۱ یا یہ کہ تمھین ان کی دیت دینا پڑتی اور اس حالت مین ترجمہ یون ہوگا "اور نادانستہ اُن کی طرف سے تمھین نقصان پہنچ جاتا" ۲ ۴۸ لڑائی ہوتی تو بہت سے لوگ ایسے مارے جاتے جو بعد کو مسلمان ہوئے ✦ ۳ ۴۸ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۷ ✦ ۴ ۴۸ اس مین آنحضرت رسول اللہ کے حجرون (حجرات) کا ذکر آیا ہے ✦

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعظیم رسول

ع مومنو! اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے کلام مین سبقت نہ کرو اور اللہ سے ڈرا کرو۔ وہ سنتا جانتا ہے + مومنو! تم اپنی آوازون کو نبی کی آواز سے بلند نکرو۔ اور اُس کے ساتھ اس طرح زور سے باتین نہ کرو جس طرح آپس مین ایک دوسرے سے زور زور سے باتین کرتے ہو۔ مبادا تمھارے اعمال ضائع ہو جائین اور تم کو خبر بھی نہو + جو لوگ رسول اللہ کے سامنے اپنی آوازین پست رکھتے ہین اُن کے دل اللہ نے تقوی کے لیے جانچ لیے ہین اُن کے لیے آخرت مین مغفرت اور اجر عظیم ہے + اے محمدؐ! جو لوگ تجھے حجرون کے باہر سے پکارتے ہین اُن مین سے اکثر نا سمجھ ہین + اگر یہ صبر کرتے اُسوقت تک کہ تو حجرے سے نکل کر ان تک آتا تو ان کے لیے اچھا ہوتا۔ اللہ غفور و رحیم ہے + مومنو! کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو جانچ لیا کرو۔ مبادا تم کسی قوم پر نادانستگی مین دوڑ پڑو اور اپنے کیے پر پشیمان ہو + جانے رہو کہ تم مین اللہ کا رسول موجود ہے + اگر وہ تمھارا کہنا اکثر مان لیا کرے تو تمھین بڑی مشکل آپڑے۔ لیکن اللہ نے تمھارے لیے ایمان محبوب کیا ہے اور اُسی کو وہ تمھارے دلون مین پسند کراتا ہے۔ اور کفر اور فسق اور گناہ سے تمھین نفرت دلاتا ہے۔ ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل اور کرم سے نیک چلن ہین + اللہ دانا حکمت والا ہے + اگر تم مومنون کے دو گروہ آپس مین جھگڑین تو اُن مین صلح کرا دو اور اگر اُن مین سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہان تک کہ اللہ کے حکم کی طرف وہ رجوع کرے اور جب وہ رجوع کرے تو عدل کے ساتھ دونون مین مصالحت کرا دو اور انصاف

ادب سے گفتگو کرنا

حجرۂ رسول

خبر تحقیق اشتعال کذب

مسلمانون مین جنگ

---

۵۱ تمیم ابنی تمیم کے کچھ لوگ پیغمبر خدا سے ملنے آئے اور آپ کے مکان کے باہر سے آواز بلند نام لیکر پکارنے لگے اُسوقت یہ ادب بتایا گیا + ۵۲ بنو مصطلق کے پاس ولید بن عقبہ کو جو منافق تھا آنحضرتؐ نے زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا + منافقون سے آنحضرتؐ واقف تھے لیکن مدارات کرتے تھے کہ آئندہ بچ کر وہ درست ہو جائین گے + ولید کی پیشوائی کو بنو مصطلق کا لوگون سے نکلے تو یہ بھاگ کر آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ وہ لوگ حملہ کرنے آئے تھے + پیچھے سے بنو مصطلق کے سردار آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہا کہ ولید سے اور ہم سے پرانی عداوت ہے اسی کا یہ بدلہ لینا چاہتا تھا +

۵۳ اس آیت کا شان نزول مختلف بیان کیا گیا ہے +

مسلمانونمین مصالحت

کرو + بیشک اللہ منصفون کو دوست رکھتا ہی + مؤمن تو باہم بھائی بھائی ہین اپنے دو بھائیون مین صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے +

کسی پر ہنسنا

ع ۲ مومنو[۵۱] کوئی مرد کسی مرد پر نہ ہنسے ۔ شاید وہ اس سے اللہ کے نزدیک بہتر ہو اور نہ کوئی عورت کسی عورت پر ہنسے شاید وہ اس سے بہتر ہو ۔ باہم ایک دوسرے کو تم طعنے نہ دو

طعنہ

اور نہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے پکارو + ایمان کے بعد بدتہذیبی کا نام ہی بُرا ہی ۔

غیبت

اور جو اس سے باز نہ آئین گے وہ ظالم ہین + مؤمنو ! لوگون کی نسبت بہت شک کرنے سے پرہیز کرو ۔ بعض حالت مین شک کرنا گناہ مین داخل ہو جاتا ہی + ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے + کیا کوئی تم مین پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے ؟ اسے

شک کرنا

تو تم پسند نہ کروگے + اللہ سے ڈرو + اللہ توبہ قبول کرنے والا رحیم ہی + لوگو ! ہم نے تمھین ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا اور تمھاری قوم اور قبیلے بنائے تاکہ باہم شناخت کر سکو تم مین سب سے بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہی جو تم مین سب سے زیادہ متقی ہی +

عیب جوئی

اللہ جانتا ہی اور باخبر ہی + عرب کے دیہاتی[۵۲] کہتے ہین "ہم ایمان لائے ہین" + اے محمدؐ ! تو انسے کہہ "تم ایمان نہین لائے ہو" ہان یون کہو "ہم مسلم (مطیع) ہوے ۔ ایمان ابھی تمھارے دلون مین داخل نہین ہوا ہی + اگر تم اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کروگے تو وہ تمھاری

مسلم اور مؤمن کا فرق

نیکیون مین سے کچھ کم نکرے گا ۔ اللہ غفور و رحیم ہی + مؤمن وہ ہین جو اللہ پر اور اُسکے رسول پر ایمان لائے اور پھر شک نہ کیا ۔ اور اللہ کی راہ مین اپنے مالون اور جانون سے جہاد (کوشش) کیا + یہی سچے مسلمان ہین + اے محمدؐ ! تو ان لوگون سے کہدے "کیا تم لوگ اللہ پر اپنی دینداری جتاتے ہو ۔ حالانکہ اللہ جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہی اُسے جانتا ہی اور اللہ

کوئی مسلمان ہوتا ہی تو غیر پر کیا احسان رکھتا ہی

ہر شی سے واقف ہی + اے محمدؐ ! تجھ پر یہ لوگ اپنے اسلام کا احسان جتاتے ہین + تو ان سے کہہ "اپنے اسلام کا احسان مجھپر نہ جتاؤ ۔ بلکہ اللہ تمپر احسان رکھتا ہی کہ تم کو ایمان کی طرف اُس نے ہدایت کی ۔ بشرطیکہ تم دعوی اسلام مین سچے ہو + اللہ آسمانون اور زمین کی پوشیدہ چیزون کو جانتا ہی اور جو کچھ تم کر رہے ہو اُسے اللہ دیکھتا ہی +

---

۵۱ مختلف شان نزول بیان کیا گیا ہی ۵۲ چند جنہون نے قحط سالی کی تکلیف سے گھبرا کر مدینہ مین مع اہل و عیال آئے ۔ شہر کی گلیون کو یہ لوگ گندا کرتے تھے اور نرخ بازار ان کی وجہ سے گران ہو گیا تھا آنحضرتؐ پر یہ لوگ احسان رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم بڑے بھاری ایمان لائے ہین ۔ حالانکہ وہ قحط کی وجہ سے ایمان لائے تھے دل سے ایمان نہین لائے تھے ۔

سورۂ ق[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ق + اے محمدؐ قسم ہی قرآن مجید کی کہ تو میرا پیغمبر ہی۔ مگر جب اِن کافرون کے پاس انھین مین کا ایک ڈرانے والا پیغمبر آیا تو انھین تعجب ہوا اور اِن کافرون نے کہا "یہ عجیب بات ہی کہ جب ہم مرکر مٹی ہوجائین گے تو پھر زندہ ہونگے یہ زندہ ہونا تو بعید از عقل ہی"۔ ہم کو تو معلوم ہوتا رہتا ہی کہ زمین نے مردون کو کس قدر کھایا۔ اور ہمارے پاس تو کتاب (لوح) محفوظ ہی ہی + انھون نے امر حق کو جب ان کے پاس آیا جھٹلایا۔ یہ امر مشکوک[۵۲] مین پڑے ہین + کیا اِن لوگون نے اپنے اوپر آسمان نہین دیکھا کہ ہم نے اُسے کس طرح بنایا ہی۔ اور اُسے کیسی زینت دی ہی؟ اُس مین کوئی شگاف نہین ہی۔ ہم نے زمین پھیلائی۔ اُس مین پہاڑ قائم کیے اور ہر قسم کے خوشنما درخت اُس مین اُگائے۔ تاکہ رجوع کرنے والے بندے یہ باتین دیکھین اور نصیحت پکڑین + ہم نے آسمان سے برکت کا پانی اُتارا اور اُس سے باغ اور کھیتی کے اناج اور لانبی کھجورین جن مین تہ بہ تہ گچھے ہوتے ہین اپنے بندون کے رزق کے لیے پیدا کین اور شہر مردہ کو ہم نے پانی سے زندہ کیا + اسی طرح قبرون سے قیامت مین نکلنا بھی سمجھو + ان لوگون سے پہلے قوم نوح نے۔ اصحاب رس (خندق یا کنوئین والون) نے۔ ثمود نے۔ عاد نے فرعون نے۔ قوم لوط نے۔ اصحاب ایکہ نے اور قوم تبع نے اِن سب نے اپنے اپنے پیغمبرون کو جھٹلایا اور وعدہ عذاب اُن پر پورا ہوا + کیا ہم خلق اول سے تھک گئے ہین کہ پھر پیدا نہ کرسکین گے؟ نہین بلکہ روز قیامت کی نئی پیدائش مین ہوجہ یہ شک کرتے ہین +

ع ہم نے انسان کو بنایا ہی اور ہم اُس کے دل کے وسوسون سے واقف ہین + ہم اُسکے رشتۂ رگ جان سے بھی قریب تر ہین + دو[۵۳] ضبط کرنے والے (کراماً کاتبین فرشتے) اُسکے داہنے

بور حشر

[۵۱] اس سورہ کی ابتدا حرف قاف سے ہی لہذا اسی نام سے موسوم ہوا + [۵۲] یعنی پیغمبر کو کبھی شاعر کہتے ہین کبھی مجنون کہتے ہین کبھی جادوگر کہتے ہین کسی امر پر قائم نہین رہتے + [۵۳] حدیث مین وارد ہے کہ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہین۔ ایک نیکیان لکھا کرتا ہی اور دوسرا برائیان لکھا کرتا ہی۔ پہلا تو نیکیون کو فوراً لکھ لیتا ہی اور دوسرا جب برائی لکھتا ہی تو پہلا کہتا ہی ذرا ٹھہر و جلدی نکرو شاید یہ توبہ کرلے +

اور ہا مین بیٹھ کر اُس کے اعمال ضبط تحریر مین لاتے ہین۔ وہ کوئی ایسی بات نہین بولتا جسکے لیے کوئی نگہبان لکھنے کو حاضر نہو ✦ بیہوشی موت کا آنا ضروری ہی ✦ ہم اُس وقت آدمی کو جتا دینگے کہ یہی وہ حالت ہی جس سے تو گریز کرتا تھا ✦ قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہی جس سے لوگ ڈرائے جاتے ہین ✦ پھر ہر ایک اعمال کی جوابدہی کے لیے اسطرح آئے گا کہ اُسکے ساتھ ایک فرشتہ ہانکنے والا ہوگا اور ایک فرشتہ گواہ ہوگا ✦ ہم اُس سے کہینگے اے شخص! تو اس دن سے غافل تھا تو ہم نے تیری آنکھون سے پردے اُٹھا دیے آج تیری بینائی خوب تیز ہی ✦ ساتھی اُس کا گواہی دینے والا کہے گا "اس کا نامۂ اعمال میرے پاس یہ موجود ہی" ✦ ہم فرشتون کو حکم دینگے "تمام سرکش کافرون کو دوزخ مین ڈالدو۔ یہ خیر کے روکنے والے۔ اور حد سے بڑھنے والے اور دلون مین شک رکھنے والے تھے ✦ انھون نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود قرار دیا تھا ✦ اور اس مجرم کو بھی عذاب سخت مین لیجا کر داخل کرو" ✦ اُس کا ساتھی شیطان کہے گا "اے رب! مین نے اسے نہین بہکایا تھا بلکہ یہ خود دور بہکا ہوا تھا" اللہ کہے گا "تم لوگ ہمارے سامنے جھگڑا نہ کرو۔ عذاب کا ڈر ہم تمھین پہلے ہی سُنا چکے تھے ✦ ہمارے یہان بات بدلی نہین جاتی اور نہ بندون پر ہم زرا ظلم کرتے ہین ✦

ع ۳ اُسدن ہم دوزخ سے پوچھین گے "کیا تو دوزخیون سے بھر گئی؟" وہ کہے گی "کچھ اور بھی ہی؟" ✦ جنت[۵۱] پرہیزگارون کے لیے آراستہ رہے گی اور قریب ہی رہے گی ✦ یہی وہ جنت ہی جس کا وعدہ تم مین سے ہر ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے محافظ حقوق سے کیا جاتا ہی جو رحمٰن (اللہ) سے بے دیکھے دنیا مین ڈرتا تھا اور دل گرویدہ لے کر قیامت مین حاضر ہوگا ہم اُس سے کہینگے "اس جنت مین سلامتی سے داخل ہو ✦ یہی ہمیشگی کا دن ہی" ✦ جو وہ چاہین گے اُن کے لیے وہان موجود ہوگا۔ ہمارے یہان بہت کچھ ہی ✦ ہم نے بہت سی اُمتین ان سے پہلے ہلاک کر دین جو ان سے قوت مین سخت تر تھین۔ اُنھون نے ترول عذاب کے وقت تمام شہرون کو چھان مارا کہ کہین بھاگنے کا ٹھکانا بھی ہی؟ جو شخص دل رکھتا ہی یا کان لگا کر توجہ سے سنتا ہی اُس کے لیے بیشک ان باتون مین نصیحت ہی ✦ ہم نے آسمانون اور زمین کو اور اُن کی درمیانی چیزون کو چھ دنون مین پیدا کیا اور ہم ذرا نہ تھکے ✦ اے محمدؐ! ان کافرون کی باتون پر صبر کر اور طلوع[۵۲] آفتاب کے قبل اور غروب آفتاب کے قبل اپنے رب کی

سکرات موت — نفخ صور — دوزخی — جنت — امم سالفہ — زمانۂ تخلیق کائنات

[۵۱] یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی "جنت پرہیزگارون کے قریب لائی جائے گی دور نہ رہے گی" ✦ [۵۲] یعنی فجر ظہر اور عصر کی نمازین پڑھ ✦

محمد مین تسبیح کر۔ اور رات کو بھی اسکی تسبیح کر اور نمازون کے بعد بھی تسبیح کر + اے محمد! تو سن رکھ
قیامت کہ جس دن پکارنے والا (فرشتہ اسرافیل) قریب سے پکارے گا۔ اور جس دن لوگ اس کی
آواز سخت بخوبی سُنین گے وہی دن قبرون سے نکلنے کا ہوگا + ہم ہی جلاتے ہین اور ہم ہی
مارتے ہین اور ہماری طرف بازگشت لوگون کی اس دن ہوگی جب کہ زمین پھٹے گی اور مُردے
بعجلت نکل آئین گے + یہی روز حشر ہوگا جو ہمارے لیے آسان ہی + اے محمد! ان لوگون کی
باتین ہم بخوبی جانتے ہین + تو ان پر جبر کرنے والا نہین ہی۔ جو شخص ہمارے عذاب سے
ڈرتا ہی تو اسے قرآن کی نصیحت سُنا +

سورۂ ذاریات[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع لوگو! قسم ہی بادلون کو پراگندہ کرنے والی ہواؤن کی جو مینھ کا بوجھ اُٹھاتی ہین
وعدۂ قیامت پھر آہستہ آہستہ چلتی ہین پھر بارش ایسی ضروری چیز کو تقسیم کرتی ہین۔ تم سے قیامت کا سچا
وعدہ کیا گیا ہی اور اسوقت بدلہ اعمال کا ضرور ملے گا + قسم ہی آسمان ذی حُبک[۵۲] کی کہ تم منکرون
کی مختلف قیل و قال ہی + جو گمراہ ازلی ہی وہی اس سے گمراہ ہوتا ہی + ہلاک ہون اٹکل پچو
باتین بنانے والے جو غفلت مین بھولے ہوے ہین اور پوچھتے ہین "بدلے کا دن کب
دوزخ ہوگا"؟ ان سے کہنا چاہیے "اُسدن ہوگا جب یہ آگ پر مبتلاے عذاب ہونگے اور ان سے
کہا جائے گا" اپنے عذاب کے مزے چکھو + یہ وہی عذاب ہی جس کی تم جلدی کرتے تھے"؟
جنت پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نہرون کی فضا مین ہون گے۔ ان کا رب جو کچھ عطا کرے گا
یہ لیتے رہین گے + یہ لوگ اس کے پہلے نیک کام کر چکے ہین + رات کو بوجہ شغل عبادت تھوڑا
نیکوکار سوتے تھے اور صبح کو مغفرت مانگتے تھے + ان کے مالون مین سائل اور محتاج غیر سائل کے

---

[۵۱] یہ سورہ مکہ معظمہ کی قریب پُرہو + [۵۲] یہ سورۃ عربی مین "والذاریات" سے شروع ہوتی ہی جسکے معنی ہین "قسم
ہی پراگندہ کرنے والی ہواؤن کی" [۵۳] بجاے "ذی حبک" کے یون بھی ترجمہ ہوسکتا ہی "جس مین ستارون
کی گردش کے راستے ہین"

حصّہ تھے + یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں اور تم لوگوں کی خود تمھاری ذات میں قدرت الٰہی کی نشانیاں موجود ہیں + کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ تمھارا رزق اور دیگر امور جو تمھارے لیے موعود ہیں آسمان میں ہیں + آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ روزی اسی طرح برحق ہے جس طرح کہ تم بولتے ہو +

حضرت ابراہیمؑ کے مہمان فرشتے

ع ۲ اے محمدؐ! کیا تو نے ابراہیم کے بزرگ مہمان فرشتوں کی حکایت سُنی ہے؟ + جب وہ ابراہیم کے پاس آئے تو سلام کیا + ابراہیم نے جواب سلام دیا۔ اور دل میں کہا یہ کون اجنبی لوگ ہیں؟ + پھر ابراہیم اپنی بی بی کے پاس گیا۔ اور ایک فربہ گوسالے کا بھنا ہوا گوشت لایا اور مہمانوں کے پاس اُسے رکھدیا اور بولا "آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں؟" + پھر ابراہیم اُن سے جی ہی جی میں ڈرا + مہمانوں نے اُس سے کہا "آپ اندیشہ نہ کیجیے" اور ایک لائق فرزند (اسحاق) کے پیدا ہونے کی اُسے خوشخبری بھی سُنائی + ابراہیم کی بی بی (سارہ) یہ سنکر بولتی ہوئی آگے بڑھی اور منھ پر ہاتھ مار کر بولی "میں بانجھ بڑھیا ہوں" + اُنھوں نے کہا "اللہ نے ایسا ہی حکم دیا ہے + وہ حکیم دانا ہے +

ستائیسواں پارہ

قوم لوطؑ کی تباہی

ابراہیم نے کہا "اے ایلچیو! تمھارا کیا کام ہے؟" + اُنھوں نے کہا "قوم مجرم (قوم لوط) کی طرف ہم بھیجے گئے ہیں کہ مٹی کے پتھر اُن پر برسائیں + یہ پتھر فضول کاروں کے لیے تیرے رب کی طرف سے نامزد ہو چکے ہیں" + وہاں جتنے مؤمن تھے اُنھیں ہم نے نکالدیا۔ وہاں مسلمانوں کا گھر صرف ایک ہی (لوطؑ کا گھر) ہم نے پایا + اُس شہر میں ہم نے پتھر برسائے اور اُس بستی میں اُن لوگوں کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں عبرت کی نشانی باقی رکھی + حالات موسیٰ میں بھی عبرت کی نشانیاں ہیں۔ جب ہم نے اُسے صریح دلیل (معجزوں) کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا + فرعون نے اپنی قوت کے گھمنڈ پر سرتابی کی اور موسیٰ کی نسبت اُس نے کہا "یہ ساحر یا مجنون ہے" + پھر ہم نے فرعون کو اور اُس کے لشکروں کو عذاب میں گرفتار کیا اور دریا میں اُنھیں ڈالدیا + فرعون ملامت زدہ تھا + قوم عاد کی ہلاکت میں بھی قدرت الٰہی کی نشانیاں تھیں۔ جب ہم نے اُس پر منحوس آندھی بھیجی تو جس چیز پر وہ گذرتی تھی اُسے بوسیدہ ہڈی کی طرح کر دیتی تھی + قوم ثمود کی ہلاکت میں بھی نشانیاں ہیں۔ جب اُن لوگوں سے کہا گیا کہ "ایک وقت تک دنیا کے

حضرت موسیٰ

فرعون غرقاب ہوا

قوم عاد

قوم ثمود

فائدے اُٹھالو" تو اپنے رب کے حکم سے اُنھوں نے سرکشی کی اور ایک سخت آواز نے اُنھیں آلیا اور وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے + نہ وہ عذاب کے مقابلہ میں کھڑے رہ سکے اور نہ ہم سے بدلہ ہی لے سکے +

قوم نوح

قوم نوح کو ہم نے اُن کے پہلے ہلاک کیا تھا + بیشک وہ نافرمان لوگ تھے +

خلقت کائنات

ع ۳ آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور ہمیں نے اُسے وسعت دی ہے اور زمین کو ہم نے بچھایا ہے اور کیسا اچھا بچھایا ہے + ہر شے سے ہم نے دو جوڑے پیدا کیے تاکہ تم سوچو + اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ "اللہ کی طرف تم لوگ دوڑو۔ میں تمھیں کھلے طور پر اُس کے عذاب سے ڈراتا ہوں + اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ + میں تمھیں اُس کے عذاب سے کھلے طور پر ڈراتا ہوں" + اسیطرح

امم سابقہ

اِن سے پہلے جو گذرے ہیں اُن کے پاس بھی کوئی رسول ایسا نہ آیا جس کو اُنھوں نے جادوگر یا دیوانہ نہیں کہا + آپس میں یہ ایک دوسرے کو ایسی ہی وصیت کرتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ سرکش ہیں + اے محمدؐ! تو ان سے منھ پھیر لے۔ تجھ پر ملامت نہ ہوگی + ہاں نصیحت کرتا رہ نصیحت مومنوں کو نفع دے گی + میں نے جن اور آدمی اسی لیے پیدا کیے ہیں کہ وہ میری بندگی کریں + میں اُن سے کچھ رزق نہیں چاہتا اور نہ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں + اللہ خود روزی دینے والا اور زبردست قوت والا ہے + جن لوگوں نے اپنے ساتھیوں (کفار سابق) کے سے گناہ کیے ہیں وہ عذاب کے لیے جلدی نہ کریں + ان کفار کے حال پر باعتبار اُس روز بد کے بڑا افسوس ہے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے +

سورۂ طور ۵۲

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیامت

ع ۱ اے محمدؐ! قسم ہے کوہ طور کی۔ قسم ہے کھلے ہوئے اوراق میں لکھی ہوئی کتاب (لوح محفوظ) کی۔ قسم ہے بیت معمور[1] کی۔ قسم ہے آسمان کی بلند چھت کی۔ قسم ہے دریائے جوشیدہ کی کہ تیرے رب کا عذاب کافروں پر بروز قیامت نازل ہوگا۔ کوئی اُس کا دفع کرنے والا نہ ہوگا + اُس دن آسمان

---

[1] یوں بھی ترجمہ کیا گیا ہے ہم وسیع قدرت رکھتے ہیں + [2] کوہ طور کی قسم سے یہ سورۃ شروع ہوتی ہے [3] کہا گیا ہے کہ خانہ کعبہ کے اوپر آسمان میں ایک مکان فرشتوں کے طواف کرنے کا ہے۔ اُس کا نام بیت معمور ہے +

خوب چکر مین آئے گا اور پہاڑ چلنے لگین گے ۔ بڑی خرابی ہو اُسدن اُن جھٹلانے والون کی جو بیہودہ باتون مین کھیل رہے ہین ۔ اُسدن دوزخ کی آگ کی طرف یہ کفار دھکے دے کر پہونچائے جائین گے اور ان سے کہا جائے گا "یہی وہ آگ ہو جسے تم جھٹلاتے تھے ۔ کیا یہ بھی جادو ہو ؟ یا تمھین اب بھی نظر نہین آتا ؟ ۔ اس آگ مین داخل ہو ۔ اب تم صبر کرو یا نکرو تمھارے لیے برابر ہو تمھین اُسی کام کا عوض ملے گا جو تم دنیا مین کرتے تھے " ۔ پرہیزگار باغون اور نعمتون مین رہین گے ۔ اُن کا رب جو انھین دے گا اُس کے مزے لین گے اور عذاب جہنم سے اُن کا رب انھین بچائے گا ۔ انسے کہا جائے گا "اپنے اعمال کے صلہ مین تم مزے سے کھاؤ اور پیو اور تختون پر صف بصف تکیے لگائے ہوے بیٹھو ۔ خوش چشم حورون سے ہم انھین بیاہ دین گے ۔ جو ایمان لائین گے اور اُن کی اولاد بھی ایمان مین اُن کی پیروی کرے گی تو ہم وہان اُن کی اولاد کو اُن سے ملا دین گے اور ہم اُن کے اعمال مین کچھ کمی نکرین گے ہر شخص اپنے عمل کے بدلے مین گرو ہو گا ۔ جو میوے اور گوشت جتنی چاہین گے ہم انھین دین گے ۔ وہان شراب کے پیالون پر وہ جھگڑین گے بھی لیکن اُس مین لغو اور گناہ کا جھگڑا نہ ہو گا ۔ اُن کی خدمت کے لیے اُن کے گرد ایسے خوبصورت لڑکے آمد و شد کرین گے گویا وہ چھپائے ہوئے موتی ہین ۔ ایک دوسرے کی طرف متوجہ کر کے باہم باتین کرین گے اور کہین گے "ہم پہلے اپنے گھر مین انجام کار سے ڈرتے تھے ۔ اللہ نے ہم پر احسان کیا اور دوزخ کے لُو کے عذاب سے ہمین بچا لیا ۔ ہم اُس سے پہلے دعائین مانگتے تھے بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہو " ۔

دوزخ

جنتی

ع ۲ اے محمد ! تو ان لوگون کو نصیحت کرتا رہ ۔ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن[1] ہو ۔ اور نہ دیوانہ ہو ۔ تو کیا یہ کفار تیری نسبت کہتے ہین "یہ شاعر ہو ۔ ہم اس[2] کے حادثۂ موت کا انتظار کر رہے ہین " ۔ اے محمد تو ان سے کہہ ۔ اچھا تم انتظار کرو مین بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہون ۔ کیا ان کی عقلین ان کو ایسا ہی بتاتی ہین ؟ یا یہ لوگ واقعی سرکش ہین ؟ کیا یہ کہتے ہین "اس شخص نے قرآن کو دل سے بنا لیا ہو ؟ " بلکہ اصل یون ہو کہ یہ ایمان لانا نہین چاہتے ۔ اگر یہ سچے ہین تو ایسا ہی کلام (قرآن) یہ بھی بنا لائین ۔ کیا یہ لوگ خود بخود پیدا ہو گئے ہین یا یہ خود پیدا کرنے والے ہین ۔ کیا آسمانون اور زمین کو انھین نے

نصیحت کی باتین

قرآن خود معجزہ ہو

---

[1] جس طرح ہندوستان مین نجومی ہوتے ہین جو غیب کی خبرین بتانے والے سمجھے جاتے ہین اسی طرح لوگ زمانۂ جاہلیت مین بھی عجائب فریب باتین کرتے تھے اور کاہن کہلاتے تھے ۔ [2] یون بھی ترجمہ ہوا ہے "ہم اس کے بارے مین حادثۂ روزگار کا انتظار کر رہے ہین " ۔

بنایا ہی؟ + یہ کچھ نہین۔ بلکہ انھین اللہ کا یقین نہین آتا + اے محمدؐ! کیا ان کے پاس تیرے پروردگار کے خزانے ہین یا یہ کہین کے حاکم ہین؟ + کیا ان کے پاس کوئی زینہ ہی کہ اُس پر چڑھکر یہ آسمان کی باتین سُن آیا کرتے ہین؟ + ان مین کا جو سُن کر آتا ہی وہ کوئی دلیل ظاہر پیش کرے + کیا اللہ کے لیے بیٹیان ہین اور تمھارے لیے بیٹے ہین؟ + اے محمدؐ! کیا تو ان سے تبلیغ رسالت کی کچھ اجرت مانگتا ہی اور انھین تاوان مین ڈالتا ہی اور اس تاوان کی وجہ سے یہ زیر بار ہین + کیا اِن کے پاس علم غیب ہی اور یہ لکھ لیتے ہین یا دھوکا دینے کا ارادہ رکھتے ہین؟ + یہ کفار تو خود ہی دھوکے مین ہین۔ کیا ان کے لیے اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود ہی؟ + اللہ ان کے شرک سے پاک ہی + یہ کوئی ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا دیکھین گے جب بھی نہ ڈرین گے اور کہین گے یہ تہ بہ تہ جما ہوا بادل ہی + اے محمدؐ! تو انھین چھوڑ دے یہان تک کہ یہ اپنا وہ دن دیکھین جس مین یہ ہلاک کیے جائین گے + اُس دن ان کا مکر ذرا ان کے کام نہ آئے گا اور نہ انھین مدد ملے گی + ان ظالمون کے لیے اس عذاب قیامت کے علاوہ دنیا مین بھی عذاب ہی۔ لیکن ان مین اکثر ناسمجھ ہین + اے محمدؐ! اپنے رب کے حکم کے انتظار مین صبر کیے ہوے بیٹھا رہ۔ تو ہماری نگرانی (حفاظت) مین ہی۔ اور جب تو سو کر اُٹھا کرے تو اپنے رب کی حمد مین تسبیح کر۔ رات کے وقت بھی اُس کی تسبیح کر۔ اور تارون کے غروب کے وقت بھی اُس کی تسبیح کر +

نماز تہجد

نماز مغرب عشا۔ صبح

سورۂ نجم

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصیحت کی باتین

ع لوگو! قسم ہی ستارے کی جب وہ جھکتا ہی کہ تمھارا ساتھی محمدؐ نہ راہ راست سے بھٹکا ہی اور نہ بہکا ہی + اور نہ اپنی خواہش نفسانی سے وہ باتین بناتا ہی + یہ قرآن وحی ہی جو اُس پر نازل ہوئی ہی + قوی اور دانا جبرئیل نے اسے قرآن سکھایا ہی + وہ جبرئیل آسمان کے ایک طرف اونچی جگہ مین تھا کہ سامنے محمدؐ کے

حضرت جبرئیل

---

۵۱ نماز تہجد + ۵۲ نماز مغرب نماز عشا + ۵۳ نماز صبح + ۵۴ یہ سورۃ نجم سے شروع ہوتی ہے جو یعنی ستارہ ہی + نجم کے معنی بہت سے بیان کیے گئے ہین منجملہ اُن کے ایک روایت مین ستارہ بھی مذکور ہے اور ستارے جب وسط آسمان سے کسی طرف جھکے ہوے ہوتے ہین اور خط دائرہ جبالی کی سواری مین رہنمائی کرتے ہین اس لیے وہ اہم سمجھے گئے + ۵۵ یعنی قرآن بذریعہ جبرئیل آنحضرت کے پاس آیا + آسمان سے حضرت جبرئیل آنحضرت محمدؐ کے قریب تک آگئے اور اس کے علاوہ حضرت جبرئیل کو ان کی اصلی صورت مین آنحضرت نے شب معراج مین بھی سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا تھا۔ سدرہ بیر کو کہتے ہین۔ ساتوین آسمان پر ایک بیر کا درخت ہی جہان تک حضرت جبرئیل کے جانے کی منتہی ہے اس کے بعد وہ بھی جا نہین سکتے یہ باتین اسرار الٰہی سے متعلق ہین اس کے سمجھنے کے لیے علم باطنی درکار ہے +

بصورت اصلی آکھڑا ہوا پھر نزدیک ہوا اور اتنا جھکا کہ بقدر دو کمان کے یا اس سے بھی کم فاصلہ رہگیا
پھر اللہ نے اُس وقت اپنے بندے (محمدؐ) کی طرف بذریعۂ جبرئیل جو وحی کرنا تھی وہ وحی کی ✦ اُسنے
جو دیکھا اُس کے دل نے اُسے نہیں جھٹلایا ✦ لوگو! کیا تم اُس کے دیکھنے میں اختلاف کرتے ہو؟ ✦ حالانکہ
اُس نے جبرئیل کو دوسری مرتبہ معراج میں سدرۂ منتہیٰ کے پاس بھی دیکھا جہاں جنۃ الماویٰ ہے ✦ اُسوقت
سدرہ پر نور جیسا چھایا تھا ✦ محمدؐ کی نظر اُسوقت نہ کج ہوئی اور نہ متجاوز ہوئی ✦ محمدؐ نے اُس وقت
اپنے پروردگار کی قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے ✦ مشرکو! تم لوگوں نے لاتؔ اور عزیٰ اور تیسری
ایک اور جو منات ہے اُس کی حالت دیکھ لی؟ ✦ کیا لڑکے تمھارے لیے ہیں اور لڑکیاں اللہ کے لیے ہیں؟ ✦
ایسا ہو تو یہ بڑی نامنصفانہ تقسیم ہے ✦ ان بتوں کے نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ دادا
نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نہیں اُتاری ہے۔ یہ لوگ محض گمان اور اپنی خواہش
نفس پر چلتے ہیں۔ اب ان کے پاس ان کے رب کی رہنمائی آگئی ہے۔ مگر یہ نہیں مانتے ✦ انسان ہر تمنا
پر قابو نہیں پا سکتا۔ اللہ ہی کے اختیار میں انتہا اور ابتدا ہے ✦

ع ۲ آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں۔ اُن کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں آتی مگر اُس وقت کہ اللہ
جسے چاہے اور جس سے راضی ہو اُس کے حق میں سفارش کا حکم دے ✦ آخرت پر ایمان نہ لانے والے
فرشتوں کو مؤنث بتاتے ہیں۔ انھیں اس کی کوئی تحقیق نہیں ہے۔ یہ محض گمان کے پیرو ہیں اور
حق کے سامنے گمان بیکار ہے ✦ اے محمدؐ! جو شخص ہمارے ذکر سے مُنھ پھیرے اور صرف دنیاوی
زندگی چاہے تو اُس سے مُنھ پھیر لے ✦ اتنی ہی اُس کی عقل کی رسائی ہے بیشک تیرے رب کو معلوم ہے
کہ اُس کی راہ سے کون بھٹکا ہوا ہے اور اُسے یہ بھی خوب معلوم ہے کہ کون راہ پر ہے ✦ آسمانوں اور
زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے۔ اُس نے انسان پیدا کیے ہیں اس لیے کہ وہ بدکاروں کو اُن کے
اعمال کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو اچھی جزا دے ✦ نیکی کرنے والے وہ ہیں جو گناہ کبیرہ اور
بیحیائیوں سے باستثنا گناہ صغیرہ کے بچتے رہتے ہیں۔ اے محمدؐ! تیرے رب کی مغفرت وسیع ہے ✦
لوگو! وہ تمھیں اُسوقت سے خوب جانتا ہے۔ جب مٹی سے اُس نے تمھیں پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے
شکم میں بچے تھے۔ تم اپنی پاکیزگی نہ بتایا کرو وہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے ✦

ع ۳ اے محمدؐ! تو نے دیکھا اُس شخص کو جس نے تیری نصیحت سے مُنھ پھیرا اور تھوڑا سا مال دیا اور

لات عزیٰ منات

انسان مجبور ہے

نصیحت کی باتیں

ولید بن عقبہ کی شان میں

ملہ نیک بندوں کے رہنے کی جگہ بہشت ✦ ۵۲ لات عزیٰ اور منات کو مشرکین عرب دیوتا اور دیبی سمجھ کر پوجتے تھے ۵۳ کہا گیا ہے کہ ولید بن عقبہ کی شان میں یہ آیت ہے۔ یہ آنحضرتؐ کے پاس آتا تھا مسلمان ہو چلا تھا کہ لوگوں نے اسے بہکایا۔ اس نے کہا یہ عذاب دوزخ سے ڈرتے ہیں ✦ لوگوں نے کہا یہ کچھ مال خرچ کر دو ورنہ تجھے عذاب ہوگا۔ آنحضرتؐ کی طاعت میں کیا رکھا ہے؟ یہ غیر مرئی کی جماعت میں گیا۔ کہ وہ ان کی وعدہ کے مطابق خرچ نہ کر سکا۔

وعدہ سے کم دیا؟ کیا اُس کے پاس علم غیب ہے کہ اُسے انجام کار دکھائی دیتا ہے؟ + کیا اُسے خبر نہیں ہے کہ موسیٰ اور ابراہیم صادق الوعدہ کے صحیفوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا اور انسان کو اُتنا ہی ملے گا جتنے کی اُس نے کوشش کی ہے + اور اسکی کوشش عنقریب قیامت میں دیکھی جائے گی + اور پھر اُسے پورا بدلہ دیا جائے گا + بیشک تیرے رب کی طرف سب کو پہونچنا ہے + وہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے + وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے + وہی نطفے سے جب وہ پانی گھ پیٹ میں پہونچایا جاتا ہے۔ دو قسم کے جاندار نر اور مادہ پیدا کرتا ہے + اُسی نے انسان کا دوبارہ اٹھانا اپنے اوپر لازم کر لیا ہے + لوگوں کو وہی غنی کرتا ہے اور مالدار کرتا ہے + وہی شعریٰ (ستارہ) کا مالک ہے + اُسی نے عاد اولیٰ اور ثمود کو ہلاک کیا۔ انھیں باقی نہ چھوڑا۔ اور اُن کے پہلے قوم نوح کو ہلاک کیا تھا + یہ لوگ بڑے ظالم اور سرکش تھے + اُسی نے قوم لوط کی اُلٹی ہوئی بستیوں کو پٹک دیا تھا + پھر اُن پر جو بنا ہی آئی وہ آئی + اے مخاطب! تو اللہ کی کن کن نعمتوں میں شک کرے گا؟ + بہت سے اگلے ڈرانے والے پیغمبروں میں ایک ڈرانے والا یہ (محمدؐ) بھی ہے + نزدیک آنے والی (قیامت) نزدیک آگئی اُس کا ٹالنے والا اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے + کیا تم لوگ اس بات پر تعجب اور ذکر قیامت پر ہنستے ہو؟ + تمھیں رونا نہیں آتا؟ تم اتنے غافل ہو؟ + اللہ کو سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو +

اگلی کتابوں کی نصیحتیں

سجدہ

سورۂ قمر

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع قیامت قریب آئی اور چاند شق ہوگیا + یہ کفار کوئی بھی نشانی دیکھیں گے تو منھ پھیر لیں گے اور کہیں گے "یہ بھی ایک جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے" + انھوں نے محمدؐ کو جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی + ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے + ان کے پاس اگلی امتوں کے اتنے حالات

---

۵۴ کفار عرب اس ستارہ کی پرستش کرتے تھے + ۵۵ قمر معنی چاند + پیغمبر کے زمانہ میں چاند شق ہوگیا تھا اور یہ تمام معجزات کا معجزہ تھا اسی کا ذکر اس سورہ میں ہے اور بعضوں نے یہ لکھا ہے کہ قرب قیامت میں چاند شق ہوگا وہی بیان کر گیا ہے +

ہو چکے ہیں کہ جن میں ان کے لیے تنبیہ اور سراسر حکمت کی باتیں ہیں لیکن ڈرانا ان کے لیے کچھ مفید نہیں ہوتا ۔ اے محمدؐ! تو ان سے منہ پھیر لے ۔ جس دن امراجنی (میدان حشر) کی طرف پکارنے والا فرشتہ (اسرافیل) انھیں پکارے گا تو ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی اور قبروں سے یہ اس طرح نکلیں گے گویا کہ ٹیڈیاں پھیلی ہوئی ہیں اور یہ پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوئے چلے جائیں گے ۔ کفار کہیں گے "یہ دن سخت ہے" ان سے پہلے قوم نوح نے رسالت سے انکار کر کے تمام پیغمبروں کو جھٹلایا تھا اور ہمارے بندے نوح کو بھی جھٹلایا تھا اور اُسے مجنون کہا تھا اور اُسے جھڑکیاں دی گئی تھیں ۔ اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں عاجز ہو گیا تو ان سے بدلہ لے ۔ اس پر ہم نے آسمان کے دروازے برسنے والے پانی کے لیے کھول دیے اور زمین کے چشمے جاری کر دیے ۔ پھر آسمان اور زمین کا پانی اندازۂ مقررہ پر مل کر ایک ہو گیا ۔ نوح کو ہم نے تختوں اور کیلوں سے جڑی ہوئی کشتی پر چڑھایا جو ہماری نگرانی میں چلتی رہی ۔ یہ بدلہ تھا نوح کا جس کی بے قدری کی گئی تھی ۔ اس واقعہ کو ہم نے عبرت کی نشانی قرار دیا ۔ کوئی ہے جو اس سے نصیحت پکڑے ؟ میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا ؟ ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے کیا کوئی سمجھنے والا ہے ؟ عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا تو پھر میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا ؟ ہم نے اُن پر ایک منحوس دن میں جو ٹلنے والا نہ تھا ہوائے تند بھیجی اور وہ آدمیوں کو اس طرح اُکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اُکھڑے ہوئے کھجوروں کے تنے تھے ۔ میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا ؟ ہم نے سمجھنے کیلئے قرآن کو آسان کر دیا ہے ۔ کیا کوئی سمجھنے والا ہے ؟

ع ۲ ثمود نے بھی ڈرانے والے پیغمبروں کو جھٹلایا اور کہا تھا کہ کیا ہم لوگ اپنے ہی میں سے ایک آدمی صالح کی پیروی کریں ؟ ہم ایسا کریں گے تو اُسوقت ہم گمراہی اور عذاب میں ہوں گے ۔ کیا ہمارے درمیان میں اسی (صالح) پر وحی اُتری ہے ؟ نہیں بلکہ یہ جھوٹا اور شریر ہے ۔ ہم نے صالح سے کہا "عنقریب انھیں کل پرسوں معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا اور شریر ہے ۔ ہم ایک اونٹنی بھیجتے ہیں جو ان کے لیے باعث آزمائش ہوگی ۔ تو ان کے عذاب کا انتظار کر اور صبر کر اور انھیں آگاہ کر دے کہ پانی ان میں اور اونٹنی میں تقسیم کر دیا گیا ہے ۔ ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہو" انھوں نے اپنے ساتھی (قدار) کو پکارا اور پھر اُس نے اونٹنی پر ہاتھ ڈالا اور اُس کی کوچیں کاٹ ڈالیں ۔ پھر میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا ؟ ہم نے ایک آواز سخت اُن پر بھیجی جس سے وہ سوکھے ہوئے بھوسے کی طرح ہو کر رہ گئے ۔ ہم نے قرآن سمجھنے میں آسان کر دیا ہے ۔ کوئی سمجھنے والا ہے ؟ قوم لوط نے بھی ڈرانے

میدان حشر

قوم نوح

کشتی نوح

قوم عاد

قوم ثمود

حضرت صالح اور اونٹنی

قوم لوط

۱؎ یہ مختصر کا ترجمہ ہے ۔ بہت سے مفسر اس کے بیان کیے گئے ہیں سب میں یہی زیادہ قریب الفہم سمجھا گیا ۔

پیغمبرون کو جھٹلایا تھا + ہم نے اُن پر باستثنائے اہل خاندان لوط پتھر کی بارش کی۔ اور اہل خاندان لوط کو ہم اپنے فضل سے صبح ہوتے ہوتے جائے عذاب سے نکال لے گئے + شکر کرنے والے کو ہم ایسی ہی جزا دیتے ہین + لوط نے ہماری گرفت سے اُنھین ڈرایا تھا لیکن وہ اُسی ڈرانے والے لوط سے جھگڑنے لگے اور لوط سے اُس کے مہمانون (فرشتون) کو اُنھون نے طلب کیا + ہم نے اُنکی آنکھین بے نور کردین اور اُن سے کہا "میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو" + صبح کو میرا نہ ٹلنے والا عذاب اُن تک پہونچ ہی گیا اور اُن سے کہا گیا "میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو" + ہم نے سمجھنے والے کے لیے قرآن کو آسان کردیا ہے۔ کیا کوئی سمجھنے والا ہے؟ +

قوم فرعون

ع قوم فرعون کے پاس ڈرانے والے (موسیٰ اور ہارون) آئے تھے + اُس قوم نے ہماری تمام آیتین جھٹلائین تو ہم نے اُنھین ایسا پکڑا جیسا کہ ایک زبردست صاحب قدرت پکڑتا ہے + اے اہل مکہ! کیا تم مین جو منکر ہین وہ اُن لوگون سے بہتر ہین یا کتابون مین تمھارے لیے برات اُتری ہے + یا یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم ایک جماعت با ہم ایک دوسرے کے مددگار ہین؟ + عنقریب ان کی جماعت شکست کھائے گی اور یہ مسلمانون کے مقابلہ مین پیٹھ دکھائین گے + لیکن اصل وعدۂ عذاب تو ان کے ساتھ قیامت کا ہے + قیامت بڑی سخت اور بڑی تلخ چیز ہے + گنہگار لوگ گمراہی مین ہین اور دوزخ مین جائین گے + جس دن وہ آگ مین مُنھ کے بھل ڈالے جائین گے اُس دن اُن سے کہا جائے گا "دوزخ کی لپٹ کا مزہ دیکھو" + ہم نے ہر شے کو ایک اندازے سے پیدا کیا ہے + ہمارا حکم تو ایک بات ہے جو چشم زدن مین ہو کر رہتا ہے + اے کفار مکہ! تمھارے کتنے ہم مشرب ہمنے ہلاک کر ڈالے ہین + کیا کوئی سمجھنے والا ہے؟ + جو کچھ انھون نے کیا ہے ان کے اعمال نامون مین لکھا ہوا ہے۔ چھوٹی بڑی سب ہی باتین درج ہین + پرہیزگار لوگ باغون اور نہرون مین جو سچائی کی جگہ ہے۔ قدرت والے بادشاہ کے قریب رہین گے +

نہرت کفار کی کی پیشین گوئی

نامۂ اعمال

سورۂ رحمٰن[1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدرت الٰہی

ع رحمٰن (اللہ) ہی نے قرآن سکھایا۔ انسان بنایا اور اُسی نے اس کو بولنا بتایا + شمس اور قمر

[1] یہ سورہ لفظ رحمٰن سے شروع ہوتا ہے +

حساب سے چلتے ہیں ۔ بیلدار بوٹیاں اور درخت سربسجود ہیں ۔ اُسی نے آسمان بلند کیا اور ترازو بنادی ہے تاکہ تم تول میں تجاوز نہ کرو اور وزن درست رکھو۔ کم نہ تولو ۔ اُسی نے مخلوق کے لیے زمین بچھائی ہے جس میں میوے ہیں۔ خوشے والے کھجور کے درخت ہیں بھوسی کے اندر دانے ہیں اور خوشبودار پھول ہیں ۔ اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے ؟ ۔ اُس نے ٹھنکھناتی مٹی سے جو ٹھیکری کے تھی انسان کے جد امجد آدم کو بنایا اور آگ کی آنچ سے جنوں کو بنایا ۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ۔ وہ مشرقین اور مغربین کا مالک ہے۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ۔ اُس نے کھاری اور میٹھے دو سمندر اس طرح بنائے ہیں کہ وہ آپس میں ملتے ہیں اور پھر بھی اُن میں برزخ[1] ہیں تاکہ ایک دوسرے سے مل نہ جائے ۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ۔ ان دونوں سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں ۔ اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے ؟ ۔ اُسی کے جہاز پہاڑوں کی طرح سمندر میں کھڑے ہیں ۔ اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے ؟ ۔

دوزخ کا بیان

ع ۲ اے محمدؐ! ہر چیز جو زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور باقی رہنے والی صرف تیرے پروردگار کی ذات ہے جو جلال اور اکرام والی ہے ۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۔ آسمانوں اور زمین کے رہنے والے اُسی سے مانگتے ہیں۔ ہر روز وہ کارسازی میں رہتا ہے ۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ۔ اے دو گروہ جن و انس کے! عنقریب ہم تمہاری طرف بروز قیامت حساب اعمال کے لیے متوجہ ہوں گے ۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ۔ اے جن و انس کے گروہ! آسمان و زمین کے کناروں سے اگر تم نکل سکتے ہو تو نکل بھاگو لیکن بغیر قوت کے تم نکل نہیں سکتے۔ اور ایسی قوت تم میں نہیں ہے ۔ اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے ۔ تم میں جو گنہگار ہیں اُن پر آگ کے شعلے اور دھوئیں بھیجے جائیں گے اور تم اُنھیں دفع نہ کر سکو گے ۔ اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے ؟ ۔ جب آسمان بروز قیامت پھٹ جائے گا اور روغن زیت کا سا سُرخ ہو جائے گا تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ۔ پھر اُس دن آدمیوں اور جنوں سے اُن کے گناہوں کی بابت سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ تمام باتیں خود ظاہر ہوں گی ۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ۔ گنہگار اپنی صورتوں سے پہچانے جائیں گے اور موئے پیشانی اور پاؤں اُن کے پکڑ کر اُنھیں دوزخ میں ڈالیں گے ۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ۔ یہ وہی جہنم ہے جسے گنہگار جھٹلاتے ہیں ۔ گنہگار دوزخ میں اور آب گرم میں رہیں گے ۔ اپنے رب کی

[1] سمندر کے قریب جو دریا ہیں ان میں کچھ حصہ آب شیریں کا ہے اور کچھ حصہ آب شور کا ہے ۔

کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے ؟ +

ع ۳ جو شخص اپنے رب کے سامنے جوابدہی اعمال مین کھڑے ہونے کا ڈر رکھتا ہو اُس کے لیے بہشت مین دو باغ ہون گے + تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ + وہ دونون باغ بارگ و ساز ہون گے + تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ + اُن دو باغون مین دو چشمے جاری ہون گے + تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ + اُن مین کُل میوے دو دو قسم کے ہون گے تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ + جنتی وہان ایسے فرشون پر تکیے لگائے بیٹھین گے جنکے استر دیبا کے ہون گے + اور باغون کے پھل جھکے ہوے ہون گے + اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے ؟ + اُن مین نیچی نگاہ والی حورین ہون گی جنھین کسی آدمی یا جن نے پہلے چھوا بھی نہوگا + تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ + وہ ایسی ہون گی گویا یاقوت اور مونگے کی بنی ہوئی ہین + اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے ؟ + بھلائی کا بدلہ سوا نیکی کے کچھ اور ہی ؟ + تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ جنتیون کے لیے ان دو باغون کے علاوہ اور بھی دو باغ ہون گے + تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ + وہ بھی خوب سرسبز ہون گے + اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے ؟ + اُن مین دو چشمے اُبل رہے ہون گے + تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ + اُن باغون مین میوے - کھجورین اور انار ہون گے + اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے ؟ + اُن مین نیک خوبصورت عورتین ہون گی + تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ + وہ عورتین حورین ہون گی جو اپنے خیمون مین بند بیٹھی ہون گی + تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ + انھین پہلے نہ کسی آدمی نے چھوا ہوگا نہ کسی جن نے + تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ + جنتی وہان سبز قالینون اور عمدہ فرشون پر تکیہ لگاے ہوے بیٹھے ہون گے + اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے ؟ + اے محمدؐ تیرے رب کا نام بابرکت ہی - وہ عظمت والا اور احسان کرنے والا ہی +

جنت کی صفت

سورۂ واقعہ[۵۶]

(مکی)

---

۵۶ واقعہ سے مراد قیامت ہی - اس مین قیامت کا ذکر ہی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت

ع جب قیامت آجائے گی جس کا آنا یقینی ہے۔ تو وہ بعضوں کو نیچا دکھائے گی اور بعضوں کے رتبے بلند کرے گی۔ اُس وقت زمین زور سے ہلائی جائے گی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اڑتے پھرتے آگندہ کی طرح ہو جائیں گے + اُسوقت تم لوگوں کی تین قسمیں ہوں گی + ایک تو داہنے ہاتھ والے ہوں گے تو اِن داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا + دوسرے بائیں ہاتھ والے ہوں گے۔ یہ بائیں ہاتھ والے جیسے شوم اور بدبخت ظاہر ہیں اور تیسرے جو آگے رہنے والے ہیں وہ تو آگے ہی رہیں گے کہ یہ مقربانِ الٰہی ہوں گے + انھیں نعمت کے باغوں میں جگہ دی جائے گی + اس گروہ میں بہت تو اگلے لوگوں میں سے اور تھوڑے[۵۱] پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے۔ جڑاؤ تختوں پر تکیے لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے + اور اُن کے گرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے۔ ابریق اور شراب صاف کے جام جسکے پینے سے نہ خمار ہوگا اور نہ فضول بکنا پڑے گا اور میوے جو وہ پسند کریں گے اور گوشت جڑیلوں کے جو وہ خواہش کریں گے لیے ہوئے گھومتے رہیں گے + وہاں ایسی خوش چشم حوریں ہوں گی گویا چھپے ہوئے موتی کے ہمرنگ ہوں گی + یہ سب اُن کے اعمالِ نیک کی جزا ہوگی + جنت میں وہ لغو اور خلاف تہذیب باتیں نہ سنیں گے + سلام ہی سلام کی آوازیں آئیں گی + داہنے ہاتھ والے۔ داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا + وہ درخت بیر بے خار۔ لدے ہوئے کیلوں پھیلے ہوئے سائے بہتے ہوئے پانی اور میووں کے ڈھیر جو ختم نہ ہوں گے اور نہ کم ہوں گے اور اونچی اونچی بیٹھنے کی جگہوں میں ہوں گے۔ ہم نے وہاں حوریں بنا رکھی ہیں جو بکر ہیں اور داہنے ہاتھ والے جنتیوں کی چاہنے والیاں اور اُن کی ہمجولیاں ہیں +

جنتی

ع اس گروہ میں اگلے لوگ بھی زیادہ ہوں گے[۵۲] اور پچھلے لوگ بھی زیادہ ہوں گے + بائیں ہاتھ والے۔ یہ بائیں ہاتھ والے جیسے شوم اور بدبخت ظاہر ہیں وہ دوزخ کی لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں ہونگے + ان کے لیے سایہ دھوئیں کا ہوگا جس میں نہ خنکی ہوگی اور نہ عزت کی جگہ ہوگی + یہ لوگ دنیا میں اس کے

دوزخی

کفار

---

[۵۱] بروز حشر تین گروہ میں انسان تقسیم کیے جائیں گے۔ ایک وہ جو سب کے آگے ہوں گے اور اُن کے درجے سب سے بلند ہوں گے پھر داہنے ہاتھ کی جانب جو کھڑے ہوں گے وہ بھی جنتی ہوں گے اور بائیں جانب جو ہوں گے وہ مستوجب عذاب ہوں گے + آگے اور داہنے سے کیا مراد ہے اس میں بہت سی تاویلیں ہیں + [۵۲] یعنی آگے رہنے والوں میں زیادہ تر نبیوں کی صحبت دیکھے ہوئے لوگ ہوں گے اور اس لیے ظاہر ہے کہ آنحضرت کے اصحاب کی تعداد بمقابلہ جمیع پیغمبران کے اصحاب کی تعداد کے ضرور تھوڑی ہے۔ لیکن ایک شبہہ ضرور پیدا ہوتا تھا کہ گروہ ناجی میں آنحضرت محمدؐ کی اُمت کی تعداد تو کم نہ ہوگی۔ یہ شبہہ آئندہ رکوع میں رفع کیا گیا ہے [۵۳] دیکھو حاشیہ زیر رکوع ہذا قبل +

پہلے آسودہ تھے اور بڑے گناہون (شرک) پر اڑے رہتے تھے اور کہا کرتے تھے "کیا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم یا ہمارے اگلے باپ دادا جب مرگئے اور مٹی اور ہڈی ہوگئے تو پھر اُٹھائے جائینگے؟" اے محمدؐ تو کہہ "اگلے پچھلے سب کے سب روز مقرر کے وقت پر ضرور جمع کیے جائینگے" پھر اے گمراہو اور اے جھٹلانے والو! تمھین دوزخ مین درخت زقوم کھانا پڑے گا اور اُسی سے پیٹ بھرنا ہوگا۔ پھر اُس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا اور پیاسے اونٹ کی طرح تم اُسے پی جاؤگے" اس طرح ان کی مہمانی جزا کے دن کی جائے گی۔ لوگو! ہم ہی نے تمھین پیدا کیا ہے تو تم یہ سچ کیون نہین سمجھتے کہ قیامت مین ہم پھر تمھین پیدا کرینگے؟ بھلا دیکھو تو منی جو تم رحم مین پہونچاتے ہو اُس سے آدمی تم بناتے ہو یا ہم بناتے ہین؟ ہم ہی نے تمھارے لیے موت مقدر کی ہے اور ہم اس سے عاجز نہین ہین کہ تمھاری صورتین بدل دین اور ایک اور ہستی مین جسے تم نہین جانتے تمھین پیدا کرین۔ تم ہمارا پہلا بنانا تو جان چکے تو پھر سوچتے کیون نہین؟ بھلا دیکھو تو تم جو بوتے ہو اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہین؟ اگر ہم چاہین تو اُسے ریزہ ریزہ کردین اور تم باتین بناتے رہ جاؤ کہ ہمین تاوان ہوا بلکہ ہم محروم رہے؟ بھلا دیکھو تو جو پانی تم پیتے ہو اُسے بدلی سے ہم برساتے ہین یا تم برساتے ہو؟ اگر ہم چاہتے تو اُسے کھاری کردیتے۔ تم شکر کیون نہین کرتے؟ بھلا دیکھو تو آگ جسے تم سُلگاتے ہو اُس مین جلانے کے درخت تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہین؟ ہم نے آگ کو دوزخ کی یاد دلانے اور مسافرون کو فائدہ پہونچانے کے لیے بنایا ہے؟ اے محمدؐ! تو اپنے عالی شان رب کے نام کی تسبیح کر۔

ع ۳ مین قسم کھاتا ہون تاروں کے مواقع کی اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے۔ کہ یہ قرآن بڑی قدر و منزلت کا قرآن ہے اور کتاب مکنون (لوح محفوظ) مین موجود ہے اور پاک فرشتون کے سوا کوئی اُسے نہین چھوتا۔ پروردگار عالم کی طرف سے اُس کی نقل یہ قرآن اُتارا گیا ہے؟ منکرو! کیا تم اس قرآن سے منکر ہو اور اُس کا جھٹلانا تم نے اپنا راتب مقرر کرلیا ہے؟ کیون نہین۔ جب روح بوقت مرگ حلق مین اٹکتی ہے اور تم اُسوقت میت کو دیکھتے ہو تو ہم تم سے زیادہ میت کے قریب ہوتے ہین۔ مگر تمھین نظر نہین آتا اگر تم خود مختار ہو تو روح کو اگر تم سچے ہو بدن مین واپس کیون نہین لاتے؟ پھر مرنے والا اگر آگے رہنے والون مین ہوگا تو اُس کے لیے راحت ہوگی۔ رزق ہوگا۔ اور نعمت والی جنت ہوگی اور اگر وہ داہنے ہاتھ والون مین ہوگا تو اُس سے کہا جائے گا۔ سلام ہے تجھ پر کہ تو داہنے ہاتھ والون مین ہے؟ اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہون مین ہوگا تو آب گرم سے اُس کی مہمانی ہوگی اور وہ دوزخ مین ڈھکیل دیا جائے گا۔ بیشک یہ حال آخرت سچ اور یقینی ہے۔ اے محمدؐ! تو اپنے عالی شان رب کے نام کی تسبیح کر۔

خلقت انسان

آب باران

آگ

قرآن لوح محفوظ مین۔

حالت نزع روح

سورۂ حدید[۵۱]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع آسمانوں اور زمین میں جتنے مخلوقات ہیں اللہ کی تسبیح کرتے ہیں وہ غالب حکمت والا ہے ۔ الوہیت
آسمانوں اور زمین پر اُسی کی بادشاہت ہے۔ وہ جلاتا اور مارتا ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے ۔ وہی اول ہے
وہی آخر ہے۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔ وہ ہر شے کا جاننے والا ہے ۔ اُسی نے آسمانوں اور زمین کو
چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اُس نے تدبیر عرش پر توجہ کی ۔ اُسے معلوم ہے کہ زمین میں کیا گھستا ہے اور کیا
اُس سے نکلتا ہے اور آسمان سے کیا گرتا ہے اور کیا اُس پر چڑھتا ہے۔ تم کہیں رہو وہ تمھارے ساتھ ہے
تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُسے دیکھتا ہے ۔ آسمانوں اور زمین میں اُسی کی بادشاہت ہے ، تمام امور اللہ
ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں ۔ وہ دن میں رات کو داخل کرتا ہے۔ اور رات میں دن کو داخل
کرتا ہے۔ لوگوں کے دلوں کی باتیں اُسے معلوم ہیں ۔ لوگو! اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔
اُن چیزوں کو جن کا اللہ نے تمھیں اگلوں کا جانشین بنا کر مالک کر دیا ہے خرچ کرو ۔ تم میں سے خرچ
کرنے والے مؤمنین کو آخرت میں بڑا ثواب ملے گا ۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے خرچ کرنا
اور رسول تمھیں پکارتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ تم یقین کرو تو اللہ تم سے ایمان[۵۲] کا عہد لے چکا ہے ۔
وہی اللہ اپنے بندوں پر کھلی کھلی آیتیں بھیجتا ہے تاکہ تمھیں کفر کی تاریکی سے نور اسلام کی طرف لائے ۔
اللہ تمھارے ساتھ مہربان اور رحیم ہے ۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ؟
حالانکہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے۔ دوسرے مسلمان تم میں اُن لوگوں کی برابری مہاجرین
نہیں کر سکتے جنھوں نے فتح مکہ کے پہلے اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کیے اور کفار سے لڑائی لڑے۔
ان کے درجے اُن لوگوں سے بڑے ہیں جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیے اور لڑائی لڑے ، اور
یوں تو اللہ نے سب ہی مسلمانوں سے وعدۂ حسن سلوک کر رکھا ہے ، اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہے ۔
ع کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض[۵۳] دے اور اللہ اُسے بروز قیامت دونا کر دے اور بڑا عمدہ اجر قرض حسنہ

---

۵۱ حدید یعنی لوہا ۔ اس سورہ میں لوہے اور اُس کے فائدوں کا ذکر ہے ۔ ۵۲ یعنی اللہ نے انسان کا دل ایسا بنایا ہے کہ وہ از خود اللہ کا قائل ہے ۔ ۵۳ یعنی خوشدلی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے روپیہ دے ۔

نورِ ایمان

بھی اُسے دے ۔ اے محمدؐ! اُس دن تو مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کو دیکھے گا کہ نورِ ایمان اُن کا اُن کے آگے اور بائیں کے داہنی جانب چل رہا ہوگا اور اُن سے کہا جائے گا "بشارت ہو تمھیں آج ایسی جنتوں کی کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور تمھیں یہاں ہمیشہ رہنا ہے یہ بڑی کامیابی ہوگی" ۔ اُس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مؤمنوں سے کہیں گے "ذرا ٹھہرو ہمارے نورِ ایمان کی روشنی سے ہم بھی مستفیض ہولیں" ۔ اُن سے کہا جائے گا "پیچھے ہٹ کر روشنی ڈھونڈھو" پھر اُن کے درمیان میں ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا ۔ اور اُس کے اندر کی طرف اللہ کی رحمت اور اُس کے بیرونی جانب عذابِ الٰہی ہوگا ۔ منافقین مؤمنوں سے پکار کر پوچھیں گے "کیا ہم دنیا میں تمھارے ساتھی نہ تھے؟" ۔ مؤمن کہیں گے "ہاں تھے ۔ مگر تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا تھا ۔ تم نے توبہ میں تاخیر کی اور نبوت میں تم شک کرتے تھے اور امیدوں نے تمھیں دھوکے میں رکھا تھا ۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (موت) آگیا اور فریب دینے والا (شیطان) تمھیں اللہ سے بہکاتا رہا ۔ آج تم سے یا کفار سے کچھ معاوضہ نہیں لیا جا سکتا ۔ آگ تمھارا ٹھکانا ہے یہی آگ تمھارے لیے اولیٰ ہے اور بُری جگہ ہے" ۔ کیا مؤمنوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر اور قرآن کی تلاوت سے جو برحق اترا ہے ان کے دل ڈریں اور اُن لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب اُتری پھر مدت گذرنے کے بعد اُن کے دل سخت ہو گئے اور اُن میں اکثر نافرمان ہو گئے[1] سمجھے رہو کہ اللہ زمین کو اُس کے جانے کے بعد زندہ کرتا ہے ۔ ہم نے تمھارے لیے اپنی قدرت کی نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو ۔ صدقہ دینے والوں اور صدقہ دینے والیوں اور اللہ کے لیے قرضِ حسنہ دینے والوں کو قیامت کے دن ان کے قرضہ کا دونا دیا جائے گا اور بڑا ثواب ملے گا ۔ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لانے والے ہی اپنے رب کے یہاں صدیقوں اور شہیدوں کے درجہ میں ہوں گے ۔ اُن کا اجر اور اُن کا نور ایمان اُن کے ساتھ ہوگا ۔ اور ہماری آیتوں سے انکار کرنے والے اور اُن کے جھٹلانے والے اصحابِ دوزخ ہوں گے ۔

صدقہ

قرضِ حسنہ

دنیا چند روزہ ہے

ع ۳ لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل ۔ تماشا زینت ۔ باہمی تفاخر اور مال و اولاد کی کثرت چاہنا ۔ بس یہی ہے ۔ مثال اس کی ایسی ہے جیسے کہ مینھ کی حالت ۔ اس کی وجہ سے کھیتی کا شتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے ۔ پھر جب وہ سوکھ جاتی ہے تو اے مخاطب! وہ کھیتی زرد نظر آتی ہے اور پھر بھوسے کی صورت میں آجاتی ہے ۔ اسی طرح زندگی دنیا میں بھی چند روزہ رونق ہے اور پھر آخرت میں عذاب سخت ہونا ہے

[1] یعنی ملکِ عرب جو کفر اور بت پرستی کی وجہ سے نہایت پستی کی حالت میں پڑا گیا ہے دینِ اسلام کی برکت سے پھر زندہ ہوگا ۔

یا اللہ کی بخشش اور خوشنودی کا ملتا ہے - دنیا کی زندگی تو محض سرمایۂ فریب ہے + لوگو! سبقت کرو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے اور جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے + یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے وہ دے اللہ بڑا فضل والا ہے + لوگو! کوئی مصیبت زمین پر اور تم پر ایسی نہیں پہونچتی جس کا ذکر کتاب (لوح محفوظ) میں اُس کے پیدا کرنے کے پہلے سے ہم نے لکھ نہ رکھا ہو + اللہ پر ایسا کرنا آسان ہے + ہم تمھیں اس لیے جتا دیتے ہیں کہ کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اُس پر افسوس نہ کرو اور اللہ جو چیز تمھیں دے اُس پر اترایا نہ کرو + اللہ متکبر اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کرنے کا حکم دیتے ہیں + ان نصیحتوں سے جو شخص سرکشی کرے تو اللہ اُس سے بے نیاز اور سزاوار حمد ہے + ہم نے اپنے پیغمبروں کو دلائل (معجزے) کے ساتھ بھیجا اور اُن کی معرفت کتابیں اُتاریں اور ترازو کا رواج دیا - تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں + ہم ہی نے لوہا اُتارا جس کے ذریعہ سے سخت لڑائیاں لڑی جاتی ہیں اور آدمیوں کو نفع بھی پہونچتا ہے - اور اُس کے پیدا کرنے کی یہ بھی ایک غرض ہے کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ بِن دیکھے ہوئے کون اللہ کی اور اُس کے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے - بیشک اللہ قوی اور غالب ہے +

ع ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنایا اور اُن کی اولاد میں نبوت اور کتاب جاری رکھی - اُنمیں سے چند لوگوں نے راہ پائی اور اکثر اُنمیں نافرمان رہے + پھر اُن کے قدم بقدم ہم نے اور رسول بھیجے اور اُن کے پیچھے ہم نے عیسیٰ ابن مریمؑ کو بھیجا اور اُسے انجیل دی - اور اُسکے تابعین کے دلوں میں ترس اور مہربانی پیدا کی - رہبانیت اُنھوں نے خود اختیار کی - ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا مگر اللہ کی رضا کا طلب کرنا - لیکن اُنھوں نے پورے طور پر اُسے نہیں نباہا + اُن میں جو مومن تھے اُن کو ہم نے ثواب دیا اور اُن میں اکثر نافرمان ہوئے + مومنو! اللہ سے ڈرو - اُس کے رسول پر ایمان لاؤ - اپنی رحمت سے وہ تم کو دُہرا حصہ دے گا - اور تمھیں ایسا نور ایمان دے گا جس میں تم چلو اور تمھیں بخشے گا + اللہ غفور و رحیم ہے + یہ تم سے اس لیے کہا جاتا ہے کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ مسلمانوں کو اللہ کے فضل پر ذرا بھی دسترس نہیں ہے + اللہ کا فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے - جسے چاہتا ہے وہ دیتا ہے + اللہ بڑا فضل والا ہے +

دنیا سرمایۂ فریب ہے

جنت

لوح محفوظ

غم کو رونہ خوشی کرو مسئلہ رضا و تسلیم

معجزات آہن

رہبانیت

(اٹھائیسواں پارہ)

سورۂ مجادلہ[۵۸]

[۵۸] مسئلۂ رضا و تسلیم + [۵۸] اس سورہ میں زن و شوہر کے باہمی مجادلہ (جھگڑے) کا ذکر ہے +

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ اے محمدؐ! اللہ نے سُن لی اُس عورت کی گفتگو جو اپنے شوہر کے بارے مین تجھ سے جھگڑتی تھی اور اللہ سے شکایت کرتی تھی۔ اللہ تم دونون کی باتین سُن رہا تھا۔ بیشک اللہ سُنتا اور دیکھتا ہے ۲ جو لوگ تم مین سے اپنی عورتون سے ظہار کرین تو وہ عورتین اُن کی مائین نہو جائین گی۔ مائین تو وہی عورتین ہین جنھون نے اُن کو جنا ہے۔ ایسا کہنے والے بُری بات اور جھوٹ کہتے ہین بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۳ جو لوگ اپنی عورتون سے ظہار کرین اور پھر وہی کرنا چاہین جسے کہہ چکے ہین کہ نہ کرین گے۔ تو اُنھین چاہیے کہ ایک بردہ قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو مساس کرین آزاد کرین۔ یہ تمھین نصیحت کیجاتی ہے۔ اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہے ۴ پھر جسے بردہ آزاد کرنے کی استطاعت نہو وہ لگاتار دو مہینے مساس کے قبل روزہ رکھے۔ اور جو روزے نہ رکھ سکے وہ ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لیے دیا جاتا ہے کہ تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ یہ اللہ کے حدود ہین۔ منکرین کے لیے عذاب دردناک ہے ۵ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہین وہ اُسی طرح ذلیل کیے جائین گے جس طرح اُن کے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے۔ ہم نے تو کھلے کھلے احکام اُتارے ہین۔ منکرون کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب اُس دن ہوگا جب اللہ سب کو جلا اُٹھائے گا اور اُن کے اعمال جنھین اللہ نے گن رکھا ہے اور جنھین وہ خود بھول گئے ہین اُنھین بتائے گا۔ اللہ ہر شے کا نگران ہے

ع ۲ اے محمدؐ! تو دیکھتا نہین کہ اللہ آسمانون اور زمین کی تمام چیزین جانتا ہے۔ تین آدمیون کی

ظہار

---

۱ رسم جاہلیت یہ تھی کہ اگر کوئی اپنی بی بی سے کہتا کہ تو ایسی ہے جیسے میری ماں کی پشت تو اس کہنے سے طلاق بائن سمجھا جاتا تھا اور اصطلاح مین اسے ظہار کہتے تھے۔ اوس بن صامت اپنی بی بی خولہ بنت ثعلبہ سے لڑے اور غصہ مین ظہار کر بیٹھے بعد کو غصہ فرو ہوا تو نادم ہوے۔ چھوٹے چھوٹے بچون کی حالت پر ترس آیا لیکن مجبوری تھی۔ خولہ آنحضرت کے پاس خانۂ مکان مین گئی اور مسئلہ پوچھا کہ آیا اسلام نے بھی ایسی طلاق روا رکھی ہے جواب ملا کہ اس کے خلاف تو کوئی حکم نہین آیا۔ خولہ نے کہا یہ بڑی سختی ہے چھوٹے چھوٹے بچے میرے پاس ہین تو بھوکون مرین گے اور باپ کے پاس رہے تو میرے بغیر بیچین رہین گے۔ آنحضرتؐ نے پھر بھی موافق جواب نہ دیا۔ خولہ نے کہا آپ خدا سے عرض کیجیے۔ پھر آنحضرتؐ کے چہرے پر نزول وحی کے آثار نمایان ہوے۔ حضرت عائشہ نے خولہ سے کہا خاموش رہو دیکھو کیا حکم آتا ہے۔ اُسوقت یہ آیتین نازل ہوئین جن کے مضامین خود صاف ہین۔ یہ آیتین منجملہ اُن احکام کے ہین جو اسلام کی تائید مین مخالفین کے سامنے برکات اسلام کے شمار مین پیش کی جاتی ہین۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کو اُس بڑھیا نے راستہ مین روکا اور دیر تک کچھ باتین کرتی رہی لوگون نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا یہ کون تھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ وہ عورت ہے جس کی فریاد خدا نے سُنی ہے۔

کوئی مشورہ ایسا نہیں ہوتا جس میں اللہ چوتھا نہ ہو۔ اور نہ پانچ آدمیوں کا کوئی مشورہ ایسا ہوتا ہے جس میں اللہ چھٹا نہ ہو۔ اور نہ اس سے کم یا زیادہ آدمیوں کا کوئی ایسا مشورہ ہوتا ہے جس میں وہ اُن کے ساتھ جہاں کہیں وہ ہوں نہ ہو۔ پھر اللہ انھیں بروز قیامت بتادے گا کہ وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ اللہ ہر شے سے واقف ہے ۞ اے محمدؐ! کیا تو نے دیکھا نہیں کہ جو لوگ سرگوشی سے منع کیے گئے تھے وہ پھر وہی فعل ممنوع کرتے ہیں۔ اور بُرے مشورے کرتے ہیں اور حد سے بڑھتے ہیں اور رسول کی عدول حکمی کرتے ہیں اور جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو ایسی لفظوں میں تجھے سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بھیجا ہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں "اللہ ہمارے اس قول پر عذاب کیوں نہیں بھیجتا" ۞ جہنم اُن کی سزا کے لیے کافی ہے۔ اُس میں داخل ہوں گے ۞ وہ بُرا ٹھکانا ہے ۞ مؤمنو! تم باہم سرگوشیاں کرو تو معصیت کرنے۔ حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کرنے کے لیے سرگوشیاں نہ کرو۔ نیکی اور پرہیزگاری کے لیے سرگوشیاں کرو ۞ اللہ سے ڈرو جس کے پاس تمھیں جانا ہے ۞ سرگوشی شیطان کی حرکت ہے کہ اس سے ایمان والے غمناک ہوں۔ لیکن کسی کی سرگوشی انھیں بے اجازت اللہ کے کوئی ضرر نہیں پہونچا سکتی۔ اللہ ہی پر ایمان والے بھروسا کرتے ہیں ۞ مؤمنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں دوسروں کو جگہ دو تو جگہ دیدیا کرو اللہ تمھارے لیے بہشت میں کشادگی کریگا۔ اور جب کہا جائے کہ کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو۔ تم میں جو مؤمن اور ذی علم ہیں اُن کے درجے اللہ بڑھاتا ہے۔ اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہے ۞ مؤمنو! جب تمھیں رسول کے کان میں کوئی بات کہنا ہو تو کان میں اپنی بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات لاکر رکھدیا کرو۔ یہ تمھارے لیے اچھا ہے اور پاکیزہ تر ہے۔ ہاں اگر تم کو خیرات کا مقدور نہ ہو تو اللہ غفور و رحیم ہے ۞ مؤمنو! کیا تم اس حکم سے ڈر گئے کہ کان میں بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات پیش کیا کرو۔ جب تم نے ایسا نہ کیا اور اللہ نے تمھارا قصور معاف کر دیا تو

اللہ حاضر و ناظر ہے

آنحضرتؐ کے خلاف سرگوشیاں

تہذیب مجالس

تذہب رسولؐ

---

۵۷ سورۂ نساء رکوع ۱۰ کا حاشیہ زیریں دیکھو۔ اس آیت سے مجمع ناجائز کے منتشر کرنے کا اختیار حاکم وقت کو دیا گیا ہے ۞ ۵۸ اسلام علیک کی جگہ السام علیک کہتے تھے جو بددعا ہے ۞ ۵۹ کہا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ چند اصحاب بدر آئے۔ لوگوں سے آنحضرتؐ نے کہا کہ ان کو جگہ دو۔ لوگوں پر یہ شاق گذرا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۶۰ کان میں بات کرنا معیوب ہے۔ لوگ پیغمبر سے بے ضرورت بھی کان میں باتیں کرتے تھے۔ اس کے انسداد کے لیے یہ شرط لگائی گئی کہ کچھ پیغمبر کے سامنے سرگوشیاں کرنے والے پیش کیا کریں جب یہ حکم ہوا تو سرگوشیاں کرنا لوگوں نے ترک کر دیا اور جب ترک کر دیا تو اس آیت کے احکام کی تعمیل کی ضرورت بھی باقی نہ رہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیت المال کے لیے یہ احکام بطور صدقہ ہوئے تھے پھر جب زکوٰۃ کا حکم ہوا تو اس کی ضرورت باقی نہ رہی ۞ ۶۱ یعنی سرگوشیاں کم ہو گئیں تو دلوں میں صفائی پیدا ہو گئی سرگوشیوں سے خواہ مخواہ بدظنی برقعتی تھی۔

ضروری احکام اسلام کی تعمیل کرو یعنی نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہے +

منافقین

ع ۳ اے محمدؐ! کیا تو نے اُن منافقوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ کا غضب ہے۔ یہ لوگ نہ تم میں ہیں اور نہ اُن میں ہیں + یہ جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں + اللہ نے اُن کے لیے عذاب سخت تیار کیا ہے + بیشک ان کے اعمال بُرے ہیں + ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے اور یہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ ان پر ذلت کا عذاب ہوگا + اُن کے مال یا اُن کی اولاد اللہ کے یہاں کچھ بھی اُن کے کام نہ آئے گی + یہ دوزخی ہیں اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے + جس دن اللہ ان سب کو اُٹھائے گا تو اللہ کے سامنے بھی یہ ویسی ہی قسم کھائیں گے جیسی کہ تم مسلمانوں کے سامنے کھاتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی کسی شے پر ہیں + آگاہ ہو کہ یہ جھوٹے ہیں + شیطان ان پر غالب ہے اور اُس نے اللہ کی یاد ان کو بھلا دی ہے۔ یہ شیطانی گروہ ہے۔ آگاہ رہو کہ شیطانی گروہ خسارے میں رہے گا + اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرنے والے آخر کار

ہزیمت کفار کی پیشین گوئی

ذلیل ترین لوگوں میں ہوں گے + اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ہم اور ہمارے رسول ضرور کافروں پر غالب رہیں گے + اللہ بیشک قوی اور غالب ہے + اے محمدؐ! تو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والوں کو نہ دیکھے گا کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں کو دوست رکھیں۔ گو یہ مخالف اُنکے باپ۔ بیٹے۔ بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں + یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کا نقش کر دیا ہے اور اپنی رحمت سے اُن کی تائید کی ہے + وہ انھیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور یہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی رہے گا اور یہ اللہ سے راضی رہیں گے ایسے ہی لوگ اللہ والے ہیں۔ آگاہ ہو کہ اللہ والے کامیاب رہیں گے +

حب اسلام

سورہ حشر[1]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ آسمانوں اور زمین میں جتنی مخلوقات ہیں سب اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔ وہ زبردست حکمت والا ہے

[1] اس سورہ میں بنو نضیر (یہود) کی جلا وطنی مذکور ہے اور جلا وطنی کے لیے لفظ حشر قرآن میں استعمال کیا گیا ہے +

بنو نضیر کی جلاوطنی

اُسی نے کفار اہل کتاب[1] کو اُن کے گھروں سے نکال دیا اور یہ اُن کی تقدیر کا پہلا حشر تھا۔ مسلمانو! تمھیں یہ گمان نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ بھی سمجھتے تھے کہ اُن کے قلعے اُن کو اللہ سے بچالیں گے پھر اللہ آ ماوہ ہوا اس طرح کہ وہ سمجھ نہ سکے۔ اُن کے دلوں میں اللہ نے ایسا رعب ڈالا کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اور مؤمنین کے ہاتھوں سے اپنے گھر اُجاڑنے لگے۔ آنکھوں والو! اس واقعہ سے عبرت پکڑو۔ اگر اُن پر اللہ نے غریب الوطنی نہ لکھی ہوتی تو دنیا ہی میں دوسری طرح سے اُن کی سزا کرتا۔ آخرت میں تو اُن پر دوزخ کا عذاب ہو ہی گا کیونکہ انھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کی ہے۔ اللہ اپنے مخالفوں پر سخت عذاب کرتا ہے۔ مسلمانو! تم نے جو اُن کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹ یا جن درختوں کو تم نے بدستور اپنی جڑوں پر قائم رہنے دیا تو یہ سب اللہ کے حکم سے تھا اور اللہ کو منظور تھا کہ وہ اپنے نافرمانوں کو رسوا کرے۔ جو مال اُن کا اللہ نے اپنے رسول کو دیا اُس پر تم مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ دوڑائے۔ اللہ جس پر چاہتا ہے اپنے رسولوں کو غلبہ دیتا ہے۔ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ان بستیوں والوں کا جو مال اللہ نے اپنے رسول کو دیا وہ اللہ، اُس کے رسول، رسول کے قرابت والوں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم میں جو دولتمند ہیں انھیں میں یہ مال دائر رہے۔ مسلمانو! رسول جو تمھیں دے اُسے لے لو اور جس سے وہ تمھیں منع کرے اُس سے دست بردار رہو۔ اللہ سے ڈرو وہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ مال اُن مہاجرت کرنے والے فقراء کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ہیں [illegible] اور اُس کی رضا ڈھونڈھتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی سچے مسلمان ہیں۔ جو لوگ ان مہاجروں کے پہلے سے مدینے میں رہتے ہیں اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں وہ مہاجروں کو دوست رکھتے ہیں اور مہاجرین کو کچھ دیا جائے تو اُس پر اپنے دلوں میں حسد نہیں کرتے اور اپنے اُوپر مہاجروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ خود وہ فقر و فاقہ ہی میں ہوں۔ اپنے نفس کی حرص سے جو بچے وہی کامیاب ہوئے۔ مہاجرین اولین کے بعد جو ہجرت کر کے آئے ہیں وہ کہتے ہیں "اے ہمارے رب! ہمکو اور ہمارے اُن بھائیوں کو جنھوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے بخشدے اور مؤمنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال اے ہمارے پروردگار تو مہربان اور رحیم ہے"۔

منافقین

ع ۲ اے محمدؐ! کیا تو اُن منافقوں کو نہیں دیکھتا جو اپنے بھائی کفار اہل کتاب سے کہتے ہیں "اگر تم نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمھارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمھارے بارے میں ہم کبھی کسی کی

[1] یہود بنو نضیر جو دین محمدی سے نفر کرتے تھے ان کی جلاوطنی کا ذکر ہے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۲۳

بات نہ مانیں گے۔ اگر تم سے کوئی لڑے گا تو ہم تمھاری مدد کریں گے" + اللہ گواہ ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ اگر وہ نکالے جائیں تو یہ منافق اُن کے ساتھ نہ جائیں گے اگر اُن سے لڑائی کیجائے گی تو یہ اُن کی مدد نہ کریں گے۔ اور اگر اُن کی مدد کو جائیں گے بھی تو پیٹھ دکھائیں گے پھر کوئی اُن کی مدد نہ کرے گا + مسلمانو! اِن کے دلوں میں تمھاری ہیبت اللہ سے بھی بڑھکر ہے۔ اس لیے کہ یہ نا سمجھ لوگ ہیں + یہ سب ملکر بھی تم سے لڑ نہیں سکتے۔ قلعہ بند ہو کر لڑیں گے یا دیواروں کی اوٹ سے لڑیں گے + آپس ہی میں ان کی لڑائی سخت ہے + تم انھیں ایک جگہ دیکھتے ہو لیکن ان کے دل جُدا جُدا ہیں کیونکہ یہ لوگ نادان ہیں + یہ انھیں لوگوں کے مثل ہیں جو ابھی اِن کے پہلے جنگ بدر میں اپنے کاموں کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ اِن کے لیے آخرت میں عذاب دردناک ہے + یہ منافقین شیطان کے مثل ہیں جو انسان سے کہتا ہے "کفر کر" اور جب انسان کفر کر لیتا ہے تو وہ کہتا ہے "میں تجھ سے سروکار نہیں رکھتا۔ میں اللہ پروردگار عالمین سے ڈرتا ہوں" + پھر انجام دونوں کا یہ ہوگا کہ دونوں ہمیشہ آگ میں رہیں گے + اور ظالموں کی یہی سزا ہے +

ع ۳ ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اور ہر شخص کو سوچنا چاہیے کہ کل قیامت کے لیے اُسنے کیا کر رکھا ہے۔ اللہ سے ڈرو کہ اللہ تمھارے اعمال سے بیشک باخبر ہے + تم جاؤ تم مثل اُن کے جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی اُن کو اُن کے نفس سے بیخبر کر دیا + یہی نافرمان لوگ ہیں + دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنت والے کامیاب ہیں + اے محمدؐ! اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو اُسے اللہ کے ڈر سے تو لرزاں اور شگافتہ دیکھتا + آدمیوں کے لیے ہم یہ لوگوں سے مثالاً بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں + وہ اللہ ایسا ہے کہ سوا اُسکے کوئی معبود نہیں ہے۔ باطن اور ظاہر کا وہ جاننے والا ہے۔ وہ رحمان اور رحیم ہے + وہ اللہ ایسا ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ پاک ہے۔ سلامتی والا ہے۔ پناہ دینے والا ہے۔ محافظ ہے۔ غالب ہے۔ زبردست ہے۔ اور بڑی عظمت کا ہے ان لوگوں کے شرک سے وہ پاک ہے + وہی اللہ پیدا کرنے والا بنانے والا اور صورت گر ہے۔ اُسی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں + آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق ہے اُسکی تسبیح کرتی ہے۔ وہ غالب اور حکیم ہے +

عظمت قرآن الوہیت۔

سورۂ ممتحنہ[1]

[1] اسے سورۂ امتحان بھی کہتے ہیں + اس میں اُن مسلمانوں کے امتحانات کے حالات ہیں جو اپنے عزیز و اقارب کو آنحضرتؐ کی محبت میں چھوڑ کر ہجرت کر گئے تھے +

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو اپنا دوست نہ بناؤ اور نہ اُن سے نامہ و پیام کی دوستی بڑھاؤ۔ اُنھوں نے اُس دین سے جو تمھارے پاس ٹھیک آیا ہے انکار کیا۔ اُنھوں نے رسول کو اور تمھیں مکہ سے صرف اس لیے نکالا کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لائے ہو۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کرکے اور میری رضا کی طلب میں نکلے ہو تو کیوں درپردہ اُن سے دوستی رکھتے ہو؟ تم جو چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو میں سب کو جانتا ہوں۔ تم میں سے جو ایسا کرے تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔ اگر یہ کفار تمھیں پا جائیں گے تو تم سے دشمنی کریں گے اور تمھاری طرف برائی کے ساتھ اپنے ہاتھ اور اپنی زبان نکالیں گے اور چاہیں گے کہ تم کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن تمھاری رشتہ داریاں کام نہ آئیں گی اور نہ تمھاری اولاد تمھارے کام آئے گی۔ اللہ ہی اُس دن تم میں فیصلہ کرے گا۔ اللہ تمھارے اعمال دیکھتا ہے۔ مومنو! تمھارے لیے ابراہیم اور اُس کے ساتھیوں کا ایک اچھا نمونہ موجود ہے۔ اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا "ہم بیزار ہیں تم سے اور ہر اُس شے سے جسے تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔ ہم تمھارے اعتقادات نہیں مانتے اور ہم میں اور تم میں دائمی عداوت اور دشمنی اُس وقت تک رہے گی جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ گے"۔ ابراہیم نے صرف اپنے باپ سے یہ کہا تھا "میں آپ کے لیے اللہ سے بخشش مانگوں گا۔ لیکن اللہ کے آگے آپ کے لیے مجھے ذرا بھی اختیار نہیں ہے"۔ اور یہ دعا کی تھی۔ "اے ہمارے پروردگار! ہم تجھی پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہماری بازگشت ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا۔ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے تو غالب حکمت والا ہے"۔ مومنو! تمھارے لیے یعنی اللہ اور یوم آخرت کے امیدواروں کے لیے پیروی کرنے کو ایک اچھا نمونہ اُن لوگوں کا ہے۔ اور جو اُن کی پیروی سے روگردانی کرے گا تو اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے۔

ع ۲ قریب ہے کہ کافر مسلمان ہو جائیں اور اس وقت تم میں اور تمھارے دشمنوں میں اللہ دوستی کر دے

مہاجرین اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کریں

لیکن اللہ تعالیٰ مخلصوں کو نہ بھولیں

---

۱ آنحضرتؐ نے خفیہ طور پر مکہ پر چڑھائی کا سامان کیا تھا اسکی خبر حاطب بن بلتعہ نے مکہ میں لکھ بھیجی تھی۔ آنحضرتؐ پر الہام ہوا اور افشا ہو گیا۔ ۲ یعنی مہاجرین کا اس لیے کہ وہ جا بجا ہیں بے تعلق ہو جانا اور یہ آیتیں اُترین۔ ۳ یعنی کافروں کی مدد کا محل نہ بنائیں کہ شبہ ہو کہ کافروں کے زور نے ظلم کا ساتھ نہ چھوڑا۔ ۴ یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا کرو اللہ اور یوم آخرت سے ڈرنے والوں کے لیے۔

اللہ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے + اللہ یہ نہیں کہتا کہ جو لوگ تم سے تمھارے دین کے
بارے میں نہیں لڑے اور تمھیں تمھارے گھروں سے نہیں نکالا تم اُن کے ساتھ احسان نہ کرو اور
اُن کے مقابلے میں انصاف نہ کرو۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے + اللہ انھیں
لوگوں کی دوستی سے روکتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے اور تمھارے گھروں سے تمھیں نکالدیا
اور تمھارے نکالنے میں تمھارے دشمنوں کی مدد کی + ایسے لوگوں سے جو دوستی کریں گے وہ ظالم ہیں +
مومنو! تمھارے پاس مومن عورتیں جب ہجرت کرکے آئیں تو تم اُن کو جانچو۔ اللہ ہی اُن کے ایمانوں کو حاجی عورتیں
خوب جانتا ہے + پھر اگر تم اُن کو مومنہ جانو تو انھیں کفار کے حوالہ نہ کرو۔ نہ وہ عورتیں کافروں کو حلال
ہیں اور نہ کفار اُن عورتوں کو حلال ہیں۔ اُن کافروں کو اُتنا دیدو جتنا انھوں نے اُن عورتوں پر خرچ کفار اور مشرکین
کیا ہے۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اُن کا مہر دے کر تم اُن سے نکاح کرلو + کافر عورتوں کو تم عقد نکاح میں
نہ رکھو اور تم نے اُن پر جو خرچ کیا ہے اُسے کافروں سے مانگو اور کفار تم سے وہ خرچ مانگیں جو اپنی عورتوں
پر اُنھوں نے کیا ہے۔ اللہ کا یہ حکم ہے جسے وہ تم لوگوں میں صادر کرتا ہے۔ اللہ جاننے والا اور حکمت
والا ہے + اگر تمھاری بیبیوں میں سے کوئی عورت تم سے چھوٹ کر کافروں میں چلی جائے اور کفار
تمھارا خرچہ ادا نہ کریں اور پھر تمھاری نوبت آئے کہ تم کافروں کو دو تو تم اُن مسلمانوں کو جن کی بیبیاں
کافروں میں چلی گئیں جتنا خرچہ اُن کا ہوا ہو اُس رقم سے دیدو جو انھیں کافروں کو دینا ہے اور تم اُس
اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو + اے نبی! جب تیرے پاس مومن عورتیں آکر اس قول سے بیعت
کریں کہ اللہ کے ساتھ وہ کوئی شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ چوری نہ کریں گی۔ زنا نہ کریں گی اپنی اولاد کو
قتل نہ کریں گی۔ کوئی بہتان دل سے گڑھ کر نہ باندھیں گی اور امور شرعی میں تیری نافرمانی نہ کریں گی تو
اُن سے بیعت لے لیا کر اور اللہ سے اُن کے لیے مغفرت چاہ + بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے + مومنو!
اُس قوم (یہود) سے دوستی نہ کرو جس پر اللہ کا غضب ہے۔ یہ لوگ تو آخرت سے اسی طرح مایوس یہود اور کفار

---

۵۱ یعنی تمھاری بیبیاں جو کافر ہوں انھیں طلاق دیدو + ۵۲ خرچہ سے مراد وہ دین مہر ہے جو مردوں نے عورتوں کو دیا ہو + ۵۳
اس جملہ کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے "اگر تمھاری بیبیوں میں سے کوئی عورت تم سے چھوٹ کر کافروں میں چلی جائے اور کفار تمھارا زر خرچہ
ادا نہ کریں اور تم کو فرصت سے لڑائی میں غنیمت ہاتھ آئے تو انھیں سے اُن مسلمانوں کو جنکی بیبیاں کافروں میں چلی گئیں اتنا دیدو جتنا اُن کا خرچہ
ہوا + یہ احکام ابتدائے اسلام سے متعلق ہیں جب کہ کفار مکہ میں سے بعض مرد عورتوں کو چھوڑ کر مسلمان ہو جاتے تھے یا بعض عورتیں اپنے مردوں
کی مرضی کے خلاف مسلمان ہو جاتی تھیں۔ اور سوتہ ممتحنہ کے نازل ہونے سے پہلے اس کا کوئی منصفانہ حکم نہ تھا۔ ۵۴ یعنی جب کہ دونوں میں جدائی ہو جائے اور جو مہر تم نے
دیا ہو وہ واپس لے لو + ۵۵ تم کہ بعد کہ والوں نے آنحضرت کے ہاتھ پر بیعت کی + اُسوقت عورتوں نے بھی بیعت کی تھی۔ اسی طرح اشارہ
ہے کہ گو تاریخ الاسلام میں لکھا ہے لیکن بعض مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ عورتوں کی بیعت کے لیے آنحضرت نے بعض مرد تعینات کیا تھا۔ واللہ اعلم

ہین۔ اِس طرح کفار اہل قبور (مُردون) سے مایوس ہین۔ کہ وہ مرکر پھر زندہ نہ ہون گے ٭

سورۂ صف[۱]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ آسمانون اور زمین مین جو مخلوقات ہین وہ سب اللہ کی تسبیح کرتی ہین۔ وہ غالب حکمت والا ہے ٭ ۲ مومنو! تم وہ بات کیون کہتے ہو جسے کرتے نہین؟ ٭ ۳ اللہ کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے کہ تم جو کہو اُسے نہ کرو۔ ایفائے وعدہ

۴ اللہ اُن لوگون کو پسند کرتا ہے جو اُس کی راہ مین صف باندھ کر اس طرح لڑتے ہین گویا وہ ایک سیسا پلائی ہوئی دیوار ہین ٭ محاربین راہ کی صفین

۵ اے محمدؐ! تو اِن لوگون کو یاد دلا جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا "لوگو! تم جانتے ہو کہ مین تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہون پھر مجھے کیون ایذا دیتے ہو؟" اُنھون نے جی اختیار کی تو اللہ نے اُن کے دل کج کر دیے۔ قوم نافرمان کو اللہ راہ نہین دکھاتا ٭ ۶ اے محمدؐ! لوگون کو یہ بھی یاد دلا کہ عیسیٰ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا تھا "مجھے اللہ نے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ مجھ سے پہلے جو توریت ہے مین اُس کی تصدیق کرتا ہون اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہون جو میرے بعد آئے گا اور اُس کا نام احمد ہوگا" ٭ پھر وہ رسول جب دلائل (معجزات) لیکر آیا تو بنی اسرائیل کہتے ہین "یہ کھُلا ہوا جادو ہے" ٭ ۷ اُس شخص سے بڑھکر ظالم کون ہوگا کہ جب وہ اسلام کی طرف بلایا جائے تو اللہ پر افترا باندھے؟ ٭ بشارت احمدؐ انجیل مین

قوم ظالم کو اللہ راہ نہین دکھاتا ٭ ۸ یہ لوگ چاہتے ہین کہ اپنے مُنھ سے اللہ کا نور بجھا دین۔ اللہ اپنا نور پورا کرکے رہے گا۔ اگرچہ کفار بُرا مانین ٭ ۹ اسی اللہ نے اپنے رسول محمدؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اُس دین کو تمام ادیان پر وہ غالب کرے اگرچہ مشرکین بُرا مانین ٭

ع ۲ ۱۰ مومنو! مین تمھین ایسی تجارت بتاؤن جو تمھین دردناک عذاب سے بچالے؟ ٭ ۱۱ تم اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ تم سمجھو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے ٭ ۱۲ تم ایسا کروگے تو اللہ تمھارے گناہ بخش دے گا اور ایسے باغون مین داخل کرے گا جن کے نیچے نہرین جاری ہین اور سدا بہار باغون مین اچھے گھر رہنے کو دے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہوگی ٭ ۱۳ اِن چیزون کے سوا ایک اور چیز بھی ہے جسے تم دنیا مین چاہتے ہو۔ یہ کہ تمھین اللہ مدد دے گا اور عنقریب تم فتح ہوگی بشارت دی گئی

[۱] اس سورۃ مین صف باندھ کر لڑائی مین کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے ٭

ملک فتح کروگے ۔ اے محمدؐ! تو مؤمنون کو اس کی خوشخبری سُنادے ۔ مومنو! اللہ کے مددگار بنے رہو جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریون (اصحاب) سے پوچھا تھا "کون ہے جو اللہ کی طرف ہوکر میری مدد کرے؟" حواریون نے کہا "ہم اللہ کے رسول کے مددگار ہین" ۔ بنی اسرائیل مین سے کچھ لوگون نے ایمان لائے اور کچھ کافر رہے ۔ پھر ہم نے ایمان لانے والون کو بمقابلہ اُن کے دشمنون کے مدد دی اور وہ غالب رہے ۔

حواریان حضرت عیسیٰ

سورۂ جمعہ

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع آسمانون اور زمین مین جو مخلوقات ہین وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہین ۔ وہ بادشاہ ہے ۔ پاک ہے ۔ غالب ہے اور حکیم ہے ۔ اُسی نے اِن اَن پڑھون مین انھین مین سے ایک کو رسول بناکر بھیجا ہے جو انکے سامنے اُسکی آیتین پڑھتا ہے ۔ انھین شرک کی نجاست سے پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب الٰہی اور حکمت سکھاتا ہے ورنہ اس کے پہلے تو یہ کھلی ہوئی گمراہی مین تھے ۔ اللہ نے اس رسول کو اور لوگون کیطرف بھی بھیجا ہے جو ابھی تک اِن مسلمانان عرب مین شامل نہین ہوے ہین ۔ وہ زبردست حکمت والا ہے ۔ یہ رسالت اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے ۔ اللہ بڑا فضل والا ہے ۔ بار احکام تورات جن پر لادا گیا اور وہ اُسے اُٹھا نہ سکے اُن کی مثال گدھے کی ہے جس پر کتابین لدی ہون ۔ اللہ کی آیتون کو جھٹلانے والی قوم کی مثال کیا بُری ہے ۔ قوم ظالم کو اللہ راہ نہین دکھاتا ۔ اے محمدؐ! تو یہودیون سے کہہ اے یہود! اگر تم سچے ہو اور سمجھتے ہو کہ اور آدمیون کو چھوڑکر اللہ کے تمھین دوست ہو تو مرنے کی تمنا کرو" ۔ بوجہ اپنے اُن اعمال کے جس کے یہ مرتکب ہو چکے ہین کبھی یہ موت کی تمنا نہ کرین گے ۔ اللہ ظالمون کو جانتا ہے ۔ اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو تمھین ضرور آئے گی ۔ اور پھر تم باطن اور ظاہر جاننے والے اللہ کے پاس پہونچائے جاؤگے ۔ پھر وہ تمھین تمھارے اعمال سے آگاہ کریگا"

رسالت آنحضرتؐ تمام عالم کیلئے

علم بے عمل

ع مومنو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لیے اذان دی جاے تو یاد الٰہی (نماز) کے لیے لپکو اور بیع (خرید و فروخت) چھوڑ دو ۔ اگر تم جانو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے ۔ جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو

اذان جمعہ

۱ نماز جمعہ کا بیان ۲ یہود دن سنیچر کا ذکر ہے کہ اُن کے لیے اس تورمیت تھی مگر زیر عمل نہ تھی ۔

اور اللہ کا فضل (معاش) ڈھونڈھو اور اللہ کو بکثرت یاد کیا کرو تاکہ تمھارا چھٹکارا ہو ۱۱ یہ لوگ جب کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں تو اُدھر متوجہ ہو جاتے ہیں اور اے محمدؐ! تجھے کھڑا چھوڑتے ہیں ۱۲ تو کہہ دے اللہ کے پاس جو ثواب عبادت ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے ۱۳ اللہ بہتر رزق دینے والا ہے ۱۴

سورۂ منافقون ۶۳

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منافقین

ع اے محمدؐ! تیرے پاس منافقین جب آتے ہیں تو کہتے ہیں "ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں"۔ اللہ بیشک جانتا ہے کہ تو اُسکا رسول ہے۔ مگر اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں ۱ منافقین نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے۔ یہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں ۲ کیا ہی بُرے کام یہ کرتے ہیں ۳ یہ اس لیے ہے کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر مُہر کر دی گئی۔ اب یہ نہیں سمجھتے ۴ اے محمدؐ! تجھے دیکھنے میں ۵ ان کے ڈیل ڈول بھلے معلوم ہوتے ہیں اور جب یہ بولتے ہیں تو تو جہ سے ان کی بات کو تو سنتا ہے۔ حالانکہ بے عقلی اور بے تدبیری میں یہ گویا چوب خشک ہیں دیوار وں سے لگے ہوئے۔ ان پر خوف ایسا غالب رہتا ہے کہ جب کوئی آواز سخت یہ سنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ یہ للکار ۶ انھیں پر ہے ۷ اے محمدؐ! یہ لوگ تیرے دشمن ہیں تو ان سے بچتا رہ ۸ اللہ انھیں ہلاک کرے۔ یہ کدھر بہکے جاتے ہیں ۹ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ "آؤ۔ اللہ کا رسول تمھارے لیے بخشش مانگے"۔ تو یہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور اے محمدؐ! تو انھیں دیکھتا ہے کہ رُکے ہوئے ہیں اور متکبر ہیں ۱۰ تو ان کے لیے بخشش مانگے یا نہ مانگے دونوں حالتیں برابر ہیں ۱۱ اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا ۱۲ نافرمان لوگوں کو اللہ راہ نہیں دکھاتا ۱۳ یہی لوگوں سے کہتے ہیں "رسول اللہ کے ساتھیوں کو خرچ نہ دو۔ تاکہ وہ منتشر ہو جائیں"۔ حالانکہ اللہ کے پاس آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے ۱۴ یہ کہتے ہیں ۱۵ "اگر ہم مدینہ میں واپس پہونچے تو عزت والے ذلیلوں کو مدینہ سے نکال باہر کر دیں گے" ۱۶ لیکن منافقین یہ نہیں جانتے کہ اصلی عزت اللہ۔ اُس کے رسول اور مؤمنین کی ہے ۱۷

---

۱ ایک بار آنحضرتؐ جمعہ کو خطبہ پڑھ رہے تھے کہ کوئی قافلۂ تجارت بازار میں آیا اور لوگ وہاں چلے گئے صرف تھوڑے سے لوگ شریک خطبہ رہے۔ اس آیت سے اُن مسلمانوں کی تنبیہ کی گئی ہے ۲ اس سورہ میں منافقان مدینہ کا ذکر ہے ۳ اسمیں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ انسان کی ظاہری صورت سے دھوکا نہ کھانا چاہیے ۴ یعنی منافقین بہت چوکنے رہتے ہیں ۵ — دیکھو زیر ۴۲۴

اللہ کو یاد کرو

ع ۲ مؤمنو! تمھارے مال اور تمھاری اولاد اللہ کے ذکر سے تمھیں غافل نہ کریں۔ جو ایسا کرے گا نقصان میں رہے گا + ہم نے تمھیں جو رزق دیا اُسے قبل اس کے خرچ کر ڈالو کہ تم میں سے کسی کو موت آئے اور وہ کہنے لگے "اے میرے رب! کاش تو تھوڑی دیر کے لیے مجھے اور مہلت دیتا تو میں صدقہ دے لیتا اور نیک بندوں میں داخل ہو جاتا" + جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ کبھی اُسے مہلت نہیں دیتا + اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہے +

سخاوت اپنا شعار کرو

سورۂ تغابن[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الوہیت

ع ۱ آسمانوں اور زمین میں جتنی مخلوقات ہیں اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کی حمد ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے + اُسی نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم میں سے کوئی کافر ہوا کوئی مؤمن ہوا۔ اللہ تمھارے اعمال کو دیکھتا ہے + اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک بنایا ہے اور اُس نے تمھاری صورتیں بنائی ہیں اور حسین صورتیں بنائی ہیں۔ اُسی کی طرف سب کو پھر جانا ہے + جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ جانتا ہے اور تمھارے افعال ظاہری اور باطنی سے بھی وہ باخبر ہے۔ وہ اللہ دلوں کے خیالات کا

آگاہ

جاننے والا ہے + کیا تم سے پہلے جو کفار گذرے ہیں اُن کی خبر تمھیں نہیں ہے کہ اُنھوں نے دنیا میں اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھا اور اُن کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہونا ہے + یہ اس لیے تھا کہ جب اُن کے رسول اُن کے سامنے دلیلیں (معجزات) لاتے تھے تو وہ کہتے تھے "کیا ہمارا ہی سا

روز قیامت

کوئی آدمی ہمیں راستہ بتائے گا؟" + اُنھوں نے رسولوں کو نہ مانا اور اُن سے مُنھ پھیرا تو اللہ نے بھی اُن سے بے پروائی کی۔ اللہ بے پروا ہے اور سزاوار حمد ہے + کفار سمجھتے ہیں کہ وہ دوبارہ اُٹھائے نہ جائیں گے + اے محمدؐ! تو کہہ "ہاں قسم ہے میرے رب کی۔ تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے اور اُسوقت

روز حشر

تم کو بتایا جائے گا کہ دنیا میں تم نے کیا کیا + اللہ کے لیے یہ آسان ہے" + لوگو! تم اللہ پر اُسکے رسول پر اور اُس نورِ ہدایت (قرآن) پر جو ہم نے اُتارا ہے ایمان لاؤ۔ اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہے +

---

[۵۱] یہ سورہ مصطلق کے بعد بعض مسلمانوں سے منافقوں کے سردار ابن ابی نے کسی بات پر کہا تھا "ہم مدینہ میں پہونچکر ان ذلیل مسلمانوں کو مدینہ سے نکال دیں گے"۔ [۵۲] اس سورہ میں لفظ "تغابن" آیا ہے جسکے معنی ہیں نقصان اور اسکے معنی بعض نے ظاہر بھی کئے ہیں

اللہ جب تم کو بروز حشر جمع کرے گا تو معلوم ہوگا کہ وہ دن نقصان[۵۱] کا ہے۔ جو شخص اللہ پر دنیا میں ایمان لاتا ہے اور نیک کام کرتا ہے اُس کے گناہ اللہ دور کرے گا اور اُسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور اُن میں وہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہوگی ✦ ہماری آیتوں کے جھٹلانے والے کفار دوزخی ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ وہ بُری جگہ ہے ✦

نصیحت کی باتیں

ع کوئی مصیبت بے اجازت اللہ کے نہیں آتی۔ مصیبت میں جو شخص اللہ پر یقین رکھتا ہے اللہ اُس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔ اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے ✦ لوگو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر روگردانی کروگے تو ہمارے رسول کو صرف صاف طور پر احکام کا پہونچا دینا ہے ✦ اللہ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ ہی پر مؤمنین بھروسا کرتے ہیں ✦ مؤمنو! تمھاری ازواج اور اولاد میں سے بعض تمھارے دین کے دشمن ہیں۔ اُن سے بچتے رہو۔ اور اگر اُن کے قصور تم معاف کرو۔ درگذر کرو اور بخشدو تو بیشک اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے ✦ تمھارے مال اور اولاد فتنے ہیں۔ اللہ کے یہاں اِن جھگڑوں[۵۲] میں رہکر دین پر قائم رہنے والوں کے لیے بڑا ثواب ہے ✦ مؤمنو! جہان تک ہوسکے اللہ سے ڈرو اُسکے احکام سُنو اور مانو اور اُس کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔ جو شخص اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رہا اُس نے فلاح پائی ✦ اگر تم اللہ کو قرض حسنہ[۵۳] دوگے تو آخرت میں وہ اُسے تمھارے لیے دوچند[۵۴] کردے گا اور تمھارے گناہ بخشے گا۔ اللہ بڑا قدردان اور بردبار ہے ✦ وہ باطن اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور غالب حکمت والا ہے ✦

سورۂ طلاق[۵۵]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلاق عدت

ع اے نبی! جب تم مسلمان اپنی عورتوں کو طلاق دو تو اُن کی عدت کے

---

۵۱ بجائے۔ نقصان کے "ہار جیت" بھی ترجمہ کیا گیا ہے ✦ ۵۲ دنیاداری کے ساتھ دین داری کرنا بڑے ثواب کا باعث ہے ✦ ۵۳ بجائے حسنہ کے "خوش دلی سے" بھی ترجمہ کیا گیا ہے ✦ ۵۴ بجائے "دوچند کردے گا" کے "بڑھا دے گا" بھی ترجمہ ہوسکتا ہے ✦ ۵۵ اس میں مسائل طلاق مذکور ہیں ✦

شروع[1] ہیں طلاق دو اور طلاق کے بعد ہی عدت گننے لگو۔ اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے ۔ ایام عدت میں عورتوں کو اُن کے رہنے کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر اُسوقت کہ وہ کھلی ہوئی کوئی بیحیائی کریں تو نکالدینے کا مضائقہ نہیں ہے ۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرتا ہے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے ۔ اے طلاق دینے والے! تو نہیں جانتا شاید اللہ بعد طلاق کے کوئی صورت ملاپ کی پیدا کردے۔ جب عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب ہوں تو اُن کو شرعی طور پر اپنی زوجیت میں رکھ لو یا شرعی طور پر اُنھیں رخصت کردو اور ہر حالت میں اپنے لوگوں میں سے دو عادلوں کو گواہ کرلو۔ اور گواہی ہو! تم اللہ کے واسطے ٹھیک گواہی دینا۔ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والوں کو یہ نصیحت کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں۔ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کے لیے نجات کا راستہ نکال دے گا۔ اور بے شمار گمان اُسے روزی دے گا۔ جو شخص اللہ پر بھروسا کرتا ہے اللہ اُسکے لیے کافی ہے۔ اللہ اپنے کام کا خود چلانے والا ہے۔ اللہ نے ہر شے کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ۔ مومنو! تمہاری طلاقی عورتیں جو حیض سے مایوس ہیں اُن کی عدت میں تم کو تردد ہے تو اُن کی عدت تین مہینے ہیں اور یہی مدت اُن عورتوں کی ہے جو حائضہ نہیں ہوئی ہیں۔ اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل تک ہے ۔ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کا کام آسان کرتا ہے ۔ مومنو! یہ اللہ کا حکم ہے۔ اللہ نے تمہاری طرف اسے بھیجا ہے۔ جو اللہ سے ڈرے گا اُس کی برائیاں اللہ دور کردے گا اور اُسے بڑے درجے دے گا ۔ طلاقی عورتوں کو ایام عدت میں اُسی طرح رکھو جس طرح کہ تم کو خود رہنے کی مقدرت ہے اور اُن پر سختی کرنے کے لیے اُن کو ایذا نہ دو اور اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تک اُن کا خرچ برداشت کرو۔ پھر اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو انھیں اُن کی مزدوریاں دو اور مناسب طور پر آپس میں مشورے کرلو پھر اگر تم باہم کشمکش کروگے تو کوئی دوسری عورت اُس کے لیے دودھ پلادے گی ۔ ذی وسعت کو چاہیے کہ بقدر اپنی وسعت کے خرچ کرے اور جس کا رزق تنگ ہے اُسے اُسی مقدار سے خرچ کرنا چاہیے جو اُسے اللہ نے دیا ہے۔ اللہ جسے جتنا دیتا ہے اُس سے بڑھکر اُسے خرچ کرنے کی تکلیف نہیں دیتا۔ اللہ تنگی کے بعد جلد وسعت بھی دے گا ۔

ع ۲ بہت سی ایسی بستیاں گذری ہیں جن کے رہنے والوں نے اپنے رب اور اُس کے رسول کے

رجعت

ایام عدت

رضاعت

اہمیت

[1] یعنی عورتوں کو ایام حیض میں طلاق نہ دو طلاق کے مصالح الاسلام باب ۴۰ میں مذکور ہیں اور مسائل اس کے فقہ کی کتابوں میں ملیں گے یہاں جس قدر مذکور ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ ایام حیض میں طلاق نہ دو کہ وہ ایام عبداتی ہوتے ہیں۔ طہر میں طلاق دو تاکہ زمانہ وصال میں طلاق کی طرف جلد رغبت نہ ہو! اور جب طلاق اپنے گھروں میں اور عورتوں کو تین طہر مابین صحبت تک رکھو کہ شاید اس عرصہ میں ان میں کی طرف پھر رجعت (رجوع) کا موقعہ ملے یا وہ قابلہ ہو تو انھیں حمل ہو جائے کہ ایسی حالت میں تا وضع حمل زمانہ عدت ہوگا۔

حکم سے تجاوز کیا تو ہم نے اُن کے اعمال کا حساب سختی سے لیا اور اُنھیں بُری سزا دی۔ پھر انھوں نے اپنے کیے کا مزہ چکھا اور اُن کے کام کا انجام خسارہ ہوا۔ اللہ نے قیامت کا عذاب سخت بھی اُنکے لیے تیار کر رکھا ہے۔ اے ذی عقل مؤمنو! اللہ سے ڈرو۔ اللہ نے تمھیں آگاہ کرنے کے لیے تمھاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم کو اللہ کی کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ وہ مؤمنین نیکوکار کو کفر کی تاریکی سے ایمان کی روشنی کی طرف لائے۔ جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا اُسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جن میں اُسکے ہمیشہ رہنا ہوگا۔ اللہ نے اُس کے لیے اچھا رزق مقرر کیا ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اُنھیں کے مثل زمین بنائی۔ اُن کے درمیان میں انتظامی احکام نازل ہوتے رہتے ہیں۔ تاکہ تم جانو کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔

باغ جنت

آسمان و زمین

سورۂ تحریم[۱]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے نبی[۲]! اللہ نے جسے تجھ پر حلال کیا ہے تو اُسے اپنی ازواج کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے؟ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ نے تم مسلمانوں کو تمھاری قسموں کے توڑنے کے طریقے بادلے کفارہ بتا دیے ہیں۔ اللہ تمھارا حامی ہے۔ وہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ مؤمنو! تم یاد کرو کہ جب نبی نے اپنی ایک بی بی[۳] سے ایک بات چپکے سے کہی۔ اور اُسنے دوسری بی بی[۴] سے کہہ دیا اور اللہ نے اپنے نبی کو اُس سے مطلع کر دیا۔ تو نبی نے کچھ تو اُس بی بی کو جتایا اور کچھ

کفارہ قسم

ازواج سے نبی

---

[۱] تحریم کے معنی ہیں حرام ٹھہرانا ہے [۲] ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے اپنی ایک بی بی کے گھر شہد کھایا تو حضرت حفصہؓ نے کہا یہ اُسکی باری کا نہیں ہے۔ اس آنحضرتؐ نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اور حضرت حفصہؓ نے اس سے حضرت عائشہؓ کو مطلع کر دیا۔ اور یوں بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ اکثر مفسرون نے لکھا ہے کہ کوئی دوسری شے تھی جو آپ نے اپنی بی بی کے پاس خاطر سے اپنے اوپر حرام کر لی تھی۔ بعض نے تصریح کر دی ہے کہ ماریہ قبطہ کو آنحضرت نے حضرت حفصہؓ کے پاس خاطر سے اپنے آپ پر حرام کیا تھا اور حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے اسکا ذکر کیا۔ یہ بھی ایک قول ہے کہ آنحضرت نے اپنے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی خلافت کی پیشین گوئی بھی حضرت حفصہؓ سے کی تھی اور اخفا کی تاکید کی تھی مگر اُن سے یہ راز نہ چھپایا نہ گیا۔ ازواج نبی کے لیے دیکھیے جلد الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۹۹ [۳] حضرت حفصہؓ [۴] تحریم ماریہ یا تحریم عسل یا ذکر خلافت شیخین [۵] حضرت عائشہؓ

سنین جتایا۔ جب نبی نے اپنی بی بی کو وہ جتلایا تو وہ پوچھنے لگی آپ سے یہ کس نے کہا؟ نبی نے کہا مجھے اللہ نے بتایا ہی جو خبردار دانا ہی۔ تم دونوں اللہ کی جناب مین توبہ کرو تو بہتر ہی تم دونوں کے دلون مین کجی آگئی ہی۔ اور اگر خلاف نبی سازش کروگی تو اللہ نبی کا حامی ہی اور اُس کے بعد جبریل مؤمنین صالح اور دوسرے فرشتے بھی اُس کے مددگار ہین ٭ اگر نبی تمھین طلاق دیدے تو امید ہی کہ اُس کا رب تم سے بہتر بیبیان اُسے بدلہ مین دے گا۔ جو اطاعت شعار۔ مؤمنہ نمازی توبہ کرنے والیان عبادت گذار اور روزہ دار ہون گی اور اُن مین ثیبہ بھی ہون گی اور ابکار بھی ہون گی" ٭ مؤمنو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہین اور درشت زبان اور درشت مزاج فرشتے اُس پر تعینات ہین۔ اللہ جو اُن کو حکم دیتا ہی اُس سے وہ نافرمانی نہین کرتے اور وہی کرتے ہین جو اُنھین حکم دیا جاتا ہی ٭ اُس دن کافرون سے کہا جائے گا" کافرو! آج معذرت نہ کرو۔ دنیا مین جو تم نے کیا ہی اُسی کا بدلہ تمھین دیا جائے گا۔

ع ۲ مؤمنو اللہ سے توبۂ خالص کرو۔ شاید تمھارا رب تمھاری برائیان تمسے دور کردے اور تمھین ایسے باغون مین داخل کرے جن کے نیچے نہرین جاری ہین۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ نبی کو اور اُس کے ساتھی مؤمنون کو رسوا نہ کرے گا۔ ان کے ایمان کا نور ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف چلے گا اور یہ کہین گے پروردگار ہمارے رب! ہمارا نور اخیر تک قائم رکھو اور ہمین بخشدے تو ہر شی پر قادر ہی" ٭ اے نبی! کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور اُن پر تشدد کرو۔ اُن کا ٹھکانا دوزخ ہی جو اُسی جگہ ہی ٭ کافرون کے لیے اللہ مثال کے طور پر نوح اور لوط کی بیبیون کا ذکر کرتا ہی یہ دونون عورتین ہمارے دو نیک بندون کے تحت نکاح مین تھین۔ جب اُن پیغمبرون کو اُن دونون عورتون نے دغا دی تو وہ پیغمبر اُن عورتون کو عذاب الٰہی سے خدا بچا نہ سکے اور اُن دونون سے کہا گیا کہ تم بھی چلنے والون کے ساتھ آگ مین چلو ٭ ایمان والون کی تسکین کے لیے اللہ فرعون کی بی بی کی تمثیل دیتا ہی کہ اُس نے دعا کی تھی "اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت مین ایک گھر بنا۔ اور فرعون اور اُسکے کردار سے مجھے بچا اور ان ظالمون سے مجھے نجات دے" ٭ اللہ عمران کی بیٹی مریم کی بھی مثال بیان کرتا ہی جس نے اپنی عصمت محفوظ رکھی تو ہم نے اُس مین اپنی روح پھونکی اور وہ اپنے رب کے کلمات اور اُس کی کتابون کی تصدیق کرتی رہی اور فرمانبردار رہی ٭

نفاق

منافقون سے جہاد

نمونۂ عورت کی تمثیل

---

۵۱ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ ٭ ۵۲ صالح المؤمنین کا مرجع ہی اور اکثر اہل السنن کے نزدیک حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی طرف اشارہ ہی۔ اور اہل تشیع اس سے صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ مراد لیتے ہین ٭ ۵۳ عورتین جو کنواری ہو تو ثیبہ کہی جاتی ہین ٭ ۵۴ فرعون اور اُسکے ساتھیون سے ٭ ۵۵ مادر حضرت عیسیٰ ٭

اُنتیسواں پارہ

سورۂ مُلک[۶۷]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الوہیت

ع مبارک ہے اللہ جس کے ہاتھ مین بادشاہت ہے[۱] اور ہر شے پر وہ قادر ہے + اُسی نے موت اور حیات کو پیدا کیا ہے تاکہ تمھین وہ آزمائے کہ تم مین کس کا کام اچھا ہے + وہ غالب بخشنے والا ہے + اُسی نے تہ بہ تہ سات آسمان بنائے ہین + دیکھنے والے! کیا تو اللہ کی صنعت مین کوئی تفاوت دیکھتا ہے + پھر دیکھ کوئی شگاف نظر آتا ہے + پھر دوبارہ دیکھ۔ تیری نظر تیری طرف چوندھیا کر اور تھک کر تجھ تک واپس آجائے گی + ہم نے تمھارے نیچے دنیا کو ستارون کے چراغون سے مزین کیا ہے اور ان چراغون کو شیاطین کی سنگساری[۲] کے لیے بنایا ہے اور شیاطین کے لیے آگ کا عذاب تیار کیا ہے + جو لوگ اپنے رب سے کفر کرتے ہین اُن کے لیے عذاب دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے + اُس مین جب وہ ڈالے جائین گے تو اُس کی اُنھین شہ سُنائی دے گا اور وہ ایسا جوش مارتی ہوگی گویا غیظ سے پھٹا جاتی ہے + جب اُس مین کافرون کا کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو محافظان دوزخ اُن سے پوچھین گے "کیا کوئی ڈرانے والا پیغمبر تمھارے پاس نہین آیا تھا؟" وہ کہین گے "ڈرانے والا تو آیا تھا لیکن ہم نے اُسے جھٹلایا اور اُس سے کہا "اللہ نے تو کوئی کتاب نہین اُتاری ہے۔ تم تو بڑی غلطی مین ہو" + اور وہ یہ بھی کہین گے "اگر ہم سُنتے یا سمجھتے تو دوزخی نہ ہوتے" + غرضکہ وہ دوزخی اپنے گناہ کا اقرار کرینگے دوزخی رحمت سے دور ہون + بیشک جو اپنے رب سے بے دیکھے ڈرتے ہین اُن کے لیے بخشش اور ثواب عظیم ہے + لوگو تم باتین چھپا کر کہو یا ظاہر کرو اللہ دلون کے خیالات جانتا ہے۔ کیا جس نے پیدا کیا وہ نہین جانتا؟ وہ لطیف ہے اور باخبر ہے +

نعمت کی یاد

ع لوگو! اُسی نے تمھارے لیے زمین کو نرم بنایا ہے کہ تم اُس کے اطراف مین چلو اور اللہ کا دیا ہوا

---

[۱] شروع سورہ مین لفظ مُلک ہے جس کے معنی ہین بادشاہت + [۲] "شیاطین کا بھگانے والا" یا "شیاطین کے لیے زد" بھی ترجمہ کیا گیا ہے +

رزق کھاؤ؟ اُسی کی طرف تم کو پھر جانا ہی؟ کیا تم اللہ سے جو آسمان مین ہی ڈرتے نہین کہ وہ تمھین زمین مین اس طرح دھنسا دے کہ یکایک زمین ہلنے لگے؟ کیا تم اُس اللہ سے جو آسمان مین ہی ڈرتے نہین کہ وہ تم پر پتھر برسائے؟ عنقریب تم جان لوگے کہ ہمارا ڈرانا کیسا تھا؟ ان سے پہلے جو لوگون نے ہمارے پیغمبرون کو جھٹلایا تھا اُن کے حق مین ہماری ناخوشی کیسی ہوئی؟ کیا یہ لوگ اپنے اوپر پرندون کو پر کھولے ہوے اور پر سمیٹے ہوے نہین دیکھتے؟ رحمٰن (اللہ) کے سوا کون اُنھین ہوا مین یون قائم رکھ سکتا ہی؟ وہ ہر شی کا نگران ہی لوگو! ایسا کونسا لشکر تمھارے پاس ہی جو اللہ کے مقابلہ مین تمھاری مدد کریگا کفار محض دھوکے مین ہین اگر اللہ رزق پہونچانا بند کردے تو پھر کون ایسا ہی جو تمھین رزق پہونچائیگا کفار محض سرکشی اور گریز پر اڑے ہوے ہین بھلا ایسا شخص جو اپنے مُنھ کے بل چلتا ہی راہ پائے گا یا وہ راہ پائے گا جو راہ راست پر سیدھا چلا جارہا ہی؟ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ "اللہ وہی ہی جس نے تمھین پیدا کیا اور کان۔ آنکھین اور دل تمھین عطا کیے۔ لیکن تم لوگ شکر کم کرتے ہو" تو یہ بھی کہہ "اللہ وہی ہی جس نے تم کو زمین مین پھیلایا ہی اور اُسی کے پاس تمھین پھر جمع ہونا ہی" کفار مسلمانون سے پوچھتے ہین "تم سچے ہو تو بتاؤ وعدۂ قیامت کب پورا ہوگا؟" اے محمدؐ! تو کہہ "اسکا علم اللہ کو ہی مین تو صاف طور پر ڈرانے والا ہون" پھر جب کفار قیامت کو نزدیک دیکھین گے تو اُن کے مُنھ فق ہوجائین گے اور اُن سے کہا جائے گا "یہی وہ دن ہی جس کا تم تقاضا کرتے تھے" اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "بھلا دیکھو تو اللہ مجھے اور میرے ساتھیون کو ہلاک کرے خواہ اُن پر رحم کرے یہ تو بتاؤ کہ کافرون کو عذاب دردناک سے کون بچائے گا؟ اے محمدؐ! تو کہہ "وہی اللہ جو رحم کرنیوالا ہی ہم اُسی پر ایمان لائے ہین اور اُسی پر بھروسا رکھتے ہین۔ عنقریب تم جان لوگے کہ صریح گمراہ کون ہی" اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "بھلا دیکھو تو اگر تمھارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو آب جاری تمھین کون دے گا؟"

قیامت

سورۂ قلم[1] ۶۸

(مکی)

[1] اسے سورۂ ن بھی کہتے ہین: اس کے ابتدا مین "ن" اور "قلم" ہی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ن ۔ اے محمدؐ قسم ہے قلم کی اور لوگوں کی تحریر کی کہ تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے ۔ اور تیرے تبلیغ رسالت کا اجر کم ہونے والا نہیں ہے ۔ تو صاحب اخلاق عظیم ہے ۔ بس اے محمدؐ عنقریب تو دیکھے گا اور وہ (تیرے دشمن) بھی دیکھیں گے کہ کون تم میں دیوانہ ہے ۔ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ اُس کی راہ سے کون بہکا ہوا ہے اور کون راہ پر ہے ۔ جھٹلانے والے مشرکین کا کہنا نہ ماننا ۔ وہ چاہتے ہیں کہ تو نرمی کرے تو وہ بھی نرمی کریں ۔ تو کسی ایسے شخص کا کہنا کبھی نہ ماننا جو قسمیں کھاتا ہے ۔ ذلیل ہے ۔ طعنہ زن ہے ۔ چغلخور ہے ۔ نیکی سے روکنے والا ہے ۔ حد سے بڑھا ہوا ہے ۔ گنہگار ہے ۔ بدخو ہے اسکے علاوہ حرامزادہ ہے ۔ اس لیے کہ وہ صاحب مال اور صاحب اولاد ہے جب اُس کو ہماری آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے "یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں" ۔ ہم عنقریب اُس کے ناکڑے پر داغ لگائیں گے ۔ ہم نے ان کافروں کو ویسا ہی آزمایا ہے جیسا کہ صاحبان باغ کو آزمایا تھا ۔ اُنھوں نے یہ قسم کھائی تھی کہ "ہم کل صبح کو اس کا پھل توڑیں گے" اور انشاء اللہ نہ کہا تھا ۔ تیرے رب کی طرف سے ایک بلا اُس باغ پر پھر گئی ۔ وہ سوتے ہی رہے اور باغ ڈھیر ہو کر رہ گیا ۔ صبح ہوتے ہوتے ایک نے دوسرے کو پکارا کہ پھل توڑنے ہیں تو باغ پر علی الصباح پہونچو ۔ وہ چھپتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ کوئی مسکین آج تمھارے باغ میں داخل ہونے پائے ۔ اور وہاں سویرے وہ اس طرح پہونچے گویا اپنے ارادہ پر انھیں قدرت حاصل ہے ۔ پھر جب باغ کو دیکھا تو کہنے لگے "ہم راہ بھول گئے ہیں ۔ بلکہ راہ نہیں بھولے ہیں ہم بدنصیب ہیں" ۔ اُن میں جو بہتر آدمی تھا اُس نے کہا "کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا اللہ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے؟" ۔ پھر سب نے کہا "ہمارا رب پاک ہے اور ہم قصوروار ہیں" اور ایک نے دوسرے کی ملامت شروع کی اور پھر سب نے کہا "ہلاکی ہو ہماری کہ ہم ہی حد سے

---

۱ ولید بن مغیرہ کی شان میں یہ آیتیں ہیں ۔ جنگ بدر میں یہ کافر قتل کیا گیا اور ناک میں اسکی زخم لگا اور یہ تین گوئی اس طرح پوری ہوئی ۔ ۲ یمن میں ایک مشہور شخص کا بہت عمدہ باغ تھا ۔ مساکین کو اُس کے میوے کھانے کو ملتے تھے ۔ اُس کے مرنے پر اُس کے تین لڑکے جو بڑے بخیل تھے اُس کے وارث ہوئے ۔ اُنھوں نے سوچا جات کے موسم میں صبح کا ذب کے وقت باغ میں جانے کا ارادہ کیا تاکہ مساکین جمع نہوں اور انشاءاللہ کے ساتھ ارادہ ظاہر نہیں کیا قدرت الٰہی کا ظہور ہوا ۔ باغ کے سب پھل رات کو ضائع ہوگئے ۔ اور صبح کو اُن بخیلوں نے ندامت اُٹھائی ۔ آن حضرت کی ابتدائے رسالت میں مکہ میں قحط پڑا تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے باغ کا قصہ بیان کرکے فرمایا ہے کہ قحط سالی سے اہل مکہ کی آزمایش اُس طرح کی جاتی ہے جس طرح اصحاب الجنان باغ مذکور کی آزمائش کی گئی تھی ۔

بڑھ گئے تھے۔ عجب نہیں کہ ہمارا رب ہم کو اس سے بہتر باغ دے۔ اب ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔ اے محمدؐ! انکارون پر اسی طرح دنیا مین عذاب ہوتا ہے اور وہ کچھین تو عذاب آخرت اس سے کہین بڑھ کر ہے ۔

ع ۲ بیشک پرہیزگارون کے لیے اُن کے رب کے پاس نعمت والے باغ ہین ۔ کیا ہم فرمانبردارون کو گنہگارون کی طرح کر دین گے ؟ ۔ لوگو! تمھین کیا ہو گیا ہے ؟ ۔ تم کیسی باتین کرتے ہو ؟ ۔ کیا تمھارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس مین تم پڑھتے ہو ؟ کہ جو تم پسند کروگے وہی پاؤگے ؟ ۔ کیا تم نے ہم سے قسمین لے رکھی ہین جو قیامت تک قائم رہین گی کہ جو تم چاہوگے وہی تمھین قیامت مین ملے گا ؟ ۔ اے محمدؐ! تو ان مشرکین سے پوچھ ۔ کہ کوئی ان مین سے اسکا ذمہ لیتا ہے ۔ یا جو شریک اللہ کے انھون نے ٹھہرا رکھے ہین وہ ذمہ دار ہین ؟ ۔ اگر یہ سچے ہین تو اپنے اُن شریکون کو پیش کرین ۔

روز حشر

جس ۵۱ دن پردہ اُٹھے گا اور لوگ سجدہ کے لیے طلب کیے جائین گے تو سجدے نہ کر سکینگے ۔ اُن کی آنکھین ندامت سے نیچی ہون گی اور رسوائی انھین گھیرے ہوے ہوگی ۔ وہ لوگ دنیا مین سجدے کے لیے بُلائے جاتے تھے تو تندرست تھے اور معذرت کرتے تھے ۔ پس اے محمدؐ! تو مجھے اور ان لوگون کو جو میرے اس کلام (قرآن) کو جھٹلاتے ہین ہمارے حال پر چھوڑ دے ۔ ہم انھین اسطرح کہ انھین خبر بھی نہین ہے بتدریج دوزخ مین گھسیٹتے اور انھین ڈھیل دیتے چلے جا رہے ہین ۔ ہمارا داؤن مضبوط ہے ۔ اے محمدؐ! کیا تو ان سے کوئی مزدوری مانگتا ہے کہ یہ اس تاوان سے گران بار ہو گئے ہین ۔ یا ان کے پاس علم غیب ہے جسے انھون نے لکھ رکھا ہے ؟ ۔ اے محمدؐ! تو اپنے رب کے حکم پر صبر کر اور

حضرت یونسؑ

صاحب حوت (حضرت یونسؑ) کی طرح نہ ہو جو غمگین ہو کر اپنے رب کو پکارنے لگا تھا ۔ اُس کے رب کا فضل پر اُس کی دستگیری نہ کرتا تو وہ چٹیل میدانون مین بُرے حالون پھینک دیا گیا ہوتا لیکن اُس کے رب نے اُسے نوازا اور صالحین مین اُسے شامل کیا ۔ اے محمدؐ! کفار جب قرآن سنتے ہین تو تجھے ایسا گھورتے ہین کہ

نظر

تجھے کیا جائین گے ۔ اور کہتے مجنون کہتے ہین حالانکہ یہ قرآن تمام عالم کے لیے نصیحت ہے ۔

سورہ الحاقہ ۶۹

۵۱ "جس دن قیامت مین سخت شدید ہو جائے گی" بھی ترجمہ ہو سکتا ہے ۔ ۵۲ یہ اقوا کہ بابصار ہم ۔ کا لفظی ترجمہ ہے "پھیلا دیگے تجھے اپنی نظرون سے (بلغزانند ترا بچشمہاے خود) لیکن محاورہ کے اعتبار سے یہان ترجمہ کیا گیا ہے "ایسا گھورتے ہین کہ تجھے کھا جائین گے" ۔ ۵۳ یہ سورۃ "الحاقہ" کے لفظ سے شروع ہوتا ہے ۔ اس کے لغوی معنی ہین ثابت ۔ حالقہ یا ثابتہ ۔ مراد اس سے قیامت ہے ۔ اور یہی معنی یہان اختیار کیے گئے ہین ۔

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع قیامت۔ قیامت کیا ہی؟ + اے محمدؐ! تو کیا سمجھا کہ قیامت کیا ہی؟ + ثمود اور عاد نے قیامت کو جھٹلایا تھا + ثمود تو آواز سخت سے ہلاک ہوے اور عاد ہوائے تند سے ہلاک ہوے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اُن پر سات راتین اور آٹھ دن لگاتار قائم رہی تھی + اے مخاطب! اگر تو اُسوقت ہوتا تو دیکھتا کہ وہ لوگ مرکر ایسے ہوگئے تھے جیسے کہ کھوکھل درخت کی جڑین + کیا اب اُن مین کا کوئی بھی تجھے باقی نظر آتا ہی؟ + فرعون نے اور اُس سے اگلے لوگون نے اور اُلٹی بستی والون (قوم لوط) نے خطائین کی تھین اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانیان کی تھین۔ پھر اللہ نے بھی اُنھین بہت سخت پکڑا + لوگو! جب نوح کے زمانہ مین پانی کی طغیانی ہوئی تو ہم نے تم کو کشتی مین سوار کیا کہ تمھارے لیے ہم یہ واقعہ یادگار رہنا وین اور جن کے کانون مین یاد رکھنے کی صلاحیت ہی وہ یاد رکھین + اے محمدؐ! جب ایک مرتبہ صور پھونکا جائے گا اور زمین اور پہاڑ دونون اُٹھائے جائین گے اور ایک ہی بار ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائین گے تو اُس دن قیامت آجائے گی اور آسمان پھٹ کر اُس دن سست ہو جائے گا اور فرشتے اُس کے کنارون پر ہون گے اور آٹھ فرشتے تیرے رب کا عرش اپنے اوپر اُس دن اُٹھائے ہون گے + لوگو! تم اُس دن اللہ کے سامنے پیش کیے جاؤگے۔ کوئی راز تمھارا مخفی نرہے گا + جس کے داہنے ہاتھ مین اُسکا نامۂ اعمال دیا جائے گا وہ لوگون سے کہے گا "میرا نامۂ اعمال پڑھو مین سمجھتا تھا کہ ایکدن مجھے میرا حساب (نامۂ اعمال) ملے گا" + پھر وہ خاطر خواہ عیش مین ہوگا۔ یعنی جنت عالی مین ہوگا جس کے میوے جھکے ہون گے + جنتیون سے کہا جائے گا "کھاؤ پیو تمھین گوارا ہو۔ گذشتہ دنون (دنیا) کے کامون کا یہ انعام ہی + اور جسے اُس کا نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین دیا جائے گا وہ کہے گا "کاش مجھے میرا نامۂ اعمال نہ دیا جاتا اور مین نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہی + کاش میری موت دنیا مین میری ہستی کا خاتمہ کر دیتی + میرا مال میرے کام نہ آیا + میری دلیلین بیکار ہوگئین + حکم ہوگا "اسے پکڑو اور قید کرو اور دوزخ مین ڈالدو + پھر ستر گز کی لمبی زنجیر مین اسے جکڑدو + یہ اللہ بزرگ پر ایمان نہین لاتا تھا۔ اور محتاجون کے کھانا کھلانے پر ترغیب بھی نہین دیتا تھا + آج اسکا کوئی مددگار یہان نہین ہی اور نہ اس کے لیے زخمون کے غسالہ (دھوون) کے سوا کوئی کھانا ہی + خطاکارون ہی کا یہ کھانا ہی" +

نفخ صور

نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین

بائین ہاتھ مین

۵۱ یہ بھی ترجمہ ہوسکتا ہے "میری پادشاہت اٹھ گئی" +

قرآن مین نقص ہی

ع لوگو! مین قسم کھاتا ہون اُن تمام چیزون کی جو تمھین نظر آتی ہین اور اُن چیزون کی جو تمھین نظر نہین آتین کہ یہ قرآن ایک رسول (فرشتہ) بزرگ کا کلام ہی کسی شاعر کا قول نہین ہی + مگر تم لوگ کم یقین کرتے ہو + کیسی کاہن کا بھی کلام نہین ہی۔ مگر تم لوگ کم غور کرتے ہو + یہ پروردگار عالم کے یہان سے اُترا ہی + اگر محمدؐ کوئی بات ہم پر افترا کرتا تو ہم اُس کو داہنے ہاتھ (مضبوطی) سے پکڑتے اور اُس کی رگ جان کاٹ دیتے اور کوئی بھی تم مین سے ہم کو اُس سے روک نہ سکتا + اس مین شک نہین یہ قرآن پرہیزگارون کے لیے نصیحت ہی + ہمین یہ بھی معلوم ہی کہ تم مین سے کچھ لوگ اسے جھٹلاتے ہین + بیشک یہ قرآن کافرون کے لیے موجب حسرت ہوگا + یہ قرآن عین یقین ہی + اے محمدؐ! تو اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کر +

سورۂ معارج[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ایک سوال[۲] کرنے والے نے اُس عذاب کی درخواست کی جو کافرون پر ہونے والا ہی اور کوئی اُسکا دفع کرنے والا نہین ہی + اللہ صاحب معارج[۳] کی طرف سے وہ عذاب ہوگا اُس کی طرف فرشتے اور روح (جبرئیل) ایک دن مین جس کی مقدار دنیا کے سالون سے پچاس ہزار سال کی ہی پہونچتے ہین + اے محمدؐ! تو اچھی طرح سے صبر کیے رہ + یہ لوگ قیامت کو بعید از قیاس سمجھتے ہین اور ہمارے نزدیک قریب الوقوع ہی + اُس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنکے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائین گے + کوئی شخص اپنے قرابتی کو وہ دکھائے بھی جائین گے تو نہ پوچھے گا گنہگار تمنا کرے گا کہ کاش آج مین عذاب سے اپنے بیٹے۔ بی بی۔ بھائی اور اپنے پشتبانون کو جو اُسے پناہ دیا کرتے تھے اور تمام اُن چیزون کو جو زمین پر ہین فدیہ دے کر عذاب سے نجات پاتا لیکن ایسا ہرگز نہوگا + وہ دہکتی ہوئی آگ کھال کی کھینچنے والی ہوگی + حکم الٰہی سے پیٹھ پھیرنے والون کو

یوم الٰہی قیامت

---

[۱] اس سورہ کے شروع مین اللہ صاحب مدارج کہا گیا ہی اصل قرآن مین لفظ معارج ہی اُسکا ترجمہ ہی "مدارج"۔ [۲] کسی کافر نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ ہمین عذاب سے آپ مجھے ڈراتے ہین اللہ سے کہیے کہ اسی وقت مجھ پر نازل کرے + [۳] مدارج سے بعضون نے آسمان پر چڑھنے کے زینے مراد لیے ہین اور بعضون نے وہ مدارج و درجات بہشت مراد لیے ہین جو مومنین کے لیے اللہ نے ٹھہرا رکھے ہین +

ارشاد فرمایا سے اعراض کرنے والون کو اور مال کو جمع کرکے حفاظت سے رکھنے والون کو وہ بُلاتی ہے ۔
بیشک انسان حریص بنایا گیا ہے ۔ جب اُسے نقصان پہونچتا ہے بیتاب ہو جاتا ہے اور جب نفع پہونچتا ہے
ذمت بخل تو بخیل ہو جاتا ہے ۔ مگر ایسے لوگ وہ نہین ہین جو ہمیشہ نماز پڑھتے ہین اور جن کے مالون مین مانگنے
اہل جنت والون اور نہ مانگنے والون کے حصے معین ہین اور جو روز جزا کی تصدیق کرتے ہین اور اپنے رب کے عذاب
کون ہین؟ سے ڈرتے ہین ۔ ان کے رب کا عذاب نہ ڈرنے کی چیز نہین ہے ۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہون کی حفاظت
کرتے ہین مگر اپنی ازواج یا اپنی لونڈیون پر تصرف کرتے ہین اُن پر کچھ الزام نہین ہے ۔ اور جو لوگ اُنکے
علاوہ اور کی خواہش کرتے ہین وہ حد سے بڑھنے والے ہین ۔ وہ لوگ جو اپنی امانتون کا اور اپنے وعدون
کا پاس کرتے ہین اور وہ لوگ جو اپنی گواہیون پر قائم رہتے ہین اور وہ لوگ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے
ہین یہ سب جنتیون مین عزت کے ساتھ رہین گے ۔

نصیحت کی باتین ع اے محمد! کافرون کو کیا[۵۱] ہو گیا ہے جو تیری طرف دوڑ کر آتے ہین اور داہنے بائین حلقہ کرکے بیٹھتے
ہین ؟ کیا اِن کو یہ امید ہے کہ ان مین کا ہر ایک نعمت والی جنت مین داخل کیا جائے گا ؟ ہرگز ایسا
نہوگا ۔ یہ جانتے ہین کہ ہم نے انھین کس گندی چیز سے پیدا کیا ہے ۔ مین قسم کھاتا ہون مشارق اور
مغارب کے پروردگار یعنی اپنی ذات کی کہ مجھے یہ قدرت ہے کہ ان کافرون سے اچھے لوگ ہم لاکر
روز آخرت بسائین ۔ ہم عاجز نہین ہین ۔ اے محمد! تو ان کو چھوڑ دے کہ یہ باتین بنائین اور کھیلین یہانتک کہ
وہ دن آخرت کا آئے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے ۔ اُس روز قبرون سے یہ اس طرح نکل کر
دوڑین گے گویا کسی نشان کی طرف جا رہے ہین ۔ آنکھین ان کی نیچی ہونگی اور ذلت ان پر چھائی
ہوئی ہوگی ۔ اُس وقت ارشاد ہوگا "یہی وہ دن ہے جسکا وعدہ ان سے کیا جاتا تھا" ۔

سورۂ نوح[۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت نوح ع ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا کہ عذاب الیم آنے کے پہلے تو اپنی قوم کو ڈرا ۔ اُس نے

---

[۵۱] کندہ جو آنحضرتؐ کے پاس آکر بیٹھتے تھے اور غریب مسلمانون کی توہین کرتے تھے اُن کی شان مین یہ آیتین ہین ۔ [۵۲] حضرت نوح پیغمبر کا اسمین ذکر ہے ۔

کہا یہ بھائیو! مین تمھارے لیے کھلا ہوا ڈرانے والا ہون۔ اللہ کی عبادت کرو۔ اُس سے ڈرو اور اُسکا کہا مانو۔ اللہ تمھارے گناہ بخش دے گا۔ اور تم کو موت کے وقت مقرر تک دنیا مین رہنے کی مہلت دے گا۔ اگر تم جانتے ہو تو اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت جب آجاتا ہی تو پھر نہین ٹلتا" ۔ نوح نے پھر اللہ سے کہا "اے میرے رب! مین نے اپنی قوم کو رات اور دن بُلایا۔ میرے بُلانے سے وہ اور بھاگنے لگی ۔ مین نے جب انھین بلایا کہ یہ رجوع ہون اور تاکہ تو انھین بخشے تو انھون نے اپنی اُنگلیان اپنے کانون مین رکھلین اور کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے کہ مین انھین نہ دیکھون اور اپنے اصرار اور بُرائی پر قائم رہے ۔ پھر مین نے انھین چلّا چلّا کر پکارا اور پھر اعلان اور باخفا ان سے باتین کین اور سمجھایا کہ اپنے رب سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا ہی ۔ تم پر برسنے والا بادل وہ بھیجے گا تمھارے مال اور اولاد بڑھائے گا۔ تمھارے باغ درست کردے گا۔ اور تمھارے لیے نہرین جاری کردے گا ۔ تمھین کیا ہو گیا ہی؟ کہ اللہ سے تو قیر افزائی کے امیدوار نہین ہو۔ حالانکہ اُسی نے تمکو مختلف اطوار پر پیدا کیا ہی۔ تم دیکھتے نہین کہ اللہ نے تلے اوپر سات آسمان کیونکر بنائے ہین اور اُسمین چاند کو روشن اور سورج کو چراغ بنا دیا ہی ۔ اُسی نے تمھین زمین سے اُگایا ہی۔ پھر تمھین وہ اُسمین لیجائے گا اور پھر بروز قیامت نکالے گا اللہ نے زمین کو تمھارا فرش کردیا ہی کہ کشادگی کے ساتھ اُسمین راستہ چلو"

ع نوح نے کہا "اے میرے رب! انھون نے میری نافرمانی کی ہی اور ایسے لوگون کی اطاعت کی ہی جن کے مال[1] اور اولاد انھین نقصان کے سوا کچھ نفع نہین دیتے۔ اور میرے ساتھ انھون نے بڑا مکر کیا ہی۔ اور باہم ایک دوسرے سے کہتے ہین کہ "اپنے معبودون کو یعنی وَدّ۔ سُواع۔ یَغُوث یَعُوق اور نسر کو نہ چھوڑو" ۔ ان لوگون نے بہتون کو بہکایا ہی ۔ اے میرے پروردگار! تو ان ظالمون کی گمراہی بڑھا" ۔ بسبب اپنے گناہون کے وہ ڈبو دیے گئے اور پھر دوزخ مین داخل کیے گئے اور اللہ کے سوا کسی کو اُنھون نے اپنا مددگار نہ پایا ۔ نوح نے یہ بھی دعا کی "اے میرے رب! ان کافرون مین سے کسی کو زندہ چلتا پھرتا نہ چھوڑ ۔ اگر تو انھین چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندون کو بہکائین گے اور ان کی اولاد بھی بدکار اور کافر ہوگی" ۔ اے میرے رب! مجھے بخش اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور اُسے بھی بخش جو میرے گھر مین باایمان داخل ہو۔ اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کو بھی بخش دے۔ اور ظالمین کی تباہی بڑھاتا جا" ۔

دعائے نوح

[1] یعنی قوم ایسے سرداران قوم کے زیر حکم ہے جو اپنے مال اور اولاد پر مغرور ہین ۔

سورۂ جن[۷۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جن مسلمان ہوئے

ع اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ مجھ پر وحی کی گئی ہو کہ چند جنون[۵۱] نے مجھے قرآن پڑھتے ہوے سُنکر کہا "ہم نے عجیب قرآن سُنا جو نیک راہ دکھاتا ہو اور ہم اُس پر ایمان لائے۔ ہم کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائین گے۔ ہمارے رب کی شان برتر ہو۔ نہ اُس نے کسی کو اپنی بی بی بنایا ہو اور نہ کسی کو لڑکا بنایا ہو۔ ہماری قوم کے بیوقوف البتہ اللہ کی نسبت بیہودہ باتین کہتے ہین۔ ہم سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن اللہ کے حق مین جھوٹ باتین نہ بنائین گے۔ بیشک بعض بنی آدم بعض جنون سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اس لیے آدمیون نے جنون کا تکبر بڑھا دیا تھا اور جیسا تم نے خیال کیا تھا ویسا ہی اُنھون نے بھی خیال کیا تھا کہ اللہ کسی کو پیغمبر بنا کر مبعوث نہ کرے گا۔ اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اُسے سخت نگہبانون سے اور شہابون کے انگارون سے بھرا ہوا پایا۔ ہم سننے کے لیے پہلے آسمان کی نشستگاہون مین بیٹھتے تھے اب جو سننے جائے گا تو دیکھے گا کہ انگارے تاک لگائے ہوے ہین۔ ہمین معلوم نہین تھا کہ اس انتظام سے زمین والون کو اُن کے پروردگار نے کوئی نقصان پہونچانا چاہا تھا یا بھلائی کرنا چاہی تھی۔ ہم مین نیک بھی ہین اور بد بھی ہین۔ ہمارے فرقے مختلف رہے ہین۔ اب ہم سمجھ گئے کہ ہم زمین مین اللہ کو ہرا نہین سکتے اور نہ ہم بھاگ کر اُسے ہرا سکتے ہین۔ ہم نے ہدایت کی بات سنی اُس پر ایمان لائے۔ جو شخص اپنے رب پر ایمان لاتا ہو وہ کسی نقصان اور ظلم سے نہین ڈرتا۔ ہم مین بعض مسلم ہین اور بعض سرکش ہین۔ جو اسلام لائے ہین اُنھون نے بھلائی کا ارادہ کیا ہو۔ اور سرکشون کو جہنم کا ایندھن ہونا ہو"۔ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ کہ اللہ کہتا ہو "اگر یہ اہل مکہ راہ[۵۳] پر قائم رہتے تو ہم اُنھین پانی کی کثرت سے خوب سیراب کرتے اور اس مین اُن کی ناشکر گذاری کا امتحان کرتے۔ جو کوئی اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے گا اللہ اُسے عذاب سخت مین داخل کرے گا۔ بیشک

نصیحت کی بات

---

[۵۱] یعنی اُن جنون کا ذکر ہے جو ایمان لائے تھے۔ جنون کی حقیقت اور ماہیت قرآن مین بتائی نہین گئی۔ اس کے متعلق الاعلام فصل ۵ دیکھیے۔ [۵۲] بجاے جنون کے "چھپے ہوے شخصون" بھی ترجمہ کر سکتے ہین۔ [۵۳] ابتداے اسلام مین سات برس تک جو بڑا سخت قحط اہل مکہ پر پڑا تھا اُسی کی طرف بیان اشارہ ہے۔

تو اللہ کی عبادت کے لیے مخصوص ہیں - لوگو! وہاں اُس کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو ✦ جب اللہ کا بندہ محمدؐ اللہ کی عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اُس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں ✦

خدمت رسالت

ع اے محمدؐ! تو کہہ "میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اُس کا شریک نہیں کرتا" اور یہ بھی کہہ "میں تمھیں ضرر یا نفع نہیں پہونچا سکتا" ✦ یہ بھی کہہ "مجھے اللہ کے غضب سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور نہ میں اُس کے سوا کوئی ٹھکانا پاتا ہوں ✦ میں صرف اللہ کے احکام پہونچاتا ہوں اور اُس کی پیغام رسانی کرتا ہوں" اللہ اور اُس کے رسول کی جو نافرمانی کرے گا اُس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں اُنھیں ہمیشہ رہنا ہوگا" جب یہ کفار دیکھیں گے عذابؔ موعود کو تو جان لیں گے کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی تعداد قلیل ہے ✦ اے محمدؐ! تو کہدے "مجھے معلوم نہیں کہ عذاب موعود قریب ہے یا میرا رب اُسے ملتوی رکھے گا ✦ وہی غیب کا جاننے والا ہے - اپنے غیب پر وہ کسی کو اطلاع نہیں دیتا مگر برگزیدہ پیغمبروں کو اور وہ بھی اس طرح کہ اُن کے آگے اور اُن کے پیچھے وہ فرشتوں کا پہرہ رکھتا ہے تاکہ اُسے معلوم ہوتا رہے کہ پیغمبروں نے اپنے رب کے پیغام پہونچا دیے" پیغمبروں کے تمام حالات اللہ کے علم میں ہیں - ہر شے کو اللہ نے شمار کر رکھا ہے" ✦

سورۂ مُزّمّل[۵۳]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر الٰہی

ع اے محمدؐ! اوڑھنے والے چادر کے! رات کو نماز کے لیے قیام کیا کر - لیکن ساری رات سے کم نصف شب یا اُس سے کچھ کم یا اُس سے زیادہ اور قرآن کو ٹھہر کر پڑھا کر ✦ عنقریب ہم تجھ پر ایک بڑے بھاری حکم تبلیغ رسالت کا بوجھ ڈالنے والے ہیں ✦ بیشک رات کا اُٹھنا نفس کو خوب دباتا ہے - اور اُس وقت دعا خوب نکلتی ہے ✦ دن میں تجھے وعظ اور نصیحت کے مشاغل طویل رہیں گے ✦ اپنے رب کا نام یاد کر اور سب سے الگ ہو کر اُسی اللہ سے مل ✦ وہ مشرق اور مغرب (تمام جہان) کا مالک

---

[۵۲] یوں بھی ترجمہ ہو سکتا ہے "پڑھ اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں قرآن سننے کے لیے" [۵۳] دنیا میں واقعۂ بدر یا آخرت میں خدا جانے
[۵۳] مُزّمّل یعنی چادر پوش ✦ آنحضرتؐ چادر اکثر اوڑھے رہتے تھے ✦ بالخصوص نزول وحی کے وقت چادر اوڑھے تھے یا جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی آنحضرتؐ چادر اوڑھے سوئے تھے - پھر مزمل کے لفظ سے اس سورۃ میں اللہ نے آنحضرتؐ سے خطاب کیا ✦

سوا اُس کے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اُسی کو کارساز بنایا + کفار کے کہنے پر صبر کر۔ اور خوبی کے ساتھ
اُن سے کنارہ کشی کر + مجھے اور ان جھٹلانے والے دولتمندوں کو اپنے اپنے حال پر چھوڑ دے اور انھیں
دوزخ ذرا مہلت دے۔ ہمارے پاس اُن کے لیے بیڑیاں ہیں۔ دوزخ ہے۔ گلے میں اٹکنے والا کھانا ہے اور
دردناک عذاب ہے + یہ سب اُس دن کے لیے ہوں گے جب زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے اور پہاڑ ریت
کے ٹیلوں کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائیں گے + لوگو! ہم نے پیغمبر (محمدؐ) کو اُسی طرح تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے
حضرت موسیٰ جیسا کہ فرعون کی طرف ہم نے پیغمبر (موسیٰ) کو بھیجا تھا + فرعون نے اُس پیغمبر کی نافرمانی کی تو ہم نے
اُسے سخت پکڑا + اگر تم لوگ دنیا میں کافر رہے تو اُس دن کے عذاب سے اپنے آپ کو کیونکر بچاؤ گے جسکا
ہول بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ اور اُس دن آسمان پھٹ جائے گا + اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا +
یہ قرآن نصیحت ہے جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے +

ع اے محمدؐ! تیرے رب کو معلوم ہے کہ تو اور چند تیرے ساتھی تقریباً دو ثلث شب کبھی نصف
شب کبھی ثلث شب کھڑے رہتے ہیں + اللہ رات اور دن کا اندازہ کرتا ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ تم
نماز تہجد مسلمانو! وقت کا اندازہ نہیں کر سکتے + اُس نے تمھارے حال پر رحم کیا اب تہجد میں جتنا قرآن آسانی
سے پڑھا جائے پڑھو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم میں کچھ لوگ بیمار بھی ہوں گے اور کچھ لوگ اللہ کے فضل
(معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کریں گے اور بعض ایسے ہوں گے جو اللہ کی راہ میں لڑائی لڑینگے
پھر جتنا قرآن[۵۲] تہجد میں آسانی سے پڑھا جائے پڑھو۔ پنجگانہ نماز پڑھا کرو زکوٰۃ دو اور علاوہ زکوٰۃ کے
نماز پنجگانہ اللہ کو خوش دلی[۵۳] سے بھی قرض دیا کرو + اپنے لیے پہلے سے جو بھلائی تم کر رکھو گے اُسے اللہ کے یہاں
پاؤ گے۔ یہ بہتر ہے اور اس کا اجر بڑا ہے۔ اللہ سے مغفرت مانگو۔ اللہ غفور و رحیم ہے +

سورۂ مدثر[۵۴]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! چادر اوڑھنے والے! اُٹھ لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا + اور اپنے رب کی بڑائی

۵۱ یعنی قیامت میں تمھارے موافق اور مخالف آنحضرتؐ گواہی دیں گے + ۵۲ تہجد آنحضرتؐ برابر پڑھتے تھے صحابہؓ نے بھی بیت
شروع کی + اس آیت سے بتایا گیا کہ عام مسلمانوں پر نفل نماز پنجگانہ کے تہجد فرض نہیں ہے مگر ثواب اتنی بہت نماز ہی ہے ۵۳ یعنی زکوٰۃ کے علاوہ
بھی خیرات کرو + ۵۴ مدثر کے معنی ہیں "چادر اوڑھنے والا" اور یہی معنی مزمل کے بھی ہیں دیکھو گذشتہ سورہ +

بیان کر ✦ اپنے کپڑے پاک رکھ اور نجاست گناہ سے دور رہ ✦ کار رسالت کو بڑا سمجھکر لوگون پر احسان نہ رکھ اور مشکلات رسالت پر اپنے رب کے لیے صبر کر ✦ جب صور پھونکا جاے گا تو کافرون کے لیے وہ دن تنگی کا ہوگا آسانی کا نہوگا ✦ اے محمدؐ! میرے لیے تو چھوڑ دے اُسے[۱] جسے مین نے تنہا پیدا کیا ہی اور جسے مین نے بہت سے مال دیے اور اولاد موجود کردی اور سامان دنیا ہر طرح کا مہیا کر دیا۔ اسپر بھی وہ توقع رکھتا ہی کہ آخرت مین اُسے مین کچھ اور دون گا ✦ لیکن یہ ہرگز نہوگا۔ کیونکہ وہ میری آیتون کا مخالف تھا ✦ عنقریب ہم اُسے صعود[۲] پر چڑھائین گے ✦ بیشک اُس نے قرآن کی نسبت سوچا اور اُسکل دوڑائی۔ وہ ہلاک ہو کیسی اُسکل دوڑائی۔ پھر وہ ہلاک ہو کیسی اُسکل دوڑائی۔ پھر دیکھا اُس نے تو تیوری چڑھائی اور بُرا سا منہ بنایا۔ پھر پیٹھ پھیری اور اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور کہنے لگا "یہ قرآن جادو ہی جو پہلے سے چلا آتا ہی۔ یہ قرآن آدمی ہی کا کلام ہی" ✦ عنقریب مین اُسے سقر مین ڈالون گا ✦ اے محمدؐ! تجھے معلوم ہی کہ سقر کیا ہی؟ ✦ وہ باقی نہین رکھتی اور نہ چھوڑتی ہی ✦ آدمی کی وہ جھلسانے والی ہی ✦ اُس پر اُنیس پاسبان تعینات ہین ✦ فرشتون ہی کو ہم نے آگ کا پاسبان بنایا ہی ✦ ہم نے اُن کی تعداد اس لیے ٹھہرائی ہی کہ منکرین قیامت کو پریشانی ہو اور اہل کتاب یقین کرلین اور مؤمنون کے ایمان بڑھ جائین۔ اور اہل کتاب اور مؤمنین شک نہ کرین اور جن کے دلون مین مرض نفاق ہی اور جو کافر ہین وہ کہین "اس بیان کرنے سے اللہ کا مطلب کیا ہی؟" ✦ اے محمدؐ! اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہی گمراہی مین چھوڑ دیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہی راہ راست دکھاتا ہی ✦ تیرا رب ہی اپنے لشکرون کو جانتا ہی ✦ یہ آیتین محض نصیحت انسان کیلیے ہین ✦

ع ۲ کچھ نہین۔ قسم ہی چاند کی اور قسم ہی رات کی جب دن کے بعد آئے۔ اور قسم ہی صبح کی جب روشن ہو جائے کہ دوزخ بھی بڑی چیزون مین سے ایک چیز ہی اور اُس آدمی کی ڈرانے والی ہی جو تم مین سے آگے بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہتا ہی ✦ ہر ایک اپنے کیے مین گرفتار ہوگا ✦ مگر داہنے ہاتھ والے جنتون مین ہون گے اور گناہگارون سے سوال کرین گے "تمھین دوزخ مین کون چیز لائی؟" ✦ دوزخی کہین گے۔ "ہم نماز نہ پڑھتے تھے نہ محتاجون کو کھانا کھلاتے تھے۔ باتین بنانے والون کے ساتھ امور دینی مین باتین بنایا کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے یہانتک کہ مرکر ہمین یقین آیا" ✦ اُسوقت اُن لوگون کو شفاعت (سفارش) کرنے والون کی شفاعت سے نفع نہ پہونچے گا۔ ان لوگون کو کیا ہو گیا ہی کہ نصیحت سے اسطرح

دوزخ

---

[۱] ابوجہل کی شان مین ہی ✦ [۲] دوزخ مین ایک پہاڑ صعود ہوگا ✦ [۳] یعنی حالات دوزخ سنکر وہی لوگ ڈرین گے جنکے قلوب کو جنبش ہوسکتی ہی اور جو بڑے نفس بین جگہ سے ہلتے نہین وہ کیا اثر قبول کرین گے ✦ [۴] دیکھو سورۂ واقعہ ع ۱۰ رکوع ۱

مُنھ پھیرتے ہین گویا گدھے ہین کہ شیر سے دبک کر بھاگتے ہین ؟ + بلکہ اُن مین سے ہر ایک شخص یہی چاہتا ہی کہ اُسکے پاس کھلے ہوے آسمانی صحیفے آئین + یہ تو ہونا نہین + بلکہ بات یہ ہی کہ آخرت کا ڈر انھین نہین ہی + کچھ نہین - یہ قرآن نصیحت ہی + جو چاہے اسے سوچے اور اسے سوچین گے وہی جنھین اللہ چاہے گا - اسی سے ڈرنا چاہیے - وہی گناہ معاف کرتا ہی +

سورۂ قیامت[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت

لا میں قسم کھاتا ہون روز قیامت کی اور قسم کھاتا ہون انسان کے نفس ملامت گر کی کہ بروز قیامت لوگ زندہ کیے جائین گے + کیا انسان سمجھتا ہی کہ ہم اُس کی ہڈیان جمع نہین کرسکتے + ہان ہمین یہ قدرت ہی کہ ہم اُس کی انگلیون کے پور پور جوڑ دین + بلکہ انسان چاہتا ہی کہ بعث اور حساب کو جو اُسے پیش آنے والا ہی جھٹلائے + وہ پوچھتا ہی کہ "روز قیامت کب ہی ؟" + جب آنکھین پتھرا جائین گی چاند بے نور ہوجائے گا اور آفتاب اور ماہتاب یکجا کیے جائین گے - اُس دن انسان پوچھے گا "آج کہین جائے گریز ہی ؟" + ہرگز جاے گریز نہوگی اور نہ کافرون کو پناہ ہوگی + اے مخاطب! اُس دن تیرے رب کے پاس جائے قرار ہوگی اور اُس دن آدمی کو بتایا جائے گا کہ کیسے اعمال اُس نے زاد آخرت بناکر پہلے سے بھیجے ہین - اور کیسے آثار دنیا مین وہ چھوڑ آیا ہی + آدمی خود اپنے آپ پر شاہد ہی اگرچہ اپنے عذر پیش کیا کرے + اے محمدؐ! جب تک وحی تمام نہو تو الفاظ قرآن زبان پر جاری نہ کر کہ بعجلت وہ یاد ہوجائے + اُسکا ذہن نشین کرانا اور پڑھانا ہمارا کام ہی - جب ہم قرآن بذریعۂ جبرئیل پڑھا چکین تو اُس کے پڑھنے کی تو پیروی کر + پھر اُسکا سمجھا دینا ہمارا کام ہی + لوگو! ہرگز ہرگز جلدی نہ کرو اگر تم لوگ پسند کرتے ہو دنیا کو جو جلدی کرتی ہی اور چھوڑے ہوے ہو آخرت کو جو قائم رہنے والی شی ہی + کتنے چہرے اُس دن بشاش ہون گے اور اپنے رب کی رحمت کی طرف دیکھتے ہون گے اور کتنے چہرے سوکھے ہوے ہون گے اور یقین کرتے ہون گے کہ اُن کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جائے گا جو جوڑ جوڑ ڈھیلے کردے گا + کچھ نہین جب جان حلقوم مین پہونچے گی اور بیمار دار کہین گے "کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہی ؟" اور مرنے والے کو

جبرئیل علم قرآن

آخرت

موت

---

۵۱ اس سورہ کی ابتدا قیامت کی قسم سے ہوتی ہی +

دنیا کی مفارقت کا یقین ہو جائے گا اور تکلیف جانکنی سے پنڈلی پنڈلی سے چمٹ جائے گی بلکہ شخص اُس دن تجھے اپنے رب کے پاس چلنا ہوگا +

ابوجہل کی شان مین

ع ۲ جس[۵۱] نے جیتے جی نہ تو کلام الٰہی کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ سمجھانے پر اُس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور پھر اپنے گھر اکڑتا ہوا چلا گیا - بروز قیامت اُس سے کہا جائے گا "مرگ سخت تیرے لیے مناسب تھی اور عذاب قبر تیرے لیے مناسب تھا - پھر ہول قیامت تیرے لیے مناسب ہو اور دوزخ مین رہنا تیرے لیے مناسب ہو" + کیا انسان سمجھتا ہو کہ یون ہی بے بازپرس وہ چھوڑ دیا جائے گا؟ + کیا انسان ایک قطرۂ منی نہ تھا جو رحم مین ڈالا گیا - پھر وہ خون بستہ ہوا - پھر اللہ نے اُسے دوسری صورت کا بنایا پھر اُس کے جوڑ بند درست کیے پھر اُس سے نر اور مادہ دو قسمین پیدا کین + کیا وہ قیامت مین مُردون کے جلانے پر قادر نہین ہو سکتا +

سورۂ دہر[۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زندہ نمونہ قدرت

ع ضرور انسان پر لاتے وسیع زمانے مین ایک وقت ایسا بھی تھا کہ وہ قابل تذکرہ نہ تھا + ہمنے نطفۂ مخلوط سے آدمی کو پیدا کیا کہ ہم اُسے آزمائین + پھر ہم نے اُسے کان اور آنکھین دین +

دو راہ خیر و شر

پھر ہم نے اُسے دین کا راستہ بتایا - اب وہ یا تو شکرگذار (مسلمان) ہین یا ناشکرے (کافر) ہین + ہم نے کافرون کے لیے زنجیرین طوق اور آگ مہیا کی ہین نیک بندے آخرت مین ایسی شراب کے جام پیین گے جن کا مزاج کافوری ہوگا + ایک چشمہ ہی ایسا ہوگا جس سے اللہ کے خاص بندے پیین گے اور جس طرف چاہین گے اُسے بہا لیجائین گے + یہ وہ لوگ ہونگے جو اپنی نذرین[۵۳] پوری کرتے ہین اور اُس دن سے ڈرتے ہین جس کی مصیبت پھیلی ہوئی ہوگی - اور مسکین یتیم اور قیدی کو اللہ کی محبت پر کھانا کھلاتے ہین + اور اُن سے کہدیتے ہین کہ "ہم تمھین اللہ کے لیے کھلاتے ہین تم سے کوئی بدلہ یا شکرگذاری نہین چاہتے + ہم اُس دن کے عذاب سے جو اداسی اور پریشانی کا

---

۵۱ ابوجہل کی شان مین ہو - ابوجہل کا ذکر تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۶۳ مین دیکھو + ۵۲ دہر بمعنی زمانہ - اس آیت کے شروع دہر کا لفظ آیا ہو + ۵۳ نذرون کی واجبیت اس سے نہین نکلتی اُسکا جواب البتہ اس سے ظاہر ہوتا ہے +

ہوگا اپنے پروردگار سے ڈرتے ہین" + اللہ اُنھین اُس دن کے شر سے بچالے گا - اور تازگی اور خوشی مین اُن کو رکھے گا - اور اُن کے صبر کے بدلے اُنھین جنت اور ریشمی پوشاک دے گا + جنت مین وہ تختون پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے رہین گے نہ اُنھین تپش معلوم ہوگی نہ سردی معلوم ہوگی + درختون کے سائے اُن کے اوپر جھکے ہون گے اور اُن کے پھل اُن کے اختیار مین ہون گے + چاندی کے برتن اور شیشون کے آبخورے اور شیشے بھی چاندی کے کارکنان قضا و قدر کے ٹھیک بنائے ہوئے اُن کے سامنے پیش کیے جائین گے + بہشت مین ایسے جام پلائے جائین گے جن مین زنجبیل کی آمیزش ہوگی + ایک چشمہ اُس کا جنت مین ہے نام اُس کا سلسبیل ہے + ہمیشہ رہنے والے غلمان خدمت کے لیے جنتیون کے گرد پھرتے رہین گے + اے مخاطب! تو انھین دیکھے تو سمجھے کہ بکھرے ہوئے موتی ہین + اور جب تو بہشت پر نظر کرے گا تو وہان بڑی نعمت اور بڑی بادشاہت نظر آئے گی + جنتیون کے کپڑے سبز ریشمی - باریک اور دبیز ہونگے اور وہ چاندی کے کنگن پہنے ہوئے ہون گے - اللہ اُنھین شراب طہور پلائے گا + اور اُنسے کہا جائیگا جنتیو! بیشک یہ تمہاری جزا ہے اور تمہاری کوشش کی قدر ہے +

ع ۲ اے محمدؐ! ہم نے تجھپر رفتہ رفتہ قرآن اتارا ہے - اپنے رب کے حکم پر تو صبر کر - اور ان مین سے کسی گنہگار اور ناشکر گذار کا کہنا نہ ماننا + صبح[1] اور شام اپنے رب کا نام لیتا رہ + رات مین اللہ کو سجدہ کر اور شب دراز مین اُس کی تسبیح کر + یہ بے دین لوگ تو دنیا کو دوست رکھتے ہین جو سر دست موجود ہے اور روز سخت (قیامت) کو چھوڑ دیتے ہین + ہم نے اُنھین پیدا کیا ہے اور اُن کے جوڑ بند مستحکم کیے ہین + اور جب ہم چاہین ان کے بدلے انھین کے سے آدمی اور لا بسائین + یہ نصیحتین ہین - جو چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کرے + جب تک اللہ نہ چاہے تم لوگ کچھ چاہ نہین سکتے + بیشک اللہ دانا اور پختہ کار ہے + جسے وہ چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کرتا ہے - اور ظالمون کے لیے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے +

نصیحت کی باتین

سورۂ مرسلات

(مکی)

---

[1] صبح سے نماز فجر شام سے ظہر و عصر اور رات سے نماز مغرب و عشا اور شب دراز سے تہجد مراد ہے + [2] مرسلات بمعنی بھیجی ہوئی چیزین - اس آیت کے شروع مین یہ لفظ آیا اور اسی نام سے یہ سورۃ موسوم ہوگئی +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع قسم ہو اُن ہواؤں کی جو معمولی طور پر بھیجی جاتی ہیں پھر تیزی سے چلتی ہیں اور بادلوں کو منتشر کر دیتی ہیں پھر اُنھیں ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہیں پھر دلوں میں اللہ کا خیال ڈالتی ہیں تاکہ حجت تمام ہو اور ڈر پیدا ہو۔ کہ وعدۂ قیامت جو تم سے کیا گیا ہو ہو کر رہے گا + اُس وقت ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ پہاڑ پراگندہ ہو جائیں گے۔ تمام پیغمبر اپنی اُمتوں کے حساب کے لیے جمع کیے جائیں گے + یہ باتیں کس دن کے لیے ملتوی ہیں؟ + فیصلے کے دن کے لیے ملتوی ہیں + اے محمدؐ! تجھے خبر ہے کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ + اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے + کیا ہم نے اگلے لوگوں کو تباہ نہیں کیا؟ + اسی طرح ہم پچھلے لوگوں کو بھی اُنھیں کے پیچھے لگا دیں گے + گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں + اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے + لوگو! کیا ہم نے تمھیں ذلیل پانی (نطفے) سے پیدا نہیں کیا؟ + پھر تمھیں سے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں ایک وقت معلوم تک رکھا۔ پھر ہم نے اُس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔ ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں۔ اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے + کیا ہم نے زمین کو مُردوں اور زندوں کے لیے کافی نہیں بنایا ہے؟ + ہم نے اُسمیں بلند پہاڑ کھڑے کیے ہیں اور تمھیں میٹھا پانی پلاتے ہیں + اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے + منکروں سے اُس دن کہا جائے گا "جس دوزخ کو تم جھٹلاتے تھے اُس کی طرف چلو۔ تین شاخوں والے سائے (دھوئیں) کی طرف چلو جس میں ٹھنڈک نہیں ہے اور نہ گرمی سے وہ بچاتا ہے + اُس میں بڑے بڑے محلوں کے برابر انگارے برس رہے ہیں گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں + اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ یہ وہ دن ہوگا کہ گنہگار بات نہ کر سکیں گے اور نہ عذر پیش کرنے کی اُنھیں اجازت ملے گی + اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے + اُس دن ہم اُن سے کہیں گے "یہی فیصلہ کا دن ہے۔ تم کو اور اگلوں کو حساب کے لیے ہم نے جمع کیا ہے + اگر تم کوئی حیلہ کر سکتے ہو تو کرو" + اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے +

ع بیشک پرہیزگار باغوں کے سایوں میں چشموں میں اور مرغوب خاطر میووں میں ہونگے + ہم اُن سے کہیں گے "اپنے اعمال کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو + نیک بندوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں + اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے + کافرو! تم بھی دنیا میں چند دنے ٹھکانے لو

اور فائدے اُٹھالو۔ تم گنہگار ہو + اُس دن (قیامت مین) جُھٹلانے والون کی تباہی ہی + جبکہ ان لوگون سے کہا جاتا ہی "نماز مین اللہ کے آگے جُھکو" تو نہین جُھکتے + اُس دن (قیامت مین) جُھٹلانے والون کی تباہی ہی + اب اسکے بعد کونسی بات ہی جس پر یہ لوگ ایمان لائین گے ؟ +

(تیسواں پارہ)

سورۂ نبا[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت ع یہ کفار آپس مین کیا دریافت کرتے ہین ؟ + کیا اُس بڑے حادثہ (قیامت) کو پوچھتے ہین جسمین اُن کو اختلاف ہی ؟ + خبر عنقریب یہ جان ہی لین گے + پھر خبر عنقریب یہ جان ہی لین گے + لوگو کیا ہم نے زمین کو تمھارا بچھونا نہین بنایا ؟ - اور ہم نے پہاڑون کو زمین کی میخین نہین بنایا ؟ + ہمین نے تمھین جوڑا جوڑا بنایا ہی + تمھاری ماندگی رفع کرنے کو ہم نے نیند بنائی ہی اور رات کو پردہ پوش بنایا ہی اور ہم نے کاروبار کے لیے دن بنایا ہی + تمھارے اوپر ہم نے سات مضبوط آسمان بنائے + اور آفتاب کو چراغ روشن بنایا + بدلیون سے ہم نے خوب پانی برسایا تاکہ ہم اُس سے اناج - سبزی اور گھنے باغ پیدا کرین + فیصلہ کے دن کا وقت بیشک مقرر ہی + اُس دن صور پھونکا جائے گا اور تم لوگ جوق جوق آؤ گے - اور آسمان کھلے گا تو دروازے ہی دروازے ہو جائین گے + پہاڑ چلائے جائین گے تو وہ غبار ہو کر رہجائینگے

دوزخ دوزخ حضور کافرون کی گھات مین ہی - ان شریرون کا وہی ٹھکانا ہی + یہ اُس مین مدتون رہین گے اُسمین ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھین گے - اور نہ اچھا پانی پین گے - صرف گرم پانی اور پیپ ان کو ملے گا اور یہی ان کے عمل کا پورا بدلہ ہوگا - ان کو اُمید نہ تھی کہ آخرت مین حساب بھی دینا ہوگا - یہ ہماری آیتون کو جُھٹلاتے تھے + ہم نے ہر چیز کو[۵۲] قلمبند کر رکھا ہی + ہم اُس وقت ان سے کہین گے "اپنے

---

[۵۱] نبا یعنی حادثہ یا خبر + اس سورہ کے شروع مین لفظ نبا ہی + [۵۲] قیامت کے دن زمین و آسمان کی صورتین بدلجائین گی +
[۵۳] انسان جو چاہتا ہی کہتا ہی اور کرتا ہی اور یہ نہین سمجھتا کہ اللہ کے یہان ایک ایک عمل اس کا لکھا جاتا ہے اور اسی کے مطابق اسکا حساب ہوگا +

گناہ کا مزہ چکھو ہم تو تمھارے لیے عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے ✦

ع ۲ بیشک متقیوں کی مراد آخرت میں ملے گی ✦ وہاں ان کو باغ - انگور - نوجوان ہم عمر عورتیں اور چھلکتے ہوئے پیالے ملیں گے ✦ وہاں یہ کوئی لغو اور جھوٹ بات نہ سنیں گے ✦ اے محمدؐ! تیرا رب انھیں اُنکے اعمال کے بدلہ میں کافی انعام دے گا ✦ وہ آسمانوں کا اور زمین کا اور ان دونوں کی درمیانی چیزوں کا مالک ہے ✦ وہ نہایت مہربان ہے - لیکن کسی کی مجال نہیں کہ اُس سے بات کر سکے ✦ اُس دن جبرئیل اور دیگر فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے - وہی شخص بات کر سکے گا جس کو اللہ حکم دے گا اور وہ ٹھیک ہی بولے گا ✦ یہ دن برحق ہے ✦ جس کا جی چاہے اپنا ٹھکانا اپنے پروردگار کے یہاں بنا رکھے ✦ لوگو ہم نے تمھیں عذاب قریب سے ڈرا دیا ✦ اُس دن ہر ایک اپنے اعمال کو جنھیں اُس کے دونوں ہاتھوں نے زادِ آخرت بنا کر بھیجا ہے دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا" ✦

سورۂ نازعات

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ سختی سے اندر گھس کر جان نکالنے والے فرشتوں کی قسم ہے - آسانی سے جان نکالنے والے فرشتوں کی قسم ہے - اور اُن فرشتوں کی قسم ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان پیرتے پھرتے ہیں پھر ارشاداتِ الٰہی سننے کو لپکتے ہیں پھر دنیا کا انتظام کرتے ہیں - کہ روزِ قیامت ضرور آئے گا اُس دن زمین کانپنے لگے گی - اور زلزلے کے بعد زلزلے آئیں گے ✦ لوگوں کے دل اُس دن دھڑکتے ہونگے اور اُن کی نظریں نیچی ہونگی ✦ کفار کہتے ہیں "کیا جب ہماری ہڈیاں گل جائیں گی تو ہم پھر زندہ کیے جائیں گے؟" ✦ وہ یہ بھی کہتے ہیں "ایسا ہوا تو ہم بڑے خسارہ میں رہیں گے" ✦ بروزِ قیامت ایک ہی ڈانٹ میں تو یہ سارا (میدانِ حشر) میں آ رہیں گے ✦ اے محمدؐ! تجھے کچھ موسیٰ کی خبر پہونچی ہے جب اُس کے رب نے اُس کو میدانِ پاک طویٰ میں بلا کر کہا تھا کہ فرعون کے پاس جا - وہ

قیامت

ساہرہ (میدانِ حشر)

حضرت موسیٰ

---

۵۱ انکا اور اُنکے غرات کی مجال کسی کو نہ ہوگی ✦ ۵۲ کفار کہیں گے کہ ہم مٹی ہوتے تو عذاب کا اثر نہ ہوتا ✦ ۵۳ "نازعات سے مروٹ تک ہوتا ہے - اسکے معنی ہیں جان نکالنے والے ۵۴ اس آیت میں محذوفات بہت ہیں اسلیے مفسروں میں اختلاف بھی بہت ہے ایک مفسر کہتا ہے کہ یہاں فرشتے مراد ہیں جو اللہ کی طرف سے ہر کام کے لیے تعینات ہیں ✦ ۵۵ قیامت کا بیان ہے کہ اُس وقت لوگ بیحال ہونگے کانپتے ہونگے ✦

سرکش ہوگیا ہے۔ اور اُس سے کہہ "تیرا جی چاہتا ہے کہ تو کفر کی نجاست سے پاک ہو؟۔ اور میں تجھے تیرے رب کی راہ بتاؤں کہ تو اُس سے ڈرے" + موسیٰ نے اپنی رسالت کی بڑی نشانی دکھائی تو فرعون نے اُسے جھٹلایا اور نافرمانی کی + پھر فرعون چلا گیا اور خلاف کو شش شروع کی۔ اور سب لوگوں کو جمع کر کے کہنے لگا کہ "میں تمھارا سب سے بڑا رب ہوں" + پھر اللہ نے اُسے آخرت اور دنیا[۵۱] دونوں کے عذاب میں پھنسایا + اس قصے میں ڈرنے والوں کے لیے عبرت ہے +

۲ ع لوگو! تمھارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا بنانا مشکل ہے؟ + اللہ نے آسمان بنایا[۵۲]۔ اُس کی چھت خوب اونچی کی۔ پھر اُسے خوب ٹھیک کیا + اُس کی رات کو تاریک بنایا اور اُس کی روشنی کو نکالا + اسکے بعد زمین کو خوب پھیلا دیا + اور اُسی زمین سے اُس کا پانی اور اُسکا چارہ نکالا۔ اور اُس پر پہاڑ نصب کیے + یہ سب تمھارے اور تمھارے جانوروں کے فائدہ کے لیے اُس نے کیا + پھر جب وہ بڑی آفت (قیامت) آئے گی تو اُس دن انسان اپنے اعمال دنیا یاد کرے گا۔ اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ پیش کی جائے گی + شریروں اور دنیاوی زندگی پسند کرنے والوں کے لیے دوزخ ہی ٹھکانا ہوگا + اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے جو دنیا میں ڈرتا رہا اور خواہشوں سے اپنے جی کو روکتا رہا تو اُسکا ٹھکانا جنت میں ہوگا + اے محمدؐ! یہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں "قیامت کب ہوگی" + تو اُس کی یاد جھوڑ کر کس شغل میں ہے؟ + اس کے علم کا منتہا تو تیرے پروردگار ہی کی طرف ہے + بس[۵۳] تو اس لیے ہے کہ جو قیامت سے ڈرے اُسے تو ڈراتا رہے + جب لوگ قیامت کو دیکھیں گے تو ایسا سمجھیں گے کہ دنیا میں گویا وہ دن کے اول یا آخر پہر ٹھہرے تھے +

قدرت الٰہی

قیامت و نعمت زندگی

سورۂ عبس[۵۴]

(مکی)

---

۵۱ عصا اور ید بیضا۔ دیکھو سورۂ اعراف ۷، رکوع ۱۳ + ۵۲ دریائے نیل میں فرعون ڈوبا کر مرا اور عاقبت اُسکی خراب گئی۔ یہی دین و دنیا کا عذاب ہے + دیکھو سورۂ اعراف ۷، رکوع ۱۲ + ۵۳ جس نے سب کچھ بنایا ہے اُس کو مُردہ کا زندہ کرنا اور میدان حشر میں لانا کوئی بڑی بات ہے + ۵۴ آنحضرت محمدؐ سے خطاب ہوتا ہے کہ جو کوئی قیامت کا وقت پوچھے تو بتا دے کہ مجھے نہیں معلوم کہ قیامت کب ہوگی لیکن اسقدر جانتا ہوں کہ قیامت ضرور ہوگی اور جب ہوگی تو دنیا کی زندگی ایسی ناچیز معلوم ہوگی کہ دنیا میں ایک صبح یا شام کوئی مسافر ٹھہر گیا تھا + ۵۵ عبس سے یہ سورہ شروع ہوا ہے اور اس کے معنی ہیں چین بہ جبیں ہونا یا ترش رو ہونا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عبداللہ ابن مکتوم

ع ایک اندھے[۱] کے آنے سے محمدؐ ترش رو ہوا اور مُنہ پھیر لیا ۔ اے محمدؐ! تو کیا جانے، شاید وہ تیری تعلیم سے پاک ہو جاتا۔ یا وہ نصیحت سُنتا اور نصیحت اُسے نفع دیتی ۔ بے پرواؤں کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے حالانکہ وہ پاک نہوں تو تجھ پر کچھ الزام نہیں ہے، اور جو تیرے پاس دوڑ کر آتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے تو اُس سے روگردانی کرتا ہے ۔ کچھ نہیں یہ (قرآن) بیشک نصیحت ہے ۔ جو چاہے اسے سوچے ۔ لوحِ محفوظ کے

قرآن لوحِ محفوظ میں

ورقوں میں یہ لکھا ہوا ہے ۔ جو بزرگ ہیں ۔ بلند مرتبہ ہیں اور پاکیزہ ہیں ۔ اور ایسے لکھنے والوں (فرشتوں) کے ہاتھوں میں رہتے ہیں جو بزرگ اور نیکوکار ہیں ۔ آدمی پر اللہ کی مار[۲] یہ کیسا ناشکر گذار ہے؟ ۔ اللہ نے کس شے سے اُسے پیدا کیا؟ نطفے سے اسے پیدا کیا اور پھر اسکا اندازہ باندھ دیا۔ پھر اس پر نیکی اور بدی کی راہ آسان[۳] کر دی ۔ اس کے بعد اسے مار کر قبر میں جگہ دی ۔ پھر جب وہ چاہے گا اس کو جلائے گا ۔ کچھ نہیں! آدمی نے وہ نہ کیا جو اُس کو حکم دیا گیا ۔ آدمی اپنے کھانے ہی کو دیکھے کہ ہم نے اوپر سے پانی برسایا ۔ پھر زمین پھاڑ کر اُس میں سے غلہ ۔ انگور ۔ ترکاری ۔ زیتون ۔ کھجور ۔ گنجان باغ ۔ میوے اور چارہ تمھارے اور تمھارے چارپایوں کے فائدہ کے لیے پیدا کیے ۔ پھر جب کان پھاڑنے والی آواز صور کی دوبارہ آئیگی

نفخِ صور ثانی

اُس دن اپنے بھائی ۔ ماں ۔ باپ ۔ بی بی اور بیٹیوں سے آدمی بھاگے گا ۔ اہلِ قیامت میں سے ہر ایک آدمی پر اُس دن ایک حالت ہوگی جو اُس کو دوسروں کے بے خبر رکھے گی ۔ کتنے لوگوں کے منہ اُس دن روشن تابان ۔ خندان اور شادان ہونگے ۔ اور کتنے لوگوں کے مُنہ اُس دن گرد آلود اور تاریکی میں چھپے ہوئے ہونگے ۔ یہی لوگ کفار اور بدکار ہوں گے ۔

سورۂ تکویر[۴]

(مکی)

---

[۱] ایک مرتبہ اکابر قریش بیٹھے ہوئے تھے ۔ اور آنحضرت محمد رسول اللہ اُن کو مسلمان کرنے کے لیے باتیں کر رہے تھے ۔ وہیں عبداللہ ابن اُم مکتوم نابینا بھی بیٹھے تھے ۔ اُن کا دخل در معقولات آنحضرتؐ کو بُرا معلوم ہوا اُسی وقت یہ سورہ نازل ہوا اور آنحضرتؐ نے ابن مکتوم سے معذرت کی [۲] عتبہ اور ابولہب کی طرف غالباً اشارہ ہے ۔ [۳] یعنی سے یہ پیدا ہے کہ انسان کلیات میں مجبور اور جزئیات میں مختار ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب [۴] یہ مصدر ہے ۔ اسی کا فعل فستق کُوِّرَت اس سورہ کی پہلی آیت میں آیا ہے ۔ اس کا نام "کُوِّرَت" بھی ہے "لپیٹنا" تکویر کے معنی ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع جب سورج کے نور کی چادر لپیٹ لی جائے گی۔ تارے بے نور ہو جائیں گے۔ پہاڑ چلائے جائیں گے۔ دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی چھوٹی پھریں گی۔ وحشی جانور آدمیوں کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ دریا ابلنے لگیں گے۔ روحیں اپنے اجسادکے ساتھ ملائی جائیں گی۔ زندہ درگور لڑکیوں سے پوچھا جائے گا کہ "تم کس گناہ میں ماری گئی تھیں"۔ لوگوں کے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے۔ آسمان کی کھال کھینچی جائے گی۔ دوزخ دہکائی جائے گی اور جنت قریب لائی جائے گی۔ تو ہر ایک شخص جان لے گا کہ وہ کیا زادِ آخرت لیکر آیا ہے ✦ قسم ہے چلتے چلتے پیچھے ہٹنے والے اور دبک جانے والے ستاروں کی ✦ قسم ہے رات کی جب وہ تاریک ہو جائے۔ اور قسم ہے صبح کی جب وہ روشن ہو جائے کہ یہ قرآن معزز رسول (جبرئیل) کا پیام ہے۔ جو قوت والا ہے۔ مالک عرش کے پاس جگہ پانے والا ہے۔ فرشتوں کا افسر ہے اور امانت دار ہے ہے اہل مکہ! تمھارا ساتھی (محمدؐ) مجنون نہیں ہے۔ بیشک اس نے اُس جبرئیل کو آسمان کے روشن کنارے میں دیکھا ہے ✦ یہ (محمدؐ) غیب کی بات بیان کرنے میں بخل نہیں کرتا ✦ یہ قرآن شیطان مردود کا قول نہیں ہے ✦ پھر تم لوگ کدھر کو بھکے چلے جا رہے ہو؟ یہ قرآن تمام عالم کے لوگوں کے لیے جو سیدھی راہ چلنا چاہیں نصیحت ہے ✦ اور تم وہی چاہو گے جو اللہ پروردگار عالم چاہے گا ✦

زادِ آخرت

صفتِ قرآن

سورۂ انفطار

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع جب آسمان پھٹ جائے گا۔ تارے جھڑ پڑیں گے۔ دریا بہ نکلیں گے۔ اور قبروں سے مُردے اُٹھائے جائیں گے۔ اُس وقت ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا کہ اُس نے کیسا عمل پہلے سے زادِ آخرت

---

۵۱ "دریا پاٹ دیے جائیں گے" یا "دریا ملا دیے جائیں گے" بھی ترجمہ کیا گیا ہے ✦ ۵۲ یعنی آسمان بجائے نیلگوں کے سُرخ ہو جائے گا اور ایسا معلوم ہوگا گویا سیاہ بکری کی کھال کھینچ لی گئی ہے اور سُرخ گوشت نکل آیا ہے ✦ بجائے "آسمان کی کھال کھینچی جائے گی" کے "آسمان لپیٹ لیا جائے گا" بھی ترجمہ کیا گیا ہے ✦ ۵۳ ان الفاظ سے کسی نے خمسۂ سیارہ اور کسی نے سبعۂ سیارہ مراد لیا ہے ✦ ۵۴ انفطار کے معنی پھٹنے کے ہیں یہ مصدر ہے اسکا فعل مشتق "انفطرت" اس سورہ کی اول آیت میں ہے ✦ ۵۵ یہ سورہ بھی روزِ قیامت کے بیان میں ہے ✦

بنا کر بھیجا ہے اور کیسے آثار دنیا میں وہ چھوڑ آیا ہے + اے آدمی! تجھے رب کریم کے سامنے کس نے گستاخ کیا ہے ؟ + اُسی نے تجھے بنایا اور درست بنایا پھر تیرے جوڑ بند مناسب رکھے + جس طرح اُس نے چاہا تجھے ترکیب دی + کچھ نہیں۔ بلکہ روز جزا کو تم لوگ جھوٹ جانتے ہو + بیشک تم پر ہمارے چوکیدار کراماً کاتبین فرشتے تعینات ہیں + وہ تمھارے افعال کو جانتے ہیں + نیک بندے مزے (بہشت) میں رہینگے اور گنہگار بیشک دوزخ میں رہیں گے + جزا (قیامت) کے دن وہ اُس میں داخل ہوں گے اور اُس سے نکلنے نہ پائیں گے + اے محمدؐ! تو جانتا ہے کہ جزا کا دن کیا چیز ہے ؟ پھر تجھے معلوم ہے کہ جزا کا دن کیا چیز ہے ؟ یہ وہ دن ہے جب کوئی شخص کسی شخص کو فائدہ نہ پہونچا سکے گا + اُس دن اللہ ہی کی حکومت ہوگی

سُوْرَۃُ تطفیف[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع پیمانہ گھٹانے والوں کی خرابی ہے کہ لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں۔ اور جب ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں + کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ یہ ایک بڑے دن (قیامت) میں اُٹھائے جائیں گے۔ اور اُس دن لوگ پروردگار عالم کے سامنے کھڑے ہونگے + کچھ نہیں۔ بیشک گنہگاروں کے نامۂ اعمال سجین میں رہیں گے + اے محمدؐ! تجھے معلوم ہے کہ سجین کیا ہے ؟ + یہ ایک کتاب ہے جس میں گنہگاروں کے اعمال مرقوم ہیں + اُس دن یوم جزا کے جھٹلانے والوں کی خرابی ہے + اور جو گنہگار حد سے تجاوز کرنے والا ہے وہی یوم جزا کا جھٹلانے والا ہے + جب اُسے ہماری آیتیں پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے "اگلوں کے یہ قصے ہیں" + کچھ نہیں۔ بلکہ اُن کے دلوں پر اُن کے اعمال بد کا زنگ بیٹھا ہوا ہے + کچھ نہیں۔ بیشک یہ اُس دن اپنے رب کے سامنے نہ آنے پائیں گے۔ پھر دوزخ میں داخل ہوں گے + پھر اُن سے کہا جائے گا "یہ وہی دوزخ ہے جس کو تم جھوٹ جانتے تھے" + کچھ نہیں نیک لوگوں کے نامۂ اعمال بیشک علیین میں ہوں گے +

---

[۵۱] تطفیف یعنی "پیمانہ گھٹانا" + اس سورہ کے شروع میں اسی کے متعلق نصیحت کی گئی ہے + [۵۲] مدینہ کے رہنے والے ناپ تول میں بے ایمانی کرنے کے عادی تھے۔ وقت ہجرت مدینہ کی راہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ اور اسی موقع پر کفار اور منکرین کے حشر کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے

کراماً کاتبین

سجین

علیین

علیین

ع اے محمدؐ! کیا تجھے معلوم ہی کہ علیین کیا چیز ہی؟ + یہ ایک کتاب ہی جسمین اچھے لوگون کے اعمال لکھے ہوئے ہین۔ مقرب فرشتے اُس پر تعینات ہین + بیشک بروز قیامت نیک لوگ آرام مین ہونگے + تختون پر بیٹھے ہوئے نظارے کرین گے + اے مخاطب! تجھے اُن کے چہرون سے جنت کی نعمتون کی تازگی معلوم ہوگی + انھین شراب خالص سربمہر پلائی جائے گی + اُن کے شیشون پر مشک کی مہرین ہونگی۔ خواہش کرنے والون کو چاہیے کہ اُس کی خواہش کرین + اُس شراب کی ترکیب آب تسنیم سے ہی + تسنیم ایک چشمہ ہی جس کا پانی اللہ کے مقربین پیتے ہین + مومنون پر دنیا مین گنہگار ہنستے ہین اور جب وہ ان کے سامنے سے گذرتے ہین تو وہ ان پر جھک زنی کرتے ہین اور مومنون کے پاس سے اپنے گھر والون کے پاس جاتے ہین تو باتین بناتے ہین اور مومنون کی طرف دیکھ کر کہتے ہین کہ یہ گمراہ ہوگئے ہین۔ حالانکہ کفار کچھ مسلمانون کے محافظ بنا کر نہین بھیجے گئے ہین + بروز قیامت ایمان والے کافرون پر ہنسین گے۔ تختون پر بیٹھے ہوئے بہشت کی سیر دیکھین گے + اُن سے کہا جائے گا کہ اب تو کافرون نے اپنے افعال کا بدلہ پایا؟" +

جنت

آب تسنیم

اہل جنت

سورۂ انشقاق[۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع جب آسمان اللہ کے حکم سے پھٹ[۵۳] جائے اور وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے کہ اُسے یہی لازم ہی جب زمین تان دی جائے اور وہ اپنے اندر کی چیزین باہر کرکے خالی ہوجائے اور اپنے رب کے احکام کی وہ تعمیل کرے کہ اُسے یہی لازم ہی + تو اے مخاطب! سمجھ کہ قیامت آگئی + اے آدمی! تو اپنے رب سے ملنے (اپنی موت) تک محنت مین لگا رہتا ہی۔ پھر تو اپنے اعمال سے ملاقی ہوگا + اُس وقت جس کے داہنے ہاتھ مین اُس کا اعمال نامہ دیا جائے گا اُس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا اور وہ اپنے اہل (حوران جنت) کی طرف وہ خوش خوش پہونچایا جائے گا + اور جس کا اعمال نامہ اُس کے پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ موت موت پکارے گا اور وہ دوزخ مین جائے گا + وہ اپنے اہل (گھر والون)

قیامت

---

۵۱ تسنیم ایک چشمہ ہی جنت مین جس سے مقربون کے لیے شراب خالص پیئے گی + ۵۲ انشقاق کے معنی ہین پھٹنا۔ اسکا فعل مستقبل شروع کھیت مین ہی + ۵۳ کافرون نے انکار قیامت پر کہے۔ جواب مین یہ سورہ نازل ہوئی +

کے ساتھ دنیا مین بیشک بے غم تھا اور اس خیال مین تھا کہ اُسے اللہ کے پاس جانا نہ ہوگا۔ مگر اُسے جانا تھا + بیشک اُسکا رب اُس کی بدکرداریان دیکھتا تھا + قسم ہی شفق کی۔ قسم ہی رات کی اور اُس چیز کی جسے رات کی تاریکی چھپالے۔ قسم ہی ماہ کامل کی کہ لوگو! تم کو درجہ بدرجہ منزل ہستی طے کرنا ہی + ان کافرون کو کیا ہو گیا ہی کہ یہ ایمان نہین لاتے۔ اور قرآن جب ان کو سُنایا جاتا ہی تو سجدہ نہین کرتے + بلکہ یہ کفار اُسے جھٹلاتے ہین + اللہ ان کے دلون کی بات خوب جانتا ہی + اے محمدؐ! ان کو عذاب الیم کی بشارت دے + مگر ہان مؤمنین نیکوکار کے لیے دائمی ثواب ہی +

منزل ہستی

سورۂ بروج

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع برجون والے آسمان کی قسم ہی + یوم موعود (روز قیامت) کی قسم ہی + شاہد اور مشہود کی قسم ہی کہ غارت ہوے خندقون والے + اُن خندقون مین بھڑکتی ہوئی آگ تھی۔ اور وہ اُس پر بیٹھے ہوے اُن مظالم کو دیکھتے تھے جو مؤمنون کے ساتھ وہ کر رہے تھے + مؤمنون کے دشمن وہ محض اس لیے تھے کہ وہ زبردست وحمید اللہ پر ایمان لائے تھے + اُسی اللہ کی بادشاہت آسمانون اور زمین پر ہی + اللہ ہر شی پر گواہ ہی + جن لوگون نے مؤمن مردون اور مؤمن عورتون کو ایذائین دین اور پھر توبہ نہ کی اُن کے لیے دوزخ کا عذاب ہی اور جلن کا عذاب ہی + مؤمنین نیکوکار کے لیے البتہ جنتین ہین جن کے نیچے نہرین جاری ہین۔ اور یہ بڑی کامیابی ہی + اے محمدؐ! تیرے رب کی گرفت بڑی سخت ہی + وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہی اور وہی دوبارہ قیامت مین پیدا کرے گا + وہ بخشنے والا مہربان ہی۔ عرش بزرگ کا مالک ہی۔ جو چاہتا ہی کر ڈالتا ہی + اے محمدؐ! تجھے دشمنان الٰہی کے

بیانات خندق والے

---

۱ آدمی مرکے فنا نہین ہوجاتا اسکو بہت کچھ دیکھنا باقی رہ جاتا ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ جو مدارج انسان کی خلقت مین پیش آتے ہین اُن کا بیان ہی + اس جملہ کا ترجمہ یون بھی ہوا ہی یعنی البتہ تم درجہ بدرجہ چڑھو گے؟ + ۲ یعنی قرآن پر یقین نہین کرتے + ۳ لفظ بروج اس آیت کے شروع مین آیا ہے + ۴ شاہد اور مشہود کے معنی بہت سے بیان کیے گئے ہین۔ ایک قول یہ بھی ہی کہ شاہد سے ملائکہ محافظ مراد ہین اور شہود سے بنی آدم مراد ہین + ۵ یہ ہین ایک قوم گمراہ یعنی جس نے خندق کھود کر اُس مین آگ سلگائی اور اُس وقت کے مؤمنون کو اُس مین ڈال کر جلا دیا + اور پھر اللہ نے اس قوم ظالم کو بالکل برباد کر دیا + یہی قصہ یہان بیان فرمایا گیا ہی تاکہ کفار مکہ کی ایذا رسانی پر اہل ایمان صبر کرین +

لشکروں یعنی فرعون[۵۱] اور ثمود کی خبریں پہونچیں ؟ ضرور پہونچیں۔ لیکن یہ کفار اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں تو انھیں جھٹلانے دے ۔ اللہ انھیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ اور یہ قرآن مجید تو لوح محفوظ میں ہے[۵۲]

قرآن لوح محفوظ میں

سورۂ طارق[۵۳]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع آسمان کی قسم ہے۔ اور طارق کی قسم ہے اے محمدؐ! تو جانتا ہے طارق کیا ہے ؟ یہ روشن تارا ہے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس پر ہمارے نگہبان (کراماً کاتبین فرشتے) تعینات نہوں ۔ انسان دیکھے کہ وہ کس سے بنا ہے ؟ اُچھل کر نکلنے والے پانی (منی) سے وہ بنا ہے جو پشت اور سینے کی ہڈیوں سے نکلتا ہے ۔ اللہ انسان کو پھر روز قیامت پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے ۔ اُس دن چھپی ہوئی باتیں ظاہر ہونگی۔ پھر اُس دن انسان کا نہ کچھ زور چلے گا اور نہ کوئی اُسکا مددگار ہوگا ۔ برسنے والے آسمان کی قسم ہے۔ اور پھٹنے والی[۵۴] زمین کی قسم ہے کہ یہ قرآن ٹھیک بات ہے لغو نہیں ہے ۔ یہ کفار اپنے داؤں کرتے ہیں اور ہم اپنے داؤں[۵۵] کرتے ہیں ۔ اے محمدؐ! تو کافروں کو مہلت دے۔ تھوڑی دیر کے لیے انھیں چھوڑ دے ۔

قیامت

سورۂ اعلیٰ[۵۶]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! اپنے پروردگار برتر کے نام کی تسبیح کیا کر۔ جس نے سب کو پیدا کیا اور ٹھیک پیدا کیا اور جس نے ہر ایک کی غرض اور غایت کا اندازہ کیا اور اسے اُسی راہ پر لگایا۔ اور جس نے زمین سے چارہ اُگایا اور پھر اُسے خشک اور سیاہ کر ڈالا ۔ اے محمدؐ! ہم تجھے قرآن ایسا پڑھائیں گے کہ تو اُسے

نصیحت کی باتیں

---

۵۱ فرعون اور ثمود کی قومیں بڑی ظالم اور جابر تھیں ۔ ان کے قصے بالتفصیل دوسری جگہ بیان کیے گئے ہیں ۔ ۵۲ اور قرآن میں جتنی باتیں ہیں سب سچ ہیں ۔ ۵۳ اس میں طارق کا ذکر ہے ۔ ۵۴ بیج نکلنے کے وقت جو زمین پھٹتی ہے اُسی کی طرف اشارہ ہے ۔ ۵۵ حاصل اسکا یہ ہے کہ موت تک یہ تمام اوچھل کود کفار کی ہے مرنے پر انھیں پتہ لگے گا کہ کس غفلت میں تھے ۔ ۵۶ شروع آیت میں لفظ اعلیٰ ہے جس کے معنی "برتر" لکھے گئے ہیں ۔

نہ بھولے گا۔ مگر جتنا اللہ چاہے + اللہ ظاہر اور چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے + اے محمدؐ! ہم تجھے آسان شریعت کے سمجھنے کی توفیق دیں گے + تو نصیحت کر نافع دے تو لوگوں کو نصیحت کر + ڈرنے والا تیری نصیحت جلد قبول کرے گا۔ مگر وہ بدبخت تو اُس سے کنارہ کش رہے گا۔ جو بڑی آگ (دوزخ) میں پڑے گا۔ پھر اُس میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا + فلاح پائی اُس نے جو شرک کی گندگی سے پاک رہا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا + لیکن تم لوگ دنیا کی زندگی پسند کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ پائدار ہے + بیشک یہی بات تو اگلی کتابوں یعنی ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں بھی ہے + آخرت

سورۂ غاشیہ

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ اے محمدؐ! کچھ قیامت کی خبر تجھے پہونچی ہے؟ + کتنے لوگوں کے منہ اُس روز ذلیل اور مشقتوں سے تھکے ہوئے ہوں گے + یہ لوگ دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے اور کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی انھیں پلایا جائے گا۔ کھانے کو انھیں کانٹوں کے سوا کچھ نہ ملے گا جس سے یہ نہ موٹے ہوں گے اور نہ ان کی بھوک دفع ہوگی۔ اور کتنے لوگوں کے منہ اُس دن آسودہ ہوں گے۔ اور اپنی کمائی سے راضی اُس جنت عالیہ میں ہوں گے جس میں وہ لغویات نہ سنیں گے + اُس میں چشمے جاری ہوں گے اور اونچے اونچے تخت اُس میں بچھے ہوئے اور آبخورے رکھے ہوئے ایک قطار سے تکیے لگے ہوئے اور قالین بچھے ہوئے ہونگے + کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ اونٹ کیونکر بنا۔ آسمان کیونکر بلند کیا گیا۔ پہاڑ کیونکر کھڑے کیے گئے۔ اور زمین کس طرح بچھائی گئی؟ + اے محمدؐ! تو لوگوں کو نصیحت کر کہ نصیحت ہی کرنا تیرا کام ہے۔ تو ان پر داروغہ نہیں ہے + ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا۔ اُس کو اللہ آخرت میں بڑا عذاب دے گا + ہمارے پاس ان لوگوں کو پھر آنا ضرور ہے۔ اور اُسوقت ہم ان سے حساب سمجھیں گے + عذاب دوزخ

نعمائے جنت

---

۱ پہلے جملے سے مراد دنیا کو چھوڑنے والے ہیں اور دوسرے جملے سے مراد آخرت کو اختیار کرنے والے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ سورہ نازل ہوا تو آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے آپ کو لیٹا لیا اور مال بھیجا۔ آپ نے فرمایا اسوقت مجھے قیامت کی خبر دی گئی ہے + غاشیہ یعنی قیامت + اس سورہ میں قیامت کا ذکر ہے + غاشیہ سے مراد قیامت ہے ورنہ غاشیہ ہر وہ چیز کہلاتی ہے جو ڈھانک لینے والی ہو۔ کہتے ہیں + یہ پہلے عذاب سے کہا گیا کہ تو نصیحت سنا دیا کر راہ راست پر چلانا تیرا کام نہیں ہے جو ایسا کرے گا ویسا پائے گا + روز محشر اور روز قیامت کی خبر دی گئی ہے +

سورۃ الفجر

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع صبح کی قسم ہے۔ دس راتوں کی قسم ہے۔ جفت اور طاق کی قسم ہے۔ رات کی قسم ہے جب گذرنے لگے
کیا اس اعمال کا حساب ضرور کر کیا ہے؟ ذی عقل کیلئے تو یہ چیزیں قسمیں ہیں ہے یا نہیں کیا یہ تجھے معلوم نہیں کہ تیرے رب نے
عاد ارم کیساتھ جو بڑے بڑے ستون والے تھے کیا کیا؟ ایسا تو قوت جسمانی انکا سا کوئی کسی شہر میں پیدا نہیں ہوا؟ اور قوم ثمود کیساتھ اللہ
نے کیا کیا؟ ان لوگوں نے پتھر تراش کر وادی قری میں مکان بنائے تھے؟ فرعون ذوالاوتاد کیساتھ اللہ نے کیا کیا؟ یہ لوگ
ملک میں سرکشی کرتے تھے؟ انہوں نے ملک میں فساد بڑھا دیا تو اللہ نے اُن پر ایک طرح کا عذاب نازل کیا تیرا
رب فرعونیوں کی تاک میں ہے؟ جب پروردگار آزمائش انسان کیلئے انسان پر اکرام و نعیم کرتا ہے تو انسان
کہتا ہے "میرے پروردگار نے مجھ پر اکرام کیا ہے" اور جب انسان کا رزق تنگ کر کے اللہ اسکا امتحان
آزماتا ہے تو انسان کہتا ہے "میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا" ہرگز نہیں۔ بلکہ لوگو! ذلت تمھاری
اس میں ہے کہ تم یتیموں کی عزت نہیں کرتے۔ اور محتاجوں کے کھلانے کی تاکید نہیں رکھتے۔ اور مُردے
کا مال سب کا سب کھا جاتے ہو۔ اور مال کو بہت ہی دوست رکھتے ہو۔ مگر جب زمین ٹکڑے ٹکڑے کیجائیگی
اور تیرے خطاب! تیرا رب ہوگا اور صف صف فرشتے کھڑے ہوں گے۔ اور اُس دن جہنم حاضر کیا جائے گا
تب انسان یاد کرے گا۔ اور اُس وقت یاد کرنے کا کچھ فائدہ اُسے نہ ہوگا؟ اُسوقت انسان کہے گا "کاش
میں اس زندگانی کے لیے پہلے سے کچھ کر رکھتا"؟ پھر تو اُس دن اللہ ایسی سزا دے گا جو کسی نے نہ دی
ہوگی اور ایسا باندھے گا جیسا کسی نے نہ باندھا ہوگا؟ اُن نفسوں سے جنھیں اللہ کی طرف سے اطمینان
ہو کہا جائے گا؟ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف چل۔ تو اُس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی؟ اور اللہ

---

۱ سورۃ لفظ فجر (صبح) آیا ہے؟ ۲ عشرۂ آخر رمضان۔ عشرۂ اول ذی حجہ یا عشرۂ اول محرم؟ مفسروں میں اختلاف ہے کہ
کونسی دس راتیں یہاں مراد ہیں؟ ۳ جفت اور طاق کہکر عالم کی تمام چیزیں مراد لی گئی ہیں؟ ۴ الخ بہ بیان کیا جاتا ہے کہ اعمال
کی جزا دہانی میں کن کن لوگوں کو ایسی دی گئی ہے کہ وہ عبرت زمانہ بنے؟ ۵ قوم عاد۔ قوم ثمود۔ قوم فرعون کے غارت ہونے کا قصہ
قرآن میں دوسری جگہ باتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ قوم فرعون کے ساتھ ڈیرے میخے بہت تھے اسلیے انکو ذوالاوتاد (میخوں والا) کہا گیا
ہے؟ ۶ اس سے معلوم ہوا کہ دنیاوی راحت اور تکلیف محض امتحان ہے؟ ایک سے خوش اور دوسرے سے ناخوش ہونا
نہ چاہیے؟ مومنان کرام اسلامی پر بہت تنگی سے عمل کرتے ہیں؟ ۷ لوگو! جو کچھ کرتے ہو دنیا میں کرلو۔ یعنی دار العمل ہے دار الجزا نہیں ہے
۸ عند الموت کے وقت یا روز قیامت روح مومنین ملائکہ سے بدن سے نکالی جاتی ہے۔

خبر لے اعمال

دوسروں کو حصہ نہ دینا

اُس سے کہے گا "میرے خاص بندون مین جا مل اور میری جنت مین داخل ہو"۔

سورۂ بلد ۹۰

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے محمدؐ! مین اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہون جس مین تو ہی۔ اور قسم ہی والد (آدمؑ) اور اُسکی اولاد کی کہ مین نے انسان کو مصیبت مین پیدا کیا ہی + پھر اُسے کیا غرور ہی ؟ + کیا انسان[۵۲] خیال کرتا ہی کہ اُس پر کسی کا زور نہ چلے گا ؟ + وہ کہتا ہی "مین نے بہت سا مال محمدؐ کی عداوت مین ضائع کیا" + کیا وہ گمان کرتا ہی کہ اُس کا خرچ کرنا کسی نے نہین دیکھا ؟ + کیا ہم نے اُس کے لیے دو آنکھین ایک زبان اور دو ہونٹ نہین بنائے ہی۔ نیکی اور بدی کی دو راہین ہم نے اُسے دکھائین + وہ راہ سخت پر نہین آیا + اے محمدؐ! تجھے معلوم ہی کہ راہ سخت کیا ہی ؟ + گردن کا آزاد کرنا۔ بھوک والے دنون مین یتیم رشتہ دار یا محتاج خاک نشین کو کھلانا + اتنا ہی نہین بلکہ اُن لوگون مین ہونا جو ایمان لائے ہین اور آپس مین صبر کرنے اور خلق پر مہربانی کرنے کی نصیحت کرتے ہین + یہی لوگ داہنے ہاتھ والے[۵۳] ہونگے اور ہماری آیتون کے منکر بائین ہاتھ والے ہون گے۔ اور اُن پر سربستہ آگ ہوگی +

انسان مصیبت مین ہی

راہ سخت

سورۂ شمس ۹۱

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع آفتاب اور اُسکی دھوپ کی قسم ہی۔ ماہتاب کی قسم ہی جب وہ اُس کے پیچھے آتا ہی۔ دن کی

---

۵۲ یعنی شہر ہا ۵۳ یہ سورہ فتح مکہ کے سال مین نازل ہوا تھا + ابوالاشد ایک بڑا شہ زور کافر تھا اور اپنے زور بازو پر بہت مغرور تھا + بنیسبت خدا سے وہ ہمیشہ عداوت رکھتا تھا اور لاطائل باتین کیا کرتا تھا + بالآخر بعارضۂ دردِ شکم مبتلا ہو کر جب وہ مرنے لگا تو کہتا تھا کہ محمدؐ کے رب نے مجھے مارا۔ اس سورہ مین اُسکی مصیبت کی طرف اشارہ ہی۔ اور انسان کی کمزوری دکھائی گئی ہی۔ اور راہ راست پر چلنے والون کو خوشخبری سنائی گئی ہی + ۵۳ دیکھو سورۂ واقعہ رکوع ۱ ۵۴ شمس یعنی آفتاب +

قسم ہو جب وہ آفتاب کو ظاہر کرے۔ رات کی قسم ہو جب وہ آفتاب کو چھپالے۔ آسمان اور آسمان بنانے والے کی قسم ہو۔ زمین اور زمین کے پھیلانے والے کی قسم ہو۔ انسان کی قسم ہو۔ اور انسان کو جس نے ایسا درست بنایا اور پھر اسے بدکاری اور پرہیزگاری سمجھا دی اس کی قسم ہو کہ جس شخص نے اپنی روح کو پاک کیا وہ ضرور کامیاب ہوا اور جس نے اسے گم کیا وہ ضرور تباہ ہوا۔ قوم ثمود نے اپنی شرارت سے اپنے رسول صالح کو اسوقت جھٹلایا۔ جب ان میں سے ایک بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔ اس رسول اللہ نے ان لوگوں سے کہا اللہ کی اونٹنی کو چھوڑ دو اور اسے پانی پینے دو۔ ان لوگوں نے رسول کو جھٹلایا اور اونٹنی کے پاؤں کاٹے۔ ان کے گناہ کے سبب سے ان کے رب نے ان پر ہلاکت نازل کی اور سب کو مار کر برابر کر دیا۔ اور انجام کار کی پروا نہ کی۔

تزکیۂ نفس — قوم ثمود

سورۃ لیل

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسم ہو رات کی جب وہ چھا جائے اور قسم ہو دن کی جب وہ روشن ہو اور قسم ہو اس کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے کہ تم لوگوں کی کوششیں مختلف ہیں۔ جس نے راہ خدا میں دیا۔ پرہیزگاری کی اور اچھی بات (دین اسلام) کو سچا مانا اس کے لیے ہم آسانی کی جگہ (جنت) آسان کر دینگے لیکن جس نے بخل کیا اور آخرت سے بے پروائی کی اور عمدہ بات (دین اسلام) کو جھٹلایا اس کے لیے ہم مشکل جگہ (راہ دوزخ) آسان کر دینگے اور جب وہ جہنم میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کام نہ آئے گا۔ ہم پر تو راہ دکھا دینا ہے۔ ہم مالک ہیں آخرت اور دنیا کے۔ تو کہا ہم نے تمھیں بھڑکتی ہوئی آتش دوزخ سے ڈرا دیا۔ اس میں وہی بدبخت داخل ہوگا جو دین حق کا

سخاوت — جنت — دوزخ

---

۱ اپنی تمام بڑی بڑی چیزوں کو یاد کرکے مزید اہتمام سے خدا فرماتا ہے کہ تزکیۂ نفس یعنی نفس کا پاک کرنا گناہوں سے بڑی کامیابی ہے۔ ۲ پھر قوم ثمود ایسی خبیث النفس کہ ذکر کیا۔ جو اپنے پیغمبر حضرت صالح کی اونٹنی کو پانی پینے نہیں دیتی تھی۔ اور بالآخر اس کو قوم کے ایک بدمعاش نے مار ڈالا ان سبھوں نے حضرت صالح سے بھی بے ادبیاں کیں۔ عذاب الٰہی نازل ہوا اور سب قوم تباہ ہوگئی۔ ۳ اشارہ ہے فوت ہے اسے کسی کا ڈر نہیں ہے۔ ۴ اکثر مفسرین نے اس سورہ کو حضرت ابوبکر کی شان میں سمجھا ہے۔ حضرت بلال جب آنحضرت پر ایمان لائے تو ان کا کافر مالک ان پر بڑی ہی سختی کرنے لگا۔ حضرت ابوبکر نے اس کا فرسے ان کو خرید کر کے آزاد کر دیا اور اسی طرح ابتدائے اسلام میں حضرت ابوبکر نے بہت سے غلام خرید کر آزاد کیے اور اسلام کو بہت کچھ نقدی مدد دی۔

جھٹلانے والا اور اُس سے منہ موڑنے والا ہو + اُس آگ سے وہ بڑا پرہیزگار بچا لیا جائے گا جو اپنا مال اپنا دل پاک کرنے کے لیے دیتا ہو۔ کسی کا اُس پر احسان نہیں ہو کہ اُس کے بدلے میں دیتا ہو محض اپنے پروردگار برتر کی خوشنودی کے لیے وہ دیتا ہو + اللہ اُس سے ضرور راضی ہوگا +

سورۂ ضحیٰ[۹۳]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطاب بہ آنحضرتؐ

ع اے محمدؐ! قسم ہو وقت چاشت کی اور قسم ہو شب تاریک کی کہ تیرے رب[۵۲] نے تجھے نہیں چھوڑا ہو اور نہ تجھ سے ناخوش ہوا ہو + تیری آخرت ضرور دنیا سے بہتر ہوگی + آگے چل کے تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو خوش ہو جائے گا + کیا اللہ نے تجھے یتیم پا کر جگہ نہیں دی ؟ + تجھے تلاش حق میں بھٹکتا ہوا پا کر اُس نے دین اسلام کی راہ راست پر لگا دیا + اُس نے تجھے مفلس پایا اور غنی کر دیا + اب تو یتیم پر قہر نہ کرنا۔ اور نہ سائل کو جھڑکنا اور اپنے رب کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہنا +

سورۂ الم نشرح[۹۴]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشکل کے ساتھ آسانی

ع اے محمدؐ! کیا ہم نے تیرے لیے[۵۴] تیرا سینہ نہیں[۵۵] کھول دیا ؟ + ہم نے اُتار دیا تیرا بوجھ[۵۶] جس سے تیری کمر ٹوٹی جاتی تھی۔ اور تیرا ذکر ہم نے بلند کر دیا + بے شبہ مشکل کے ساتھ آسانی ہو۔ ضرور مشکل کے ساتھ آسانی ہو + پھر جب تو فرد ذات رسالت سے فارغ ہو تو ریاضت کر اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو +

---

[۵۱] یعنی چاشت + [۵۲] چند روز تک وحی نہیں اُتری تھی۔ آنحضرتؐ ملول خاطر رہتے تھے۔ کفار کہتے تھے کہ خدا نے اپنے رسول کو چھوڑ دیا۔ اُسی پر یہ سورۃ اُتری + [۵۳] لفظ الم نشرح سے یہ سورہ شروع ہوا ہو جس کے معنی ہیں "کیا ہم نے نہیں کھولا ؟" + [۵۴] ایک مرتبہ سینہ خدا کو اپنی تنگی اور بیکسی کا خیال ہوا اُسی وقت یہ ارشاد ہوا + [۵۵] یعنی تیرا حوصلہ فراخ نہیں کیا + [۵۶] بار رسالت جو ہمارا بڑا گراں تھا اُسی سے تجھ پر اُس میں آسانی اور لگن پیدا ہوتی گئی +

سورۂ تین ۹۵

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع انجیر - زیتون - طور سینا[۵۱] اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم ہے کہ ہم بیشک انسان کو اچھی سے اچھی ساخت کا بناتے ہیں اور پھر ہم اسے بوڑھا کر کے کمتر سے کمتر مخلوق کے درجہ میں لوٹا دیتے ہیں مگر اُنھیں پیری سے تنگ دل ہونا چاہیے جو ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ایسوں کے لیے بے انتہا ثواب آخرت میں ہے + اے محمدؐ! اس کے بعد تجھے روز جزا کے بارے میں کون دین سے جھٹلا سکتا ہے؟ + کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ +

پیری وعید

سورۂ علق ۹۶

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! اپنے اُس رب کا نام لیکر قرآن پڑھ جس نے سب کو پیدا کیا + خون بستہ سے اُس نے آدمی پیدا کیا + پڑھ - تیرا رب بڑا کریم ہے + اُس نے قلم کے ذریعہ سے آدمی کو لکھنا سکھایا + اور آدمی کو وحی کے ذریعہ سے ایسی ایسی باتیں سکھائیں جو وہ جانتا نہ تھا + مگر بات[۵۲] یہ ہے کہ آدمی (ابوجہل) سرکش ہے - وہ اپنے آپ کو بے پروا جانتا ہے + اے محمدؐ! ضرور تیرے رب کی طرف سب کو پھر جانا ہے + اے محمدؐ! کیا تو نے اُسے دیکھا جو ہمارے ایک بندے (محمدؐ) کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے + بھلا دیکھ تو اگر یہ (محمدؐ) سیدھی راہ پر ہے یا پرہیزگاری کا حکم دیتا ہے تو اُس کا فر کا کیا انجام ہوگا؟ + بھلا دیکھ تو یہ (ابوجہل) کلام الٰہی کو جھٹلاتا ہے اور دین اسلام سے مُنھ پھیر لیتا ہے - کیا یہ نہیں جانتا کہ اللہ اسے

نسبت ابوجہل

سف: یعنی انجیر + ۵۲ وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰؑ سے کلام ہوا + ۵۳ علق یعنی خون بستہ + ۵۴ ابوجہل کی شان میں ہے جب خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے سے آنحضرتؐ کو روکا تھا - ابوجہل کو یہ سورہ سنا کر آنحضرتؐ اس سورہ کے آخر حکم کے مطابق سجدے میں گرے اور مزا چکھایا تو ابوجہل کو گو بہت خشناک پایا لیکن وہ مرعوب اتنا تھا کہ کچھ کر نہ سکا +

دیکھتا ہی؟ + کچھ نہین۔ اگر یہ (ابوجہل) باز نہ آیا تو ہم اُسے اُس کی جھوٹی اور خطاکار پیشانی کے بھل ضرور گھسیٹین گے + اب وہ اپنے حامیون کو بُلائے + ہم بھی دوزخ کے فرشتون کو بلاتے ہین ؟ اے محمدؐ! تو اُس کا کہنا ہرگز نہ مان۔ اللہ کو سجدہ کر اور اُس کے نزدیک ہو +

سورۂ قدر

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ہم نے قرآن کی پہلی وحی شب قدر مین اُتاری ہی + اے محمدؐ! تو جانتا ہی کہ شب قدر کیا ہی؟ شب قدر خیر و برکت مین ہزار مہینے سے بہتر ہی + اس مین اپنے پروردگار کے حکم سے فرشتے اور جبرئیل ہر ایک انتظام کے لیے اُترتے ہین + وہ سلامتی کی رات ہی + طلوع فجر تک اُسکی برکت رہتی ہی +

شب قدر

سورۂ بینہ

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع کُفّار اہل کتاب ہون یا مشرک ہون۔ اگر ان کے پاس روشن دلیل نہ آتی یعنی اللہ کا رسول ان کو پاک صحیفے جن مین سچی باتین لکھی ہین پڑھ کر نہ سُناتا تو یہ اپنے طریقے کو نہ چھوڑتے + اہل کتاب بھی جو بہکے ہین تو روشن دلیل (رسول) کے آنے کے بعد بہکے ہین۔ حالانکہ ان مخالفون کو یہی حکم دیا جاتا ہی کہ خالص اللہ کی بندگی کی نیت سے اُسی کی عبادت کرین اور اُسی کے ہو کر رہین۔ نماز پڑھین اور زکوٰۃ دین کہ یہی مضبوط دین ہی + منکرین دین حق اہل کتاب ہون یا مشرک۔ ہمیشہ دوزخ کی

اہل کتاب کا کفر

لہ اسمین شب قدر کا ذکر ہی + لہ ۳ ماہ رمضان مین ایک رات ہی جس کو شب قدر کہتے ہین کیونکہ ماہ رمضان مین قرآن کا اُترنا دوسری آیت سے ثابت ہوتا ہی + لہ ۳ یہ یعنی دلیل روشن + لہ ۴ پہلے یہ کہا کہ قرآن نہ آتا تو زمانہ موجودہ کے کفار کیونکر امرحق کو جانتے اور پھر یہ کہا کہ قرآن کے نزول کے پہلے توریت اور انجیل کے پڑھنے والے آنحضرتؐ کی بعثت کے قائل تھے۔ اُن کی کتابون مین پیشینگوئیان تھین۔ لیکن جب آنحضرت کا ظہور ہوا تو ضد سے یہ لوگ آنحضرتؐ کو بھُلا بیٹھے اور وہ خود آپس مین اختلاف کرنے لگے ایک آنحضرتؐ کو مانتا اور دوسرا نہیں مانتا تھا لہ ۵ ورنہ پہلے وہ سب آنحضرت آخرالزمان کی بعثت کے قائل تھے +

آگ میں پڑے رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں۔ اور مومنین نیکوکار بہترین مخلوقات ہیں۔ اُن کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے ان کے رہنے کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوگا اور یہ اللہ سے راضی ہونگے۔ یہ اجر اُس کے لیے ہے جو اپنے رب کا ڈر رکھے۔

سورۂ زلزلہ

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیامت

ع جب زمین بھونچال سے ہلنے لگے گی۔ اور اندر کا بوجھ نکال کر پھینکنے لگے گی۔ اور آدمی کہیں گے کہ زمین کو کیا ہوگیا ہے؟ اُس دن زمین اپنے پروردگار کے حکم سے اپنی داستان بیان کرنے لگے گی۔ اور

نامۂ اعمال

اُس دن میدانِ حشر میں آدمی گروہ گروہ آئیں گے کہ اپنے اعمال دیکھیں گے۔ اس بھی نیکی کی ہوگی اپنی نیکی دیکھے گا۔ اور جس نے ذرا سی بھی بُرائی کی ہوگی اپنی برائی دیکھے گا۔

سورۂ عادیات[1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم ہے جو نعلوں کی رگڑ سے آگ نکالتے ہیں پھر صبح کو چھاپا مارتے ہیں پھر اُس وقت خاک اُڑاتے ہیں اور پھر فوج میں گھس کر رہتے ہیں۔ کہ انسان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے

محبِ مال

اور اپنی اس ناشکری کو وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ انسان مال کی سخت محبت رکھتا ہے کیا وہ نہیں جانتا کہ قبر والے جب اُٹھائے جائیں گے۔ اور دلوں کی باتیں ظاہر کر دی جائیں گی۔ اُس دن ان کا رب اُن کے حال سے ضرور آگاہ رہے گا۔

---

[1] زلزلہ قیامت کا اس میں ذکر ہے۔ [2] یعنی دوڑنے والے

سورۂ قارعہ[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت ع قیامت! کیا ہی قیامت ہو۔ اے محمدؐ! تجھے معلوم ہی کہ قیامت کیا ہی؟ + اُس روز آدمی پروانے کی طرح پراگندہ ہونگے۔ اور پہاڑ ایسے ہوجائینگے جیسے کہ دھنکی ہوئی رنگین اون + پھر جس کا پلڑا بھاری ہوگا اُسکی زندگانی مزے مین ہوگی اور جس کا پلڑا ہلکا ہوگا اُسکا ٹھکانا ہاویہ ہوگا + اے محمدؐ! تو جانتا ہی ہاویہ کیا ہی؟ + وہ دہکتی ہوئی آگ ہی +

دوزخ

ہاویہ

سورۂ تکاثر[۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصیحت ع لوگو! کثرت مال کی حرص[۵۳] نے تم کو یہان تک غفلت مین رکھا کہ تم قبرون سے جالے + سُن رکھو کہ تمھین آگے چل کر معلوم ہوگا۔ پھر سُن رکھو کہ تمھین آگے چل کر معلوم ہوگا + بات یہ ہی کہ اگر تم اپنے انجام کا یقین کرتے تو غافل نہ رہتے + تم دوزخ کو ضرور دیکھوگے اور پھر اُسے یقین کی آنکھ سے دیکھوگے + اور اُس دن تم سے دنیا کی نعمتون کی بازپرس[۵۴] بھی ضرور ہوگی +

سورۂ عصر[۵۵]

(مکی)

۵۱ قارعہ کے معنی ہین ٹھونکنے والا یا کھڑکھڑانے والا۔ مراد اس سے قیامت ہی + ۵۲ یعنی کثرت مال + ۵۳ اُن لوگون کی نسبت ہی جو مرتے دم تک مال کے جمع کرنے مین اور جائز و ناجائز وسیلون کا خیال نہ کرکے حرص دنیا مین مبتلا رہتے ہین + ۵۴ نعمتے دنیا کہان ہین یہ تم بھولے ہوئے تھے یا اُنھین بیجا کیون خرچ کیا اور مناسب کاموں مین اُنھین کیون نہ خرچ کیا + ۵۵ عصر یعنی زمانہ + شان نزول یہ ہوا کہ اسد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے تاجر اپنا دین آبائی چھوڑ کر نقصان اُٹھایا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی جسکا حاصل یہ ہے کہ ایمان نہ ہونے مین نقصان ہی +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذمہ داری بیرین عمل ہو

ع زمانے کی قسم ہو کہ آدمی ضرور گھاٹے مین ہو + مگر وہ لوگ گھاٹے مین نہین ہین جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین - باہم امر حق کی ہدایت کرتے رہتے ہین اور صبر کی بھی ہدایت کرتے رہتے ہین ؛

سورۂ ہمزہ[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخیل عیب ہو حطمہ

ع خرابی ہو اُن تمام عیب جو طعنہ زنون کی جو مال جمع کرتے رہتے ہین اور گنتے رہتے ہین + وہ سمجھتے ہین کہ اُن کے مال انھین ہمیشہ زندہ رکھین گے + کچھ نہین - وہ حُطَمہ مین ڈالے جائین گے + اے محمدؐ! تو جانتا ہی حُطَمہ کیا ہی ؟ + وہ اللہ کی آگ ہی - اور ایسی بھڑکائی ہوئی ہی کہ دلون تک پہونچ جاتی ہی + آگ اُن کو گھیرے ہوگی اور وہ لمبے ستونون مین بندھے ہوں گے +

سورۂ فیل[۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصحاب فیل

ع اے محمدؐ! تو نے دیکھا نہین کہ تیرے رب نے ہاتھی والون کے ساتھ کیا کیا ؟ + کیا اُس نے اُن کے داؤن غلط نہین کر دیے ؟ + اُس نے اُن پر غول کے غول پرندے بھیجے جنھون نے اُن پر پتھر کی

---

[۱] ہمزہ یعنی عیب جو اور طعنہ زن اکثر دولتمند ہوتے ہین اس لیے اسی قسم مین مال جمع کرنے کی مذمت بھی کر دی گئی + ولید ابن مغیرہ اور اخنس بن شریف آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت کرتے تھے اُن کی شان مین یہ سورہ نازل ہوا + [۲] اصحاب فیل کا قصہ مشہور ہی - ولادت آنحضرتؐ سے کچھ پہلے نجاشی شاہ حبشہ کے عمالی گورنر ابرہہ حبشیہ مین نے مکہ کعبہ اندام کے لیے چڑھائی کی + اسکے لشکر کے مقابلہ مین اللہ پر بھروسا کر قریش پہاڑون پر چلے گئے - خدا کے حکم سے چڑیان آئین اور اُن کے لشکر پر کنکر پھینکنے سے وہ سب ہاتھی والے تباہ ہو گئے - بعضون کا خیال ہی کہ ابرہہ کا لشکر وبائے چیچک سے تباہ ہوا اور وہ محاورہ کے لحاظ سے بولے "اس نے اُن پر غول کے غول پرندے بھیجے جنھون نے اُن پر پتھر کی کنکریان پھینکیں"

نوٹ: اس کے یہ معنی نہین کہ اُنھون نے اُن پر سماوی پتھر کے غول بھیجے بلکہ اُن کو اس آفت مین مبتلا کیا جس کی خبر اُن کے لیے لکھی ہوئی تھی اور دیکھو [illegible]

کنکر مار کر کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ۔

سورۂ قریش ۱۰۶

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع قریش کے لوگ اور گرمیوں میں سفر کرنے کے خوگر بنائے گئے ہیں ۔ ان کو اسکے شکر میں چاہیے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں کہ وہی اُن کو بھوک میں کھانا کھلاتا ہے اور لوٹ مار کے خوف سے ان کو امن میں رکھتا ہے ۔

سورۂ ماعون ۱۰۷

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے محمد! تو نے روز جزا کے جھٹلانے والے کو دیکھا ؟ یہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاج کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا ۔ خرابی ہے اُن منافق نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بیخبر ہیں ۔ ریا کرتے ہیں اور ماعون کو روکتے ہیں ۔

سورۂ کوثر ۱۰۸

(مکی)

---

۱۰۶ قریش کہلاتے تھے ۔ جاڑے اور گرمی میں یمن اور شام کا سفر کرنے سے یہ لوگ بہت خوشحال ہو گئے تھے ۔ اپنی نعمتوں کو خدا یاد دلاتا ہے ۔
۱۰۷ اکثر کا خیال ہے کہ نصف اول عاص بن وائل کے حق میں ہے اور نصف ثانی عبداللہ بن ابی منافق کی شان میں ہے اس سورہ میں لیمون کی ترکیب ہے ۔ ۱۰۸ آخر ۔ میں بتایا گیا ہے کہ آگ ہانی ۔ سوئی ۔ کلہاڑی ۔ تانبا وغیرہ حقیر چیزیں عام طور پر ہمسایوں کو دینی چاہیے ۔ ماعون کہتے ہیں چھوٹی چھوٹی چیزوں کو جو ہمسایوں کو عموماً عاریت دیجاتی ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! ہم نے تجھے خیر و برکت دی ۔ اپنے رب کی نماز پڑھ اور قربانی کر۔ تیرا دشمن بے نام و نشان ہو جائے گا ۔

آنحضرتؐ کی تسلی

سورۂ کافرون

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! تو کہہ دے کافرو! میں تمہارے معبود کو نہیں پوجتا اور نہ تم میرے معبود کو پوجتے ہو نہ ہم تمہارے معبود کو پوجیں گے اور نہ تم ہمارے معبود کو پوجو گے ۔ تمہارا دین تمہارے لیے ہے اور میرا دین میرے لیے ہے ۔

قریش کا جواب دین

سورۂ نصر

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! جب اللہ کی مدد اور فتح آئی اور تو نے دیکھا کہ لوگ فوج فوج اللہ کے دین میں داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی حمد میں تسبیح کر اور اس سے بخشش مانگ ۔ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ۔

فتح مکہ

سورۂ لہب

(مکی)

---

۱۱۱ آنحضرتؐ کے کوئی لڑکا نہ تھا اسی کا طعنہ دیتے تھے ایک روز یہ سورت نازل ہوئی کہ ہنسنے والے کے نام و نشان ہو جائیں گے تیرا نام تو تیرے بعد بھی قائم رہے گا ۔ قرآن میں لفظ کوثر ہی جگہ تبر "خیر و برکت" کیا گیا ہے بعضوں کا خیال ہے کہ کوثر سے جنت کی نہر کوثر مراد ہے ۔ ۱۱۲ فتح مکہ کے بعد (دس برس کے عرصہ میں اسلام کے پورے تسلط کا) یہ سورۃ نازل ہوئی تھی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابولہب ع ہلاک[۱] ہو جائین دونون ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود بھی ہلاک ہو۔ اُسکا مال اور اُسکی کمائی اُس کے کام نہ آئی۔ عنقریب وہ اور اُس کی جنلی کھانے[۲] والی بی بی جس کے گلے مین کھجور کی رسّی ہو یہ دونون دہکتی ہوئی آگ مین داخل ہون گے۔

سورۂ[۱۱۲] اخلاص[۱۱۳]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ ایک ع اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ دے کہ اللہ ایک ہے۔ اور وہ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کوئی اُس کا بیٹا ہے۔ اُسکا ہمسر بھی کوئی نہین ہے۔

سورۂ[۱۱۳] فلق

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ سے پناہ مانگنا ع اے محمدؐ! تو یون دعا مانگا کر کہ مین مخلوقات کے شر سے۔ شب تار کی ظلمت کے شر سے۔ گرہون مین پھونکنے والی عورتون کے شر سے۔ اور حاسد کے حسد کے شر سے مین مالک صبح کی پناہ مانگتا ہون

سورۂ[۱۱۴] ناس[۱۱۴]

[۱] آنحضرت کے چچا ابولہب (عبد العزیٰ بن عبد المطلب) کی ام جمیل (اروی) بنت حرب بن امیہ ابوسفیان بہن دونون نہ دونون پیغمبر خدا کے سخت دشمن تھے اسلیے انکی توہین کی گئی۔ ابولہب نے ایک دفعہ آنحضرت سے یہ تمسخر کیا تھا کہ تیرا خدا تیرے چچا کی بیوی کا بھلا نہین کرتا۔ ایک قسم کی بیل ام جمیل کی گردن مین تھا جسکو زوجہ کرکے وہ آنحضرت کی دشمنی مین خوشامد کرنے والی تھی اسلیے کہ یہ لفظ اثلات جمیل کو بیڑی سے تشبیہ دی گئی ہے [۲] حمالۃ الحطب کے معنی مین لکڑی اٹھانے والی جس طرح میرا بولتے ہین جس مین چغلی کھانے والی۔ [۳] شان نزول یہ ہے کہ یہودیون نے آنحضرت سے دریافت کیا تھا کہ تیرا خدا کیا ہے [۴] مشرکون نے یہودیون کے کہنے سے آنحضرت سے یہ سوال کیا تھا کہ تیرا خدا کیا ہے اسوقت یہ سورۃ نازل ہوئی۔ [۵] اس کلام سے اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا ہے کہ پیغمبر خدا پر کسی یہودی نے سحر کیا تھا۔ یہودی کی حرکت آنحضرتؐ کو معلوم ہوئی اسوقت یہ سورتین نازل ہوئین۔ [۶] متصل میرے کہ تو جسکی پناہ مین ہو امیر کو کوئی بلا گزند نہین کر سکتی۔ ناس یعنی "لوگون"

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ سے پناہ مانگنا

ع اے محمدؐ تو یون دعا مانگا کر یہ وسوسہ ڈالنے والے خناس[1] کے شر سے جو لوگون کے دلون مین وسوسے ڈالتا ہے جن ہو یا آدمی ہو۔ مین لوگون کے پروردگار۔ لوگون کے بادشاہ اور لوگون کے معبود برحق کی پناہ مانگتا ہون ؛

تمام شد

[1] خناس سے یہان شیاطین مراد ہین اور شیاطین دو قسم کے ہوتے ہین شیاطین الانس اور شیاطین الجن

قطعۂ تاریخ مطبع ترجمۂ قرآن مجید اردو مصنفۂ جناب مولانا سید اعجاز حسین صاحب اعجاز لکھنوی خلف جناب سید محمد کاظم صاحب مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نجیبہ فاضل احسان اللہ علامۂ دوران
فرید الدہر جیہ لوذعی بے مثل و لاثانی

تعالی اللہ مرے ممدوح نے قرآن اقدس کا
سلاست سے کیا ہی ترجمہ لفظی بآسانی

وہی ہی بات جس کو ہر کس و ناکس سمجھ جائے
صفائی کے ہو پیرائے مین اظہار زباندانی

اگرچہ ترجمہ لفظی ہی پر حاوی ہی مقصد پر
مذاق خاص کا اپنے مترجم آپ ہی بانی

سمجھ کر ترجمہ اس کو نہ استخفاف سے دیکھو
اسے معنی سمجھنا چاہیے قرآن یزدانی

غضب ہو جائے اہل علم گر وقعت نہ فرمائین
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

تضیع لوگ سمجھین گے کرون موقوف مداحی
مذاق شاعرانہ پر نہ مبنی ہو ثنا خوانی

دعاے خیر سے ایسے مولف کو مین کیا بھولون
ہمیشہ سے رہا ہی جو امور خیر کا بانی

دکھادی شوکت اسلام الا اسلام کو لکھکر
یہ درد دین ہی یہ غیرت ہی یہ شان مسلمانی

ضرور اس محسن ملت کی لازم ہی ثنا گوئی
کہ خوئے ناسپاسی ہی خلاف عقل انسانی

مترجم کو عطا ہو اجر یارب دونون عالم مین
برائے انبیاؤ اوصیائے آل عمرانی

رہے غالب ہمیشہ سرکشان دہر پر یارب
گھٹے اس طرح سے کچھ زور دیو نفس شہوانی

قدم ان کے رہین وارفتہ راہ دین و ایمان پر
رہے ہر وقت ہاتھون کو مذاق سبحہ گردانی

شگفتہ غنچہ ہائے باغ تالیفات عالی ہو
اسی صورت رہے یارب بہار باغ احسانی

رہین پابند شرع مصطفےٰ کے باغ عالم مین
ملے ان کو جو آزادی تو مثل سرو بستانی

دعاؤ مدح کو کیون طول دے اعجاز دیتے ہو
لکھو مصراع تاریخی کہ ہی شان سخندانی

یہی انصاف کہتا ہی کہ یہ آئینہ خوبی
پے معنی ثنا سان بس ہوا قرآن ربانی

۱۲۳۲ھ